

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابوالہلال
 محمد الیاس عطار قادری رضوی
 کے 25 مدنی مذاکروں کا تحریری گلدستہ بنام



ملفوظات امیر اہل سنت

جلد: 1



پیشکش:
 مجلس المدینۃ العلمیۃ
 (دعوت اسلامی)
 (شعبہ قیادان مدنی مذاکرہ)

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال
محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کے 25 مَدَنی مذاکروں کا تحریری گلدستہ بنام

ملفوظات امیر اہل سنت

(جلد: 1)

مُؤَلِّفِین

ابوالاکرام سید بہرام حسین شاہ عطار مدنی، عبدالقادر عباسی عطار مدنی
محمد احمد عطار مدنی، عبد اللہ نعیم عطار مدنی

پیش کش: مجلس اَلدِّیْنَةُ الْعِلْمِیَّة (دعوت اسلامی)
شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

ناشر

مکتبۃ المدینہ کراچی

وَعَلَىٰ إِيَّاكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله

نام کتاب : ملفوظات امیر اہل سنت (جلد: ۱)
پیش کش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
شعبہ فیضانِ تمدنی مذاکرہ

۲۲ ذوالحجۃ الخرام ۱۴۴۰ھ / ۲۴ اگست ۲۰۱۹ء

ناشر : مکتبۃ المدینہ فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی کراچی

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۲۲۹

تاریخ: ۲۲ ذوالحجۃ الخرام ۱۴۴۰ھ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”ملفوظات امیر اہل سنت“ (جلد: ۱، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔
مجلس تفتیشِ کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

24-08-2019

WWW.dawateislami.net, E.mail:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں

[illegible]

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”علم لازوال دولت ہے“ کے 15 حُرُوف کی نسبت سے

اس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیتیں

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”يَتِيَةُ الْهُؤُمِنْ خَيْرٍ مَنْ عَمِلَہِ“ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(معجم کبیر، ۱/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

مَدَنی پھول: جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

- (1) ہر بار حمد و (2) صلوٰۃ اور (3) تَعَوُّذ و (4) تَسْبِيح سے آغاز کروں گا (اس صفحے کی ابتدا میں دی گئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا) (5) رِضَاۓِ الہی کے لئے اوّل تا آخر اس کتاب کا مطالعہ کروں گا (6) حَقِّی اَلْوَسْمِ اس کا با وضو اور (7) قبلہ رُو مطالعہ کروں گا (8) جہاں اللہ کا نام پاک آئے گا وہاں پاک اور (9) جہاں سرکار کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا (10) اِس رِوایت ”عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِيْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ“ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۴/۳۳۵، رقم: ۱۰۷۵۰) پر عمل کرتے ہوئے صالحین کے ذکر کی برکتیں لوٹوں گا (11) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا (12) اِس حدیث پاک ”تَهَادُ وَاتَّعَابُ“ یعنی ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (موطا امام مالک، ۲/۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۷) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا (13) اِس کتاب کے مطالعے کا ثواب ساری اُمت کو ایصال کروں گا۔ (14) ذاتی نفع پر ”یادداشت“ والے صفحہ پر ضروری نکات لکھوں گا (15) کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ (مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اجمالی فہرست

13	وَضُو کے بارے میں وَسْوَسے اور اُن کا علاج	قسط: 1
31	مُقَدِّس تحریرات کے اَدَب کے بارے میں سُوال جواب	قسط: 2
49	پانی کے بارے میں اہم معلومات	قسط: 3
69	بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت	قسط: 4
87	گونگے بہروں کے بارے میں سُوال جواب	قسط: 5
101	دَرخت لگائیے ثواب کمائیے	قسط: 6
115	سفر حج کی احتیاطیں	قسط: 7
135	بارگاہ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ	قسط: 8
155	تعزیت کا طریقہ	قسط: 9
169	چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل	قسط: 10
187	ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟	قسط: 11
211	اغوا سے حفاظت کے اُوراد	قسط: 12
237	گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	قسط: 13

255	بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد	قسط: 14
269	جو ٹھاپانی پھینک دینا کیسا؟	قسط: 15
281	توبہ پر استقامت کا طریقہ	قسط: 16
297	سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں	قسط: 17
319	پیارے آقا کا پیارا بچپن	قسط: 18
337	اندازِ گفتگو کیسا ہو؟	قسط: 19
359	انتقال پر صبر کا طریقہ	قسط: 20
387	مسلمان کے جوٹھے میں شفا	قسط: 21
413	کیا جنت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	قسط: 22
443	اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	قسط: 23
479	کتے کے متعلق شرعی احکام	قسط: 24
503	بازو پر ٹیٹو (Tattoo) بنانا کیسا؟	قسط: 25
528	ضمنی فہرست	✽
540	تفصیلی فہرست	✽

المدینۃ العلمیۃ

از: بانی دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوالہلال محمد الیاس عطار قادری رضوی فیاضی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عاشقانِ رَسُوْلِ کی مدنی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت، احیائے سنت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصَمَّم رکھتی ہے، ان تمام امور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مفتیانِ کرام رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِمْ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑ اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں: (1) شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت (2) شعبہ دَرسِی کتب (3) شعبہ اصلاحی کُتب (4) شعبہ تراجم کُتب (5) شعبہ تفتیش کُتب (6) شعبہ تخریج (1)

”الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہٴ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و ملت، حامیِ سنت، حامیِ بدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرت علامہ مولانا الحاج الحافظ القاری شاہِ امام احمد رضا خان رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتّٰی الْوُسْع سہل اُسلوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ پاک ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بشمول ”الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة“ کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جَنَّتُ النّبِیِّیْنَ میں مدفن اور جَنَّتُ الْفِرْدَوْس میں جگہ نصیب فرمائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رَمَضَانُ الْمُبَارَك ۱۴۲۵ھ

① اب ان شعبوں کی تعداد 16 ہو چکی ہے: (7) فیضانِ قرآن (8) فیضانِ حدیث (9) فیضانِ صحابہ و اہل بیت (10) فیضانِ صحابیات و صالحات (11) شعبہ امیر اہل سنت (12) فیضانِ مدنی ندائے (13) فیضانِ اولیاء و علماء (14) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (15) رسائلِ دعوتِ اسلامی (16) شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات۔ (مجلس المدینۃ العلمیۃ)

پہلے اسے پڑھ لیجئے

دورِ حاضر میں نت نئی ایجادات کی وجہ سے انسان کئی مسائل سے دوچار ہے، نفسیات، سماجی اور گھریلو تعلقات اور روزمرہ کے معمولات پر ان کا اثر براہِ راست ہو رہا ہے جس کی وجہ سے غفلت بڑھتی جا رہی ہے، گناہوں کے طوفان نے تباہی مچا رکھی ہے اور ایک بہت بڑی تعداد ذہنی تناؤ، بے چینی و اضطراب اور طرح طرح کی بیماریوں کے رُغنے میں ہے، ان آزمائشوں سے انسانیت کو نکالنے کے لیے اللہ پاک نے جن ہستیوں کو مُنْتَخَب فرمایا ہے پندرہویں صدی ہجری کی عظیم علمی و روحانی شخصیت شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ان میں سے ایک ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اللہ پاک نے کئی کمالات عطا کئے جن میں اصلاحِ اُمت کا جذبہ سرفہرست ہے۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بُرُرِ گانِ دین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے نقش قدم پر چلے اور آپ نے اسلام کی آفاقی تعلیمات کو اپنی عام فہم اور بلند پایہ تحریر، قرآن و سنت سے معمور بیانات، انفرادی کوشش اور ملفوظات کے ذریعے دنیا بھر میں پھیلانے کی کامیاب کوشش فرمائی۔

مدنی مذاکرہ کیا ہے؟

امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے ملفوظات کے ذریعے لوگوں کو عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طب، اخلاقیات و اسلامی معلومات، روزمرہ کے معاملات کے متعلق سوالات کے حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات عطا فرماتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں سوال و جواب کی اس رشتت کو ”مدنی مذاکرہ“ کہا جاتا ہے۔ امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پُر و قارب دلچسپ، مُشَقَّقانہ اندازِ بیان، خیر خواہی اور بھلائی پر مبنی درمندانہ نیکی کی دعوت براہِ راست انسان کے دل کی دنیا بدل کر رکھ دیتی ہے چونکہ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ملفوظات تجربات سے بھرپور ہوتے ہیں جنہیں سن کر اخلاق و کردار کو اسلامی احکامات سے مُزین کرنے کا جذبہ بھی ملتا ہے اور نیک بننے بنانے کے نسخے بھی ہاتھ آتے ہیں۔ اسی طرح کی اُن سنت خوبیوں کی بنا پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ملفوظات لوگ توجہ سے سنتے ہیں۔ کچھ اہم موضوعات کے تحت مُنْتَخَب ملفوظاتِ امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ بطور

مثال پیش خدمت ہیں، ملاحظہ کیجئے: **معاشرتی اُمور کے بارے میں:** (۱) اسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تصوّر ہی نہیں۔ (ندنی مذاکرہ، 28 ذُوالْحِجَّةِ النِّحَامِ ۱۴۳۹ھ) (۲) ہمارے ساتھ کوئی حُسنِ سُلُوک کرے یا نہ کرے، ہمیں ہر مسلمان کے ساتھ حُسنِ سُلُوک کرنا چاہئے۔ (ندنی مذاکرہ، 12 رَمَضَانَ النِّبَاذِکَ 1437ھ) (۳) سکون، سنّتوں پر عمل کرنے اور سادگی کے ساتھ زندگی گزارنے میں ہے۔ (ندنی مذاکرہ، 9 مَحَرَّمُ النِّحَامِ 1436ھ) (۴) اسلامی معلومات کی کمی اور دین سے دُوری کی وجہ سے معاشرتی بُرائیاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ (ندنی مذاکرہ، 22 رَیْبَعُ الْآخِرِ 1438ھ) (۵) مسلمان ہر معاملہ شریعت کے عین مطابق ہی کرنے کے پابند ہیں۔ (ندنی مذاکرہ، 6 شَوَّالِ النِّبْكَمِ 1435ھ) (۶) مسلمان ہر لحاظ سے اسلام کے پابند ہیں۔ (ندنی مذاکرہ، 10 شَوَّالِ النِّبْكَمِ 1435ھ) (۷) معاشرے کی غلط رُسومات میں شامل ہو جانا مردانگی نہیں بلکہ مرد وہ ہے جو معاشرے کو اپنے پیچھے چلائے۔ (ندنی مذاکرہ، 11 ذُوالْحِجَّةِ النِّحَامِ 1435ھ) **خاندان کے بارے میں:** (۱) والدین کو چاہیے کہ اولاد کی تربیت کا ہنر سیکھیں۔ (ندنی مذاکرہ، 12 مَحَرَّمُ النِّحَامِ ۱۴۴۰ھ) (۲) بھوت پڑی کی کہانیاں بچوں کو بُزدل (ڈرپوک) بناتی ہیں۔ ہمارے بچے شیر کی طرح بہادر ہونے چاہئیں۔ (ندنی مذاکرہ، 4 ذُوالْحِجَّةِ النِّحَامِ 1435ھ) (۳) اولاد ٹوٹا ہوا بَرتن نہیں ہے کہ اس کے ساتھ ہر طرح کا سلوک کیا جاسکے، اگر اولاد کی دل آزاری کی تو اس سے بھی معافی مانگنا ہوگی۔ (ندنی مذاکرہ، 28 رَمَضَانَ النِّبَاذِکَ 1436ھ) (۴) اپنی اولاد کو سمجھاتے ہوئے ایسے جملے نہ بولیں، جس سے ان کے دل میں آپ کی نفرت جڑ پکڑ جائے۔ (ندنی مذاکرہ، 9 مَحَرَّمُ النِّحَامِ 1436ھ) (۵) اولاد کو چاہئے کہ ماں باپ کا علاج کروائے اگرچہ اپنا پیٹ کاٹ کر (یعنی روکھی سوکھی کھا کر اور تنگی سے گزارہ کر کے بھی) کروانا پڑے۔ (ندنی مذاکرہ، 21 مَحَرَّمُ النِّحَامِ 1436ھ) **صحت اور علاج کے بارے میں:** (۱) کھانے میں نمک مناسب مقدار میں استعمال کرنا چاہئے کیونکہ اس کا زیادہ استعمال گردوں کو ناکارہ کر سکتا ہے۔ (ندنی مذاکرہ، 21 ذُوالْحِجَّةِ النِّحَامِ 1437ھ) (۳) کولیسٹرول کے مریضوں کے لئے زیتون شریف کا تیل استعمال کرنا فائدہ مند ہے۔ (ندنی مذاکرہ، 4 ذُوالْفَجْرِ النِّحَامِ 1435ھ) (۴) تھکاوٹ ہو جائے تو کیلا کھا لیجئے۔ کہا جاتا ہے کہ دو کیلے کھانے سے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی توانائی حاصل ہوتی ہے۔ (ندنی مذاکرہ، 5 رَیْبَعُ الْآخِرِ 1439ھ) (۵) روزانہ (Daily) 12 گلاس، یعنی کم و بیش 3 لیٹر پانی پییں اِنْ شَاءَ اللہ گردوں کے امراض سے محفوظ رہیں گے اور قبض سے بھی بچیں گے۔ (ندنی مذاکرہ، 9 مَحَرَّمُ النِّحَامِ 1436ھ) (۶) چھوٹی عمر والوں کو کثرت

سے دودھ پینا چاہئے کہ دودھ پینے سے ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۸: رِبِیْمُ الذَّوْلِ ۱۴۳۸ھ) (۷) آنکھوں اور کو لیسٹرول کے مریضوں کو مچھلی کھانا مفید ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۹: شَوَّالُ النُّكْمِ ۱۴۳۵ھ) (۸) کو لیسٹرول، شوگر اور ہائی بلڈ پریشر یہ تینوں امراض اپنے اندر جمع نہ ہونے دیں، اگر یہ تینوں کسی میں جمع ہو جائیں اور وہ کھانے پینے میں پرہیز نہ کرے تو اسے اچانک ہارٹ اٹیک (Heart Attack) ہو سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۴: ذُو الْقَعْدَةِ النِّحَامِ ۱۴۳۵ھ) **مُبْتَغِیْنَ کے بارے میں: (۱)** بے علم اندھیرے میں تیر چلانے والے کی طرح ہے۔ نیکی کی دعوت دینے کے لیے بھی علم ضروری ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۸: رَمَضَانُ النُّبَاذِ ۱۴۳۶ھ) (۲) اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے ذریعے دعوتِ اسلامی ترقی کی منازل طے کرے، تو اپنے اخلاق اور کردار کو اچھا بنائیے۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۶: رَمَضَانُ النُّبَاذِ ۱۴۳۶ھ) (۳) دلِ سمندر کی طرح وسیع ہونا چاہئے جس کا دل بار بار دُکھ جاتا ہو اُس کے دوست بہت تھوڑے ہوتے ہیں اور وہ دین تو کیا دُنیا کا کام بھی نہیں کر سکتا۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۱: رِبِیْمُ الذَّوْلِ ۱۴۳۶ھ) (۴) رَنگ باتوں سے کم اور صحبت سے زیادہ چڑھتا ہے لہذا آنکھوں کی صحبت اپنائیے۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۵: ذُو الْحِجَّةِ النِّحَامِ ۱۴۳۵ھ) (۵) جو مدنی کام میں مکمل طور پر مصروف ہوتا ہے، اُس کو فضول کاموں کیلئے وقت نہیں ملتا۔ (مدنی مذاکرہ، ۱۸: ذُو الْقَعْدَةِ النِّحَامِ ۱۴۳۵ھ) **زبان کے بارے میں: (۱)** جب تک ہم نے اَلْفَاظ نہ بولے، ہمارے ہیں، جب زَبان سے نکل گئے تو دوسروں کے ہو گئے، وہ جو چاہیں کریں۔ (مدنی مذاکرہ، ۳: ذُو الْحِجَّةِ النِّحَامِ ۱۴۳۵ھ) (۲) ایسے سوالات نہ کیے جائیں جن کے باعث کسی کے جھوٹ میں مبتلا ہو کر گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۱: ذُو الْحِجَّةِ النِّحَامِ ۱۴۳۹ھ) (۳) تَعْرِیْتُ کرتے وقت اَلْفَاظ کے چُنناؤں میں احتیاط بہت ضروری ہے ورنہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۲۸: ذُو الْحِجَّةِ النِّحَامِ ۱۴۳۹ھ) **جانوروں کے بارے میں:** (۱) بچوں کو جانوروں کے ساتھ حُسنِ سلوک کا ذہن دینا چاہیے۔ (مدنی مذاکرہ، ۳۰: ذُو الْقَعْدَةِ النِّحَامِ ۱۴۳۵ھ) (۲) جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے سخت ہے۔ (مدنی مذاکرہ، ۳: ذُو الْقَعْدَةِ النِّحَامِ ۱۴۳۵ھ) (۳) دینِ اسلام ہمیں کتے بلی کو بھی بلا اجازتِ شرعی تکلیف دینے کی اجازت نہیں دیتا۔ (مدنی مذاکرہ، ۳: مُحَرَّمُ النِّحَامِ ۱۴۳۶ھ) بلاشبہ ملفوظاتِ امیرِ اہل سنت کا مطالعہ اسلام کی روشن تعلیمات پھیلانے اور باعمل مسلمان بنانے کا سبب ہے۔ اللہ پاک کی رحمت شاملِ حال رہی تو اس سے فیضیاب ہونے والے کو دین و دُنیا کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اِنْ شَاءَ اللہ

مدنی مذاکرہ اور اس پر ہونے والے کام کی تفصیل

مدنی چینل پر براہ راست نشر ہونے والے مدنی مذاکروں کی تعداد تا دم تحریر (20-04-2019) تک 1535 تک پہنچ چکی ہے۔ ان مدنی مذاکروں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقَدَّس جذبے کے تحت ہر سلسلے کو دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا جاتا ہے۔ چونکہ تحریر کی اپنی افادیت اور اہمیت ہے، سائنسی دور کے باوجود اب بھی ایک بڑا طبقہ حُصُولِ علم کے لیے مُطالعے کو ہی ذریعہ بناتا ہے لہذا اَلْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے اس طبقے کو فیضیاب کرنے کے لیے براہ راست ہونے والے مدنی مذاکروں کو تحریر کے ہار میں پرونا شروع کیا۔ 25 اقساط پر مشتمل ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت“ کی اس پہلی جلد کے ابتدائی پانچ رسائلِ امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِيَةُ نے ملاحظہ بھی فرمائے ہیں اور کام کے بارے میں مدنی پھول بھی ارشاد فرمائے ہیں، نیز یہ پانچ رسائل کئی بار چھپ بھی چکے ہیں۔ اَلْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّةُ کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِيَةُ کے عطا کردہ مدنی پھولوں کی روشنی میں مزید مدنی مذاکروں کو مرتب کر کے رسائل کی صورت میں ڈھالنا شروع کیا ہے۔ بِحَمْدِہِ تَعَالٰی شعبے کے 5 مدنی اسلامی بھائیوں کی کاوش سے 25 اقساط پر مشتمل ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت“ (جلد: ۱) آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس جلد میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً رَبِّ رَحِيم اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی عنایتوں اور امیرِ اہلِ سنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِيَةُ کی شفقتوں اور پُر خلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

ہفتہ وار مدنی مذاکرے کا انتخاب:

تا دم تحریر (20-04-2019) ہونے والے 1535 مدنی مذاکروں میں وہ مدنی مذاکرہ بھی شامل ہے جو ہر ہفتے کو ہوتا ہے اور اس کے علاوہ وہ مدنی مذاکرے بھی شامل ہیں جو مختلف اسلامی مہینوں میں تسلسل سے ہوتے ہیں مثلاً ماہِ رَجَبِ النُّرَجَبِ میں 6، ماہِ مُحَرَّمِ اَحْمَرِ میں 10، ماہِ رَبِیْعُ الشَّانِی میں 11، ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّلِ میں 12 اور رَمَضَانَ النُّبَارِکِ میں روزانہ دو مدنی مذاکرے وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ ہفتے والے دن ہونے والا مدنی مذاکرہ تنظیمی اعتبار سے بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ تمام ذمہ داران بھی تنظیمی طور پر اس بات کے پابند ہوتے ہیں کہ ساری تنظیمی مصروفیات چھوڑ کر صرف مدنی مذاکرے

میں شریک ہوں لہذا شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ نے مجلس اَلْبَدِیَّةُ الْعِلْمِیَّة کی مشاورت سے ان ہفتہ وار مدنی مذاکروں کو مرتب کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اس کا یہ ہدف رکھا کہ ہفتے کے دن ہونے والا مدنی مذاکرہ آئندہ ہفتہ آنے سے پہلے پہلے فائنل کر کے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا جائے۔ ۲۲ ذیقعدۃ الحرام ۱۴۴۰ھ مطابق ۴ اگست 2018 سے لے کر ۲۲ ربیع الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق 29 دسمبر 2018 تک ہونے والے ہفتہ وار مدنی مذاکروں کو مرتب کرنے کا ہمارا ہدف کامیابی سے ہمکنار ہوا اور آگے مزید سفر جاری ہے۔ یقیناً یہ کامیابی اللہ پاک کی رحمت، رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عنایت اور مُرشدِ کریم کے فیضان کی بدولت ہی ممکن ہوئی ہے ورنہ ایک رسالہ فائنل کرنے میں جن مراحل سے گزرنا پڑتا ہے انہیں پڑھ کر آپ بھی جان جائیں گے کہ اس ہدف کو پورا کرنا اتنا آسان نہیں۔

ملفوظات پر کام کرنے کا اسلوب و انداز:

﴿...ہفتے والے دن ہونے والا مدنی مذاکرہ اَوَّلًا مدنی چینل کے ”شعبہ امیر اہل سنت“ کے پاس جاتا ہے جہاں مبلغ دعوتِ اسلامی و زکن شوری، ابو زیاد حاجی محمد عماد عطاری مدنی اسے فائنل کرتے ہیں۔﴾... ”شعبہ امیر اہل سنت“ سے اس کی ویڈیو اَلْبَدِیَّةُ الْعِلْمِیَّة کی مجلس کے زکن اور ناظم محمد آصف خان عطاری مدنی تک پہنچتی ہے جو اسے کمپوزنگ کے لیے دے دیتے ہیں۔﴾... اَلْبَدِیَّةُ الْعِلْمِیَّة کے کمپوزر محمد ضمیر عطاری برق رفتاری سے کام لیتے ہوئے پوری ویڈیو بغور سن کر اسے کمپوز کرتے ہیں۔﴾... کمپوز شدہ فائل ”شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ“ کے ذمہ دار ابوالاکرام سید بہرام حسین شاہ عطاری مدنی (انعام رضا) تک پہنچتی ہے۔ جس پر کام کرنے کے لیے وہ اپنے ماتحت اسلامی بھائیوں ”عبد القادر عباسی عطاری مدنی، محمد احمد عطاری مدنی، عبد اللہ نعیم عطاری مدنی“ میں اسے تقسیم کر دیتے ہیں۔﴾... شعبے کے اسلامی بھائی بغیر کسی اضافے کے حَتَّى التَّقْدُورِ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کلام کو ہی باقی رکھتے ہوئے اپنے اپنے حصے کے صفحات پر ادب و انشاء، تحریری اسلوب و انداز، اصل سے موافقت، فارمیشن اور پروف ریڈنگ وغیرہ کر کے اسے مرتب کرتے ہیں۔ جہاں ضرورتاً اضافے کی حاجت ہو تو اسے حاشیے میں ذکر کر دیتے ہیں۔﴾... مدنی مذاکرے میں آنے والی روایات، حکایات، فقہی جُزییات وغیرہ کی حَتَّى التَّقْدُورِ اصل کتب سے تَخَارِجِ حافظ محمود علی عطاری مدنی

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ) کرتے ہیں جنہیں ضرور تاؤ دیگر اسلامی بھائیوں کی معاونت بھی حاصل ہوتی ہے۔ ﴿... شعبہ ذمہ دار اسلامی بھائیوں کے مرتب کردہ تمام کام کو یکجا کر کے اس پر نظر ثانی کرتے، ضرورتاً تصحیحات لگاتے اور ہر طرح سے اسے فائل کرتے ہیں۔﴾ ﴿... شعبہ ذمہ دار رسالہ فائل کرنے کے بعد شعبے کے سینئر اسلامی بھائیوں سے اس کی پروف ریڈنگ کرواتے ہیں۔﴾ ﴿... پھر اس کے بعد یہ رسالہ شرعی تفتیش کے لیے دَارِ اِلَقْتِا اہلسنت کے حافظ محمد کفیل عطاری مدنی جبکہ تنظیمی تفتیش کے لیے مَبْدِیْعِ دَعْوَتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ حاجی ابو ماجد محمد شاہد عطاری مدنی کی خدمت میں جاتا ہے۔﴾ ﴿... شرعی و تنظیمی تفتیش اور تصحیحات لگانے کے بعد شعبہ ذمہ دار اس رسالے کی فہرست، بیج سیننگ اور دیگر لوازمات پورے کر کے EPS فائل بنا کر ناظم اَلْبَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے ذریعے کورل پر کام کے لیے دیتے ہیں۔﴾ ﴿... محمد جنید عطاری اس رسالے پر کورل پر ڈیزائننگ اور دیگر کام کرنے کے بعد فائل کا پرنٹ نکال کر شعبہ ذمہ دار کو دیتے ہیں۔﴾ ﴿... شعبہ ذمہ دار اس پرنٹ پر لغت سے دیکھ کر اعراب لگاتے اور فائل پروف ریڈنگ کر کے کورل پر اعراب اور تصحیحات لگواتے ہیں۔﴾ ﴿... اس دوران امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے اس رسالے کے لیے نام اور ڈیزائننگ آفس سے رسالے کا ٹائٹل بیج شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی معاونت سے بن کر آچکا ہوتا ہے چنانچہ اگلا ہفتہ آنے سے پہلے پہلے ان تمام مراحل سے گزر کر یہ رسالہ فائل ہو کر ”مجلس I.T“ کے ذریعے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ پر اپلوڈ کر دیا جاتا ہے۔

شمار یاتی جائزہ:

ملفوظاتِ امیرِ اہل سنت (جلد: ۱) کے اس علمی خزانے میں تقریباً 617 سوالات اور ان کے جوابات ہیں، جن میں تقریباً 50 آیات قرآنی، 186 احادیث مبارکہ، 53 معجزات و کرامات، 315 فقہی جزیات، 30 اوراد و وظائف، 18 طبی علاج، 29 شخصیات کا ذکر، 39 حکایات اور 101 اشعار شامل ہیں۔

شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ

۲۲ ذُ الْحِجَّةِ الْحَرَامِ ۱۴۴۰ھ / 24 اگست 2019ء

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وُضُو کے بارے میں وَسُوسے اور ان کا علاج

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ سستی دلاتے یہ رسالہ (۱۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔^(۱)

صَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

وُضُو کے بارے میں وَسُوسے اور ان کا علاج

سوال: اگر شیطان وُضُو ٹوٹنے کے بارے میں وَسُوسوں میں مبتلا کرے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: وُضُو کے بارے میں وَسُوسے دلانے والے شیطان کا نام ”وَلَّہَان“ ہے جو طرح طرح کے وَسُوسے ڈال کر مختلف شکوک و شبہات میں مبتلا کرتا ہے مثلاً دُرود اور ان وُضُو شک ڈالتا ہے کہ فُلان عُضُو دھلنے سے رہ گیا، فُلان عُضُو تین کے بجائے دو بار دھلا ہے، اسی طرح با وُضُو شخص کو بھی وَسُوسہ دلاتا ہے کہ تیرا وُضُو ٹوٹ گیا، اب تو وُضُو کئے ہوئے اتنا اتنا وقت گزر چکا ہے، وُضُو کہاں رہا ہو گا وغیرہ وغیرہ۔ لہذا آدمی شک میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ آیا وُضُو ہے یا نہیں؟ ایسی صورت میں شیطان کے وَسُوسوں کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے بلکہ شیطان کے وَسَاوِس سے اللہ پاک کی پناہ طلب کی جائے۔

شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وُضُو کے لئے ایک شیطان ہے جس کا نام ”وَلَّہَان“ ہے، لہذا تم پانی کے وَسُوسوں سے بچنے کی کوشش کرو۔^(۲) (یعنی پانی کے بارے میں شیطان کے وَسَاوِس سے بچو جیسے

① معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۸۲/۳، حدیث: ۲۷۲۹۔

② ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ و تسننہا، باب ماجاء فی القصد... الخ، ۱/۲۵۲، حدیث: ۴۲۱۔

اعضائے وضو و غسل تک پانی پہنچا ہے یا نہیں؟ ایک بار دھلا ہے یا زیادہ بار؟ وہ پاک ہے یا ناپاک؟ وغیرہ وغیرہ۔^(۱)

نماز میں وضو ٹوٹنے کے وسوسے

اسی طرح شیطان نماز میں بھی شک پیدا کرتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا اور انسان پیشاب کا قطرہ نکلنے یا ریح خارج ہونے کا گمان کرتا ہے اور یہ وسوسہ شیطانی ہوتا ہے۔ چنانچہ اس ضمن میں میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ چند احادیث نقل فرمانے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: ان حدیثوں کا حاصل یہ ہے کہ شیطان نماز میں دھوکا دینے کے لئے کبھی انسان کی شرمگاہ پر آگے سے تھوک دیتا ہے کہ اُسے قطرہ آنے کا گمان ہوتا ہے۔ کبھی پیچھے پھونکتا ہے یا بال کھینچتا ہے کہ ریح خارج ہونے کا خیال گزرتا ہے۔ اس پر حکم ہوا کہ نماز سے نہ پھر و جب تک تری یا آواز یا بونہ پاؤ جب تک و قوعِ حدت (یعنی وضو ٹوٹنے) پر یقین نہ ہو لے۔^(۲)

تو جھوٹا ہے

جب تک وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو کہ جس پر قسم کھا سکے تو وسوسوں کا اعتبار نہ کرے، شیطان جب کہے، تیرا وضو جاتا رہا، تو تودل میں جواب دے کہ خبیث تو جھوٹا ہے اور اپنی نماز میں مشغول رہے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی کے پاس شیطان آ کر وسوسہ ڈالے کہ تیرا وضو جاتا رہا تو فوراً اسے دل میں جواب دے کہ تو جھوٹا ہے یہاں تک کہ اپنے کانوں سے آواز نہ سُن لے یا اپنی ناک سے بونہ سو گھلے۔^(۳) اگر پھر بھی شیطان وسوسہ ڈلائے کہ تُو نے یہ عمل کامل نہ کیا۔ اس میں فلاں نقص رہ گیا تو اس دشمن شیطان سے کہہ دے کہ اپنی دل سوزی اٹھا رکھے۔ مجھ سے تو اتنا ہی ہو سکتا ہے اگر ناقص ہے تو میں خود بھی ناقص ہوں، اپنے لائق میں بجالایا۔ میرا مولا کریم ہے، میرے عجز و ضعف پر رحم فرما کر اتنا ہی قبول فرمالے گا۔ اگر ایسا کرنے سے بھی وسوسہ نہ ٹلے تو کہہ دے کہ اگر تیرے کہنے سے میرا وضو نہ ہوا۔ میری نماز نہ سہی مگر مجھے تیرے

① فیض القدیر، حرف الہمزة، ۶۳۸/۲، حدیث: ۲۳۹۴۔

② فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/۱۰۴۹۔

③ صحیح ابن حبان، کتاب الصلاة، باب قضاء الغواث، ۱۵۳/۴، حدیث: ۲۶۵۶۔

خیال کے مطابق بے وضو یا ظہر کی تین رکعت پڑھنا گوارا ہے اور اے ملعون! تیری اطاعت قبول نہیں۔ جب یوں دل میں ٹھان لی تو وسوسہ کی جڑ کٹ جائے گی۔^(۱) حضرت سیدنا امام مجاہد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے فرمان کا بھی یہی مطلب ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ مجھے بے وضو نماز پڑھ لینی اس سے زیادہ پسند ہے کہ شیطان کی اطاعت کروں۔ (یہاں حقیقت میں بے وضو نماز پڑھنا مراد نہیں شیطان کا وسوسہ دفع کرنا مقصود ہے۔)^(۲)

اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنی تمام بحث کا خلاصہ ارشاد فرماتے ہیں: (وسوسے کی) تین حالتیں ہوتی ہیں: ایک تو یہ کہ عَدُو (شیطان) کا وسوسہ مان لیا، اس پر عمل کیا یہ تو اس مَلْعُون کی عین مراد ہے اور جب یہ (آدمی) ماننے لگا تو وہ کیا ایک ہی بار وسوسہ ڈال کر تھک رہے گا؟ حاشا! ہرگز نہیں! وہ مَلْعُون آٹھ پہر اس کی تاک میں ہے یہ (آدمی) جتنا جتنا مانتا جائے گا وہ اس کا سلسلہ بڑھاتا جائے گا یہاں تک کہ نتیجہ وہی ہو گا دو دو پہر کامل دریا میں غوطے لگائے اور سر نہ دھلا۔ دوسرے یہ کہ مانے تو نہیں مگر اس (شیطان) کے ساتھ نزاع و بحث میں مصروف ہو جائے یہ بھی اس کے مقصدِ ناپاک کا حصول ہے کہ اس کی غرض تو یہی تھی کہ یہ (آدمی) اپنی عبادت سے غافل ہو کر کسی دوسرے کے جھگڑے میں پڑ جائے اور اس خِیصِ سیّص (یعنی بحث و تکرار) میں ممکن ہے کہ وہی خبیث غالب آئے اور صورتِ ثانیہ صورتِ اولیٰ کی طرف عَوْد کر (یعنی لوٹ) جائے، وَالْعِيَاذُ بِاللّٰهِ تَعَالٰی۔ لہذا نجات اس تیسری صورت میں ہے جو ہمارے نبی کریم، حکیم علیم، رُءُوفٌ رَّحِیمٌ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ نے تعلیم فرمائی کہ فوراً اتنا کہہ کر الگ ہو جائے کہ تُو جھوٹا ہے۔^(۳)

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کے 10 حروف کی نسبت سے وسوسوں سے بچنے کے 10 وظائف اور تہذیب

سوال: آپ نے وسوسوں کے متعلق ارشاد فرمایا ان سے بچنے کے لئے چند وظائف و تہذیب بھی ارشاد فرما دیجئے۔

جواب: وسوسوں سے بچنے کے چند وظائف یہ ہیں: اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: (۱) اللہ پاک

۱ فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/ ۱۰۶۵-۱۰۶۶، المخصّص۔

۲ حدیقة ندیة، الباب الثالث فیمن ضلوا ویجسبون... إلخ، الصنف الثانی فیما ورد عن أئمتنا الحنفیة، ۵/ ۳۷۔

۳ فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/ ۱۰۵۶۔

کی طرف رجوع کرے۔ (2) اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ پڑھے۔ (3) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ پڑھے۔ (4) سُوْرَةُ النَّاسِ کی تلاوت کرے۔ (5) اَمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ کہے۔ (6) ﴿هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظّٰهَرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ﴾ (پ ۲، الحدید: ۳) کہے، ان سے فوراً وسوسہ دفع ہو جاتا ہے۔ (7) سُبْحٰنَ الْمَلِكِ الْخَلّٰقِ ﴿اِنْ يَّشَآءْ يُدْخِلْكُمْ وِيَاتٍ بِحَقِّ جَدِيْدٍ﴾ وَمَا ذٰلِكَ عَلٰی اللّٰهِ يَعْزِزُوْهُ ﴿ (پ ۱۳، ابراہیم: ۱۹-۲۰) کی کثرت اسے جڑ سے قطع کر دیتی ہے۔ (1)

مشہور مُفسّر، حَکِیْمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صوفیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ جو کوئی صبح شام اِکس اِکس بار ”لَا حَوْلَ شَرِیف“ پانی پر دم کر کے پی لیا کرے تو اِنْ شَآءَ اللّٰهُ وسوسہ شیطانی سے بہت حد تک اَمِن رہے گا۔ (2)

رومالی پر پانی چھڑکنا

اس وسوسہ شیطانی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ وضو کے بعد اپنے پاجامے یا شلوار کی رومالی (3) پر پانی چھڑک لے جیسا کہ حضرت سیدنا ابوبہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِذَا تَوَضَّأْتَ فَاتَّقِصَّحْ یعنی جب تُو وضو کرے تو چھینٹا دے۔ (4)

حضرت سیدنا امام اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ حماد بن سلیمان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ سے، وہ حضرت سیدنا سعید بن جبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ سے اور وہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ سے روایت فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: تَرٰی پاؤ تو شرم گاہ اور وہاں کے کپڑے پر چھینٹا دے لیا کرو پھر (قطرہ کا) شُبہ گزرے تو خیال کر لیا کرو کہ پانی (جو چھڑکا تھا اس) کا اثر ہے۔ امام حماد رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ نے فرمایا کہ ایسا ہی حضرت سیدنا سعید بن جبیر رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ نے مجھ سے فرمایا۔ امام محمد رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں جب آدمی کو شُبہ زیادہ ہو کرے تو یہی طریقہ برتے اور یہی قول سیدنا امام اعظم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ

① فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/۱۰۴۲ ملخصاً۔

② میراۃ المناجیح، ۱/۸۷۔

③ رومالی یا میانی: شلوار یا پاجامے کا وہ حصہ جو شرم گاہ کے قریب ہوتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

④ ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ وسنتہا، باب ماجاء فی التوضوء بعد الوضوء، ۱/۲۷۰، حدیث: ۲۶۳۔

کا ہے۔^(۱) لیکن جسے قطرہ اُترنے کا یقین ہو جائے وہ پانی پر حوالہ نہیں کر سکتا (یعنی پانی کا چھینٹا لگانے سے حیلہ نہیں کر سکتا) یونہی جسے مَعَاذَ اللہ سَلَسُ الْبُولِ کا عارضہ (قطرہ آنے کی بیماری) ہو، اُسے یہ چھینٹا مفید نہیں بلکہ بسا اوقات مُضِر ہے کہ پانی کی تڑی سے نَجاست بڑھ جائے گی۔^(۲)

وسوسے کا عجیب علاج

صالحین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم میں سے ایک صاحب فرماتے ہیں: مجھے دُر بارہ طہارت (پاکی کے بارے میں) وسوسہ تھا۔ راستہ کی کیچڑ اگر کپڑے میں لگ جاتی تو اسے دھوتا۔ (حالانکہ شرعاً جب تک خاص اس جگہ پر نجاست کا لگنا ثابت و متحقق نہ ہو، پاکی کا حکم ہے۔) ایک دن نماز صبح کے لئے جا رہا تھا کہ راہ کی کیچڑ لگ گئی۔ میں نے دھونا چاہا اور خیال آیا کہ دھوتا ہوں تو جماعت جاتی ہے، ناگاہ (اچانک) اللہ پاک نے مجھے ہدایت فرمائی۔ میرے دل میں ڈالا کہ اس کیچڑ میں لوٹ کر اپنے کپڑے کیچڑ آلود کر لے اور نماز میں شریک ہو جا۔ میں نے ایسا ہی کیا، پھر کبھی وسوسہ نہ آیا۔^(۳)

غسل خانے میں پیشاب نہ کریں

غسل خانے میں پیشاب کرنے سے بھی وسوسے پیدا ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن معقل رَضِیَ اللہ عَنْہ سے روایت ہے نبی اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانے میں پیشاب کرے اور فرمایا: بے شک عموماً اسی سے وسوسے پیدا ہوتے ہیں۔^(۴) وسوسوں سے نجات پانے کے لئے مَكْتَبَةُ الْہِدَیْیَہ کے رسالے ”وسوسے اور اُن کا علاج“ کا مطالعہ اِنْ شَاءَ اللہ مفید رہے گا۔

سارے وسوسوں سے گٹ گٹے

دَارُ السَّلَام (ٹوبہ) کے ایک اسلامی بھائی کا حَلْفِیہ بیان ہے کہ میں ایک مسجد میں اِمامت کے فرائض سرانجام

① کتابُ الْاَثَارِ لِلَاِمَامِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ، بَابُ الرَّجُلِ یُحْدِثُ الْبَلَلَ فِی الصَّلَاةِ، ص ۴۲۔

② فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/۱۰۵۵۔

③ حدیقة نَدِیۃ، الْبَابُ الْثَالِثُ فِیْمَنْ ضَلَّوْا وَیَحْسِبُوْنَ... الخ، النُّوعُ الْثَالِثُ فِی عِلَاجِ الْوَسْوَسَةِ، ۵/۴۳۶۔

④ ترمذی، کتاب الطہارۃ، بَابُ مَا جَاءَ فِی کَرَاهِیَةِ الْبُولِ فِی الْمَغْتَسِلِ، ۹۸/۱، حدیث: ۲۱۔

دے رہا تھا کہ وضو کے بارے میں وسوسوں کا شکار ہو گیا۔ ہوائوں کہ جب بھی نماز پڑھانے لگتا، ایسا محسوس ہوتا کہ وضو ٹوٹ گیا ہے، میں سمجھا شاید ریح کا عرض لاحق ہو گیا ہے۔ چنانچہ بہتیرا علاج کیا مگر افاقہ نہ ہوا۔ مقتدی بھی طرح طرح کی چہ میگوئیاں کرنے لگے، امامت کی ذمہ داری کی وجہ سے روز بروز میری پریشانی میں اضافہ ہونے لگا حتیٰ کہ امامت کرنا میرے لئے دشوار ہو گیا۔ پھر خوش قسمتی سے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع سے ایک رسالہ ”وسوسے اور اُن کا علاج“^(۱) مل گیا۔ اس رسالہ مبارکہ کا مطالعہ کرنا تھا کہ میرے سارے وسوسے جڑ سے کٹ گئے۔ اس واقعہ کو 10 سال بیت چکے ہیں مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج تک ایسے وسوسے محفوظ و مامون ہوں۔

پیشاب گاہ سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم

سوال: کیا پیشاب گاہ سے ہوا خارج ہونا ناقض وضو ہے؟

جواب: نہیں، عورت و مرد دونوں کے لئے حکم یہ ہے کہ اگر آگے کے مقام سے ہوا خارج ہوئی تو وضو نہ گیا۔^(۲) بعض اوقات آگے سے ہوا خارج ہوتی ہے تو لوگ پریشان ہو جاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ قطرہ آگیا حالانکہ وہ ہوا ہوتی ہے۔

پاخانے کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم

سوال: اگر پیچھے سے بہت معمولی سی ہوا خارج ہو تو کیا وضو ٹوٹ جائے گا؟

جواب: جی ہاں پیچھے سے اگر (یقینی طور پر) معمولی سی ہوا بھی خارج ہوگی تو وضو ٹوٹ جائے گا۔^(۳) بعض لوگ بہت وہمی قسم کے ہوتے ہیں، ان کو بار بار شبہ پڑتا ہے کہ میرا وضو ٹوٹ گیا اور اس وجہ سے وہ بار بار وضو کرتے رہتے ہیں یا وضو کئے کافی دیر گزر چکی ہو تو پھر یہ سوچ کر دوبارہ وضو کرتے ہیں کہ ہو سکتا ہے وضو ٹوٹ گیا ہو تو ایسوں کی خدمت میں یہ اہم مسئلہ ذرا تفصیل سے عرض کرتا ہوں تاکہ شیطان کے وسوسوں اور مکر و فریب سے محفوظ رہ سکیں۔ اس مسئلہ کی کئی صورتیں

①..... شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامتہ بیکاتھم النعانیہ کا یہ رسالہ اور دیگر رسائل مکتبۃ المدینۃ کی کسی بھی شاخ سے ہدیہ حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

②..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۹/۱۔

③..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الاول فی الوضوء، الفصل الخامس فی نواقض الوضوء، ۹/۱۔

ہو سکتی ہیں: ایک صورت تو یہ ہے کہ کسی شخص نے ابھی وضو کیا ہی نہیں یعنی بے وضو تھا اور اسے شک ہے کہ میں نے وضو کیا ہے یا نہیں؟ تو یہ بے وضو ہے، اس کو وضو کرنا ضروری ہے۔^(۱)

دوسری صورت یہ ہے کہ ابھی وضو کر رہا تھا کہ کسی عضو کے دھونے میں شک واقع ہوا تو اگر یہ زندگی کا پہلا واقعہ ہے تو اس عضو کو دھولے اور اگر اکثر شک پڑا کرتا ہے تو اس کی طرف انتہات نہ کرے یعنی توجہ نہ دے۔ یونہی وضو کرنے کے بعد شک ہو تو اس کا کچھ خیال نہ کرے۔^(۲)

تیسری صورت یہ ہے کہ جو با وضو تھا اب اسے شک ہے کہ وضو ہے یا ٹوٹ گیا تو وضو کرنے کی اسے ضرورت نہیں۔ ہاں کر لینا بہتر ہے جبکہ یہ شبہ بطور وسوسہ نہ ہوتا ہو اور اگر وسوسہ ہے تو اسے ہرگز نہ مانے، اس صورت میں احتیاط سمجھ کر وضو کرنا احتیاط نہیں بلکہ شیطان لعین کی اطاعت ہے۔^(۳) جن کو با وضو ہونے کی حالت میں شک پڑتا ہو وہ یہ قاعدہ ذہن نشین کر لیں: اَلْيَقِينُ لَا يَزُولُ بِالشَّكِّ یعنی شک سے یقین زائل نہیں ہوتا۔^(۴) لہذا وضو اُس وقت تک برقرار رہے گا جب تک ایسا یقین حاصل نہ ہو جائے کہ اس طرح قسم کھا کر کہہ سکے کہ ”اللہ پاک کی قسم! میرا وضو ٹوٹ چکا ہے“ اور اگر وضو ٹوٹنے کا ایسا یقین نہ ہو تو محض وسوسوں سے وضو نہ جائے گا۔

امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہنا کیسا؟

سوال: اگر مقتدی نے امام کی تکبیر تحریمہ سے پہلے ہی اپنی تکبیر تحریمہ مکمل کر لی تو اُس کی نماز پر کیا اثر پڑے گا؟

جواب: اُس مقتدی کی نماز نہیں ہوگی بلکہ خُلاصَةُ الْفَتَاوَى میں ہے: مقتدی نے لفظ ”اللہ“ امام کے ساتھ کہا لیکن ”اُکْبَر“ امام سے پہلے کہہ لیا، تب بھی نماز نہ ہوئی۔^(۵)

①..... درمختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/۳۱۰۔

②..... درمختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۱/۳۰۹۔

③..... بہار شریعت، ۱/۳۱۱، حصہ: ۲۔

④..... الاشباہ والنظائر، الفن الاول فی القواعد، النوع الاول من القواعد، القاعدة الثالثة، ص ۶۔

⑤..... خلاصۃ الفتاوی، کتاب الصلوۃ، الفصل التاسع فی الکبیر، الجزء: ۱، ۱/۸۴۔

رُکوع میں تکبیر تحریمہ کہنے کے بارے میں حکم

سوال: امام رُکوع میں تھا، مقتدی جلدی سے تکبیر کہتے ہوئے رُکوع میں شامل ہو گیا تو نماز ہو گی یا نہیں؟

جواب: مقتدی نے امام کو رُکوع میں پایا اور تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رُکوع میں گیا یعنی تکبیر اس وقت ختم ہوئی کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنے تک پہنچ جائے تو نماز نہ ہو گی۔^(۱)

جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ

سوال: امام کو رُکوع میں پائیں تو جماعت میں کس طرح شریک ہوں؟

جواب: ایسی صورت میں پہلے سیدھے کھڑے کھڑے تکبیر تحریمہ کہہ لیجئے۔ اگر معلوم ہے کہ امام رُکوع میں دیر کرتا ہے اور وہ ثانی یعنی سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ پڑھ کر بھی امام کے ساتھ رُکوع میں شریک ہو جائے گا تو پڑھ کر تکبیر رُکوع کہتا ہوا جماعت میں شامل ہو یہ سنّت ہے۔ ہاں اگر سُبْحَنَكَ اللَّهُمَّ کہنے کی فرصت نہ ہو یعنی احتمال ہو کہ جب تک امام رُکوع سے سر اٹھالے گا تو اب ہاتھ نہ باندھے جائیں۔^(۲) فقط سیدھا کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہے پھر فوراً رُکوع کی تکبیر کہتا ہوا جماعت میں شامل ہو جائے۔^(۳) امام کے ساتھ اگر رُکوع میں معمولی سی شرکت ہو گئی تو رکعت مل گئی اور اگر آپ کے رُکوع میں داخل ہونے سے قبل امام کھڑا ہو گیا تو رکعت نہ ملی۔

بِسْمِ اللّٰهِ شریف لکھنے کی فضیلت

سوال: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھنا بے شک ثواب کا کام ہے، کیا اس کو لکھنے کی بھی کوئی فضیلت ہے؟

جواب: کیوں نہیں، تفسیر دُرّ منثور میں ہے، حضرت سَیِّدُنَا اَبُو بَکْرٍ رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلِ اکْرَمَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

① بہارِ شریعت، ۱/۵۰۸، حصہ: ۳۔

② ہاتھ باندھنا اُس قیام کی سنّت ہے جس کے لئے قرار ہو اور اس میں ذکرِ مَسْنُون ہو لہذا حالتِ ثناء، قوت اور نمازِ جنازہ کی تکبیرات میں ہاتھ باندھے جائیں گے جبکہ رُکوع و سجود کے درمیان قیام یعنی قومہ اور تکبیراتِ عید میں ہاتھ چھوڑے جائیں گے۔

(درمختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی بیان تألیف الصلاة الی انصافہا، ۲/۲۳۰)

③ فتاویٰ رضویہ، ۷/۲۳۵، ماخوذ۔

نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ پاک کی تعظیم کیلئے عمدہ شکل میں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کو تحریر کیا، اللہ پاک اُسے بخش دے گا۔^(۱)

بِسْمِ اللّٰهِ شریف کو عمدہ شکل میں لکھنے کا طریقہ

حضرت سیدنا امام قاضی ابوالفضل عیاض مالکی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ ”شفا شریف“ میں فرماتے ہیں: باوجود اس کے کہ حضور نبی کریم، رُوْفَتْ رَّحِیْمُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھتے نہ تھے مگر آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر چیز کا علم عطا ہوا تھا یہاں تک کہ اس بارے میں احادیث مبارکہ وارد ہیں کہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کتابت کے حُرُوف پہچانتے تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ کس طرح لکھے جائیں تو خوبصورت ہوں گے، جیسا کہ حضرت سیدنا ابن شعبان رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ نے ایک حدیث پاک حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمَا سے روایت کی کہ نبی اکرم صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بِسْمِ اللّٰهِ کو دراز کر کے نہ لکھو۔ (یعنی سین میں دندانے ہوں، صرف دراز نہ ہو۔)

دوسری حدیث میں حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ وہ حضور پُر نور صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے لکھ رہے تھے کہ آپ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: دوات کی روشنائی کو دُرست رکھو، قلم پر تر چھاؤ لگاؤ، بِسْمِ اللّٰهِ کی ”ب“ کھڑی لکھو، ”س“ کے دندانے جدا رکھو، ”م“ کو اندھانہ کرو (یعنی اس کے چشمہ کی سفیدی کھلی رہے)، لفظ ”اللّٰہ“ کو خوبصورت لکھو اور لفظ ”الرَّحْمٰنِ“ کو دراز کر کے اور لفظ ”الرَّحِیْمِ“ عمدہ لکھو۔^(۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھنے کا عظیم ثواب پانے کیلئے ہو سکے تو کبھی کبھی باوضو خوش خطی کے ساتھ کاغذ وغیرہ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر فرمالیا کریں اور لکھنے میں میم کا دائرہ گھار رکھیں مثلاً اس طرح ”م“ یا ”م“ لیکن بے ادبی کی جگہ ہرگز نہ لکھئے، دیواروں پر بھی آیات و مقدّس کلمات مت لکھئے کہ آہستہ آہستہ لکھائی کے ذرات جھڑ کر زمین پر تشریف لاتے ہیں نیز مساجد و مدارس وغیرہ میں بھی اس ادب کا خیال رکھئے۔ اللہ پاک ہمیں ادب کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین بجا النبی الامین صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۱..... درمنثور، ۱/۲۷۔

۲..... شفا، فصل ومن معجزاته الباهرة، الجزء: ۱، ص ۳۵۷۔

از خدا خواہیم توفیقِ آدب بے آدب محروم گشت از فضلِ رب

یعنی ہم اللہ پاک سے آدب کی توفیق کے طلبگار ہیں کہ بے آدب فضلِ رب سے محروم ہو کر در ذلیل و خوار پھر تارے۔

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی پسندیدہ شخصیت

سوال: آپ کی پسندیدہ شخصیت کون سی ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میری پسندیدہ شخصیت سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ سِتُوۃٖ صفات ہے کہ جن کی مثل آج تک کوئی پیدا ہوا، نہ ہوگا، جو ہر خوبی و کمال سے مُتَّصِفٌ (مُزِنُّ) اور ہر نقص و عیب سے مُزَوَّہ و مُبْرَا (پاک) ہیں۔ مداحِ ماہِ بُنُوۃ، ثناخوانِ دربارِ رسالت حضرت سَیِّدُنَا حَسَّانُ بنِ ثَابِتِ النَّصَارِی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بارگاہِ رسالت میں عرض کرتے ہیں:

وَ اَحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرَ قَطُّ عَیْنِی

وَ اَجْمَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدِ النَّسَاءَ

خُلِقْتُ مُبَرَّءً مِنْ كُلِّ عَیْبٍ

كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ (دیوانِ حَسَّان)

یعنی یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ سے زیادہ خوبصورت کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں اور نہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر حسین و جمیل کسی ماں نے آج تک جنا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر عیب سے پاک پیدا کئے گئے گویا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسی طرح پیدا فرمائے گئے جس طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خود چاہا۔

حضرت سَیِّدُنَا امام شَرَفُ الدِّیْنِ بوسیری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ، بارگاہِ سرورِ اِنْس و جال، مالکِ کون و مکاں، سلطانِ دو جہاں

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں رَطْبُ اللِّسَان ہیں:

مُنْكَرًا عَنْ شَرِّكَ فِي مَحَاسِنِہ

فَجَوَّهَرُ الْحُسْنِ فِيہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٍ (قصیدۃ بُردۃ)

یعنی محبوبِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنی خوبیوں میں ایسے یکتا ہیں کہ اس معاملہ میں ان کا کوئی شریک نہیں، اس لئے کہ ان میں جو

حُسن کا جو ہر ہے وہ قابلِ تقسیم نہیں۔

حضرت سَیِّدُنَا مِثْلُ الدِّیْنِ محمد حافظ شیرازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ بارگاہِ رسالت میں عرض گزار ہیں:

مِنْ وَجْهِكَ الْبُخَيْرِ لَقَدْ نَوَّرَ الْقُبُورَ

يَا صَاحِبَ الْجَبَالِ وَ يَا سَيِّدَ النَّبِيِّ

بَعْدَ أَزْخَرَا بُزْزُكَ تُوْنِي قَصَّه مُخْتَصَر

لَا يُمَكِّنُ الشَّأْنُ كَمَا كَانَ حَقُّه

یعنی اے حسن و جمال والے اور تمام انسانوں کے سردار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بے شک آپ کے نورانی چہرے کی تابانی سے چاند کو روشن کیا گیا، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدحت کا حق ادا کرنا ممکن ہی نہیں، المختصر یہ کہ اللہ پاک کے بعد آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کا مرتبہ و مقام ہے۔

میرے آقا اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بارگاہِ نبوت میں مدح سرائیں:

لَمْ يَأْتِ قَطْبُكَ فِي نَظَرٍ مِثْلِ تَوْنِهِ شَدِيدًا جَانَا

جگ راج کو تاج تورے سر سو، ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا (حدائقِ بخشش)

یعنی يَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کا مثل کسی کو نظر نہ آیا، (کیونکہ) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مثل کوئی پیدا ہی نہیں ہوا، سارے جہاں کی بادشاہی کا تاج آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے سر پر زیب دیتا ہے، (کیونکہ) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی دونوں جہانوں کے بادشاہ ہیں۔

ایک اور مقام پر آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ یوں عرض گزار ہوتے ہیں:

بہی بولے سدرہ والے، چمن جہاں کے تھالے

سبھی میں نے چھان ڈالے، ترے پایہ کا نہ پایا، تجھے یک نے یک بنایا (حدائقِ بخشش)

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی والے (یعنی حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام) نے عرض کی کہ میں نے تمام عالم کے پَرْت (طبق) اُلٹ پلٹ کر دیکھ ڈالے مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ثانی، آپ جیسے مرتبے و شان والا کہیں نہ ملا (اس لئے کہ) حقیقت میں اس وحی کا لا شریک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بے مثل پیدا فرمایا یعنی آپ کا کوئی ثانی پیدا نہ فرمایا۔

اِنْ اشْعَارِ مِیْنِ اِس رَوَایْتِ کی طرف اشارہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے زمین کے مشارق و مغارب اُلٹ پلٹ کر دیکھ ڈالے مگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سے بڑھ کر کسی کو افضل و اعلیٰ نہ پایا۔^(۱)

آقائہا گزیدہ آم، مہربٹان و زرنیدہ آم، بسنیاز خوبان ویدہ آم، لیکن تو چیزے دیگری
یعنی میں نے آسمانوں کے کنارے دیکھے، تمام جہان کی سیر کی، تمام خوبیوں والوں کو دیکھا لیکن بَارِ سُولِ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم!
آپ مُنْفَر دوبے مثال شخصیت کے مالک ہیں یعنی آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی ثانی نہیں۔

کھانے سے قبل پانی پینے کی وجہ

سوال: اکثر دیکھا ہے کہ آپ کھانا شروع کرنے سے قبل پانی پیتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اَطْبَآئِے حِفْظَانِ صَحَّت کے چند اُصول بتائے ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر چیز کو اس کے مناسب وقت ہی میں کھانا فائدہ دیتا ہے جبکہ اس میں بے احتیاطی مُضِر صَحَّت ہو سکتی ہے۔ اسی اُصول کے پیشِ نظر کھانے سے قبل پانی پینے کو مفید صَحَّت بتاتے ہیں۔ طَبِّی نُقْطَہ نظر سے پھل کھانے سے پہلے بھی پانی پینا مفید ہے۔ اسی طرح چائے سے پہلے پانی پینا بھی فائدہ مند ہے۔

پھل، کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہئے

سوال: پھل، کھانے سے پہلے کھانا چاہئے یا بعد میں؟

جواب: اُصولاً پھل، (Fruit) بھی کھانے سے پہلے کھانا چاہئے لیکن ہمارے یہاں آج کل پھل عموماً کھانے کے بعد کھایا جاتا ہے۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کئے جائیں کہ طَبِّی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ مُوَافِق ہے، یہ جلد ہضم ہوتے ہیں لہذا ان کو معدے کے نچلے حصے میں ہونا چاہئے اور قرآن پاک سے بھی پھل کے مُقَدَّم (یعنی پہلے) ہونے پر آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا:

﴿وَقَاكِهِتُمْ مَائِيَّ خَيْرُونَ﴾ (پ ۲۷، الواقعہ: ۲۰) ترجمہ کنز الایمان: ”اور میوے جو پسند کریں۔“ پھر اس کے بعد فرمایا: ﴿وَلَحْمِ طَيْرٍ وَمَائِيَّ شَرُّونَ﴾ (پ ۲۷، الواقعہ: ۲۱) ترجمہ کنز الایمان: ”اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔“ پھر پھلوں کے بعد کھانے میں گوشت

۱ دلائل الثبوت للبيهقي، باب ذكر شرف أصل رسول الله صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ونسبہ، ۱/ ۱۷۶۔

اور شریذ کو مُقَدَّم کرنا افضل ہے۔ (یعنی پھلوں کے علاوہ دیگر کھانے ہوں تو پہلے پھل کھائیں پھر گوشت و شریذ۔) ^(۱) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ روایت نقل کرتے ہیں: کھانے سے پہلے تر بوز کھانا پیٹ کو خوب دھو دیتا ہے اور بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتا ہے۔ ^(۲)

سبزی کھانے میں حکمت

سوال: بارہا دیکھا گیا ہے کہ آپ کھانے میں سبزی بالخصوص کدو و شریف استعمال فرماتے ہیں اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: سبزی کو پسند کرنے میں ایک حکمت تو یہ ہے کہ جس دَستَر خوان پر سبزی موجود ہو فرشتے اس دَستَر خوان پر حاضر ہوتے ہیں جیسا کہ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: بے شک اُس دَستَر خوان پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں جس پر سبزی موجود ہو۔ ^(۳) اور جو چیز میرے آقا و مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو محبوب ہو، میں اسے کیوں محبوب نہ رکھوں! محبت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اپنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر سُنَّت و ادا کو محبوب رکھیں اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند کو اپنی پسند بنائیں جس طرح صحابہ کرام و اولیاء عِظَام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ نے اپنے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیاری پیاری آداؤں کو حرز جان بنالیا۔ چنانچہ حضرت سَیدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: ایک خِیاط (دُزّی۔ Tailor) نے رَسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مد غو کیا تو میں بھی ساتھ چلا گیا، اُس نے جو شریف کی روٹی اور شوربا پیش کیا جس میں کدو و شریف اور خُشک گوشت کی بوٹیاں تھیں۔ میں نے دیکھا کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیالے کے کناروں سے کدو و شریف ڈھونڈ کر تناول فرما رہے تھے۔ اس دن کے بعد میں ہمیشہ کدو و شریف پسند کرنے لگا۔ ^(۴)

”پیارے نبی“ کے ۸ حُرُوف کی نسبت سے مذکورہ حدیثِ پاک کے ۸ فوائد

حضرت سَیدنا امام شَرَف الدِّین تَوَوی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اس حدیثِ پاک میں کئی فوائد ہیں: (۱) دعوت قبول کرنا (۲) دُزّی کی کمائی جائز ہونا (۳) شوربا کھانے کا جواز (۴) کدو و شریف کھانے کی فضیلت (۵) کدو و شریف کو پسند کرنا

① احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الرابع فی آداب الضیافة، ۲/۲۱۔

② فتاویٰ رضویہ، ۵/۴۴۲۔

③ احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الرابع فی آداب الضیافة، ۲/۲۲۔

④ مسلم، کتاب الاطعمۃ، باب جواز اکل المرق... الخ، ص ۸۶۹، حدیث: ۵۳۲۵۔

مُسْتَحَب ہے (۶) اسی طرح ہر اس چیز کو پسند کرنا جسے سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پسند فرمایا (۷) اور اس چیز کے حُصُول میں خَرِیص رہنا (۸) اگر میزبان کو ناگوار نہ ہو تو شُرْکائے طعام کا ایک دوسرے پر ایثار کرنا۔^(۱)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح

مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْأُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: سرکارِ دو عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پیالے کے ہر طرف سے گڈو کے ٹکڑے اٹھا کر تناول فرما رہے تھے۔ معلوم ہوا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گڈو شریف مرغوب تھا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب مخدوم و خادم ایک پیالے سے کھائیں تو مخدوم (آقا) ہر طرف سے کھا سکتا ہے اور وہ جو حدیث پاک میں فرمایا: ”کُلُّ مِمَّا یَلِیْکَ یعنی اپنے سامنے سے کھاؤ“ وہاں چھوٹوں یا برابر والوں سے خطاب ہے۔ لہذا یہ حدیث پاک اس کے خلاف نہیں۔ صاحبِ مرقات نے فرمایا کہ جب ایک شریک کے ہر طرف ہاتھ ڈالنے سے دوسرے شُرْکائے طعام نفرت (گھن) کریں تب یہ حکم ہے مگر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ شریف سے چیز لگ کر تَبْذُک بن جاتی ہے۔ بعض حضرات صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیشاب بلکہ خون بھی تَبْذُکا پیا ہے۔ لہذا حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم دوسرا ہے۔ بہر حال یہ حدیث بہت واضح ہے۔ بعض روایات میں ہے کہ حضرت سَیِّدُنَا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی گڈو شریف کے ٹکڑے تلاش کر کے حضور انور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے پیش کرنے لگے۔

اس حدیث پاک سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ اپنے خدام و غلاموں کی دعوت قبول کرنا چاہئے اگرچہ وہ اپنے سے کم درجہ میں ہو۔ دوسرے یہ کہ خادم کو اپنے ساتھ ایک پیالے میں کھانا بہت اچھا ہے۔ تیسرے یہ کہ گڈو شریف پسند کرنا سُنَّتِ مُبَارَکہ ہے۔ چوتھے یہ کہ ہر سُنَّت سے محبت کرنا خواہ سُنَّت زائد ہو یا ہُدٰی (سُنَّتِ غیر مُؤکَّدہ یا سُنَّتِ مُؤکَّدہ)، طریقہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ہے۔

فقط اتنی حقیقت ہے ہمارے دین و ایمان کی کہ اس جانِ جہاں کے حُسن پر دیوانہ ہو جانا پانچویں یہ کہ مخدوم (یعنی آقا) اپنے خادم کے ساتھ تو پیالے میں سے ہر طرف سے کھا سکتا ہے، خادم کو یہ حق

① شرح صحیح مسلم للنووی، کتاب الاشربة، باب جواز اکل المرق... الخ، الجزء: ۱۳، ۷/۲۲۴۔

نہیں۔ چھٹی یہ کہ خادمِ پیالہ سے بوٹیاں یا گڈو وغیرہ چُن کر تَخْذُوم کے سامنے رکھ سکتا ہے۔^(۱)

جَذْبَةُ عَشْقِ رَسُول

اسی ضمن میں قاضی القضاۃ امام ابو یوسف رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ (شاگرد امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ) کی ایمان افروز حکایت ملاحظہ کیجیے، چنانچہ جب آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے سامنے اس روایت کا ذکر آیا کہ ”حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گڈو شریف پسند فرماتے تھے“ تو مجلس میں سے ایک شخص نے کہا: ”لیکن مجھے پسند نہیں۔“ یہ سنتے ہی حضرت سیدنا امام ابو یوسف رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے تلوار کھینچ لی اور فرمایا: جَدِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْاَقْتِلَتْکَ تجدیدِ اسلام کر (یعنی نئے سرے سے مسلمان ہو جا)، ورنہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔^(۲)

گڈو شریف کو ناپسند کرنا کب کفر ہے؟

اگر مَعَاذَ اللہ کسی کو اس حیثیت سے گڈو شریف ناپسند ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ پسند تھا تو یہ کفر ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی کے اس کہنے پر کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو گڈو پسند تھا کوئی یہ کہے: ”مجھے پسند نہیں“ تو بعض علما کے نزدیک کافر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اگر اس حیثیت سے اُسے ناپسند ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھا تو کافر ہے۔^(۳) ہاں اگر اس طرح کی صورتِ حال نہ ہو اور کسی کا نفس گڈو شریف کو پسند نہیں کرتا اس بنا پر اگر کوئی کہتا ہے کہ مجھے گڈو پسند نہیں یا مجھے گڈو نہیں بھاتا تو اس پر حکم کفر نہیں۔

قرآنِ پاک میں گڈو شریف کا ذکر

سوال: سننا ہے گڈو شریف کا ذکر قرآنِ پاک میں بھی کسی مقام پر ہے؟

جواب: جی ہاں! گڈو شریف کا ذکر قرآنِ مجید میں بھی ہے، پارہ 23 سُورَةُ الطُّغْتِ کی آیت نمبر 146 میں اللہ پاک

۱..... مرآۃ المناجیح، ۶/۸۱ ماخوذاً۔

۲..... شرح الشفا للقاری، القسم الثانی فیما یجب علی الانام فی حقوق محبتہ، الباب الثانی فی لزوم محبتہ، ۵۱/۲۔

۳..... بہارِ شریعت، ۲/۴۶۳، حصہ: ۹۔

ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَأَثْبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَقْطُطِينَ﴾ (پ ۲۳، الصُّفْت: ۱۴۶) ترجمہ کنز الایمان: اور ہم نے اس پر گدو کا پیڑ اگایا۔

عجیب مُعْجِزَہ

صَدْرُ الْأَفَاضِل حضرت علامہ سید نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ خَزَّائِنُ الْعِرْفَان میں فرماتے ہیں: جب حضرت سیدنا یونس علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام مچھلی کے پیٹ سے باہر 80 روز یا 3 روز یا 7 روز یا 40 روز بعد میدان پر تشریف لائے تو مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے باعث آپ عَلٰی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے نحیف و ضعیف اور نازک ہو گئے جیسے بچہ پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔ آپ عَلٰیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم کی کھال ٹرم ہو گئی تھی اور بدن پر کوئی بال باقی نہ رہا تھا، تو اللہ پاک نے سایہ کرنے اور مکھیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے آپ عَلٰیہ الصلوٰۃ والسلام پر گدو و شریف کا پیڑ اگادیا حالانکہ گدو کی بیل ہوتی ہے جو زمین پر پھیلتی ہے مگر یہ آپ عَلٰیہ الصلوٰۃ والسلام کا مُعْجِزَہ تھا کہ یہ گدو کا درخت قد والے درختوں کی طرح شاخ رکھتا تھا اور آپ عَلٰیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے بڑے بڑے پتوں کے نیچے آرام فرماتے تھے، بحکم الہی روزانہ ایک بکری آتی اور اپنا تھن آپ عَلٰیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذہن مبارک میں دے کر آپ عَلٰیہ الصلوٰۃ والسلام کو صبح و شام دودھ پلا جاتی یہاں تک کہ جسم مبارک کی جلد شریف یعنی کھال مضبوط ہوئی اور اپنے موقع سے بال جے اور جسم میں توانائی آئی۔^(۱)

گدو و شریف کی بَرَکات

سوال: گدو و شریف کے کیا کیا بَرَکات و ثمرات ہیں؟

جواب: گدو و شریف کے بے شمار فوائد و ثمرات ہیں، جیسا کہ سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! گدو (لوکی) کھایا کرو کیونکہ یہ عقل میں اضافہ کرتا ہے اور دماغ کی قوت کو بڑھاتا ہے۔^(۲) اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا فرماتی ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا: جب تم بانڈی پکاؤ تو اس میں اکثر گدو ڈالا کرو کیونکہ یہ غمگین دل کے لئے باعثِ تقویٰ ہے۔^(۳)

① تفسیر خزان العرفان، پ ۲۳، الصُّفْت، تحت الآیۃ: ۱۴۵، ص ۸۳۵ ماخوذاً۔

② جامع صغیر، حرف الطاء، فصل المحلی بال من هذا الحرف، ۳۴۳/۲، حدیث: ۵۵۴۵۔

③ فیض القدیر، تسمیۃ حرف الکاف، باب (کان) وہی شمائل الشریفۃ، ۲۶۳/۵، تحت الحدیث: ۶۹۹۴۔

گدو شریف کے چند طبی فوائد

حضرت سیدنا علامہ عبد الرحمن صفوری شافعی رَحِمَهُ اللہُ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نَزْهَةُ النَّفُوسِ وَالْأَفْكَارِ میں ہے کہ اس کے تپتوں سے کُلی کی جائے تو سرد و رَوَّاحاً (گرم) کے لئے نافع ہے۔ اگر اسے نُحْثَک کر کے جَلایا جائے اور سر کے میں ملا کر برص (سفید کوڑھ) پر لگایا جائے تو اسے دُور کر دیتا ہے۔ اگر سر کے کے ساتھ ملا کر کُڑی کی طرح اس کا شوربا بنایا جائے تو بخار میں مفید ہے، اس کا روغن (تیل) بارد و رَطْب (ٹھنڈا اور تر) ہے۔ اسی طرح مانخولیا (پاگل پن) اور برسام (سینے کا درد یا چھاتی کی سوجن) کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ اگر تھوڑا سا سر کے ملا کر خواہ سر میں ملا جائے یا ناک میں ڈپکایا جائے اور دُور سر حار کو پینے اور ناک میں ڈپکانے سے نفع ہوتا ہے اور بدن کی ہر قسم کی گرمی کے لئے نفع بخش ہے۔ ترکیب: گدو کو چھیل کر اس کا عرق نچوڑ لیا جائے، چار حصہ یہ عرق اور ایک حصہ میٹھا تیل ملا کر نرم آنچ پر پکایا جائے۔^(۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک ہی طرح کے علاج سے ہر ایک کو فائدہ ہونا ضروری نہیں لہذا مذکورہ علاج طبیب کے مشورے ہی سے کیجئے نیز احادیث مبارکہ میں دیئے ہوئے علاج بھی اپنے طبیب کے مشورے کے بغیر نہ کئے جائیں۔ گوشت وغیرہ پکاتے وقت اس میں چند قتلے گدو شریف کے ڈالنے کی عادت بنالینی چاہئے۔ قتلے بہت چھوٹے چھوٹے ڈالیں یا پیس کر ڈالیں، بڑے قتلے ڈالنے میں بھی مضائقہ نہیں۔ گوشت کے ساتھ گدو شریف پکانے میں ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کی ٹھنڈک، گوشت کی گرمی کو دُور کر کے اس کو مُعتدل کر دیتی ہے۔ گدو شریف وغیرہ چھلکے سمیت پکائیں۔ دیگر سبزیوں کے بھی فوائد ہیں۔ ان کے بارے میں میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین مبارکہ کُتب احادیث و سیرت و طب میں موجود ہیں۔

میرے بھی میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بہت پسند تھا، چنانچہ حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: نَعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ سِرکہ کیا ہی عمدہ سا لُن ہے۔^(۲)

① نزہۃ المجالس، باب فضل العقل، ۱۳۹/۲۔

② ابن ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب الاقدام بالخل، ۳۴/۴، حدیث: ۳۳۱۷۔

وضو خانے کے مدنی پھول

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
(مدنی مذاکرے سے ماخوذ)

* وضو سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھنا سنت ہے۔ (بہار شریعت، 1/293) آج کل عموماً ایچ باتھ (Attach Bath) بنائے جاتے ہیں، اس صورت میں اگر اسٹینجیا سے فراغت کے بعد باہر نکلے بغیر وہیں بیٹھیں پر وضو کرنا ہو تو وضو کی دُعائیں وغیرہ نہیں پڑھ سکتے۔ * استنجاء سے فراغت کے بعد اگر وضو کرنا ہو تو استنجاء خانے سے باہر نکل آئیں، استنجاء خانے سے باہر نکلنے کی دُعا پڑھیں، اب وضو سے پہلے کی دُعائیں پڑھ کر اندر داخل ہوں اور وضو فرمائیں۔ * W.C یا کموڈ (Commode) کو سلائیڈنگ دروازہ (Sliding Door) لگا کر الگ کر دیا جائے، صرف پردے وغیرہ لگانے سے کام نہیں چلے گا۔ اس صورت میں استنجاء سے فراغت پا کر سلائیڈنگ دروازہ بند کر کے وضو کرتے ہوئے دُعائیں وغیرہ پڑھ سکتے ہیں۔ * اس کے لئے بڑا حمام (Wash Room) ہونا ضروری نہیں بلکہ چھوٹے حمام میں بھی سلائیڈنگ دروازہ لگا کر پارٹیشن (Partition) کیا جاسکتا ہے۔ * میرے گھر کا حمام بھی چھوٹا سا ہے لیکن اس میں اسی انداز میں پارٹیشن کر کے ترکیب بنائی ہوئی ہے، فیضانِ مدینہ کے مکتب میں بھی وضو خانہ بنایا ہوا ہے۔ * افسوس کی بات ہے کہ گھر میں دنیا جہان کی سہولتیں (Facilities) مہیا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن ایک ٹونٹی کا وضو خانہ نہیں بنایا جاتا۔ (بتغیر قلیل)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ 1438 / فروری 2017)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ مستی دلائے یہ رسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک تمہارے نام مع شناخت مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں لہذا مجھ پر اَحْسَن (یعنی خوبصورت الفاظ میں) دُرود پاک پڑھو۔^(۱)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

لکھائی والے دسترخوان سے اجتناب کی وجہ

سوال: آپ کو بارہا دیکھا ہے کہ جب آپ کہیں مدعو ہوتے ہیں تو ایسے دسترخوان پر کھانے سے اجتناب فرماتے ہیں جس پر کسی کارخانے وغیرہ کا نام لکھا ہوتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: جس دسترخوان پر کچھ لکھا ہوا ہو اُس پر کھانا نہ کھایا جائے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بچھونے یا مُضَلَّ پر کچھ لکھا ہوا ہو تو اس کو استعمال کرنا ناجائز ہے، یہ عبارت اس کی بناوٹ میں ہو یا کاڑھی گئی ہو یا روشنائی سے لکھی ہو اگرچہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ (یعنی جدا جدا حُرُوف) لکھے ہوں کیونکہ حُرُوفِ مُفْرَدَہ کا بھی احترام ہے۔ اکثر دسترخوان پر عبارت لکھی ہوتی ہے ایسے دسترخوانوں کو استعمال میں لانا، ان پر کھانا کھانا نہ چاہیے۔ بعض لوگوں کے تکیوں پر اشعار لکھے ہوتے ہیں، ان کا بھی استعمال نہ کیا جائے۔^(۲) لہذا ایسے پائیدان (Mat Door) بھی دروازے کے باہر نہ رکھے جائیں جن پر عربی حُرُوفِ تَہَجِّی میں کچھ لکھا ہو۔ اسی طرح جوتی چپل پر بھی

① مصنف عبد الرزاق، باب الصلاة على النبي صَلَّى الله عليه وسلم، ۲/۱۴۰، حدیث: ۳۱۱۶۔

② بہار شریعت، ۳/۲۵۲، حصہ: ۱۶۔

کمپنی وغیرہ کا نام لکھا ہو تو استعمال سے قبل اسے مٹا دیا جائے۔ یوں ہی مُصلّے، پلاسٹک کی چٹائی، لحاف و تولیے وغیرہ پر بھی عربی حُرُوف تہجّی میں کمپنی کے نام کی چٹ لگی ہو تو ایسی چٹ بھی جُدا کر کے ٹھنڈی کر دی جائے۔ چادریں، قالین، ڈیکوریشن کی دِریاں، تکیہ یا گدیلہ اَلْعُرْض جس چیز پر بھی بیٹھنے یا پاؤں رکھنے کی ضرورت پڑتی ہو اُس پر کچھ نہ لکھا جائے، نہ ہی چھپی ہوئی چٹ سلائی کی جائے۔ کاش! کمپنیوں والے ہمیں امتحان میں نہ ڈالیں اور بہارِ شریعت کے مُتذکّرہ بالا فقہی جُزئیہ پر غور کرتے ہوئے اس معاملے میں احتیاط فرمائیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ بھی کہیں کچھ لکھا ہو اپائیں، اس کا اَدب بجا لاتے ہوئے اُس چیز پر بیٹھیں، نہ پاؤں رکھیں اور بے اَدب کا اندیشہ ہو تو ان چیزوں کے استعمال ہی سے گریز فرمائیں۔

سڑکوں پر بکھرے ہوئے کاغذات کا حکم

سوال: آپ کا فرمان بجا، مگر ایک دَستِرخوان یا بچھونے وغیرہ کی کا مسئلہ نہیں آج کل تو ہر چیز پر کچھ نہ کچھ لکھا ہوتا ہے، تحریرات اور اخباری کاغذات کو بے دِردی کے ساتھ قدموں تلے روندنا جاتا ہے۔ ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جواب: واقعی فی زمانہ حالات ناگفتہ بہ ہیں ان کو بیان کرتے ہوئے دِلِخُون کے آنسو رو رہا ہے، افسوس صدّ کروڑ افسوس! اخبارات اور دیگر لکھائی والے کاغذات کے ساتھ ساتھ مُقَدَّس کَلِمات والے کاغذات و اخبارات بھی جا بجا سڑکوں پر بکھرے دکھائی دیتے ہیں اور یہ اَلْمَناک داستانِ اِسی پر بس نہیں بلکہ یہ اخبارات و کاغذات بے ادبوں کے مختلف مَرِاحِل مثلاً گھر کے کچر اداں، گلیوں میں قدموں تلے روندے جانے، گندگیوں اور طرح طرح کی آلودگیوں سے دوچار ہونے کے بعد بالآخر کچرا کُوٹنڈی کی نذر ہو جاتے ہیں۔

راہ چلتے مُقَدَّس کاغذات کو پاؤں سے ٹھو کر مِت ماریے!

بعض لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے راہ میں پڑی ہوئی ہر چیز کو لاتیں مارتے رہتے ہیں اِسی ضمن میں لکھائی والے خالی ڈُبوں، اخبارات اور کاغذات وغیرہ کو بھی مَعَاذِ اللہ لاتیں مارتے ہیں۔ کاش! اِس طرح لاتیں مارنے، ادھر ادھر پھینکنے، اخبارات یا تحریرات والے کاغذات سے میز یا برتن وغیرہ صاف کرنے، ہاتھ پونچھنے، ان پر پاؤں رکھنے

نیز اخبارات وغیرہ بچھا کر ان کے اوپر بیٹھنے کے بجائے تحریرات والے کاغذات اور گتے وغیرہ اٹھا کر آداب کی جگہ رکھے جائیں یا ٹھنڈے کر دیئے جائیں۔

قلم کے تراشے کا آداب

بہارِ شریعت میں تو یہاں تک لکھا ہے کہ نئے قلم کا تراشہ (یعنی چھیلن) تو ادھر ادھر پھینک سکتے ہیں مگر مُسْتَعْمِل (یعنی استعمال شدہ) قلم کا تراشہ ایسی جگہ نہ پھینکا جائے کہ احترام کے خلاف ہو۔ (جب تراشہ کا احترام ہے تو خود مُسْتَعْمِل قلم کا کتنا احترام ہو گا یہ ہر ذی شعور سمجھ سکتا ہے) نیز جس کاغذ پر اللہ پاک کا نام لکھا ہو اُس میں کوئی چیز رکھنا مکروہ ہے اور تھیلی پر آسمانے الہی لکھے ہوں اس میں روپیہ پیسہ رکھنا مکروہ نہیں۔ کھانے کے بعد انگلیوں کو کاغذ سے پونچھنا مکروہ ہے۔^(۱) کاغذ اگرچہ سادہ ہو اس کا آداب بہر صورت کیا جائے گا، کیوں نہ ہو کہ اس پر قرآن و حدیث اور اسلامی باتیں لکھی جاتی ہیں۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: کاغذ سے استنجاء منع ہے اگرچہ اُس پر کچھ بھی نہ لکھا ہو یا اُبُو جَہِل ایسے کافر کا نام لکھا ہو۔^(۲)

فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے: ہمارے علما تصریح (یعنی واضح طور پر) فرماتے ہیں کہ نفسِ حُرُوفِ قَاذِلِ آداب ہیں اگرچہ جدا جدا لکھے ہوں جیسے سختی یا وصلی (کاغذ) پر خواہ ان میں کوئی بُرا نام لکھا ہو جیسے فرعون، اُبُو جَہِل وغیرہ تاہم حُرُوف کی تعظیم کی جائے اگرچہ ان کافروں کا نام لائقِ اِہانت و تذلیل ہے۔^(۳) خود اُبُو جَہِل کی کوئی تعظیم نہیں کہ یہ تو سخت کافر تھا مگر چونکہ لفظ اُبُو جَہِل کے تمام حُرُوف تہجی (اب۔ و۔ ج۔ ہ۔ ل) قرآنی ہیں۔ اس لئے لکھے ہوئے لفظ اُبُو جَہِل کی (نہ کہ شخص اُبُو جَہِل کی) اِن معنوں پر تعظیم ہے کہ اُس کو ناپاک یا گندی جگہوں پر ڈالنے اور جوتے مارنے وغیرہ کی اجازت نہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: جب فرعون یا اُبُو جَہِل کا نام کسی ہَدَف یا نشانے پر لکھا ہو تو (نشانہ بنا کر) ان کی طرف تیر پھینکا مکروہ ہے کہ ان حُرُوف کی بھی عزت و توقیر ہے۔^(۴) البتہ لُثُو پیپر سے ہاتھ پونچھنے یا ٹائیلٹ پیپر (Toilet Paper)

① بہارِ شریعت، ۳/ ۴۹۶-۴۹۷، حصہ: ۶۱، المقتطاع۔

② بہارِ شریعت، ۱/ ۲۱۱، حصہ: ۳۔

③ فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۳۳۶۔

④ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والمصحف... الخ، ۵/ ۳۲۳۔

سے جائے استعجاب خشک کرنے کی اجازت عطا دیتے ہیں کیونکہ یہ اسی کام کیلئے تیار کئے جاتے ہیں اور ان پر کچھ لکھا نہیں جاتا۔

تختی کی لکھائی کا ادب

اسی طرح ہمارے یہاں بچے تختی پر لکھے ہوئے مقدّس کلمات کو بھی دھو کر عموماً اس کی سیاہی کو گٹر (Gutter) میں بہا دیتے ہیں۔ کاش! جب تختی پر اسمائے مقدّسہ یا آیات و احادیث وغیرہا لکھی جائیں تو تختی کا دھوؤں ناپاک جگہ پر نہ گرایا جائے بلکہ ایسی جگہ گرائیں جہاں بے ادبی نہ ہو۔ اساتذہ و معلّمین کے توجّہ فرمانے اور اپنے شاگردوں کو سمجھانے سے یہ مسئلہ آسانی حل ہو سکتا ہے۔ یوں ہی ناقابلِ استعمال ہو جانے پر قلم اور اس کے اجزاء کو پہلے کچرے کے ڈبے میں ڈالتے اور بعد میں کچر ا کو نڈی کی نڈر کر دیا جاتا ہے۔ کاش! استعمال شدہ قلم یا اس کے اجزاء ادھر ادھر پھینکنے کے بجائے احترام کی جگہ رکھنے کا ذہن نصیب ہو جائے۔ اسی طرح آج کل حقوق العباد کی مُطلق پروا کئے بغیر ہند ہی لکھائی والے اشتہارات لوگوں کے گھروں یا دکانوں وغیرہ کی دیواروں پر بلا اجازت لگا دیئے جاتے ہیں، بچے بچہ جانتا ہے کہ دیوار پر چسپاں (Paste) کردہ مذہبی اشتہار انجام کار پڑہ پڑہ ہو کر زمین پر تشریف لے آتا ہے اور جو کچھ بے ادبی ہوتی ہے اُس کا تصوّر ہی دل ہلا دینے والا ہے۔ کاش! اشتہار چسپاں کرنے کے بجائے گتوں پر لگا کر مناسب مقامات پر لٹکانے کی ترکیب رواج پا جائے مگر ضرورت پوری ہو جانے کے بعد ان گتوں کو ضرور اتار لیا جائے۔ اسی طرح ضرورت پوری ہو جانے کے بعد بینرز بھی اُتار لئے جائیں ورنہ پھٹ کر لیرے لیرے ہو کر بکھر جاتے ہیں۔ لوگوں کی دیواروں پر چانگ کرنے والے بھی یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ اس طرح لکھائی کی بے ادبی کے علاوہ دیوار کے مالک کی اجازت کے بغیر لکھنا شرعاً جائز نہیں کہ اس طرح بندے کی حق تلفی ہوتی ہے اور اگر یہ دیوار کسی کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ حکومتی املاک ہے تو اس پر لکھنا قانوناً مجرم ہے۔

میرے زندہ دل اسلامی بھائیو! کاش! یہ مقدّس ناموں اور پاکیزہ کلاموں والے اخبارات و کاغذات ادھر ادھر بے ادبی کے مقامات پر ڈالنے کے بجائے سُنّدر میں ٹھنڈے کر دیئے جائیں یا کسی مناسب مقام پر دفن کر دیئے جائیں، اِنْ شَاءَ اللہ دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو گا۔ میرے تاجر اسلامی بھائیو! آپ بھی اللہ پاک اور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور عظمت کی خاطر مقدّس کلمات والے اخبارات و کاغذات کو پڑیا باندھنے کے لیے استعمال کرنے سے گریز فرمائیں۔ ان

مُقَدَّس اوراق کا ادب بجالائیں گے تو اللہ پاک اس ادب کا صلہ ضرور عطا فرمائے گا۔ با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب۔

کاغذات و اخبارات کو استعمال میں لانا

سوال: کیا اخبارات و دیگر کاغذات کو استعمال میں لانے کی بھی کوئی صورت ہے؟

جواب: جی ہاں! فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ آیات و احادیث اور مسائل فقہ و کلام والے اوراق کو جدا کر کے باقی کاغذات کو استعمال میں لانے میں حَرَج نہیں، اسی طرح اگر ان کاغذات سے مُقَدَّس کلمات مِٹانا ممکن ہو تو ان کو مٹا کر استعمال کر سکتے ہیں۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے اُن اُردو اخبارات کی رَوّی بازاری دکانداروں کے ہاتھ فروخت کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا جن میں آیات و احادیث اور اسمائے مُقَدَّسہ وغیرہا تحریر ہوتے ہیں تو ارشاد فرمایا: جبکہ ان میں آیت یا حدیث یا اسمائے مُعَظَّہ یا مسائل فقہ ہوں تو جائز نہیں ورنہ حَرَج نہیں۔ ان اوراق کو دیکھ کر اشیائے مذکورہ ان میں سے عَلِیحدہ کر لیں پھر بیچ سکتے ہیں۔^(۱) مزید اسی صفحہ پر فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے فرماتے ہیں: کسی چیز کو کسی ایسے کاغذ میں لپیٹنا کہ جس میں علم فقہ کے مسائل لکھے ہوں جائز نہیں اور علم کلام میں بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ کیا جائے البتہ علم طب کی کتابوں میں ایسا کرنا جائز ہے یا اگر اس میں اللہ پاک کا مُقَدَّس نام یا حُضُور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اسم گرامی تحریر ہو تو اسے مِٹانا جائز ہے تاکہ اس میں کوئی چیز لپیٹی جاسکے۔^(۲)

مُتَبَرِّک کاغذ اٹھانے والے کیلئے انعام

سوال: مُتَبَرِّک کاغذات اٹھانے والوں کو کیا انعام ملتا ہے؟ اس بارے میں چند واقعات بیان فرمادیجئے تاکہ ہمیں بھی ترغیب ملے۔

جواب: حضرت سیدنا منصور بن عَمَّار رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو مُتَبَرِّک کاغذ اٹھانے کی وجہ سے توبہ نصیب ہوئی۔ جیسا کہ رسالہ قُشَیْرِیَّہ میں ہے کہ حضرت سیدنا منصور بن عَمَّار رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی توبہ کا سبب یہ ہوا کہ ایک مرتبہ ان کو راہ میں کاغذ کا پرزہ ملا۔ جس پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھا تھا۔ انہوں نے ادب سے رکھنے کی کوئی مُناسِب جگہ نہ پائی تو اُسے نکل لیا۔ رات خواب

① فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۴۰۰۔

② فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والمصحف... الخ، ۵/۳۲۲۔

دیکھا، کوئی کہہ رہا ہے: اس مُقَدَّس کاغذ کے احترام کی بَرَکت سے اللہ پاک نے تجھ پر حکمت کے دروازے کھول دیئے۔^(۱)

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِحَاۡجَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شرابی کی بخشش کا راز

اِسی طرح منقول ہے کہ ایک نیک آدمی نے اپنے بھائی کو نشہ کرنے کے باعث اپنے پاس بلا کر سزا دی، والہی میں وہ پانی میں ڈوب کر فوت ہو گیا۔ جب اُسے دُفن کر چکے تو اُسی رات اُس نیک شخص نے خواب دیکھا کہ اُس کا مرحوم بھائی جَنّت میں ہے۔ اُس نے پوچھا، تُو تو شرابی تھا اور نشہ ہی کی حالت میں مرا پھر تجھے جَنّت کیسے نصیب ہوئی؟ وہ کہنے لگا: آپ کے پاس سے (مار کھانے کے بعد) جب میں واپس ہوا تو راہ میں ایک کاغذ دیکھا جس پر بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تحریر تھا، میں نے اُسے اٹھایا اور نگل لیا۔ (پھر پانی میں گر گیا اور دم نکل گیا۔) جب قبر میں پہنچا تو مُتکثر نگیر کے سُوالا ت پر میں نے عرض کیا: آپ مجھ سے سُوالا ت فرما رہے ہیں، حالانکہ میرے پیارے پُر و ز د گار کا پاک نام میرے پیٹ میں موجود ہے۔ کسی ندرا دینے والے نے ندرا دی: صَدَقَیْ عَبْدِی قَدْ غَفَرْتُ لَہُ یعنی میرا بندہ سچ کہتا ہے بے شک میں نے اسے بخش دیا۔^(۲)

باغ کا جھولا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دَعْوَتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے مَدَنی ماحول کی بھی کیا خوب مَدَنی بہاریں ہیں کہ اِس مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں عاشقانِ رَسول^(۳) کی صحبت اختیار کرنے والا بھی اللہ پاک کی رَحْمَت و مَغْفِرَت سے محروم نہیں رہتا۔ چنانچہ حیدر آباد (بابُ الاسلام سندھ) کے ایک محلے میں مَدَنی دَوْرہ^(۴) سے متاثر ہو کر ایک ماڈرن نوجوان مسجد میں آ گیا۔ بیان میں مَدَنی قافلوں میں سفر کی ترغیب دلائی گئی تو اس نے مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کیلئے نام لکھوا دیا۔ ابھی مَدَنی قافلے میں اُس

① رسالہ تشبیہ، ص ۴۸۔

② نزہۃ المجالس، فصل فی فضائل بسم اللہ الرحمن الرحیم، ۴۱/۱۔

③ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں سُنّتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں سفر کر کے نیکی کی دعوت کی دُھوم مچانے والے اسلامی بھائیوں کو عاشقانِ رَسول کہتے ہیں۔ آپ بھی دعوتِ اسلامی کے 12، 30 دن اور 3 دن کے مَدَنی قافلوں میں سُنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

④ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں ہفتہ وار مَدَنی کام ”علاقائی دَوْرہ برائے نیکی کی دعوت“ کو ”مَدَنی دَوْرہ“ کہا جاتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

کی روانگی میں کچھ دن باقی تھے کہ قضائے الہی سے اُس کا انتقال ہو گیا۔ کسی اہل خانہ نے مرحوم کو خواب میں اس حالت میں دیکھا کہ وہ ایک ہریالے باغ میں ہشاش بشاش جھولاجھول رہا ہے۔ پوچھا: یہاں کیسے آگئے؟ جواب دیا، دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کے ساتھ آیا ہوں، اللہ کریم کا بڑا کرم ہوا ہے میری ماں سے کہہ دینا کہ میرا غم نہ کرے، میں یہاں بہت چین سے ہوں۔^(۱)

غلہ میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کا نعرہ لگاتے جائیں گے (وسائلِ بخشش)

مُقَدَّس اوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ

سوال: مُقَدَّس اوراق کو بے آذبی سے بچانے کے لئے آپ نے فرمایا کہ انہیں ٹھنڈا کر دیا جائے یا دفن کر دیا جائے۔ ازراہِ کرم! اس کا طریقہ بھی تفصیل سے بیان فرمادیجئے۔

جواب: مُقَدَّس اوراق ٹھنڈا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مُقَدَّس اوراق کم گہرے سمندر میں نہ ڈالے جائیں کہ ٹھوہرے پر آجاتے ہیں بلکہ کسی تھیلی یا خالی بوری میں بھر کر اُس میں وزنی پتھر ڈال دیا جائے نیز تھیلی یا بوری پر چند جگہ چیرے ضرور لگائے جائیں تاکہ اُس میں فوراً پانی بھر جائے اور وہ تہ میں چلی جائے کہ پانی اندر نہ جانے کی صورت میں بعض اوقات میلوں تک تیرتی ہوئی کنارے پہنچ جاتی ہے اور بعض اوقات گنوار یا گٹار خالی بوری حاصل کرنے کے لالچ میں مُقَدَّس اوراق کنارے ہی پر ڈھیر کر دیتے ہیں اور پھر اتنی سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں کہ سُن کر عشاق کا کلیجہ کانپ اٹھے! مُقَدَّس اوراق کی بوری گہرے پانی تک پہنچانے کیلئے مسلمان کشتی والے سے بھی تعاون حاصل کیا جاسکتا ہے مگر بوری میں چیرے ہر حال میں ڈالنے ہوں گے۔

مُقَدَّس اوراق دفن کرنے کا طریقہ

مُقَدَّس اوراق کو دفن کرنے کا طریقہ صَدْرُ الشَّہِیْدِہ، بَدْرُ الطَّیْبِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی

رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فتاویٰ عالمگیری کے حوالے سے یوں تحریر فرماتے ہیں: اگر مُصْحَف شریف پُرانا ہو گیا، اس قابل نہ رہا کہ اس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق مُنتَشَر ہو کر ضائع ہوں گے تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کیا جائے اور دفن کرنے میں اس کیلئے لُحْد بنائی جائے (یعنی گڑھا کھود کر جانبِ قبلہ کی دیوار کو اتنا کھودیں کہ سارے مُقَدَّس اوراق سما جائیں) تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا (گڑھے میں رکھ کر) اُس پر تختہ لگا کر جھٹ بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے، مُصْحَف شریف پُرانا ہو جائے تو اُس کو جلا یا نہ جائے۔^(۱)

کسی اُجَنَبِیَّہ پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھیں؟

سوال: یہ ارشاد فرمائیے، اُجَنَبِیَّہ یعنی نامحرم عورت پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھنا چاہئے؟

جواب: پہلے تو یہ پوچھیں کہ اُس وقت کرنا کیا چاہئے؟ اُجَنَبِیَّہ پر اچانک نظر پڑ جائے تو فوراً نظر پھیر لیں اور دوسری نظر ہرگز نہ ڈالیں کہ پہلی نگاہ جو بلا قصد پڑی مُعاف ہے البتہ قصداً دوسری نگاہ ڈالنے پر مُؤاخَذہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: حضرت سَیِّدنا جَرِیر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارے میں سُوال کیا تو مجھے حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اَصْرِفْ بَصَرَکَ یعنی اپنی نگاہ کو پھیر لو۔^(۲) اسی طرح ایک اور حدیثِ پاک میں حضرت سَیِّدنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی شَیْرُ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لو اور دوبارہ نظر نہ کرو) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔^(۳)

نگاہ پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِثْنَةِ النِّسَاءِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اے اللہ! میں عورت کے فتنے اور عذابِ قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔^(۴) بد قسمتی سے آج کل مخلوط تعلیمی اداروں، مخلوط تفریح گاہوں، ہوٹلوں اور شاپنگ سینٹر وں

① بہارِ شریعت، ۳/۴۹۵، حصہ: ۱۶۔

② مسند امام احمد، مسند الکوفیین، ۶۳/۷، حدیث: ۱۹۲۱۸۔

③ ابوداؤد، کتاب النکاح، باب ما یؤمر بہ من غض البصر، ۳۵۸/۲، حدیث: ۲۱۴۹۔

④ جامع صغیر، حرف الهمزة، ۹۶/۱، حدیث: ۱۵۳۵۔

وغیرہ جہاں بھی مردوزن کا اختلاط ہے، بدنگاہی کی نحوست عام ہے، نہ عورتیں مردوں سے پردہ کرتی ہیں، نہ مرد عورتوں سے محتاط رہتے ہیں، دوسری طرف مغربی تہذیب کی یلغار، فیشن کی بھرمار، گھر گھر کیبل، ٹی وی، وی سی آر نے جس طرح بدنگاہی و غریانی اور بے حیائی و فحاشی کو فروغ دیا ہے اَلْأَمَانُ وَالْخَفِیْظُ! کاش! ہمیں ہر ہر غُضُو کا قتلِ مدینہ^(۱) نصیب ہو

جائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ ہمیں کر دے عطا قتلِ مدینہ	ہر ایک مسلمان لے لگا قتلِ مدینہ
آقا کی حیا سے بچھی رہتی نظر اکثر	آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قتلِ مدینہ
گر دیکھے گا فلمیں تو قیامت میں پھنسے گا	آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قتلِ مدینہ
آنکھوں میں سرِ حشر نہ بھر جائے کہیں آگ	آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قتلِ مدینہ
بولوں نہ فُضُول اور رہیں نیچی نگاہیں	آنکھوں کا زباں کا دے خُدا قتلِ مدینہ
رَفَّار کا گُفتار کا کردار کا دے دے	ہر غُضُو کا دے مجھ کو خُدا قتلِ مدینہ

(وسائلِ بخشش)

یاد رکھئے! قرآن پاک میں اللہ پاک نے مردوں کے بارے میں فرمایا ہے: ﴿قُلْ لِلّٰہِ مُنِیْنٌ یُّضَوِّمِیْنَ اَبْصَارِہُمْ﴾ (پ: ۱۸، النور: ۳۰) ترجمہ کنزالایمان: ”مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔“ اسی طرح عورتوں کے بارے میں ارشاد فرمایا: ﴿وَقُلْ لِلّٰہِ مُنِیْنٌ یُّضَوِّمِیْنَ اَبْصَارِہُمْ﴾ (پ: ۱۸، النور: ۳۱) ترجمہ کنزالایمان: ”اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔“ مگر افسوس صد کروڑ افسوس! آج کے اکثر مسلمانوں کو اللہ پاک کے احکامات کی پرواہ ہے، نہ اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے فرامین کا کوئی پاس! یہی وجہ ہے کہ ذلت و پستی نے پنجہ گاڑ دیئے ہیں۔

درسِ قرآن اگر ہم نے نہ بھلایا ہوتا
یہ زمانہ، نہ زمانے نے دکھایا ہوتا
وہ معزز تھے زمانے میں مسلمان ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآن ہو کر

①..... قتلِ مدینہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں بولی جانے والی ایک اصطلاح ہے کسی بھی غُضُو کو گناہ اور فُضُولیات سے بچانے کو ”قتلِ مدینہ“ لگانا کہتے ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

آنکھوں کا قفلِ مدینہ

بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت سیدنا حسان بن ابی سنان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نمازِ عید کے لئے گئے۔ جب واپس گھر تشریف لائے تو آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی اہلیہ کہنے لگی: آج آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے کتنی عورتیں دیکھیں؟ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ خاموش رہے، جب اُس نے زیادہ اصرار کیا تو آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے فرمایا: گھر سے نکلنے سے لے کر، تمہارے پاس واپس آنے تک میں اپنے (پاؤں کے) انگوٹھوں کی طرف دیکھتا رہا۔^(۱) افسوس! آج اکثر لوگوں کی آنکھیں، ناخرم عورتوں، مردوں اور بے حیائی کے ایمان سوز مناظر دیکھنے میں کس قدر بے باک ہیں۔ کاش! شرم و حیا کی دولت نصیب ہو جائے؟

یا الہی! جب ہمیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الہی! رنگ لائیں جب مری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
(حدائقِ بخشش)

بد نگاہی کا عبرت ناک انجام

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ میں ہے: جس نے اپنی آنکھ کو نظرِ حرام سے پُر کیا، بروزِ قیامت اس کی آنکھ میں آگ بھری جائے گی۔^(۲) حدیثِ پاک میں ہے: فَالْعَيْنَانِ ذَوَاہُمَا النَّظَرُ یعنی آنکھیں بھی زنا کرتی ہے اور آنکھوں کا زنا نظر (یعنی حرام چیزوں کی طرف دیکھنا) ہے۔^(۳) حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِ السَّلَام نے دریافت کیا: زنا کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے؟ فرمایا: آنکھ اور شہوت سے۔^(۴)

ایمان کی حلاوت

مگر جو خوش نصیب حرام کاموں سے اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے اللہ پاک اس کے دل

① موسوعة امام ابن ابی الدنیا، باب الورع فی النظر، ۱/۲۰۵۔

② مکاشفة القلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص ۱۰۔

③ مسلم، کتاب القدر، باب قدر علی ابن آدم حظہ من الزنا وغیرہ، ص ۱۰۹۵، حدیث: ۶۷۵۳۔

④ کیمیائے سعادت، رکن سوم مہلکات، ۲/۵۵۵۔

میں ایمان کی حلاوت یعنی مٹھاس عطا فرماتا ہے۔ چنانچہ سرورِ فیضانِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ حلاوت نشان ہے: نظر شیطان کے تیروں میں سے زہر میں گُجھا ہوا ایک تیر ہے، پس جو شخص میرے خوف سے اسے ترک کر دے تو میں اسے ایک ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی حلاوت یعنی مٹھاس وہ اپنے دل میں پائے گا۔^(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں کی برکت سے بھی بسا اوقات بد رنگاہی و آوارہ گردی اور گناہوں بھری زندگی سے نجات مل جاتی ہے اور بار بار دیکھا جاتا ہے کہ اللہ پاک کے فضل سے معاشرے کا بدترین فرد، باحیا اور سُنّتوں کا پیکر بن کر اپنوں اور بیگانوں کی آنکھوں کا تارا بن جاتا ہے۔ چنانچہ

گناہوں پر جری نوجوان سُنّتوں کا آئینہ دار بن گیا

شالیمار ٹاؤن (حکمرانِ لاہور) کے ایک اسلامی بھائی کا کچھ یوں بیان ہے: میں بے حد بگڑا ہوا انسان تھا، فلموں ڈراموں کا رسیا ہونے کے ساتھ ساتھ جوان لڑکیوں کے ساتھ چھیڑ خانیاں، اوباش نوجوانوں کے ساتھ دوستیاں، رات گئے تک ان کے ساتھ آوارہ گردیاں وغیرہ میرے معمولات تھے۔ میری حرکاتِ بد کے باعث خاندان والے بھی مجھ سے کتراتے، اپنے گھروں میں میری آمد سے گھبراتے نیز اپنی اولاد کو میری صحبت سے بچاتے تھے۔ میری گناہوں بھری خزاں رسیدہ شام کے صبح بہاراں بننے کی سبیل یوں ہوئی کہ ایک دعوتِ اسلامی والے عاشقِ رسول کی میٹھی نظر مجھ پر پڑ گئی اُس نے نہایت ہی شفقت کے ساتھ انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے مدنی قافلے میں سفر کی ترغیب دلائی۔ بات میرے دل میں اتر گئی اور میں نے مدنی قافلے میں سفر کی سعادت حاصل کی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے مجھ پاپی و بدکار کے دل میں مدنی انقلاب برپا کر دیا۔ گناہوں سے توبہ کا تحفہ اور سُنّتوں بھرے مدنی لباس کا جذبہ ملا، سر پر سبز سبز عمامہ سجا اور میرے جیسا گتہ گار و اَبُو الْفَضْل سُنّتوں کے مدنی پھول لٹانے میں مشغول ہو گیا۔ جو اعزہ و اقربا دیکھ کر کتراتے تھے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب وہ گلے لگاتے ہیں۔ پہلے میں خاندان کے اندر بدترین تھا اب اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کی برکت سے عزیز ترین ہو گیا ہوں۔^(۲)

① معجم کبیر، ۱۰/۱۷۳، حدیث: ۱۰۳۶۲۔

② فیضانِ سُنّت، ۱/۱۰۹۱۔

جب تک کہ نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا تو نے خرید کر مجھے انمول کر دیا

عورتوں کا غیر مرد کو دیکھنا کیسا؟

سوال: یہ ارشاد فرمائیے کیا عورت کے لئے بھی غیر مرد کو دیکھنا منع ہے؟

جواب: عورت کا غیر مرد کو دیکھنے کا وہی حکم ہے، جو مرد کے لیے مرد کو دیکھنے کا ہے اور یہ اس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کو دیکھنے سے شہوت نہیں پیدا ہوگی اور اگر اس کا شبہ بھی ہو (یعنی شہوت پیدا ہونے میں شک بھی ہو) تو ہرگز نظر نہ کرے (۱)۔ (۲)

مرضِ گناہ دور کرنے کا وظیفہ

سوال: گناہوں کی بیماری دور ہونے کے لئے کوئی آسان اور مختصر ورد اور طریقہ ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: یَا بَاقُو (اے بھلائی کرنے والے) سات بار (اول آخر ایک بار دُودِ شریف) پڑھ کر اپنے دل پر دم کریں یہ عمل ہر روز صرف ایک بار کرنا ہے۔

گناہوں سے بچنے کا طریقہ

گناہوں سے بچنے کی عادت بنانے کے لئے گناہوں سے بچنے کے فضائل اور گناہ کے نقصانات اور ان کی اخروی سزاؤں کا مطالعہ کرتے رہنا چاہئے۔^(۳) مختلف تکالیف اور اُویّتِ وہ اشیاء کو دیکھ کر عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ میں نے جو فُلاں گناہ کیا ہے اگر اُس کی پاداش میں مجھے دُنیائی میں اس طرح کی تکلیف (جیسے آگ میں جلنے، سانپ کچھو وغیرہ کے ڈسنے) میں مبتلا کر دیا گیا جو قبر و جہنم کے عذاب کی تکلیف سے کہیں زیادہ ہلکی ہے جسے میں برداشت نہیں کر سکتا تو دوزخ کا

① بہارِ شریعت، ۳/۴۴۳، ج۵: ۱۶۔

② مردِ مَرَد کے ہر حصہ بدن کی طرف نظر کر سکتا ہے سو انا اعضاء کے جن کا ستر ضروری ہے۔ وہ ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک ہے کہ

اس حصہ بدن کا پُچھنا فرض ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الثامن فیما یجوز للرجل... ج ۵/ ۳۲۷)

③ اس کیلئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مَكْتَبَةُ اَلْمَدِیْنَةِ نے ایک کتاب ”جہنم میں لے جانے والے اعمال“ شائع کی ہے جو حضرت سیدنا امام ابن حجر

ہیتمی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کی کتاب ”اَلْاَوَاذِیْنَ اِفْتَرَاہُ اَلْکِبَاوُ" کا اردو ترجمہ ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ اِس کتاب کا مطالعہ گناہوں کی پہچان حاصل کرنے

اور ان سے بچنے میں سودمند ثابت ہو گا۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

دردناک عذاب کیوں کرسہ سکوں گا؟ آہ! آہ! آہ!

نیک کب اے مرے اللہ! بنوں گا یارب!
قبر میں بچھو کے ڈنک آہ سہوں گا یارب!
قبر میں کیسے اکیلا میں رہوں گا یارب!
ہائے بربادی! کہاں جا کے چھپوں گا یارب!
گرمی حشر میں پھر کیسے سہوں گا یارب!
میں جہنم کی سزا کیسے سہوں گا یارب!
گر کرم کر دے تو جنت میں رہوں گا یارب!
(وسائلِ بخشش)

کب گناہوں سے گنارہ میں کروں گا یارب!
ڈنک مچھر کا سہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر
گھپ اندھیرے کا بھی وحشت کا بسیرا ہو گا
گر کفن پھاڑ کے سانپوں نے جمایا قبضہ
ہائے معمولی سی گرمی بھی سہی جاتی نہیں
دردِ سر ہو، یا بخار آئے، تڑپ جاتا ہوں
عفو کر اور عدا کے لئے راضی ہو جا

اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے واقعات

سوال: اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے چند واقعات بیان فرمادیجئے تاکہ ہمیں بھی خوفِ خدا نصیب ہو اور گناہوں کی بیماری دور ہو۔
جواب: یقیناً! گناہوں میں مبتلا ہونے کا ایک بہت بڑا سبب اللہ جبار و قہار کے قہر و غضب اور قبر و آخرت کے عذاب سے خوف کی کمی ہے۔ یہی وجہ تھی کہ نیک و برگزیدہ بندے بھی اللہ پاک کی ناراضی اور عذابِ قبر و آخرت سے اس قدر لرزاں و ترساں رہا کرتے کہ شب و روز گریہ و زاری کرتے، کئی کئی ہفتے کھانا نہ کھاتے، کبھی نہ ہنستے، چہرے پر زردی و خوف طاری رہتا حتیٰ کہ بعض کی تو خوفِ خدا سے روحِ نقسِ غضری سے پرواز کر جایا کرتی تھی۔ چنانچہ

حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خوفِ خدا

حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو (خوفِ خدا سے) اس قدر روتے کہ درخت اور مٹی کے ڈھیلے بھی ساتھ رونے لگتے حتیٰ کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے والد ماجد حضرت سیدنا زکریا علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھ کر رونے لگتے یہاں تک کہ بے ہوش ہو جاتے۔ آپ

عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اسی طرح مسلسل آنسو بہاتے رہتے یہاں تک کہ ان مسلسل بہنے والے آنسوؤں کے سبب آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے رخسارِ مبارک پر زخم ہو گئے۔ یہ دیکھ کر آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی والدہ ماجدہ نے آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کے رخساروں پر اونی پٹیاں چھپا دیں۔ اس کے باوجود جب آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ دوبارہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پھر رونا شروع کر دیتے، جس کے نتیجے میں وہ اونی پٹیاں بھجک جاتیں۔ جب آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی والدہ انہیں خشک کرنے کے لئے ٹچوڑ تیں اور آپ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ اپنے آنسوؤں کے پانی کو اپنی ماں کے بازو پر گرتا ہوا دیکھتے تو بارگاہِ الہی میں اس طرح عرض کرتے: اے اللہ! یہ میرے آنسو ہیں، یہ میری ماں ہے اور میں تیرا بندہ ہوں جبکہ تو سب سے زیادہ رحم فرمانے والا ہے۔^(۱)

حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور خشیتِ الہی

امیدُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جب قرآن مجید کی کوئی آیت سُنتے تو خوفِ خدا سے بے ہوش ہو جاتے، ایک دن ایک تنکا ہاتھ میں لے کر فرمایا: کاش! میں ایک تنکا ہوتا، کوئی قابلِ ذکر چیز نہ ہوتا، کاش! مجھے میری ماں نہ جنتی، خوفِ خدا سے آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اتنا رویا کرتے تھے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے چہرے پر آنسوؤں کے بہنے کی وجہ سے دو سیاہ نشان پڑ گئے تھے۔^(۲)

جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا

مروی ہے کہ ایک نوجوان انصاری صحابی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ پر دوزخ کا ایسا خوف طاری ہوا کہ وہ مسلسل رونے لگے اور اپنے آپ کو گھر میں قید کر لیا۔ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے اور ان کو اپنے سینے سے لگایا تو وہ انتقال کر گئے۔ نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اپنے ساتھی کے کفن و دفن کا انتظام کرو، جہنم کے خوف نے ان کا جگر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔^(۳)

①..... احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان أحوال الأنبياء... الخ، ۴/۲۲۵ ماخوذاً۔

②..... مکاشفة القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ ایضاً، ص ۱۲۔

③..... شعب الايمان، باب فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۵۳۰، حدیث: ۹۳۶۔

حضرت سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا خوفِ خدا

حضرت سیدنا شیخ شرف الدین سعدی شیرازی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو حَرَمِ کعبہ میں دیکھا گیا کہ کنکریوں پر سر رکھے اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض گزار ہیں: اے خداوندِ کریم! مجھے بخش دے اور اگر میں سزا کا حقدار ہوں تو بروزِ قیامت مجھے آندھا اٹھانا تاکہ نیوکار لوگوں کے سامنے شرمندہ نہ ہوں۔^(۱)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 دل ہائے گناہوں سے بیزار نہیں ہوتا مغلوبِ شہا! نفسِ بدکار نہیں ہوتا
 اے رَبِّ کے حبیب آؤ! اے میرے طیب آؤ اچھا یہ گناہوں کا بیمار نہیں ہوتا
 گو لاکھ کروں کوشش اصلاح نہیں ہوتی پاکیزہ گناہوں سے کردار نہیں ہوتا
 یہ سانس کی مالا اب بس ٹوٹنے والی ہے دل آہ! مگر اب بھی بیدار نہیں ہوتا

(وسائلِ بخشش)

خوفِ خدا سے لرزنے اور رونے کی فضیلت

سوال: خوفِ خدا سے رونے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: خوفِ خدا سے رونے اور لرزنے والوں کے گناہ معاف کر دیئے جاتے اور انہیں داخلِ جنت کیا جاتا ہے۔ بلاشبہ خوفِ خدا ایک ایسی چیز ہے جو بندے کو گناہوں سے روک کر نیکیوں کی راہ پر گامزن کرتی ہے۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: جب بندہ خوفِ الہی سے کا پتا ہے تو اس کے گناہ اس کے بدن سے اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے درخت کو ہلانے سے اس کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔^(۲)

اِسی طرح سرورِ فیضان، محبوبِ رحمن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مغفرتِ نشان ہے: جو شخص خوفِ خدا سے روتا

① گلستانِ سعدی، باب دوم، ص ۵۴۔

② شعب الایمان، باب الخوف من اللہ تعالیٰ، ۱/۳۹۱، حدیث: ۸۰۳۔

ہے وہ ہر گز جہنم میں داخل نہیں ہو گا جس طرح دودھ دوبارہ تھنوں میں واپس نہیں جاتا۔^(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے اجتماعی تربیتی اعتکاف کی برکت سے بھی کئی گنا ہوں بھری زندگی گزارنے والوں کو جب خوفِ خُدا نصیب ہوتا ہے اور قبر و آخرت سنوارنے کا ذہن ملتا ہے تو ان کی زندگی کا انداز یکسر بدل جاتا ہے۔ وہ بُرے ماحول سے تائب ہو کر دعوتِ اسلامی کا مشکبار مدنی ماحول اپنالیتے ہیں اور سُنّتوں کی دھوم مچاتے ہوئے قبر و آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ

خود کُشی کی کوشش کرنے والا نوجوان

تحصیل شُجاع آباد ضلع ملتان (حالِ مقیم باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں والدین کا مَعَاذِ اللہ انتہائی دَرَجے کا گستاخ تھا، کرکٹ اور بلیر ڈھیلنے میں دن برباد کرتا اور رات وڈیو سینٹر کی زینت بنتا۔ ماہِ رَمَضَانُ الْمُبَارَك میں ماں باپ سے میں نے بہت زیادہ لڑائی کی یہاں تک کہ گھر میں توڑ پھوڑ مچادی! اپنی گناہوں بھری زندگی سے خود بھی بیزار تھا، غضب کا جذباتی تھا اسی لئے مَعَاذِ اللہ کئی بار خود کُشی کرنے کی سعی کی مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ناکامی ہوئی۔ اللہ پاک کے کرم سے مجھ گنہگار کو رَمَضَانُ الْمُبَارَك کے آخری عشرہ میں اعتکاف کا شوق پیدا ہوا، اپنے گھر کی قریبی مسجد ہی میں اعتکاف کا ارادہ تھا کہ ایک اسلامی بھائی سے ملاقات ہو گئی۔ اُن کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہونے والے اجتماعی اعتکاف میں عاشقانِ رسول کے ساتھ معتکف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اجتماعی اعتکاف کی برکتوں کے کیا کہنے! میں گنہگار کلین شیو اور پینٹ شرٹ میں کسا کسایا گیا تھا مگر تربیتی حلقوں، سُنّتوں بھرے بیانوں اور عاشقانِ رسول کی صحبتوں نے وہ مدنی رنگ چڑھایا کہ ہاتھوں ہاتھ داڑھی بڑھانی شروع کر دی، عمامہ شریف کا تاج سر پر سجایا اور چاند رات کو خوب رو کر گناہوں سے توبہ کرنے کے بعد گھر جانے کے بجائے ہاتھوں ہاتھ سُنّتوں کی تربیت کے تین دن کے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سفر پر روانہ ہو گیا۔ میں نے عید کے تینوں دن راہِ خُدا میں عاشقانِ رسول کے ساتھ گزارے۔ خُدا کی قسم! یہ میری زندگی کی سب سے پہلی عید تھی جو بہت اچھی گزری۔ واپسی

① مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الجہاد، باب ما ذکر فی فضل الجہاد والحک علیہ، ۵۷۰/۲، حدیث: ۶۲۔

پر گھر آ کر اُمّی جان کے قدموں سے لپٹ گیا اور اس قدر رویا کہ ہچکیاں بندھ گئیں اور میں بے ہوش ہو گیا۔ کم و بیش آدھے گھنٹے کے بعد جب ہوش آیا تو سارے گھر والے مجھے گھیرے ہوئے تھے اور تصویر حیرت بنے ایک دوسرے کا منہ تک رہے تھے کہ اسے کیا ہو گیا ہے! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں بہت اچھی ترکیب بن گئی۔ تادم تحریر تنظیمی طور پر علاقائی مشاورت کا نگران ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ الفاظ لکھتے وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں تربیتی کورس کرنے کی سعادت حاصل کر لینے کے بعد مزید 126 دن کے امامت کورس کا سلسلہ جاری ہے۔ دُعائے استقامت کا مُلتَمّی ہوں۔^(۱)

بگڑے اخلاق سارے سنور جائیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
بس مزہ کیا مزے کو مزے آئیں گے، مدنی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش)

عورت کیلئے غیر مرد کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟

سوال: عورت غیر مرد کا جوٹھا کھانی سکتی ہے یا نہیں؟

جواب: عورت اگر لذتِ شہوت کے سبب کھائے پئے گی تو نگہار ہوگی اسی طرح مرد بھی عورت کا جوٹھا لذت کے ساتھ نہیں کھاپی سکتا۔ چنانچہ اَللّٰهُمَّ اِنْفِئِقْ مِیْنِیْ مُجْتَبٰی کے حوالے سے ہے: عورت کا جوٹھا غیر مرد کے لئے اور مرد کا جوٹھا غیر عورت کے لئے پینا مکروہ ہے اس وجہ سے نہیں کہ وہ جوٹھا پاک نہیں بلکہ اس لذت کی وجہ سے جو پینے والے کو دوسرے سے حاصل ہوتی ہے۔^(۲) حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سیّدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس کوزے سے کسی غیر عورت نے پانی پیا ہے تو قصداً اُس جگہ سے مُنہ لگا کر پانی پینا جہاں اس عورت نے مُنہ لگایا تھا دُرست نہیں ہے۔ اسی طرح کسی پھل پر جہاں کسی عورت کا دانت لگا ہو اُس کا کھانا بھی روا نہیں ہے۔ حضرت سیّدنا ابُو الْیُوْبُ اَنْصَارِی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی رُوْجِہُ مُحَرَّرَمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بچے اس پیالے کو جس سے نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پاک دَہْن (منہ

①..... فیضانِ سنت، ۱/ ۱۴۶۶ھ۔

②..... نحر الفائق، کتاب الطہارۃ، فصل فی الآبار، ۱/ ۹۲۔

مُبَارک) اور انگلیاں لگی ہوتی تھیں، تبرُّک کے طور پر اپنی انگلیوں سے مَس کرتے تھے تاکہ ثواب حاصل ہو۔^(۱)

عورت کیلئے اپنے مُرشد کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟

سوال: تو کیا عورت اپنے پیر و مُرشد کا جوٹھا بھی نہ کھائے پیئے؟

جواب: بُزرگوں کا جوٹھا تبرُّک کھانے یا پینے میں مُضایقہ نہیں۔ صَدْرُ الشَّایِعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ جوٹھا کھانے پینے کے بارے میں تفصیل سے فرماتے ہیں: مُرد کو غیر عورت کا اور عورت کو غیر مُرد کا جوٹھا اگر معلوم ہو کہ فُلانی یا فُلان کا جوٹھا ہے بطور لَذَّت کھانا پینا مُکْرُوہ ہے مگر اس کھانے، پانی میں کوئی کراہت نہیں آئی اور اگر معلوم نہ ہو کہ کس کا ہے یا لَذَّت کے طور پر کھایا پینا نہ گیا تو کوئی حَرَج نہیں بلکہ بعض صُوَرَتوں میں بہتر ہے جیسے با شَرع عالم یا ویندار پیر کا جوٹھا کہ اسے تَبَرُّک جان کر لوگ کھاتے پیتے ہیں۔^(۲)

میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟

سوال: کیا میاں بیوی ایک دوسرے کا جوٹھا کھانی سکتے ہیں؟

جواب: ہاں، اس میں مطلقاً حَرَج نہیں خواہ لَذَّت کے ساتھ ہو یا بغیر لَذَّت کے۔ اُمُّرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُ ثَنَا عَاشَہ صَدِیقَہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا سے روایت ہے، فرماتی ہیں کہ زمانہ حَیْض میں، میں پانی پیتی پھر حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیتی تو جس جگہ میرا مُنہ لگا تھا حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہیں دَہْنِ مُبَارک رکھ کر پیتے اور حالتِ حَیْض میں، میں ہڈی سے گوشت نوچ کر کھاتی پھر حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیتی تو حُضُور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دَہْنِ شَرِیف اس جگہ رکھتے جہاں میرا مُنہ لگا تھا۔^(۳)



① کیمیائے سعادت، رکن سوم، مہلکات، ۵۶۰/۲۔

② بہارِ شریعت، ۳۲۱/۱، حصہ: ۲۔

③ مسلم، کتاب الحِیض، باب جواز غُسلِ الحائِضِ رَأْسِ زَوْجِہَا وَتَرْجِلِہَا... الخ، ص ۱۳۸، حدیث: ۶۹۲۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
 أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

پانی کے بارے میں اہم معلومات

(مجمع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ مستی دلائے یہ رسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

حضرت سیدنا ابی بن کعب رَضِيَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر بکثرت دُرود بھیجتا ہوں تو میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک بھیجنے کے لئے کتنا وقت مُقرر کر لوں؟ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا تم چاہو، میں نے عرض کی: چوتھائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: نصف (یعنی آدھا)۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: دو تہائی۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جتنا چاہو اگر تم اس سے زیادہ کر لو تو وہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی: یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں (دیگر اُردو و وظائف میں صرف ہونے والا) اپنا تمام وقت آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک بھیجنے کے لئے مُقرر کرتا ہوں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اِذَا تَكُنَّی هَبَّكَ وَيُغْفِرُ لَكَ ذَنْبَكَ یعنی تب تو تمہاری فکر کو دُور کرنے کے لئے کافی اور تمہارے گناہوں کے لئے کفّارہ ہو جائے گا۔^(۱) دُکھوں نے تم کو جو گھیرا ہے تو دُرود پڑھو جو حاضری کی تمنا ہے تو دُرود پڑھو

کھلی رکھی ہوئی بالٹی کے پانی سے وُضُو غسل کرنا کیسا؟

سوال: اگر کئی روز سے پانی کی بالٹی کھلی رکھی ہوئی ہے تو کیا اس سے وُضُو اور غسل دُرست ہے؟

①..... ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب (ت: ۸۸) ۴/۲۰، حدیث: ۲۴۶۵۔

جواب: جی ہاں! پانی پڑے پڑے ناپاک نہیں ہو جاتا اور نہ محض شک سے کوئی چیز ناپاک ہوتی ہے۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: چھوٹا گڑھا کہ جس میں نجاست گرنے کا خوف ہو مگر یقین نہ ہو تو اس کے بارے میں یہ معلوم کرنا (کہ کہیں یہ ناپاک تو نہیں؟) اس پر لازم نہیں لہذا اس سے وضو کرنا ترک نہیں کیا جائے گا جب تک کہ اس میں نجاست پڑ جانے کا یقین نہ ہو جائے۔^(۱)

مُسْتَعْبِلِ پانی کی تعریف

سوال: مُسْتَعْبِلِ پانی کسے کہتے ہیں؟

جواب: میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ مُسْتَعْبِلِ پانی کی تعریف یوں ارشاد فرماتے ہیں: ماءٌ مُسْتَعْبِلِ وہ قلیل پانی (وہ درود یعنی ۱۰۰ ہاتھ / ۲۵ گز / ۲۲۵ فٹ)^(۲) سے کم پانی) ہے جس نے یا تو تطہیرِ نجاستِ حکمیہ سے (یعنی نجاستِ حکمیہ کو دور کر کے) کسی واجب کو ساقط (ادا) کیا یعنی انسان کے کسی ایسے پارہ جسم (بدن کے حصہ) کو مس کیا جس کی تطہیر (پاک) وضو یا غسل سے بالفعل لازم تھی یا ظاہر بدن پر اس کا استعمال خود کارِ ثواب تھا اور استعمال کرنے والے نے اپنے بدن پر اسی امرِ ثواب کی نیت سے استعمال کیا اور یوں اسقاطِ واجبِ تطہیر یا اقامتِ قربت کر کے (یعنی وضو یا غسل کا واجب ادا ہونے یا ثواب کی نیت سے استعمال ہونے کے بعد جیسے وضو پر وضو کرنا) عضو سے جدا ہوا اگرچہ ہنوز (ابھی تک) کسی جگہ مُسْتَقَر (ٹھہرا) نہ ہو بلکہ روانی (بہاؤ) میں ہے۔^(۳)

”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پانی کے مُسْتَعْبِلِ ہونے کی پانچ صورتیں

سوال: پانی کب مُسْتَعْبِلِ ہوتا ہے؟

جواب: اس کی کئی صورتیں ہیں: (۱) اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا

① ہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، ۱/ ۲۵۔

② فتاویٰ مصطفویہ، ص ۱۳۹ اخذاً۔

③ فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۳۔

جاتا ہو، بقصد یا بلا قصد (یعنی ارادے سے یا بغیر ارادہ)، ذہِ درِ ذہ سے کم پانی میں بے دھوئے ہوئے پڑ جائے تو وہ پانی وُضُو اور غسل کے لائق نہ رہا۔ (۲) جس شخص پر نہانا فرض ہے اُس کے جسم کا کوئی بے دھلا حصہ پانی سے چھو جائے تو وہ پانی وُضُو اور غسل کے کام کا نہ رہا۔ اگر دھلا ہوا ہاتھ یا بدن کا کوئی حصہ پڑ جائے تو حَرَج نہیں۔ (۳) اگر ہاتھ دھلا ہوا ہے مگر پھر دھونے کی نیت سے ڈالا اور یہ دھونا ثواب کا کام ہو جیسے کھانے کے لئے یا وُضُو کے لئے تو یہ پانی مُسْتَعْبِل ہو گیا یعنی وُضُو کے کام کا نہ رہا اور اس کو پینا بھی مکروہ (تزیی) ہے۔ (۴) (۱) چلو میں پانی لینے کے بعد حَدَث ہوا (یعنی ریح وغیرہ خارج ہوئی) وہ چلو والا پانی بے کار ہو گیا (وُضُو غسل میں) کسی غُضُو کے دھونے میں کام نہیں آ سکتا۔ (۵) مُسْتَعْبِل پانی اگر اچھے پانی میں مل جائے مثلاً وُضُو یا غسل کرتے وقت قطرے لوٹے یا گھڑے میں ٹپکے، تو اگر اچھا پانی زیادہ ہے تو یہ وُضُو اور غسل کے کام کا ہے ورنہ سب بے کار ہو گیا۔ (۳)

دورانِ وُضُو یا غسلِ ریح خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟

سوال: اگر دورانِ وُضُو یا غسلِ ریح خارج ہو جائے تو کیا سارے اعضاء پھر سے دھونے ہوں گے؟

جواب: اگر کوئی وُضُو کر رہا ہو اور ریح خارج ہو جائے تو پہلے دھلے ہوئے اعضاء وُضُو بے دھلے ہو گئے لہذا نئے سرے سے وُضُو کرے۔ صَدْرُ الشَّيْخِ، بِذَرِ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: درمیانِ وُضُو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وُضُو جاتا ہے تو نئے سرے سے پھر وُضُو کرے وہ پہلے دھلے ہوئے بے دھلے ہو گئے۔ (۴)

مَعذُورِ شَرعی کے بارے میں حکم

مَعذُورِ شَرعی اس حکم سے مُسْتَشْفٰی ہے یعنی دورانِ وُضُو ریح کے مریض کی ریح خارج ہو گئی یا (پیشاب کے

① بہارِ شریعت، ۱/۳۳۳، حصہ: ۲۔

② بہارِ شریعت، ۱/۳۱۰، حصہ: ۲۔

③ بہارِ شریعت، ۱/۳۳۴، حصہ: ۲۔

④ بہارِ شریعت، ۱/۳۱۰، حصہ: ۲۔

قُطرے کے مریض کو قطرہ آگیا تو اس کے اعضاء بے دھلے نہ ہوں گے بلکہ صرف انہی اعضاء کو دھونا ہو گا جو باقی رہ گئے تھے۔ علامہ ابن عابدین شامی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: طہارت کے دوران ناقص وُضُو نہ پایا جائے جبکہ وہ شخص معذور نہ ہو۔ (یعنی وُضُو کرتے وقت، وُضُو توڑنے والی چیز کے نہ پائے جانے کا حکم اُس شخص کے بارے میں ہے جسے عذر شرعی جیسے ریح یا قطرہ آنے کا مرض وغیرہ لاحق نہ ہو۔) ^(۱) ہاں دورانِ غسل اگر ریح خارج ہوئی تو صرف اعضاء وُضُو بے دھلے ہوں گے باقی جو بدن دھل چکا ہے وہ بے دھلانا نہ ہو گا۔

مُسْتَعْمِلِ پانی کو وُضُو غسل کے قابل بنانے کا طریقہ

سوال: مُسْتَعْمِلِ پانی کو وُضُو اور غسل کے قابل بنانے کا طریقہ بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ مُسْتَعْمِلِ پانی میں مُطلق پانی (یعنی اچھا پانی) اس سے زیادہ مقدار میں ملا دیں تو سارا پانی اچھا ہو جائے گا۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پانی ایک طرف سے اس طرح داخل کیا جائے کہ دوسری طرف سے بہ جائے تو پانی محض جاری کرنے سے کام کا ہو جائے گا۔ صَدْرُ الشَّیْبَعِ، بَدْرُ الطَّرِیْقِہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پانی میں ہاتھ پڑ گیا یا اور کسی طرح مُسْتَعْمِلِ ہو گیا اور یہ چاہیں کہ یہ کام کا ہو جائے تو اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں، نیز اس کا یہ طریقہ بھی ہے کہ اس میں ایک طرف سے پانی ڈالیں کہ دوسری طرف سے بہ جائے، سب کام کا ہو جائے گا۔ ^(۲)

مُسْتَعْمِلِ پانی سے نجاست زائل کرنا کیسا؟

سوال: کیا مُسْتَعْمِلِ پانی سے نجاست زائل کر سکتے ہیں؟

جواب: مُسْتَعْمِلِ پانی ناپاک نہیں ہے، اس سے نجاستِ حقیقیہ ^(۳) زائل کر سکتے ہیں، کپڑے اور برتن وغیرہ بھی دھو

① رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی اعتبارات المربک العام، ۲۰۳۔

② بہار شریعت، ۱/۳۳۲، حصہ: ۲۔

③ نجاستِ حقیقیہ: ایسی گندگی یا غلاظت کو کہتے ہیں جسے شرعاً گندایا قابلِ نفرت سمجھا جاتا ہو جیسے خون، پیشاب وغیرہ، پھر ان میں سے جس کا حکم سخت ہو، اُسے ”نجاستِ غلیظہ“ کہتے ہیں جیسے انسان اور حرام جانوروں کا پیشاب و پاخانہ اور جس کا حکم ہلکا ہو، اُسے ”نجاستِ خفیفہ“ کہتے ہیں جیسے حلال جانوروں (بکری، گائے وغیرہ) کا پیشاب اور اڑنے والے حرام پرندوں (چیل، کوا وغیرہ) کی بیٹ وغیرہ۔

سکتے ہیں، اس طرح اس سے بدن پر لگی ہوئی نجاست بھی دُور کر سکتے ہیں۔ البتہ نجاستِ حُکِیَّہ^(۱) زائل نہیں کر سکتے یعنی اس سے وُضُو و غسل نہیں کر سکتے۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: مُسْتَعْبِلِ پانی سے وُضُو کرنا جائز نہیں البتہ صحیح قول کے مطابق نجاستِ حقیقیہ زائل کر سکتے ہیں کہ مطلق پانی بذاتِ خود پاک اور نجاستِ حُکِیَّہ کو پاک کرنے والا ہے جبکہ مُقْبِلِ پانی (جیسے مُسْتَعْبِلِ پانی) پاک تو ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔^(۲)

کیا مُسْتَعْبِلِ پانی پی سکتے ہیں؟

سوال: کیا مُسْتَعْبِلِ پانی پی بھی سکتے ہیں؟

جواب: فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ نے اس کا پینا اور اس سے آٹا گوند ہنا مکروہ لکھا ہے۔ فتاویٰ شامی میں ہے: مُسْتَعْبِلِ پانی پینا اور اس سے آٹا گوند ہنا قولِ صحیح کے مطابق مکروہ ہے۔^(۳) یہاں مکروہ سے مراد مکروہِ تنزیہی ہے۔

مونچھیں پست رکھئے!

اس سے اُن لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بڑی بڑی مونچھیں رکھنے کے شوقین ہوتے ہیں کہ یہ مونچھیں پانی کو چھو کر مُسْتَعْبِلِ کر دیتی ہیں جس کا پینا مکروہ ہے، ہاں مُنہ دھلا ہوا ہو یا وُضُو کیا ہو تو حَرَج نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے لبوں کے بال بڑھے شخص کے جوٹھے کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: اگر اسے وُضُو نہ تھا اس حالت میں اس نے پانی پیا اور لبوں کے بال پانی کو لگے تو پانی مُسْتَعْبِلِ ہو گیا اور مُسْتَعْبِلِ پانی کا پینا ہمارے امام اعظم (ابو حنیفہ) رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اصل مذہب میں حرام ہے، ان کے نزدیک وہ پانی ناپاک ہو گیا، خود اس نے جو پیا، ناپاک پیا اور اب جو پئے گا ناپاک پئے گا اور مذہبِ مفتی بہ پر مُسْتَعْبِلِ پانی کا پینا

① نجاستِ حکمیہ: حدّث کے پائے جانے کی وجہ سے انسان کے بعض اعضاء یا پورے بدن میں جو ناپاکی سرایت کر جاتی ہے اسے ”نجاستِ حکمیہ“ کہتے ہیں، یہ ناپاکی صرف مطلق (یعنی اچھے) پانی ہی سے دُور ہو سکتی ہے۔ پھر جو ناپاکی وُضُو کرنے سے دُور ہو جائے اسے ”حدّثِ اصغر“ (جیسے رت، پیشاب وغیرہ خارج ہونے کی صورت میں) اور جو غسل کرنے سے دُور ہو اسے ”حدّثِ اکبر“ کہتے ہیں (جیسے اختلام، جماع، حیض و نفاس وغیرہ ہونے کی صورت میں)۔

② تبیین الحقائق، کتاب الطہارۃ، ۱/ ۷۵۔

③ رد المحتار، کتاب الطہارۃ، مطلب فی مباحث الاستعانة فی الوضوء بالغیر، ۱/ ۷۱۔

مکڑوہ ہے۔ اس نے جو پیا مکڑوہ پیا اور اب جو بچا ہوا پئے گا مکڑوہ پئے گا۔ ہاں اگر اسے وُضُو تھا یا مُنہ دُھلا تھا تو شرعاً حَرَج نہیں اگرچہ اس کی مونچھوں کا دھون پینے سے قلب کراہت کرے گا۔^(۱)

مونچھیں کس قدر ہونی چاہئیں؟

صورتِ مذکورہ میں بچنے کا طریقہ یہی ہے کہ مونچھوں کو پست رکھا جائے کہ اُبرو کی مثل ہو جائیں اور اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے نیچے نہ لگیں۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: مونچھوں کو کم کرنا سُنّت ہے اتنی کم کرے کہ اُبرو کی مثل ہو جائیں (یعنی اتنی کم ہوں کہ اُوپر والے ہونٹ کے بالائی حصّہ سے نہ لگیں) مونچھوں کے دونوں کناروں کے بال بڑے بڑے ہوں تو حَرَج نہیں بعض سلف کی مونچھیں اس قسم کی تھیں۔^(۲) فتاویٰ رضویہ میں ہے: لبوں کی نسبت حکم یہ ہے کہ لبیں پست کرو کہ نہ ہونے کے قریب ہوں البتہ مُنْذِ اَنانہ چاہیے، اس میں علما کا اختلاف ہے۔^(۳)

اعضائے وُضُو سے پانی کے قطرات مسجد میں نہ ٹپکائیں

سوال: آپ کو دیکھا گیا ہے کہ وُضُو کرنے کے بعد چہرہ اور بازوؤں کو ہاتھ ہی سے پونچھ لیتے ہیں نیز مسجد میں داخل ہونے سے پہلے پاؤں کو بھی اپنی چادر کے ذریعے خشک کر لیتے ہیں، اس کے بارے میں وضاحت فرمادیجئے۔

جواب: وُضُو کرنے کے بعد چہرے اور بازوؤں کو تولیے یا کپڑے وغیرہ سے صاف کرنے کے بجائے بسا اوقات ہاتھ ہی سے صاف کر لیتا ہوں کہ قطرے ٹپکنا موقوف ہوں مگر تری باقی رہے کیونکہ اعضائے وُضُو کی تری بروز قیامت نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم نے وُضُو کے قطرات کو مسجد کے فرش پر ٹپکانا مکڑوہ تحریمی لکھا ہے۔ پاؤں کو چادر سے صاف کر کے اس لئے مسجد میں جاتا ہوں تاکہ پانی کی تری سے مسجد کا فرش یا دریاں آلودہ نہ ہوں۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہر عضو دھونے کے بعد اس پر ہاتھ پھیر کر بوندیں ٹپکا دیں کہ بدن یا کپڑے پر نہ ٹپکیں خصوصاً جبکہ مسجد میں جانا ہو کہ فرش مسجد پر وُضُو کے

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۶۰۶/۲۲۔

۲..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع عشر فی الحُجَّانِ وَالْخِصَاءِ... الخ، ۵/۳۵۸۔

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۶۰۶/۲۲۔

پانی کے قطرے گرانا مکروہ تحریمی ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اعضاءِ وُضُو بلا ضرورت نہ پونچھے اور پونچھے تو بے ضرورت خشک نہ کر لے۔ قدرے نمی باقی رہنے دے کہ بروز قیامت پلہ حسنات (یعنی نیکیوں کے پلڑے) میں رکھی جائے گی۔^(۱)

ایک قابلِ توجُّہ بات!

اس سے اُن لوگوں کو درس حاصل کرنا چاہئے جو نماز کے لئے تیاری کرنے میں سستی برتتے ہیں اور جب جماعت قائم ہونے کا وقت ہوتا ہے تو دوڑ کر، جلدی جلدی وُضُو کرتے، مسجد میں وُضُو کے قطرے ٹپکاتے، بھاگتے ہوئے صف میں شامل ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات ذہن میں رہے کہ یہاں صرف مسجد میں وُضُو کے قطرے ٹپکانے کا ہی مسئلہ نہیں، اس کی ابتدا نماز میں سستی کرنے سے ہوتی ہے کہ آذان ہو جانے کے بعد بلا ضرورت بیٹھے بیٹھے وقت برباد کرتے رہتے ہیں پھر نماز کا وقت ہو جانے پر دوڑ کر جلدی جلدی وُضُو کرتے ہیں ایسی صورت میں اعضاءِ وُضُو کے جن حصوں کا دھونا فرض ہے، بال برابر جگہ بھی خشک رہ گئی تو وُضُو نہ ہو گا اور جب وضو نہ ہو گا تو نماز بھی نہ ہو گی۔ پھر جماعت میں شامل ہونے کے لئے مسجد میں اس طرح دوڑتے ہیں کہ پاؤں کی ڈھک کی آواز پیدا ہوتی ہے حالانکہ حدیثِ پاک میں اس طرح دوڑنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ بسا اوقات پہلی رکعت سے محروم ہو جاتے ہیں، تکبیرِ اولیٰ کی فضیلت تو فوت کر ہی چکے اور سُستیوں کے باعث بارہا کئی رکعات مزید فوت ہو جاتی ہیں بلکہ کئی بار تو معاذ اللہ جماعت تک کی سعادت سے محروم ہو جاتے ہیں۔ کاش! ہم سب کو آذان سن کر، گفتگو اور کام کاج روک کر اس کا جواب دینے، اطمینان سے وُضُو کر کے مسجد میں جانے، مکہ صورت میں تَحِيَّةُ الْوُضُو پڑھنے، سُنَّہِ قبلہ ادا کرنے اور پہلی صف میں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ باجماعت نمازیں ادا کرنے کا جذبہ نصیب ہو جائے۔ اس جذبے کو بیدار کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے راہِ خدا میں سفر کرنے والے سُنَّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ سُنَّتوں بھرا سفر کرنے اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں، اِنْ شَاءَ اللہ خوب خوب نیک اعمال کر کے اپنی آخرت سنوارنے کا جذبہ نصیب ہو گا۔

گئے کے رَس یا دودھ سے دُضو نہ ہو گا

سوال: کیا گئے کے رَس (Juice) یا دودھ سے دُضو ہو جائے گا؟

جواب: نہیں ہو گا۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کسی دَرخت یا پھل کے نچوڑے ہوئے پانی سے دُضو جائز نہیں جیسے کیلے کا پانی یا انگور اور آناں اور تر بُز (تربوز) کا پانی اور گئے کا رَس (پانی)۔^(۱) اسی طرح دودھ سے بھی دُضو کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اس میں اتنا پانی مل گیا کہ دودھ پر غالب آ گیا تو اب اس سے دُضو کر سکتے ہیں۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: اگر (پانی میں) اتنا دودھ مل گیا کہ دودھ کا رنگ غالب نہ ہو تو دُضو جائز ہے ورنہ نہیں۔ غالب مغلوب کی پہچان یہ ہے کہ جب تک یہ کہیں کہ ”پانی“ ہے جس میں کچھ دودھ مل گیا تو دُضو جائز ہے اور جب اسے ”لَسّی“ کہیں تو دُضو جائز نہیں۔^(۲)

چھوٹے بچے کا پیشاب ناپاک ہے

سوال: چھوٹے بچے کا پیشاب پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: چاہے پتہ یا بچگی کی عمر ایک دن یا ایک گھنٹہ ہو بلکہ پیدا ہوتے ہی پیشاب کر دے، ناپاک ہے۔ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دودھ پیتے لڑکے اور لڑکی کا پیشاب نجاستِ غلیظہ ہے، یہ جو اکثر عوام میں مشہور ہے کہ دودھ پیتے بچوں کا پیشاب پاک ہے، محض غلط ہے۔^(۳)

کون سا پانی نابالغ کی ملکیت ہوتا ہے؟

سوال: نابالغ کون سا پانی بھرنے کے بعد اس کا مالک ہو جاتا ہے؟

جواب: اس مسئلے کی متعدد صورتیں ہیں جو میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے فتاویٰ رضویہ جلد 2 کے رسالے ”عَطَاءُ النَّبِیِّ (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)“ میں تفصیل سے ذکر فرمائی ہیں ان میں سے ایک صورت یہ ہے کہ وہ پانی جو

① بہارِ شریعت، ۱/۳۳۴، حصہ: ۲۔

② بہارِ شریعت، ۱/۳۲۹، حصہ: ۲۔

③ بہارِ شریعت، ۱/۳۹۰، حصہ: ۲۔

کسی کی ملک نہ ہو اور سب کے لئے مُباح ہو یعنی سب کو بھرنے کی اجازت ہو تو نابالغ ایسا پانی بھرنے سے اس کا مالک ہو جائے گا۔ مثلاً مسجد کا پانی جو کہ فی نفسہ وقف نہ ہو جیسے مسجد میں سرکاری نل کے ذریعے آنے والا پانی، زمین کا پانی نیز سرکاری نل، سرکاری نہر یا تالاب، دریاؤں، جھیلوں، برساتی نالوں کا پانی مُباح غیر مَنلُوك ہے یعنی یہ پانی سب کے لئے مُباح (جائز) ہے، کسی اور کی ملک نہیں لہذا جو بھی اوّل بار اس پانی کو بھر لے یا قبضے میں لے لے تو یہ پانی اسی کی ملک ہو جائے گا۔^(۱)

نابالغ کس پانی کا مالک نہیں ہوتا؟

سوال: نابالغ کس پانی کا بھرنے کے بعد بھی مالک نہیں ہوتا؟

جواب: اس کی بھی کئی صورتیں ہیں ان میں سے عموماً جو صورت پائی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسا پانی جو کسی کی ملک ہو اگرچہ مالک لوگوں کے لئے اس کا استعمال جائز بھی کر دے، تب بھی کوئی دوسرا خواہ بالغ ہو یا نابالغ، اس پانی کا مالک نہیں ہو سکتا اور نہ مالک کی اجازت کے بغیر کہیں لے جاسکتا ہے۔ مثلاً میزبان نے مہمانوں کے لئے جگ یا واٹر کو لڑ میں بھرا کر رکھا یا کسی نے سبیل یا سقایہ کا پانی خود بھرا یا اپنے مال سے بھرا یا ایسا پانی لوگوں کے لئے مُباح مَنلُوك^(۲) کہلاتا ہے کہ اس کا پینا جائز ہے مگر بلا اجازت مالک لے کر جانا جائز نہیں۔ نیز اس پانی کو بالغ بھرے یا نابالغ، حکم میں کچھ فرق نہ پڑے گا کہ پانی لینے والا اس کا مالک ہی نہیں ہوتا۔^(۳)

نابالغ سے پانی بھروانا کیسا؟

سوال: نابالغ سے پانی بھروانا کیسا ہے؟ کیا استاد اس سے پانی بھروا سکتا ہے؟

جواب: والدین یا سیٹھ جس کا یہ ملازم ہے اس کے سوا کسی کے لئے نابالغ سے پانی بھروانا جائز نہیں اور نابالغ کا بھرا ہوا پانی جو کہ شرعاً اس کی ملک ہو جائے کسی اور کیلئے اس کو استعمال میں لانا جائز نہیں۔ (سیٹھ بھی صرف اجارے کے اوقات ہی میں بھروا سکتا ہے) استاد کے لئے بھی یہی حکم ہے کہ نابالغ شاگرد سے پانی نہیں بھروا سکتا نیز اس کے بھرے ہوئے کو کام میں بھی

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۹۴ ماخوذاً۔

۲..... جو شے کسی کی ملک ہو البتہ دوسروں کو استعمال کی اجازت ہو۔

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۴۹۵ ماخوذاً۔

نہیں لاسکتا۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اُس کی ملک ہو جائے، اسے پینا یا دُھو یا غسل یا کسی کام میں لانا، اس کے ماں باپ یا جس کا وہ نوکر ہے اس کے سوا کسی کو جائز نہیں، اگرچہ وہ (نابالغ) اجازت بھی دے دے، اگر دُھو کر لیا تو دُھو ہو جائے گا اور گنہگار ہو گا، یہاں سے مُعَلِّمِین (یعنی اساتذہ) کو سَبَقَ لینا چاہیے کہ اکثر وہ نابالغ بچوں سے پانی بھرا کر اپنے کام میں لایا کرتے ہیں۔^(۱)

نابالغ خوشی سے پانی بھر دے تو لینا کیسا؟

سوال: نابالغ اگر اپنی خوشی سے پانی بھر کر کسی کو دُھو کے لئے دے، تو لے سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: نابالغ کا بھرا ہوا پانی کہ شرعاً اُس کی ملک ہو جائے تو نابالغ اپنی ملک کو ہبہ نہیں کر سکتا (تحفہ نہیں دے سکتا) حتیٰ کہ اپنی خوشی سے کسی کو دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا۔ ہاں والدین یا جس کا وہ نوکر ہے اُس سے پانی بھرا سکتے ہیں۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَذْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: والدین کے سوا دوسرے کسی کے بچوں سے مُقت پانی بھرا نا جائز نہیں، نہ دُھو کے لئے، نہ اور کسی کام کے لئے کہ کنویں کا پانی جس نے بھرا اس کی ملک ہو جاتا ہے لہذا بچہ مالک ہو گیا اور بچہ اپنی ملک کو ہبہ نہیں کر سکتا۔ اگر دوسرے کو اپنی خوشی سے دے جب بھی وہ نہیں لے سکتا۔ ہاں اگر بچہ اُس کا نوکر ہے اور نوکری کے وقت میں پانی بھرایا، بھشتی (پانی بھرنے والے) کے لڑکے کہ پانی بھرنے کے لئے ماہوار پر رکھے جاتے ہیں، ان کا بھرا ہوا پانی اُس شخص کی ملک ہو گا جس کا نوکر ہے۔^(۲)

نابالغ کا تحفہ

سوال: کیا نابالغ اپنی کوئی چیز مثلاً ٹانی یا بسکٹ بخوشی کسی اسلامی بھائی کو تحفے میں دے تو قبول کرنا جائز ہے؟

جواب: قبول کرنا جائز نہیں۔

وسوسہ شیطان سے بچنے کا آسان ترین عمل

سوال: شیطان کے وسوسوں سے بچنے کا آسان ترین عمل کیا ہے؟

۱..... بہارِ شریعت، ۱/۳۳۴، حصہ: ۲۰۔

۲..... فتاویٰ امجدیہ، ۱/۱۰۔

جواب: وسوسوں سے نجات پانے کا آسان ترین عمل یہ ہے کہ ان کی طرف بالکل التفات (توجہ) نہ کرے اور اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہوئے اپنے کام میں لگن رہے جیسا کہ اللہ پاک نے قرآن مجید میں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ارشاد فرمایا: ﴿وَقُلْ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطٰنِ ۝ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ ۝﴾ (پ: ۱۸، المؤمنون: ۹۷-۹۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اور تم عرض کرو، اے میرے رب تیری پناہ شیاطین کے وسوسوں سے اور اے میرے رب تیری پناہ کہ وہ میرے پاس آئیں۔“ شیطان لعین و مردود انسان کا ازلی دشمن ہے جو اوّل تو انسان کو نیک کام کرنے ہی نہیں دیتا لیکن اگر بندہ توفیق الہی سے ہمت کر کے شروع کر دے تو وسوسوں کے ذریعے حملہ آور ہو کر اسے اللہ پاک اور رسولِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اطاعت سے روکنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ بندہ جوں جوں اللہ پاک کی اطاعت میں آگے بڑھتا ہے، سُنتوں پر عمل پیرا ہوتا ہے اسی قدر شیطان کی مخالفت و عداوت بھی زور پکڑتی جاتی ہے اور وہ ہمہ اقسام کے نکر و فریب کے جال بچھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بندہ بسا اوقات جہالت کی بنا پر اس کے وسوسوں کا شکار ہو کر نیکی اور بھلائی کے کام سے رُک جاتا ہے اور یوں شیطان اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ ایسے مواقع پر ان وسوسوں پر بالکل توجہ نہ دی جائے اور نہ ہی ان پر عمل کیا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اِنْ وَسَاوَسَ کَا عِلَاجُ یُوْی بَیَان فرماتے ہیں: وسوسہ کی نہ سُنا، اس پر عمل نہ کرنا، اس کے خلاف کرنا بھی علاج وسوسہ ہے۔ اس بلائے عظیم (یعنی شیطان) کی عادت ہے کہ جس قدر اس (یعنی وسوسے) پر عمل ہو اُسی قدر بڑھے اور جب قصداً اس (کے ڈالے ہوئے وسوسے) کا خلاف کیا جائے تو بِیَاذِنِہٖ تَعَالٰی تھوڑی مدت میں بالکل دفع ہو جائے۔ حضرت سَیِّدُنَا عمرو بن مُرَّہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: شیطان جسے دیکھتا ہے کہ میرا وسوسہ اُس پر کارگر ہوتا ہے، سب سے زیادہ اُسی کے پیچھے پڑتا ہے۔^(۱)

وسوسے اور الہام میں فرق

سوال: وسوسے اور الہام میں کیا فرق ہے؟

جواب: بُرے خیالات کو وسوسہ اور اچھے خیالات کو الہام کہتے ہیں۔ وسوسہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے جبکہ الہام

۱..... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الطہارۃ، من کان یکرہ ان یتفقہ احلیلہ، ۲/ ۲۹۵، حدیث: ۲۰۶۶- فتاویٰ رضویہ، حصہ: ب، ۱/ ۱۰۴۳۔

اللہ پاک کی طرف سے۔ اللہ پاک نے ہر انسان کے دل پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہوا ہے جو اسے نیکیوں کی طرف بلاتا ہے اسے مُلہم کہتے ہیں اور اس کی دعوت کو اِنہام کہتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اللہ پاک کی طرف سے دل پر ایک شیطان مُسلط کر دیا گیا ہے جو بُرائی کی طرف بلاتا ہے، اس شیطان کو وسوسا کہتے ہیں اور اس کی دعوت کو وسوسہ کہتے ہیں۔ مرقاة اور اشعة اللبغات میں ہے کہ جو ہی کسی انسان کا بچہ پیدا ہوتا ہے اُسی وقت ابلیس کے ہاں بھی بچہ پیدا ہوتا ہے جسے فارسی میں ہمزاد اور عربی میں وسوسا کہتے ہیں۔^(۱)

اللہ پاک کے بارے میں وسوسے

سوال: شیطان اللہ پاک کے بارے میں وسوسے ڈالے تو کیا کریں؟

جواب: شیطان صرف طہارت اور نماز کے بارے میں ہمیں وسوسا میں مبتلا کرنے پر اکتفا نہیں کرتا بلکہ اللہ پاک کے بارے میں بھی وسوسے ڈالتا ہے۔ تاجدار رسالت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس وسوسہ شیطانی سے ہمیں آگاہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: تم میں سے کسی کے پاس شیطان آتا ہے تو اس سے کہتا ہے کہ فلاں چیز کس نے پیدا کی؟ فلاں کس نے؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا؟ جب اس حد تک پہنچے تو ”اَعُوذُ بِاللّٰہِ“ پڑھ لو اور اس سے باز رہو۔^(۲) یعنی اس کا جواب سوچنے کی کوشش بھی مت کرو ورنہ شیطان سوال پر سوال کرتا جائے گا۔ بس اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر اسے بھگا دو۔ اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا: ﴿وَاٰمٰنٌ غَنٰکَ مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزَعٌ فَاَسْعِدْ بِاللّٰہِ اِنَّہٗ سَبِیْعٌ عَلِیْمٌ﴾ (پ، ۹، الاعراف: ۲۰۰) ترجمہ کنزالایمان: اور اے سُننے والے! اگر شیطان تجھے کوئی کونچا (وسوسہ) دے تو اللہ کی پناہ مانگ، بے شک وہی سنتا جانتا ہے۔

امام رازی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اور شیطان

منقول ہے کہ امام فَخْرُ الدِّیْنِ رازی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی نزع کا وقت جب قریب آیا تو آپ کے پاس شیطان حاضر ہوا

① مراۃ المناجیح، ۱/ ۸۱-۸۳ ملخصاً۔

② بخاری، کتاب بدء الخلق، باب صفة ابلیس وجنوده، ۳۹۹/۲، حدیث: ۳۲۷۶۔

کیونکہ اُس وقت شیطان پوری جان توڑ کوشش کرتا ہے کہ کسی طرح اس بندے کا ایمان سلب ہو جائے۔ اگر اس وقت وہ ایمان سے پھر گیا تو پھر کبھی نہ لوٹ سکے گا۔ شیطان نے آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے پوچھا کہ تم نے تمام عمر مناظروں، بحثوں میں گزاری خُدا کو بھی پہچانا؟ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے فرمایا: بے شک خُدا ایک ہے۔ شیطان بولا: اس پر کیا دلیل؟ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے ایک دلیل پیش کی۔ شیطان خبیث مَعْلَمُ الْمَلَكُوتِ رہ چکا ہے، اس نے وہ دلیل توڑ دی۔ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے دوسری دلیل قائم کی، اس خبیث نے وہ بھی توڑ دی۔ یہاں تک کہ 360 دلیلیں حضرت سیدنا امام رازی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے قائم کیں مگر اس لعین نے سب توڑ دیں۔ اب امام صاحب رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سخت پریشانی میں اور نہایت مایوس۔ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے پیر حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کہیں دور دراز مقام پر وُضُو فرما رہے تھے۔ وہاں سے پیر صاحب رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے امام صاحب رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کو آواز دی کہ کہہ کیوں نہیں دیتے کہ میں نے خُدا کو بے دلیل ایک مانا۔^(۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ سے معلوم ہو اوساوس سے نجات اور خاتمہ بالخیر کا ایک ذریعہ کسیر کامل^(۲) کے ہاتھ میں ہاتھ دے دینا بھی ہے کہ مرشد کی باطنی توجہ سے بھی وسوسہ شیطانی رفع و دفع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ خاتمہ بالخیر نصیب ہو جاتا ہے ورنہ شیطان لعین جان کنی کے عالم میں وساوس کے ہتھکنڈے استعمال کر کے مسلمان کے ایمان کو برباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتا ہے۔ اللہ پاک ہر مسلمان کو ایمان و عافیت کے ساتھ موت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مسلمان ہے عطا تیری عطا سے ہو ایمان پر خاتمہ یا الہی (وسائل بخشش)

① ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۳۔

② اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ دور حاضر کی وہ یگانہ روزگار ہستی ہیں کہ جن سے شرف بیعت کی برکت سے لاکھوں مسلمان گناہوں بھری زندگی سے تائب ہو کر اللہ پاک کے احکام اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے مطابق پُر سکون زندگی بسر کر رہے ہیں۔ خیر خواہی مسلم کے مُقَدَّرَس جذبے کے تحت ہمارا مدنی مشورہ ہے کہ اگر آپ ابھی تک کسی جامع شرائط پیر صاحب سے بیعت نہیں ہوئے تو شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے فیوض و برکات سے مُسْتَفِیْد ہونے کے لئے ان سے بیعت ہو جائیے۔ اِنْ شَاءَ اللہ دُنیا و آخرت میں کامیابی و سرخروئی نصیب ہوگی۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

نابالغ کا اذان دینا کیسا؟

سوال: کیا نابالغ بچہ اذان دے سکتا ہے؟

جواب: اگر سمجھدار ہو چکا ہے تو دے سکتا ہے جیسا کہ دُرِّ مختار میں ہے: سمجھ والا بچہ اور غلام اور آندھے اور وَلَدُ الرِّثَا اور بے وُضُو کی اذان صحیح ہے۔^(۱) فتاویٰ عالمگیری میں ہے: سمجھ دار بچے کی اذان بلا کراہت دُرست ہے مگر بالغ کی اذان افضل ہے اور اگر نابالغ بچے نے اذان کہی تو جائز نہ ہوگی بلکہ اِعَادَہ کیا جائے گا۔^(۲)

نابالغ حافظ کے تراویح پڑھانے کا حکم

سوال: کیا سمجھدار اور حافظ نابالغ بچہ تراویح پڑھا سکتا ہے؟

جواب: فرض نماز ہو یا تراویح یا کوئی اور نفل نماز، نابالغ صرف نابالغوں ہی کی امامت کر سکتا ہے۔ بالغین نے نابالغ کی اقتدا کی تو جائز نہ ہوگی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہدایہ، مَحِیْط اور مَخْرَج کے حوالے سے ہے: کسی بھی نماز میں نابالغ کے پیچھے بالغین کی نماز جائز نہیں۔^(۳)

نفل نماز فاسد ہو جائے تو کیا کرے؟

سوال: نفل نماز شروع کر دی پھر کسی وجہ سے فاسد ہو گئی تو کیا کرنا چاہئے؟

جواب: دُرِّ مختار میں ہے: نفل نماز قصدِ اثر شروع کرنے سے واجب ہو جاتی ہے کہ اگر توڑ دے گا قضا پڑھنی ہوگی اور اگر قَصْدًا (جان بوجھ کر) شروع نہ کی تھی مثلاً یہ گمان تھا کہ فرض پڑھنا ہے اور فرض کی نیت سے شروع کی پھر یاد آیا کہ پڑھ چکا تھا تو اب یہ نفل ہے اور توڑ دینے سے قضا واجب نہیں بشرطیکہ یاد آتے ہی توڑ دے اور یاد آنے پر اس نماز کو پڑھنا اختیار کیا تو (اب) توڑ دینے سے قضا واجب ہوگی۔^(۴)

① در مختار، کتاب الصلاة، ۴۳/۲-۴۵۔

② ہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الثانی فی الاذان، ۵۴/۱۔

③ ہندیۃ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، ۸۵/۱۔

④ در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، ۵۷۶-۵۷۲/۲۔

قضا نمازیں ذمے ہوں تو نوافل پڑھنا کیسا؟

سوال: جس کے ذمہ قضا نمازیں ہوں کیا اس کے نوافل مقبول ہیں؟

جواب: جب تک کسی شخص کے ذمے فرض باقی رہتا ہے، اس کا کوئی نفل قبول نہیں کیا جاتا جیسا کہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنی شہرہ آفاق کتاب فتاویٰ رضویہ شریف جلد 10 صفحہ 179 پر نقل فرماتے ہیں کہ جب اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ حضرت سَيِّدُنا صِدِّيقِ الْكَبَرِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی نزع کا وقت ہوا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کو بلا کر فرمایا: اے عمر (رَضِيَ اللهُ عَنْهُ)! اللہ پاک سے ڈرنا اور جان لو کہ اللہ پاک کے کچھ کام دن میں ہیں کہ انھیں رات میں کرو تو قبول نہ فرمائے گا اور کچھ کام رات میں ہیں کہ انھیں دن میں کرو تو مقبول نہ ہوں گے اور خبردار رہو کہ کوئی نفل قبول نہیں ہو تا جب تک فرض ادا نہ کر لیا جائے۔^(۱)

حُضُورِ غوثِ اعظم سَيِّدُنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنی کتاب مُسْتَطَاب ”فتوح الغیب“ میں ایسے شخص کی مثال جو فرض چھوڑ کر نفل بجالائے یوں بیان فرماتے ہیں: اس کی کہات ایسی ہے جیسے کسی شخص کو بادشاہ اپنی خدمت کے لئے بلائے یہ وہاں تو حاضر نہ ہوا اور اس کے غلام کی خدمت گاری میں موجود رہے۔ نیز فرماتے ہیں: اگر فرض چھوڑ کر سُنَّت و نفل میں مشغول ہو گا، یہ قبول نہ ہوں گے اور حُور (ذلیل) کیا جائے گا۔^(۲)

حضرت شَيْخُ الشُّيُوخِ امام شَهَابُ الدِّيْنِ سُبْهَرَوْدِي رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ”عوارف شریف“ میں حضرت سَيِّدُنا خواص رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے نقل فرماتے ہیں: ہمیں خبر پہنچی کہ اللہ پاک کوئی نفل قبول نہیں فرماتا یہاں تک کہ فرض ادا کیا جائے۔ اللہ پاک ایسے لوگوں سے فرماتا ہے: کہات تمہاری، بد بندے (اس بڑے شخص) کی مانند ہے جو قرض ادا کرنے سے پہلے تحفہ پیش کرے۔^(۳)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: جب تک فرض ذمہ پر باقی رہتا ہے کوئی نفل قبول نہیں کیا

① حلیۃ الاولیاء، أبو بکر الصدیق، ۱/۷۱، الرقم: ۸۳۔

② فتوح الغیب، (مترجم) ص ۱۲۰۔

③ عوارف المعارف، الباب الثامن والثلاثون فی ذکر آداب الصلاة واسرارها، ص ۱۹۱۔

جاتا۔^(۱) ہاں! جب وہ بندہ اپنے ذمہ باقی تمام فرائض سے بری ہو جاتا ہے تو اللہ پاک کی بارگاہ سے اُمید ہے کہ اس کے نوافل بھی مقبول ہو جائیں گے کہ قبولیتِ نوافل میں جو چیز زکاوت تھی، زائل ہو گئی۔ جیسا کہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ مزید فرماتے ہیں: ان سب کی بھی مقبولی کی اُمید ہوگی کہ جس جُرم کے باعث یہ قابلِ قبول نہ تھے، جب وہ زائل ہو گیا تو انہیں بھی بِإِذْنِ اللہِ تَعَالٰی شَرَفِ قبولِ حاصل ہو گیا۔^(۲)

ایک مَدَنی التجا

اس لئے مَدَنی التجا ہے کہ اگر آپ کی نمازیں فوت ہوئی ہیں تو نوافل کی جگہ بھی فوت شدہ نمازیں ہی پڑھیے تاکہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ذمے باقی فرائض سے سبکدوش ہو سکیں کہ قضا نمازیں نوافل سے زیادہ اہم ہیں۔ صَدْرُ الشَّامِیَّة، بِذَرِ الطَّائِفَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں یعنی جس وقت نفل پڑھتا ہے انہیں چھوڑ کر ان کے بدلے قضائیں پڑھے کہ بَرُّی الدِّمَہ ہو جائے اَلْبَتَّہ تراویح اور بارہ رکعتیں (نجر 2 سنتیں، ظہر 6 سنتیں، مغرب کی 2 سنتیں، عشا کی 2 سنتیں) سُنَّتِ مُوَكَّدَہ نہ چھوڑے۔^(۳)

خلیلِ مِلّت حضرت علامہ مولانا مفتی محمد خلیل خان قادری برکاتی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ اسی کے تحت فرماتے ہیں: اور لو لگائے رکھے کہ مولا اپنے کرم خاص سے قضا نمازوں کے ضمن میں ان نوافل کا ثواب بھی اپنے خزانِ غیب سے عطا فرمادے، جن کے اوقات میں یہ قضا نمازیں پڑھی گئیں۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔^(۴)

سبز چیل پہننا کیسا؟

سوال: سبز چیل پہننا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: جائز ہے۔ اَلْبَتَّہ سبز سبز گنبد کی نسبت کا خیال کرتے ہوئے کوئی اَدْبَانہ پہنے تو خوب۔ مجھے تو سبز W.C، سبز میس

① ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۶۔

② فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۱۸۲۔

③ بہار شریعت، ۱/۷۰۶، حصہ: ۴۔

④ سُنَّتِ بَہِشْتِ زیور، ص ۲۴۰۔

نیز استیخانہ میں اگر سبز لوٹا ہو تو اسے استعمال کرنے کو دل نہیں کرتا بلکہ سبز چادر، سبز کارپٹ، سبز گھاس وغیرہ پر بیٹھنا یا ان پر چلنا الغرض سبز رنگ کو قدموں تلے روندنا بھی میرے دل پر گراں گزرتا ہے اگرچہ بارہا مجبوری ہوتی ہے اور بچنا دشوار، تاہم سبز رنگ کا آدب دل میں ہونا، محض سرکارِ نامدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سبز گنبد شریف کی نسبت کے سبب ہے، اِنْ شَاءَ اللہ کرم بالائے کرم ہو گا۔^(۱)

اے عشق ترے صدقہ جلنے سے چھٹے سے

جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے (حدائقِ بخشش)

پیلے رنگ کا جو تاپہنے کی فضیلت

سوال: آپ پیلے رنگ کا ہی جو تکیوں استعمال فرماتے ہیں جبکہ سیاہ رنگ کے جوتے سے منع فرماتے ہیں؟

جواب: پیلے رنگ کا جو تاستعمال کرنے میں حکمت یہ ہے کہ اس سے غموں میں کمی واقع ہوتی ہے جبکہ سیاہ جوتے غم کا باعث ہوتے ہیں۔ اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّهَا بِقَرَّةٍ صَفَرًا عَاقِلًا قَامَ لَوْ نَهَا تَسْرُ النَّظَرِیْنَ ۝﴾ (پا، البقرة، ۶۹) ترجمہ کنز الایمان: وہ ایک پیلی گائے ہے جس کی رنگت ڈھبائی^(۲) دیکھنے والوں کو خوشی دیتی۔

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر روح المعانی میں ہے: جمہور مفسرین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ اِس جانب اشارہ فرماتے ہیں کہ زرد (یعنی پیلا) رنگ خوشمارنگوں میں سے ہے۔ اسی بنا پر حضرت سیدنا عَلِیُّ بْنُ ابِی تَالِبٍ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَجْہُہُ الْکَرِیْم زرد رنگ کے جوتے پہننے کی ترغیب دلاتے اور فرماتے: مَنْ لَبَسَ نَعْلًا اَصْفَرَ قَلَّ هُمٌّ یعنی جس نے پیلے رنگ کا جو تاپہنا اس کے غم کم ہوں گے۔^(۳) حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر اور محمد بن ابوبکر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا نے سیاہ جوتے پہننے سے منع فرمایا کیونکہ یہ غم کا باعث ہوتے ہیں۔^(۴)

- ۱۔ یہ سب شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہُ نے سبز سبز گنبد کی نسبت کے سبب فرمایا ہے ورنہ سبزہ زار میں ٹھلنا، اس پر بیٹھنا نیز مذکورہ سبز اشیاء کا استعمال بلا کراہت جائز ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
- ۲۔ ڈھبائی رنگ یعنی بہت شوخ اور بھر کیلا رنگ۔
- ۳۔ تفسیر روح المعانی، پا، البقرة، تحت الآیة: ۶۹، ۱/۳۹۲۔
- ۴۔ تفسیر قرطبی، پا، البقرة، تحت الآیة: ۶۹، ۱/۳۶۳۔

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: سیاہ جو تارنج اور زرد خوشی لاتا ہے۔^(۱) یاد رہے کہ سیاہ جوتے کے استعمال سے منع فرمانے کا مطلب ہر گز یہ نہیں کہ سیاہ جوتے کا استعمال ناجائز و حرام ہے۔ استعمال کر سکتے ہیں مگر اجتناب کرنا (یعنی بچنا) مُنَاسِب معلوم ہوتا ہے۔

کالے موزے پہننا

سوال: تو کیا کالے موزے بھی نہ پہنے جائیں؟

جواب: کالے موزے اور کالے جوتے میں فرق ہے۔ فتاویٰ دیداریہ جلد اول صفحہ 665 پر ہے: فرعون کے موزے سرخ رنگ کے تھے، ہامان کے موزے سفید رنگ کے تھے اور سیاہ رنگ کے موزے علما کے موزے ہوتے ہیں۔^(۲)

چائے وغیرہ میں مکھی گر جائے تو کیا کریں؟

سوال: اگر چائے کے کپ میں مکھی گر جائے تو کیا چائے پھینک دیں؟

جواب: ہر گز نہ پھینکنے بلکہ حدیث پاک پر عمل کرتے ہوئے مکھی کو باہر پھینک دیجئے اور چائے کو استعمال میں لائیے۔ حدیث پاک میں طبیبوں کے طبیب، اللہ پاک کے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اُسے غوطہ دے دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے اور دوسرے میں بیماری، کھانے میں گرتے وقت پہلے بیماری والا بازو ڈالتی ہے لہذا پورا ہی غوطہ دے دو۔^(۳) اس حدیث پاک کے تحت مشہور مُفسِّر، حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالیشان سے معلوم ہو رہا ہے کہ مکھی نَجَس (ناپاک) نہیں، پاک ہے، چونکہ اس میں بہتا ہوا خون نہیں اس لئے پانی، دودھ اور شوربے وغیرہ میں ڈوب کر مَر جانا اسے نَجَس (ناپاک) نہیں کرتا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ صرف یہ احتمال کہ شاید مکھی نَجَاسَت پر بیٹھ کر آئی ہو، شاید اس پر گندگی لگی ہو اس لئے یہ شور بانا پاک

① حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۹۷/۳۔

② ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب التاسع فی لبس مایکرہ من ذالک وما لا یکرہ، ۵/۳۳۴۔

③ ابوداؤد، کتاب الاطعمۃ، باب فی الذباب یقع فی الطعام، ۵۱۱/۳، حدیث: ۳۸۴۲۔

ہو گیا ہو، معتبر نہیں کہ شریعت ظاہر پر ہے۔ (مزید فرماتے ہیں:) حدیث بالکل ظاہری معنی میں ہے، کسی تاویل و توجیہ کی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک نے بہت سے جانوروں میں زہر و تریاق (علاج) جمع فرما دیا ہے، شہد کی مکھی کے منہ سے شہد نکلتا ہے جو بیماریوں کی شفا ہے اور اس کے ڈنک سے زہر نکلتا ہے جو بیماری ہے، بچھو کے ڈنک میں زہر ہے اور خود بچھو کے جسم کی راکھ زہر کا علاج ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ مکھی پہلے زہریلا بازو ڈالتی ہے۔ تم دوسرے بازو کو غوطہ دے کر پھینکو۔ زہریلا بازو پہلے ڈالنا اس کی فطری بات ہے۔ دیکھو چیونٹی کو رب تعالیٰ نے کیسی کیسی باتیں سکھا دی ہیں۔ گندم جمع کرتی ہے، اگر بھیگی گندم ہو تو اسے خشک کرتی ہے پھر ایسے طریقہ پر رکھتی ہے کہ آئندہ نہ بھیگ سکے، دو ٹکڑے کاٹ کر رکھتی ہے تاکہ اُگ نہ جائے، دھنیہ کو نہیں کاٹتی کہ وہ ثابت بھی نہیں اُگتا۔ پاک ہے وہ رب بے نیاز جس نے بے عقل جانوروں کو یہ عقل بخشی۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہر مخلوق کی ہر خاصیت سے خبردار ہیں، حاکم بھی ہیں، حکیم بھی ہیں۔^(۱)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پانی، دودھ اور سالن یا کسی کھانے کی چیز میں مکھی گر جائے تو غوطہ دے کر اسے باہر پھینک دیجئے اور استعمال میں لے آئیے۔ جیسا کہ بہارِ شریعت میں ہے: مکھی سالن وغیرہ میں گر جائے تو اسے غوطہ دے کر پھینک دیں اور سالن کو کام میں لائیں۔^(۲)



خاموشی میں نجات ہے

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد

فرمایا: جو چپ رہا اُس نے نجات پائی۔ (ترمذی، کتاب صفة القيامة، ۲/۲۲۵، حدیث: ۲۵۰۹)

① مراۃ المناجیح، ۵/۶۶۲۔

② بہارِ شریعت، ۱/۳۳۸، حصہ: ۲۔

گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبال محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ

☆ جتنا ہو سکے اپنی بھنویں (Eyebrow) پانی سے تر رکھے ☆ چولہے کا استعمال کم کر دیجئے ☆ ایک چھوٹا تولیا (Towel) گिला کر کے سر پر رکھنے کے لئے اپنے ساتھ رکھے ☆ دھوپ میں نکلنے سے پرہیز کیجئے ☆ دھوپ میں نکلنا ہی ہو تو سر اور گردن ڈھانپ کر یا ہو سکے تو چھتری لے کر نکلے ☆ دھوپ میں نکلنے وقت سن گلاسز کا استعمال آنکھوں کو گرمی سے مُنکارت ہونے سے بچاتا ہے ☆ فوم کے گدیلے پر سونے سے پرہیز کیجئے ☆ روزانہ کم از کم 12 بلکہ ہو سکے تو 14 گلاس پانی پیجئے ☆ سٹو کا شربت، کھیرے کا جوس، ناریل کا پانی، گنے کا خالص رس، شہد ملا پانی، لیمو پانی اور نمکین چھچھاچہ استعمال کیجئے ☆ کدو و شریف، بیٹنگن، چُنقندر، مولی وغیرہ سبزیوں کا استعمال خوب بڑھاد کیجئے ☆ کھانوں میں گرم تاثیر والے مسالوں کے بجائے ٹھنڈی تاثیر والے مسالے جیسے: ہلدی، دار چینی، ٹماٹر، دہی، آلو، ہر ادھنیا وغیرہ استعمال کیجئے ☆ گرم مسالے ڈالنے ہوں تو کالی مرچ، ہری مرچ یا پیسی ہوئی لال مرچ وغیرہ کم مقدار میں ڈالئے ☆ چاول کا استعمال بڑھاد کیجئے (پانی میں ابلے ہوئے چاول کھانا مناسب ہے) ☆ دہی کھچڑی گرمیوں کی بہترین غذا ہے ☆ آم، آڑو، خوبانی، آمرو، خربوزہ، تربوز، ناریل نیز دیگر موسمی پھلوں کا استعمال کیجئے ☆ بدن کے پانی اور نمکیات کا توازن برقرار رکھنے کے لئے O.R.S کا استعمال کیجئے۔ (ہائی بلڈ پریشر کے مریض ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق عمل کریں) ☆ گرم غذاؤں، زیادہ مٹھاس والے شربت، خوب میٹھی ڈشوں، کولڈ ڈرنکس، زیادہ گھی تیل والے کھانوں اور دیر میں ہضم ہونیوالی غذاؤں نیز کیفین (Caffeine) والی اشیا مثلاً چاکلیٹ، وغیرہ کا استعمال کم سے کم کیجئے ☆ ٹھنڈی تاثیر والے عطریات مثلاً شَمَامُ الْعَنْبَر، حنا، گلاب، صَنْدَل، موتیا، خس، کیوڑا، چمپا وغیرہ استعمال کیجئے ☆ مُشک، کستوری، عود، عنبر، زعفران، وغیرہ گرم تاثیر والے عطریات سردیوں میں استعمال کرنا زیادہ مناسب ہیں ☆ دن میں دو مرتبہ نہانا مفید تر ہے۔ (ماخوذ از ”گرمی سے حفاظت کے مدنی پھول“، ص 7 تا 12 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شعبان المعظم 1438 / مئی 2017)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کہا: جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَبَّدًا مَا هُوَ اَهْلُهُ (1) 70 فرشتے ہزار دن تک اُس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَبَّد

دَرَخت کے نیچے کلمہ شریف پڑھنے کی حکمت

سوال: ایک مرتبہ آپ کو دیکھا گیا کہ آپ نے دَرَخت کے نیچے بلند آواز سے کلمہ پاک پڑھا، اس میں کیا حکمت تھی؟
جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں نے اُس دَرَخت کو بلند آواز سے کلمہ طیبہ سنا کر اپنے ایمان پر گواہ بنایا ہے کہ اللہ پاک کے ذکر کی آواز جہاں تک جاتی ہے ہر خشک و تر شے اس کے لئے گواہ بن جاتی ہے۔

بلند آواز سے ذکر کرنے کی فضیلت

صاحبِ تفسیرِ رُوحِ البیان حضرت سَیِّدُنا عَلَامَہ شیخِ اسمعیل حقی حنفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ پارہ 4 سورۃ آلِ عمران کی آیت نمبر 191: ﴿رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا﴾ کے تحت فرماتے ہیں: بلند آواز سے ذکر کرنا جائز بلکہ مُسْتَحَب ہے جبکہ ریانہ ہو، تاکہ دین کا اظہار ہو، ذکر کی بَرَکت گھروں میں سامعین تک پہنچے اور جو کوئی اس کی آواز سُننے ذکر میں مُشغول ہو جائے اور

① اللہ پاک ہماری طرف سے خُصُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایسی جزا عطا فرمائے جس کے وہ اہل ہیں۔

② مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب فی کیفیۃ الصلاۃ علیہ و ما یضمہ الیہا، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵۔

قیامت کے دن ہر خشک و تر ذکر کرنے والے کے ایمان کی گواہی دے۔^(۱) ذکرِ پانچہر یعنی بلند آواز سے کرنے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ کسی نمازی، تالی (یعنی تلاوت کرنے والے)، مریض یا سوتے کو ایذا نہ ہو۔

اذان کی آواز کی گواہی

حضرت سیدنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رَسُولِ اکرم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہاں تک مُؤَدِّن کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک جو بھی جن اور انسان یا کوئی بھی چیز (یعنی جمادات، نباتات اور حیوانات وغیرہ میں سے) اذان کی آواز سنے گی وہ قیامت کے دن مُؤَدِّن کے لئے گواہی دے گی۔^(۲)

ہر چیز تسبیح کرتی ہے

اس حدیثِ پاک کے تحت حضرت سیدنا علامہ نور الدین علی بن سلطان القاری رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صحیح یہی ہے کہ جمادات (یعنی دھات، پتھر اور پہاڑ وغیرہ)، نباتات (یعنی درخت، پودے اور سبزیاں وغیرہ) حیوانات علم و ادراک (سمجھ) اور تسبیح کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں جیسا کہ اللہ پاک کے فرمان: ﴿وَاِنْ مِنْهَا لَبَاطِیْطٌ مِّنْ حَاشِیَةِ اللّٰہِ﴾ (پ: البقرة: ۷۴) (ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ وہ ہیں جو اللہ کے در سے گر پڑے ہیں۔) اور ﴿وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ﴾ (پ: الاسراء: ۴۴) (ترجمہ کنزالایمان: اور کوئی چیز نہیں جو اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے۔) اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک پہاڑ دوسرے سے کہتا ہے: کیا تجھ پر کسی ایسے شخص کا گزر ہوا جس نے اللہ پاک کا ذکر کیا ہو؟ پس جب وہ ہاں میں جواب دیتا ہے تو دوسرا خوش ہو جاتا ہے۔^(۳) امام بغوی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ نے فرمایا: وَلِهَذَا مَذْہَبُ اَہْلِ السُّنَّةِ یعنی اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔^(۴)

زمین کے حصّوں کی آپس میں گفتگو

حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے: کوئی صبح شام ایسی نہیں مگر یہ کہ زمین کا ایک ٹکڑا دوسرے

① تفسیر روح البیان، پ ۴، آل عمران، تحت الآیۃ: ۱۹۱، ۱۴۷/۲۔

② بخاری، کتاب الاذان، باب رفع الصوت بالنداء، ۲۲۲/۱، حدیث: ۶۰۹۔

③ شعب الایمان، باب فی محبة اللہ، فصل فی اداۃ ذکر اللہ، ۴۰۲/۱، حدیث: ۵۳۸۔

④ مرقاة المفاتیح، کتاب الصلاة، باب فضل الاذان واجابة المؤذن، الفصل الاول، ۳۸۸/۲، تحت الحدیث: ۶۵۶۔

کو پکار کر کہتا ہے: اے پڑوسی! کیا تجھ پر آج کسی ایسے مردِ صالح کا گزر ہوا ہے جس نے تجھ پر نماز پڑھی ہو یا اللہ پاک کا ذکر کیا ہو پس اگر وہ ہاں کہہ دے تو یہ (پکارنے والا) خیال کرتا ہے کہ اس کے سبب اُسے اس پر فضیلت حاصل ہو گئی ہے۔^(۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں ذکر و زور و بلند آواز سے کرنے کا سلسلہ ہوتا ہے اور اس کے علاوہ تلاوتِ قرآن مجید، نعت شریف، بیان، دُعا، صلوٰۃ و سلام، سُنتیں، آداب اور دُعا میں سیکھنے سکھانے کے حلقوں کی بھی ترکیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے ان اجتماعات کی بَرَکت سے بے شمار لوگ گناہوں بھری زندگی اور بُرے ماحول سے تائب ہو کر صوم و صلوٰۃ اور سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنتوں کے پابند بن چکے ہیں۔ آپ بھی اپنے قلوب و آذان کو ذکر و زور کی لذتوں سے آشنا کرنے، اللہ پاک کی سچی مَحَبَّت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق سے سرشار کرنے اور قبر و آخرت سنوارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے ان سنتوں بھرے اجتماعات میں ضرور ضرور شرکت فرمائیے، اِنْ شَاءَ اللہ دو جہاں کی بے شمار بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ آپ کی ترغیب و تخریص کیلئے ایک مدنی بہار پیش خدمت ہے۔

ڈبّو اور اسنوکر کا عادی صوم و صلوٰۃ کا پابند بن گیا

لیاقت آباد (باب المدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے: میں بے شحاشا فمیں ڈرامے دیکھا کرتا، ڈبّو اور اسنوکر کھیلنے کا جنون کی حد تک شوق تھا حتیٰ کہ کسی کے ڈانٹنے بلکہ مارنے تک سے بھی یہ کت نہیں چھوٹ سکتی تھی۔ گناہوں کی نحوست کا عالم یہ تھا کہ معاذ اللہ نماز پڑھنے سے دل گھبراتا تھا! اللہ پاک کی رحمت سے ہمارے علاقے کی فرقانیہ مسجد (لیاقت آباد باب المدینہ کراچی) میں عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے ہونے والے آخری عشرہ رمضان المبارک (۲۵-۲۰۰۴ء) کے اجتماعی اعتکاف کے اندر میں گنہگار بھی عاشقانِ رسول کے ساتھ مُعْتَكِف ہو گیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مدنی انعامات کی بَرَکت سے آخرت بنانے کی سوچ بنی، گناہوں سے کچھ بے رغبتی پیدا ہوئی۔ پھر قادریہ رضویہ سلسلے میں مُرید بنا تو نماز کی پابندی نصیب ہوئی، میں نے ڈبّو اسنوکر کھیلنا ترک کر دیا۔ مجھے حیرت

۱..... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۱۷۱، حدیث: ۵۶۲۔

ہے میں نے یہ کیسے چھوڑ دیا! اس کے بعد دعوتِ اسلامی کے بَيْنُ الْاَقْوَامِ تین روزہ سُنّتوں بھرے اجتماع کے آخری دن صحرائے مدینہ (باب المدینہ) میں حاضری ہوئی، وہاں ”T.V کی تباہ کاریاں“ کے موضوع پر بیان ہوا۔ اس کو سُن کر میں عذابِ قبر و حشر کے خوف سے لرز اُٹھا اور میں نے عہد کر لیا کہ کبھی بھی T.V نہیں دیکھوں گا۔ میں نے اپنی پیاری اُمّی جان کو سُنّتوں بھرے بیان ”T.V کی تباہ کاریاں“ کی کیسٹ سنائی تو انہوں نے بھی T.V دیکھنا بالکل بند کر دیا اور حضور غوثِ الاعظم رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی مُریدنی بننے کا جذبہ پیدا ہوا چنانچہ ان کو بھی بیعت کروادی۔ اس کی بَرَکت سے اُمّی جان فرض نمازوں کے ساتھ ساتھ تہجد، اشراق اور چاشت بھی پابندی سے پڑھنے لگیں۔ اللہ پاک کی عظمت و شان پر میری جان قربان! تھوڑے ہی عرصے میں اُمّی جان کو مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہ دَاخِل اللہ شَرَفًا وَ تَعَطُّیًا کا بلاوا آگیا۔ اس پر اُمّی جان نے خود فرمایا کہ یہ سب بیعت ہونے کا فیض ہے۔ یہ بیان دیتے وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے یہاں ذیلی قافلہ ذمّہ دار کی حیثیت سے اپنی پیاری پیاری مَدِیْنِی تحریک، دعوتِ اسلامی کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔^(۱)

دیکھنا ہے جو بیٹھا مدینہ چلو، مَدِیْنِی ماحول میں کر لو تم اعتکاف
سکھنے زندگی کا قرینہ چلو، مَدِیْنِی ماحول میں کر لو تم اعتکاف

(وسائلِ بخشش)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے عقیدت

سوال: آپ کو اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ سے کب عقیدت پیدا ہوئی؟

جواب: بچپن میں آقا صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعتوں کے مُقَطَّع^(۲) میں رضا سُن کر میں سمجھتا تھا کہ یہ کوئی شاعر ہوں گے۔ ایک بار ہمارے محلّے کی بادامی مسجد کے اندر مرحوم حاجی ذکر یا جو کہ گونڈل (ہند) کے میمن تھے اور غالباً اسی مسجد کے متولی بھی تھے، انہوں نے رضا کے ساتھ ”رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ“ کہا تو مجھے تعجب ہوا، کیونکہ ذہن بنا ہوا تھا کہ اولیائے کرام کے

① فیضانِ سنّت، ۱/ ۱۵۰۴۔

② غزلِ یاقصیدے کا آخری شعر جس میں شاعر کا تخلص آتا ہے اسے مقطع کہتے ہیں۔ (فیروز اللغات، ص ۱۳۶)

نام کے ساتھ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کہا جاتا ہے لہذا میں نے بھوپلین کے ساتھ مرحوم حاجی ذکر یا صاحب سے سوال کیا کہ کیا ”رضا“ کوئی وَلِیُّ اللہ تھے؟ تو انہوں نے مجھے اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا بَصَدِ عقیدت تعارف کروایا۔ ان کا عقیدہ شہداء اندازِ تَقْبِیْمِ ول میں گھر کر گیا اور میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا مُعْتَقِد بن گیا۔ پھر جب کچھ بڑا ہوا اور اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوئیں اور ان کی تصانیف و فتاویٰ کا مطالعہ کیا تو بس انہیں کا ہو کر رہ گیا اور یہ ٹھان لی کہ مرید بھی بنوں گا تو صرف اور صرف انہیں کے سلسلے میں بنوں گا۔ لہذا خوش قسمتی سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مرید اور خلیفہ حجاز سیدی قطب مدینہ حضرت شَيْخُ الْفَضِيلَةِ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی بیعت سے مُشْرِف ہو گیا۔ بس اس کے سوا اور کیا کہوں کہ اگر میرے پاس کچھ ہے بھی تو وہ اللہ پاک کی عطا سے بطفیلِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فیضانِ رضا ہے۔

کیسے آقاؤں کا ہوں بندہ رضا بول بالے مری سرکاروں کے (حدائقِ بخشش)

پریشانی دُور کرنے کے اُردو وظائف

سوال: پریشانی دُور ہونے کا کوئی ورد بتادیتجئے۔

جواب: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ کی کثرت کیجئے اس سے 99 بلائیں دُور ہوتی ہیں، ان میں سب سے آسان تر بلا پریشانی ہے اور لَا حَوْلَ شریف روزانہ 60 بار پڑھ کر پانی پر دم کر کے پانی پی لیا کریں۔^(۱) ہر نماز کے بعد پریشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دُعا پڑھ لیا کریں: ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنّی الْهَمَّ وَالْحُزْنَ، اِنْ شَاءَ اللّٰهُ ہر پریشانی اور غم و ملال سے امان پائیں گے۔^(۲) حضرت سَیِّدُنا اَنَسُ بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب نماز ادا فرما لیتے تو مُبَارَک پریشانی پر اپنا سیدھا ہاتھ رکھتے اور یہ دُعا پڑھتے: ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ، اَللّٰهُمَّ اَذْهِبْ عَنّی الْغَمَّ وَالْحُزْنَ اللّٰہ کے نام سے شروع جس کے سوا کوئی معبود

① ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۲۸۔

② الوظيفہ الکرمیہ، ص ۲۳۔

③ طبرانی شریف ہی کی ایک دوسری روایت میں ”الْغَمَّ“ کی جگہ ”الْهَمَّ“ کے الفاظ بھی منقول ہیں۔ (معجم اوسط، من اسمہ بکر، ۲/۲۵۱، حدیث: ۳۱۷۸)

نہیں وہ رحمن و رحیم ہے اے اللہ! مجھ سے غم و ملال دور فرما۔^(۱) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس دُعا پر مزید ان الفاظ کا اضافہ فرمایا ہے: ”وَعَنْ أَهْلِ السُّنَّةِ“ یعنی اور اہلسنت سے بھی غم و ملال دور فرما۔^(۲)

تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت

دُعا کے آداب میں سے ایک اَدَب یہ بھی ہے کہ اپنے لئے دُعا کرنے کے ساتھ دوسرے مسلمانوں کو بھی شامل کر لے جیسا کہ رَئِیسُ التَّكْلِیْمِینِ حضرت مولانا تقی علی خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی کتاب ”أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِأَدَابِ الدُّعَاءِ“ میں دُعا کا ایک اَدَب یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ جب اپنے لئے دُعا مانگے تو سب اہل اسلام کو اس میں شریک کر لے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اس کے تحت دوسروں کو دُعا کے خیر میں شامل کرنے کی وجہ بیان فرماتے ہیں کہ ”اگر خود یہ قابلِ عطا نہیں، کسی بندے کا طفیلی ہو کر مراد کو پہنچ جائے گا۔ پھر چند احادیثِ مبارکہ نقل فرماتے ہیں:

”یَا بَی“ کے ۵ حُرُوف کی نسبت سے ۵ فرامینِ مصطفیٰ

(۱) جو شخص مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دُعا کے خیر کرتا ہے، قیامت کو ان کی مجلسوں پر گزرے گا، ایک کہنے والا کہے گا: یہ وہ ہے کہ تمہارے لئے دُنیا میں دُعا کے خیر کرتا تھا۔ پس وہ اس کی شفاعت کریں گے اور جنابِ الہی میں عرض کر کے بہشت (جَنَّت) میں لے جائیں گے۔^(۳) (۲) اللہ پاک اس شخص کے لئے ہر مسلمان مرد و مسلمان عورت کے بدلے میں ایک ایک نیکی لکھے گا۔^(۴) (۳) ہر روز مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کے لئے ۲۷ بار استغفار کرنے والے کی دُعا مقبول ہوتی ہے اور ان کی بَرَکت سے خَلق (مخلوق) کو روزی ملتی ہے۔^(۵) (۴) اللہ پاک کو کوئی دُعا اس سے زیادہ محبوب نہیں کہ آدمی عرض کرے: اَللّٰهُمَّ اِزْهِمْنَا اُمَّةً مُّحَمَّدٍ رَّحْمَةً عَامَّةً یَا اِلٰہِی اُمَّتِ مُحَمَّدٍ یہ پر عام رحمت فرما۔ (یعنی دُنیا میں بھی اور آخرت

① معجم اوسط، من اسمہ ابراہیم، ۵۷/۲، حدیث: ۲۴۹۹۔

② الوظیفۃ الکریمۃ، ص ۲۴۔

③ فضائل دُعا، ص ۸۶۔

④ جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۱۳، حدیث: ۸۴۱۹۔

⑤ جامع صغیر، حرف المیم، ص ۵۱۳، حدیث: ۸۴۲۰۔

میں بھی۔^(۱) (۵) بنی آدم کے جتنے بچے پیدا ہوں گے، سب اس کے لئے استغفار کریں، یہاں تک کہ وفات پائے۔^(۲)

مُسافر کی دُعا قبول ہوتی ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریکِ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے ہمراہ راہِ خدا میں سفر کرنے کی برکت سے بچ وقتہ نماز و نوافل کی پابندی نصیب ہوتی ہے، پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سنّتیں سیکھنے کو ملتی ہیں اور علمِ دین کے لئے سفر کا ثواب حاصل ہوتا ہے، ان فوائد و ثمرات کے ساتھ ساتھ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بے شمار دینی و دنیوی پریشانیوں سے بھی نجات ملتی ہے کہ مسافر کی دُعا مقبول و مُستجاب ہے۔ چنانچہ حضرت سَیدنا اَبُو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین دُعائیں ایسی ہیں کہ جن کی قبولیت میں کوئی شک نہیں: (۱) مَظلوم کی دُعا (۲) مُسافر کی دُعا (۳) اولاد کے حق میں باپ کی دُعا۔^(۳)

نئی زندگی مل گئی

ایک مَر دُور کے گردے فیل ہو گئے۔ عزیزوں نے اسپتال میں داخل کروادیا۔ اُس کا اوباش بھانجا عیادت کے لیے آیا۔ ماموں جان زندگی کی آخری گھڑیاں گن رہے تھے۔ اس کا دل بھر آیا اور آنکھوں سے آنسو پھلک پڑے۔ اُس نے سُن رکھا تھا کہ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے میں سفر کے دوران دُعا قبول ہوتی ہے۔ چنانچہ وہ مدنی قافلے میں سفر پر چل دیا اور خوب گڑ گڑا کر ماموں جان کی صحت یابی کے لیے دُعا کی۔ جب واپس پلٹا تو ماموں جان صحت یاب ہو کر گھر بھی آ چکے تھے اور اب نماز کے لیے گھر سے نکل کر خیرِ ماں خیرِ ماں مسجدِ رواں دواں تھے۔ یہ رحمت بھر امنظر دیکھ کر اُس نوجوان نے گناہوں بھری زندگی سے توبہ کی اور اپنے آپ کو دعوتِ اسلامی کے مدنی رنگ میں رنگ لیا۔^(۴)

دُور گمبھیر ہو کوئی دلگیر ہو ہوں گی حل مشکلیں، قافلے میں چلو

① کنز العمال، کتاب الاذکار، الفصل الثانی فی آداب الدعاء، الجزء: ۲، ۳۵/۱، حدیث: ۳۲۰۹۔

② فضائل دُعا، ص ۸۸۔

③ ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حق الوالدین، ۳/۳۶۲، حدیث: ۱۹۱۲۔

④ فیضانِ سنّت، ۱/۸۲۔

غم کے باؤل چھٹیں ٹوب خوشیاں ملیں دل کی کلیاں کھلیں، قافلے میں چلو

(وسائلِ بخشش)

پیر و مرشد کے لیے دُعاے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں

سوال: اپنے پیر و مرشد کے لئے دُعاے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیر و مرشد کے لئے دُعاے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں اپنے پیر و مرشد سَیِّدِ قُطْبِ مَدِیْنہ مولانا ضیاء الدِّین احمد مدنی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کے لئے دُعاے مَغْفِرَت کرتا ہوں۔ مرشد تو مرشد، صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ کے لئے بھی دُعاے مَغْفِرَت کرنا جائز ہے باوجود یہ کہ اللہ پاک نے ان سے بلا حساب جَنّت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی طرح ہر اُس شخص کے لئے دُعاے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں جس کا خاتمہ ایمان پر ہو اہو۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا
وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي
قُلُوبِنَا غِلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ ﴿۱۰﴾
ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو ان کے بعد آئے عرض کرتے ہیں، اے
ہمارے رب! ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے
ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ
رکھ، اے رب ہمارے! بے شک تو ہی نہایت مہربان رحم والا ہے۔
(پ ۲۸، الحشر: ۱۰)

اس آیت مبارکہ کے تحت خَوَاتِنُ الْعِرْفَان میں ہے: جس کے دل میں کسی صحابی کی طرف سے بغض یا گدورت ہو اور وہ اُن کے لئے دُعاے رَحْمَت و اسْتِغْفَار نہ کرے وہ مومنین کی اقسام سے خارج ہے۔^(۱)

مُتَعَدِّدِ احادیثِ مبارکہ میں ہے کہ سرکارِ عالی و قار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لوگوں کو صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ کے انتقال کے بعد اُن کے لئے اسْتِغْفَار کرنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ حضرت سَیِّدِنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ سے روایت ہے کہ جس دن شاہِ حبشہ نجاشی رَضِیَ اللہ عَنْہُ^(۲) کا انتقال ہوا، رَسُوْلِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ کو

① تفسیر خزانِ العرفان، پ ۲۸، الحشر، تحت الآیہ: ۱۰، ص ۱۰۱۔

② نجاشی حبشہ کے ہر بادشاہ کا لقب ہے البتہ حدیثِ پاک میں مذکور شاہِ حبشہ کا اصل نام اُحمہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ ہے جو کہ مُتَعَدِّدِ احادیثِ مبارکہ میں بھی مروی ہے، عربی میں اس کا معنی ”عظیْمہ“ ہے۔ (شرح صحیح مسلم للنووی، الجزء: ۷، ص ۲۲/۲۳)

ان کے انتقال کی خبر دی اور فرمایا: اِسْتَغْفِرُكُمْ لِإِنِّي أَهْبَأُكُمْ لِنَفْسِي لِيَسْتَغْفِرَ اللَّهُ عَنْكُمْ (۱)

امیرُ الْمُؤْمِنِينَ حضرت سیدنا عثمان بن عفّان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کے غلام حضرت سیدنا ہانی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مِیّت کو دَفن کرنے سے فارغ ہوئے تو اس پر کھڑے ہو کر فرمایا: اپنے بھائی کے لئے اِسْتِغْفَار کرو اور اس کے لئے (قبر کے سوال و جواب میں) ثابت قدمی کا سوال کرو کہ اب ان سے (قبر میں) سوال کیا جائے گا۔ امام ابو داؤد رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ وہ بِحَیْر بن رِیّسان رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تھے۔ (۲)

تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ عَنْہُمْ جنتی ہیں

یاد رہے کہ تمام صحابہ کرام رَضِيَ اللہُ عَنْہُمْ اَعْلٰی وَاَدْنٰی (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنتی ہیں، وہ جہنم کی بھٹک (یعنی ہلکی سی آواز بھی) نہ سنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مرادوں میں رہیں گے، محشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا استقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ یہ سب مضمون قرآن عظیم کا ارشاد ہے۔ (۳)

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَسْتَوِي مِنْكُمْ مَنْ أَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَتْلٍ ۚ
أُولَٰئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً مِنَ الَّذِينَ أَنْفَقُوا مِنْ بَعْدِ
وَقَتْلِهِ ۚ وَكَلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنٰی ۚ (پ ۲، الحدید: ۱۰)

ایک اور مقام پر اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَسْتَوِي الْقُعْدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِی الصَّمَرِ
وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ ۚ فَصَلَّ اللَّهُ
الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقُعْدِينَ دَرَجَةً ۚ

۱..... نسائی، کتاب الجنائز، باب الامر بالاستغفار للمؤمنین، ص ۳۴۲، حدیث: ۲۰۳۹۔

۲..... ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب المیت یصلی علی قبرہ بعد حین، ۳/۲۸۹، حدیث: ۳۲۲۱۔

۳..... بہار شریعت، ۱/۲۵۴، حصہ ۱۔

وَكَلَّاهُ عَدَا اللَّهِ الْحُسْنَىٰ ۖ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى

بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور

الْقُعْدِيْنَ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿۵﴾ (پ: ۵، النساء: ۹۵)

اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں پر بڑے ثواب سے فضیلت دی ہے۔

ان آیات مبارکہ کے تحت مجتہد مفسرین نے لکھا ہے کہ اللہ پاک کا یہ وعدہ جنت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے دونوں گروہوں سے ہے یعنی فتح مکہ سے قبل ایمان لانے والے اور فتح مکہ کے بعد ایمان لانے والے اور جہاد میں شرکت کرنے والے اور بیٹھنے والے، اور ﴿الْحُسْنَىٰ﴾ سے مراد جنت ہے البتہ ان کے مقام و مرتبے کے اعتبار سے جنت کے درجات مختلف ہوں گے جیسا کہ ان مذکورہ آیات کے تحت تفسیر ابن عباس، تفسیر جلالین، تفسیر کبیر، تفسیر بیضاوی، تفسیر خازن اور تفسیر روح المعانی وغیرہ میں مذکور ہے۔

چھوٹے بچے کا تیج کرنا کیسا؟

سوال: چھوٹا بچہ فوت ہو جائے تو کیا اس کا تیج وغیرہ کر سکتے ہیں؟

جواب: کر سکتے ہیں۔ چھوٹے بچے کو بھی اگر ایصالِ ثواب کریں تو اس کو ثواب پہنچتا ہے۔ تیج، دسواں، چالیسواں یہ سب ایصالِ ثواب کے ذرائع ہیں^(۱) ان کا کرنا کارِ ثواب ہے، نہ کریں تو گناہ نہیں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے چھوٹے بچے کو ایصالِ ثواب کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ضرور جائز ہے اور بے شک ثواب پہنچتا ہے، اہل سنت کا یہی مذہب ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں کہ بچہ اہل ثواب میں سے ہے۔ (کیونکہ) حدیث شریف کی تفسیر حیات، علمائے کرام کے ارشادات مطلق مذکور ہیں کہ جن میں کوئی تخصیص نہیں (یعنی بالغ و نابالغ کی کوئی قید مذکور نہیں)۔^(۲) ایصالِ ثواب کا طریقہ اور اس کے بارے میں دلچسپ معلومات حاصل کرنے کے لئے مکتبۃ الہدیۃ کا مختصر سار سالہ ”فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ“ ملاحظہ فرمائیے۔

- ۱۔۔۔۔۔ سوم، جہلم کی مجالس میں نیز گیارہویں شریف کی نیاز کی دعوت وغیرہ کے مواقع پر ایصالِ ثواب کے لئے ”تقسیم رسائل“ کے مدنی بستے لگوائیئے۔ ایصالِ ثواب کے لئے اپنے حرمِ عویزوں کے نام ڈلو کر فیضانِ سنت، نماز کے احکام اور دیگر چھوٹی بڑی کتابیں، رسالے اور پمفلٹ وغیرہ تقسیم کرنے کے خواہشمند اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ الہدیۃ سے رجوع فرمائیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
- ۲۔۔۔۔۔ فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۱۲۲۔

حج و عمرے کے لئے سوال کرنا کیسا؟

سوال: کیا حج و عمرے کے لئے سوال کر سکتے ہیں؟

جواب: ہر گز نہیں کر سکتے۔ حج و عمرہ کرنے والے کے پاس اپنے سفر و طعام کے تمام اخراجات ہونے چاہئیں۔ صَدْرُ الْاَقَاضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اپنی تفسیر خَزَائِنُ الْعُرْفَان میں پارہ 2 سورۃ الْبَقَرۃ کی آیت 197: ﴿وَتَذَرُوْا اِنْ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی﴾ (ترجمہ کنز الایمان: اور توشہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔) کے تحت فرماتے ہیں: بعض یمنی حج کے لئے بے سامانی کے ساتھ روانہ ہوتے تھے اور اپنے آپ کو مُتَوَكِّل کہتے تھے اور مَنَّہ مَنَّہ مہ میں پہنچ کر سوال شروع کر دیتے اور کبھی غَصَب و خیانت کے مُرتکب ہوتے۔ ان کے بارے میں آیت مُقَدَّسَہ نازل ہوئی اور حکم ہوا کہ توشہ لے کر چلو، اوروں پر بار نہ ڈالو، سوال نہ کرو کہ بہتر توشہ پرہیز گاری ہے۔^(۱) حج و عمرہ کے لئے سوال کرنا درکنار فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ نے یہاں تک لکھا ہے کہ غسل کے بعد احرام باندھنے سے پہلے اپنے بدن پر خوشبو لگائیے بشرطیکہ اپنے پاس موجود ہو، اگر اپنے پاس نہ ہو تو کسی سے خوشبو کا سوال مت کیجئے۔^(۲)

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا جذبہ عمل

جب سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کرنے کی مُمانَعَت فرمائی تو بعض صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا حال یہ ہو گیا کہ اگر وہ سواری پر ہوتے اور ان کا چابک گر جاتا تب بھی کسی سے نہ کہتے کہ اٹھا دو، خود ہی نیچے اتر کر اٹھا لیتے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے فرمایا: ”وَلَا تَسْأَلُوا النَّاسَ شَيْئًا لِّعِنِّي لَوْ كُنْتُ مِنْكُمْ“ تو راوی فرماتے ہیں کہ بعض صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ ایسے بھی تھے کہ اگر ان کا چابک گر جاتا تو کسی سے نہ کہتے کہ یہ چابک انہیں اٹھا کر دیں۔^(۳)

① تفسیر خزان العرفان، پ ۲، البقرة، تحت الآية: ۱۹۷، ص ۶۷۔

② درمختار مع رد المحتار، کتاب الحج، فصل فی الاحرام، ۵۹۹/۳۔

③ ابوداود، کتاب الزکاة، باب کراہیۃ المسئلة، ۱۶۹/۲، حدیث: ۱۶۲۲۔

جنت کی ضمانت

حضرت سیدنا ثوبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دے کہ لوگوں سے کوئی چیز نہ مانگے، تو میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔ حضرت سیدنا ثوبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عرض گزار ہوئے کہ میں اس بات کی ضمانت دیتا ہوں۔ چنانچہ وہ کسی سے کچھ نہیں مانگا کرتے تھے۔^(۱) حضرت سیدنا ثوبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بارے میں ایک اور حدیث پاک میں ہے کہ جب حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سوال کرنے سے ممانعت فرمائی تو حضرت سیدنا ثوبان رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سواری پر سوار ہوتے اور چابک نیچے گر جاتا تو کسی سے نہ فرماتے کہ مجھے اٹھا کر دوبلکہ خود نیچے تشریف لاتے اور اٹھالیتے۔^(۲)

”یَاعَفُوْا“ کے ۵ حُرُوف کی نسبت سے سوال کرنے پر ۵ وعیدیں

سوال: سوال کرنے کے بارے میں چند ایک وعیدیں ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: بلا ضرورت شرعیہ سوال کرنے کی ممانعت پر کثیر احادیث وارد ہیں جن میں سے پانچ فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: (۱) جو مال بڑھانے کے لئے لوگوں سے ان کے اموال کا سوال کرتا ہے، وہ انگارے کا سوال کرتا ہے تو چاہے زیادہ مانگے یا کم کا سوال کرے۔^(۳) (۲) جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے پاس اتنا ہو جو اسے بے نیاز کر دے تو بروز قیامت اس حال میں آئے گا کہ سوال کرنے کی وجہ سے اس کے چہرے پر خراشیں پڑی ہوں گی۔^(۴) (۳) جس شخص نے بغیر فاقے کے سوال کیا تو بلاشبہ وہ انگارہ کھاتا ہے۔^(۵) (۴) جو شخص لوگوں سے سوال کرے حالانکہ نہ اسے فاقہ پہنچا، نہ اتنے بال بچے ہیں جن کی طاقت نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت نہ ہو

① مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ثوبان، ۳۲۲/۸، حدیث: ۲۲۲۳۔

② ابن ماجہ، کتاب الزکاة، باب کراہیۃ المسئلة، ۴۰۰/۲، حدیث: ۱۸۳۷۔

③ مسلم، کتاب الزکاة، باب کراہیۃ المسئلة للناس، ص ۴۰۱، حدیث: ۲۳۹۹۔

④ ترمذی، کتاب الزکاة، باب من تحمل لہ الزکاة، ۱۳۸/۲، حدیث: ۶۵۰۔

⑤ مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث حبشی بن جنادۃ السلولی، ۱۶۲/۶، حدیث: ۱۷۵۱۶۔

گا۔^(۱) (۵) جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس اتنا ہے کہ اسے بے پروا کرے، وہ آگ کی زیادتی چاہتا ہے۔ عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیا مقدار ہے جس کے ہوتے ہوئے سوال جائز نہیں؟ فرمایا: دن اور رات یارات اور دن کا کھانا۔^(۲)

مسکین کی تعریف

سوال: مسکین کی تعریف بھی بتادیتے۔

جواب: جس کے پاس ایک دن کے کھانے اور پہننے کا نہ ہو وہ مسکین ہے۔ اگر کپڑے ہیں، کھانا نہیں تو کھانے کے لئے سوال کر سکتا ہے۔ کھانا ہے اور کپڑے نہیں تو اب کپڑے مانگ سکتا ہے۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو حتیٰ کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے بھی سوال کرنے کا محتاج ہو پس اس کے لئے سوال کرنا حلال ہے جبکہ فقیر کے لئے سوال کرنا حلال نہیں کیونکہ بدن کو ڈھانپنے کے بعد جو ایک دن کے کھانے کا مالک ہو اس کے لئے سوال کرنا حلال نہیں۔^(۳)

پیشہ ور بھکاریوں کے بارے میں حکم

سوال: بعض لوگ جو بطور پیشہ بھیک مانگتے ہیں ان وعیدوں کی رو سے وہ تو سخت مجرم ہوئے؟

جواب: جی ہاں! میرے آقا، اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے پیشہ ور گداگروں (بھکاریوں) کے بارے میں سوال کیا گیا تو ارشاد فرمایا: جو اپنی ضروریات شرعیہ کے لائق مال رکھتا ہے یا اس کے کسب پر قادر ہے اسے سوال حرام اور جو اس مال سے آگاہ ہو اسے دینا حرام اور لینے اور دینے والا دونوں گنہ گار و مبتلائے آثنام (یعنی گناہوں میں مبتلا ہوئے)۔^(۴) فتاویٰ ہندیہ میں ہے: جس کے پاس اس دن کے کھانے کے لئے موجود ہو اس کے لئے سوال کرنا حلال

① شعب الایمان، باب فی الزکاة، فصل فی الاستعفاف عن المسئلة، ۲/۴۷، حدیث: ۳۵۲۶۔

② سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب قسم الصدقات، باب لا وقت فیما یعطی الفقراء... الخ، ۴/۳۹، حدیث: ۱۳۲۱۲۔

③ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الزکاة، الباب السایع فی المصارف، ۱/۱۸۷-۱۸۸۔

④ فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۰۷۔

نہیں۔ سائل نے اس طریقے پر جو جمع کیا وہ خبیث مال ہے۔^(۱)

گداگری کی موجودہ صورتِ حال

صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آج کل ایک عام بلایہ پھیلی ہوئی ہے کہ اچھے خاصے تندرست چاہیں تو کما کر اوروں کو کھلائیں، مگر انہوں نے اپنے وجود کو بیکار قرار دے رکھا ہے، کون محنت کرے مصیبت جھیلے، بے مشقت جو مل جائے تو تکلیف کیوں برداشت کرے۔ ناجائز طور پر سوال کرتے اور بھیک مانگ کر پیٹ بھرتے ہیں اور بہتیرے ایسے ہیں کہ مَر دُورِی تو مَر دُورِی، چھوٹی موٹی تجارت کو ننگ و عار (شرم و ذلت کا کام) خیال کرتے اور بھیک مانگنا کہ حقیقتہً ایسوں کے لئے بے عزتی و بے غیرتی ہے، مایہ عزت جانتے ہیں اور بہتوں نے تو بھیک مانگنا اپنا پیشہ ہی بنا رکھا ہے، گھر میں ہزاروں روپے ہیں، سود کالین دین کرتے، زراعت وغیرہ کرتے ہیں مگر بھیک مانگنا نہیں چھوڑتے، اُن سے کہا جاتا ہے تو جواب دیتے ہیں کہ یہ ہمارا پیشہ ہے واہ صاحب واہ! کیا ہم اپنا پیشہ چھوڑ دیں! حالانکہ ایسوں کو سوالِ حرام ہے اور جسے ان کی حالت معلوم ہو، اُسے جائز نہیں کہ ان کو دے۔^(۲)

ناسمجھ بچے کے ذبیحے کا حکم

سوال: ناسمجھ بچے کا ذبیحہ حلال ہے یا حرام؟

جواب: ناسمجھ بچے کا ذبیحہ حرام ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جن، مُرتد، مُشرک، مُجوسی، مجنون (یعنی پاگل)، ناسمجھ اور اُس شخص کا جو قصدِ تکبیر ترک کر دے ذبح شدہ جانور حرام و مُردار ہے اور ان کے علاوہ کا حلال ہے جبکہ رگیں ٹھیک کٹ جائیں، اگرچہ ذبح کرنے والی عورت ہو یا سمجھ والا بچہ یا گونا گویا بے ختنہ ہو اور اگر ذبح ہونے والا شکار ہو تو یہ بھی شرط ہے کہ ذبیحہ حَرَم میں نہ ہو ذابح (یعنی ذبح کرنے والا) احرام کی حالت میں نہ ہو۔^(۳)

① فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، باب الخامس عشر فی الکسب، ۳۴۹/۵۔

② بہارِ شریعت، ۱/۹۴۰، حصہ ۵۔

③ فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۲۴۲۔

احرام کی حالت میں مرغی ذبح کرنا

سوال: احرام کی حالت میں مرغی ذبح کر سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: کر سکتا ہے۔ صَدْرُ الشَّيْئَةِ، بِذَرْ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اس عنوان:

”یہ باتیں احرام میں جائز ہیں“ کے تحت لکھتے ہیں: پالتو جانور اونٹ، گائے، بکری، مرغی وغیرہ ذبح کرنا۔^(۱)

ہوٹل سے بغیر اجازت پانی پینا یا ہاتھ دھونا کیسا؟

سوال: کیا ہوٹل سے بغیر پوچھے پانی پی سکتے ہیں یا وہاں کا کھانا نہ کھانے کے باوجود ہاتھ دھو سکتے ہیں؟

جواب: مالک کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کر سکتے۔ بہار شریعت میں ہے: بالغ کا بھرا ہوا (پانی جو اس کی ملک ہو) بغیر

اجازت صرف (استعمال) کرنا بھی حرام ہے۔^(۲) ہاں اگر اجازت ہو تو حَرَج نہیں، اجازت کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں:

اجازت صراحۃً ہو جیسے مالک نے زبان سے کہہ دیا کہ گاہگ غیر گاہگ ”ہر ایک کو پینے اور استعمال کرنے کی اجازت

ہے۔“ یا یہی الفاظ کسی ٹشکی یا واٹر کولر پر لکھوا دیئے یا کوئی اور ذریعہ جس سے مالک کی طرف سے اجازت معلوم ہو جائے۔

اجازت دلالت ہو جیسا کہ وہاں عرف و عادت ہو کہ مسافروں یا راہ گروں کو پانی پینے سے منع نہیں کیا جاتا جیسا کہ اعلیٰ

حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سبیل کے پانی کے بارے میں فرماتے ہیں: مالک آب (یعنی پانی کے مالک) کی اجازت مُطْلَقاً یا اس شخص

خاص کے لئے صراحۃً خواہ دلالت ثابت ہو۔ صراحۃً یہ کہ اُس نے یہی کہہ کر سبیل لگائی ہو کہ جو چاہے پئے، وضو کرے،

نہائے اور اگر فقط پینے اور وضو کے لئے کہا تو اس سے غسل روا (یعنی جائز) نہ ہو گا اور خاص اُس شخص کے لئے یوں کہ سبیل

تو پینے ہی کو لگائی مگر اُسے اُس سے وضو یا غسل کی اجازت خود یا اس کے سوال پر دی اور دلالت یوں کہ لوگ اس سے وضو

کرتے ہیں اور وہ منع نہیں کرتا یا سقائے قدیم ہے اور ہمیشہ یوں ہی ہوتا چلا آیا ہے یا پانی اس درجہ کثیر ہے جس سے ظاہر ہے

کہ صرف پینے کو نہیں مگر جبکہ ثابت ہو کہ اگرچہ کثیر ہے صرف پینے ہی کی اجازت دی ہے فَإِنَّ الصَّرِيحَ يَفُوقُ الدَّلَالَۃَ

① بہار شریعت، ۱/ ۱۰۸۱، حصہ: ۶۔

② بہار شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ: ۲۔

(یعنی صراحت کو ذلالت پر فوقیت حاصل ہے) اور شخص خاص کے لئے یوں کہ اس میں اور مالک آب میں کمال انبساط و اتحاد ہے یہ اس کے ایسے مال میں جیسا چاہے تصرف کرے، اُسے ناگوار نہیں ہوتا۔^(۱) اسی کی مثل چند مسائل فقہیہ ذکر کرنے کے بعد جلد ۲ صفحہ ۴۸۹ پر فرماتے ہیں: ”خلاصہ یہ ہے کہ اصل دار و مدار عُرف پر ہے۔“ بہر حال اجازت کی جو صورت بھی ہو اس کے مطابق ہی پانی استعمال کر سکتے ہیں یعنی جس کام کے لئے، جتنے استعمال کی اجازت ہو، اسی قدر اسی کام میں صرف کیا جاسکتا ہے جیسے پانی پینے کے لئے ہے تو کپڑا وغیرہ نہیں دھو سکتے یا کسی بڑے برتن یا واٹر کولر وغیرہ میں بھر کر دوسری جگہ نہیں لے جاسکتے۔ اسی طرح استعمال عُرف و عادت سے ہٹ کر ہو تو بھی مالک سے اجازت لئے بغیر استعمال نہیں کر سکتے۔ پھر یہ اجازت ہوٹل کے مالک سے یا اس کے قائم مقام سے لی جائے۔ صرف ”بیرے“ یعنی ہوٹل کے ملازم کی اجازت بھی کافی نہیں۔

مالک کی اجازت کے بغیر پتھر اٹھانے کا حکم

سوال: کیا ہم امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ادا کو اپنانے کے لئے سڑک پر پڑے ہوئے پتھروں کے ڈھیر میں سے گول پتھر چُن سکتے ہیں؟

جواب: اس ادا کو اپنانا اگرچہ بڑی سعادت کی بات ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ غیر ضروری گفتگو سے بچنے کے لئے اپنے مبارک منہ میں پتھر لئے رہتے تھے۔^(۲) سڑک پر پڑے ہوئے پتھر اٹھانے کی مختلف صورتیں ہیں: مثلاً (۱) اگر کسی جگہ استعمال میں آنے والے قیمتی پتھروں کا ڈھیر ہو وہاں سے اٹھانا منع ہے کہ تعمیر میں استعمال ہونے والے پتھر کسی جگہ جمع شدہ رکھے ہوں ان میں سے لینا کسی کی ملکیت میں ناجائز تصرف ہے۔ (۲) اگر پتھر قیمتی نہ ہوں یعنی ایسے نہ ہوں جو بکتے ہوں، عام راستے پر پڑے ہوں انہیں اٹھانے میں حرج نہیں کہ وہ کسی کی ملکیت میں نہیں۔ (۳) یونہی تعمیراتی کم قیمت پتھروں میں سے کوئی ایک آدھ پتھر عام راستے پر پڑا ہوا نظر آئے تو اُسے اٹھانے میں

① فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۳۸۱ -

② کیمیائے سعادت، رکن سوم، مہلکات، ۲/ ۵۶۳ -

بھی خرچ نہیں کہ معمولی بے قیمت سی چیز ہے، مالک کی طرف سے ایسی معمولی سی بے قیمت چیزیں اگر کہیں پڑی ہوں تو دلالتِ اباحت ہوتی ہے جو چاہے استعمال کر لے۔ جیسا کہ علامہ ابنِ نجیم مصری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کوئی ایسی چیز پائی جو بے قیمت ہے جیسے کھجور کی گٹھلی، آنا کا چھلکا ایسی اشیاء میں اعلان کی حاجت نہیں کیونکہ معلوم ہوتا ہے اسے چھوڑ دینا اباحت (یعنی دوسروں کے لئے جائز کر دینا) ہے کہ جو چاہے لے لے اور اپنے کام میں لائے اور یہ چھوڑنا تَبْدِیْلِک (مالک بنانا) نہیں کہ مَجْہُول (نامعلوم) کی طرف سے تَبْدِیْلِک (مالک بنانا) صحیح نہیں لہذا وہ اب بھی مالک کی ملک میں باقی ہے اور (بعض فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں کہ) یہ حکم اُس وقت ہے کہ وہ مُتَقَرِّق (منتشر) ہوں اور اگر اکٹھی ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ مالک نے کام کے لئے جمع کر رکھی ہیں لہذا محفوظ رکھے۔^(۱)

پُرانی قبض دُور کرنے کے چند آسان نسخے

سوال: پُرانی قبض دُور کرنے کے لئے چند آسان نسخے ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: روزانہ پانچ عدد انجیر کھالیا کریں۔ چار، پانچ عدد بیج سمیت کپکے آم رو دکھا لیجئے۔ مناسب مقدار میں پیتا کھا لیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللہ پیٹ صاف ہو جائے گا۔ ہر چوتھے دن تین چار چمچ اسپنغول کی بھوسی یا ایک چمچ کوئی سا بھی ہاضم چُورن پانی کے ساتھ نگل لیجئے۔ اسپنغول یا ہاضم چُورن کے روزانہ استعمال سے اکثر یہ بے اثر ہو جاتا ہے۔ اگر آپ کا ڈاکٹر اجازت دے تو ہر دو یا تین ماہ بعد پانچ دن تک صبح و شام ایک ایک ٹکیہ گرامیکس ۴۰۰ ملی گرام Gramex 400mg (Metronidazole) استعمال کیجئے۔ قبض، بد ہضمی وغیرہ امراض اور پیٹ کی اصلاح کے لیے اِنْ شَاءَ اللہ ایک بہترین دوا ثابت ہوگی لیکن جب بھی اس ٹکیہ کا استعمال شروع کریں تو مسلسل پانچ دن پورے کرنا ضروری ہے۔ خالی پیٹ میں بھی لے سکتے ہیں۔



وزق ضائع ہونے سے بچانے کے ۹ مدنی پھول

(۱) کھانے کے دوران روٹی ہمیشہ سالن کے برتن کے اوپر کر کے توڑنے کی عادت بنائیے (۲) کوئی لقمہ یا دانہ اگر گر جائے تو اٹھا کر پونچھ کر کھا لیجئے کہ مغفرت کی بشارت ہے (۳) دسترخوان پر گرنے والے دانے احتیاط کے ساتھ گائے، بکری، مرغی نیز چوہوں کو بھی کھلائے جاسکتے ہیں (۴) کھانے یا شربت وغیرہ پینے کے بعد برتن چاٹ کر دھو کر پی لیجئے! غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔ (۵) گلاس میں بچا ہوا مسلمان کا صاف ستھرا جھوٹا پانی خوا مخواہ پھینک دینا اسراف ہے (۶) بچی ہوئی روٹیاں بھی ضائع نہ ہونے دیجئے، جانوروں کو کھلا دیجئے یا ٹکڑے کر کے شوربے میں پکا لیجئے، بہترین کھانا بن جائے گا۔ (ماخوذ از کھانے کا اسلامی طریقہ، ص 8 تا 32) (۷) ہڈی وغیرہ اس قدر چوس چاٹ لیجئے کہ بوٹی کا کوئی جز اور کسی قسم کے غذائی اثرات باقی نہ رہیں، ضرور تارکابی میں ہڈی جھاڑ لیجئے تاکہ کوئی دانہ وغیرہ اٹکا ہو تو باہر آجائے (۸) اکثر لوگ مچھلی کی کھال پھینک دیتے ہیں اسے بھی کھا لینا چاہئے۔ (ماخوذ از آداب طعام، ص 97)

آج تک جتنا بھی اسراف ہوا اُس سے توبہ کر لیجئے! یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! آج تک میں نے جتنا بھی اسراف کیا اُس سے اور تمام صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے توبہ کر تا ہوں اور تیری عطا کردہ توفیق سے آئندہ گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کروں گا، یا ربِّ مُصْطَفٰے! میری توبہ قبول فرما اور مجھے بے حساب بخش دے۔

(آداب طعام، ص 78)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب

(مع دیگر دلچسپ سوال جواب)

شیطان لاکھ ہستی دلائے یہ رسالہ (۱۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اس کی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہو گا جس نے تم میں سے مجھ پر دُنیا کے اندر بکثرت دُرود شریف پڑھے ہوں گے۔ (۱)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

معلومات سے کورا گونگا بہرا

گونگے بہرے اسلامی بھائیوں اور عُمومی اسلامی بھائیوں پر مشتمل ایک مدنی قافلہ راہِ خدا میں سفر کرتا ہوا کسی علاقے میں پہنچا۔ وہاں مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہونے والے ایک گونگے بہرے نوجوان پر اشاروں کی زبان میں انفرادی کوشش کرتے ہوئے جب اُسے نبی کریم، رُغُوْفُ رَحِیْم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شانِ مبارکہ کے مُتَعَلِّق بتایا گیا تو وہ چونک کر اشاروں میں پوچھنے لگا: یہ کون ہیں؟ یعنی وہ گونگا بہرا نوجوان، نبی آخر الزمان، سلطانِ دو جہان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بالکل ہی انجان تھا۔ بہر حال مبلغِ دعوتِ اسلامی نے اس کو اشاروں کی زبان میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذاتِ مبارکہ کے مُتَعَلِّق بتایا۔

آہ! ان بے چاروں کو دین کون سکھائے! یقیناً یہ بھی ہمارے اسلامی بھائی ہیں، ہماری توجہ کے مُنتظر ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ان کی راہِ نمائی کیلئے دعوتِ اسلامی کی طرف سے ”مجلسِ برائے خصوصِ اسلامی بھائی“ قائم کی گئی ہے جو ان میں مدنی کام کر

رہی ہے اسلامی بھائیوں کیلئے قفلِ مدینہ کورس کروانے یعنی گوئگے بہروں کی اشاروں کی زبان سکھانے کا باقاعدہ سلسلہ ہے اور اشاروں کی زبان جاننے والے مُبَلِّغِین ان کی تربیت کرتے ہیں۔ ان کی کوششوں سے ڈھیروں ڈھیروں گوئگے بہرے اور نابینا اسلامی بھائی ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شریک ہونے کے ساتھ ساتھ سنتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سنتوں بھرا سفر بھی اختیار کرتے ہیں۔ گوئگے بہروں کی راہ نمائی کیلئے بعض شرعی احکام سوالاً جواباً پیش کئے جاتے ہیں۔

نماز کا بیان

تکبیر تحریمہ

سوال: گوئگے شخص کیلئے تکبیر تحریمہ (یعنی نماز کی پہلی تکبیر) کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: گوئگایا ایسا شخص جس کی زبان کسی بھی وجہ سے بند ہوگئی ہو اس پر تکبیر تحریمہ میں تَلَفُّظ (یعنی الفاظ ادا کرنا) ضروری نہیں، دل میں ارادہ کر لینا ہی کافی ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: جو شخص تکبیر کے تَلَفُّظ پر قادر نہ ہو مثلاً گوئگاہو یا کسی اور وجہ سے زبان بند ہو اس پر تَلَفُّظ واجب نہیں، دل میں ارادہ کافی ہے۔^(۱)

قراءت

سوال: گوئگے کیلئے قراءت (قرآن پاک کی تلاوت) کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: گوئگا چونکہ قرآن مجید پڑھنے پر قادر نہیں ہو تا اس لئے اس پر قراءت کرنا لازم نہیں ہے۔^(۲)

سوال: گوئگا بہرہ قیام میں کیا کرے گا؟ کیا بمقدار فرض و واجب قراءت، چُپ کھڑا رہے گا؟

جواب: جی ہاں! قیام میں بمقدار فرض و واجب قراءت چُپ کھڑا رہے گا۔

نپاکی کی حالت اور قراءت

سوال: اگر کسی گوئگے نے غسل فرض ہونے کی حالت میں قراءت (قرآن پاک کی تلاوت) کا اشارہ کیا تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟

① بہارِ شریعت، ۱/۵۰۸، حصہ: ۳۔

② درمختار، کتاب الصلاۃ، ۲/۲۲۰ مآخوذاً۔

جواب: جی ہاں، اس صورت میں یہ گناہ گار ہو گا کیونکہ اس کے حق میں اشارہ کرنا ایسا ہی ہے جیسے کسی بولنے والے کا کلام (بات) کرنا۔ لہذا جس طرح بولنے والے کے لئے ناپاکی (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں قراءت کرنا حرام ہے اسی طرح گو نگے کیلئے بھی قراءت کا اشارہ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: اگر کسی گو نگے نے ناپاکی (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں قراءت کا اشارہ کیا تو اس کا یہ عمل حرام ہو گا۔^(۱)

امامت

سوال: کیا گو نگا بولنے پر قدرت رکھنے والوں کی امامت کر سکتا ہے؟

جواب: جی نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: قاری (یعنی دُست قرآن پڑھنے والا جس کی نماز دُست قرآن پڑھنے کی وجہ سے فاسد نہ ہوتی ہو) کو گو نگے اور اُٹی (یعنی غلط قرآن پڑھنے والا جس کی نماز غلط قرآن پڑھنے کی وجہ سے فاسد ہوتی ہو) کی اقتدا کرنا صحیح نہیں ہے۔^(۲)

سوال: تو کیا گو نگا گو نگوں کا بھی امام نہیں ہو سکتا؟

جواب: گو نگا گو نگوں کا امام ہو سکتا ہے۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: اگر گو نگا گو نگوں کی امامت کرے تو سارے گو نگوں کی نماز ہو جائے گی۔^(۳)

سوال: گو نگا، اُٹی کا امام بن سکتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا اُٹی جو کہ دُست طور پر تکبیر تحریمہ بھی نہ کہہ سکتا ہو، گو نگا اُس کی امامت کر سکتا ہے۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر اُٹی صحیح طور پر تحریمہ بھی باندھ نہیں سکتا تو گو نگے کی اقتدا کر سکتا ہے۔^(۴)

سوال: کیا گو نگا اُٹی کی اقتدا کر سکتا ہے؟

① قرۃ عیون الاخیار، تکملة رد المحتار، کتاب الاقرار، ۱۲/۱۳۶۔

② فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، ۱/۸۶۔

③ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، ۱/۸۳۔

④ رد المحتار، کتاب الصلاة، ۲/۳۹۱۔ بہار شریعت، ۱/۵۷۰، حصہ: ۳۔

جواب: جی ہاں، گونگا اُٹی کی اقتدا میں نماز ادا کر سکتا ہے۔ صَدْرُ الشَّيْخِہ، بَذْرُ الطَّرِيقِہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اُٹی گونگے کی اقتدا نہیں کر سکتا گونگا اُٹی کی کر سکتا ہے۔^(۱)

نماز کی سنتیں

سوال: اگر مقتدی بہرہو اور امام بالجہر (یعنی بلند آواز سے) قراءت شروع کر دے جبکہ ابھی مقتدی نے ثنا نہیں پڑھی تو کیا اس کیلئے بھی خاموش رہنے اور ثنائہ پڑھنے کا حکم ہوگا؟

جواب: جی ہاں، بہرے کے لئے بھی یہی حکم ہے یعنی بہرا بھی ثنائہ پڑھے۔ صَدْرُ الشَّيْخِہ، بَذْرُ الطَّرِيقِہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: امام نے بالجہر قراءت شروع کر دی تو مقتدی ثنائہ پڑھے اگرچہ بوجہ دُور ہونے یا بہرے ہونے کے امام کی آواز نہ سنتا ہو جیسے جمعہ و عیدین میں پچھلی صف کے مقتدی کہ بوجہ دُور ہونے کے قراءت نہیں سنتے۔^(۲) امام آہستہ پڑھتا ہو تو پڑھ لے۔^(۳)

نمازی گونگا

باب المدینہ (کراچی) کے علاقے لیاقت آباد کی ایک مسجد کے امام صاحب کے بیان کا خلاصہ ہے: کچھ دنوں سے جب بھی میں مسجد میں داخل ہوتا تو ایک نوجوان کو پہلی صف میں موجود پاتا، جو اذان سے پہلے ہی آکر بیٹھ جاتا اور ذکر و اذکار میں مشغول رہتا۔ میں ان سے بے حد متاثر ہوا کہ آج کے پُر فتن دور کے اندر بھرپور جوانی میں عبادت کا ایسا جذبہ...!! نوجوان کا یہ بھی معمول تھا کہ بہت دیر تک دُعائیں مانگتا رہتا۔ میں نے ایک دن ان سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ قوت گویائی اور سماعت سے محروم (یعنی گونگے بہرے) ہیں۔ مزید معلومات کی تو پتا چلا کہ یہ نیک نمازی گونگے بہرے اسلامی بھائی و دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہیں اور ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرنے کے ساتھ ساتھ عاشقانِ رسول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں بھی سنتوں بھر اسفر فرماتے ہیں۔ اب تک یہ 30 دن کے مدنی قافلوں میں

① درمختار کتاب الصلاة، ۳۹۱/۲ - بہار شریعت، ۱/۵۷۰، حصہ: ۳۔

② فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، ۹۰/۱ - غنیۃ الممتع، ص ۳۰۴۔

③ رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی بیان الفتوا ترقی بالشاذ، ۲۳۲/۲ - بہار شریعت، ۱/۵۲۳، حصہ: ۳۔

دو مرتبہ سفر کی سعادت حاصل کر چکے ہیں۔ اس علاقے کے اسلامی بھائیوں کا کہنا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس گونگے بہرے اسلامی بھائی کو مدنی قافلوں میں سفر کی بَرَکت سے ایسا خوفِ خدا حاصل ہوا کہ یہ اکثر تنہائی میں بیٹھ کر دُعائیں مانگتے اور خوفِ خدا سے روتے دکھائی دیتے ہیں۔ جبکہ گونگے بہرے اسلامی بھائی کے والد صاحب کا بیان کچھ یوں ہے کہ میرا بیٹا اب پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے، اس کے علاوہ دیگر مدنی انعامات کے ساتھ ساتھ گونگے بہرے اسلامی بھائیوں کے اس مدنی انعام: ”کیا آج آپ نے قرآن پاک (کنز الایمان) میں کم از کم ایک رکوع کی زیارت فرمائی؟“ پر بھی عمل کرتا ہے چنانچہ میرا بیٹا روزانہ قرآن مجید کی زیارت کرتا ہے اور اسے چومتا بھی ہے۔ دعوتِ اسلامی کا میرے اوپر بہت بڑا احسان ہے جس نے میرے بیٹے کی زندگی کو بدل کر رکھ دیا۔

سجدہ تلاوت

سوال: اگر کسی بہرے نے آیتِ سجدہ تلاوت کی تو کیا اس پر سجدہ واجب ہوگا؟

جواب: اگر اتنی آواز تھی کہ اگر وہ بہرہ ہوتا تو سُن لیتا تو سجدہ واجب ہو گیا ورنہ نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: اگر کسی بہرے نے آیتِ سجدہ تلاوت کی اور بہرہ ہونے کی وجہ سے نہ سُنی (یعنی اتنی آواز تھی کہ بہرہ ہوتا تو سُن لیتا) تو اس پر سجدہ تلاوت واجب ہو جائے گا۔^(۱)

جمعہ کا بیان

سوال: اگر خطیب نے عاقل بالغ مرد بہروں کے سامنے خطبہ جمعہ پڑھا تو کیا خطبہ ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں۔ صَدْرُ الشَّيْخِ، بَذْرُ الطَّرِيقِ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: خطبہ جمعہ کیلئے یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ پاس والے سُن سکیں اگر کوئی امرِ مانع (یعنی رکاوٹ) نہ ہو تو اگر زوال سے پیشتر خطبہ پڑھ لیا یا نماز کے بعد پڑھا، یا تنہا پڑھا یا عورتوں بچوں کے سامنے پڑھا تو ان سب صورتوں میں جمعہ نہ ہوا اور اگر بہروں یا سونے والوں کے سامنے پڑھا یا حاضرینِ دور ہیں کہ سنتے نہیں یا مسافر یا بیماروں کے سامنے پڑھا جو عاقل بالغ مرد

ہیں تو ہو جائے گا۔^(۱)

سوال: جمعہ کیلئے شرط ہے کہ امام کے علاوہ کم از کم تین افراد ہوں، اگر وہ تینوں گونگے ہوں تو کیا جمعہ دُرست ہو جائے گا؟

جواب: اگر جمعہ میں امام کے علاوہ تین مقتدی گونگے ہوں جب بھی جمعہ دُرست ہو جائے گا۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر تین غلام یا مسافر یا بیمار یا گونگے یا آن پڑھ مقتدی ہوں تو جمعہ ہو جائے گا، صرف عورتیں یا بچے ہوں تو نہیں۔^(۲)

حَجَّ کا بیان

سوال: نیت کرنے کے بعد احرام کے لیے ایک بار زبان سے ”تَبَّيْتُ“ کہنا ضروری ہے، گونگے کے لیے کیا حکم ہوگا؟

جواب: صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: احرام کے لئے ایک مرتبہ زبان سے ”تَبَّيْتُ“ کہنا ضروری ہے اور اگر اس کی جگہ سُبْحَنَ اللہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ یا اور کوئی ذکر الہی کیا اور احرام کی نیت کی تو احرام ہو گیا مگر سُنَّت ”تَبَّيْتُ“ کہنا ہے۔ گوناگوں سے چاہئے کہ ہونٹ کو جنبش دے۔^(۳)

کیا گوناگوں کا ذبح کر سکتا ہے؟

سوال: کیا مسلمان گونگے کا ذبح کیا ہو جانور حلال ہے؟

جواب: جی ہاں۔ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: گونگے کا ذبیحہ حلال ہے۔^(۴)

سَلَام کا بیان

سوال: اگر بہرے نے کسی کو سلام کیا تو اس کے جواب کی کیا صورت ہوگی؟

① در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، ۳/۲۲ مأخوذاً۔ بہار شریعت، ۱/۷۶۱، حصہ: ۴۔

② فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ۱/۱۳۸۔ رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی قول الخطیب، ۳/۲۷۔

③ فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الثالث فی الاحرام، ۱/۲۲۲۔ بہار شریعت، ۱/۱۰۷۴، حصہ: ۶۔

④ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنہ وشرائطہ وحکمہ وانواعہ، ۵/۲۸۶۔ بہار شریعت، ۳/۳۱۶، حصہ: ۱۵۔

جواب: بہرے کے سلام کے جواب میں صرف ہونٹوں کو جنبش دینا (یعنی ہونٹ ہلادینا) ہی کافی ہے۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم فرماتے ہیں: سلام اتنی آواز سے کہے کہ جس کو سلام کیا ہے وہ سُن لے اور اگر اتنی آواز نہ ہو تو جواب دینا واجب نہیں۔ جواب سلام بھی اتنی آواز سے ہو کہ سلام کرنے والا سُن لے اور اتنا آہستہ کہا کہ وہ سُن نہ سکا تو واجب ساقط نہ ہوا۔ اور اگر وہ (سلام کرنے والا) بہرہ ہے تو اس کے سامنے ہونٹ کو جنبش دے کہ اس کی سمجھ میں آجائے کہ جواب دے دیا۔ چھینک کے جواب کا بھی یہی حکم ہے۔^(۱)

عاشقِ رسول گونگا

باب المدینہ (کراچی) کے مقیم اسلامی بھائی نے کچھ اس طرح بتایا کہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ترتیبی نشست میں شریک گونگے بہرے اسلامی بھائیوں میں ایک مبلغ اشاروں کی زبان میں بیان فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے دُرودِ پاک کی فضیلت بتائی کہ اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے ہچکلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔^(۲) تو ایک گونگے اسلامی بھائی نے بعد بیان مبلغ اسلامی بھائی کو اشارے میں درخواست کی کہ مجھے دُرودِ پاک اور سلام کرنا سکھائیں۔ مبلغ اسلامی بھائی نے ان کی خیر خواہی کرتے ہوئے انہیں مذکورہ چیزیں سکھانا شروع کیں۔ وہ گونگے بہرے اسلامی بھائی پابندی سے نشست میں شرکت فرماتے رہے۔ آخر کار انہوں نے کچھ ہی عرصے میں اشاروں کی زبان میں سلام کرنا اور دُرودِ پاک پڑھنا سیکھ لیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ انہوں نے اپنا معمول بنالیا کہ جب بھی کسی سے ملاقات ہوتی ہے تو پہلے سلام کرتے ہیں اور پھر مُصافحہ کر کے (یعنی ہاتھ ملا کر) دُرودِ پاک ضرور پڑھتے ہیں۔

نکاح کا بیان

سوال: گونگے کا نکاح کس طرح ہوگا؟

①..... فتاویٰ بزازیۃ علیٰ هامش الفتاویٰ الہندیۃ، ۶/۳۵۵۔

②..... مسند ابی یعلیٰ، مسند انس بن مالک، ۹/۳، حدیث: ۲۹۵۱۔

جواب: گوئے کا نکاح اشارے کے ذریعے ہو گا جبکہ اس کا اشارہ سمجھ میں آتا ہو۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: نکاح جس طرح بول کر ہوتا ہے اسی طرح گوئے کے اشارے سے بھی ہو جائے گا، جبکہ اس کے اشارے سمجھ میں آتے ہوں۔^(۱)

سوال: کیا گوئے ایسوں کے نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں جو بولنے پر قادر ہوں؟

جواب: فتاویٰ ہندیہ میں ہے: گوئے (نکاح کے) گواہ نہیں ہو سکتے کہ جو گونگا ہوتا ہے بہرا بھی ہوتا ہے ہاں اگر گونگا ہو بہرا نہ ہو تو ہو سکتا ہے۔^(۲)

سوال: دو گواہوں میں سے اگر ایک گواہ بہرا ہو اور کوئی اس کے کان پر چیخ کر کہے اور وہ سُن لے تو کیا اب نکاح دُرست ہو جائے گا؟

جواب: اگرچہ ایک ہی گواہ بہرا ہو اور کوئی اس کے کان پر چیخے تو وہ سُن لے تب بھی نکاح اُس وقت تک دُرست نہیں ہو گا جب تک کہ دونوں گواہ ایک ساتھ ایجاب و قبول نہ سُن لیں۔ فتاویٰ خانیہ میں ہے: ایک گواہ سنتا ہوا ہے اور ایک بہرا۔ بہرے نے نہیں سنا اور اس سُننے والے یا کسی اور نے چلا کر اس کے کان میں کہا نکاح نہ ہو اب تک دونوں گواہ ایک ساتھ عاقدین (یعنی معاملے کے دونوں فریقین مثلاً ڈولہا وکیل یا ڈولہا اور ڈلہن) سے نہ سُنیں۔^(۳)

سوال: نکاح میں ایجاب و قبول سے کیا مراد ہے؟

جواب: ایجاب و قبول مثلاً ایک کہے میں نے اپنے کو تیری زوجیت میں دیا، دوسرا کہے میں نے قبول کیا۔ یہ نکاح کے رُکن ہیں۔ پہلے جو کہے وہ ایجاب ہے اور اُس کے جواب میں دوسرے کے الفاظ کو قبول کہتے ہیں۔ یہ کچھ ضرور نہیں کہ عورت کی طرف سے ایجاب ہو اور مرد کی طرف سے قبول بلکہ اس کا اُلٹ بھی ہو سکتا ہے۔^(۴)

سوال: اگر عاقدین (ایجاب و قبول کرنے والے دونوں) گوئے ہوں تو کیا گوئے اس نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں، اگر مرد و عورت دونوں گوئے ہوں تو گوئے اور بہرے بھی اس نکاح کے گواہ ہو سکتے ہیں۔ جیسا کہ

①..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب النکاح، الباب الثانی فیما ینعقد بہ النکاح وما لا ینعقد بہ، ۲۷۰/۱۔

②..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ شرعاً و صفتہ و رکنہ و شرطہ و حکمہ، ۲۶۸/۱۔

③..... فتاویٰ خانیہ، کتاب النکاح، الباب الاول فیما ینعقد بہ انعقاد النکاح، ۱۵۶/۱۔

④..... در مختار و رد المحتار، کتاب النکاح، ۴/۸۷ ملقطاً۔

فتاویٰ شامی میں ہے: عاقدین (ایجاب و قبول کرنے والے دونوں) گونگے ہوں تو نکاح اشارے سے ہوگا۔ لہذا اس نکاح کا گواہ گونگا بھی ہو سکتا ہے اور بہر ا بھی۔^(۱)

طلاق کا بیان

سوال: اگر کسی گونگے نے اپنی بیوی کو اشارے کے ذریعے طلاق (ط۔ لاق) دی تو کیا طلاق ہو جائے گی؟

جواب: جی ہاں، طلاق ہو جائے گی، لیکن یہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ وہ لکھنا نہ جانتا ہو ورنہ لکھ کر دے گا تو ہی ہو گی۔ فَتْحُ الْقَدِير میں ہے: گونگے نے اشارے سے طلاق دی ہو گئی جبکہ لکھنا نہ جانتا ہو اور لکھنا جانتا ہو تو اشارے سے نہ ہو گی بلکہ لکھنے سے ہو گی۔^(۲)

سوال: کیا اشارے سے ہر گونگے کی طلاق ہو جاتی ہے یا صرف اُسی کی ہوتی ہے جو کہ پیدا نشی گونگا ہو؟

جواب: اس سے مراد پیدا نشی گونگا ہے اگر کوئی بعد میں گونگا ہوا اور یوں ہی رہا یہاں تک کہ اس کے اشارے سمجھ میں آنا شروع ہو گئے جب تو طلاق ہو جائے گی اور اگر سمجھ میں نہ آتے ہوں یا ان میں شک ہو تا ہو تو نہیں ہو گی۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: گونگے کی طلاق اشارے کے ذریعے ہو جاتی ہے اس گونگے سے مراد وہ ہے جو کہ پیدا نشی گونگا ہو یا بعد میں ہو ا ہو اور اس کے اشارے سمجھ میں آنے لگ گئے ہوں اور اگر اس کے اشارے ایسے معروف نہ ہوں کہ جو کہے سمجھ میں آجائے یا اس میں شک ہو تا ہو تو باطل ہے (یعنی طلاق نہ ہو گی)۔^(۳)

سوال: اگر گونگے نے اشارے کے ذریعے تین سے کم طلاقیں دیں تو وہ کون سی طلاق قرار دی جائے گی؟

جواب: گونگے نے اگر اشارے کے ذریعے تین سے کم طلاقیں دیں تو وہ رجعی شمار ہوں گی۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: گونگے نے جو طلاق اشارے سے دی اگر تین سے کم ہے تو طلاق رجعی^(۴) شمار ہو گی۔^(۵)



۱..... رد المحتار، کتاب النکاح، الخصاص کی بیرون العلم يجوز الاقتداء به، ۹۹/۴۔

۲..... فتح القدیر، کتاب الطلاق، فصل ویقع طلاق کل زوج اذا کان عاقلًا... الخ، ۳/۳۲۸۔

۳..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیرہ درکنہ و شرطہ... الخ، ۱/۳۵۴۔

۴..... طلاق رجعی کی تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ البدینۃ کی کتاب بہار شریعت جلد ۲، حصہ ۸ سے ”رجعت کا بیان“ ملاحظہ فرمائیے۔

۵..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب الاول فی تفسیرہ درکنہ و شرطہ... الخ، ۱/۳۵۴۔

ظہار کا بیان

سوال: اگر گونگا ظہار (اس کی تعریف آگے موجود ہے) کرے تو کیا دُرست ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں، اگر گونگے کے اشارے سمجھ میں آتے ہیں تو اس کا اشارے کے ذریعے کیا ہوا ظہار ہو جاتا ہے اور اگر لکھنا جانتا ہو تو لکھنے سے بھی واقع ہو جائے گا جبکہ اس کی نیت بھی ظہار کی ہو۔ چنانچہ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: گونگے نے لکھ کر یا ایسے اشارے سے ظہار کیا جو کہ معلوم ہو اور اس کی نیت بھی ہو تو ظہار لازم (یعنی لاگو) ہو جائے گا، جس طرح کہ اس کی دی ہوئی طلاق ہو جاتی ہے۔^(۱)

سوال: ظہار^(۲) کسے کہتے ہیں؟

جواب: اپنی بیوی کو یا اس کے کسی جُز و شائع کو (یعنی مثلاً اس کے آدھے حصے کو) یا ایسے جُز (حصے) کو جو کہ کل سے تعبیر کیا جاتا ہو (یعنی وہ حصہ بدن بول کر پورا جسم مُراد لیا جاتا ہو جیسے سر، گردن وغیرہ) ایسی عورت سے تشبیہ دینا جو اس پر ہمیشہ کیلئے حرام ہو (جیسے ماں، بہن، بیٹی، خالہ، پھوپھی، بھانجی، بھتیجی) یا اس کے کسی ایسے عُضْو (حصے) سے تشبیہ دینا کہ جس کی طرف دیکھنا (اس کے لئے) حرام ہو (جیسے شرمگاہ، ران، پیٹ اور پیٹھ وغیرہ) مثلاً (بیوی سے) کہا کہ تُو مجھ پر میری ماں کی مثل (طرح) ہے یا تیرا سر یا تیری گردن یا تیرا نصف میری ماں کی پیٹھ کی مثل ہے۔^(۳)

سوال: ظہار کا حکم کیا ہے؟

جواب: اس کا حکم یہ ہے کہ جب تک مرد ظہار کا کفارہ ادا نہ کر لے اُس وقت تک اپنی بیوی سے جماع کرنا، شہوت کے ساتھ اس کا بوسہ لینا یا (شہوت سے) اس کو چھونا یا (شہوت کے ساتھ) اس کی شرمگاہ کی طرف نظر کرنا حرام ہے اور بغیر شہوت چھونے یا بوسہ لینے میں حرج نہیں، مگر لُب کا بوسہ بغیر شہوت بھی جائز نہیں۔^(۴)

سوال: ظہار کا کفارہ کیا ہے؟

- ① فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب التاسع فی الظہار، ۵۰۸/۱۔
- ② ظہار کے تفصیلی احکام کیلئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب بہار شریعت جلد ۲، حصہ ۸ میں ”ظہار کا بیان“ اور ”کفارے کا بیان“ پڑھ لیجئے۔
- ③ بہار شریعت، ۲/۲۰۵، حصہ ۸۔
- ④ جوہرۃ النبیۃ، الجزء الثانی، ص ۸۲۔ درمختار مع رد المحتار، کتاب الطلاق، ۱۳۰/۵ ملخصاً۔

جواب: گو نگا اور غیر گو نگا دونوں ہی کیلئے ظہار کے کفارے کی تین صورتیں ہیں (۱) غلام یا کنیز آزاد کرے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو (۲) (سن بھری کے) دو ماہ کے لگاتار روزے رکھے اگر اس پر قدرت نہ ہو تو (۳) ساٹھ مسکینوں کو دو وقت (یعنی صبح، شام کا) کھانا کھلائے یا 60 مسکین کو صدقہ فطر ادا کرے۔^(۱)

سوال: اگر بیوی سے جماع کرنا نہ چاہے یا بیوی ہی فوت ہو جائے تو کیا پھر بھی کفارہ ادا کرنا ہو گا؟

جواب: نہیں۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: ظہار کرنے والا جماع کا ارادہ کرے تو کفارہ واجب ہے اور اگر یہ چاہے کہ وطی نہ کرے اور عورت اُس پر حرام ہی رہے تو کفارہ واجب نہیں اور اگر ارادہ جماع تھا مگر زوجہ مر گئی تو واجب نہ رہا۔^(۲)

لعان کا بیان

سوال: لعان کسے کہتے ہیں؟

جواب: مرد نے اپنی عورت کو زنا کی ٹہمت لگائی اس طرح کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو عَدِّ قَذْف (یعنی تہمت زنا کی حد) اس پر لگائی جاتی۔ یعنی عورت عاقلہ (یعنی عقل والی)، بالغہ، حرہ (یعنی آزاد)، مسلّمہ، عَفِیفَہ (یعنی پاک دامن) ہو تو لعان کیا جائے گا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے حضور پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت (گوئی) دے یعنی کہے کہ میں شہادت (گوئی) دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی ٹہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اُس پر خدا کی لعنت اگر اس امر میں کہ اس کو زنا کی ٹہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ ”اس“ سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت (گوئی) دیتی ہوں خدا کی قسم! اس نے مجھے زنا کی ٹہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ پاک کا غضب ہو اگر یہ اُس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی ٹہمت لگائی۔ لعان میں لفظ شہادت (گوئی) شرط ہے اگر یہ کہا کہ خدا کی قسم کھاتا ہوں کہ سچا ہوں لعان نہ ہوا۔^(۳)

سوال: اگر میاں، بیوی دونوں یا ان میں سے کوئی ایک گو نگا ہو تو کیا ان کے درمیان لعان ہو جائے گا؟

① بہار شریعت، ۲/۲۱۵، حصہ: ۸، ماخوذاً۔

② فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطلاق، الباب العاشر فی الکفارة، ۱/۵۰۹۔

③ بہار شریعت، ۲/۲۲۰، حصہ: ۸۔

جواب: جی نہیں۔ دُرِّ مختار میں ہے: اگر میاں بیوی دونوں گونگے ہوں یا کوئی ایک گونگا ہو تو ان کے درمیان لعان نہیں ہو سکتا۔^(۱)

سوال: اگر لعان کے بعد ابھی قاضی نے تفریق (جدائی) نہیں کی تھی کہ ان میں سے کوئی گونگا ہو گیا تو کیا یہ لعان دُرست ہو جائے گا اور ان کے درمیان جدائی ہوگی؟

جواب: نہیں۔ ان کے درمیان تفریق (جدائی) نہیں ہوگی۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: اگر کوئی تفریق سے پہلے اور لعان کے بعد گونگا ہو گیا تو ان کے درمیان تفریق (جدائی) نہ ہوگی۔^(۲)

سوال: تو کیا اس صورت میں ان پر حد (زنا کی عورت پر، ثہمت کی شوہر پر) ہوگی؟

جواب: جی نہیں۔ اس صورت میں کسی پر حد نہیں ہوگی، کیونکہ شُبہ آگیا اور شُبہ کی وجہ سے حُدود ساقِط (دور) ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ دُرِّ مختار میں ہے: اور نہ کسی کو حد لگے گی کیونکہ شُبہ کی وجہ سے حد دور ہو جاتی ہے۔^(۳)

قسم کا بیان

سوال: اگر کسی نے قسم کھائی کہ کسی سے بھی کلام نہیں کروں گا، پھر اُس نے کسی گونگے یا بہرے سے کلام کر لیا تو کیا اس کی قسم ٹوٹ جائے گی؟

جواب: جی ہاں۔ فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: اگر کسی نے قسم کھائی کہ کسی سے کچھ نہیں بولے گا اور گونگے یا بہرے سے کلام کر لیا تو قسم ٹوٹ جائے گی۔^(۴)

عقیدے کا بیان

”اللہ“ کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟

سوال: آج کل گونگے بہروں کو تربیت دینے والے ”اللہ“ کا اشارہ آسمان کی طرف اُنگلی اٹھوا کر سکھاتے ہیں یہ کہاں تک دُرست ہے؟

①..... درمختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۵/۱۶۲۔

②..... درمختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۵/۱۶۲۔

③..... درمختار، کتاب الطلاق، باب اللعان، ۵/۱۶۲۔

④..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الایمان، الباب السادس فی الیمین علی الکلام، ۲/۱۰۰۔

جواب: یہ طریقہ قطعاً (قطعاً غلط ہے۔ ان بے چاروں کے ذہن میں یہی نظریات بیٹھ جاتے ہوں گے کہ ”اللہ پاک اوپر ہے یا اوپر اُس کا مکان ہے جس میں وہ رہتا ہے یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔“ اللہ پاک جہت (یعنی سمت) سے بھی پاک ہے اور مکان سے بھی۔ آسمان کی طرف اشارہ کرنے کے بجائے ان کو ہاتھ کے ذریعے لفظ ”اللہ“ بنانا سکھانا چاہئے اور اُس کا طریقہ نہایت ہی آسان ہے۔ سیدھے ہاتھ کی انگلیاں معمولی سی کُشاہدہ کر کے انگوٹھے کا سر اوپر کی طرف تھوڑا سا بڑھا کر شہادت کی انگلی کے پہلو کے وسط میں لگا لیجئے اب سیدھی ہتھیلی کی پشت کی طرف دیکھئے تو لفظ اللہ محسوس ہو گا۔ اسی طرح کر کے اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی اگلی طرف دیکھیں گے تو اللہ لکھا ہوا نظر آئے گا۔

فلمیں کُفریات سیکھنے کا ذریعہ ہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کے لئے مکان اور جہت (یعنی سمت) ثابت کرنے والے جملے لوگوں میں کافی رائج ہوتے جا رہے ہیں مثلاً ”اوپر والا“ کہنا تو بہت زیادہ عام ہے۔ جو کہ اکثر لوگوں نے زیادہ تر فلموں ڈراموں سے سیکھا ہے۔ چونکہ ہر مسلمان کُفریات کی پہچان نہیں کر پاتا، اس وجہ سے نہ جانے کتنے مسلمان روزانہ یہ غلطیاں کرتے ہوں گے۔ جن لوگوں سے زندگی میں کبھی ایک بار بھی یہ جملہ صادر ہو گیا ہو انہیں چاہیے کہ اس سے توبہ کریں اور نئے سرے سے کلمہ پڑھیں اور اگر شادی شدہ ہیں تو نئے سرے سے نکاح بھی کریں۔ کاش! مسلمان بُرے خاتمے کا ڈر اپنے اندر پیدا کریں، فلموں ڈراموں اور گانے باجوں سے کنار کشی اختیار کریں اور ضروریات دین کا علم حاصل کریں۔ آہ! موت ہر وقت سر پر کھڑی ہے! موت بیماریوں، دھماکوں، ہنگاموں، سیلابوں، طوفانی بارشوں، زلزلوں، آتش زدگیوں، نیز تیز رفتار گاڑیوں کے حادثوں کے ذریعے اچھے خاصے کڑیل جوانوں کو بھی فوری طور پر اُچک کر لے جاتی ہے اور ساری خرمستیاں اور فنکاریاں خاک میں مل جاتی ہیں۔

جل گئے پروانے شمعیں پانی پانی ہو گئیں

میرا تیرا ذکر ہو کر انجمن میں رہ گیا



”یارب کرم کر“ کے نو خروف کی نسبت سے کمپیوٹر وغیرہ

استعمال کرنے والوں کے لئے 9 مدنی پھول

آز: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ

(1) کمپیوٹر مانیٹر کی جگہ کمپیوٹر ایل سی ڈی (L.C.D) یا ایل ای ڈی (L.E.D) آنکھوں کے لئے کم نقصان

دہ ہے (2) کمپیوٹر اسکرین (Screen) کی روشنی زیادہ تیز نہ رکھیں اور نہ ہی سیوریٹیوب لائٹ کا عکس اس پر

پڑنے دیں (3) اسکرین پر توجہ رکھنے کی کوشش پلکیں چھپکانا کم کر دیتی ہے جس کی وجہ سے آنکھوں میں

تکلیف ہو سکتی ہے، لہذا حسب معمول پلکیں چھپکاتے رہئے (4) پنکھے (Fan) وغیرہ کی ہوا براہ راست آنکھوں

پر نہ پڑنے دیجئے (5) آنکھوں اور اسکرین کا درمیانی فاصلہ 2 سے اڑھائی فٹ رکھئے (6) اسکرین کو آنکھوں

سے 4 یا 5 انچ (Inch) نیچے ہونا چاہئے (7) اگر نظر کے عینک (Glasses) استعمال کرتے ہیں تو کمپیوٹر پر کام

کرتے وقت بھی اسے پہنے رہئے (8) ہر 19 منٹ بعد اسکرین سے نظریں ہٹا کر 19 فٹ دور رکھی چیز کو

19 سیکنڈ دیکھ لیجئے۔ مثلاً سبز گنبد شریف کا ماڈل (Model) رکھ لیا اور ہو بھی مدینے کے رخ پر (9) حدیث

شریف میں ہے: تمام سرموں میں بہتر سرمہ اِشید ہے کہ یہ نگاہ کو روشن کرتا اور پلکیں اگاتا ہے۔ (ابن ماجہ،

115/4، حدیث: 349) ہو سکے تو سوتے وقت روزانہ اِشید سرمہ لگالیا کریں۔

(ماہنامہ فیضان مدینہ، محرم الحرام 1439/ اکتوبر 2017)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ؕ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ؕ

درخت لگانے کے ثواب کمائیے^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرود پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

پودے لگانا کیسا؟

سوال: پودے لگانا کیسا ہے؟

جواب: پودے لگانا ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ایک غلام تھے، دورانِ غلامی آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بڑی تکالیف اٹھائیں اور غلامی ہی کی حالت میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے آقا نے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے یہ طے کیا کہ اگر تم مجھے 300 درخت اور 40 اوقیہ (یعنی 1600 درہم) سونا دے دو تو تم آزاد ہو۔ ایک روایت میں 40 اوقیہ چاندی کا بھی ذکر ہے۔ حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 300 درخت اور 40 اوقیہ سونے (یا چاندی) کے حصول کے سلسلے میں سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضری دی اور اپنے مالک کی طرف سے آزادی کی شرائط بتاتے ہوئے عرض کی کہ یوں میری آزادی کی صورت بن سکتی ہے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا یہ عقیدہ اور ایمان تھا کہ سرکار

① یہ رسالہ ۲۲ ذُ الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ ۱۴۳۹ھ بمطابق 4 اگست 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ”شجر کاری“ کے متعلق ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْبَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② جامع صغیر، حرف الزای، ص ۲۸۰، حدیث: ۴۵۸۰۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سب کچھ دے سکتے ہیں۔ جب سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جَنّت دے سکتے ہیں تو پھر دُنیا کا پودا اور 40 اوقیہ سونا کیوں نہیں دے سکتے؟ دُنیا کی غلامی سے کیوں نہیں چھڑا سکتے؟ سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ سے فرمایا: اپنے بھائی کی مدد کرو۔ اب صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُمْ میں سے کوئی کھجور کے 30 پودے لایا اور کوئی 50 تو اس طرح 300 پودے جمع ہو گئے۔ ایک روایت کے مطابق 500 پودے جمع ہوئے۔^(۱) پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ کو زمین ہموار کرنے کا حکم دیا اور جب زمین ہموار ہوئی تو سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے سارے پودے اپنے دَسْتِ مُبَارک سے لگائے۔^(۲) ایک روایت کے مطابق ایک پودا حضرت سَیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ نے لگایا باقی سب پودے سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے لگائے۔^(۳) یوں سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے پودے لگانے کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بہر حال جو پودے سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے اپنے دَسْتِ مُبَارک سے لگائے وہ جلدی جلدی کھڑے ہو گئے اور ان میں کھجوریں بھی لگ گئیں۔ باقی رہا سونا تو پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے حضرت سَیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ کو سونے کا ایک ٹکڑا بھی عطا فرمایا۔ انہوں نے عرض کی: حضور! سونے کے اس چھوٹے سے ٹکڑے سے کیا ہو گا اور اس سے میرا کام کیسے بنے گا؟ سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے فرمایا: تم یہ سونا لو اور اس کے ذریعے ادائیگی کرو۔ چنانچہ جب اس سونے کے ٹکڑے کا وزن کیا گیا تو اس کا وزن بڑھ گیا اور وہ 40 اوقیہ کے برابر ہو گیا۔ حضرت سَیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْہُ نے یہ سب کچھ اپنے آقا کو دیا اور غلامی سے آزادی حاصل کی۔^(۴) اِس روایت سے معلوم ہوا کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے پودے لگائے ہیں لہذا اگر ہم اِس نیت سے پودے لگائیں کہ سرکارِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے بھی پودے لگائے ہیں تو اِن شاء اللّٰہ ثواب پائیں گے۔



①..... سنن صغریٰ للبیہقی، کتاب المکاتب، باب الکتابۃ علیٰ نجمین... الخ، ۴۰۸/۲، حدیث: ۳۸۲۸۔

②..... ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام سلمان الفارسی، ۴۷/۸، تحت الحدیث: ۳۹۴۶۔

③..... دلائل النبوة، باب ما ظهر فی النحل الّتی غرسها النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم... الخ، ۶/۹۷۔

④..... مسند امام احمد، حدیث سلمان الفارسی، ۱۸۹/۹، حدیث: ۲۳۷۹۸ ملقطاً۔ ارشاد الساری، کتاب مناقب الانصار، باب اسلام

سلمان الفارسی، ۴۷/۸، تحت الحدیث: ۳۹۴۶۔

اہل فارس کی طویل عمر ہونے کی وجہ

حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بہت عظیم اور سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے محبت اور شفقت یافتہ صحابی ہیں اور یہ فارس کے رہنے والے تھے۔ فارس کے رہنے والے لوگوں کی عمریں طویل ہوتی تھی۔^(۱) اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے مفسرین کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ فرماتے ہیں: فارس کے بادشاہ نہروں کی کھدائی اور شجر کاری میں بہت رغبت رکھتے تھے اسی وجہ سے ان کی عمریں بھی لمبی ہوا کرتی تھیں۔ ایک نبی عَلَیْہِ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام نے فارس کے لوگوں کی لمبی عمر سے متعلق اللہ پاک کی بارگاہ میں استفسار کیا تو اللہ پاک نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ یہ لوگ میرے شہر کو آباد کرتے ہیں، اسی وجہ سے یہ دنیا میں زیادہ عرصہ زندہ رہتے ہیں۔ حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے بھی اپنی آخری عمر میں کھیتی باڑی شروع کر دی تھی۔^(۲) تو یوں شجر کاری (یعنی درخت لگانا) اور کھیتی باڑی کرنا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہِمْ سے بھی ثابت ہے۔^(۳)

پودے لگانے کے فضائل

سوال: کیا پودے لگانے کے فضائل بھی ہیں؟^(۴)

جواب: جی ہاں! احادیث مبارکہ میں پودے لگانے کے فضائل بھی بیان ہوئے ہیں۔ پودے لگانے کے فضائل پر تین فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجیے: (۱) جو مسلمان درخت لگائے یا فصل بوئے پھر اس میں سے جو پرندہ یا انسان یا

① حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی عمر ۳۵۰ سال ہوئی ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۵۲۳۵۲۱)

② تفسیر کبیر، پ ۱۲، ہود، تحت الآیۃ: ۶۱، ۱/۳۶۷۔

③ جیسا کہ ایک بار مدینے کے تاجر ادراسی رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہیں تشریف لے جا رہے تھے حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کو ملاحظہ فرمایا کہ ایک پودا لگا رہے ہیں۔ استفسار فرمایا: کیا کر رہے ہو؟ عرض کی: درخت لگا رہا ہوں۔ فرمایا: میں بہترین درخت لگانے کا طریقہ بتا دوں! سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے سے ہر کلمہ کے عوض (یعنی بدلے) جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل التسبیح، ۲۵۲/۴، حدیث: ۳۸۰۷) اس روایت سے جہاں یہ معلوم ہوا کہ پودے لگانا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہِمْ کا بھی طریقہ ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ ان مذکورہ کلمات کو پڑھنے سے ہر ہر کلمے کے بدلے جنت میں ایک ایک درخت لگادیا جاتا ہے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

④ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰہ کا عاظم مودودی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

چوپایا کھائے تو وہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہو گا۔^(۱) (۲) جس نے کوئی درخت لگایا اور اُس کی حفاظت اور دیکھ بھال پر صبر کیا یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگا تو اُس میں سے کھایا جانے والا ہر پھل اللہ پاک کے نزدیک اس (لگانے والے) کے لیے صدقہ ہے۔^(۲) (۳) جس نے کسی ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی گھر بنایا یا ظلم و زیادتی کے بغیر کوئی درخت اگایا، جب تک اللہ پاک کی مخلوق میں سے کوئی ایک بھی اس میں سے نفع اٹھاتا رہے گا تو اس (لگانے والے) کو ثواب ملتا رہے گا۔^(۳)

پودے لگانے کے بعد کی احتیاطیں

سوال: پودے لگانے کے بعد کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟^(۴)

جواب: پودے لگانے کے بعد یہ احتیاط کرنی ہے کہ پودے لگا کر انہیں چھوڑ نہ دیں کیونکہ اگر آپ پودے لگا کر انہیں چھوڑ دیں گے تو انہیں بکریاں چر جائیں گی یا پرندے کھا جائیں گے لہذا پودے لگانے بھی ہیں اور انہیں پانی بھی دینا ہے۔ نیز جب تک پودے تن آور نہ ہو جائیں تو جس طرح ماں باپ اپنے بچوں کی پرورش کرتے ہیں اسی طرح ان کی بھی دیکھ بھال کرنی ہے۔ البتہ جب یہ پودے تن آور درخت بن جائیں تو پھر انہیں خاص توجہ کی حاجت و ضرورت نہیں رہتی بلکہ درخت بن جانے کے بعد یہ از خود باقی رہ سکتے ہیں۔ نیز پودے لگانے کے بعد ان کی صفائی ستھرائی اور کانٹ چھانٹ کا بھی خیال رکھنا ضروری ہے تاکہ کسی کو بھی ان کی شاخوں اور ان سے جھڑنے والے پتوں وغیرہ سے ایذا نہ ہو۔

شجرکاری کے سائنسی فوائد

سوال: سائنسی اعتبار سے شجرکاری کے کچھ فوائد بیان فرمادیجیے۔^(۵)

جواب: سائنسی تحقیق کے مطابق بھی شجرکاری (یعنی درخت لگانے) کے بڑے فوائد ہیں۔ درخت اور پودے کاربن ڈائی

① بخاری، کتاب الحَرْث وَالْمَزَارَعَة، باب فَضْلِ الزَّرْعِ وَالْغَرْسِ إِذَا أَكَلَ مِنْهُ، ۸۵/۲، حدیث: ۲۳۲۰۔

② مسند امام احمد، حدیث عمرو بن القاری عن ابیہ عن جده، ۵/۴۷، حدیث: ۱۶۵۸۶۔

③ مسند امام احمد، حدیث معاذ بن انس الجلیفی، ۳۰۹/۵، حدیث: ۱۵۶۱۶۔

④ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم (علیہ السلام) کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

⑤ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم (علیہ السلام) کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

آکسائیڈ لیتے اور آکسیجن فراہم کرتے ہیں۔ آکسیجن انسانی زندگی کے لیے انتہائی ضروری ہے، اس کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا۔ اللہ پاک نے درختوں اور پودوں کو انسان کی خدمت کے لیے پیدا کیا ہے، یہ ہماری گندی ہوائے کرہ پائی پاکیزہ ہوا دیتے ہیں۔ درخت اور پودے درجہ حرارت کو بڑھنے نہیں دیتے اور گرمی کو روکتے ہیں۔ فضائی آلودگی میں کمی کرتے ہیں، یعنی جو گاڑیوں کے دھوئیں اور گرد اڑتی ہے پودے اور درخت اس میں کمی کرتے ہیں۔ اگر درختوں اور پودوں کی کثرت ہو تو ماحول ٹھنڈا اور خوشگوار ہو جائے گا، بجلی کی بھی بچت ہوگی کیونکہ جو آلات گرمی دور کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ماحول کے ٹھنڈا ہونے کی وجہ سے ان کی ضرورت میں کمی آجائے گی یا پھر ان سے بالکل ہی چھٹکارا مل جائے گا۔ اگر آپ اپنے وطن عزیز کو درختوں اور پودوں سے آراستہ کر دیں گے تو ان شاء اللہ بجلی کی بھی بچت ہوگی۔ درخت لینڈ سلائڈنگ (یعنی مٹی یا چٹان کے تودے کا پھسل کر اونچی جگہ سے گرنے) کے لیے بھی رکاوٹ ہیں کیونکہ درخت کی جڑیں زمین کی مٹی کو روک کر رکھتی ہیں جس کے وجہ سے زمین کا کٹاؤ یا لینڈ سلائڈنگ نہیں ہونے پاتی لہذا اگر درختوں کی حفاظت کی جائے اور ان میں اضافہ کیا جائے تو لینڈ سلائڈنگ سے بھی بچت کا سامان ہو سکتا ہے۔ درخت اور پودے ”گلوبل وارمنگ“ میں بھی کمی کا سبب ہیں۔ عالمی ماحول کے درجہ حرارت میں خطرناک حد تک اضافہ ”گلوبل وارمنگ“ کہلاتا ہے، جس کی وجوہات میں درختوں کی کٹائی، صنعتوں کا تیزی سے قیام اور گاڑیوں کا بے تحاشہ دھواں شامل ہے۔

شجر کاری کے معاشی اور معاشرتی فوائد

سوال: شجر کاری سے کیا کیا معاشی اور معاشرتی فوائد حاصل ہوتے ہیں؟^(۱)

جواب: شجر کاری (یعنی درخت لگانے) سے بہت سے معاشی اور معاشرتی فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں۔ درخت کاغذ کی فراہمی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ پھلوں اور غذاؤں کے حصول کا بھی سبب ہیں۔ درختوں سے لکڑیاں حاصل ہوتی ہیں یہاں تک کہ بہترین دروازوں کی لکڑی بھی درخت ہی سے حاصل کی جاتی ہے تو یوں بہت سارا کام لکڑی سے ہوتا ہے اور بلا مبالغہ ہزاروں لاکھوں لوگوں کا لکڑی کی صنعت سے روزگار وابستہ ہے۔ جلانے کی لکڑیاں بھی درختوں سے حاصل ہوتی ہیں۔

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت و اہلِ جماعت رحمہ اللہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

✽ درخت کا کوئی بھی حصہ پھینکنے کا نہیں ہوتا یہاں تک کہ درختوں کے پتے بھی کام کے ہوتے ہیں اور کئی درختوں کی جڑیں بھی کام کی ہوتی ہیں۔ جڑی بوٹیاں بھی درختوں اور پودوں سے حاصل کی جاتی ہیں۔ یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ پودوں کی جڑوں کو جڑی اور جو ان کے اوپر اُگتی ہے اُسے بوٹی کہتے ہیں۔ ✽ مسواک کرنا سُنّت ہے اور یہ بھی درختوں سے حاصل ہوتی ہے، اگر آپ سونے کی اینٹ بلکہ اربوں کھربوں کا سونا جمع کر لیں جب بھی آپ اس سے دانت صاف نہیں کر سکتے، اگر آپ کو میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سُنّت ادا کرنی ہے تو اس کے لیے درخت چاہیے۔ ✽ قحط سالی کے خاتمے میں بھی درختوں کا کردار ہوتا ہے کہ جب اناج اُگنا بالکل بند ہو جاتا ہے اور بارشیں نہیں ہوتیں تو درخت اپنی جڑوں میں جذب شدہ پانی کو ہوا میں خارج کرتے ہیں، اگرچہ یہ ہمیں نظر نہیں آتا مگر جس طرح درخت آکسیجن خارج کرتے ہیں اسی طرح نمی بھی خارج کرتے ہیں اور یہ نمی بادل بنانے میں مددگار ہوتی ہے اور جب بادل بنتے ہیں تو بارش بھی برستی ہے۔ ✽ درخت زمین کو زرخیز بھی کرتے ہیں جس کے باعث ہمیں زمین سے اناج، پھل اور سبزیاں ملتی ہیں۔ ✽ درخت زمین کو مسلسل پانی فراہم کرتے رہتے ہیں جس سے زمین بخر نہیں ہونے پاتی اور اس کی زرخیزی میں اضافہ ہوتا ہے۔ ✽ کپڑا انسان کی بنیادی ضرورت ہے، ہماری اس ضرورت کو پورا کرنے کا سہرا بھی درختوں کے سر ہے اس لیے کہ کپڑا کپاس (Cotton) کے پودے سے حاصل ہوتا ہے۔

درختوں اور پودوں کے طبعی فوائد بھی ہیں: ✽ درختوں کی موجودگی تناؤ اور ڈپریشن کو کم کر کے لوگوں کو ذہنی اور جسمانی طور پر صحت مند بناتی ہے جبکہ درختوں کے درمیان رہنے سے ان کی تخلیقی کارکردگی میں بھی اضافہ ہوتا ہے، غالباً تخلیقی کارکردگی میں اضافے سے مراد یہ ہے کہ اولاد کی پیدائش کے لیے بھی درخت مفید ہوتے ہیں۔ ✽ ماہرین کے مطابق ابن پلینگ میں اس اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے تعلیمی اداروں کے ارد گرد اور پُر شور مقامات یعنی جہاں شور شرابا ہوتا ہے جیسے فیکٹریوں اور کارخانوں کے قریب زیادہ سے زیادہ درخت لگائے جائیں تاکہ یہ ان مقامات سے شور کو جذب کر کے ماحول کو پُر سکون بنائیں۔ ✽ درختوں کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ فرض کریں اگر درخت ہی نہ ہوں تو ہم کیا کھائیں گے؟ ظاہر ہے غذا مثلاً بریانی بادلوں سے تو نہیں ٹپکتی پودوں سے ہی چاول حاصل ہوتے ہیں اور پھر ان سے بریانی

ہنتی ہے۔ بہر حال درختوں کے معاشی و معاشرتی، دینی اور دنیوی بے شمار فوائد ہیں جنہیں پانے کے لیے خوب خوب درخت لگانے کی حاجت و ضرورت ہے۔

شجرکاری مہم کی اچھی اچھی نیتیں

سوال: شجرکاری کے لیے کیا کیا اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں؟^(۱)

جواب: شجرکاری (یعنی درخت لگانے) کے لیے بہت سی اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں مثلاً ﴿درخت لگا کر آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ادا کو ادا کروں گا، کیونکہ درخت لگانا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔﴾ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی درخت لگائے اور کھیتی باڑی کی لہذا شجرکاری کر کے ان کی اداؤں کو ادا کروں گا۔ ﴿درخت لگا کر ماحول کو خوشگوار بناؤں گا تاکہ مسلمانوں کو سکون حاصل ہو، آسکین کی فراہمی ہو اور بیماریاں دور ہوں۔﴾ درخت لگا کر صدقہ کا ثواب کمادوں گا۔ اس کے علاوہ بھی حسبِ حال مزید اچھی اچھی نیتیں کی جاسکتی ہیں۔

شجرکاری مہم اور اس کی احتیاطیں

سوال: شجرکاری مہم اور اس کی احتیاطیں بیان فرمادیجئے۔^(۲)

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی نے دھوم دھام سے شجرکاری مہم کا آغاز کیا ہے اور وطنِ عزیز پاکستان میں ایک ارب پودے لگانے کا ہدف بنایا ہے۔ اگر تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی اپنے بچوں اور ان کے اباؤ کے ذریعے شجرکاری مہم میں حصہ لینے کے لیے کمر بستہ ہو جائیں اور ہر ایک بارہ بارہ پودے لگالے تو ان شاء اللہ ہمارا ہدف پورا ہو جائے گا۔ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ ہو گا اور ہمارا وطنِ عزیز اپنے سبز سبز جھنڈے کی طرح سرسبز و شاداب ہو جائے گا لہذا اس شجرکاری مہم کا حصہ بنیے اور اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ خوب خوب پودے لگائیے۔

شجرکاری مہم میں چند چیزوں کی احتیاط کرنا ضروری ہے تاکہ بد مزگی اور گناہ سے بچا جاسکے مثلاً حکومت کی زمین پر

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم نے لکھا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم نے لکھا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جہاں قانوناً منع ہو وہاں نہ لگائیے جیسے فٹ پاتھ اُکھڑ کر پودا لگانے کی ممانعت ہے۔ بعض لوگ جھنڈا لگانے کے لیے بھی فٹ پاتھ اُکھڑ دیتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یاد رکھیے! فٹ پاتھ اُکھڑنے سے پیدل چلنے والوں کو تکلیف ہوگی کیونکہ فٹ پاتھ پیدل چلنے والوں کے لیے بنائے جاتے ہیں تاکہ سڑک سے گزرنے والی گاڑیوں سے اُن کی حفاظت ہو لہذا شجر کاری کے لیے ایسا کوئی کام نہ کیا جائے۔ اسی طرح کسی کی ذاتی زمین پر بھی اصل مالک کی اجازت کے بغیر درخت نہ لگائیے لہذا آپ صرف اپنی ذاتی زمین میں پودے لگا سکتے ہیں۔ بے شمار مکانات ایسے ہوتے ہیں جن میں اچھی خاصی جگہ ہوتی ہے وہاں بھی پودے لگائے جاسکتے ہیں۔

یاد رہے! بارہ پودے لگانے ہیں نہ کہ بارہ بارہ بیج بونے ہیں کیونکہ بیج تو طرح طرح کے ہوتے ہیں اور بیج لگانے سے پودوں کی تھوڑی سی کونٹیں نکلیں گی اور پھر مَر جھانجائیں گی۔ نیز اس مہم کے لیے چندہ کرنے یا دعوتِ اسلامی کے مَدَنی عطیات سے خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اپنے پتلے سے ترکیب بنائیے یا آپس میں دوست مل بانٹ کر پودے لے آئیے۔ کوئی اس نیک کام کے لیے 25000 روپے مختص کرے تو کوئی 12000 روپے تو کوئی 1200 روپے۔ بعض پودے سستے ہوتے ہیں وہ بہت کم قیمت میں 12 آجائیں گے۔ اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو کم از کم ایک پودا لگانے کا تو ہر ایک ضرور ذہن بنائے۔ مہنگے اور سستے دونوں طرح کے پودے ملتے ہیں اور بعض مخصوص پودے بھی آتے ہیں کہ جو ماحول کو خوشگوار بنانے میں زیادہ معاون ہوتے ہیں۔

وقف کی جگہوں پر درخت لگانے کی احتیاطیں

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) وقف کی جگہوں مثلاً مساجد، مدارس اور جامعات وغیرہ میں درخت لگانے سے پہلے دَارُ الْاِفْتَا اہلسنّت سے شرعی راہ نمائی لے لی جائے اس کے بعد ہی کسی وقف کی جگہ پر شجر کاری کا سلسلہ کیا جائے۔ دعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مَدَارِسُ النَّدِیْنِہ، جَامِعَاتُ النَّدِیْنِہ اور مَسَاجِدُ کے مُنْتَظِمِیْن وغیرہ اِن جگہوں پر پودے لگانے سے پہلے اپنی متعلقہ مجلس سے مشاورت کر لیں۔ نیز یہ مجالس دَارُ الْاِفْتَا اہلسنّت سے خاص اس جگہ کے لیے تحریری فتویٰ حاصل کریں اور اس فتوے کو ناظم صاحب کے مکتب میں آویزاں کر دیا جائے۔ دَارُ الْاِفْتَا اہلسنّت کی طرف

سے جتنے درخت لگانے کی اجازت ملے اتنے ہی درخت لگائے جائیں، اس سے زائد ایک درخت بھی نہ لگایا جائے۔ اسی طرح نئی مساجد بنانے کے لیے جو پلاٹ خریدے جائیں ان میں شجرکاری کرنے سے پہلے مجلس خُدا اُمّ المساجد اور مجلس آئناہ جات کے اسلامی بھائی دارالافتاء اہلسنت سے مکمل راہ نمائی لیں اور جب تک شجرکاری کے لیے تحریری فتوے کی صورت میں جگہ کا انتخاب نہ ہو جائے ہرگز وقف کی جگہ میں اس طرح کا تصرف نہ کریں۔^(۱)

کون سے پودے لگانا زیادہ مفید ہیں؟

(مگر ان شوریٰ نے فرمایا: ہر شہر کی آب و ہوا مختلف ہوتی ہے، اسی کے مطابق پودے لگائے جائیں تو زیادہ فائدہ حاصل ہو گا مثلاً باب المدینہ (کراچی) میں ماحولیاتی آلودگی زیادہ ہے اور بارشوں کا بھی فائدہ ان پایا جاتا ہے تو یہاں ”نیم، گل موہر، لگنم اور سہانجا“ کے پودے لگانا زیادہ فائدہ مند ہے۔ پودے لگانے سے پہلے ان کے ماہرین مثلاً باغبان وغیرہ سے مشاورت کر لی جائے کیونکہ بعض پودوں کے لگانے کا طریقہ مختلف ہوتا ہے، ان کے لیے مخصوص پینٹس پر گڑھے کی کھدائی اور اس گڑھے میں مخصوص پانی کی مقدار رکھنا بھی ضروری ہوتی ہے۔ ماہرین سے مشاورت کے بعد پودے لگائیں گے تو ان شاء اللہ کثیر فوائد حاصل ہوں گے اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں ہریالی ہی ہریالی ہوگی، بالخصوص وطن عزیز پاکستان کی ہر گلی محلے میں درختوں اور پودوں کی یہ ہریالی دیکھ کر عشاقِ مدینہ گنبدِ خضرا کی یاد تازہ کریں گے۔

درخت لگانا ممکن نہ ہو تو؟

سوال: جن کے لیے درخت لگانا ممکن نہ ہو وہ شجرکاری مہم میں کس طرح حصہ لیں؟^(۲)

جواب: جن کے لیے درخت لگانا ممکن نہ ہو مثلاً وہ فلیٹ وغیرہ میں رہتے ہوں یا ان کے گھر میں درخت لگانے کی گنجائش نہ ہو تو وہ گملوں میں چھوٹے چھوٹے پودے لگا دیں کہ یہ جگہ بھی کم گھیرتے ہیں اور آسانی سے لگائے بھی جاسکتے ہیں۔ گھروں میں گملے (Flowerpot) لگانے والے اسلامی بھائی اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گملوں میں ڈالی جانے والی کھاد

①..... شجرکاری کے حوالے سے مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے مبلغِ دعوتِ اسلامی و رکنِ شوریٰ حاجی ابو منصور یعقوب رضا عطاری رشتہ النبی سے رابطہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت و اُمت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

(Fertilizer) میں گائے وغیرہ کا گوبر (Dung) شامل ہوتا ہے جو ناپاک ہے اور یہ گوبر ساری کھاد کو بھی ناپاک کر دیتا ہے نیز اس گوبر کے مٹی ہو جانے سے پہلے جو پانی اس میں ڈالا جاتا ہے وہ بھی ناپاک ہو جاتا ہے۔ اس پانی کے باہر نکلنے کے لیے گملوں کے نیچے سوراخ ہوتا ہے تو جب تک گملوں کی کھاد پوری طرح مٹی نہیں ہو جاتی اس میں سے نکلنے والا پانی نجس ہو گا اس سے اپنے بدن اور کپڑوں کو بچانا ضروری ہے۔ جن کے لیے ممکن ہو وہ گملوں میں گوبر والی کھاد نہ ڈالیں بلکہ باغبان (Gardener) سے مشورہ کر کے مٹی والی کھاد جس میں مخصوص کیمیکل ملا ہوتا ہے وہ ڈالیں تاکہ ناپاک کا خطرہ ہی نہ رہے۔

ایصالِ ثواب کی نیت سے درخت لگانا کیسا؟

سوال: کیا بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ اور اپنے مَرَحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے بھی درخت اور پودے لگائے جاسکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ اور اپنے مَرَحومین بلکہ زندہ لوگوں کے ایصالِ ثواب کے لیے بھی درخت اور پودے لگائے جاسکتے ہیں۔ تمام عاشقانِ رسول کو چاہیے کہ وہ جو بھی درخت یا پودا لگائیں اس میں کسی نہ کسی بزرگ ہستی مثلاً سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، خُلفائے راشدین، حَسَنَتِیْنِ کَرِیْمَتِیْنِ، حضرت سَیِّدَتُنَا فاطمۃ الزہراء، حضرت سَیِّدُنَا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْنِ، حضرت سَیِّدُنَا امام علی اصغر اور جملہ اہل بیت اطہار رَضَوُا اللہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنِ نیز حضرت سَیِّدُنَا امام اعظم ابو حنیفہ، حضرت سَیِّدُنَا غوثِ پاک، حضرت سَیِّدُنَا خواجہ غریب نواز، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان اور دیگر بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے ایصالِ ثواب کی نیت ضرور کریں۔

درخت اور پودے لگانے کی چند مزید احتیاطیں

(از شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا آجاز مُفْتٰی ابوصالح محمد قاسم قادری عظامی مدظلہ العالی)

(۱) ملکِ غیر (یعنی کسی دوسرے کی ملکیت والی زمین) میں مالک کی اجازت کے بغیر پودے نہ لگائے جائیں۔ باب المدینہ (کراچی) میں خالی پلاٹوں کی تعداد اگرچہ کم ہے مگر اس کے علاوہ ملک بھر میں بہت سے علاقے ایسے ہیں کہ جہاں خالی پلاٹ بہت بڑی تعداد میں مل جاتے ہیں اور وہ اکثر و بیشتر لوگوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں لہذا اگر کسی ایسی جگہ پر کوئی پودا لگانا ہو تو پہلے اُس کے مالک سے اجازت لینا ضروری ہے، کیونکہ دوسرے کی ملکیت میں بغیر اُس کی اجازت کے تصرف

کرنے کی شرعاً اجازت نہیں ہے۔ دوسرے کی زمین میں بغیر اُس کی اجازت کے پودا لگانا تو دُور کی بات ہے کسی مسلمان کی زرخیز زمین سے اس کی اجازت کے بغیر گزرنے والے پودوں کو روندتے اور ادھر ادھر ہاتھ مار کر انہیں توڑتے ہوئے گزریں گے جس سے مالک کا نقصان ہو گا۔ البتہ اگر کسی شخص کی زمین میں عام گزراہ بنی ہوئی ہے اور وہاں سے گزرنے کا عرف ہے تو اس صورت میں وہاں سے گزرنے میں حرج نہیں۔

(2) کسی کی زمین خالی پڑی دیکھ کر اُس کا بھلا کرتے ہوئے بغیر اُس کی اجازت کے اس میں درخت نہ لگا دیا جائے، کیونکہ ہو سکتا ہے کہ جس کو بھلا سمجھا جا رہا ہے وہ بعد میں اُس کے لیے مصیبت کا باعث بن جائے مثلاً اگر کسی شخص نے اپنی زمین مکان تعمیر کرنے کے لیے خالی رکھی ہوئی ہے اور کوئی وہاں درخت لگا دے تو چار پانچ سال بعد جب وہ مکان تعمیر کرنے کے لیے وہاں پہنچے گا تو اُس کے لیے ان درختوں کو اکھیر نا بہت بڑی مصیبت بن جائے گا کیونکہ اتنے عرصے میں درخت کی جڑیں دُور دُور تک زمین کی گہرائی میں جا چکی ہوتی ہیں لہذا کسی دوسرے کی زمین میں درخت اور پودے لگانے کے لیے اُس سے اجازت لینا ضروری ہے۔

(3) اپنے گھر میں پودا لگاتے وقت بھی اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ ہمارا یہ پودا درخت بن کر دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ بنے۔ عموماً پودے لگاتے ہوئے دُست جگہ کا انتخاب نہیں کیا جاتا اور پھر جب پودے بڑے ہو کر درخت کی صورت اختیار کر لیتے ہیں تو ان کی شاخیں دائیں بائیں پھیل کر پڑوسیوں کے گھروں کا کچھ حصہ بھی گھیر لیتی ہیں اور پھر ان درختوں کی ٹہنیوں پر بیٹھنے والے پرندے جب میٹھیں کرتے ہیں تو گھر میں گندگی ہونے کے باعث انہیں خوب تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے لہذا اپنے گھر میں بھی پودے لگاتے وقت اس بات کا ضرور خیال رکھیے کہ یہ پودے دوسروں کی تکلیف کا باعث نہ بنیں۔

(4) ایسے پودے لگائے جائیں جو ماحول کے لیے فائدہ مند ثابت ہوں کیونکہ بعض پودے ماحول کے لیے نقصان دہ بھی ثابت ہوتے ہیں مثلاً بعض پودے بہت تیزی سے زمین کا پانی جذب کرتے ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین پانی کی سطح بہت نیچے چلی جاتی ہے، اب اگر اُن علاقوں میں کثرت سے اس طرح کے پودے لگادئے جائیں کہ جہاں لوگوں کا انحصار

صرف زمین کے پانی پر ہوتا ہے اور انہیں کسی دریا یا نہر وغیرہ سے پانی نہیں مل پاتا تو یہ پودے اُن کے لیے بہت بڑی پریشانی کا سبب بن جائیں گے۔ اسی طرح بعض پودے خاص قسم کی بُو چھوڑتے ہیں جسے عام طور پر پسند نہیں کیا جاتا اور وہ لوگوں کے لیے تکلیف کا باعث بنتی ہے لہذا اس طرح کے پودے بھی ہرگز نہ لگائے جائیں۔ یوں ہی بعض علاقوں میں بہت سے ایسے درخت موجود ہیں کہ جن سے موسمِ خزاں یا موسمِ سرما کی ابتدا میں رُوئی اُڑتی ہے جس کے ذرات ہوا میں اس قدر پھیل جاتے ہیں کہ دے کے مریضوں کے لیے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اُن دنوں میں بعض لوگوں کو اپنا شہر تک چھوڑنا پڑتا ہے لہذا ایسے درخت لگانے سے بھی اجتناب کیا جائے۔

(5) کانٹے دار پودے لگانے سے بھی بچا جائے کیونکہ انہیں گھر میں لگانے کی صورت میں بچوں اور گھر کے دیگر افراد کو تکلیف پہنچ سکتی ہے۔ نیز اگر یہ پودے بڑھ کر درخت کی صورت اختیار کر گئے اور اُن کی شاخیں پھیل کر پڑوسیوں کے گھروں تک پہنچ گئیں تو انہیں بھی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا لہذا اگر ایسے پودے کچھ خاص احتیاطوں کے ساتھ لگائے جاتے ہوں تو ان احتیاطوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انہیں لگایا جائے یا پھر انہیں لگانے سے ہی اجتناب کیا جائے۔

(6) بعض لوگ گھر کی باہری دیوار کے ساتھ کیاری بناتے اور اس میں پودے لگاتے ہیں۔ بعض صورتوں میں اس طرح کی کیاریاں بنانا منع ہے مثلاً گھر کے سامنے والی گلی یا سڑک پہلے ہی اتنی تنگ ہے کہ وہاں سے صرف ایک ہی گاڑی مشکل سے گزر پاتی ہے تو اب اگر گلی یا سڑک کے کچھ حصے پر قبضہ کر کے اُسے کیاری بنادیا جائے تو پہلے تنگی سے گزرنی والی گاڑیاں مزید تنگی سے گزریں گی لہذا اس طرح کی کیاریاں بنانے اور اُن میں پودے لگانے سے بچنا لازم ہے۔ گلیاں اور سڑکیں لوگوں کے چلنے اور ان کی سواریاں گزرنے کے لیے ہوتی ہیں جبکہ درخت لگانا ایک ضمنی چیز ہے اور ضمنی چیز سے اس طرح فائدہ اُٹھایا جائے کہ وہ کسی چیز کے مقصودِ اصلی میں رکاوٹ نہ بنے۔

(7) بہت سے لوگ پودے تو لگا دیتے ہیں مگر اُن کی دیکھ بھال نہیں کرتے حالانکہ بسا اوقات اُن کی دیکھ بھال کرنا انہیں لگانے سے زیادہ ضروری ہوتا ہے مثلاً بڑے شہروں میں دو سڑکوں کے درمیان موجود خالی جگہ میں سرکاری ادارے گھاس اور پودے لگاتے ہیں اور اُن کی دیکھ بھال کرنا بھول جاتے ہیں حالانکہ اُن کی دیکھ بھال کرنا انہیں لگانے سے

زیادہ ضروری ہے کیونکہ اگر ان پودوں کی دیکھ بھال نہیں کی جائے گی تو یہ پودے بڑھ کر درخت کی صورت اختیار کر لیں گے اور پھر ان کی شاخیں بڑھ کر آدمی سڑک تک پہنچ کر نیچے لٹکنے لگیں گی جس کے سبب بڑی گاڑیوں کا وہاں سے گزرنا مشکل ہو جائے گا اور وہ شاخوں سے ٹکراتی ہوئی گزریں گی، اگر موٹر سائیکل سوار وہاں سے گزرے گا تو اس کا چہرہ زخمی ہونے کا بھی اندیشہ ہے لہذا پودے لگانے کے ساتھ ساتھ ان کی دیکھ بھال اور کانٹ چھانٹ کرنا بھی ضروری ہے۔

(8) یوں ہی وقف کی جگہوں میں درخت اور پودے لگانے میں احتیاط کی حاجت ہے۔ وقف کی جگہوں میں سے ایک جگہ مسجد بھی ہے، اگر کسی نے مسجد بننے سے پہلے ہی مسجد کی جگہ میں درخت لگا دیئے تو کوئی حرج نہیں کہ وقف ہونے سے پہلے لگائے گئے ہیں، البتہ جب وہ جگہ مسجد کے لیے وقف ہو چکی تو اب اس میں درخت لگانا منع ہے۔ چھوٹی مساجد جہاں جگہ کی تنگی ہوتی ہے وہاں اس طرح درخت لگانے کی اجازت نہیں۔

(9) اسی طرح مدرس میں بھی درخت لگانے میں احتیاط کی حاجت ہے، کیونکہ مدارس کا مقصد اصلی شجر کاری نہیں بلکہ علوم دینیہ کی تعلیم ہے۔ البتہ ضمنی طور پر فوائد حاصل کرنے کے لیے وہاں درخت لگائے جاسکتے ہیں مثلاً طلباء کمروں میں بیٹھ کر پڑھتے ہیں تو انہیں گرمی سے بچنے کے لیے پنکھا اور روشنی حاصل کرنے کے لیے بتیاں جلانا پڑتی ہیں لہذا اگر مدرسے میں خالی جگہ موجود ہے تو وہاں اس مقصد سے درخت لگائے جاسکتے ہیں کہ دوپہر کے وقت درختوں کے سائے میں بیٹھ کر طلباء کے لیے پڑھنا ممکن ہو جائے۔ اس میں بھی اس بات کا خیال رکھا جائے کہ درخت لگانے کی وجہ سے مدرسے کے مقصد اصلی (یعنی تعلیم اور اس کے علاوہ اخراجات) میں حرج واقع نہ ہو مثلاً مدرسے میں کمرے بنانے کی حاجت ہے اور وہاں کمرے بنانے کے بجائے درخت لگا دیئے جائیں تو اصل مقصد پیچھے رہ جائے گا اور جو ضمنی اور غیر ضروری چیز ہے وہ نوقت لے جائے گی لہذا اس طرح کی صورتوں میں مدارس میں درخت لگانے کی اجازت نہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ نیکی کا کام ضرور کیا جائے مگر اسے اس انداز میں کیا جائے کہ وہ دوسروں کے لیے تکلیف، زحمت اور پریشانی کا باعث نہ بنے۔ بہت سی نیکیاں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کی فضیلت، اہمیت اور ترغیب کے پیش نظر انہیں کیا جاتا ہے مگر بے احتیاطی کے ساتھ ان نیکیوں کو کرنے کے سبب مسلمان تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں جس کے باعث ان

کائنکی والا پہلو پیچھے رہ جاتا ہے اور گناہ والا پہلو آگے بڑھ جاتا ہے لہذا انکیاں کرتے ہوئے اُن کی احتیاطوں کو پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔

دُعائے عطار

یا اللہ پاک! تجھے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اُس مُبارک باغ کا واسطہ جس میں میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے درخت لگائے، جو کوئی کم از کم 12 پودے لگائے یا کسی کو اس کی ترغیب دلائے اس کو اس وقت تک موت نہ آئے جب تک وہ خواب میں تیرے پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دیدار نہ کر لے۔ اٰمِیْن بِجَاوِزِ النَّبِیِّ الْاَکْمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۱)



عالم و فاضل مرید کو نصیحت

اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کیا وجہ ہے کہ مرید عالم فاضل اور صاحب شریعت و طریقت ہونے کے باوجود (اپنے مرشدِ کامل کے فیض سے) دامن نہیں بھر پاتا؟ غالباً اس کی وجہ یہ ہے کہ مدرس سے فارغ اکثر علمائے دین اپنے آپ کو پیر و مرشد سے افضل سمجھتے ہیں یا عمل کا غرور یا کچھ ہونے کی سمجھ کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ وگرنہ حضرت شیخ سعدی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا مشورہ سنیں: فرماتے ہیں: بھر لینے والے کو چاہیے کہ جب کسی چیز کے حاصل کرنے کا ارادہ کرے تو اگرچہ کمالات سے بھرا ہوا ہو مگر کمالات کو ذروا زے پر ہی چھوڑ دے (یعنی عاجزی اختیار کرے) اور یہ جانے کہ میں کچھ جانتا ہی نہیں۔ خالی ہو کر آئے گا تو کچھ پائے گا اور جو اپنے آپ کو بھرا ہوا سمجھے گا تو یاد رہے کہ بھرے برتن میں کوئی اور چیز نہیں ڈالی جاسکتی۔ (انوار رضا، امام احمد رضا اور تعلیمات تصوف، ص ۲۴۲)

①..... شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابواللال محمد الیاس عطار قادری رضوی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے ترغیب دلائے پر مجلس رابطہ برائے تاجران کے اسلامی بھائیوں نے شجرکاری مہم میں حصہ لینے کے لیے زکوٰۃ کے علاوہ 12 لاکھ پودوں کی رقم مجلس شجرکاری کو پیش کرنے کی نیت کی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

سفر حج کی احتیاطیں (۱۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمان مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: بے شک جبرائیل (عَلِیْہِ السَّلَام) نے مجھے بشارت دی کہ اللہ پاک فرماتا ہے: جو آپ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر دُرود پاک پڑھتا ہے میں اُس پر رحمت بھیجتا ہوں اور جو آپ (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر سلام پڑھتا ہے میں اُس پر سلامتی بھیجتا ہوں۔ (۲)

بیکار گفتگو سے مری جان چھوٹ جائے

ہر وقت کاش! لب پہ دُرود و سلام ہو (وسائلِ بخشش)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

حج کب فرض ہوا؟

سوال: حج کب فرض ہوا؟ کیا اسلام سے پہلے بھی لوگ مکّہ مکرمہ میں نبیّت اللہ کے طواف کے لیے آتے تھے؟
جواب: حج ۹ ہجری میں فرض ہوا۔ (۳) حج فرض ہونے سے قبل بھی کعبہ شریف کا طواف کیا جاتا تھا یہاں تک کہ کفار بھی کعبہ شریف کا طواف کرتے تھے اور ان کا انداز یہ ہوتا تھا کہ وہ ننگے ہو کر تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہوئے طواف

۱..... یہ رسالہ ۲۸ ذُو النُّفَعَةِ النِّعَامِ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۱۱ اگست ۲۰۱۸ کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری مگدستہ ہے، (اس رسالے میں ۲۲ ذُو النُّفَعَةِ النِّعَامِ ۱۴۳۹ھ بمطابق ۴ اگست ۲۰۱۸ کو ہونے والے مدنی مذاکرہ کا بھی کچھ حصہ شامل کیا گیا ہے۔) جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۲..... مسند امام احمد، حدیث عبد الرحمن بن عوف الزہری، ۴۰۷/۱، حدیث: ۱۶۶۴۔

۳..... درمختار مع رد المحتار، کتاب الحج، ۵۱۷/۳۔

اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنا

سوال: عرب شریف کا پرانا دور ویڈیو میں دکھایا جاتا ہے، جس میں کچھ لوگ اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر سفر کر رہے ہوتے ہیں تو کچھ پیدل چل رہے ہوتے ہیں، کیا آپ نے بھی پہلے حج کے موقع پر اس طرح کا سفر کیا ہے یا ایسے مناظر دیکھے ہوں تو بیان فرما دیجیے؟

جواب: اونٹوں، گھوڑوں اور پیدل سفر کے مناظر 1967ء سے بھی پہلے کے ہیں جبکہ حَمَیْنِ طَبِیْنِ رَاكِبًا اللہ شرفاً تَعَفُّیاً کی میری پہلی حاضری 1980ء میں ہوئی تھی۔ راہِ مدینہ میں ایسی سواریاں دیکھنا یاد نہیں پڑتا، شاید اُس وقت ان سواریوں پر قانونی پابندی لگ چکی تھی۔ اب تو اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنے کا تصور بھی نہیں ہے اور یہ قانون سمجھ میں بھی آتا ہے کیونکہ ٹریفک اتنی زیادہ ہو گئی ہے کہ اس میں اگر کوئی اونٹ یا گھوڑا بدمعاش کر کسی گاڑی سے ٹکرا جائے تو ایکسیڈنٹ ہو جانے کا اندیشہ ہے اور چونکہ یہ جانور ہیں اس لیے ٹریفک کے قوانین بھی ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ پھر یہ جانور لید اور گوبر وغیرہ بھی راستے میں کرتے ہیں، انہیں آسانی کے ساتھ چلنے کے لیے ریتلی زمین چاہیے کہ جانور ریتلی زمین پر تیز چل سکتے ہیں بالخصوص اونٹ کہ اسے تو ریگستان کا جہاز کہا جاتا ہے جبکہ دوسری گاڑیوں کے لیے ڈامر کی پکی سڑک ہونی چاہیے تو یوں ان سواریوں کا آپس میں میل مشکل ہے۔

بہر حال اس طرح کے بہت سارے قوانین عوام کی سہولت کے لیے ہوتے ہیں جب تک یہ خلافِ شرع نہ ہوں ان پر عمل کرنا چاہیے۔ حَمَیْنِ طَبِیْنِ رَاكِبًا اللہ شرفاً تَعَفُّیاً میں ان پر سختی سے عمل کرایا جاتا ہے جبکہ ہمارے ہاں ایسا نہیں۔ جشنِ ولادت اور جلوسِ میلاد وغیرہ کے مواقع پر اونٹوں اور گھوڑوں وغیرہ کو سڑکوں پر نہ لانے کی ترغیب دلائی

① جیسا کہ پارہ 9 سُورَةُ الْاَنْفَالِ کی آیت نمبر 35 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عَلَى النَّبِيِّتِ (الْاَمَّا عَوَصِدِيَةً)﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور کعبہ کے پاس ان کی نماز نہیں گریں اور تالی۔“ اس آیت کریمہ کے تحت تفسیر کبیر میں ہے: حضرت سیدنا عبد اللہ ابن عباس رَضِیَ اللہ عَنْہُمَا نے فرمایا: ”قریش ننگے ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے اور سیٹیاں اور تالیاں بجاتے تھے۔“ یہ فعل ان کا یا تو اس اعتقادِ باطل سے تھا کہ سیٹی اور تالی بجانما عبادت ہے یا اس شرارت سے کہ ان کے اس شور سے سید عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نماز میں پریشانی ہو۔

(تفسیر کبیر، پ ۹، الانفال، تحت الآية: ۳۵، ۳۸۱/۵ ملقطاً)

جاتی ہے، اس کے باوجود لوگ ان جانوروں کو سڑکوں پر لے آتے ہیں حالانکہ ہدک جانے یا بھگدڑچ جانے کی صورت میں یہ لوگوں کو چل کر نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ راستے میں لید اور پیشاب کرتے ہیں جس کی وجہ سے بدبو کے بھبکے اٹھ رہے ہوتے ہیں۔ سڑکیں پکی ہونے کی وجہ سے پیشاب وغیرہ زمین میں جذب نہیں ہو پاتا جس کی وجہ سے لوگوں کے کپڑوں پر چھینٹیں پڑتی ہیں اور ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں۔ کپڑے ناپاک ہو جانے کی صورت میں نماز ادا کرنے کے لیے الگ مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ جانور ہیں انہیں تو سمجھا نہیں سکتے لہذا انہیں لانے والوں کو ہی سمجھ جانا چاہیے۔

سفر حج سے متعلق خریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟

سوال: سفر حج سے متعلق خریدی جانے والی چیزوں میں بھاؤ کم کروانا کیسا ہے؟

جواب: سفر حج سے متعلق چیزوں میں بھاؤ کم نہ کروانا افضل ہے۔^(۱) حُجَّاج کو چاہیے کہ افضل پر عمل کریں اور سفر حج سے متعلق چیزوں کی خریداری کرتے ہوئے بھاؤ کم نہ کروائیں اگرچہ بیچنے والا خوش فہمی کا شکار ہو کر مسکرائے کہ میں نے اسے مہنگے داموں بیچ کر ٹھگ لیا ہے حالانکہ یہ بیچنے والے کی بھول ہے، چونکہ سفر حج کے متعلق خریداری ہے اور وہ بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مبارک گلیوں میں اس لیے یہاں ٹھگ لگانا بھی قبول ہے۔

مجھے زہر دینے والے بڑے کم نظر ہیں آقا تیرے نام پر پلاتے تو کچھ اور بات ہوتی اگر کوئی زیادہ کرایہ مانگے تو حُجَّاج کو چاہیے کہ بحث نہ کریں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ جہاں لاکھوں روپے خرچ کیے وہاں سو پچاس روپے زیادہ خرچ کر دینے سے فرق نہیں پڑے گا۔ پھر حَرَامِیْنِ طَبِیْعِیْنِ اِذَا مَنَّ اللہُ شَرَفًا تَغْنِیًا میں نیکی کے کام میں خرچ کرنے کا ثواب بھی اپنے وطن کے مقابلے میں زیادہ ہے کہ ”حَرَم میں ایک نیکی کا ثواب ایک لاکھ ہے ایسے ہی ایک گناہ کا عذاب بھی ایک لاکھ ہے۔“^(۲) اس کے علاوہ حَرَامِیْنِ طَبِیْعِیْنِ اِذَا مَنَّ اللہُ شَرَفًا تَغْنِیًا کے مساکین پر خرچ کرنے

① اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: بھاؤ (میں کسی) کے لئے حُجَّت (یعنی بحث و تکرار) کرنا بہتر ہے بلکہ سُنَّتِ سوا اس چیز کے جو سفر حج کے لئے خریدی جائے، اس (سفر حج کی خریداریوں) میں بہتر یہ ہے کہ جو مانگے دے دے۔

(فتاویٰ رضویہ، ۱۲۸/۱۷)

کو بھی اپنے لیے سعادت سمجھیں بلکہ ہو سکے تو ان سے مہنگے داموں میں اشیاء خریدیں۔ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر کسی فقیر (یعنی غریب و محتاج) سے کوئی شے خریدے تو اس بات میں کوئی حَرَج نہیں کہ زیادہ رقم کو برداشت کرے اور آسانی پیدا کرے، اس صورت میں بھی یہ احسان کرنے والا قرار پائے گا۔^(۱) لہذا ہر جگہ بال کی کھال اُتارنے کے بجائے رِضائے الہی پانے کے لیے غریبوں سے مہنگے داموں میں بھی خریداری کر لینی چاہیے مثلاً کوئی شخص 100 روپے کی چیز بیچ رہا ہے اور وہی چیز کوئی غریب 250 میں بیچ رہا ہے تو اس نیت سے غریب سے 250 میں خرید لی جائے کہ ہو سکتا ہے صبح اس غریب کے گھر میں ناشتے کے لیے کچھ نہ ہوا ہو اور وہ بھوکا آیا ہو لہذا میں اس سے مہنگے داموں خرید لیتا ہوں تاکہ وہ اور اس کے بچے دوپہر میں کوئی عمدہ کھانا کھا سکیں۔ مہنگے داموں خریدتے ہوئے بیچنے والے کو یہ نہ کہا جائے کہ تم زیادہ دام بتا کر مجھے بیوقوف بنا رہے ہو حالانکہ میں سب سمجھتا ہوں اور میں صرف اللہ پاک کی رِضا حاصل کرنے کے لیے تم سے مہنگے داموں خرید رہا ہوں کہ اس طرح کہنے سے اُس کی دل آزاری ہو سکتی ہے بلکہ بھولے بھالے اور انجان بن کر خریدیں اس سے اُس کا دل خوش ہو جائے گا۔

حُجَّاب کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟

سوال: کیا حج کے موقع پر حاجی اپنے ہوٹل کے کمرے اور مٹی یا عرفات کے خیمے میں کسی دوسرے حاجی کو ٹھہرا سکتا ہے؟

جواب: حج کے موقع پر حُجَّابِ کرام کو ہوٹلوں میں کمرے اور مٹی و عرفات میں خیمے رہنے کے لیے دیئے جاتے ہیں جن میں حاجیوں کی مَصْنُوعِ تعد اور ہتی ہے، یعنی ہوٹل کے ایک کمرے میں پانچ اور مٹی و عرفات کے خیمے میں کم و بیش 20 حُجَّاب ہوتے ہیں۔ اگر کوئی حاجی اپنے کمرے یا خیمے والے حُجَّابِ کرام کے علاوہ کسی دوسرے حاجی کو اپنے ساتھ ٹھہرائے گا تو دیگر حُجَّابِ کرام اس کی وجہ سے آزمائش میں آسکتے ہیں اور وہ شخص ان کی حق تلفی کرنے کی وجہ سے گناہ گار بھی ہو گا۔ لہذا کسی بھی حاجی کے لیے دوسرے حاجی کو اپنے کمرے میں ٹھہرانا جائز نہیں اگرچہ ان کا مُعَلِّم ایک ہی ہو کیونکہ کمرے میں تعد از زیادہ ہونے سے آزمائش ہو سکتی ہے۔ نیز ہوٹل اور خیمے کی انتظامیہ کسی بھی حاجی کو خیمہ یا کمرہ

دینے سے پہلے اس کے ساتھ رہنے والے افراد کی تعداد معلوم کرتی ہے، پھر اسی حساب سے کرایہ وصول کیا جاتا ہے اگر کوئی حاجی کسی ایسے حاجی کو اپنے ساتھ ٹھہرانے کی کوشش کرے جس کا کرایہ ہی نہیں دیا گیا تو سخت گناہ گار ہوگا۔

حج پر جانے والی شخصیات کے لیے احتیاطیں

سوال: شخصیات سے ملنے کے لیے بہت سے لوگ ان کے کمروں یا خیموں میں چلے جاتے ہیں، ایسی صورت میں شخصیات کو کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: جب کوئی مشہور شخصیت حج پر جاتی ہے تو لوگ جوق در جوق ان سے ملنے آتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے کمرے یا خیمے میں بہت بھیڑ ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً اس کمرے یا خیمے میں موجود دیگر حجاج کرام سخت آزمائش میں آ جاتے ہیں اب نہ تو وہ اپنی انفرادی عبادت کر پاتے ہیں اور نہ ہی ان کے لیے آرام کرنا ممکن ہوتا ہے۔ لہذا وہاں موجود حجاج کرام کو چاہیے کہ وہ حَتَّى الْاِمْكَانِ کسی دوسرے حاجی کے کمروں یا خیموں میں نہ جائیں اور شخصیات بھی کوئی ایسی راہ نکالیں کہ ان کے پاس کم سے کم لوگ آئیں تاکہ ان کے ساتھ موجود دیگر حجاج کرام آزمائش کا شکار نہ ہوں۔ عموماً ایک دو مہمانوں کا آکر ملاقات کرنا باعث تکلیف نہیں ہوتا مگر آنے والوں کی بھیڑ لگی رہنا مناسب نہیں اور بعض اوقات بھیڑ کی وجہ سے حقوق العباد تلف (یعنی بندوں کے حقوق ضائع) ہونے کا بھی اندیشہ ہوتا ہے۔ خصوصاً مئی اور عرفات میں کیونکہ وہاں خیموں میں رکنے والوں کو پانی بھی مَحْصُوص مقدار میں دیا جاتا ہے اور ان کے بَيْنْتُ الْاَخْلَا بھی مَحْصُوص ہوتے ہیں۔ اگر ان شخصیات سے ملنے والے کثیر تعداد میں ان کے خیمے میں جمع ہو گئے تو دیگر حجاج کرام پریشان ہو جائیں گے اور انہیں استغنا و وضو میں بہت دشواری پیش آئے گی۔

سفر حج میں امیر اہل سنت کی احتیاطیں

جب مجھے حَرَامِیْن طَبِیْبِیْن رَاَدَھُمَا اللہُ شَرَفًا تَعَفُّیًا کی سعادت نصیب ہوتی ہے تو میں اسلامی بھائیوں سے یہی کہتا ہوں کہ خُدا را میری رہائش جس خیمے یا ہوٹل میں ہو اس کا پتا کسی کو بھی نہ دیا جائے۔ اگرچہ بہت سے اہل محبت ملاقات کے خواہش مند ہوتے ہوں گے لیکن مجھے حقوق العباد تلف ہونے کا شدید خوف رہتا ہے۔ اگر میرے مُحَبِّیْن (یعنی محبت

کرنے والوں) کو میرے خیمے یا ہوٹل کا علم ہو تو وہاں بہت زیادہ بھیڑ ہو جائے گی اور کئی حُجَّاجِ کرام تکلیف میں آجائیں گے۔ ہو سکتا ہے وہ زبان سے تو اپنی تکلیف کا اظہار نہ کریں مگر دل ہی دل میں بُرا مانیں کہ نہ جانے کیسا آدمی ہے ہمیں تکلیف میں ڈال کر خود بڑے سکون سے لوگوں کے ہجوم میں بیٹھا ہے۔ نیز اگر وہ دعوتِ اسلامی سے واقف ہوئے تو اس کے بارے میں بھی دُرسْت رائے قائم نہیں کریں گے۔ مَنیٰ اور عَرَفَات میں تو بہت زیادہ آزمائش کا سامنا کرنا پڑ جائے گا کیونکہ وہاں خیموں میں مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی ہوتی ہیں اور ہم ان کے پردے کا اہتمام کرتے ہوئے درمیان میں چادریں لٹکا دیتے ہیں۔ اگر کثیر اسلامی بھائی مجھ سے ملاقات کے لیے آگئے تو پردے میں موجود اسلامی بہنیں پریشان ہو جائیں گی اور انہیں پردے کے معاملات میں سخت دُشواری پیش آئے گی۔ ہوٹل یا خیموں کے علاوہ کسی اور مقام پر بھی میں ملاقات کے لیے نہیں بیٹھ سکتا کیونکہ وہاں بھی سخت بھیڑ لگ جانے کا اندیشہ رہے گا جس سے آنے جانے کا راستہ متاثر ہو سکتا ہے لہذا یہ بھی مناسب نہیں۔ ہجوم کی وجہ سے وہاں پر موجود پولیس والے کسی کو ایک جگہ پر مستقل بیٹھنے بھی نہیں دیتے بلکہ حج کے موقع پر کیونکہ بہت ہجوم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے وہاں کے مقامی لوگوں کے لیے حج کرنے کے سخت قوانین بنا دیئے گئے ہیں۔ ورنہ پہلے گرد و نواح بلکہ حدّہ تک سے کئی لوگ حج کے لیے آجایا کرتے تھے جس کی وجہ سے شدید ازدحام ہو جاتا تھا مگر اب اس کی اجازت نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اگر میں ہجوم لگا کر بیٹھ گیا تو کئی مسائل کا سامنا ہو سکتا ہے۔ لہذا سفرِ حج میں جو اسلامی بھائی مجھ سے ملنا چاہتے ہیں وہ میدانِ عَرَفَات میں دُعا کے موقع پر ملاقات فرمالیا کریں اس کے علاوہ کسی بھی مقام پر ملاقات کی صورت میں پریشانی ہو سکتی ہے۔

طواف کے دوران سیلفی لینا کیسا؟

سوال: دورانِ طواف بہت سے لوگ سیلفی یا مووی بنا رہے ہوتے ہیں تاکہ زندگی کا یادگار لمحہ محفوظ رہے، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: یادگار لمحے کو محفوظ رکھنے کے لیے سیلفی لینے کی ممانعت تو نہیں لیکن جو یکسوئی اور خشوع و خضوع کے مواقع ہیں مثلاً دورانِ طواف اور مُواجہہ شریف کی حاضری وغیرہ تو وہاں سیلفی یا ویڈیو بنانے سے اجتناب کرنا چاہیے بلکہ موبائل فون کی گھنٹی بھی بند کر دینی چاہیے کیونکہ یہ خشوع و خضوع کے مانع ہے۔ پہلے پہل حَرَامِینِ طَیْبِینِ دَاخِلِہَا اللہُ شَرِّہَا وَتَغْضَبُہَا میں تصویر

سازی پر پابندی تھی، جو ایسا کرتے پکڑا جاتا تو انتظامیہ والے اس سے کیمرہ لے کر توڑ دیتے لیکن موبائل فون آنے کے بعد گویا انتظامیہ نے بھی ہار مان لی۔ اب کئی لوگ موبائل فون کے ذریعے ویڈیو یا فوٹو بنانے میں مصروف ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس کے ساتھ مشغول رہتے ہوئے کبھی بھی عبادت میں یکسوئی نہیں مل سکتی بلکہ دورانِ طواف، سعی، وقوفِ عرفات اور دیگر رُش والی جگہوں پر فوٹو یا ویڈیو بنانے کی صورت میں گناہ میں پڑنے کا بھی اندیشہ ہے، وہ اس طرح کہ دائیں بائیں موجود عورت یا آمر د بھی ویڈیو یا فوٹو میں آسکتے ہیں اور اگر ایسا نہ بھی ہوا جب بھی جتنا وقت فوٹو یا ویڈیو بنانے میں صرف ہو گا وہ عبادت سے خالی رہے گا جبکہ اس مُبارک سفر کا ایک ایک لمحہ بہت قیمتی ہے۔ خاص کر طواف تو بہت اہم عبادت ہے بلکہ یہ ایسی عبادت ہے جو صرف خانہ کعبہ میں ہی ہو سکتی ہے، اسی بنا پر خانہ کعبہ میں حاضر ہونے والے کے لیے افضل ہے کہ نفلی نماز اور دیگر نفلی عبادات کے بجائے صرف طواف میں اپنا وقت صرف کرے۔^(۱) اس مُبارک سفر میں تو اپنے گناہوں کو یاد کر کے قدم قدم پر شرمندگی اور ندامت کا احساس ہو، ہر وقت بس یہی خیال دل و دماغ پر چھایا رہے کہ ایک بھاگا ہوا مجرم اپنے پاک رُتب کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہے لہذا اسے کوئی بھی لمحہ گپ شپ، شاپنگ یا آپس کی ہنسی مذاق میں گزارنا زیب نہیں دیتا۔ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم تو اس تصور کی وجہ سے اس مُبارک سفر میں سواری پر بیٹھنا بھی پسند نہ فرماتے تھے جیسا کہ حضرت سیدنا مالک بن دینار رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم حج کے لئے بصرہ سے پایادہ نکلے۔ کسی نے عرض کی کہ آپ سوار کیوں نہیں ہوتے؟ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم نے فرمایا کہ بھاگا ہوا غلام جب اپنے مولا کے دربار میں ضلح کے لئے حاضر ہو تو کیا اسے سوار ہو کر آنا چاہیے؟ خُدا کی قسم! اگر میں مَكَّةَ مُعَظَّہَہ دَاخِلُا اللہُ شَرَفًا وَتَعَفُّیًا میں انگاروں پر چلتا ہوا آؤں تو بھی کم ہے۔^(۲)

دیکھا آپ نے کہ ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کا اس مُبارک سفر میں کیسا ذوق و شوق ہوتا تھا کہ پیدل چلنا تو درکنار انگاروں پر چل کر آنے کو بھی کم سمجھتے تھے۔ کاش! ہمیں بھی ان کے ذوق سے کچھ حصہ مل جاتا اور طواف کے دوران رونا، نگاہیں جھکا کر مستانوار گرد و کعبہ گھومنا نصیب ہو جاتا۔ یاد رہے کہ ”دورانِ طواف پریشان نظری یعنی ادھر ادھر فضول



۱۔ حَکِیْمُ الدِّیْن حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم فرماتے ہیں: مسجد حرام میں بجائے نوافل کے طواف بہتر ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۱/۲۳۷) سیلفی کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کے رسالے ”سیلفی کے 30 عبرت ناک واقعات“ کا مطالعہ کیجیے۔

۲۔ تنبیہ المغترین، الباب الاول من اخلاق السلف الصالح، ص ۴۹۔

دیکھنا مکروہ ہے۔“ (۱) لہذا نظریں جھکائے دل ہی دل میں دُعائیں مانگتے ہوئے طواف کیجئے کہ یہ لمحے زندگی میں بار بار نہیں آتے۔ کروڑوں مسلمانوں میں سے آپ کو اللہ پاک نے اپنے دُر کی حاضری کے لیے چنا ہے لہذا ان لمحات کی قدر کیجئے۔

حالتِ احرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔۔؟

سوال: عموماً لوگ عمرہ کرنے کے بعد حلق کرواتے ہیں مگر آپ نے عمرے کی ادائیگی سے پہلے ہی حلق کروالیا ہے اس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: میں نے حلق نہیں کروایا بلکہ تَقْصِیر کروائی ہے کیونکہ حلق بالوں کو مُونڈنے کا نام ہے جبکہ میں نے سر پر مشین پھروائی ہے تاکہ بال نہ جھڑیں۔ جن کے بال جھڑتے ہوں ان کے لیے احرام باندھنے سے پہلے بال بالکل چھوٹے کروالینا بہتر ہے تاکہ وضو وغیرہ میں پانی لگنے سے بال نہ جھڑیں ورنہ کفارہ لازم آئے گا۔ البتہ داڑھی شریف کے بال جھڑتے ہوں تو داڑھی مُونڈنے یا ایک مٹھی سے کم کروانے کی اجازت نہیں کیونکہ داڑھی رکھنا واجب ہے، مُونڈنا یا ایک مٹھی سے گھٹانا ناجائز و حرام ہے۔ ہاں! اگر خود بخود بال جھڑ جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال ہی گر پڑیں تو کوئی کفارہ نہیں۔ (۲)

ٹھنڈا آبِ زم زم پینا کیسا؟

سوال: حَرَمَیْنِ طَیْبَیْنِ زَادَہُ اللہُ شَفا وَ تَعَطُّیاً میں آبِ زم زم شریف کے کو لِر لگے ہوئے ہوتے ہیں جن میں ٹھنڈا اور سادہ دونوں طرح کا پانی ہوتا ہے، زائرین کو کون سا پانی پینا چاہیے؟

جواب: زم زم شریف شفا اور برکت والا پانی ہے لیکن جن کو ٹھنڈا پانی مُوافِق نہیں آتا تو وہ آبِ زم زم بھی ٹھنڈا نہ پئیں ورنہ نزلہ، زکام، بخار اور گلے کی خرابی جیسی آزمائشوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ حَرَمَیْنِ طَیْبَیْنِ زَادَہُ اللہُ شَفا وَ تَعَطُّیاً میں ہر جگہ اے سی (A.C) چل رہے ہوتے ہیں، اب زائرین میں بہت سے لوگ اے سی (A.C) کے عادی نہیں ہوتے یا اگر عادی ہوں جب بھی اے سی (A.C) کی ٹھنڈک سے ایک دم باہر تیز گرمی میں نکلیں گے یا تیز گرمی سے فوراً اے سی

① فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۷۴۵ ماخوذاً۔

② لباب المناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص ۳۷۔

(A.C) میں جائیں گے تو یہ انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہے، پھر اوپر سے ٹھنڈا ٹھنڈا آب زم زم یا کولڈ ڈرنک پینے سے بیماری کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اگر بیمار نہ بھی ہوئے تب بھی ایک پریشانی تو آتی ہی آتی ہے وہ یہ کہ ٹھنڈا پانی پینے سے بار بار پیشاب آتا ہے، چونکہ حَرَمَیْنِ طَیْبِیْنِ رَاذِمُ اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں استنجا خانے اور وضو خانے دور ہوتے ہیں اور ان پر رش بھی ہوتا ہے لہذا قیمتی وقت استنجا خانے کے چکر لگانے میں ہی گزر جائے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ استنجا خانے جاتے جاتے کچھ قطرے بھی نکل جائیں اور یوں ناپاکی کی صورت میں دھری پریشانی کا سامنا کرنا پڑ جائے، لہذا جن کی طبیعت کو ٹھنڈا پانی مُوافِق بھی ہے وہ بھی حَرَمَیْنِ طَیْبِیْنِ رَاذِمُ اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا میں ٹھنڈا آب زم زم پینے کے بجائے مَسْ کر کے پیئیں، اِنْ شَاءَ اللہ وضو کافی دیر تک برقرار رہے گا، عبادت کے لیے وقت ملے گا اور یکسوئی بھی نصیب ہوگی۔

حَرَمَیْنِ طَیْبِیْنِ کے کبوتروں کو اڑانا کیسا؟

سوال: لوگ حج و عمرہ کرنے کے لیے جاتے ہیں تو وہاں حَرَمَیْنِ طَیْبِیْنِ رَاذِمُ اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کے کبوتروں کو دانہ ڈالتے ہیں، یہ کبوتر دانہ چُک رہے ہوتے ہیں تو لوگ ان کے بیچ میں سے ہو کر گزرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے ان کبوتروں کو بار بار اڑنا پڑتا ہے، تو کیا یہ کبوتروں کو تنگ کرنا اور ایذا دینا کہلائے گا؟

جواب: اگر وہ جگہ ایسی ہے جہاں سے لوگ گزرتے ہیں اور ان کے گزرنے کی وجہ سے کبوتر تھوڑا بدک کر اڑ جاتے ہیں لیکن پھر آکر دانہ چُگنے لگتے ہیں تو اسے ایذا دینا نہیں کہا جائے گا۔ حَرَم کے کبوتروں کی یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ وہ اتنا جلدی اڑتے نہیں، دیگر مقامات کے کبوتروں کے مقابلے میں وہ بہادر ہوتے ہیں کیونکہ انہیں وہاں کوئی پکڑتا نہیں اور نہ ہی بلی وغیرہ کوئی جانور ان پر جھپٹا دیکھا گیا ہے اس لیے ان کے دل گھل جاتے ہیں جبکہ دیگر مقامات کے کبوتروں کو خوف لاحق ہوتا ہے وہ فوراً اڑ جاتے ہیں۔

ہاں اگر کوئی انہیں بیٹھنے اور دانہ چُگنے ہی نہ دے، بار بار انہیں اڑا دے تو یہ ان کی تکلیف دینا کا باعث ہے۔ اسی طرح اگر وہاں سے گزرنے کا کوئی مُتَبَادِلِ راسِ تہ ہے یا وہاں سے تھوڑا ہٹ کر گزر سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود کوئی جان بوجھ کر ان کے بیچ میں سے گزرتا ہے تاکہ یہ اڑیں تو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کھانا کھا رہا ہو، بیچ

میں کوئی ٹپک پڑے اور اسے کھانے سے روک دے تو اسے ناگوار گزرتا ہے یوں ہی ہو سکتا ہے انہیں بھی ناگوار گزرتا ہو۔ پھر سَحْرَ مَیْنِ طَیِّبِیْنِ زَادَہُنَا اللہُ تَعَالٰی تَعَفُّیْکَ کبوتروں کا ادب و احترام کتنا ہے یہ ہر عقلمند آدمی سمجھ سکتا ہے۔

حُجَّاب کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی احتیاطیں

سوال: حُجَّابِ کرام حج کے شکرانے کی قربانی کرتے ہیں تو انہیں قربانی کا جانور خریدتے وقت کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں کہ اُن کی قربانی دُرست ہو جائے؟

جواب: حُجَّابِ کرام کا حج کے شکرانے میں مَنٰی میں قربانی کرنا سُنّت ہے مگر فی زمانہ اس سُنّت پر عمل نہیں کیا جاسکتا کہ انتظامیہ کی طرف سے مَنٰی میں قربانی کرنے پر پابندی ہے۔ چونکہ لاکھوں حُجَّاب قربانی کرتے ہیں اس لیے انتظامیہ نے اپنی سہولت کے پیش نظر مُزدلفہ میں مَذْبَح خانہ قائم کر رکھا ہے۔ یاد رکھیے! حج کے شکرانے کی قربانی کا حُدودِ حَرَم میں ہونا واجب ہے۔ عَرَفَات شریف حُدودِ حَرَم سے باہر ہے اور مُزدلفہ حُدودِ حَرَم میں داخل ہے اس لیے مَذْبَح خانے میں قربانی کرنے سے حُدودِ حَرَم میں قربانی کا واجب ادا ہو جاتا ہے۔ حُجَّاب کو قربانی کا جانور خریدتے ہوئے بہت زیادہ احتیاط کی حاجت ہے کیونکہ وہاں بڑا جانور مثلاً اُونٹ پانچ سال کا اور گائے دو سال کی ملنا بہت دُشوار ہوتا ہے۔ اگر حُجَّاب کو مُزدلفہ میں قربانی کے لائق جانور نہیں مل پاتا تو وہ حُدودِ حَرَم میں ہی واقع ”سُوقِ حِلَاقَہ“ کا رخ کریں وہاں انہیں قربانی کی شرائط کے مطابق جانور مل جائے گا۔ تجربہ کار لوگ ”سُوقِ حِلَاقَہ“ میں ہی اپنی قربانیاں کرتے ہیں مگر ہر حاجی ”سُوقِ حِلَاقَہ“ سے جانور خریدنے کے وسائل نہیں پاتا۔ یاد رکھیے! حج کے شکرانے کی قربانی اپنے ہاتھ سے کرنے میں ہی عافیت ہے۔ بہت سے حُجَّاب کاروان والوں کو حج کے شکرانے کی قربانی کے پیسے جمع کروادیتے ہیں۔ اگرچہ ہر کاروان والے چور اچکے اور چیڑ نہیں ہوتے مگر بعض کاروان والے قربانی کرنے کے بجائے قربانی کے پیسے خود کھا جاتے ہوں گے۔ حُجَّاب کو چاہیے کہ قربانی اپنے ہاتھ سے کریں یا پھر کسی دیانت دار اور پرہیزگار کاروان والے کو رقم دے کر اپنی قربانی کا وکیل بنادیں۔ حُجَّاب اللہ پاک کے مہمان ہوتے ہیں مگر انہیں بھی دونوں ہاتھوں سے لوٹنا جاتا ہے۔ حج کے دنوں میں کرایوں کے دام بھی بڑھادیئے جاتے ہیں جس کے سبب حُجَّاب کو آزمائش کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ عام دنوں میں مَنٰی سے مسجدِ حَرَام شریف تک کا کرایہ دو ریال ہوتا ہے مگر جب حاجی مَنٰی سے طواف

زیارت کے لیے مسجد حرام شریف جاتے ہیں تو کرایہ دو ریال سے بڑھا کر 20 یا 30 ریال کر دیا جاتا ہے۔

اسی طرح حرم شریف میں قربانی کے جانور بیچنے والے ان جانوروں کو بھی ”ہَذَا كَامِلٌ، هَذَا كَامِلٌ“ کہہ کر چلا رہے ہوتے ہیں جو قربانی کی شرائط پر پورا نہیں اُترتے مثلاً قربانی کی شرائط میں سے ہے کہ جانور کے کان ثابت ہوں اور اگر کوئی کان کٹا بھی ہو تو ایک تہائی سے زیادہ نہ کٹا ہو ورنہ قربانی نہیں ہوگی لیکن عوام اور بیچنے والے شاید سمجھتے ہیں کہ کان کا مٹھی میں آنا ضروری ہے، یہی وجہ ہے کہ حرم شریف میں بیچنے والے کان مٹھی میں پکڑ پکڑ کر دکھا رہے ہوتے ہیں لیکن اصل مسئلہ یہی ہے کہ ”اگر جانور کا کان ایک تہائی سے زیادہ کٹا ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔“ (۱) مٹھی سے کم زیادہ ہونا معیار نہیں۔

یوں ہی بیچنے والے کم عمر جانور کو بھی ”ہَذَا كَامِلٌ“ کہہ دیتے ہیں لیکن ظاہر ہے کہ کم عمر جانور کسی کے کامل کہہ دینے سے کامل نہیں ہو جاتا اور نہ ہی ان کا حرم میں ایسا کہنا ان کی سچائی کی دلیل بن سکتا ہے۔ حُجَّاجِ کرام کو چاہیے کہ بیچنے والوں کی باتوں میں آنے کے بجائے جانوروں کے کان، دُم اور عمر وغیرہ سب اچھی طرح جانچ کر ہی جانور خریدیں اگرچہ کچھ مہنگا ملے۔ دو پیسے بچانے کے لیے اپنی قربانی کو داؤ پر نہ لگائیں۔ معمولی عیب ہونے کی صورت میں اگرچہ قربانی ہو جائے گی مگر ذرا غور تو کیجیے کہ جب ہم اپنی زندگی میں اچھے سے اچھا کھاتے، مہنگے سے مہنگا سوٹ پہنتے اور عمدہ سے عمدہ گاڑی استعمال کرتے ہیں تو پھر اللہ پاک کی راہ میں کیوں نہ سب سے اچھے، عمدہ اور بیش بہا جانور کی قربانی پیش کریں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے سب کچھ ملا ہے لہذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے قربانی کرنے کے لیے منڈی کے سب سے عمدہ جانور کو خرید اجائے اور خریدتے وقت اس کا بھاء بھی کم نہ کروایا جائے بلکہ جتنے پیسے مالک نے مانگے ہیں اس سے زیادہ پیش کیے جائیں، لیکن یہ جذبہ اب کہاں! بعض امیر لوگ بہت عیش و عشرت والی زندگی گزارتے ہیں حتیٰ کہ ان کے بَیْتُ الْخَلَا بھی لاکھوں کے بنے ہوتے ہیں لیکن اللہ پاک کی راہ میں پیسہ دیتے وقت ایسا لگتا ہے گویا ان کی جان نکل رہی ہے۔ اَوَّلًا تو زکوٰۃ ہی نہیں ادا کرتے اور اگر دے بھی دیں تو غریبوں کو خوب دھکے کھاتے اور توہین آمیز انداز اپناتے ہیں یقیناً یہ رویہ بالکل بھی دُرست نہیں۔

قربانی کس پر واجب ہے؟

سوال: قربانی کرنا کس پر واجب ہے؟

جواب: 10 ذُو الْحِجَّةِ الْحَامِ کی صبح صادق سے لے کر 12 ذُو الْحِجَّةِ الْحَامِ کے غروبِ آفتاب تک کے درمیان اگر کوئی مسلمان عاقل، بالغ، مقیم اور صاحبِ نصاب ہو اور وہ نصاب اس کے قرض اور ضروریاتِ زندگی میں مُسْتَعْرِق (یعنی ڈوبا ہوا) نہ ہو تو اس صورت میں قربانی واجب ہوگی۔

کیا مسافر پر قربانی واجب ہے؟

سوال: کیا مسافر پر قربانی واجب ہے؟

جواب: جو شرعاً مسافر ہے اس پر قربانی واجب نہیں۔

قربانی کے جانور کی عمر کا اعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟

سوال: کیا ایسے جانور کی قربانی جائز ہے جو اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہو مگر اس نے دانت نہ نکالے ہوں؟ بقر عید کے موقع پر بیوپاری گاؤں سے کہتے ہیں کہ ہمارے اس جانور نے اگرچہ دانت نہیں نکالے مگر یہ اپنی قربانی کی عمر پوری کر چکا ہے تو گاؤں کے جانور خریدنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اور کہتے ہیں کہ دانت نکالنا ضروری ہے، اگر وہی جانور بیوپاری آدمی قیمت پر دینے کے لیے تیار ہو جائے تو گاؤں سے خرید لیتے ہیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: جو جانور قربانی کی عمر پوری کر چکے ہوں ان کی قربانی جائز ہے اگرچہ انہوں نے دانت نہ نکالے ہوں۔ قربانی کے جائز ہونے کے لیے اُونٹ کی عمر کم از کم پانچ سال، گائے کی دو سال اور بکرا، بکری، دُنبہ، دُنبی اور بھیڑ کی ایک سال ہونا ضروری ہے۔ البتہ اگر دُنبہ یا بھیڑ کا چھ مہینے کا بچہ اتنا بڑا ہو کہ دُور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اس کی قربانی بھی جائز ہے۔ یاد رکھیے! قربانی جائز ہونے کے لیے جانوروں کی عمر پوری ہونا ضروری ہے نہ کہ دانت نکالنا کیونکہ جو جانور آزاد گھوم پھر کر چرتے اور نونچ نونچ کر گھاس کھاتے ہیں وہ مسلسل دانتوں سے گھاس کھینچتے رہنے کے سبب اپنی قربانی کی عمر پوری ہونے سے پہلے ہی دانت نکال دیتے ہیں اور جو جانور بندھے ہوئے ہوتے ہیں وہ بسا اوقات عمر پوری

ہونے کے باوجود دانت نہیں نکال پاتے۔ جانوروں کی عمر کے معاملے میں لوگ بیوپاریوں پر اس لیے اعتماد نہیں کرتے کہ کثرت سے جھوٹ اور دھوکا دہی کے باعث ان کا بیوپاریوں سے اعتماد اٹھ چکا ہوتا ہے۔ بعض بیوپاری جانوروں کی کٹی ہوئی دُم ٹیپ لگا کر جوڑ دیتے ہیں اور جس رنگ کے جانور کے بال ہوتے ہیں ٹیپ پر اسی طرح کارنگ لگا دیتے ہیں جس کے باعث خریدار کو یہ معلوم نہیں ہو پاتا کہ جانور کی دُم کٹی ہوئی ہے اور پھر جب وہ بیچارہ اُسے گھر لے جا کر دُم سے پکڑتا ہے تو دُم نکل کر اُس کے ہاتھ میں آ جاتی ہے۔ اسی طرح بعض بیوپاری جانوروں کے دانت دکھاتے ہوئے بھی دھوکا دہی سے کام لیتے ہیں۔ اگرچہ سب بیوپاری دھوکے باز نہیں ہوتے مگر لوگ ایماندار بیوپاریوں پر بھی اس لیے اعتماد نہیں کرتے کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔

اگر بیوپاری باشرع اور نیک آدمی ہے اور وہ کہتا ہے کہ جانور کی عمر پوری ہے، گاہک کو اس پر اعتماد ہے کہ وہ جانور کی عمر بتانے میں جھوٹ نہیں بول رہا تو اس صورت میں اگر گاہک نے اُس سے جانور خرید کر قربانی کر لی تو اس کی قربانی ہو جائے گی اگرچہ دانت نہ نکلے ہوں۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا جانور چاہے وہ گائے ہو یا بکرا چار دانت کا ہو نا چاہیے، بکرا اگر چار دانت کا ہو تو اس کا گوشت عمدہ ہوتا ہے مگر ہمارے یہاں دو دانت کی رسم چل پڑی ہے۔ جانور خریدنے والے بھی دو دانت کا مطالبہ کرتے ہیں اور بیوپاری بھی دو دانت کی صدائیں لگاتے ہیں۔ بسا اوقات جانور آٹھ دانت (یعنی بڑی عمر) کا ہوتا ہے مگر بیوپاری خریدار کو صرف دو دانت نمایاں طور پر دکھاتے ہیں اور بقیہ دانت اپنی انگلیوں سے چھپا لیتے ہیں اور پھر فوراً جانور کا منہ بند کر دیتے ہیں۔ رہی بات یہ کہ جس جانور کے کم عمری کی وجہ سے دانت نہیں نکلے ہوتے لوگ اسے ادھی قیمت میں خرید لیتے ہیں تو یہ ادھی قیمت پر خریدنے والے شاید گوشت فروش ہوتے ہوں گے جو ایسے جانوروں کو قربانی کے لیے نہیں بلکہ ذبح کر کے ان کا گوشت بیچنے کے لیے خرید لیتے ہوں گے۔

جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟

سوال: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اس کی پہچان کیسے کی جاسکتی ہے؟

جواب: جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا، اس کی پہچان یہ ہے کہ جو دانت اچھی طرح نہیں نکلے ہوتے وہ سارے چھوٹے

سے ایک لائن میں سفیدی کی طرح نظر آتے ہیں اور جو دانت نکل چکے ہوتے ہیں وہ اس سفیدی سے تھوڑا ہٹ کر ابھری ہوئی جگہ سے نکلتے ہیں اور چوڑے ہوتے ہیں اور ان پر کچھ پیلاہٹ سی ہوتی ہے۔ اگر جانور آٹھ دانت کا بالکل ضعیف ہے تو اُس کے آٹھوں دانت ایک ہی لائن میں نظر آئیں گے اور ان پر پیلاہٹ بھی دکھائی دے گی۔ بہر حال جانور کے دانتوں کی پہچان ہر ایک نہیں کر سکتا لہذا جانور خریدتے وقت تجربہ کار آدمی کا ساتھ ہونا بہت مفید ہے۔

بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گھسا کر لانا کیسا؟

سوال: قربانی کے جانوروں کو منڈی سے خرید کر گھر لانے کے لیے گاڑیوں کی ضرورت پڑتی ہے، بعض لوگ پیسے بچانے کے لیے بڑے جانوروں کو بھی چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گھسا کر، لٹا کر اور رسیوں سے باندھ کر لاتے ہیں جس کی وجہ سے جانوروں کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور بسا اوقات وہ شدید زخمی بھی ہو جاتے ہیں اس بارے میں کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: جس طرح انسان کو تکلیف دہ چیزوں سے اذیت پہنچتی ہے اور وہ اپنے آپ کو ان سے بچانے کی کوشش کرتا ہے ظاہر ہے اسی طرح جانوروں کو بھی تکلیف دہ چیزوں سے اذیت ہوتی ہے۔ چند پیسوں کی خاطر اس طرح بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں زبردستی گھسا کر، لٹا کر اور رسیوں سے باندھ کر لانا بلاوجہ جانوروں کو ایذا دینا اور ان پر ظلم کرنا ہے۔ جانور پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی سخت تر ہے کیونکہ مسلمان تو مقابلہ کرے گا، عدالت میں جا کر کیس کر دے گا اس کے علاوہ اور بہت کچھ کر سکتا ہے لیکن یہ بے زبان جانور کس کے آگے فریاد کرے گا۔^(۱) یاد رکھیے! مظلوم جانور بلکہ مظلوم کافر کی بھی بد دعا قبول ہوتی ہے۔^(۲) جنہوں نے ایسا کیا ہے وہ توبہ کریں اور آئندہ ہر گز اس طرح کے انداز اختیار نہ کریں۔

کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے؟

سوال: عید کے کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے؟

جواب: عید کے تینوں دن قربانی کرنا جائز ہے البتہ پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے۔ عید کے پہلے دن عموماً قُضاب زیادہ

۱۔ جانور پر ظلم کرنا ذمّی کا فرپر (اب دنیا میں سب کافر خبی ہیں) ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذمّی پر ظلم کرنا مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیونکہ جانور کا مُعین و مددگار اللہ پاک کے سوا کوئی نہیں۔ (ڈیڑھ ص ۳۰۰، کتاب الخطر والایاحة، فصل فی البیع، ۹/۶۶۳)

۲۔ مراۃ المناجیح، ۳/۳۰۰ ماخوذاً۔

پیے لیتے ہیں تو بعض لوگ تھوڑے سے پیے بچانے کے لیے افضل عمل کو چھوڑ کر عید کے دوسرے یا تیسرے دن قربانی کرتے ہیں۔ یوں چند پیسوں کی خاطر اتنا مہنگا جانور لانے کے باوجود پہلے دن قربانی کرنے کی فضیلت پانے سے خود کو محروم کر دیتے ہیں۔ پہلے دن قصاب کا زیادہ رقم لینا اگرچہ نفس پر گراں گزرتا ہے مگر ہمیں اپنا یوں ذہن بنانا چاہیے کہ جو نیک عمل نفس پر جتنا زیادہ گراں گزرتا ہے اس کا ثواب بھی اتنا ہی زیادہ عطا کیا جاتا ہے۔^(۱)

یاد رکھیے! عیدُ الاضحیٰ کے دن جانور ذبح کرنے سے افضل کوئی عمل نہیں ہے۔ لہذا کوئی مجبوری نہ ہو تو پہلے دن ہی قربانی کی جائے اگرچہ کچھ رقم زیادہ خرچ ہوگی لیکن اس کو نقصان نہ سمجھا جائے بلکہ اس کے عوض آخرت میں ملنے والے عظیم ثواب پر نظر رکھی جائے۔ اگر کسی کے گھر میں دوسرے یا تیسرے دن دعوت ہوتی ہے اس وجہ سے وہ پہلے دن قربانی نہیں کرتا تو اسے چاہیے کہ پہلے دن قربانی کر کے اس کا گوشت فرتح میں رکھ دے اور اگلے دن دعوت میں استعمال کر لے کیونکہ ایک دو دن میں گوشت کے ذائقے میں کوئی خاص فرق نہیں پڑتا۔ فقط لذتِ نفس کے لیے پہلے دن قربانی کے عظیم ثواب سے محروم ہو جانادانش مندی نہیں بلکہ محرومی ہے۔ جس طرح تاجر مال کے نفع پر نظر رکھتا ہے اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ مال کے نفع سے زیادہ نیکیوں کے نفع پر نظر رکھے اور اس کے لیے کوشش بھی کرتا رہے۔

شکنجے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟

سوال: یورپین ممالک میں جھوٹے جانور کو ذبح کرنے کے لیے مخصوص شکنجے میں جکڑا جاتا ہے تاکہ رسیوں سے باندھنے اور پکڑنے کی مشقت سے بچا جاسکے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: بکرے اور دُنبے وغیرہ کو مخصوص شکنجے میں جکڑ کر ذبح کرنے میں اور تو کوئی حرج نہیں لیکن ایک سنت ترک ہو جاتی ہے وہ یہ کہ ذبح کرنے والا اپنا دایاں (یعنی سیدھا) پاؤں جانور کی گردن کے دائیں (یعنی سیدھے) حصے (یعنی گردن کے قریب پہلو) پر رکھے اور ذبح کرے۔ البتہ اس شکنجے کے ذریعے جکڑنے میں ایک فائدہ بھی ہے کہ جانور کئی غیر ضروری تکالیف سے بچ جاتا ہے مثلاً بعض لوگ بکرے کو اٹھا کر پٹختے ہیں یا پتھر لی زمین پر گراتے ہیں جو یقیناً بلا وجہ کی ایذا ہے

۱..... حضرت سیدنا ابراہیم بن ادریس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دنیا میں جو عمل جتنا دشوار ہو گا بروز قیامت میرا ان عمل میں اتنا ہی زیادہ وزن دار ہو گا۔ (تذکرۃ الاولیاء، ۱/۹۵)

لیکن اس مَخْصُوص شَکْجے کے ذریعے لٹانے میں یہ دونوں تکالیف نہیں ہوں گی۔ نیز اس شَکْجے کی ہیئت ایسی ہے کہ جانور کو لٹا کر پیٹ سے جکڑ لیا جاتا ہے اور پاؤں آزاد ہوتے ہیں تو یہ طبی لحاظ سے بھی اچھا ہے اس لیے کہ جانور جتنا زیادہ ہاتھ پاؤں مارے گا اتنا ہی مُضِر صحت خون بہہ جائے گا۔ بہر حال شَکْجے میں کس کر ذبح کریں یا رسیوں سے باندھ کر، جانور کو بے جا تکلیف دینے کی ہر گز اجازت نہیں۔ جو لوگ بکرے کی گردن چٹھا دیتے ہیں یا بڑے جانور کی چھرا گھونپ کر دل کی رگیں کاٹ دیتے ہیں یا ذبح کرتے ہوئے ہڈی پر چھری مارتے ہیں تو انہیں اس سے بچنا ضروری ہے۔ خُدا ناخواستہ مرنے کے بعد یہی جانور مُسَلِّط کر دیا گیا تو پھر کیا بنے گا؟

قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟

سوال: قربانی کے بعض جانوروں کے جسم پر بہت بڑے بڑے بال ہوتے ہیں، انہیں ذبح کرتے وقت اگر دُشواری ہو رہی ہو تو کیا ان بالوں کو کاٹ سکتے ہیں؟ اگر کسی نے وہ بال کاٹ دیئے تو ان بالوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا مکروہ ہے۔ اگر کسی نے بال یا اُون وغیرہ کاٹ دی تو ان چیزوں کو نہ تو وہ اپنے استعمال میں لاسکتا ہے اور نہ ہی کسی غنی کو دے سکتا ہے بلکہ ان بالوں اور اُون وغیرہ کو کسی شرعی فقیر پر صدقہ کرنا ہو گا۔^(۱) رہی بات ذبح کے وقت دُشواری پیش آنے کی تو اس کے لیے پورے بدن کے بال کاٹنا تو دُور کی بات گلے کے بال کاٹنے کی بھی ضرورت نہیں بلکہ گلے پر پانی وغیرہ ڈال کر جگہ بنائی جاسکتی ہے۔

بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ

سوال: قَضَاب عموماً بے وضو، بے نمازی اور داڑھی مُنڈے ہوتے ہیں تو کیا ان سے جانور ذبح کرنا دُرسست ہے؟ نیز جانور کو ذبح کرنے کے حوالے سے چند تمدنی پھول بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: جانور ذبح کرنے کے لیے با وضو، نمازی اور داڑھی والا ہونا شرط نہیں لہذا اگر داڑھی مُنڈے، بے وضو اور بے نمازی شخص نے بھی جانور ذبح کیا تب بھی جانور حلال ہو جائے گا۔ ﴿ذَابَح﴾ (یعنی ذبح کرنے والے) کا مرد ہونا بھی شرط نہیں،

عورت یا سمجھ دار بچہ بھی ذبح کر سکتے ہیں البتہ جو بھی ذبح کرے اُسے ذبح کے وقت اللہ کا نام لینا ضروری ہے۔^(۱) اگر کسی نے جان بوجھ کر اللہ کا نام چھوڑ دیا مثلاً دو آدمی مل کر ذبح کر رہے تھے، ایک نے یہ سوچ کر اللہ کا نام نہ لیا کہ دوسرے نے کہہ دیا ہے میرا کہنا ضروری نہیں تو جانور مردار ہو جائے گا۔^(۲) ذبح کے وقت ”بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ“ کے الفاظ کہنا بہتر ہے، شرط نہیں لہذا اگر کسی نے فقط لفظ ”اللہ“ کہہ کر چھری چلا دی تب بھی جانور حلال ہو جائے گا۔^(۳) اگر بھولنے کے سبب اللہ کا نام نہ لیا تب بھی جانور حلال ہو جائے گا۔^(۴)

اجتماعی قربانی کی احتیاطیں

سوال: اجتماعی قربانی کرنے والوں پر کیا کیا شرعی ذمہ داریاں بنتی ہیں؟

جواب: اجتماعی قربانی کے مسائل بہت پیچیدہ اور مشکل ہیں لہذا اجتماعی قربانی کرنے والوں کے لیے لازم ہے کہ وہ اس سے متعلقہ ضروری مسائل سیکھیں یا پھر علمائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ کی مکمل راہ نمائی میں ہی قربانی کریں۔ بد قسمتی سے لوگوں نے اجتماعی قربانی کو ایک کاروبار بنالیا ہے، بعض ادارے بھی علمائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ کی راہ نمائی لیے بغیر اجتماعی قربانی کرتے ہیں اور کھلم کھلا عطیوں کر کے لوگوں کی قربانیاں ضائع کر بیٹھتے ہوں گے۔ ہر ایک کو عذابِ آخرت سے ڈرنا چاہیے اور شرعی تقاضے پورے ہونے کی صورت میں ہی اجتماعی قربانی میں ہاتھ ڈالنا چاہیے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی میں اجتماعی قربانی دارِ اِنْفِٹَا اہلسنت کی مکمل راہ نمائی میں ہی ہوتی ہے۔ ملک اور بیرون ملک اجتماعی قربانی کا ارادہ رکھنے والے ذمہ داران کی پہلے مفتیانِ کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ تربیت فرماتے ہیں۔ پھر تربیتی نشست میں شرکت کرنے والوں کا امتحان ہوتا ہے اور جو امتحان میں کامیابی حاصل کرتے ہیں تو انہیں ہی مدنی مرکز کی طرف سے اجتماعی قربانی کی اجازت ملتی ہے۔ نیز دارِ اِنْفِٹَا اہلسنت کی طرف سے ”اجتماعی قربانی کے مدنی چھول“ کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کیا جا چکا ہے۔

①..... ذمّے مختار مع رد المحتار، کتاب الذبائح، ۹/۴۹۶ ماخوذاً۔

②..... ذمّے مختار مع رد المحتار، کتاب الذبائح، ۹/۵۰۴۔

③..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الذبائح، الباب الاول فی رکنہ... الخ، ۵/۲۸۵۔

④..... ہدایۃ، کتاب الذبائح، ۲/۳۷۷۔

کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟

سوال: مویشی منڈی میں بیوپاریوں کے کپڑے اکثر ناپاک ہو جاتے ہیں اور دوسرے پاک کپڑے نہیں ہوتے اگر ان ہی کپڑوں کو پاک کرنے جائیں گے تو جانور چوری ہونے کا اندیشہ ہے ایسی صورت میں وہ نماز کس طرح ادا کریں؟

جواب: جو لوگ اس طرح کا کام کرتے ہیں جس میں ان کے کپڑے پاک نہیں رہتے مثلاً وہ مویشی پالتے یا بیچتے ہیں اور جانوروں کے پیشاب کی چھینٹیں یا گوبر ان کے کپڑوں پر لگ جاتا ہے یا وہ جانور ذبح کرتے ہیں اور خون لگنے کی وجہ سے ان کے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے ساتھ پلاسٹک کی تھیلی میں پاک کپڑوں کا ایک جوڑا رکھیں جسے نماز کے وقت میں پہن کر نماز ادا کی جاسکے۔ خصوصاً عین الاضطرر کے موقع پر کیونکہ اس دن نقاب وغیرہ کے کپڑے ناپاک ہوئے بغیر نہیں رہتے۔ نیز پاک جوڑے کے ساتھ ایک تہبند بھی ہوتا کہ کسی مناسب مقام پر اس کی آڑ میں کپڑے بدلے جاسکیں۔ تہبند اور وہ پاک جوڑا کسی کپڑے کے تھیلے میں رکھ کر اس کو پلاسٹک کی تھیلی میں ڈال لیں اور اسے اچھی طرح بند کر دیں۔

یاد رکھیے! نماز فرض ہے جو ہر حال میں پڑھنا ضروری ہے کسی بھی بیوپاری یا نقاب کے کپڑے ناپاک ہونے کی وجہ سے نماز معاف نہیں ہوگی۔ لہذا انہیں چاہیے کہ نماز کو اس کے وقت میں ہی پڑھنے کا اہتمام کریں۔ خدا ناخواستہ اگر کسی بیوپاری یا نقاب کو جانوروں کے خون یا پیشاب وغیرہ سے الرجی ہو جائے تو وہ اپنے ساتھ ایک نہیں بلکہ کئی صاف جوڑے رکھے گا اور حتی الامکان اپنے کپڑوں کو ناپاک ہونے سے بچائے گا، جہاں ذرا خون یا پیشاب کپڑوں پر لگا فوراً کپڑے بدلے گا تاکہ الرجی کی وجہ سے کھجلی شروع نہ ہو جائے۔ یہ دُنیوی خارش ہے جب اسے برداشت کرنا بہت مشکل ہے تو اگر نماز ترک کرنے کے جرم میں قیامت کے دن خارش کا عذاب مُسلط کر دیا گیا تو کیا بنے گا؟ یاد رکھیے! دوزخ کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی کسی کے لیے برداشت کرنا ممکن نہیں ہے تو اس دردناک عذاب سے چھٹکارے کے لیے گناہوں سے بچتے رہیے اور وقت پر نمازیں ادا کرنے کا اہتمام کیجیے۔

جنت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی اہمیت

سوال: دُعائیں جنت کا سوال کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی کیا اہمیت ہے؟

جواب: اللہ پاک سے جنت کا سوال کرنا اور جہنم سے پناہ مانگنا سنتِ مبارکہ ہے جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے منقول طویل دُعا میں یہ الفاظ بھی ہیں: **وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ وَعَمَلٍ** یعنی اے اللہ! میں تجھ سے جنت اور جنت سے قریب کرنے والے اعمال کا سوال کرتا ہوں اور جہنم اور اس سے قریب کرنے والے اعمال سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔^(۱) لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ روزانہ کم از کم تین تین بار اللہ پاک سے جنت میں داخلے اور دوزخ سے بچنے کی دُعا مانگ لیا کریں۔ سرورِ دیشان، رحمتِ عالمیان ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک سے تین مرتبہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: ”اے اللہ پاک! اسے جنت میں داخل فرما۔“ اور جو تین مرتبہ جہنم سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے: ”اے اللہ پاک! اسے جہنم سے پناہ عطا فرما۔“^(۲)

یاد رہے کہ جنت کی طلب اور جہنم سے پناہ مانگنے کی دُعا عربی میں ہی کرنا ضروری نہیں، اپنی مادری زبان میں بھی یہ دُعا روزانہ تین تین بار کر لیں گے تو ان شاء اللہ بیان کردہ فضیلت حاصل ہو جائے گی۔

کاش ہر گھر میں عالمِ دین ہو!

سوال: آپ اپنی خواہش کا اظہار کرتے ہیں کہ کاش! ہر گھر میں عالمِ دین ہو، اگر کسی کی بیٹیاں ہی ہوں تو وہ آپ کی خواہش کو کیسے پورا کرے؟

جواب: اگر کسی کو اللہ پاک نے بیٹیوں ہی سے نوازا ہے تو انہیں عالمہ بنادے تب بھی میری خواہش پوری ہو جائے گی۔ ایک ہی بچے کو حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنانے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ تمام بچوں کو ہی حافظِ قرآن اور عالمِ دین بنانے کی کوشش کی جائے۔ والدین کی اپنی عمر تو بیت گئی اب خود حافظِ قرآن یا عالمِ دین نہیں بن سکتے تو اپنی اولاد کو ہی حافظ یا عالم بنا کر آجر و ثواب کمالیں۔ اگر اولاد کو حافظ یا عالم نہ بھی بنا سکیں تب بھی شریعت و سنت کے مطابق ان کی تربیت تو کرنی ہی ہوگی ورنہ اس معاملے میں کوتاہی قیامت کے دن پھنسا کر رُسوائی کا سبب بن سکتی ہے۔

① ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، حدیث: ۳۸۴۶، ۲۷۱/۲۔

② ترمذی، کتاب صفة الجنة، باب ماجاء فی صفة اثمار الجنة، ۲۵۷/۲، حدیث: ۲۵۸۱۔

مونگ پھلی کے فوائد

شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالاعلیٰ محمد الیاس عطار قادری رَضَوِی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں:

سردی کا موسم جاری ہے، سردی سے بچنے کے لئے جہاں گرم کپڑوں کا استعمال ہوتا ہے وہیں طرح طرح کے پکوان اور خشک میووں (Dry fruits) کا استعمال بھی کیا جاتا ہے۔ ان میوہ جات میں سے ایک مونگ پھلی بھی ہے۔ مونگ پھلی ایک پھلی دار پودا ہے لیکن اس کا شمار میوہ جات میں ہی ہوتا ہے۔ مونگ پھلی شوق سے کھائی جاتی ہے نیز اس کا تیل بھی نکالا جاتا ہے جو مختلف کھانوں، ڈبل روٹی، کیک اور آدویہ وغیرہ میں شامل کیا جاتا ہے۔ مونگ پھلی کو لوگ کچا، بھون کر اور اُبال کر استعمال کرتے ہیں نیز اسے مختلف پکوانوں بالخصوص میٹھے پکوانوں (Sweet Dishes) میں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کے بے شمار طبی فوائد بھی ہیں: ❀ مونگ پھلی میں پروٹین، کیلشیم، وٹامن E، وٹامن B1، B6 اور فاسفورس شامل ہوتے ہیں ❀ مونگ پھلی مقوی اعصاب (یعنی پٹھوں کو مضبوط کرنے والی) ہے ❀ مونگ پھلی دُبلے پتلے اور کمزور افراد کے لئے مفید ہے ❀ مونگ پھلی میں موجود فولاد (Iron) خون کے نئے خلیے (Cells) بنانے میں مددگار ہے ❀ مٹھی بھر مونگ پھلی کافی ہوتی ہے ❀ مونگ پھلی میں موجود وٹامنز ہڈیوں اور دانتوں کو مضبوط بناتے ہیں ❀ مونگ پھلی میں ایسے اینٹی آکسیڈنٹ (Antioxidant) پائے جاتے ہیں جو غذائی لحاظ سے سیب، چھتر اور گاجر سے بھی زیادہ ہیں۔ احتیاط ❀ ”حاملہ“ مونگ پھلی کھانے سے پرہیز کرے، الرجی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ❀ خارش ہونے کی صورت میں مونگ پھلی کا استعمال نہ کیا جائے۔ مدنی مشورہ ❀ کچی مونگ پھلی کے بجائے بُھنی ہوئی مونگ پھلی کھائی جائے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ ۱۴۳۹ھ فروری 2018ء)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بارگاہ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۱۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔^(۲)
صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

بارگاہ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ

سوال: حج یا عمرے پر جانے والوں کو لوگ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یا دیگر مُقَدَّس ہستیوں کی بارگاہ میں سلام پیش کرنے کا کہتے ہیں تو یہ ارشاد فرمائیے کہ سلام پہنچانے کا طریقہ کیا ہے؟

جواب: جب حَرَامَیْن طَیْبَیْنِ ذَا حُجَّۃِ اللہ شَہَادَتُ تَعَطُّیْۃ کے کسی مسافر کو کہا جاتا ہے کہ بارگاہ رسالت میں میرا سلام عرض کرنا تو عموماً وہ خود ہی بول پڑتا ہے: ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ یوں ہی اگر کہا جائے کہ اپنے ابو یا فلاں کو سلام کہنا تو وہ خود ہی فوراً ”وَعَلَیْکُمُ السَّلَام“ کہہ دیتا ہے حالانکہ یہ طریقہ دُرست نہیں۔ ہونا یہ چاہیے کہ جس کے لیے سلام بھیجا گیا اُسے پہنچایا جائے مثلاً اگر میں کسی زائرِ مدینہ کو سلام پیش کرنے کی درخواست کروں تو وہ یوں پہنچائے: ”یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! الیاس نے آپ کو سلام عرض کیا ہے۔“

یاد رہے کہ اگر کسی نے آپ سے بارگاہ رسالت یا کسی اور بزرگ ہستی یا کسی بھی شخص کو سلام پہنچانے کا کہا اور آپ

① یہ رسالہ ۲۱ ذُو الْحِجَّۃِ الْاُخْرٰی ۱۴۳۹ھ بمطابق یکم ستمبر ۲۰۱۸ کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری مگدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② مُعْجَم کبیر، قیس بن عاذل ابو کھل، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

نے حامی بھری کہ ٹھیک ہے میں پہنچا دوں گا تو اب سلام پہنچانا واجب ہو جائے گا۔^(۱) بعض لوگ ایسے موقع پر کہہ دیتے ہیں کہ اگر یاد رہا تو سلام پہنچا دوں گا تو ایسا کہنے کی حاجت نہیں بلکہ ممکن ہے کہ سلام کہنے والے کو بُرا بھی لگے کہ اس برکت والی جگہ اور وقت کیا میں اسے یاد نہیں رہوں گا؟ لہذا یوں نہ کہا جائے کہ یاد رہا تو پہنچاؤں گا۔ اس لیے کہ آپ پر سلام پہنچانا واجب ہی اس صورت میں ہے جب آپ کو یاد بھی رہے۔ اگر یاد ہی نہ رہا اور حامی بھرتے وقت آپ کی نیت پہنچانے کی تھی تو اب کوئی گناہ نہیں۔ البتہ اگر حامی بھرتے وقت نیت یہ تھی کہ نہیں پہنچاؤں گا اور اسے ٹالنے کے لیے ہاں کہہ دیا تھا تو اب پہنچا بھی دے جب بھی جھوٹا وعدہ کرنے کا گناہ ہو گا۔ بہر حال عافیت اسی میں ہے کہ بندہ حامی نہ بھرے اور اگر حامی بھری تو اب اپنے پاس سلام دینے والوں کے نام لکھ لے تاکہ اسے یاد رہے۔ مجھے جب دیوانے سلام پہنچانے کا کہتے ہیں تو میں خاموشی سے سُن لیتا ہوں، جواب میں حَتَّىٰ اِلْمَکَانَ حامی نہیں بھرتا اس لیے کہ اتوں کے نام بھلا کیسے یاد رکھوں گا۔

اگر کسی نے زائرِ مدینہ کو سلام پہنچانے کا کہا ہی نہیں اور یہ آخِذِ اس کی طرف سے بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے مثلاً پیر صاحب کی طرف سے سلام پہنچایا حالانکہ پیر صاحب نے اسے کہا ہی نہیں تو ایسا کرنا دُرست نہیں۔ میں نے اپنی کتاب ”رَفِیقُ الْحَمَیْنِ“ میں ہر زائرِ مدینہ سے بارگاہِ رسالت میں اپنا سلام پیش کرنے کی درخواست کی ہوئی ہے، اگر کوئی اسے پڑھ کر میری طرف سے ایک بار یا بار بار بھی سلام پیش کر دیتا ہے تو اس میں حَرَج نہیں بلکہ وہ اجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔ اگر کوئی سلام پیش نہیں کرتا جب بھی مُضَایقہ نہیں کیونکہ فقط درخواست کرنے پر سلام پہنچانا واجب نہیں ہوتا۔

حُجَّاجِ کِرام سے سلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا

سوال: سلام یا دُعا کے لیے کہنے والے واپسی پر زائرِ مدینہ سے پوچھتے ہیں کہ کیا ہمارا سلام پہنچایا تھا؟ کعبہ پر پہلی نظر جب پڑی تو ہمارا نام لے کر دُعا کی تھی یا نہیں؟ تو ان کا اس طرح پوچھنا کیسا؟

جواب: سلام یا دُعا کی درخواست کرنے میں تو حَرَج نہیں لیکن واپسی پر پوچھنا کہ کیا ہمارے لیے دُعا کی تھی؟ ہمارا سلام پہنچایا تھا؟ اس سے بچنا چاہیے۔ ممکن ہے اس نے دُعا تو مانگی ہو اور سلام بھی پہنچایا ہو لیکن اب اسے یاد نہ آ رہا ہو نیز یہ بھی

ممکن ہے کہ واقعی وہ وہاں بھول گیا ہوں۔ اب اگر وہ سچ بولتا ہے کہ مجھے یاد نہیں رہا تو اسے اس قسم کے کڑوے جملے سننے پڑ سکتے ہیں کہ ہاں بھائی! ہم غریب بھلا کیسے یاد رہ سکتے ہیں!!! ہمیں کون پوچھتا ہے!!! وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسے جملوں سے بچنے کے لیے اکثر لوگ مُرُوّت میں جھوٹ بول دیتے ہیں کہ ”بھلا آپ کو کیسے بھول سکتے ہیں؟ آپ کے لیے تو نام لے کر دُعا کی تھی۔“ ظاہر ہے کہ اگر یہ سوال نہ کرتا تو وہ جھوٹ نہ بولتا۔ پھر ایسے سوالات میں خود ستائی کی بُو بھی آتی ہے کہ یہ اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے، جبھی تو نام لے کر دُعا اور سلام کا مطالبہ کر رہا ہے۔ ایسے لوگ اپنی اہمیت جتانے کے لیے بسا اوقات گلہ شکوہ بھی کر ڈالتے ہیں مثلاً ”بھائی! آپ نے ہمارے لیے دُعا کرنا چھوڑ دی ہے جبھی تو آج کل بڑی پریشانیاں آرہی ہیں۔“ اگر ایسوں سے کہا جائے کہ میں سارے مسلمانوں کے لیے دُعا کرتا ہوں تو اس میں آپ بھی شامل ہو ہی جاتے ہیں۔ تو اس پر فوراً کہیں گے: ”نہ بھائی! ہمارے لیے الگ سے نام لے کر دُعا کیا کرو۔“ تو ایسا مطالبہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہر ایک کا نام لے کر دُعا کرنا ممکن نہیں ہوتا مثلاً میرا عوام سے واسطہ زیادہ ہے، لوگ دُعا کرنے کا بھی کہتے رہتے ہیں اب میں ایک ایک کا نام یاد رکھ سکوں یہ ممکن نہیں، اگر لکھ بھی لوں تو اب ہزاروں، لاکھوں نام پڑھوں کیسے؟ لہذا میں دُعا میں ایسے جامع الفاظ لاتا ہوں جن میں ہر ایک خود بخود شامل ہو جائے مثلاً یا اللہ! میرے تمام مُریدین، تمام طالبین اور سارے دعوتِ اسلامی والوں اور والیوں کی بے حساب مَغْفِرَت فرما، یا اللہ! پیارے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ساری اُمّت کی بخشش فرما۔ اُمّیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کہتے رہتے ہیں دُعا کے واسطے بندے تیرے

کر دے پوری آرزو ہر بے کس و مجبور کی (وسائلِ بخشش)

ان دُعا ئیہ الفاظ میں ہر ہر فرد شامل ہو گیا اور اس میں میرا کسی پر کوئی احسان بھی نہیں کیونکہ میں اپنے ثواب کے لیے ایسا کرتا ہوں کہ مسلمانوں کے لیے دُعا مانگنا ثواب کا کام ہے۔^(۱)

①..... حدیث پاک میں ہے: جو کوئی تمام مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دُعا ئیہ مَغْفِرَت کرتا ہے، اللہ پاک اُس کے لیے ہر مومن مرد و عورت کے عوض ایک نیکی لکھ دیتا ہے۔ (مسند الشامیین للطَّبْرانی، ۳/۲۳۴، حدیث: ۲۱۵۵)

حُجَّاجِ کرام سے بے جا سؤالات کرنا

سوال: حج یا عمرہ کی سعادت حاصل کر کے لوٹنے والوں سے لوگ اس قسم کے سؤالات کرتے ہیں کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ مدینے شریف میں مزہ آیا؟ تو اس قسم کے سؤالات کرنا کیسا؟

جواب: حج یا عمرہ کی سعادت پا کر لوٹنے والوں سے اس قسم کے سؤالات نہیں کرنے چاہئیں۔ اس قسم کے سؤالات کی بنا پر کم علمی کی وجہ سے لوگ گناہ میں پڑ سکتے ہیں مثلاً یہ پوچھنا کہ سفر میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی؟ اب اس کے جواب میں عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ نہیں بھائی! بڑا آرام دہ سفر گزرا۔ حالانکہ یہ جھوٹ ہو سکتا ہے اس لیے کہ سفر میں سونا اور کھانا پینا سب مُتَاثر ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ حدیث پاک میں فرمایا: سفر عذاب کا ٹکڑا ہے، سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے، لہذا جب کام پورا کر لو جلدی گھر کو واپس ہو۔^(۱)

سفرِ حج میں تو اور زیادہ آزمائشوں کا سامنا ہوتا ہے کہ میلوں میل پیدل چلنا پڑتا ہے۔ ہجوم اور ازدحام کے سبب مشکلات میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے لیکن اس کے باوجود کہنا کہ بہت آرام دہ سفر گزرا تو یہ صریح جھوٹ ہے۔ یوں ہی مدینہ مُتَوَرَّہ رَاٰحَہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعَفُّیًا پہنچ کر جو بیمار ہو گیا۔ اَرکانِ حج کی ادائیگی میں تھکاؤ کے سبب مدینہ شریف میں اسے طبعاً مزہ نہیں آیا تو اس پر کوئی گناہ نہیں لیکن سؤال پوچھنے والے کو جواب میں کہنا کہ بہت مزہ آیا تو یہ جھوٹ ہو گا۔ یوں ہی گھر آئے ہوئے مہمانوں سے بھی ایسے سؤالات نہ کیے جائیں جن کے جواب میں ان کے جھوٹ میں پڑنے کا اندیشہ ہو مثلاً ہمارا کھانا کیسا لگا؟ ہماری چائے اچھی لگی؟ آپ کو گھر کیسا لگا؟ وغیرہ وغیرہ کیونکہ کھانا، چائے اور گھر اچھا نہ بھی لگتا تب بھی وہ جھوٹ سے کام لیتے ہوئے یہی کہیں گے کہ کھانے پینے میں بہت مزہ آیا اور گھر بھی اچھا لگا۔ بہر حال ایسے سؤالات نہ کیے جائیں جن کے باعث کسی کے جھوٹ میں مبتلا ہو کر گناہ میں پڑنے کا اندیشہ ہو۔

بھیڑ کی وجہ سے حج کونہ جانا کیسا؟

سوال: بعض لوگوں کو بہت زیادہ بھیڑ کے سبب گھبراہٹ ہوتی ہے اس وجہ سے وہ حج کرنے کے لیے بھی نہیں جاتے

۱..... مسلم، کتاب الإمارة، باب السفر قطعة من العذاب... الخ، ص ۸۱۹، حدیث: ۴۹۶۱۔

ان کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: اگر حَرَمَیْنِ طَبِیئِیْنِ ذَاہُمَا اللہُ شَہَادَۃُ تَغْظِیْمًا کی حاضری کی سعادت ملتی ہو تو بھیڑ کی وجہ سے اپنے آپ کو اس سعادت سے محروم نہیں کرنا چاہیے۔ جب جَنَّتِ جَنَّتِ میں جائیں گے بھیڑ تو اُس وقت بھی ہوگی اور بھیڑ بھی ایسی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہو گا جیسا کہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ البَیِّنَاتِ کی 1250 صفحات پر مشتمل کتاب، ”بہارِ شریعت“ جلد اوّل صفحہ 154 پر ہے: ”جَنَّتِ کے دروازے اتنے وسیع ہوں گے کہ ایک بازو سے دوسرے تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہوگی پھر بھی جانے والوں کی وہ کثرت ہوگی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہو گا بلکہ بھیڑ کی وجہ سے دروازہ چرچر آنے لگے گا۔“ جَنَّتِ میں جانے کے لیے بھی بھیڑ سے گزرنا پڑے گا، لہذا اس طرح کے شیطانی وسوس کہ بھیڑ کی وجہ سے گھبراہٹ ہوگی، بیمار ہو جاؤں گا، یہ ہو گا وہ ہو گا وغیرہ وغیرہ سے بچتے ہوئے خوش دلی کے ساتھ، ہمت کر کے حَرَمَیْنِ طَبِیئِیْنِ ذَاہُمَا اللہُ شَہَادَۃُ تَغْظِیْمًا کا سفر اختیار کر لینا چاہیے۔ جو اللہ پاک کی راہ میں نکلتا ہے اللہ پاک خود ہی اُس کے لیے آسانی پیدا فرما دیتا ہے۔

جن پر حج فرض ہے اُن کے لیے تو فوراً حج کرنا ضروری ہے کہ بلا وجہ فرض میں تاخیر کرنا بھی گناہ ہے۔ حج فرض ہونے کے باوجود جان بوجھ کر حج نہ کرنا یہ بُرے خاتمے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے اور حدیثِ پاک میں اس کی سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ نبیوں کے سلطان، رَحْمَتِ عَالَمِیَّانِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جو شخص (حج فرض ہونے کے باوجود) حج کئے بغیر مَرَّ جائے تو چاہے وہ یہودی ہو کر مَرَّ یا نصرانی ہو کر۔^(۱)

رَمَل کی تعریف اور اس کے احکام

سوال: رَمَل کسے کہتے ہیں؟ نیز اگر کسی کو رَمَل کرنے کا موقع نہ ملے تو وہ کیا کرے؟

جواب: طواف کے ابتدائی تین پھیروں میں اکڑ کر شانے (کندھے) ہلاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے قدرے (یعنی تھوڑا) تیزی سے چلنا ”رَمَل“ کہلاتا ہے۔^(۲) ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ

۱.....ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء من التغلیظ فی ترک الحج، ۲/۲۱۹، حدیث: ۸۱۲۔

۲.....رفیق الحرمین، ص ۵۸۔

نے کفار پر رعب ڈالنے کے لیے رمل کیا تھا تو ان مبارک ہستیوں کی ادا کو ہمارے لیے باقی رکھا گیا ہے۔ رمل کرنا سنت ہے مگر لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے جنہیں صحیح طریقے سے رمل کرنا نہیں آتا۔ جو حج کا طریقہ سکھا رہے ہوتے ہیں عموماً وہ بھی رمل کرنے کا صحیح طریقہ نہیں سکھا پاتے۔ بعض لوگ مٹھیاں بند کر کے دوڑ رہے ہوتے ہیں تو بعض اچھل کود کر رہے ہوتے ہیں۔ رمل میں دوڑنے اور اچھل کود کرنے کی ممانعت ہے جیسا کہ بہار شریعت جلد 1 صفحہ 1097 پر ہے: پہلے تین پھیروں میں مَر دَر رمل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے پلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کُود تانہ دوڑتا۔ یاد رکھیے! رمل کرنا سنت ہے اور مسلمان کو ایذا دینا حرام ہے، لہذا جہاں رمل کے سبب اپنی یا دوسروں کی ایذا کا اندیشہ ہو تو وہاں رمل ترک کرتے ہوئے نارمل انداز میں چلے پھر جب موقع ملے تو رمل کر لیجیے۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّرِیعَہ، بَدْرُ الطَّرِیقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جہاں زیادہ جھوم ہو جائے اور رمل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رمل ترک کرے مگر رمل کی خاطر رُکے نہیں بلکہ طواف میں مشغول رہے پھر جب موقع مل جائے تو جتنی دیر تک کے لیے ملے رمل کے ساتھ طواف کرے۔^(۱)

دورانِ طواف کعبۂ مُشَرَّفَہ رَاٰہَا اللہُ فَاَدْخَلَہَا تَغْطِیْہَا کے قریب رہنا افضل ہے مگر اتنا قریب بھی نہ ہو کہ کعبہ کی دیواروں اور پردوں سے ٹکرائے۔ اگر بھیڑ کی وجہ سے قریب میں رمل نہیں ہو سکتا اور دُور رہ کر ہو سکتا ہے تو اب افضل یہ ہے کہ دُور سے طواف کرتے ہوئے رمل کی سُنَّت ادا کرے۔^(۲)

عالمِ دین کی راہ نمائی میں حج کرنا چاہیے

سوال: کس کے ساتھ حج کو جانا چاہیے؟

جواب: حج کے لیے جو بھی قافلہ بنے یا خاندان کے کچھ لوگ جا رہے ہوں تو ان کے ساتھ ایک ایسے عالمِ دین کا ہونا ضروری ہے جس کی حج کے مسائل پر گہری نظر ہو۔ ایسے عالمِ دین کو اگر سونے میں تول کر بھی ساتھ لے جانا پڑے تو لے جانا چاہیے اور اس کی راہ نمائی میں حج کرنا چاہیے۔ حج زندگی میں ایک بار صاحبِ استطاعت پر فرض ہے اس کے مسائل

① بہار شریعت، ۱/۱۰۹۷، حصہ: ۶۔

② البحر الرائق، کتاب الحج، باب الاحرام، ۵۷۸/۲۔

عوام تو کیا بہت سے خواص کو بھی معلوم نہیں ہوتے۔ اگر کچھ معلومات ہوں بھی تو آدمی رش میں بھول جاتا ہے۔

حج توج، نماز جو روزانہ پانچ وقت پڑھی جاتی ہے اور 40 یا 60 سال سے پڑھ رہے ہوتے ہیں اس کے مسائل کا علم نہیں ہوتا، حج جو زندگی میں پہلی بار کرنے جا رہے ہیں اس کے مسائل ایک دم کہاں سے آجائیں گے! بس ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی سب کر رہے ہوتے ہیں یا زیادہ سے زیادہ ایک کارڈ پاس رکھ لیتے ہیں جس میں فقط ترتیب لکھی ہوتی ہے کہ پہلے یہ کرنا ہے پھر اس کے بعد یہ کرنا ہے، اس کارڈ پر مسائل وغیرہ نہیں لکھے ہوتے۔ حج کے مسائل پر مشتمل کتاب ”رَفِیقُ الْحَمِیْن“ ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں مُنتِزِع تقسیم کر کے حُجَّاج تک پہنچائی جاتی ہے مگر پھر بھی کئی لوگ اسے گھر ہی میں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں گے کہ اس کو کہاں سنبھالیں گے! شاپنگ کرتے ہوئے بڑے بڑے بیگ بھر کر انہیں سنبھال لیتے ہیں لیکن ایک چھوٹی سی کتاب کو سنبھال نہیں پاتے۔ اگر حج کرنے والے اہل علم ہوں تو انہیں ”رَفِیقُ الْحَمِیْن“ کے ساتھ ساتھ بہارِ شریعت کا چھنا حصہ بھی ضرور ساتھ رکھنا چاہیے کہ اس میں حج کے مسائل کی زیادہ تفصیل ہے۔ اب تو مزید آسانی ہو گئی ہے کہ کتاب وغیرہ موبائل فون میں بھی ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہے۔

یاد رکھیے! حج و عمرے کے مسائل قدرے مشکل ہیں جب تک تجربہ کار عالمِ دین کی صحبت نہیں ملے گی تو یہ مسائل ذہن نشین نہیں ہوں گے۔ بعض لوگ کئی کئی حج اور عمرے کر لیتے ہیں مگر اس کے باوجود انہیں حج کے ضروری مسائل کا بھی علم نہیں ہوتا کہ حج میں کتنے فرائض ہیں؟ طواف میں کتنے پھیرے ہوتے ہیں؟ حجرِ اسود کو کتنی بار چومنا ہوتا ہے؟ کچھ معلوم نہیں ہوتا بس ایک دوسرے کو دیکھ دیکھ کر حج کر آتے ہیں اور پھر اپنے فضائل بیان کرتے نہیں تھکتے۔ وہاں دُعا میں جو مانگو ملتا ہے، میں نے تورا مہ مانگا تو مجھے تورا مہ ملا، بریانی مانگی تو بریانی ملی اور فلاں کو یاد کیا تو وہ میرے سامنے کھڑا تھا وغیرہ وغیرہ۔ حج کرنے والوں کو چاہیے کہ حج کے ضروری مسائل سیکھیں اور کسی عالمِ دین کی راہ نمائی میں حج کریں اور اس کے بعد اپنے کارنامے بیان کرنے کے بجائے اللہ پاک کے حضور رورور کر حج کی قبولیت کی بھیک مانگتے رہیں۔

اضطباع اور رمل سنت ہے

سوال: کیا عمرے کے طواف میں بھی رمل ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں! عمرے کے طواف میں بھی اضطباع اور رمل دونوں سنت ہے۔ ”چادر کو ذہنی بغل کے نیچے سے نکال کر دہنا مونڈھا کھلا رکھنے اور اس کے دونوں کناروں کو بائیں مونڈھے پر ڈال دینے کو ”اضطباع“ کہتے ہیں۔“ (۱)

عمرہ کرنے کے بعد خلق کروانا کیسا؟

سوال: عمرہ کرنے کے بعد خلق کروانا کیسا ہے؟ نیز خلق کرواتے وقت کیا نیت ہونی چاہیے؟

جواب: حج و عمرہ کرنے والے کے لیے حُدُودِ حَرَمِ ہی میں خلق (یعنی سر منڈانا) یا تَقْصِیرُ کروانا (یعنی کم از کم چوتھائی ۱/۴ سر کے بال اُنگلی کے پورے برابر کٹوانا) واجب ہے۔ تَقْصِیر سے بھی واجب ادا ہو جائے گا مگر مرد کے لیے خلق کروانا افضل ہے، جبکہ عورت تَقْصِیر ہی کروائے گی کہ اس کے لیے خلق کروانا حرام ہے۔ (۲) رہی بات خلق کرواتے وقت نیت کی تو اس کے لیے کوئی خاص نیت تو میں نے نہیں پڑھی، البتہ حسبِ حال اچھی اچھی نیتیں کر کے ثواب کمایا جاسکتا ہے، مثلاً سنت پر عمل کرنے کی نیت سے سر کی سیدھی جانب سے خلق کروانا شروع کروں گا۔ خلق کروانے والوں کے لیے سر کا رِضَا اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین بار دُعائے رحمت فرمائی اور کتروانے والوں کے لیے ایک بار۔ (۳) تو خلق کروا کر حدیثِ پاک میں موجود تین بار دُعائے رحمت کا ختدار بنوں گا۔ خلق کرواتے وقت قبلہ رُخ بیٹھوں گا۔ ”ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اکثر اوقات قبلہ شریف کی طرف مُنہ کر کے تشریف فرما ہوتے تھے۔“ (۴) یاد رکھیے! قبلہ رُخ بیٹھنے سے نظر تیز ہوتی ہے، حافظہ مضبوط ہوتا ہے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر پڑھے جانے والا سبق بھی جلد یاد ہوتا ہے۔

خلق کروانا کب واجب ہے؟

سوال: اگر کسی کے سر کے بال ایک پورے سے چھوٹے ہوں تو اب اس پر خلق کروانا ہی واجب ہو گا یا تَقْصِیر بھی کر سکتا ہے؟

جواب: اگر کسی مرد کے سر کے بال ایک پورے سے کم ہوں تو اسے خلق کروانا ہی واجب ہے تَقْصِیر نہیں کروا سکتا،

① بہارِ شریعت، ۱/۱۰۹۶، حصہ ۶: ملخصاً۔

② بہارِ شریعت، ۱/۱۱۴۲، حصہ ۶: ماخوذاً۔

③ بخاری، کتاب الحج، باب الخلق والتقصیر... الخ، ۱/۵۷۴، حدیث: ۱۷۲۸۔

④ احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشتہ و اخلاق النبوة، ۲/۴۳۹۔

کیونکہ تفصیل میں ایک پورے کے برابر بال کاٹنے ہوتے ہیں جبکہ اس کے بال ایک پورے سے پہلے ہی کم ہیں لہذا تفصیل کا محل نہ رہا۔ یوں ہی اگر کسی کے سر پر بالکل ہی بال نہیں یعنی وہ گنجا ہے تو اسے بھی اُستر پھر وانا لازم ہے۔^(۱)

حلق کروانے میں احتیاط

سوال: حلق کروانے میں کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: حلق کرواتے وقت بالوں کو نرم کرنے کے لیے خوشبودار یا سادہ صابن وغیرہ نہ لگایا جائے بلکہ سادہ پانی استعمال کیا جائے کیونکہ صابن سے میل اُترتا ہے جبکہ حلق کروانے والا ابھی احرام میں ہے اور ”احرام کے دوران خوشبو لگانے یا میل چھڑانے کی اجازت نہیں۔ جسم کو کھجانے میں بھی یہ احتیاط کرنی ہوگی کہ نہ بال ٹوٹیں اور نہ ہی میل چھوٹے۔“^(۲)

کیا ہر سال حج کریں گے؟

سوال: کیا آپ آئندہ سال بھی حج کریں گے؟

جواب: میں آئندہ سال تک زندہ رہوں گا اس کی میرے پاس کوئی ضمانت نہیں ہے۔ ہاں! اگر زندہ رہ گیا اور حالات و صحت نے بھی ساتھ دیا تو ہر سال حج کرنے کی نیت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں پہلے بھی ہر سال حج کی سعادت حاصل کرتا رہا ہوں۔ اب ایک بار پھر کمر باندھی ہے لیکن عمر اور ضعف بہت بڑھ گیا ہے۔ بس اللہ پاک میرے کہے کی لاج رکھ لے اور مجھے دوسروں کی محتاجی سے بچالے۔

رُوضَةُ الْجَنَّةِ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟

سوال: جب مسجد نبوی شریف میں رُوضَةُ الْجَنَّةِ کا دروازہ کھولا جاتا ہے تو انتظار میں کھڑے لوگ وہاں جگہ پانے کے لیے دوڑتے ہیں تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: رُوضَةُ الْجَنَّةِ میں جگہ پانے کے لیے مسجد نبوی شریف عَلٰی صَاحِبِهَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام میں مردوں یا عورتوں کا دوڑنا

①..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب المناسک، الباب الخامس فی کیفیۃ اداء الحج، ۱/۲۳۱ ماخوذاً۔

②..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۳۳ ماخوذاً۔

سخت بے ادبی ہے اس لیے کہ ”مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا جس سے دھمک پیدا ہو منع ہے۔“ (۱) جب عام مساجد میں بھی اس طرح چلنے کی ممانعت ہے تو مسجد نبوی شریف عَلَیْہِا السَّلَام کے آداب تو اور زیادہ ہیں لہذا وہاں اس طرح دوڑنا کہ دھکم پیل اور شور شرابا ہو تو یہ سخت بے ادبی ہے۔ رَوْضَةُ الْجَنَّةِ میں جگہ پانا یقیناً سعادت مندی ہے لیکن اس کے لیے اگر مسجد میں بھاگنا پڑے، مسلمانوں کے درمیان دھکم پیل اور ایذا رسانی ہو اور مسجد میں شور شرابا ہوتا ہو تو اب یہ سعادت نہیں رہے گی بلکہ گناہ کا کام ہو جائے گا۔ اس لیے مساجد کو ان کاموں سے بچانے کا حکم ہے حدیث پاک میں ہے: اپنی مسجدوں کو جھگڑے اور شور شرابے سے محفوظ رکھو۔ (۲)

پہلے کے دور میں خانہ کعبہ کا دروازہ عوام کے لیے بھی کھولا جاتا تھا، یقیناً اس میں داخلہ مل جانا بڑی سعادت کی بات تھی لیکن فقہائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ نے وہاں بھی یہ فیودات لگائی کہ اگر باسانی داخلہ مل جائے تو بہتر ورنہ دھکم پیل کر کے نہ داخل ہو۔ چنانچہ صَدْرُ الشَّامِیِّعہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کعبہ مُعَظَّمہ کی داخلی (داخل ہونا) کمال سعادت ہے اگر جائز طور پر نصیب ہو۔ محرم میں عام داخلی ہوتی ہے مگر سخت کشمکش رہتی ہے۔ کمزور مرد کا تو کام ہی نہیں، نہ عورتوں کو ایسے ہجوم میں جُرأت کی اجازت، زبردست (طاقتور) مرد اگر آپ ایذا سے بچ بھی گیا تو اوروں کو دھکے دیکر ایذا دے گا اور یہ جائز نہیں، نہ اس طرح کی حاضری میں کچھ ذوق ملے۔ (۳)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ساری مسجد نبوی شریف عَلَیْہِا السَّلَام ہی نزولِ رحمت کا مقام ہے لہذا رَوْضَةُ الْجَنَّةِ میں باسانی جگہ نہ ملے تو آپ کہیں بھی عبادت کر لیجئے۔ اگر خاص رَوْضَةُ الْجَنَّةِ کی ہی برکتیں پانا چاہتے ہیں تو اس کے لیے ایسے اوقات یا مہینوں کا انتخاب کیجئے جس میں وہاں زیادہ رُش نہ ہو مثلاً حج اور رَمَضَانُ النُّبَارِک کے علاوہ وہاں زیادہ رُش نہیں ہوتا۔ انتظامیہ کو بھی چاہیے کہ اس طرح خاص وقت میں دروازہ کھول کر مسجد کی بے ادبی کے اسباب پیدا نہ کرے۔ ویسے بھی مسجد نبوی شریف عَلَیْہِا السَّلَام ساری رات ہی کھلی رہتی ہے لیکن اس کے باوجود انتظامیہ

۱..... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۱۸۳۔

۲..... ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب ما یکرہ فی المساجد، ۴/۱۵، حدیث: ۵۰۔ مملکتاً۔

۳..... بہار شریعت، ۱/۱۵۰، حصہ ۶۔

كَارُؤُصَةُ الْجَنَّةِ كَادِرُ وَاذِهِ كَهُولُ كَرِ بَهْكَهْ رُجْوَ اَنَا سَجْهِ مِیْلِ نَہِیْلِ اَتَا۔

رَمَلُ صِرْفِ مَرَدُوں كِے لَیْے سُنَّتُ ہِے

سوال: دُورَانِ طَوَافِ خُواتِینِ كِیْ رَمَلُ كِریں؟

جواب: خُواتِینِ كِے لَیْے رَمَلُ اور اِضْطِبَاعُ سُنَّتُ نَہِیْل۔ رَمَلُ اور اِضْطِبَاعُ صِرْفِ مَرَدُوں كِے لَیْے سُنَّتُ ہِے اور وہ بَہِی اِس طَوَافِ مِیْلِ كِے جِس كِے بَعْدِ سَعِیْ ہُو (۱) مِثْلًا عُمَرُے كِے طَوَافِ مِیْلِ سُنَّتُ ہِے كِے اِس كِے بَعْدِ سَعِیْ ہُوتِی ہِے۔ اِسی طَرَحِ اِگَر حُجَّ كَا اِحْرَامُ بَانَدِ هَنَے كِے بَعْدِ كِسی نَفْلِ طَوَافِ مِیْلِ جِس كِے بَعْدِ سَعِیْ ہُو اِضْطِبَاعُ اور رَمَلُ كِر لَیْا تُو سُنَّتُ ادا ہُو گِی اور اِگَر نَہِیْل كِیَا تَھا تُو طَوَافُ الزَّیْرَةِ كِے طَوَافِ مِیْلِ رَمَلُ كِی سُنَّتُ ادا كِے اُس كِے بَعْدِ سَعِیْ كِری جَاے اَلْبَتَہ اِس طَوَافِ مِیْلِ اِضْطِبَاعُ نَہِیْل كِیَا جَا سَكْتَا كِیونكہ طَوَافُ الزَّیْرَةِ سَے پَہْلَے حَاجِی اِحْرَامِ سَے بَاہِرُ ہُو چَكے ہُوتے ہِیْل۔ اِسی طَرَحِ سَعِیْ كِرتے ہُوءِ مِیْلَیْنِ اَخْضَرِیْنِ (۲) مِیْلِ دُوڑنا بَہِی صِرْفِ مَرَدُوں كِے لَیْے ہِے، اِسلامِی بَہِنُوں كُو دَہاں دُوڑنا بَہِی مُنْعُ ہِے۔

عُور تُوں كُو دُوڑنَے كَا حُكْمُ نَہِ دَیْنِے مِیْلِ حَكْمَتِ

سوال: دُورَانِ سَعِیْ مِیْلَیْنِ اَخْضَرِیْنِ مِیْلِ عُور تُوں كُو دُوڑنَے كَا حُكْمُ نَہِیْل دِیا گِیا، اِس مِیْلِ كِیَا حَكْمَتُ ہِے حَالَا نكہ حَضْرَتِ سَیِّدِ تَہَا جِرَہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا تُو دُوڑی تَھِیں؟

جواب: حَضْرَتِ سَیِّدِ تَہَا جِرَہُ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا بَے قَرَارِی اور اِضْطِرَابِ كِے سَبَبِ دُوڑی تَھِیں اور اللہُ پاك كِے كَرَمِ سَے اِن كِی یَہ ادا صِرْفِ مَرَدُوں كِے لَیْے باقی رَكھی گِی اور عُور تُوں كُو اِس سَے مُسْتَشْنٰی قَرار دِیا گِیا۔ عُور تِیں چُونكہ عَامِ طَوَرِ پَر كَمْزُور ہُوتِی ہِیں شَاہِدِ اِس لَیْے اِنہِیں دُوڑنَے كَا حُكْمُ نَہِیْل دِیا گِیا۔ اِگَر چَہ مِیْلِ نَہِیْل عُور تُوں كِے نَہِ دُوڑنَے كِی حَكْمَتِی كِسی كِتابِ مِیْلِ نَہِیْل پڑھِیں مگر اِیك حَكْمَتِ پَر دَہ بَہِی سَجْهِ مِیْلِ آتی ہِے كہ اِگَر عُور تِیں دُوڑی گِی تُو اُن كِے اَعْضَا بَلیں گَے جِس كِے بَاعْثِ مَعَاذِ اللہِ غَیْرِ مَرَدُوں كِے لَیْے بَد نِگاہِی كَا سَامَانُ ہُو گا۔ یَا دِر كِیے اِشْرِیْعَتِ كَا كُوْنِی بَہِی حَكْمِ حَكْمَتِ سَے خَالِی نَہِیْل ہُوتا اور سَب

① بہارِ شَرِیْعَتِ، ۱/۱۱۰، جُزءُ ۶: ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵،

سے بڑی حکمت اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔

اسلامی بہنوں کو اپنی ID بنانا کیسا؟

سوال: کئی عورتیں انٹرنیٹ پر بہنِ عَظَّار اور کنیزِ عَظَّار وغیرہ ناموں سے اپنی فیس بک، ID اور پیج بناتی ہیں جس کے باعث کئی غلط رابطے قائم ہو جاتے ہوں گے کیا ان کا ایسا کرنا درست ہے؟

جواب: عورتوں کو سورہٴ نور کی تعلیم دینے کا حکم دیا گیا ہے ^(۱) اور سورہٴ یوسف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے کہ اس میں ایک عورت کے نکر کا ذکر ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورہٴ یوسف کا ترجمہ (وتفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں نکرِ زَنَّاں (یعنی عورتوں کے دھوکا دینے) کا ذکر فرمایا ہے۔ ^(۲) جب عورتوں کو قرآن کریم کی سورہٴ یوسف کی تفسیر پڑھانے سے منع کیا گیا ہے تو فیس بک چلانے کی اجازت کس طرح دی جاسکتی ہے کہ جہاں بے حیائی کی باتیں ہوتی ہیں۔ عورتوں کو تو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہیے۔ میری ایک ہی بیٹی ہے شاید ہی اُس کا نام حاضرین میں کسی اسلامی بھائی کو معلوم ہو کیونکہ میں اُس کا نام لیتا ہی نہیں۔ بعض لوگ دھڑلے سے کھلے عام اپنی بہو بیٹیوں کے نام لیتے ہیں مجھے یہ پسند نہیں ہے۔ جب میں کسی کے سامنے اپنی بیٹی کا نام لینا پسند نہیں کرتا تو پھر اُس کے نام کا پیج کس طرح پسند کر سکتا ہوں جو عام طور پر بہت ساری خرابیوں اور گناہوں کا مجموعہ ہوتا ہے اور جس میں تصویریں، آوازیں اور نہ جانے کیا کیا ڈالا جاتا ہو گا۔ بہر حال اگر کوئی ”بہنِ عَظَّار“ کے نام سے پیج کھول کر یہ ظاہر کرنا چاہتی ہو کہ وہ ”بہنِ عَظَّار“ یعنی عَظَّار کی حقیقی بیٹی ہے تب تو یہ حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیث پاک میں اس پر لعنت کی گئی ہے۔ ^(۳) نیز اگر لوگوں کو دھوکا دینے کی نیت سے ”بہنِ عَظَّار“ کے نام سے پیج کھولا کہ لوگ دھوکے سے اس پیج کو دیکھیں تو اس صورت میں جھوٹ اور دھوکے کے گناہ سے بھی توبہ کرنا واجب ہے۔



①..... مستدرک حاکم، تفسیر سورۃ النور، ۱۵۸/۳، حدیث: ۳۵۴۶۔

②..... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۲۵۵۔

③..... حدیث پاک میں ہے: جو کوئی اپنے باپ کے سوا کسی دوسرے یا کسی غیر والی کی طرف مَسْئُوب ہونے کا دعویٰ کرے تو اس پر اللہ پاک، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اللہ پاک قیامت کے دن اُس کا نہ کوئی فرض قبول فرمائے گا اور نہ ہی کوئی نفل۔

(مسلم، کتاب الحج، باب فضل المدینۃ... الخ، ص ۵۴۶، حدیث: ۳۳۲۷)

جو اسلامی بہنیں اپنے نام کے ساتھ عطار یہ، قادریہ اور رضویہ لکھ کر آئی ہیں یا بیچ چلائیں میری طرف سے اُن کی نہ پذیرائی ہے اور نہ ہی حوصلہ افزائی۔ جو اسلامی بہنیں واقعی عطار یہ ہیں اور جن کے ضمیر میں عطاریت شامل ہے انہیں میری طرف سے بیچ چلانے کی اجازت ہی نہیں بلکہ اگر عطار یہ نہ بھی ہو جو بھی مجھ سے عقیدت و محبت رکھنے والی میری مسلمان مدنی بیٹی ہے وہ بیچ نہ چلائے۔ لفظ ”عورت“ کے لغوی معنی ہی چھپانے کی چیز ہیں لہذا عورت کے لیے چادر اور چار دیواری ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: عورت کی آواز بھی عورت ہے یعنی غیر محرم کو بلا ضرورت سننے کی اجازت نہیں۔^(۱) لہذا عورتوں کا سچ و سچ کر بیچ پر آنا اور گلیوں بازاروں میں گھومنا باحیا عورتوں کا کام نہیں۔ اسلامی بہنوں سے میری مدنی التجا ہے کہ یہ کسی کے بیچ کو لائیک بھی نہ کریں کہ یہ نالائق ہے۔ انٹرنیٹ چلانا اور سوشل میڈیا کی طرف جانا اسلامی بہنوں کا کام ہی نہیں لہذا جتنا ہو سکے اس سے بچیں۔

دُعائے عطار

یا اللہ! جو بھی میری مدنی بیٹی اپنا بیچ بند کر دے اور جو اپنا بیچ کھولنے کا سوچ رہی ہے وہ اس سے باز رہے اور جو پہلے سے ہی باز ہے ان سب کو بے حساب مغفرت سے نواز کر جنت الفردوس میں خاتونِ جنت، بی بی فاطمہ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا پڑوس نصیب فرما۔ اُمیدیں بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مدنی مٹیوں کا ”شکریہ“ نام رکھنا کیسا؟

سوال: کیا کسی مدنی مٹی کا نام ”شکریہ“ رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ”شکریہ“ نام رکھنے میں حرج تو نہیں ہے مگر اس نام کی کوئی فضیلت بھی نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہ نام رکھنے پر لوگ مذاق اڑائیں اور جب یہ مدنی مٹی بڑی ہوگی تو ممکن ہے اس نام کے باعث اسے پریشانی کا سامنا کرنا پڑے۔ ایسے نام رکھنے کے بجائے بہتر یہ ہے کہ مدنی مٹیوں کے نام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور صحابہ کرام و بزرگانِ دین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اور مدنی مٹیوں کے نام صحابیات اور ولیات رَضِیَ اللہُ عَنْہُن کے ناموں پر رکھے جائیں۔

کیا امی ابو کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟

سوال: کیا اولاد اپنی امی ابو کا عقیقہ کر سکتی ہے؟ نیز اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ خود اپنے ولیمہ کے ساتھ اپنا عقیقہ کر سکتا ہے؟

جواب: اگر امی ابو کا عقیقہ نہیں ہوا تھا تو اب ان کی اجازت سے کر سکتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا ہو تو وہ اپنے ولیمہ کے ساتھ بھی اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔

حلق اور تقصید کی شرعی حیثیت

سوال: عمر کے آخر میں حلق یا تقصید کروانے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب: احرام خواہ عمر کے کاہو یا حج کا اس سے باہر ہونے کے لیے حلق یا تقصید کروانا واجب ہے۔

اسلامی بہنوں کا منہ چھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟

سوال: کیا نفلی طواف میں اسلامی بہنیں منہ چھپا سکتی ہیں؟

جواب: عورت کو احرام کی حالت میں چہرے پر کپڑا وغیرہ مَس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس لیے احرام کی حالت میں عورت اگر نفلی طواف کرے تو بھی چہرے کو کپڑے وغیرہ سے چھپانا جائز نہیں اور کفارہ لازم ہونے کی بھی صورت بنے گی۔ البتہ عورت احرام کی حالت میں نہ ہو تو اجنبی مردوں کی موجودگی میں اسے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے۔ اس لیے نفلی طواف میں بھی چہرے کو چھپائے۔

عورتوں کے لیے طواف کی احتیاطیں

سوال: دوران طواف بعض عورتوں کا مردوں سے اختلاط سے بچنے کا ذہن نہیں ہوتا، اس کا حل ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: دوران طواف بعض عورتیں بڑی بے باکی کے ساتھ مردوں کے درمیان گھس جاتی اور انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں۔ ایسا وہی عورتیں کرتی ہیں جن کا غیر مردوں سے جسم چھو جانے سے بچنے کا بالکل ذہن نہیں ہوتا، بلکہ اجنبی مردوں سے ہاتھ ملانا بھی ان کے نزدیک کوئی عیب ہی نہیں ہوتا۔ ایسی عورتیں بازاروں میں بھی مردوں

کی بھیڑ میں گھسنے کی عادی ہوتی ہیں، بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ انہیں دھکے مارتے ہوئے آگے نکل جاتی ہیں چنانچہ جب یہ حج یا عمرہ کی سعادت پاتی ہیں تو وہاں بھی ذہن نہ ہونے کے سبب مردوں سے ٹکراتی ہیں۔ دورانِ طواف اگر پردہ کر بھی لیا تو وہ بھی برائے نام ہوتا ہے اس لیے کہ کلائیاں ان کی کھلی ہوتی ہے، بالخصوص حجرِ اسود کا استلام کرتے وقت جب ہاتھ اٹھاتی ہیں تو کلائیوں سے کپڑا ہٹ جاتا ہے حالانکہ غیر مردوں کے سامنے کلائیاں کھولنا حرام ہے۔^(۱) اگر فرض طواف یعنی طوافِ الزیارہ کے دوران ستر کا کوئی حصہ مثلاً اسلامی بہن کی کلائی کا چوتھائی حصہ کھل گیا اور اسی حال میں پورا یا اکثر طواف کر لیا تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں دم واجب ہو گا۔^(۲) جبکہ نفل یا سنت طواف کے دوران ستر کا کوئی حصہ چوتھائی برابر کھلا اور اسی حال میں یہ طواف مکمل کر لیا تو اعادہ نہ کرنے کی صورت میں صدقہ دینا واجب ہو گا۔^(۳) مسائل معلوم نہ ہونے کی وجہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہوتا ہے۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ کا بے مثال پردہ

ایسی خواتین اگر حَرَمِیْن طَبِیئِیْن رَاَمَہَا اللہُ سَرَفًا وَ تَعَظَّیْمًا میں کچھ نہ کچھ پردہ کر بھی لیں تو ایسی پر جَدَّہ پہنچتے ہی پردہ ختم کر دیتی ہیں۔ ایسی تمام خواتین کو اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے اس مُبَارَک انداز سے سبق حاصل کرنا چاہیے چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے عرض کی گئی: آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ حج کرتی ہیں نہ عمرہ؟ آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے جواب دیا: میں نے حج بھی کر لیا ہے اور عمرہ بھی۔ اللہ پاک نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں گھر میں رہوں۔ خدا کی قسم! میں دوبارہ گھر سے نہیں نکلوں گی۔ راوی کا بیان ہے: بخدا! وہ اپنے دروازے سے باہر نہ آئیں یہاں تک کہ وہاں سے آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کا جنازہ ہی نکالا گیا۔^(۴) دیکھا آپ نے اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کی کیسی مُبَارَک سوچ تھی کہ ایک مرتبہ فرض حج کرنے کے بعد صرف پردے کی وجہ سے نفلی حج نہیں فرمایا حالانکہ اُس وقت

① فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۲۴، خود آ۔

② بہارِ شریعت، ۱/۱۱۷، حصہ ۶: ملتقطاً۔

③ لبابِ المناسک، باب الجنایات، ص ۳۵۴۔

④ تفسیر در منثور، پ ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۳۳، ۵۹۹/۱۔

آج کی طرح بھیڑ نہیں ہوتی تھی۔ لہذا اسلامی بہنوں کو چاہیے حَرَمَیْن طَیْبَیْن زَادَھُمَا اللہُ شَرَفًا وَتَعَفُّتًا میں پردہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہر جگہ اپنے پردے کو یقینی بنائیں۔ طواف میں بھی حَتَّى الْاِمْکَانَ مردوں کے ساتھ ٹکرانے سے خود کو بچائیں۔ حالتِ احرام میں عورتوں کے لیے اپنا چہرہ گھلا رکھنا ضروری ہوتا ہے لیکن پردہ پھر بھی کرنا ہو گا۔ لہذا کسی کتاب یا گتے وغیرہ کی آڑ کر کے اپنے چہرے کو چھپائیں۔ بعض اسلامی بہنیں ایسی ٹوپی (Cap) پہنتی ہیں جس کے آگے کپڑا لٹکا ہوتا ہے، اس سے بھی پردہ تو ہو جائے گا لیکن اس میں یہ مسئلہ ہے کہ پسینا پونچھتے وقت یا ہوا چلنے کی وجہ سے وہ کپڑا جب جب چہرے سے چپکے گا تو کفارہ لازم آئے گا۔ لہذا اس پریشانی سے بچنے کے لیے گتے یا کتاب وغیرہ کی آڑ سے چہرہ چھپانا بہتر ہے۔

احتیاطاً صدقہ یا دم دینا کیسا؟

سوال: اگر کسی کو معلوم ہی نہ ہو کہ اُس پر کتنے دم یا صدقہ واجب ہوئے ہیں تو کیا وہ احتیاطاً دم یا صدقہ دے سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں! اگر کوئی احتیاطی دم یا صدقہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ مگر اس بارے میں خوب غور کر لے کہ اس پر کتنے دم یا صدقہ لازم ہوئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ زیادہ دم یا صدقہ واجب ہونے کی صورت میں صرف ایک دم یا صدقہ ادا کرنا کافی نہیں ہو گا۔ ایسی صورت میں ظنِ غالب کا اعتبار کرتے ہوئے کفارے ادا کرے، مثلاً کسی کا غالب گمان یہ ہو کہ اس پر 10 دم یا صدقہ لازم ہوئے ہیں تو وہ احتیاطاً 12 دم یا صدقہ ادا کر دے، یوں اس کے 10 کفارے وُجُوبی اور دو نفلی ادا ہو جائیں گے۔ یوں ہی اگر کسی کے حالتِ احرام میں وضو وغیرہ کرتے ہوئے بال جھڑ جاتے ہوں تو اُسے چاہیے کہ جتنے بال جھڑیں ان کی تعداد اپنے پاس لکھ لے تاکہ بعد میں کفارہ دینے میں آسانی رہے۔ اگر کسی وجہ سے نہ لکھ سکا تو حساب لگائے کہ اس نے کتنی مرتبہ وضو کیا ہے مثلاً ہر نماز کے لیے الگ وضو کیا یا ایک ہی وضو سے کئی نمازیں ادا کیں یا پھر با وضو رہنے کے لیے کئی بار وضو کیا ہو تو ہر وضو کے عوض ایک صدقہ ادا کر دے۔ اس طرح بال ٹوٹنے کی وجہ سے لازم آنے والے کفارے کی ادائیگی ہو جائے گی۔ یوں ہی بعض لوگوں کو داڑھی سے کھیلنے کی عادت ہوتی ہے وہ بار بار اپنی داڑھی کو ہاتھ لگاتے رہتے ہیں احرام کے علاوہ ایسا کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر حالتِ احرام میں اس کی وجہ سے بال ٹوٹ گئے تو کفارہ لازم آئے گا۔

بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟

سوال: بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟

جواب: اگر دو تین بال ٹوٹے تو ہر بال کے بدلے ایک مٹھی آناج یا ایک ٹکڑا روٹی یا ایک چھوہارا دینا ہوگا۔^(۱) اگر اس سے زیادہ بال گرے تو صدقہ فطر کی مقدار دینا لازم ہوگی نیز اگر کوئی دو یا تین بال ٹوٹنے پر بھی صدقہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ ہاں! اگر خود بخود بال جھڑ جائیں یا بیماری کی وجہ سے سارے بال ہی گر پڑیں تو کوئی کفارہ نہیں۔^(۲)

احرام باندھنے سے پہلے سر منڈوانا کیسا؟

سوال: حج یا عمرے کا احرام باندھنے سے پہلے سر کے بال چھوٹے کر دالینا یا اُسترہ پھر دالینا کیسا؟

جواب: عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے اپنے سر کے بال اُسترے یا مٹھین وغیرہ سے منڈانا جائز ہے۔

دم اور صدقہ کہاں ادا کیا جائے؟

سوال: کیا دم اور صدقہ کا حد و حرم ہی میں ادا کرنا ضروری ہے؟

جواب: جس پر دم واجب ہو اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس جانور کو حد و حرم ہی میں ذبح کر کے صدقہ کر دے، زندہ جانور صدقہ نہیں کر سکتا۔ ہاں! صدقہ اپنے وطن میں بھی ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے مگر حد و حرم میں ادا کرنا افضل ہے۔

کفارہ کس ملک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟

سوال: کفارے کی ادائیگی کے وقت کس ملک کی کرنسی کا اعتبار ہوگا؟

جواب: کفارہ جس ملک میں ادا کر رہا ہے اسی ملک کی کرنسی کا اعتبار ہوگا نہ کہ اس جگہ کا جہاں وہ لازم آیا ہے۔ کفارہ جس ملک میں بھی ادا کیا جائے وہاں صدقہ فطر کی مقدار یعنی دو کلو میں 80 گرام کم گیہوں یا کشمش یا جس سے وہ ادا کرنا چاہے اس کی رقم معلوم کر کے ادا کر دے۔ جیسا کہ وطن عزیز پاکستان میں دو کلو میں 80 گرام کم گیہوں آج کل تقریباً 100

① فتاویٰ رضویہ، ۶۰/۱۰، ماخوذاً۔

② لباب الناسک، باب الجنایات، فصل فی سقوط الشعر، ص ۳۷۔

روپے میں بآسانی دستیاب ہیں اس لیے آج کل ایک صدقے کی رقم میں 100 روپے بھی دیئے جاسکتے ہیں اور دیگر میوہ جات کی رقم اس سے کچھ زائد بنے گی۔ اگر کوئی پاکستانی حالتِ احرام میں لازم آنے والا کفارہ گیہوں کے حساب سے ادا کرے تو بآسانی ادا کر سکتا ہے بلکہ کئی احتیاطی کفارے بھی دے سکتا ہے۔

نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟

سوال: نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟

جواب: نماز میں داڑھی سے کھیلنا مکروہ تحریمی ناجائز و گناہ ہے۔^(۱) بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے وہ نماز کے علاوہ بھی اپنی داڑھی سے کھیلتے ہیں اور بعض اوقات داڑھی کے بال بھی منہ میں لیتے رہتے ہیں۔ ایسا کرنے سے جہاں داڑھی کے بال کمزور ہوتے ہیں وہاں داڑھی پر لگنے والے گرد و غبار اور مختلف جراثیم پیٹ میں پہنچ کر طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بھی بن سکتے ہیں۔ یوں ہی بعض لوگوں کو خواہ مخواہ ناخن چبانے کی عادت ہوتی ہے انہیں لاکھ منع کیا جائے مگر باز نہیں آتے حالانکہ ناخن چبانے سے برص یعنی جسم پر سفید دھبے پڑ جانے کا اندیشہ ہے لہذا اس طرح کی فضول عادات سے جان چھڑالینی چاہیے۔

کیا حالتِ احرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

سوال: کیا حالتِ احرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟

جواب: حالتِ احرام میں ناخن وغیرہ کوئی چیز جسم سے جدا کرنے کی اجازت نہیں۔^(۲)

مقروض پر قرض کے تقاضے میں نرمی کیجیے

سوال: قرض خواہ کے تقاضوں یا کسی کے تنگ کرنے کی وجہ سے خود کشی کرنا جائز ہے؟

جواب: جی نہیں! خود کشی کسی بھی حال میں جائز نہیں ہے، البتہ اگر کوئی اسے گولی مار دے تو یہ خود کشی نہیں بلکہ اس کا

①..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلوٰۃ، الباب السابع فیما یفسد الصلوٰۃ... الخ، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلوٰۃ وما لا یکرہ، ۱/۱۰۵۔

②..... فتاویٰ رضویہ، ۱۰/۳۳۳ ماخوذاً۔

قتل ہے۔ بعض اوقات قرض خواہ یا منچلے لوگ کسی کی کوئی کمزوری پکڑ کر اسے اتانگ کرتے ہیں کہ وہ جذبات میں آکر خودکشی کر لیتا ہے۔ یاد رکھیے! کسی کے لیے بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کو داغدار کرنے کی دھمکی دینا یا کسی قرض خواہ کا اپنے مقروض کے تنگ دست ہونے کے باوجود اسے مہلت نہ دینا نیز ان باتوں سے تنگ آکر اس شخص کا خودکشی کر لینا ہرگز جائز نہیں۔ قرض خواہ اپنے مقروض سے رقم کا تقاضا کر سکتا ہے، لیکن اُسے چاہیے کہ وہ اس معاملے میں نرمی کرے اور شریعت کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دے کیونکہ مقروض تنگ دست ہو تو قرض خواہ پر اُسے مہلت دینا واجب ہے (۱)۔ (۲) حتیٰ کہ وہ خوش حال ہو کر اس کا قرض لوٹا سکے۔ بعض قرض خواہ اپنے مقروض سے یہ تقاضا کرتے ہیں کہ کسی اور سے قرض لے کر مجھے میری رقم لوٹا دو اس طرح کا تقاضا کرنا بھی درست نہیں ہے۔ ہاں! اگر مقروض کے گھر والوں میں سے کوئی اس کو قرض اُتارنے کے لیے رقم دے سکتا ہو اور انہیں بعد میں دشواری بھی نہ ہو جیسے والد، والدہ اور بھائی وغیرہ تو ان سے لینے کا مشورہ دینے میں حرج نہیں۔

کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے؟

سوال: کیا میاں بیوی دونوں جنت میں ایک ساتھ رہیں گے؟

جواب: جی ہاں! اگر میاں بیوی کا خاتمہ ایمان پر ہوا تو یہ دونوں جنت میں ساتھ رہیں گے۔ (۳) اگر ان میں سے کسی کا معاذ اللہ ایمان سلامت نہ رہا تو دوزخ اس کا ٹھکانا ہو گا اور جو جنت میں جائے گا اس کا کسی دوسرے جنتی سے نکاح ہو جائے گا۔ جنت میں جانے والے کو اپنے دوسرے فریق کے پچھڑنے کا کوئی غم و صدمہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ جنت غم اور صدمے کا مقام نہیں۔

① الزواجر، کتاب البیع، الکبیرۃ الفائمۃ والسبعون... الخ، ۱/۴۹۰۔

② مشہور مفسر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہر غریب مقروض کو مہلت دینا واجب ہے اور قرض معاف کرنا مُستحب ہے۔ مہلت دینا ہر اس قرض میں واجب ہے جو مال کا ربا یا جیسے تجارتی قرض۔ مگر دین، مہر، کفالہ، حوالہ، صلح کے روپیہ پر مہلت واجب نہیں۔ (تفسیر نعیمی، پ ۳، البقرہ: ۲۸۰، ۱۶۶-۱۶۷، المتطاع)

③ التذکرۃ باحوال المتوفی و امور الاخرۃ، باب اذا ابتکر الرجل امرآة فی الدنیا کانت زوجتہ فی الاخرۃ، ص ۴۶۲۔

”مسجد بھرو تحریک مسجد بناؤ تحریک“

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

مسجدیں آباد کرنے کی فضیلت پر مشتمل تین فرامین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم: (1) بے شک اللہ پاک کے گھروں کو آباد کرنے والے ہی اللہ والے ہیں۔ (نعم اوسط، 2/58، حدیث: 2502) (2) جو مسجد سے محبت کرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنا محبوب (یعنی پیارا) بنا لیتا ہے۔ (نعم اوسط، 4/400، حدیث: 6383) (3) جب کوئی بندہ ذکر یا نماز کے لئے مسجد کو ٹھکانا بنا لیتا ہے تو اللہ پاک اُس کی طرف رحمت کی نظر فرماتا ہے، جیسا کہ جب کوئی غائب آتا ہے تو اس کے گھر والے اُس سے خوش ہوتے ہیں۔ (ابن ماجہ، 1/438، حدیث: 800)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک، ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے مساجد آباد کرنے کا بھی عزم رکھتی ہے، اسی مقصد کے لئے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کے ذریعے عاشقانِ رسول کو نماز یا جماعت کے لئے مساجد کا رخ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ مختلف مساجد میں بعد نماز فجر مدنی حلقہ اور کسی نماز کے بعد درسِ فیضانِ سنت کی ترکیب ہوتی ہے، اس کے علاوہ ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات اور مختلف مواقع پر ہونے والے تربیتی اجتماعات بھی مساجد میں ہوتے ہیں، مدنی مذاکرہ بھی مسجد (یعنی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ) میں ہوتا ہے، سنتوں کی تربیت کے لئے دنیا بھر میں سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مدنی قافلے بھی عموماً مساجد ہی میں ٹھہرتے ہیں، جو مساجد آباد کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہیں۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مسجدیں بنانے کی ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: (1) جو اللہ پاک کے لئے مسجد بنائے گا اللہ پاک اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (مسلم، ص 1218، حدیث: 7471) (2) مسجدیں تعمیر کرو اور انہیں محفوظ بناؤ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 1/344، حدیث: 9) پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی جہاں ”مسجد بھرو تحریک“ ہے وہاں ”مسجد بناؤ تحریک“ بھی ہے، دعوتِ اسلامی کی ”مجلس خدام المساجد“ مساجد کی تعمیر، آباد کاری اور مسجد کے عملے (Staff) کے مشاہروں (Salaries) کے انتظامات وغیرہ کے لئے کوشاں ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 2017ء میں پاکستان میں 723 مساجد تعمیر کی گئیں جبکہ رواں (یعنی جاری سال) سال 2018ء میں ان شاء اللہ 1200 مساجد بنانے کا ہدف ہے جن میں سے 591 مساجد کا تعمیراتی کام جاری ہے جبکہ مساجد بنانے کے لئے 547 پلاٹس (Plots) حاصل کئے جا چکے ہیں۔

کر مسجدیں آباد تری قبر ہو آباد فردوس عطا کر کے خدا تجھ کو کرے ثناء

اپنی آخرت سنوارنے کیلئے آپ بھی مساجد کی تعمیر میں حصہ لیجئے۔ مجلس خدام المساجد (دعوتِ اسلامی) سے رابطہ کے لئے:

موبائل نمبر: 03 130143472 واٹس اپ: 03463622219 -- Email: masajid@dawateislami.net

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاخریٰ 1439 / مارچ 2018)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تَعْرِیْتُ کا طریقہ (۱۱)

شیطان لاکھ شستی دلائے یہ رسالہ (۱۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر ایک دن میں 50 بار دُرودِ پاک پڑھے قیامت کے دن میں اُس سے مُصَافحہ کروں (یعنی ہاتھ ملاؤں) گا۔ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

تَعْرِیْتُ کرنے کے مَدَنی پھول

سوال: تَعْرِیْتُ کے متعلق کچھ مَدَنی پھول ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: کسی مسلمان کی فوتگی پر اُس کے لواحقین سے تَعْرِیْتُ کرنے سے پہلے اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہیے تاکہ ثواب بھی ملے مثلاً تَعْرِیْتُ کرنا سُنْتُ ہے لہذا اِس سُنْتُ کو ادا کروں گا۔ مسلمان کی دِلجوئی کر کے ثواب کماؤں گا۔ (۳) ہمارے یہاں اب عام مسلمانوں سے تَعْرِیْتُ کرنے کا رُحمان کم ہوتا جا رہا ہے۔ اگر تَعْرِیْتُ کریں گے بھی تو اپنے قریبی عزیزوں سے یا پھر کسی بڑی شخصیت کے انتقال پر اُس کے لواحقین سے حالانکہ عام مسلمانوں سے بھی تَعْرِیْتُ کرنی چاہیے۔ نیز گھر کے کسی ایک



①..... یہ رسالہ ۲۸ ذُو الْحِجَّةِ الْاَخِرَام ۱۴۳۹ھ بمطابق 08 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا

تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مُرْتَب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

②..... اَلْقُرْآنُ اِلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ لَایَنْ بِشِکْوَال، صفة النبی من روایة... الخ، ص ۹۰، حدیث: ۹۰۔

③..... حدیثِ پاک میں ہے: جو اپنے مسلمان بھائی کی مصیبت میں تَعْرِیْتُ کرے، قیامت کے دن اللہ پاک اُسے کرامت کا جوڑا پہنائے گا۔ (ابن

ماجہ، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی ثواب من عَزَّی مصابیا، ۲/۲۶۸، حدیث: ۱۶۰۱) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: جو کسی مصیبت زدہ کی

تَعْرِیْتُ کرے، اُسے اُسی کے مثل ثواب ملے گا۔ (ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما جاء فی اجر من عَزَّی مصابیا، ۲/۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵)

فرد سے تَعَزِیَّت کرنے کے بجائے تمام افراد سے فَرْدًا فَرْدًا تَعَزِیَّت کی جائے کہ سبھی کو صدمہ پہنچا ہے۔^(۱) تَعَزِیَّت کرتے وقت الفاظ کے چُنناؤں میں احتیاط بہت ضروری ہے ورنہ جھوٹ بھی ہو سکتا ہے۔ عموماً محتاط ذہن نہ ہونے کی بنا پر تَعَزِیَّت کے الفاظ میں بہت مُبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا ہے مثلاً مجھے آپ کے والد کے انتقال کی خبر کھانا کھاتے ہوئے ملی، صدمے کے سبب میرے ہاتھ سے نوالہ گر گیا، میں سونے کی تیاری کر رہا تھا لیکن جیسے ہی انتقال کا پتا چلا تو میری نیند ہی اڑ گئی۔ اگر واقعی میں ایسا ہوا تھا تو یہ الفاظ بولنے میں حرج نہیں اور اگر ایسا نہیں ہوا تو اب یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ یہ کہنا کہ مجھے آپ کے والد کے انتقال کی خبر سے سخت دھچکا لگا، بہت صدمہ ہوا، میں بہت اُداس ہو گیا، مجھے سخت افسوس ہے، یہ تمام جملے بھی قابلِ غور ہیں کیونکہ ان میں مُبالغہ پایا جا رہا ہے۔^(۲) عموماً ایسی کیفیت عام لوگوں کی نہیں ہوتی۔ ہاں! جو قریبی عزیز ہیں مثلاً اولاد بھائی وغیرہ تو ان کی اپنے عزیز کے انتقال پر یہ کیفیت ہو جاتی ہے لہذا عام افراد کو چاہیے کہ تَعَزِیَّت میں مُبالغہ آرائی کے بغیر جملے کہیں مثلاً مجھے افسوس ہوا، صدمہ ہوا وغیرہ لیکن یہ بھی اُسی وقت کہیں جب واقعی صدمہ ہوا ہو، ورنہ تو بسا اوقات صدمے والی کیفیت بھی نہیں ہوتی۔ جی تو کھل کھلا کر ہنس رہے ہوتے ہیں، دُٹ کر کھاپی رہے ہوتے ہیں اور لواحقین سے کہتے ہیں کہ ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں، اُرے بھائی! آپ کہاں ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں؟ انہیں تو غم کے سبب کھانا پینا بھول گیا ہے جبکہ آپ کھا بھی رہے ہیں، پی بھی رہے ہیں تو پھر برابر کی شرکت کہاں رہی؟ لہذا محتاط الفاظ میں

۱..... صَدْرُ الشَّيْخِ رَحِمَهُ اللهُ، بِذُرِّ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: مُسْتَحَبَّ یہ ہے کہ مِیَّت کے تمام اقارب کو تَعَزِیَّت کریں، چھوٹے بڑے مرد و عورت سب کو مگر عورت کو اُس کے محارم ہی تَعَزِیَّت کریں۔ (بہارِ شریعت، ۸۵۲/۱، حصہ: ۴)

۲..... تَعَزِیَّت کرنے میں مُبالغہ آرائی سے گریز کرنے پر شہزادہ اعلیٰ حضرت، تاجدارِ اہلسنت، حضورِ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کی حکایت ملاحظہ کیجیے: آپ رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ کا جو بھی جملہ زبان سے نکلتا وہ چٹا ہوتا، جب بھی کسی کے بارے میں سُنتے کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے تو فوراً اُٹھ کر غصّہ کے لیے ہاتھ اٹھ جاتا۔ اس طرح کے بہت سے فُظُوہ بھی حضرت کی خدمت میں آتے۔ ایک مرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مفتی مُصِیَّبُ الْاِسْلَام صاحب سے فرمایا کہ یہ جواب لکھ دیں، میں دستخط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مفتی صاحب نے جواب لکھا کہ ”آپ کا خط ملا صاحب زادے کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔“ حضرت نے جواب سُنے کے بعد فوراً ٹوکا، بہت افسوس تو نہیں ہوا، ہاں افسوس ہوا۔ ایک مرتبہ پوچھا کیا نام ہو رہا ہے؟ مفتی مُصِیَّبُ الْاِسْلَام صاحب نے فرمایا کہ بارہنہ رہے ہیں، ایک دو مہینے کے بعد حضرت کی گھڑی مل گئی دیکھا تو ابھی تین مہینے باقی تھے۔ (احتیاط کا ذہن دیتے ہوئے) فرمایا: ابھی تو تین مہینے باقی ہیں، آپ نے پانچ مہینے پہلے ہی بتا دیا کہ بارہنہ رہے ہیں۔ (جہانِ مفتی اعظم، ص ۳۱۹)

ہی تَعَزُّیَّت کی جائے مثلاً آپ کے والد صاحب یا آپ کی امی کے انتقال پر آپ سے تَعَزُّیَّت کرتا ہوں! صبر کیجئے گا! اللہ پاک آپ کے ابوجان یا امی جان کی بے حساب مَغْفِرَت فرمائے۔ آپ کو صبر اور صبر پر اجر عطا فرمائے۔^(۱)

زبان کو احتیاط کے ساتھ چلائیے

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! تَعَزُّیَّت کے علاوہ عام بول چال میں بھی مُبالغہ آرائی پر مبنی جملے استعمال کرنے سے بچنا چاہیے مثلاً سُر میں معمولی دُرد ہو رہا ہے تو اب یہ نہ کہا جائے کہ شدید دُرد ہو رہا ہے، سر پھٹا جا رہا ہے، معمولی بخار آگیا تو اب یہ کہنا دُرست نہیں کہ شدید بخار ہے، نزلہ زکام ہونے پر کہنا کہ طبیعت سخت خراب تھی تو یہ جھوٹ ہو جائے گا۔ بہر حال زبان کو بہت احتیاط کے ساتھ چلانے کی ضرورت ہے، زبان سے نکلا ہو کوئی ایک غلط جملہ بھی جہنم میں جھونک سکتا ہے جیسا کہ سلطان انس و جان، رَحْمَتِ عَلَیْہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: بندہ کبھی اللہ پاک کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ کہاں تک پہنچی (یعنی اپنے طور پر اسے معمولی بات سمجھتا ہے) لیکن اللہ پاک اُس کے سبب بندے کے لیے اپنی رضا قیامت تک کے لیے لکھ دیتا ہے۔ بیشک آدمی ایک بات اللہ پاک کی ناراضی کی کہتا ہے اس کے گمان میں نہیں ہوتا کہ کہاں تک پہنچی (یعنی اپنے نزدیک اسے معمولی بات تَصَوُّر کرتا ہے) لیکن اس کے سبب اللہ پاک اس پر قیامت تک اپنا غضب لکھ دیتا ہے۔^(۲) ایک روایت میں ہے کہ اس بات کی وجہ سے مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اُس سے بھی زیادہ فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔^(۳) مشہور مُفسّر، حَکِیْمُ الدِّیْنِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: 95 فیصد گناہ زبان سے ہوتے ہیں اور پانچ فیصد ہاتھ، پیر، آنکھ اور کان وغیرہ دیگر اعضاء سے۔^(۴) یہ سمجھانے کے لیے ایک مُبالغہ ہے کہ زبان سے بہت زیادہ گناہ ہوتے ہیں، دل زبان سے توڑا جاتا ہے، تھوڑی سے نہیں، کوئی ایسا لفظ بول دیا جاتا ہے جس سے سامنے والا رنجیدہ ہو جاتا ہے اور اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔

① بہار شریعت میں ہے: تَعَزُّیَّت میں یہ کہے، اللہ تعالیٰ مِیَّت کی مَغْفِرَت فرمائے اور اس کو اپنی رَحْمَت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی (یعنی صبر عطا) کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ (بہار شریعت، ۱/۸۵۲، حصہ: ۲)

② مسند امام احمد، حکیم بن حزام عن النبی، ۵/۳۷۵، حدیث: ۱۵۸۵۳۔

③ مسلم، کتاب الزہد والرقائق، باب التکلم بالكلمة... الخ، ص ۱۲۱۹، حدیث: ۴۸۱۔

④ رَءَاةُ الْمَنَاجِیْ، ۶/۵۳، خَوَؤُا۔

مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے، مدنی قافلوں میں سفر، ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات اور مدنی مذاکرات میں شرکت کرتے رہیں گے تو ان شاء اللہ ہم لوگوں کے دل توڑنے سے بچیں گے اور ہماری ذہن سازی ہوتی رہے گی اور ہم سیکھتے رہیں گے کہ ہمیں کب کیا ہونا ہے؟ صحیح بات تو یہ ہے کہ اگر ہم کسی کو راحت نہیں پہنچا سکتے تو کم از کم کسی کا دل تونہ دکھائیں بلکہ ہم دوسروں کو راحت پہنچانے والے بنیں اللہ پاک ہمیں بھی راحت دے گا کہ کر بھلا ہو بھلا۔

مدینہ طیبہ سے تَبَرُّکات لانا کیسا؟

سوال: مدینہ شریف سے تَبَرُّک کے طور پر پتھر یا مٹی وغیرہ لانا کیسا ہے؟

جواب: مدینہ منورہ رَاحَہُ اللہُ شَرفُہَا وَتَعَفُّیُہَا سے پتھر یا مٹی وغیرہ تَبَرُّک کے طور پر لانا جائز تو ہے لیکن بعض علمائے کرام رَاحَہُ اللہُ السَّلام ایسا کرنے سے منع کرتے ہیں اس لیے کہ ”مدینہ شریف کی مٹی، پتھر یا کنکر وغیرہ جو بھی اس زمین کا حصہ ہیں انہیں جب مدینہ طیبہ رَاحَہُ اللہُ شَرفُہَا وَتَعَفُّیُہَا سے جدا کیا جاتا ہے تو وہ چیزیں اس کے غم میں روتی ہیں لہذا کسی کو لانا اچھی بات نہیں۔“ (۱) عِشاقِ مدینہ بھی جب مدینہ منورہ رَاحَہُ اللہُ شَرفُہَا وَتَعَفُّیُہَا سے جدا ہوتے ہیں تو جدائی کے غم میں روتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ منورہ رَاحَہُ اللہُ شَرفُہَا وَتَعَفُّیُہَا کا جز نہیں ہیں جبکہ پتھر اور مٹی وغیرہ تو اسی کی جنس سے ہیں لہذا ان کو جدا نہ کرنا ہی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ میں خود بھی مدینہ منورہ رَاحَہُ اللہُ شَرفُہَا وَتَعَفُّیُہَا کی مٹی اور پتھر وغیرہ کو کوئی چیز وطن ساتھ لانا پسند نہیں کرتا۔ اگر کوئی مجھے یہ تَبَرُّکات تحفے میں دے بھی دے تو میں ان کو کسی اور زائرِ مدینہ کے ہاتھ واپس بھجوا دیتا ہوں تاکہ وہاں کا تَبَرُّک واپس اسی جگہ پہنچ جائے۔ بہر حال میں وہاں کے تَبَرُّکات لانے کو ناجائز نہیں کہتا۔ جو تَبَرُّکات لاتا ہے وہ بھی عقیدت و محبت کے جذبے کے تحت ہی لاتا ہے اور جو نہیں لاتا اس کا مُحَرِّک بھی عقیدت و محبت کا جذبہ ہوتا ہے۔ (۲)

۱۔ حضرت سیدنا علامہ علی قاری رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا علامہ طیبی رَحِمَہُ اللہُ عَلَیْہِ نے فرمایا: اُحد پہاڑ اور مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَہ رَاحَہُ اللہُ شَرفُہَا وَتَعَفُّیُہَا کے تمام اُجزاء سرکار عَلَیْہِ السَّلام سے محبت کرتے ہیں اور آپ عَلَیْہِ السَّلام سے جدا ہونے کی صورت میں آپ کی ملاقات کے لیے گریہ کرتے ہیں یہ ایسی بات ہے کہ جس کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔ (میرقاۃ المفاتیح، کتاب المناسک، باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ، الفصل الاول، ۲۶۱/۵، تحت الحدیث: ۲۷۳۵) لہذا جائز ہونے کے باوجود مقاماتِ مقدسہ کی خاک اور کنکر وغیرہ تَبَرُّکات نہ اٹھائے جائیں یہی بہتر ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۲۔ عزید تصنیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے 37 صفحات پر مشتمل رسالے، ”سفرِ مدینہ کے متعلق سوال جواب“ کے صفحہ 82 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَةٍ سے پودے لانا کیسا؟

سوال: بعض لوگ مدینہ شریف سے پودے لاتے ہیں تاکہ انہیں اپنے گھر کی کیاری کی زینت بنا کر ان کی برکتیں لیں، ان کا ایسا کرنا کیسا؟

جواب: مدینہ طیبہ رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا سے پودے لانے میں حَرَج نہیں کیونکہ مٹی یا پتھر کی طرح یہ اس زمین کی جنس سے نہیں۔ وہاں کے جانوروں کا گوشت بھی تو ہم کھاتے ہیں کہ یہ سب اس مُبَارَکِ زمین کی جنس سے نہیں ہیں۔ بہر حال اگر کوئی اس عقیدت کی بنا پر نہیں لاتا کہ یہ پودا مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَةٍ رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کی فضاؤں سے دُور نہ ہو جائے جب بھی حَرَج نہیں۔ میرا اپنا یہ انداز ہے کہ میں مدینہ شریف سے رُخصت ہونے سے پہلے غسل کرتا ہوں تاکہ داڑھی اور بالوں سے لگا ہوا گرد و غبار میرے ساتھ لگ کر مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَةٍ رَاَدَاہَا اللہُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا سے جُدا نہ ہو جائے۔

”کاشان“ یا ”بِسْمِ اللہ“ نام رکھنا کیسا؟

سوال: ”کاشان“ اور ”بِسْمِ اللہ“ نام رکھنا کیسا؟

جواب: ”کاشان“ نام رکھنا دُرُست ہے۔ یوں ہی بچوں کا نام ”کاشانہ“ رکھا جاتا ہے اس میں بھی حَرَج نہیں، البتہ نام رکھنے میں یہ بات پیش نظر ہونی چاہیے کہ بچوں کے نام انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ، صحابہ کرام اور بزرگانِ دین رَضَوْنَ اللہُ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے ناموں پر اور بچوں کے نام صحابیات اور وَلِیَّاتِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے ناموں پر رکھے جائیں تاکہ ان کی برکتیں نصیب ہوں۔ رہی بات ”بِسْمِ اللہ“ نام رکھنے کی کہ بعض لوگ بچوں کے نام ”بِسْمِ اللہ“ رکھتے ہیں جس کے معنی ہیں: ”اللہ کے نام سے شروع“ بظاہر اس نام کے رکھنے میں بھی کوئی حَرَج معلوم نہیں ہوتا۔ مَسَاجِدِ کا نام بھی تو ”بِسْمِ اللہ“ رکھا جاتا ہے جیسا کہ باب المدینہ (کراچی) کے علاقے کھارادر میں ”بِسْمِ اللہ“ مسجد مشہور ہے۔ ناموں کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ اگر کسی نام کا معنی مَخْصُوص ہو تو اب اسے رکھنا منع ہوتا ہے جیسے ”سُبْحَن“ کے معنی ہیں: ”ہر عیب سے پاک ذات“ چونکہ یہ وصف اللہ پاک کے لیے مَخْصُوص ہے لہذا بندے کا نام ”سُبْحَن“ رکھنا منع ہے البتہ عَبْدُ السُّبْحَن نام رکھ سکتے ہیں۔

کیا گر اہو انمک پلکوں سے اٹھانا پڑے گا؟

سوال: اگر کوئی نمک گر ادے تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ ”اسے قیامت کے دن پلکوں سے اٹھانا پڑے گا“ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: اگر کوئی نمک گرا دے تو ”اسے قیامت کے دن پلکوں سے اٹھانا پڑے گا“ یوں ہی ”اگر اس طرح پیشاب کرو گے تو قبر میں پیشاب آئے گا“ یہ عوامی بے سرو پا (جھوٹی، بے بنیاد) باتیں ہیں جن کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔ میں بھی بچپن سے یہ باتیں سنتا آ رہا ہوں لیکن آج تک نہ کسی کتاب میں پڑھیں اور نہ کسی عالم دین سے سنیں۔ عوام کو چاہیے کہ ثواب، عذاب اور قیامت کے متعلق کوئی بھی بات اپنی رائے سے بیان نہ کریں کیونکہ ان باتوں کا تعلق انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے بتانے سے ہے۔ لہذا ثواب، عذاب اور قیامت کے متعلق جو باتیں ہیں انہیں علمائے کرام کَلَّمَہُمُ اللہُ السَّلَام سے سن کر یا پوچھ کر ہی آگے بیان کیا جائے۔

اسلامی بہنوں کا WhatsApp استعمال کرنا کیسا؟

سوال: کیا اسلامی بہنیں مدنی کاموں کی خاطر رابطہ کرنے کے لیے WhatsApp پر صوتی پیغام دے سکتی ہیں؟

جواب: اسلامی بہنیں ضرور تار رابطے کے لیے Message کا استعمال کریں۔ کسی بھی اسلامی بہن کو WhatsApp پر صوتی پیغام Audio Message دینے کی مدنی مرکز کی طرف سے اجازت نہیں، حتیٰ کہ اگر سامنے والی بھی اسلامی بہن ہو جب بھی اپنی آواز میں پیغام ریکارڈ کر کے نہ بھیجیں۔ اس لیے کہ یہاں یہ اندیشہ موجود ہے کہ اس اسلامی بہن کے گھر کے مردوں تک یہ آواز پہنچ جائے۔ اسلامی بہنوں کو تو ویسے بھی سوشل میڈیا سے دور ہی رہنا چاہیے بلکہ اسلامی بھائی بھی بقدر ضرورت اور محتاط انداز میں ہی استعمال کریں۔ اس لیے کہ سوشل میڈیا کے ذریعے بڑے بڑے پردہ داروں کے پردے فاش ہو جاتے ہیں۔ کوئی معزز آدمی اپنی نجی مجلس میں خوش طبعی کے طور پر یا ویسے ہی کوئی بات کہہ دیتا ہے لیکن سوشل میڈیا میں آنے کے بعد وہی معمولی بات طوفان کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر وہ عزت دار اپنی پگڑی اچھلتے دیکھ کر ہکا بکا رہ جاتا ہے اور کچھ نہیں سکتا۔ بہر حال ہر ایک کو ہر بات سوچ سمجھ کر ہی کرنی چاہیے اس لیے کہ سوشل میڈیا پر ریکارڈنگ نہ بھی ہو جب بھی دو معصوم فرشتے یعنی کَرَامَاتِیْن تو ہر ایک کا قول و فعل لکھ ہی رہے ہیں۔^(۱)

۱..... جیسا کہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَإِنْ عَلَيْكُمْ لَحُظُنْ ۖ كَمَا مَا كَاتِبِينَ ۖ يَكْتُوبُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۖ﴾ (پ ۳۰، الانفاطار: ۱۲ تا ۱۰) ترجمہ کنز الایمان:

اور بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں، معزز لکھنے والے کہ جانتے ہیں جو کچھ تم کرو۔

موبائل فون میں قرآن کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟

سوال: موبائل فون میں اگر قرآن کریم ہو تو کیا اُسے زمین پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: ادب اور بے ادبی کا دار و مدار عُرْف پر ہوتا ہے، عُرْف میں موبائل فون میں قرآن پاک کی فائل موجود ہو یا اس کی Application install ہوئی ہو (یعنی اس کا سافٹ ویئر پروگرام ڈالا گیا ہو) لیکن اسکرین پر ظاہر نہ ہو تو اس موبائل کے نیچے رکھنے کو بے ادبی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اسے بے ادبی قرار دیا جائے تو پھر حافظ قرآن کو بھی زمین پر نہیں بیٹھنا چاہیے کیونکہ اس کے سینے میں بھی قرآن ہوتا ہے اور غر فاولوگ کہتے بھی ہیں کہ ”اس کے سینے میں قرآن ہے۔“ تو جس طرح حافظ قرآن کے سینے میں قرآن ہوتا ہے، اس کے باوجود اس کے زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے اسے قرآن پاک کی بے ادبی نہیں سمجھا جاتا تو اسی طرح موبائل میں بھی قرآن ہونے کی وجہ سے اسے زمین پر رکھنا بے ادبی نہیں کہلائے گا۔ ہاں! اسکرین پر جو قرآن کریم نظر آ رہا ہوتا ہے اس کا حکم الگ ہے، اس کا ادب و احترام بھی کریں اور بہتر یہ ہے کہ بے وضو اس کو مس بھی نہ کریں۔

اسلامی بہن کے حالتِ احرام میں بال گر گئے تو...؟

سوال: اگر اسلامی بہن کے احرام کی حالت میں بال گر گئے تو کیا اُسے کفارہ دینا ہو گا؟

جواب: بال اگر خود بخود گر جائیں چاہے وہ کتنے ہی ہوں کوئی کفارہ نہیں۔^(۱) ہاں اگر اپنی حرکت مثلاً وضو کرنے، گھبھانے یا سہلانے کی وجہ سے دو تین بال ہاتھ میں آ گئے تو دو تین کھجوریں یا دو تین روٹی کے ٹکڑے یا آناج تین مٹھیاں صدقہ کرنا ہو گا۔ اگر تین بالوں سے زیادہ بال اپنی حرکت سے ٹوٹے تو ایک صدقہ فطر کی مقدار واجب ہو گی۔ ایک صدقہ فطر کی مقدار آج کل (28 ذُ الْحِجَّةِ الْحَرَامِ ۱۴۳۹ھ بمطابق 08 ستمبر 2018 کو) ہمارے وطن عزیز پاکستان میں تقریباً 100 روپے ہے۔ بہر حال اپنے فعل سے تین بال یا اس سے کم ٹوٹے تو ہر بال کے بدلے ایک کھجور دینی پڑے گی بلکہ دو یا تین بال ٹوٹنے پر ایک کھجور بھی دے دیں گے تب بھی کفارہ ادا ہو جائے گا۔ تین سے زائد بال ٹوٹنے پر ایک صدقہ فطر کی مقدار واجب ہو گی

اور یہ صدقہ وہیں حدودِ حرم میں دینا شرط نہیں اپنے وطن میں بھی دے سکتے ہیں البتہ حرم میں صدقہ کرنا افضل ہے۔
 اگر کسی پر دم^(۱) واجب ہو تو اس کی ادائیگی حدودِ حرم میں ضروری ہے، قربانی کے دن ہونا اس میں شرط نہیں ان
 دنوں کے علاوہ بھی دم دے سکتے ہیں۔ زندہ جانور صدقہ نہیں کر سکتے کیونکہ دم کے معنی ہیں خون، یعنی ایسا جانور جس میں
 قربانی کی شرائط پائی جاتی ہوں اسے حدودِ حرم میں ذبح کر کے اس کا خون بہایا جائے۔ دم کے جانور کا گوشت نہ تو خود کھا
 سکتے ہیں اور نہ ہی کسی غنی کو دے سکتے ہیں۔ اس کا گوشت غریبوں اور مسکینوں کو دینا ہے، ذبح کرنے کے بعد اگر پورا جانور
 ہی کسی غریب یا مسکین کو دے دیا تب بھی صحیح ہے۔

گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں

سوال: کیا ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چاول کھانا ثابت ہے؟
جواب: پیارے نبی، مکی مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاول کھانے کے متعلق کوئی روایت تو نہیں پڑھی۔ البتہ چاول کو
 گوشت کے بعد دوسرے نمبر پر ذیوی کھانوں کا سردار فرمایا گیا ہے جیسا کہ حضرت سیدنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا،
 علی المرتضیٰ شیر خدا رحمۃ اللہ ورحمۃ اللہ علیہ سے مروی روایت ہے: ذیوی کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر اس کے بعد چاول۔^(۲)
 بلکہ ایک روایت میں اسے گوشت کے بعد دوسرے نمبر پر دنیا و آخرت کے کھانوں کا بھی سردار فرمایا گیا ہے۔ چنانچہ سرکارِ
 عالی و قار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا و آخرت کے کھانوں کا سردار گوشت ہے پھر چاول۔^(۳)

عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟

سوال: دیہاتوں اور چھوٹے شہروں میں لوگ اپنے گھروں اور دکانوں کے سامنے عوامی راستوں پر جمپ (Speed
 breaker) بنادیتے ہیں ان کا یہ بنانا کیسا ہے؟

جواب: عوامی راستوں پر جمپ (Speed breaker) بنانا چاہے وہ گاؤں میں ہو یا شہر میں یا محلے میں یہ غیر قانونی کام ہے۔

۱..... دم: یعنی ایک کبرا۔ اس میں تر، مادہ، ذنب، بھیڑ، نیز گائے یا اونٹ کا ساتواں حصہ سب شامل ہیں۔ (شعبہ فینان مدنی مذاکرہ)

۲..... المواہب اللدنیہ، الفصل الثالث، النوع الاول فی عیشہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المأکل والمشرب، ۱۸۲/۲۔

۳..... سبل الہدی والرشاد، الباب السادس والستون، فی الکلام علی بعض المفردات الہی جاءت علی لسانہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲۲۵/۱۲۔

ان کی جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں انتظامیہ خود اپنے پیسوں سے بناتی ہے۔ بعض دادا گیر قسم کے لوگ فقط اپنی سہولت و ضرورت کی وجہ سے اس طرح کے جپ (Speed breaker) بناتے ہیں، اس سے لوگوں کے حقوق پامال ہوتے ہیں، لوگوں کو راہ چلنے میں تکلیف ہوتی ہے، گاڑی والوں کو رفتار روک کر یہاں سے گزرنے پر تباہی جس کے سبب تاخیر بھی ہوتی ہے۔ یہ لوگ اس طرح کے جپ بنا کر لوگوں کو پریشانی و مشکلات میں مبتلا کرنے کا سبب بنتے ہیں، کوئی انہیں روکنے ٹوکنے والا نہیں ہوتا، یہاں تک کہ پولیس بھی ان لوگوں سے ڈرتی ہے۔

نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے

بیرون ممالک میں اس طرح کے غیر قانونی کام کرنا تو دور کی بات کوئی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ جپ (Speed breaker) تو کیا چھوٹا سا گڑھا بھی نہیں کھود سکتے جبکہ ہمارے ملک میں جس کی جہاں مرضی آتی ہے وہاں گڑھا کھود دیتا ہے، مُحَرَّمُ الْحَرَام کے مہینے میں نیاز کے لیے دگیں پکاتے وقت گلیوں اور سڑکوں کا بُرا حال کر دیا جاتا ہے، دیگوں کے نیچے جب آگ جلتی ہے تو ڈامر کی پکی سڑکیں پھٹ جاتی ہیں، پھر انہیں کوئی دُرست کرنے والا بھی نہیں ہوتا تو ان گڑھوں میں پانی اور کچھ وغیرہ بھر جاتا ہے۔ اہل بیت اطہار اور بزرگان دین رَضَوَانِ اللہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ایصالِ ثواب کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ نیاز ضرور کریں لیکن جائز طریقے سے کریں تاکہ سڑکیں اور گلیاں خراب نہ ہوں اور نہ ہی کسی کو تکلیف پہنچے کہ کسی کو تکلیف پہنچانا کارِ ثواب نہیں بلکہ گناہ کا کام ہے۔

اسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تصور ہی نہیں

اسی طرح جشنِ ولادت کے موقع پر بعض لوگ فٹ پاتھ یا چوک پر جھنڈا گاڑ دیتے ہیں یہ غیر قانونی کام ہے، اس سے لوگوں کو تکلیف بھی ہوتی ہے۔ یوں ہی گلیوں میں آمنے سامنے باندھ کر سجاوٹ کی جاتی ہے اس میں بھی اس بات کا لحاظ رکھا جائے کہ گزرنے والوں کو تکلیف نہ ہو۔ بہر حال عوامی راستوں، سڑکوں اور گلیوں میں از خود جپ (Speed breaker) نہ بنائے جائیں اور نہ ہی جھنڈے وغیرہ لگانے کا کوئی ایسا کام کیا جائے جس سے لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہو۔ جو بھی کام ہو اُسے شریعت کے دائرے میں رہ کر سلیقہ کے ساتھ کرنا چاہیے۔ ہمارا اسلام اَمْن و راحت کا پیغام دیتا ہے، اسلام

میں کسی کو بھی ناحق تکلیف دینے کا کوئی تصور ہی نہیں ہے، انسان تو انسان ہمارے اسلام میں بلا ضرورت چیونٹی کو بھی مارنے کی اجازت نہیں۔^(۱)

بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرنے میں بھی احتیاط

سوال: اگر کوئی بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرے تو کیا اس میں بھی کچھ احتیاط کرنے کی ضرورت ہے؟

جواب: بلندی پر بھی سجاوٹ وغیرہ کرنے میں احتیاط کی ضرورت ہے تاکہ بڑی گاڑیوں مثلاً ٹرک اور کنٹینرز وغیرہ کو گزرنے میں مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مشکلات کا سامنا نہ بھی کرنا پڑے تب بھی ایسی سجاوٹ بسا اوقات ان سے ٹکراتی ہے اور وہ اسے توڑ پھوڑ کر گھسیٹتے ہوئے ساتھ لے جاتے ہیں۔ اگر کوئی بہت بڑی عمارت پر بڑا پائپ لگا کر جھنڈا لگانے اور سجاوٹ کرنے کا خواہش مند ہے تو اسے چاہیے کہ وہاں ساتھ میں ایک چھوٹا سابلیم بھی لگا دے جو دن رات جلتا رہے تاکہ جہاز وغیرہ کوئی چیز اس سے نہ ٹکرائے۔ عموماً اس طرح کی چیزیں جو زیادہ بلندی میں ہوتی ہیں ان پر بلب لگایا بھی جاتا ہے جو جلتا ہی رہتا ہے یا پھر جلتا اور بجھتا رہتا ہے تاکہ پائلٹ (یعنی جہاز اڑانے والے) کو پتا چل جائے اور وہ جہاز کو اس سے ٹکرانے سے بچائے۔ اب 60، 70 بلکہ 100 منزلہ عمارات بھی بنتی ہیں ان میں اس قسم کا بلب ضرور لگا دینا چاہیے جو ہر وقت (بجلا نہ ہونے کی صورت میں بھی جزیئر وغیرہ سے) جلتا رہے تاکہ رات کے اندھیرے میں ان عمارات کا پتا چل سکے اور کوئی چیز ان سے نہ ٹکرائے۔ ان احتیاطوں پر عمل کرنے میں غفلت نہیں برتنی چاہیے، خدا نا خواستہ کہیں یہ اونچا جھنڈا یا عمارت کسی جہاز کے گرنے، سینکڑوں جانیں چلی جانے اور اربوں روپے کا نقصان ہو جانے کا سبب نہ بن جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں ایئر پورٹ بنا ہوتا ہے وہاں اس کے اطراف میں اونچی عمارتیں بنانے کی اجازت نہیں ہوتی۔

روضہ اقدس کی زیارت سے بھی شفاعت نصیب ہوگی

سوال: حدیث پاک میں ہے: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔^(۲) اس حدیث

① کسی کو تکلیف نہ دینے کے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 219 صفحات پر

مشتمل کتاب، ”تکلیف نہ دیجئے“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② دارقطنی، کتاب الحج، باب المواقیف: ۳۵۱/۲، حدیث: ۲۶۶۹۔

پاک میں عین قبر انور کی زیارت مُراد ہے یا پھر روضہ اقدس کی زیارت سے بھی شفاعت نصیب ہو جائے گی؟

جواب: عین قبر انور کی زیارت تو اب ناممکن ہے کیونکہ اس کے ارد گرد پتھر کی بیخ گوشہ (یعنی پانچ کونے والی) دیوار تعمیر کی گئی ہے جس میں کوئی دروازہ نہیں ہے۔ لہذا اگر پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روضہ اقدس کی زیارت کر لی جائے تو بھی اِنْ شَاءَ اللہ شفاعت نصیب ہو جائے گی۔ فی زمانہ تقریباً سبھی علمائے کرام رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اجمعین شفاعت والی احادیث مبارکہ بیان کرتے اور ان سے روضہ اقدس کی زیارت مُراد لیتے ہیں۔ حضرت سیدنا شیخ عبدالحق محدث دہلوی رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جس نے قبر انور کی زیارت کی وہ یہ نہ کہے کہ میں نے قبر رسول کی زیارت کی بلکہ وہ یوں کہے کہ میں نے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی۔^(۱) حالانکہ آپ رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِ کے دور میں بھی قبر انور کے ارد گرد دیواریں قائم تھیں اور عین قبر انور کی زیارت ناممکن تھی۔ اسی طرح میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِ کے دور میں بھی عین قبر انور کی زیارت ناممکن تھی اور سبز گنبد شریف موجود تھا اس کے باوجود آپ رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِ نے اپنے ایک شعر میں فرمایا:

مَنْ دَارَ تَرْبَتِي وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي

اُن پر دُرود جن سے نوید اِن بُشر کی ہے (حدائق بخشش)

یاد رکھیے! عام طور پر قبر کے اوپر والے حصے کو قبر کہا جاتا ہے جبکہ حقیقت میں اندرونی حصہ قبر کہلاتا ہے۔ اگر قبر کے اوپر والے حصے کو ختم کر کے زمین برابر کر دی جائے تب بھی وہ قبر وہاں باقی رہے گی جیسا کہ مَعَاذَ اللہ عز و جل اولیاء کے قریب بنی ہوئی قبروں کے اوپر والے حصے کو مٹا کر زمین کو برابر کر دیا جاتا ہے اور پھر لوگ اُس پر چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے ہیں، حالانکہ وہ قبریں بدستور باقی ہیں۔ لوگوں کا وہاں چلنا پھرنا اور اٹھنا بیٹھنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔^(۲)

① جذب القلوب، باب پانزدہم، ص ۱۹۷۔

② قبر پر بیٹھنا، سونا، چلنا، پاشنا، پیشاب کرنا حرام ہے۔ قبرستان میں جو نیا راستہ نکالا گیا اُس سے گزرنا ناجائز ہے۔ خواہ نیا ہونا اسے معلوم ہو یا اس کا گمان ہو۔ (بہار شریعت، ۸۲۷/۱، حصہ: ۲)۔

آپ کے والد صاحب کی قبر کہاں ہے؟

سوال: آپ کے والد صاحب کی قبر شریف کہاں ہے؟

جواب: جب میری عمر ڈیڑھ یا دو سال تھی تو میرے والد صاحب حج کرنے گئے تھے، اُن دنوں منیٰ شریف میں سخت لُو چلی جس کے باعث میرے والد صاحب لاپتہ ہو گئے، تلاش کرنے پر جدہ شریف کے ایک ہسپتال میں بیماری کی حالت میں ملے اور پھر ۱۴ اذُ الحِجَّۃ الخرام کو اُن کی وفات ہو گئی۔ اب ہم ۱۴ اذُ الحِجَّۃ الخرام کو اپنے والد صاحب کی برسی کر لیتے ہیں اور اس بار ہم نے اَلْحَبْدُ لِلّٰہِ مَکَّہُ مَکْرَمَہُ ۱۴ اذُ الحِجَّۃ الخرام میں اپنے والد صاحب کی برسی کی۔ میرے والد صاحب کا جدہ شریف میں انتقال ہوا تھا تو قبر بھی وہیں ہو گی مگر یہ اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے کہ کس حالت میں ہو گی کیونکہ وہاں جب جَنَّتُ البَقِیْعِہ میں موجود صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی قبریں چھپادی گئیں تو پھر جدہ شریف میں قبر کا ملنا کس طرح ممکن ہے۔ جَنَّتُ البَقِیْعِہ میں کم و بیش دس ہزار (10000) صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے مزاراتِ طَیِّبَات ہیں۔ عاشقانِ رَسُوْل کے دورِ حکومت میں اُن مزارات پر گنبد اور قبے بنے ہوئے تھے مگر اب سب مٹا دیئے گئے ہیں۔^(۱)

عورتوں کا قبرستان جا کر قبروں کو لپینا کیسا؟

سوال: عورتوں کا مُحَرَّم الخرام میں قبرستان جا کر قبروں کو مٹی سے لپینا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّم الخرام ہو یا کوئی اور مہینا عورتوں کو قبرستان جانا منع ہے۔ بلا ضرورت قبر پر مٹی کا لپ کرنا فضول اور اسراف ہے۔ مٹی خرید کر قبروں کا لپ کرنے سے مِیّت کو کچھ فائدہ نہیں پہنچتا اور پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔ البتہ اگر اتنی رَقم ایصالِ ثواب کی نیت سے کسی مدرسے یا مسجد میں جمع کروادی جائے یا کسی غریب و مسکین کو دے دی جائے یا اُسے کپڑے یا کھانا خرید کر دے دیا جائے تو مِیّت کو اس کا ثواب پہنچے گا۔ آج کل معاشرے میں طرح طرح کے غیر شرعی غلط رِسم و رواج چل پڑے ہیں انہیں ختم کر دینا چاہیے۔

① مزاراتِ اولیا پر چادر چڑھانے اور گنبد بنانے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ اَلْہِدَیّۃ کی 146 صفحات پر مشتمل کتاب، ”فیضانِ مزاراتِ اولیا“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذکرہ)

قربانی کی استطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟

سوال: اگر کوئی حاجی حج کے شکرانے کے طور پر کی جانے والی قربانی کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو کیا قربانی کے بدلے روزے رکھ سکتا ہے؟ نیز روزے رکھنے کی کیا صورت ہوگی؟

جواب: حج کے شکرانے کے طور پر کی جانے والی قربانی کی استطاعت نہ ہونے اور روزے رکھنے کے متعلق احکام بیان کرتے ہوئے صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: قارن کو اگر قربانی مُیَسَّر نہ آئے کہ اس کے پاس ضرورت سے زیادہ مال نہیں، نہ اتنا اسباب کہ اُسے بیچ کر جانور خریدے تو دس روزے رکھے۔ ان میں تین تو وہیں یعنی یکم شوال سے ذی الحجَّہ کی نویں تک احرام باندھنے کے بعد رکھے، خواہ سات، آٹھ، نو، کورکھے یا اس کے پہلے اور بہتر یہ ہے کہ نویں سے پہلے ختم کر دے اور یہ بھی اختیار ہے کہ متفرق طور پر رکھے، تینوں کا پے درپے رکھنا ضرور نہیں اور سات روزے حج کا زمانہ گزرنے کے بعد یعنی تیرہویں کے بعد رکھے، تیرہویں کو یا اس کے پہلے نہیں ہو سکتے۔ ان سات روزوں میں اختیار ہے کہ وہیں رکھے یا مکان واپس آکر اور بہتر مکان پر واپس ہو کر رکھنا ہے اور ان دسوں روزوں میں رات سے نیت ضرور ہے۔ اگر پہلے کے تین روزے نویں تک نہیں رکھے تو اب روزے کافی نہیں بلکہ دم واجب ہوگا، دم دے کر احرام سے باہر ہو جائے اور اگر دم دینے پر قادر نہیں تو سر مونڈا کر یا بال کترا کر احرام سے جُدا ہو جائے اور دو دم واجب ہیں۔ قادر نہ ہونے کی وجہ سے روزے رکھ لیے پھر حلق سے پہلے دسویں کو جانور مل گیا، تو اب وہ روزے کافی نہیں لہذا قربانی کرے اور حلق کے بعد جانور پر قدرت ہوئی تو وہ روزے کافی ہیں، خواہ قربانی کے دنوں میں قدرت پائی گئی یا بعد میں۔^(۱) یاد رکھیے! حج کے مسائل وقتی طور پر سُن لینے سے ذہن نشین نہیں ہوتے جب تک کہ خوب اچھی طرح ان مسائل کا مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ سمجھ نہ آنے کی صورت میں علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ السَّلَام سے راہ نمائی حاصل کر لی جائے۔ نیز جس پر حج کرنا فرض ہو جائے اُس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا بھی فرض ہو جاتا ہے۔

نماز کے چند ضروری مسائل

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

حدیث شریف میں ہے: جو شخص رکوع و سجود مکمل نہیں کرتا نماز اسے کہتی ہے: ”اللہ تجھے ہلاک کرے جس طرح تو نے مجھے ضائع کیا، پھر اس نماز کو پُرانے کپڑے کی طرح لپیٹ کر نمازی کے منہ پر مار دیا جاتا ہے۔“ (شعب الایمان، 3/144، حدیث: 3140 ملقطاً) نیز ایک روایت میں ہے: بدترین چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرے۔ عرض کی گئی: نماز کا چور کون ہے؟ فرمایا: وہ جو رکوع و سُجود مکمل نہ کرے۔ (مسند احمد، 8/386، حدیث: 22705) آج کل نماز میں کی جانے والی عمومی غلطیوں (Common Mistakes) میں سے کچھ کو مد نظر رکھتے ہوئے چند مدنی پھول پیش خدمت ہیں: ❀ رکوع میں جھکنے کی کم از کم حد یہ ہے کہ ہاتھ بڑھائے تو گھٹنوں تک پہنچ جائے جبکہ مکمل رکوع یہ ہے کہ پیٹھ سیدھی بچھاوے۔ (بہار شریعت، حصہ 3/1، 513 منہویا) ❀ رکوع کے لیے جھکنا نماز میں فرض ہے اور وہاں کچھ ٹھہرنا یعنی اطمینان سے رکوع کرنا واجب۔ (مرآۃ المناجیح، 2/75) ❀ کسی نرم چیز مثلاً گھاس، رُوئی، قالین وغیرہ پر سجدہ کرنے کی صورت میں پیشانی اور ناک کی ہڈی کو اتنا دبانا ضروری ہے کہ دبانے سے مزید نہ دبے۔ اگر پیشانی اتنی نہ دبی تو نماز ہی نہ ہوگی جبکہ ناک کی ہڈی اتنی نہ دبی تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی اور اسے لوٹانا واجب ہوگا۔ (عائلی، 1/70) ❀ سجدے میں پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین پر لگنا فرض ہے اور ہر پاؤں کی اکثر انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 3/253 ملقطاً) ❀ رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا اور دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا واجب ہے نیز اس دوران کم از کم ایک بار سُبْحَنَ اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا بھی واجب ہے۔ (بہار شریعت، 1/518 ملقطاً، نماز کے احکام، ص 218) ❀ ایک رُکن میں تین مرتبہ کھجانے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، یعنی ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹایا پھر دوسری بار کھجا کر ہٹایا اب تیسری بار جیسے ہی کھجائے گا نماز ٹوٹ جائے گی اور اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند بار حرکت دی تو ایک ہی مرتبہ کھجانا کہا جائیگا۔ (بہار شریعت، 1/614 ملقطاً) ❀ امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سُجود وغیرہ میں چلا جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا (مکروہ تحریمی ہے) (بہار شریعت، 1/629) ❀ نماز میں چہرہ پھیر کر ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ جبکہ بغیر چہرہ پھیرے بلا حاجت ادھر ادھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (بہار شریعت، حصہ 3، 1/626 ملقطاً) (نماز کے مسائل تفصیلاً دیکھنے کے لئے بہار شریعت حصہ 3 اور ”نماز کے احکام“ کا مطالعہ فرمائیے)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شعبان المعظم 1439/ اپریل/ مئی 2018)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں نازل

فرماتا ہے، دس گناہ مٹاتا ہے اور دس درجہ بلند فرماتا ہے۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل

سوال: چہرے کو خوبصورت بنانے کے لیے کوئی عمل یا وظیفہ بتا دیجیے۔

جواب: تہجد کی نماز صحیح طریقے سے ادا کی جائے تو اس سے چہرے پر نور آتا ہے، مگر نماز تہجد اس نیت سے نہ پڑھی جائے کہ چہرہ نورانی ہو جائے بلکہ اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کی نیت سے پڑھی جائے، ضمناً چہرے پر نورانیت بھی اِنْ شَاءَ اللہ آ ہی جائے گی۔ نورانیت سے بڑھ کر اور کیا خوبصورتی ہو سکتی ہے! سفید رنگ تو انگریزوں کے بھی ہوتے ہیں مگر ان میں نورانیت نہیں ہوتی اور بعض تو ایسے ہوتے ہیں کہ انہیں دیکھنے کو دل نہیں کرتا۔ نورانیت ان لوگوں کے چہروں پر ہوتی ہے جو حضور پر نور، شافعِ یومِ النُّشُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نور مانتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے، دُنیا دیکھی بھالی ہے، عُمائے اہلسنّت و مَشائخِ اہلسنّت اور جو بھی بارش اور با عمل سُنّی مسلمان ہوتے ہیں ان کے چہرے نکھرے نکھرے اور نور نور نظر آتے ہیں کیونکہ ہمارا چھوٹا ہوا یا بڑا ہر ایک کی زبان پر یہی ہوتا ہے:



① یہ رسالہ ۵ مَحَرَّمُ النِّحَامِ ۱۴۴۰ھ بمطابق 15 ستمبر 2018ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا

تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② نسائی، کتاب السہو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، ص ۲۲۲، حدیث: ۱۲۹۴۔

نور والا آیا ہے ہاں نور لے کر آیا ہے

سارے عالم میں یہ دیکھو نور کیسا چھایا ہے (وسائلِ بخشش)

نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت

سوال: کیا نمازِ تہجد ادا کرنے کا وقت رات بارہ بجے ہے؟

جواب: عشا کی نماز پڑھ کر اگر کوئی ایک منٹ کے لیے بھی سو گیا تو وہ تہجد کی نماز ادا کر سکتا ہے۔ مثلاً سوا آٹھ (8:15) بجے عشا کی نماز کا وقت ہے، کوئی شخص نماز پڑھ کر سو گیا پونے نو (8:45) بجے اس کی آنکھ کھل گئی تو وہ تہجد ادا کر سکتا ہے۔ اگر کوئی ساری رات جاگتا رہا تو وہ تہجد کی نماز ادا نہیں کر سکتا کیونکہ نمازِ تہجد کے لیے عشا کی نماز کے بعد سونا شرط ہے چاہے ایک منٹ کے لیے سوئے اگرچہ بیٹھے بیٹھے آنکھ لگ جائے۔

اچھے اخلاق اپنانے اور ان پر استقامت پانے کا طریقہ

سوال: اچھے اخلاق اپنانے اور ان پر استقامت پانے کا طریقہ بیان فرمادیجیے۔

جواب: عام طور پر اچھے اخلاق والا اُسے کہا جاتا ہے جو مسکرا کر خوب گرم جوشی سے ملاقات کرے۔ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کرنا بھی اگرچہ اخلاق کا حصہ ہے لیکن اس میں حُسنِ معاشرت، دوسروں کو نفع پہنچانا اور نقصان سے بچانا وغیرہ چیزیں بھی داخل ہیں۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو مسکرا کر گرم جوشی سے مل رہے ہوتے ہیں اور ساتھ ہی دوسروں کو نقصان بھی پہنچا رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی بات ان کے مزاج کے خلاف ہو جائے تو وہ غصے میں آپے سے باہر ہو جاتے ہیں مثلاً کسی نے آپ کے ساتھ مسکرا کر گرم جوشی سے ملاقات کی اور پھر بڑی محبت کے ساتھ برائی کی پلٹ لا کر آپ کو پیش کی، اس دوران آپ نے کوئی بات اس کے مزاج کے خلاف کر دی تو اس نے وہی پلٹ آپ کے مُنہ پر مار دی تو اسے حُسنِ اخلاق نہیں بلکہ بد اخلاقی کہیں گے۔

اچھے اخلاق اور خوب مسکرا مسکرا کر تو بعض تاجر حضرات بھی ملتے ہیں اور چائے بوتل کے ذریعے گاہک کی خوب

آؤ بھگت بھی کرتے ہیں، مگر سودا نہ ہونے یا ان کے مزاج کے خلاف بھاؤ لگا دینے سے غصے میں آ جاتے ہیں تو ایسے تاجر

بھی بااخلاق نہیں بلکہ مفاد پرست ہوتے ہیں۔ ان کا یہ اخلاق اللہ پاک کی رضا کے لیے نہیں بلکہ گاہک کو پھنسانے کے لیے ہوتا ہے۔ اچھے اخلاق اور مسکرا کر ملنے کا ثواب اسی صورت میں ملے گا جب یہ کام اللہ پاک کی رضا کے لیے کیے جائیں، ان میں اپنا کوئی ذاتی مفاد مثلاً میری چیز فروخت ہو جائے، لوگ مجھے ملنسار یا بااخلاق کہیں اور میری ذات سے متاثر ہو جائیں وغیرہ وغیرہ کچھ نہ ہو۔

اچھے اخلاق اپنانے اور ان پر استقامت پانے کے لیے حُسنِ اخلاق کے فضائل اور بد اخلاقی کے نقصانات پر مشتمل کُتب مثلاً حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی کتاب ”إِحْيَاءُ الْعُلُومِ“ کی دوسری جلد اور امام طبرانی کی کتاب ”مَعَادِمُ الْأَخْلَاقِ“ ترجمہ بنام ”حُسنِ اخلاق“ کا مطالعہ کیجیے۔ اسی طرح بد اخلاقی سے خود کو بچانے، اچھے اخلاق اپنانے اور ان پر استقامت پانے کا ایک بہترین ذریعہ نیک بندوں کے اخلاق و عادات پر مشتمل حکایات و واقعات کا مطالعہ کرنا بھی ہے۔ اس کے لیے خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہ اعظم حضرت علامہ ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی کتاب ”أَخْلَاقُ الصَّالِحِينَ“ کا مطالعہ کیجیے۔ اس کتاب میں بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِم کے اخلاق، ارشادات اور تصوّف کے بہت پیارے پیارے مدنی پھول موجود ہیں۔^(۱) اللہ پاک ہمارے اخلاق و کردار کو بہتر بنا کر ہمیں متقی و پرہیزگار بنائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

ہو اخلاق اچھا ہو کردار سہرا

مجھے متقی تو بنا یا الہی (وسائلِ بخشش)

حُسنِ اخلاق سے متعلق احادیثِ مبارکہ

سوال: حُسنِ اخلاق سے متعلق چند احادیثِ مبارکہ بھی بیان فرمادیجیے۔

جواب: حُسنِ اخلاق سے متعلق تین احادیثِ مبارکہ ملاحظہ کیجیے: (۱) نبی اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے

۱..... یہ تینوں کُتب (إِحْيَاءُ الْعُلُومِ [۵ جلدیں]، حُسنِ اخلاق اور اخلاق الصّالحین) دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ النہدینہ سے ہدیہ حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

ارشاد فرمایا: بے شک بندہ حُسنِ اخلاق کے ذریعے دن میں روزہ رکھنے اور رات میں قیام (یعنی عبادت) کرنے والوں کے درجے کو پالیتا ہے۔^(۱) (۲) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: بندہ حُسنِ اخلاق کی وجہ سے تہجد گزار اور سخت گرمی میں روزے کے سبب پیاسا رہنے والے کے درجے کو پالیتا ہے۔^(۲) (۳) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میزانِ عمل (یعنی ترازو) میں حُسنِ اخلاق سے زیادہ وزن کی کوئی چیز نہیں۔^(۳)

کئی احکام شرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے

سوال: جس طرح نماز کے اوقات میں سائنس ہماری مدد کرتی ہے اور ہم کہیں بھی ہوں وہاں کے نماز کے اوقات جان سکتے ہیں، کیا اسی طرح ہم سائنس کی مدد سے پورے سال کے چاند کا حساب بھی لگا سکتے ہیں؟

جواب: نماز کے اوقات جان لینے کو سائنس دانوں کے کھاتے میں نہ ڈالا جائے، اس کا تعلق علمِ توقیت سے ہے، جس پر بڑے بڑے علمائے کرام رحمہم اللہ السلام نے کام کیا ہے، لہذا نماز کے اوقات کی ترکیب سائنس سے نہیں بلکہ علمائے کرام رحمہم اللہ السلام کی راہ نمائی سے ہوگی۔ علمِ توقیت ایک علم ہے جو مفتی کے لیے ضروری علوم میں سے ہے۔ رہی بات چاند کا حساب لگانے کی تو اس کا تعلق نہ تو سائنسی تحقیق سے ہے اور نہ ہی علمِ توقیت سے کہ پورے سال کا ایک ساتھ ہی حساب کر دیا جائے بلکہ اس کا تعلق رؤیتِ ہلال (یعنی چاند دیکھنے) سے ہے۔ بہت سے احکام شرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے مثلاً رمضان المبارک کے روزے، مناسک حج، عید الفطر اور عید الاضحیٰ وغیرہ کا حساب چاند دیکھ کر ہی کیا جاتا ہے۔ بعض توقیت دان اس معاملے میں پیشین گوئی کرتے ہیں کہ فلاں تاریخ کو چاند ہو گا تو ان کی اس پیشین گوئی کا اعتبار نہیں بلکہ چاند نظر آنے کا اعتبار ہے، جب شرعی ثبوت سے چاند کا نظر آنا ثابت ہو تو مہینا شروع ہونا مانا جائے گا۔

ماہِ مُحَرَّمِ الْحَرَام میں نکاح کرنا کیسا؟

سوال: کیا ماہِ مُحَرَّمِ الْحَرَام میں نکاح کر سکتے ہیں؟

① ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۳۳۲/۴، حدیث: ۴۷۹۸۔

② الاستاذ کار اللقرطبی، باب ما جاء فی حسن الخلق، ۳۷۹/۸، حدیث: ۱۶۷۲۔

③ ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی حسن الخلق، ۳۳۲/۴، حدیث: ۴۷۹۹۔

جواب: ماہِ مُحَرَّمِ الْحَرَام میں نکاح کر سکتے ہیں۔ البتہ لوگ باتیں بنائیں گے اور خاندان میں نفرت کی فضا پیدا ہوگی، اس فتنہ و فساد سے بچنے کی نیت سے اگر کوئی ان دنوں میں شادی بیاہ نہیں کرتا تو اچھی بات ہے۔ شادی سارا سال کر سکتے ہیں کوئی مہینا یا دن ایسا نہیں کہ جس میں شادی کرنا شرعی طور پر منع ہو لیکن بعض صورتیں مُسْتَثْنٰی ہوتی ہیں مثلاً جو عورت طلاق یا شوہر کی موت کی عِدَّت گزار رہی ہے وہ نکاح نہیں کر سکتی بلکہ اُسے نکاح کا پیغام دینا بھی حرام ہے۔ اِنْ مَخْصُوص صورتوں کے علاوہ پورا سال چاہے مُحَرَّمِ الْحَرَام کا مہینا ہو یا صَفَرُ الْبُظْفَر کا نکاح کر سکتے ہیں۔^(۱)

بعض لوگ صَفَرُ الْبُظْفَر کی مَخْصُوص تاریخوں میں نکاح نہیں کرتے اور مَعَاذِ اللہ انہیں مخوس سمجھتے ہیں، یہ دور جاہلیت کے پُرانے تَوَہُّمات ہیں جو اب تک چلے آ رہے ہیں۔ ہمارے پیارے آقا، کی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صَفَرُ الْبُظْفَر کے بارے میں ان وہمی خیالات کو باطل قرار دیتے ہوئے فرمایا: لَا صَفَرَ، یعنی صفر کچھ نہیں۔^(۲)

کنیت حاصل کرنے کا طریقہ

سوال: آپ سے کنیت حاصل کرنی ہو تو اس کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: کنیت حاصل کرنے کے لیے سُنّتوں کی تربیت کے لیے عاشقانِ رُسُول کے ہمراہ 12 ماہ کے مدنی قافلے میں سفر کرنا ضروری ہے۔

تعویذ پہن کر بیٹُ الْخَلَا جانا کیسا؟

سوال: کیا تعویذ پہن کر بیٹُ الْخَلَا میں جاسکتے ہیں؟ نیز کسی دُھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننا کیسا ہے؟

جواب: اگر تعویذ پلاسٹک کو ٹنگ کیا ہو یا کپڑے میں سیلا ہوا ہے جس کی وجہ سے لکھائی نظر نہیں آرہی تو اسے پہن کر بیٹُ الْخَلَا جانے میں حَرَج نہیں البتہ ایسا تعویذ بھی اگر باہر رکھ کر ہی بیٹُ الْخَلَا جائیں تو زیادہ بہتر ہے۔ اگر تعویذ ایسا ہو کہ اس کی لکھائی سامنے نظر آرہی ہو تو اسے پہن کر بیٹُ الْخَلَا میں نہیں جاسکتے۔ ہاں! اگر اسے جیب میں رکھ کر چھپا لیا تو

① اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: کیا نَحْم و صفر میں نکاح کرنا منع ہے؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے جواباً ارشاد فرمایا: نکاح کسی مہینہ میں منع نہیں، یہ غلط مشہور ہے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۹۵)

② بخاری، کتاب الطب، باب الجنام، ۲۴/۲، حدیث: ۵۷۰۷۔

اب ساتھ لے جانے میں مضائقہ تو نہیں لیکن بہتر یہی ہے کہ باہر رکھ کر جائیں۔^(۱)

رہی بات دھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننے کی تو مردوں کو اس کی بالکل اجازت نہیں۔ یوں ہی سونے چاندی یا کسی بھی دھات کی زنجیر میں تعویذ لٹکانا بھی مردوں کے لیے جائز نہیں۔ عورتوں کو زنجیر میں تعویذ لٹکانا یا پھر کسی دھات کی ڈبیہ میں تعویذ پہننا جائز ہے لیکن اگر ایسا لاکٹ پہنا جس پر ”اللہ“ یا دیگر مقدّس کلمات لکھے ہوئے نظر آرہے ہوں تو اسے جیب میں ڈال کر اور بہتر یہ ہے کہ اسے باہر رکھ کر یثیٰ الخلا جایا جائے۔^(۲)

غیر معیاری (Low Quality) اشیاء بیچنا کیسا؟

سوال: کیا غیر معیاری (Low Quality) اشیاء بیچنا جائز ہے؟

جواب: اگر چیز کا نقص یا غیر معیاری ہونا گاہک کو بتا کر بیچا تو اس میں کوئی حرج نہیں اور اگر نقص نہ بتایا یا غیر معیاری چیز کو اعلیٰ کوالٹی (High Quality) کہہ کر فروخت کیا تو اب یہ ناجائز اور دھوکا ہے۔ بعض دکاندار اپنے مال کو اعلیٰ کوالٹی یا ایکسپورٹ کوالٹی کہہ کر بیچتے ہیں، اگر واقعی وہ مال ایسا ہی ہے جب تو حرج نہیں لیکن اگر وہ مال اس طرح کا نہیں تو اب جھوٹ اور دھوکا دینے کے سبب وہ گنہگار ہوں گے اور بعض صورتوں میں خریدار کو خیار عیب بھی حاصل ہو گا۔ بہر حال چیز کا معیار اور اس میں پائے جانے والا نقص گاہک پر واضح کر دیا جائے تاکہ اسے دھوکا نہ ہو، اس کے باوجود گاہک اگر وہ چیز لے لیتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر چیز میں ایسا نقص ہو جس کا بیچنا قانونی جرم ہے تو اب قانون شکنی سے بچنا ہو گا اس لیے کہ جو قانون شریعت سے نہ ٹکراتا ہو تو اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

اگر کوئی قعدہ اولیٰ بھول جائے تو...؟

سوال: اگر کوئی قعدہ اولیٰ بھول کر تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا اور نماز پوری کر کے سلام پھیر دیا، پھر اسے قعدہ اولیٰ کا یاد آیا تو اب کیا کرے؟

۱..... درمختار، کتاب الطہارۃ، ارکان الوضوء اربعۃ، ۳۵۵/۱ ماخوذاً۔

۲..... اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں عرض کی گئی: اگر جیب میں کوئی لکھا ہوا کاغذ ہو تو یثیٰ الخلا جاسکتا ہے یا نہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا: چھپا ہوا ہے جاسکتا ہے اور احتیاط یہ ہے کہ علیحدہ کر دے۔ (ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۲۸)

جواب: تعدہ اولیٰ چھوٹنے کے سبب سجدہ سہو واجب ہو چکا تھا اور ”جس پر سجدہ سہو واجب ہے اگر سہو ہونا یاد نہ تھا اور بہ نیت قطع سلام پھیر دیا تو ابھی نماز سے باہر نہ ہوا بشرطیکہ سجدہ سہو کر لے لہذا جب تک کلام یا حدثِ عمد (جان بوجھ کر وضو توڑنا) یا مسجد سے خروج (نکلنا) یا اور کوئی فعل منافی نماز نہ کیا ہو اسے حکم ہے کہ سجدہ کر لے۔“ (۱) نفل نماز میں بھی تعدہ اولیٰ چھوٹنے پر یہی حکم ہے ”اگرچہ نفل میں ہر دو رکعت کے بعد تعدہ فرض ہے مگر تیسری یا پانچویں (عَلَى هَذَا التَّيَاسِ یعنی اس پر قیاس کرتے ہوئے) رکعت کا سجدہ کرنے کے بعد تعدہ اولیٰ فرض کے بجائے واجب ہو گیا۔“ (۲) لہذا اس کے چھوٹنے پر سجدہ سہو کے ذریعے تلافی ہو سکتی ہے۔

یورین بیگ کے ساتھ نماز کا مسئلہ

سوال: کسی مریض کو پیشاب کا بیگ (Urine bag) لگا ہوا ہو تو نماز کیسے پڑھے گا؟

جواب: اگر کسی مریض کو پیشاب کا بیگ (Urine bag) لگا ہوا ہے اور نماز کے اوقات میں اس کو نکالنا دشواری کا سبب بن سکتا ہو تو وہ اسی کے ساتھ نماز پڑھ لے اس لیے کہ وہ اس صورت میں معذور شرعی کے حکم میں آئے گا۔ اگر بیگ (Urine bag) نکالنے کے بعد بھی پیشاب نکلتا رہے تو بھی معذور شرعی ہی ہو گا۔ (۳) معذور شرعی کے تفصیلی احکام جاننے کے لیے ”نماز کے احکام“ یا ”بہار شریعت“ جلد اول حصہ دوم کا مطالعہ کیجیے۔

① بہار شریعت، ۱/۱، ۱/۷، حصہ ۴۔

② حاشیۃ الطحطاوی علی مراق الفلاح، کتاب الصلوٰۃ، باب سجود السہو، ص ۴۶۶۔

③ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بِذِیْلِ الطَّرِيقَةِ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہر وہ شخص جس کو کوئی ایسی بیماری ہے کہ ایک وقت پورا ایسا گزر گیا کہ وضو کے ساتھ نماز فرض ادا کر سکا وہ معذور ہے، اس کا بھی یہی حکم ہے کہ وقت میں وضو کر لے اور آخر وقت تک جتنی نمازیں چاہے اس وضو سے پڑھے، اس بیماری سے اس کا وضو نہیں جاتا، جیسے قطرے کا مرض، یا دست آنا، یا ہوا خارج ہونا، یا دکھتی آنکھ سے پانی گرنا، یا پھوڑے، یا انصاور سے ہر وقت رطوبت بہنا، یا کان، ناف، پستان سے پانی نکلنا کہ یہ سب بیماریاں وضو توڑنے والی ہیں، ان میں جب پورا ایک وقت ایسا گزر گیا کہ ہر چند کوشش کی مگر طہارت کے ساتھ نماز نہ پڑھ سکا تو عذر ثابت ہو گیا۔ جب عذر ثابت ہو گیا تو جب تک ہر وقت میں ایک ایک بار بھی وہ چیز پائی جائے معذور ہی رہے گا، فرض نماز کا وقت جانے سے معذور کا وضو ٹوٹ جاتا ہے جیسے کسی نے عصر کے وقت وضو کیا تھا تو آفتاب کے ڈوبنے ہی وضو جاتا رہا اور اگر کسی نے آفتاب نکلنے کے بعد وضو کیا تو جب تک ظہر کا وقت ختم نہ ہو وضو نہ جائے گا کہ ابھی تک کسی فرض نماز کا وقت نہیں گیا۔ (بہار شریعت، ۱/۳۸۵-۳۸۶، حصہ ۲: ملقط)

اذان دینے والی مرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟

سوال: اگر مرغی اذان دینے لگ جائے تو کیا اس کے انڈے اور گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جو مرغی اذان دیتی ہو تو اس کے انڈے اور گوشت کھانا بالکل جائز ہے۔ بعض لوگ ایسی مرغی کو منجوس سمجھ کر ذبح کر ڈالتے ہیں حالانکہ یہ بدشگونی ہے اور بدشگونی لینا شرعاً جائز نہیں۔ عوام میں ایسی اور بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں مثلاً ماہ صفر یا کسی خاص تاریخ کو منجوس سمجھنا، بلی اڑے آنے یا آنکھ پھڑکنے کو کسی مصیبت کا پیش خیمہ بتانا وغیرہ وغیرہ یہ تمام باتیں بدشگونی کے قبیل سے ہیں جن سے بچنا ضروری ہے۔ اس قسم کے تَوَهُّمات اور باطل خیالات کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 127 صفحات پر مشتمل کتاب ”بدشگونی“ کا مطالعہ کیجئے۔

زدی کے بورے میں قرآن پاک ہو تو...؟

سوال: زدی کا کام کرنے والوں کے پاس بسا اوقات بورے میں قرآن پاک بھی آجاتے ہیں تو وہ ان کا کیا کریں؟

جواب: جب کسی بورے میں قرآن کریم یا دینی کتب کا ہونا معلوم ہو جائے تو اب ان کا ادب کرنا ہو گا، اس بورے پر پاؤں یا کوئی اور چیز نہیں رکھ سکتے۔ البتہ اگر بورے میں ان مقدّس چیزوں کا ہونا معلوم ہی نہیں تھا اور پاؤں رکھ دیا تو گناہ گار نہیں ہوں گے لیکن پتہ چلنے کے بعد ان کا ادب کرنا اور انہیں بے ادبی کے مقام سے بچانا ضروری ہے۔

کسی کو جمائی لیتا دیکھ کر جمائی آنا

سوال: کسی کو جمائی لیتا دیکھ کر بسا اوقات دیکھنے والے کو بھی جمائی آجاتی ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: کسی کو جمائی لیتا دیکھ کر دیکھنے والے کو جمائی آنے کا میرا تجربہ نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ کبھی کسی کے ساتھ ایسا اتفاقاً ہو گیا ہو۔ البتہ یہ بات مشاہدے کی ہے کہ کسی ایک کو پیاس لگے اور وہ پانی مانگے تو دوسروں کو بھی پیاس کا احساس ہونے لگتا ہے۔ یوں ہی مجمع میں سے کوئی ایک اٹھ کر بیٹ الخلا جائے تو ساتھ میں دو چار اور کو بھی پیشاب لگ جاتا ہے۔ اگر تراویح کی نماز میں کوئی ایک کھانا ہے تو ساتھ والوں کو بھی کھانسی آجاتی ہے اور نتیجتاً مسجد کھانسی کے شور

سے گونج اٹھتی ہے۔ تراویح میں اس کھانسی کو نفسیاتی اثر کہیں یا پھر افطار میں کباب، پکڑے اور سمو سے کھانے کا اثر بہر حال ایسا ہوتا ضرور ہے۔

گھن والی بیماری سے انبیاء محفوظ ہوتے ہیں

سوال: عوام میں یہ مشہور ہے کہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کے جسم مبارک میں بیماری کی وجہ سے کیڑے پڑ گئے تھے، کیا یہ درست ہے؟

جواب: حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کے جسم مبارک میں کیڑے پڑنے والی بات بالکل غلط ہے۔ کسی کے بدن میں کیڑے پڑنا بہت گھن کی بات ہے اور اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ پاک کے نبی ہر ایسی بیماری سے محفوظ ہوتے ہیں جس کے سبب لوگ گھن کھا کر دور بھاگیں۔^(۱) نبی کے جسم کو تو وفات کے بعد مٹی نہیں نقصان پہنچا سکتی اس لیے کہ زمین پر حرام کر دیا گیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسموں کو کھائے^(۲) تو پھر کیڑوں کی کیا مجال ہے کہ وہ حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کو نقصان پہنچائیں۔

بوقت شہادت امام عالی مقام کی عمر مبارک

سوال: بوقت شہادت امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک کتنی تھی؟

جواب: بوقت شہادت سید الشہداء، امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی عمر مبارک 56 سال پانچ ماہ پانچ دن تھی۔^(۳)

۱..... مشہور مفسر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نبی ایسی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں، گھنوی گندی بیماریاں انہیں

نہیں ہوتیں۔ نامزدی، گونگا بہر اپن، برص، جذام نبی کو نہیں ہو سکتے۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۵۷۴ ملقط)

۲..... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ فَتَبَيَّ اللَّهُ حَرِّ قُرْقُ يُعْنِي بے شک اللہ پاک

نے زمین پر حرام کیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو کھائے، اللہ پاک کے نبی زندہ ہیں روزی دیئے جاتے ہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ذکر وفاته... الخ، ۲/۲۹۱، حدیث: ۱۶۳۷)

۳..... سوانح کربلا، ص ۱۷۰۔

مُحَرَّمُ الْحَرَامِ میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟

سوال: مُحَرَّمُ الْحَرَامِ کا چاند نظر آتے ہی بعض عورتیں اور مرد چپل پہننا چھوڑ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری مَنّت ہے تو ان کا اس طرح کرنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَامِ کا چاند نظر آتے ہی چپل نہ پہننا اور ننگے پاؤں رہنا اگر سوگ کی نیت سے ہو تو حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شریعتِ مطہرہ میں تین دن سے زیادہ سوگ جائز نہیں، البتہ عورت شوہر کے مرنے پر چار مہینے دس دن سوگ کرے گی۔^(۱) اگر کوئی سوگ کی نیت سے نہیں بلکہ ویسے ہی ننگے پاؤں رہتا ہے تو کوئی حَرَج نہیں اور نہ ہی وہ گناہ گار ہو گا، البتہ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ کے ابتدائی دس دنوں میں لوگ غم اور سوگ کی وجہ سے ہی ننگے پاؤں رہتے ہیں لہذا ان کی مشابہت سے بچنا چاہیے۔ نیز ننگے پاؤں رہنے کی مَنّت کوئی شرعی مَنّت نہیں کہ جس کا پورا کرنا واجب ہو اور نہ ہی اس طرح کی مَنّت ماننا کسی فضیلت کا باعث ہے۔

مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْيُوب سمجھنا کیسا؟

سوال: مُحَرَّمُ الْحَرَامِ میں مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْيُوب سمجھنا کیسا ہے؟

جواب: مُحَرَّمُ الْحَرَامِ میں اگر کوئی سوگ کے باعث مچھلی نہیں کھاتا اور نیا کپڑا پہننے کو مَعْيُوب سمجھتا ہے تو وہ گناہ گار ہو گا۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ عاشورہ کے دن گوشت نہیں کھانا چاہیے اور باب المدینہ (کراچی) میں جہاں ہمارا پرانا گھر تھا وہاں گوشت کی دکانیں عاشورہ کے دن بند رہتی تھیں، پھر آہستہ آہستہ عاشورہ کے دن گوشت کی دکانیں کھلنا شروع ہوئیں اور یوں دکانیں بند کرنے کا رواج ختم ہو گیا۔ اب بھی بعض لوگ عاشورہ کے دن گوشت نہیں کھاتے جبکہ کھچڑا کھا لیتے ہیں حالانکہ کھچڑے میں بھی گوشت ہوتا ہے۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ کھچڑے کی صورت میں تو گوشت کھا لیتے ہیں جبکہ گوشت کا سالن اور پلاؤ بنا کر کھانے سے منع کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! مُحَرَّمُ الْحَرَامِ بلکہ پورے سال میں کوئی

① حدیثِ پاک میں ہے: جو عورت اللہ پاک اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے، اُسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے، مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (بخاری، کتاب الجنائز، باب حد المرأة علی غیر زوجہا، ۴۳۳/۱، حدیث: ۱۲۸۱)

گھڑی یا گھنٹا ایسا نہیں کہ جس میں مچھلی یا گوشت کھانا شرعاً منع ہو البتہ کسی اور خاص وجہ سے منع ہو جائے تو الگ بات ہے۔

سُسرال میں مُحَرَّمُ الْحَرَام کا چاند دیکھنے میں حَرَج نہیں

سوال: یہ بات کہاں تک درست ہے کہ ذُہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْبُطْفَر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے؟
جواب: یہ بھی ایک ڈھکوسلا اور غلط بات ہے کہ ذُہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْبُطْفَر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے۔ بالفرض اگر ذُہن کی آنکھیں کمزور ہوں یا وہ نابینا ہو یا اُس کا گھر کسی پلازے میں ہو تو وہ میکے میں چاند کیسے دیکھ پائے گی؟ نیز اگر ذُہن کے ماں باپ فوت ہو چکے ہوں اور اُس کا کوئی وارث نہ ہو تو کیا چاند دیکھنے کے لیے اُسے دارُ الْاَمَان بھیجا جائے گا؟ یاد رکھیے! شرعی لحاظ سے ایسا کوئی مسئلہ نہیں کہ ذُہن نکاح کے پہلے سال مُحَرَّمُ الْحَرَام یا صَفَرُ الْبُطْفَر کا چاند سُسرال میں نہ دیکھے بلکہ یہ سب عوامی تَوَهُّمات ہیں جن کو ختم کرنا ضروری ہے۔

ساداتِ کرام کی نسل کس سے چلی؟

سوال: کیا ساداتِ کرام کی نسل صرف حضرت سَیدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے چلی ہے؟

جواب: ساداتِ کرام کی نسل خاتونِ بَیَّت حضرت سَیدُنا ابی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے دو شہزادگان حضرت سَیدُنا امام حسن اور حضرت سَیدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے چلی ہے۔ پھر حسینی ساداتِ کرام کی نسل حضرت سَیدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرت سَیدُنا امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے چلی جو کربلا میں شہید نہیں ہوئے تھے جبکہ حسنی ساداتِ کرام کی نسل حضرت سَیدُنا امام حسن رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے شہزادے حضرت سَیدُنا حسن مُشَقِّی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دیگر شہزادوں سے چلی۔ حضرت سَیدُنا حسن مُشَقِّی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کربلائے معلیٰ میں شدید زخمی ہو گئے تھے جس کے باعث یزیدی انہیں شہید سمجھتے ہوئے زندہ چھوڑ کر چلے گئے، پھر قریبی گاؤں سے لوگ جب حالات کا مشاہدہ کرنے کربلائے معلیٰ آئے تو انہوں نے انہیں زخمی حالت میں پایا اور ان کا علاج مُعالجہ کیا، اللہ پاک نے انہیں صحت عطا فرمائی، یہ بہت بڑے عالم دین بنے اور انہوں نے 98 سال عمر شریف پائی۔ ”حضرت سَیدُنا حسن مُشَقِّی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شادی حضرت سَیدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شہزادی حضرت سَیدُنا فاطمہ صُغْرٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے ہوئی جن کے بطن شریف سے حضرت سَیدُنا

عَبْدُ اللَّهِ مُحَضَّرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ پیدا ہوئے، انہیں محض اسی لیے کہتے ہیں کہ وہ دنیا میں پہلے شخص تھے جن کے ماں باپ دونوں خاتونِ بَیِّنَاتِ حضرت سیدتنا نبی بی فاطمہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا کی اولاد ہیں، باپ حضرت خاتونِ بَیِّنَاتِ کے پوتے اور ماں ان کی پوتی۔“ (۱) سب سے پہلے حسنی حسینی سید ہونے کا شرف انہیں حاصل ہوا۔ حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کو بھی حسنی حسینی سید اسی لیے کہا جاتا ہے کہ آپ کا سلسلہ نسب بھی والد کی طرف سے حضرت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ اور والدہ کی طرف سے حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ تک پہنچتا ہے۔

احرام میں سلا ہوا بیلٹ باندھنا کیسا؟

سوال: احرام کی حالت میں سلا ہوا بیلٹ باندھنا کیسا ہے؟ نیز اگر احرام اور بیلٹ وغیرہ بیچنے والوں اور ٹریول ایجنسی سے وابستہ افراد سے حُجَّاجِ کرام اور مُعْتَبِرین حج و عمرہ کے مسائل پوچھیں تو کیا وہ بتا سکتے ہیں؟

جواب: احرام کی حالت میں پاسپورٹ، رقم، تسیج اور کاغذات وغیرہ رکھنے کے لیے بیلٹ باندھنا جائز ہے چاہے سلا ہوا ہو یا بغیر سلا، مگر احرام کسے کی نیت سے باندھا تو مکروہ ہے۔ (۲) رہی بات حُجَّاجِ کرام اور مُعْتَبِرین کے احرام اور بیلٹ وغیرہ بیچنے والوں اور ٹریول ایجنسی سے وابستہ افراد سے مسائل پوچھنے کی تو انہیں چاہیے کہ ہرگز مسائل نہ بتائیں کیونکہ ان مسائل میں کافی پیچیدگیاں ہوتی ہیں اور اگر انہوں نے غلط مسائل بتادیئے تو گناہ گار ہوں گے۔ اس کا محتاط طریقہ یہ ہے کہ اپنے پاس دَاوِلَافْتَا اہلسنت کا فون نمبر محفوظ رکھا جائے اور جب کوئی گاہک شرعی مسئلہ پوچھے تو دَاوِلَافْتَا اہلسنت کا نمبر دے دیا جائے اور کہا جائے کہ مفتی صاحب سے مسئلہ پوچھ لیجیے۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے حج و عمرہ سے متعلق دو کتابیں ”رَفِیقُ الْحَرَمَیْنِ“ اور ”رَفِیقُ الْمُعْتَبِرِیْنِ“ خرید کر اپنے پاس رکھ لی جائیں اور ثواب کی نیت سے حُجَّاجِ کرام کو ”رَفِیقُ الْحَرَمَیْنِ“ اور عمرہ کرنے والوں کو ”رَفِیقُ الْمُعْتَبِرِیْنِ“ تحفہ پیش کی جائے۔

احرام میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا؟

سوال: احرام کی حالت میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا ہے؟

۱۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۱/۳۳۱۔

۲۔ رفیق الحرمین، ص ۸۱ بحوالہ بہار شریعت، ۱/۱۰۷۹-۱۰۸۰۔

جواب: احرام کی حالت میں مردوں کے لیے سلاہو الباس، بنیان، موزے اور ایسے چپل جس سے پاؤں کا ابھرا ہوا حصہ چھپ جائے پہننا ناجائز ہے۔^(۱) مرد حالت احرام میں ہوئی چپل پہنیں کہ اس سے پاؤں کا ابھرا ہوا حصہ نہیں چھپتا۔ عورتیں حسبِ معمول جو لباس پہنتی ہیں یہی ان کا احرام ہے البتہ احرام کی حالت میں عورتوں کو یہ خیال رکھنا ہو گا کہ چہرے پر کپڑا نہ آنے پائے۔ اگر عورتیں چاہیں تو عوام کی موجودگی میں چہرہ چھپانے کے لیے کسی کتاب یا گتے وغیرہ کو سامنے رکھ سکتی ہیں۔^(۲) مرد حالت احرام میں سلی ہوئی چادر اور کمبل اڑھ سکتے ہیں کیونکہ اڑھنے اور پہننے میں فرق ہے۔ رہی بات انگوٹھی کی تو مردوں کے لیے حالت احرام میں انگوٹھی پہننا جائز ہے۔^(۳) اگر انگوٹھی پہنتی ہو تو مرد کے لیے صرف چاندی کی ایک انگوٹھی کی اجازت ہے جس کا وزن ساڑھے چار ماشے (یعنی چار گرام 374 ملی گرام) سے کم ہو اور اس میں نگینہ بھی ایک ہو۔^(۴)

جَدَّہ شریف جانے کیلئے احرام باندھنا ضروری نہیں

سوال: جس طرح میقات سے باہر رہنے والوں کے لیے مَکَّہ مَکَرَّمہ زَادَعَا اللہُ شَرِیفًا تَغْفِیًا میں داخل ہونے کے لیے احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے، کیا اسی طرح جَدَّہ شریف میں داخلے کے لیے بھی احرام باندھنا ضروری ہے؟

جواب: اگر نیت ہی جَدَّہ شریف جانے کی ہے تو اب احرام کی حاجت نہیں بلکہ اب جَدَّہ شریف سے مَکَّہ مَکَرَّمہ زَادَعَا اللہُ شَرِیفًا تَغْفِیًا بھی جانا ہو جائے تو احرام کے بغیر جاسکتا ہے۔ لہذا جو شخص مَکَّہ مَکَرَّمہ زَادَعَا اللہُ شَرِیفًا تَغْفِیًا میں بغیر احرام جانا چاہتا ہو وہ حیلہ کر سکتا ہے بشرطیکہ واقعی اُس کا ارادہ پہلے مثلاً جَدَّہ شریف جانے کا ہو اور مَکَّہ مَکَرَّمہ زَادَعَا اللہُ شَرِیفًا تَغْفِیًا حج و عمرے کے ارادے سے نہ جاتا ہو۔ مثلاً تجارت کے لئے جَدَّہ شریف جاتا ہے اور وہاں سے فارغ ہو کر مَکَّہ مَکَرَّمہ زَادَعَا اللہُ شَرِیفًا تَغْفِیًا

① بہار شریعت، ۱/۱۰۷۸، حصہ: ۶ ماخوذ۔

② بہار شریعت، ۱/۱۰۸۳، حصہ: ۶ ماخوذ۔

③ بہار شریعت، ۱/۱۰۸۱، حصہ: ۶۔

④ فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۵۴۴۔

شَرَفًا وَتَعْظِيمًا کا ارادہ کیا۔ اگر پہلے ہی سے مکہ پاک ذَاكَ اللهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا کا ارادہ ہے تو بغیر احرام نہیں جاسکتا۔^(۱)

مسجد بنانے کی فضیلت

سوال: مسجد بنانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: مسجد بنانا صدقہ جاریہ ہے۔ مسجد بنانے والے کو جنت میں عالی شان محل عطا کیا جائے گا۔^(۲) مسجد بنانے والے کو ملنے والے ثواب کا اندازہ نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مسجد قیامت تک کے لیے مسجد ہوتی ہے اور جس نے مسجد بنائی ہوگی اُسے قیامت تک اس کا ثواب ملتا رہے گا۔ لہذا جو مُخیر حضرات ہیں انہیں چاہیے کہ اپنی زندگی میں کم از کم ایک مسجد ضرور بنائیں جو ان کے لیے صدقہ جاریہ ہو سکے۔ مسجد بنانے کے لیے ضروری نہیں کہ کروڑوں روپے خرچ کر کے خوب تزئین و آرائش کے ساتھ ہی مسجد بنائی جائے بلکہ چند لاکھوں میں بھی مسجد بنائی جاسکتی ہے۔ بعض علاقوں میں زمین کی قیمت بہت کم ہوتی ہے اور بعض علاقوں میں بہت زیادہ، تو جس کی جتنی گنجائش ہو وہ اسی کے مطابق زمین خرید کر مسجد بنائے۔

مسجد ایسی جگہ بنانی چاہیے جہاں آبادی ہو، جنگل یا بیابان میں مسجد بنانا جائز نہیں۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے جنگل، بیابان یا کسی ویرانے میں مسجد بنائی تو وہاں مسجد کی نیت کرنے کے باوجود وہ مسجد نہیں کہلائے گی۔^(۳) نیز اس پر لگنے والی ساری رقم بھی ضائع ہو جائے گی اور آبادی نہ ہونے کی وجہ سے وہ عمارت جانوروں کا ٹھکانا بن سکتی ہے۔ ہاں! اگر کسی ایسے علاقے میں مسجد بنائی جہاں مسجد بناتے وقت تو آبادی تھی مگر بعد میں وہ علاقہ ویران ہو گیا تو وہ جگہ بدستور مسجد ہی رہے گی کیونکہ جب کسی جگہ مسجد کی نیت کر لی جائے تو وہ قیامت تک کے لیے مسجد ہو جاتی ہے۔^(۴)

① بہارِ شریعت، ۱/۱۰۶۸، حصہ: ۶۔

② نبی کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لیے مسجد بنائے تو اللہ پاک اس کے لیے جنت میں محل بنائے گا۔ (مسلم، کتاب المساجد و مواضع الصلوٰۃ، باب فضل البناء المساجد والحث علیہا، ص ۲۱۴، حدیث: ۱۱۹۰)

③ کسی شخص نے جنگل یا ویرانے میں مسجد بنائی جہاں کسی کی رہائش نہ ہو اور لوگوں کا وہاں سے گزر بھی کم ہو تو وہ مسجد نہ ہوگی کیونکہ اُس جگہ مسجد بنانے کی حاجت نہیں ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد والقبلة... الخ، ۵/۳۲۰)

④ بہارِ شریعت، ۲/۵۶۱، حصہ: ۱۰، ماخوذ۔

پھل کس وقت کھانے مناسب ہیں؟

سوال: پھل کھانے سے پہلے استعمال کرنے چاہئیں یا کھانے کے بعد؟

جواب: پھل کھانے سے پہلے استعمال کرنے چاہئیں کہ قرآن کریم میں جہاں کھانوں کا ذکر ہے وہاں پہلے پھل کا ذکر کیا گیا ہے۔ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر پھل اور کھانا ایک ساتھ پیش کیا جائے تو پہلے پھل کھانے چاہئیں۔^(۱) آج کل پہلے کھانا کھایا جاتا ہے پھر پھل، اس انداز میں تبدیلی ہونی چاہیے پہلے پھل کھائے جائیں پھر اس کے بعد کھانا۔ ہاں! صرف پھل کھانے ہوں تو پھلوں کے خواص پر لکھی گئی کُتب کا مطالعہ کرنا چاہیے کہ کس وقت کون سا پھل کھانا زیادہ مفید ہے؟

کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

سوال: کیا ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟

جواب: ٹانگیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے یہ تو میری نظر سے نہیں گزرا۔ ہو سکتا ہے یہ صرف عوام کا خیال ہو کہ ”ٹانگیں ہلانا شیطانی طریقہ ہے“ حقیقت میں ایسی کوئی بات نہ ہو۔ بہر حال اس طرح کی کوئی بھی بات کرنے سے پہلے علمائے کرام کَثَرُہُمُ اللَّهُ السَّلَام سے تصدیق کروالینی چاہیے۔

قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت کسے ہوگی؟

سوال: وقت ہونے کے باوجود علم دین حاصل نہ کرنے والے کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: وقت ہونے کے باوجود علم دین حاصل نہ کرنا بہت بڑی محرومی کی بات ہے قیامت کے دن ایسے شخص کو سب

① حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: اگر پھل ہوں تو پہلے وہ پیش کیے جائیں کہ طبعی لحاظ سے ان کا پہلے کھانا زیادہ موافق ہے، یہ جلد ہضم ہوتے ہیں لہذا ان کو معدے کے نچلے حصے میں ہونا چاہیے اور قرآن پاک سے بھی پھل کے مُقَدَّم ہونے پر آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَا يَكْفُرُ قَبْلًا يَخْتَرُونَ﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۲۰) ترجمہ کنز الایمان: ”اور میوے جو پسند کریں۔“ پھر اس کے بعد فرمایا: ﴿وَلَنَحْمِ طَيْرًا يَنْتَبَهُونَ﴾ (پ۲۷، الواقعة: ۲۱) ترجمہ کنز الایمان: ”اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔“ پھر پھلوں کے بعد کھانے میں گوشت اور ترید کو مُقَدَّم کرنا افضل ہے۔ (احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، ۲/۲۱)

سے زیادہ حسرت ہوگی۔ چنانچہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اُسے ہوگی جسے دُنیا میں علم حاصل کرنے کا موقع ملا مگر اُس نے حاصل نہ کیا اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور دوسروں نے تو اس سے سُن کر نفع اٹھایا لیکن اس نے نہ اٹھایا (یعنی اس علم پر عمل نہ کیا)۔^(۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دُعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں علمِ دین حاصل کرنے کے بے شمار مواقع ملتے رہتے ہیں اور وقتاً فوقتاً مختلف کورسز کا بھی سلسلہ ہوتا ہے لہذا اتمامِ اسلامی بھائی ان کورسز میں داخلہ لیں، اِنْ شَاءَ اللہِ علمِ دین سیکھنے سکھانے اور اس پر عمل کا جذبہ پانے کا ذہن نصیب ہوگا۔

فوت شدہ والدین کو کیسے راضی کیا جائے؟

سوال: جو اولاد اپنے والدین کو زندگی میں راضی نہ کر سکے وہ ان کی وفات کے بعد کون سا ایسا عمل کرے جس سے ان کے والدین ان سے راضی ہو جائیں؟

جواب: جن کے والدین ناراضی کی حالت میں انتقال کر گئے ہوں انہیں چاہیے کہ وہ اپنے والدین کے لیے بکثرت دُعائے مَغْفِرَت کریں کیونکہ فوت شدگان کے لیے سب سے بڑا تحفہ دُعائے مَغْفِرَت ہے۔ چنانچہ اللہ پاک کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا، اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے، یہاں تک کہ اللہ پاک اس کو نیکو کار لکھ دیتا ہے۔^(۲) نیز اولاد کو چاہیے کہ اپنے والدین کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کے ساتھ ساتھ فاتحہ خوانی یا دُرود شریف وغیرہ پڑھ کر کثرت سے ایصالِ ثواب کا سلسلہ جاری رکھے کہ جب اولاد کی طرف سے انہیں خوب ایصالِ ثواب پہنچے گا تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ وہ اپنی اولاد سے راضی ہو جائیں گے۔ اپنے والدین اور دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کی نیت سے مَكْتَبَةُ الْہِدٰیۃ کے مَدَنی رسائل بھی تقسیم کیے جاسکتے ہیں۔ نیز اگر کوئی اپنے والدین یا دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے مَدَنی رسائل تقسیم کرنا

① تاریخ دمشق، ۱۳۷/۵۱۔

② شعب الایمان، باب فی بر الوالدین، فصل فی حفظ حق الوالدین بعد موتہما، ۲۰۲/۶ حدیث: ۷۹۰۲۔

چاہے اور ان پر اپنے والدین وغیرہ کا نام یا اپنا پتہ وغیرہ لکھوانا چاہے تو وہ مکتبۃ الہدیٰ سے رابطہ کر لے۔^(۱)

کسی کو اپنا Autograph (یعنی دستخط) دینا کیسا؟

سوال: بعض لوگ شخصیات سے ان کے Autograph (یعنی دستخط) مانگتے ہیں، شخصیات کا انہیں اپنے Autograph (یعنی دستخط) دینا کیسا ہے؟ نیز بعض اوقات Autograph (یعنی دستخط) کے ساتھ ساتھ ایک آدھ لائن کی تحریر بھی لکھ دیتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: کسی کو Autograph (یعنی دستخط) دینے میں کوئی حرج نہیں بلکہ جو مسلمان Autograph (یعنی دستخط) مانگ رہا ہے اس کی دل جوئی کی نیت سے اسے دینا ثواب کا باعث ہے۔ ہاں! اگر اس میں کسی ناجائز صورت کا ارتکاب کرنا پڑے مثلاً مانگنے والی کوئی نامحرم عورت ہے تو اسے دینا جائز نہیں، کیونکہ کسی مرد کو نامحرم عورت کو سلام کرنے، اس کے بیمار ہونے پر اس کی عیادت کرنے حتیٰ کہ اس کے کسی عزیز کے انتقال پر اس سے تعزیت کرنے کی بھی اجازت نہیں تو اسے Autograph (یعنی دستخط) دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔ البتہ اگر کوئی مرد اپنی محرم کے لیے پیر صاحب سے Autograph (یعنی دستخط) لے تو پیر صاحب کا دینا جائز ہے۔

یوں ہی Autograph (یعنی دستخط) کے ساتھ کچھ لکھ کر بھی دے سکتے ہیں لیکن اس میں یہ ضرور خیال رکھا جائے کہ وہ تحریر وغیرہ گناہوں بھری نہ ہو۔ اگر کچھ لکھ کر دینا ہی ہے تو نیکی کی دعوت پر مشتمل کوئی جملہ لکھا جائے مثلاً ”نماز قائم کرو“ وغیرہ تاکہ نیکی کی دعوت دینے کا ثواب بھی حاصل ہو۔



① والدین یا دیگر عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے مذنی رسائل تقسیم کرنے کیلئے اس ایڈریس پر رابطہ کیجیے: Fb/ maktabatulmadina

خون ٹیسٹ کروالیں

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

☆ صحت مند کو ہر 6 ماہ بعد اور مریض کو ڈاکٹر کی ہدایات کے مطابق کچھ ٹیسٹ (Test) کرواتے رہنا چاہئیں۔ ☆ یہ سوچ کر ٹیسٹ نہ کروانا کہ اگر کچھ نکلا تو علاج اور پریہیز کرنا پڑے گا دانشمندی نہیں کیونکہ بیماری سے لاپرواہی برتنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ ☆ خون کے یہ ٹیسٹ کروانے مناسب ہیں: (1) لیپڈ پروفائل (Lipid Profile) ٹیسٹ (اس میں Cholesterol) بھی شامل ہے اس ٹیسٹ کے لئے 12 تا 14 گھنٹے خالی پیٹ ہونا ضروری ہے، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اللہ پاک کی رضا کیلئے روزہ رکھ کر نماز عصر کے بعد Test کروالیجئے، ورنہ رات جلدی کھانا کھالیجئے اور صبح ناشتہ سے قبل کروالیجئے۔ (2) شوگر (Glucose) (3) یورک ایسڈ (Uric Acid) (4) Serum Urea Creatinine (اس سے گردہ میں اگر کسی قسم کی خرابی یا فیل ہونے کا خطرہ شروع ہو رہا ہو تو معلوم ہو سکتا ہے اور بروقت علاج کی ترکیب بن سکتی ہے اس پر نظر رکھنا ضروری ہے کیوں کہ آج کل ہمارے یہاں گردے فیل ہونے کے واقعات بڑھتے جا رہے ہیں) (5) Urine DR (یہ بھی گردوں کا اہم ٹیسٹ ہے) (6) Blood CP (یہ خون کا بنیادی ٹیسٹ ہے) (7) SGPT (جگر کے حوالے سے اہم اور ابتدائی ٹیسٹ ہے) ☆ رپورٹ (Report) ڈاکٹر کو دکھا دیجئے۔ ☆ رپورٹ خراب آئے تو ڈاکٹر کے مشورے کے مطابق عمل کیجئے۔ وزن کتنا ہونا چاہئے؟ ☆ قد کے مطابق مرد کیلئے فی انچ (Inch) ایک کلو (1kg) وزن مناسب ہے۔ مثلاً: ساڑھے پانچ فٹ کے مرد کا وزن تقریباً 66 کلو جبکہ سو پانچ فٹ کی عورت کا وزن تقریباً 59 کلو ہونا چاہئے۔ مدنی پھول: سو 100 دوا کی ایک دوا پر ہیز ہے۔ (تفصیلی معلومات کے لئے ”فیضان سنت“ (جلد اول) کے باب ”آداب طعام“ کے صفحہ

619 تا 625 کا مطالعہ کیجئے) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شوال المکرم 1439 / جون/ جولائی 2018)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جسے یہ پسند ہو کہ اللہ پاک کی بارگاہ میں پیش ہوتے وقت اللہ پاک اُس سے راضی ہو اُسے چاہیے کہ مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھے۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ

ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟

سوال: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو ایسی صورت میں اولاد کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: باپ اگر بچوں کے سامنے اُن کی ماں کو مارے تو اُنہیں صبر کرنا چاہیے۔ نیز ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ باپ کا گریبان پکڑ کر مار دھاڑ کرنے کے بجائے حکمتِ عملی اور نرمی سے ماں اور باپ دونوں میں صلح کروائیں اور رشتہ داروں کو بیچ میں ڈال کر ماں کو ظلم سے بچائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ماں کو باپ کی مار سے بچانے کے لیے جائز طریقے بھی اپنائیں مثلاً باپ جب ماں کو مارنے لگے تو بیچ میں آڑے آجائیں یا باپ کو پکڑ لیں اور کہیں کہ ہم آپ کو مارنے نہیں دیں گے وغیرہ۔ یاد رکھیے! بچے جائز طریقوں سے تو اپنی ماں کو باپ کے ظلم سے بچا سکتے ہیں مگر انہیں اپنے باپ کو اس طرح کی دھمکیاں دینے کی ہرگز اجازت نہیں کہ اگر ہماری ماں کو مارا تو سر پھوڑ دیں گے اور چھوڑیں گے نہیں وغیرہ وغیرہ۔

۱..... یہ رسالہ ۱۲ مُحَرَّرُ الْاَخْرَامِ ۱۴۴۰ھ بمطابق 22 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا

تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۲..... فِرْدَوْسُ الْاَحْبَارِ، باب المعیر، ۲/ ۲۸۳، حدیث: ۶۰۸۳۔

والدین میں علیحدگی کی صورت میں اولاد کیا کرے؟

سوال: والدین میں اگر علیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اولاد کیا کرے؟

جواب: والدین میں اگر علیحدگی ہو جائے تو ایسی صورت میں اولاد کو ماں اور باپ دونوں کے ساتھ انصاف کرنا چاہیے۔ اولاد کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ طلاق دینے کے بعد باپ، باپ ہونے سے خارج نہیں ہو جاتا بلکہ باپ ہی رہتا ہے لہذا باپ کے حقوق کی ادائیگی ضروری ہے۔ چونکہ عام طور پر ماں بچوں پر حاوی ہوتی ہے اس لیے ایسے موقع پر جو ان بچے ماں کا ساتھ دے کر باپ کو گھر سے نکال دیتے ہیں۔ اسی طرح بعض اوقات علیحدگی کے بعد ماں بچوں کو اپنے باپ سے ملنے جلنے سے روکنے کے لیے اس طرح کی دھمکیاں دیتی ہے کہ اگر اپنے باپ سے ملنے گئے تو دودھ معاف نہیں کروں گی! ایسی صورت میں بچوں کو چاہیے کہ اپنی ماں کا حکم نہ مانیں، چھپ کر باپ کے ساتھ تعلقات قائم رکھیں اور اگر باپ کو پیسوں کی ضرورت ہو تو اس کے لیے اپنی جیب اور تجوری کا منہ ٹھار رکھیں کہ اس طرح کرنے سے اللہ پاک انہیں مالا مال کر دے گا۔ لڑائی جھگڑے میں اگر ماں حق پر تھی اس کے باوجود باپ نے غصے میں طلاق دے ڈالی تب بھی اولاد کو باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے ورنہ قیامت کا دن تو دور کی بات ہے ماں باپ کے نافرمان کو دنیا ہی میں سزا دے دی جاتی ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ معاشرے میں ایسے قابلِ تحسین بچے بھی ہیں جو ماں باپ میں علیحدگی ہونے کے بعد فساد سے بچنے کے لیے ماں سے چھپ چھپ کر باپ کی مالی مدد کرتے اور علاجِ معالجے کے اخراجات اٹھاتے ہیں۔ ماں کو بھی چاہیے کہ اگر طلاق وغیرہ ہو جائے تو دل بڑا رکھے اور اولاد کو باپ کی نافرمانی کے گناہ پر نہ ابھارے بلکہ ہو سکے تو اولاد کو یہ سمجھائے کہ میرے اور تمہارے والد کے درمیان جو کچھ ہوا اس سے صرفِ نظر کرو اور میری بھی خدمت کرو اور اپنے باپ کا بھی خیال رکھو۔ اگر اولاد نے ماں یا باپ میں سے کسی پر ظلم کیا ہے تو قدموں میں پڑ کر مُعافی مانگے اور اللہ پاک سے توبہ بھی کرے۔ اکثر و بیشتر معاملہ طلاق تک نہیں پہنچتا اور ماں باپ لڑ جھگڑ کر الگ ہو جاتے ہیں ایسی صورت میں اولاد کو چاہیے کہ والدین میں صلح کروا دے کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وَالصُّلْحُ خَيْرٌ﴾ (پ: ۵، النساء: ۱۲۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اور صلح خوب ہے۔“ اور اگر صلح نہ ہو پائے تو دونوں کی خدمت کرے اور ایسا ہر گز نہ ہو کہ ایک کی خدمت کرے اور دوسرے کو چھوڑ

دے۔ جس طرح ماں باپ اولاد کو بچپن میں بستر گند کرنے اور شرارتیں کر کے گھر کے برتن توڑنے کے باوجود چھوڑ نہیں دیتے کیونکہ اس وقت اولاد کو ماں باپ کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح اولاد کو بھی چاہیے کہ جب وہ بڑی ہو جائے تو ماں باپ سے وفا کرے اور انہیں ہر گز نہ چھوڑے کیونکہ اس وقت ماں باپ کو بھی اولاد کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر والد ملنا جلنا چھوڑ دے تو اولاد کیا کرے؟

سوال: اگر والد صاحب دوسری شادی کر لیں اور پہلی زوجہ کی اولاد سے ملنا جلنا چھوڑ دیں تو ایسی صورت میں اولاد کیا کرے؟
جواب: ایسی صورت میں پہلی زوجہ کی اولاد صبر کرے اور اپنے والد صاحب سے ملنے جلنے کی کوشش کرے۔ اگر اولاد اپنے والد صاحب کی خدمت کرے گی تو وہ بھی ضرور اُن سے میل جول رکھیں گے۔ جو اولاد یہ کہتی ہے کہ باپ ہم سے ملتا جلتا نہیں اس لیے ہم بھی اپنے باپ سے میل جول نہیں رکھیں گے، اگر باپ دُنیا سے چلا جائے تو یہی اولاد وراثت کا مال حاصل کرنے کے لیے دوڑ پڑے گی اور خواب میں بھی باپ کا چھوڑا ہوا مال لینے سے انکار نہیں کرے گی۔ اگر اولاد امیر اور باپ غریب ہو تب بھی اولاد کو اللہ پاک کی رضا اور حصولِ جنت کے لیے اپنے باپ کی خدمت کرنی چاہیے۔ جنت کی کوئی قیمت نہیں کہ اُسے پیسوں اور خزانوں سے حاصل کیا جاسکے البتہ ماں باپ کی خدمت کے ذریعے اللہ پاک کو راضی کر کے حاصل کی جاسکتی ہے۔

ناراضی کی حالت میں والدین کا انتقال ہو جائے تو...؟

سوال: اگر اولاد نے اپنے والدین میں سے کسی ایک کے ساتھ روٹھنے والا انداز اختیار کیا اور اس دوران اُس کا انتقال ہو گیا تو اب اولاد کو کیا کرنا چاہیے؟
جواب: ایسی صورت میں اولاد وہی کام کرے جس کا شریعت نے حکم دیا ہے۔ اُن کے لیے غسل اور تجہیز و تکفین کا انتظام، دُعائے مغفرت اور ایصالِ ثواب کرے۔

ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ میں بزرگانِ دین کے اعراس

سوال: ماہِ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ میں کن کن بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے اعراس منائے جاتے ہیں؟^(۱)

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

جواب: اہِ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ میں کئی بزرگانِ دین رَضَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کے اعراس منائے جاتے ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی بزرگ ہستی صحابی رسول، نواسہ رسول، جگر گوشہ بتول، امامِ عالی مقام، سید الشہداء حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ذاتِ مبارک ہے۔ ۱۰ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ الیہِ آپ کا یومِ شہادت ہے۔

۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ کو ہمارے حضورِ غوثِ اعظم سیدنا شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے پیر و مرشد حضرت سیدنا شیخ ابو سعید مبارک مخزومی حنبلی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا یومِ عرس ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فقیہ، صوفی، قاضی بغداد اور مدرسہ بابِ الازج کے بانی تھے۔ ہمارے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ آپ ہی کے خلیفہ ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: شیخ عبد القادر نے مجھ سے خرقہ پہنا (یعنی مجھ سے خلافت حاصل کی) اور میں نے ان سے اور ہم دونوں نے باہم ایک دوسرے سے تَبَرُّک لیا۔^(۱) آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بغداد شریف میں پیدا ہوئے اور یہیں ۱۲ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ ۵۱۳ھ میں آپ کا وصال باکمال ہوا۔ آپ کا عزارِ مبارک بغداد شریف میں آپ کے قائم کردہ مدرسہ بابِ الازج میں ہے۔^(۲)

۱۴ مُحَرَّمُ الْحَرَامِ کو تاجدارِ اہلسنت، شہزادہٴ اعلیٰ حضرت، حضورِ مفتیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان نوری رضوی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا یومِ عرس ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی ولادت باسعادت ۱۳۱۰ھ رضا نگر، محلہ سوداگران، مدینۃُ المرشد بریلی شریف میں ہوئی۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ دارِ العلوم منظرِ اسلام بریلی شریف کے عظیم فاضل، علوم و فنون کے ماہر، مفتیِ اسلام، جید عالمِ دین، مختلف کتابوں کے مصنف، شاعرِ اسلام اور مشہور شیخِ طریقت تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی 35 سے زائد تصانیف و تالیفات ہیں، جن میں فتاویٰ مصطفویہ اور نعتیہ کلام کا مجموعہ ”سامانِ بخشش“ بہت مشہور ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے ۱۴۰۲ھ میں وصال فرمایا اور آپ کو آپ کے والدِ گرامی اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے پہلو (یعنی برابر) میں دفن کیا گیا۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

① قلائد الجواهر، ص ۵۔

② تذکرۂ مشائخ قادریہ رضویہ، ص ۲۲۵۔

مفتی اعظم ہند کے زہد و تقویٰ کے واقعات

سوال: حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے زہد و تقویٰ کے کچھ واقعات بھی بیان فرمادیجیے۔^(۱)

جواب: حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا زہد و تقویٰ مَرَحِباً! آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا جو بھی جملہ زبان سے نکلتا وہ چچاٹا ہوتا، جب بھی کسی کے بارے میں سنتے کہ اس کا انتقال ہو گیا ہے تو فوراً دُعاے مَغْفِرَت کے لیے ہاتھ اٹھ جاتا۔ اس طرح کے بہت سے خُطوط بھی حضرت کی خدمت میں آتے۔ ایک مرتبہ کسی کے تعزیتی خط کا جواب لکھنا تھا، مفتی مُجِیْبُ الْاِسْلَام صاحب سے فرمایا کہ یہ جواب لکھ دیں، میں دَسْتُخَط کر دیتا ہوں۔ چنانچہ مفتی صاحب نے جواب لکھا کہ ”آپ کا خط ملا صاحبزادے کے انتقال کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔“ حضرت نے جواب سننے کے بعد فوراً ٹوکا، بہت افسوس تو نہیں ہوا، ہاں افسوس ہوا۔^(۲)

دیکھا آپ نے کہ حضور مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا تقویٰ کیسا تھا کہ فرمایا: افسوس تو ہوا ہے مگر بہت افسوس نہیں۔ ہمارے ہاں تو کسی کی میت ہو جائے تو اہل خانہ کو اچھا لگانے کے لیے اس طرح کے جملے بولے جاتے ہیں کہ ”بہت افسوس ہوا، انتہائی افسوس ہوا، ہم آپ کے غم میں برابر کے شریک ہیں“ اور حال یہ ہوتا ہے کہ میت کے اہل خانہ غم سے نڈھال ہوتے ہیں، ان سے کھایا پیا نہیں جا رہا ہوتا اور ”غم میں برابر کے شریک ہونے“ کا دعویٰ کرنے والے ڈٹ کر کھانے کے ساتھ ساتھ ٹھنڈے مشروبات کی بوتلیں بھی چڑھا رہے ہوتے ہیں۔ لہذا ایسے الفاظ استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔

مخاطب الفاظ میں تعزیت کیجیے

مجھے بھی کافی تعزیتوں کا موقع ملا ہے اور کئی بار میں نے تعزیتی خُطوط بھی بھیجے ہیں، اب بھی آئے دن میرے تعزیت کے صوتی (یعنی آواز والے) اور صوری (یعنی مووی والے) پیغامات جاتے رہتے ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں ایسے الفاظ بولتے ہوئے احتیاط کرتا ہوں، اگر غم ہوتا ہے تو کہہ دیتا ہوں کہ مجھے غم ہوا ہے اور اگر غم نہیں ہوتا تو پھر بغیر کچھ بولے تعزیت کر دیتا

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ)

۲۔ جہانِ مفتی اعظم، ص ۳۱۹۔

ہوں کہ اللہ پاک مرحوم کو غریقِ رحمت کرے، بے حساب مغفرت کرے، آپ صبر کیجیے، اللہ پاک آپ کو صبر دے۔

نعت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں

حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ ایک جگہ مدعو تھے، وہاں گھر میں آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے قریب ہی ایک ٹونٹی لگی ہوئی تھی، جس سے پانی ٹپک رہا تھا، آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے میزبان (یعنی جس کا گھر تھا، جس نے دعوت دی تھی اس) کو بلایا اور اس کو اسراف (یعنی فضول چیز ضائع کرنے) کے نقصانات سمجھاتے ہوئے فرمایا کہ اس ٹونٹی کو فوراً دُست کراؤ، کیونکہ جب تک یہ بہتی رہے گی تم کو گناہ ہوتا رہے گا۔ اس نے عرض کیا حضور! ابھی دُست کر لیتے ہیں، مگر کافی دیر تک اس نے دُست نہ کیا۔ اس پر آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے اس کو بلا کر فرمایا: ہم جاتے ہیں کیونکہ آپ یہ ٹونٹی دُست نہیں کرواتے اور ہمیں اپنی آنکھوں کے سامنے اللہ پاک کی یہ نعمت (پانی) ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں ہے۔ میزبان بے حد نادم ہوا اور بڑی غنتیں کر کے آپ کو راضی کیا اور ٹونٹی بھی فوراً دُست کرا لی۔^(۱)

پانی ضائع ہونے سے بچائیے

ہمارے یہاں ایک چچ یا ایک پیالہ دھونا ہوتا ہے تو اس کے لیے ٹل کھول کر بالٹی بھر پانی ضائع کر دیا جاتا ہے۔ یوں ہی سردیوں میں گیزر کا گرم پانی لینے کے لیے پائپ میں موجود ٹھنڈے پانی کو ٹل کھول کر بہا دیا جاتا ہے حالانکہ اس ٹھنڈے پانی کو کسی برتن میں نکال کر کسی اور کام میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بلکہ اسے ضائع ہونے سے بچانے کا سسٹم بھی موجود ہے اور ہمارے یہاں لگا ہوا بھی ہے اور وہ یہ کہ گیزر کے ساتھ ایک پائپ ہوتا ہے، اس پائپ کے ساتھ ایک وال لگا دیتے ہیں، جب اس وال کو کھولا جائے تو پائپ میں موجود پانی دوبارہ ٹینک میں چلا جاتا ہے۔ اب بھی اگر آدھالو ٹاٹھنڈا پانی رہ جائے تو میں نے اس کے لیے بالٹی رکھی ہوئی ہے اس میں نکال لیتا ہوں تو یوں ایک قطرہ بھی پانی ضائع نہیں ہوتا اور گرما گرم پانی بھی مل جاتا ہے۔ برتنوں میں ٹھنڈا پانی سنبھالنا مشکل ہوتا ہے لہذا اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لیے کچھ رقم خرچ کر کے اس طرح کا وال لگالیا جائے۔ سمجھدار پلیر ہو گا تو وہ یہ کام کر دے گا۔

مفتی اعظم بڑی سرکار ہے جبکہ ادنیٰ سا گدا عطار ہے
مفتی اعظم سے ہم کو پیار ہے اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
اعلیٰ حضرت کا رہوں میں باوفا استقامت کی دُعا درکار ہے

(وسائلِ بخشش)

عورتوں کو قبرستان جانے کی ممانعت

سوال: شادی کے دوسرے دن بیوی کو ساتھ لے کر اپنے والدین کی قبر پر جاسکتے ہیں؟

جواب: نہیں جاسکتے۔ عورت کو قبرستان نہیں جانا چاہیے کہ علمائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نے عورتوں کو قبرستان جانے سے منع فرمایا ہے۔^(۱)

بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟

سوال: بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟

جواب: بچے سات برس کا ہو جائے تو اسے نماز پڑھنے کا حکم دیا جائے۔^(۲) بعض بچے ذہین ہوتے ہیں اور بعض کم ذہین ہوتے ہیں تو انہیں ان کی عقل اور سمجھ کے مطابق تھوڑا تھوڑا سکھایا جائے جیسا کہ نماز میں ہاتھ کس طرح اٹھانے ہیں، ہاتھ کس طرح باندھنے ہیں اور رُکوع کس طرح کرنا ہے۔ آسان آسان سبق مثلاً سورۃ فاتحہ، تَعُوْذُ وَتَسْبِيْہ (یعنی اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اور بِسْمِ اللّٰہِ) پڑھنا انہیں سکھایا جائے تاکہ بالغ ہونے تک یہ مکمل طور پر نماز سیکھ کر تیار ہو چکے ہوں۔ اب اگر باپ دادا کو خود نماز نہیں آتی ہوگی تو وہ بچوں کو کیا سکھائیں گے، اس لیے باپ دادا کو خود بھی صحیح طریقے سے نماز سیکھنی چاہیے اور

① مزید تفصیلات جاننے کے لیے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے فتاویٰ رضویہ جلد ۹ کے صفحہ 541 تا 567 پر موجود رسالے ”جُبُلُ التَّوَرِیْقِ نَسْہِیِ الشَّیْطَانِ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ“ (نور کے جملے، عورتوں کو زیارتِ قبور سے روکنے کے بارے میں) کا مطالعہ کیجیے۔ یہ رسالہ تسہیل شدہ نام ”عورتیں اور عزرات کی حاضری“ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② حدیثِ پاک میں ہے: جب تمہارے بچے سات برس کے ہوں، تو انہیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہو جائیں، تو مار کر پڑھاؤ۔

(ابوداؤد، کتاب الصلاۃ، باب مفتی یوم الغلام بالصلاۃ، ۲۰۸/۱، حدیث: ۳۹۴)

اپنے بچوں کو بھی سکھانی چاہیے۔ کئی ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نماز کے مسائل کا مطالعہ نہیں کرتے اور اس خوش فہمی کا شکار ہوتے ہیں کہ ہمیں نماز آتی ہے مگر نماز کے بہت سارے مسائل انہیں معلوم نہیں ہوتے۔

لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر

سوال: لڑکا اور لڑکی کب بالغ ہوتے ہیں؟

جواب: ہجری سن کے حساب سے لڑکا 12 سے 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتا ہے جبکہ لڑکی 9 سے 15 سال کی عمر میں بالغ ہوتی ہے۔ لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی علامات ہوتی ہیں اگر اس عمر کے دوران ان علامات میں سے کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو 15 سال کے ہوتے ہی دونوں (یعنی لڑکا اور لڑکی) بالغ ہو جائیں گے۔^(۱)

اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو...؟

سوال: اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو کیا وبال والدین پر بھی آئے گا؟

جواب: اگر بالغ اولاد کے متعلق ظن غالب ہو کہ نماز کا بولنے پر مان جائے گی تب تو اسے نماز کا بولنا اور ترک نماز سے روکنا واجب ہے اور اگر ظن غالب نہیں تو اب بولنا واجب نہیں لیکن پھر بھی والدین کو چاہیے کہ نیکی کی دعوت دیتے رہیں۔ بعض لوگ بچوں کو نماز کی عادت ڈالنے کے لیے اپنے ساتھ مسجد لاتے ہیں تو یاد رہے کہ اتنی کم عمر کے بچوں کو مسجد میں نہ لایا جائے جن سے پیشاب پاخانہ کا اندیشہ ہو۔ یوں ہی اگر آٹھ، دس سال کے بچے شرارتی ہوں تو انہیں بھی مسجد نہیں لاسکتے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایسے بچے مسجد میں بھاگ دوڑ کر کے ہلاکہ مچا دیتے ہیں، شور شرابا کر کے مسجد کی بے حرمتی کا سبب بنتے ہیں تو ایسے شرارتی بچے اگرچہ سمجھ دار ہوں تب بھی انہیں مسجد نہیں لاسکتے ورنہ گناہ گار ہوں گے۔^(۲)

بچوں کو سمجھانے کا ایک غلط انداز

سوال: بعض اوقات والدین اپنے بچے کو کسی سے ملواتے وقت کہتے ہیں کہ اس کے لیے دُعا کر دیں تاکہ نمازی ہو جائے

۱..... در مختار، کتاب الحجر، فصل: بلوغ الغلام بالاحتلام، ۹/۲۶۰ ماخوذاً۔

۲..... حدیث پاک میں ہے: مسجدوں کو بچوں اور پاگلوں اور خرید و فروخت اور جھگڑے اور آواز بلند کرنے اور حدود قائم کرنے اور تلوار کھینچنے سے

بچاؤ۔ (ابن ماجہ، کتاب الصلوٰۃ، باب ما یکوّد فی المساجد، ۴۱۵/۱، حدیث: ۴۵۰)

یا اسے سمجھائیں کہ یہ شرارتیں چھوڑ دے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: بچوں کو نصیحت کرنے کا یہ انداز دُرست نہیں اس لیے کہ اگر بچے کے سامنے کسی کو ایسا بولیں گے تو وہ شرمندہ ہو گا اور اپنے باپ کے متعلق اس کے دل میں یہ بات آئے گی کہ اس نے مجھے فلاں کے سامنے بے عزت کر دیا۔ ممکن ہے کہ اب اس شخصیت کی نصیحت بھی اس پر اثر نہ کرے۔ میرے پاس بھی بعض لوگ اپنے بچوں کو لے آتے ہیں کہ اسے نماز پڑھنے کا بولیں، شرارتی بہت ہے، اسے سمجھا دیں کہ والدین کو تنگ نہ کیا کرے، تو ایسے موقع پر میں پہلے والد کو الگ سے سمجھاتا ہوں کہ یہ باتیں اس کے سامنے نہیں کرنی تھیں۔ مجھے لکھ کر یا کان میں کہہ دیتے۔ سامنے کہنے سے بچے کا یہ ذہن بنتا ہے کہ باپ نے میری بے عزتی کروادی۔ اب نصیحت کا اس پر خاطر خواہ اثر نہیں ہو گا۔ چونکہ اصلاح ایک پھونک مارنے سے نہیں ہو جاتی اس کے لیے حکمت و تدبیر سے کام لینا پڑتا ہے لہذا حکمت کا تقاضا یہی ہے کہ بچے کو یہ احساس نہ ہونے دیا جائے کہ میری بے عزتی کروادی ورنہ اس کا ذہن باغی ہو جائے گا۔ یوں ہی بار بار روک ٹوک کرنا بھی بچے کو باغی بنادیتا ہے۔ موجودہ دور میں اولاد کے باغی ہونے کے پیچھے خود والدین کا اپنا بھی کردار ہوتا ہے۔ والدین بات بات پر جھاڑتے اور مارتے ہیں جس کے سبب بچے ضدی اور باغی ہو جاتے ہیں، پھر نہ مارا اثر کرتی ہے اور نہ ڈھاڑا لہذا ادب سکھانے کے لیے ضرورت سے زیادہ اور سب کے سامنے روک ٹوک نہ کی جائے۔ والدین کو چاہیے کہ اولاد کی تربیت کا ہنر سیکھیں اور اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 188 صفحات پر مشتمل کتاب ”تربیت اولاد“ اور 32 صفحات پر مشتمل رسالے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط 24“ کا مطالعہ کیجیے۔

کیا رُوح مَر جاتی ہے؟

سوال: کیا بندے کی موت پر اُس کی رُوح بھی مَر جاتی ہے؟

جواب: بندے کی موت پر اُس کی رُوح مَر تی نہیں بلکہ بدن سے نکلتی ہے۔ موت بدن سے رُوح کے جدا ہونے کا نام ہے۔ رُوح کی موت کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔^(۱)

مُنْكَرِ نَكِير، مَلَكُ الْمَوْتِ اور مسئلہ حاضر و ناظر

سوال: مُنْكَرِ نَكِير بیک وقت اتنی جگہوں پر کیسے پہنچ جاتے ہیں؟

جواب: (اس سوال کے جواب میں امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: مُنْكَرِ نَكِير کے متعلق دو طرح کے اقوال ہیں: پہلا یہ کہ مُنْكَرِ نَكِير فرشتوں کی ایک جماعت کا نام ہے جن میں سے الگ الگ دو فرشتے ہر قبر کے اندر پہنچتے ہیں۔ دوسرا قول یہ ہے کہ یہ دو ہی فرشتے ہیں جو ہر قبر میں پہنچ کر سوالات کرتے ہیں۔^(۱) اسی سے مسئلہ حاضر و ناظر کا ثبوت بھی ہوتا ہے کہ جب فرشتے ایک ہی وقت میں کثیر مقامات پر جاسکتے ہیں تو پھر انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام بِالْخُصُوصِ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بدرجہ اولیٰ ایک وقت میں کئی مقامات پر جاسکتے ہیں۔

(امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہ نے مسئلہ حاضر و ناظر کو مزید واضح کرتے ہوئے فرمایا: موت کا فرشتہ جن کا نام حضرت سَیِّدُ نَاعِرِ رَآئِل عَلَیْہِ السَّلَام اور لقب مَلَكُ الْمَوْتِ ہے۔ یہ جب رُوح قبض کرتے ہیں تو ان کے ساتھ اگرچہ اور بھی فرشتے ہوتے ہیں لیکن رُوح آپ ہی قبض کرتے ہیں۔ نہ صرف انسانوں کی بلکہ جانوروں اور کیڑے مکوڑوں کی رُوح بھی آپ ہی قبض کرتے ہیں۔^(۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے اللہ پاک نے فرشتوں کو کس قدر طاقت و تَصَرُّف سے نوازا ہے کہ بیک وقت وہ کئی جگہ حاضر و ناظر ہو سکتے ہیں۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے متعلق حاضر و ناظر اور دیگر تَصَرُّفات ماننے سے انکار کرتے ہیں۔ جو اللہ پاک فرشتوں کو یہ طاقت و تَصَرُّف دے سکتا ہے تو کیا انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاةُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کو نہیں دے سکتا؟ فرشتوں کے لیے تو یہ تَصَرُّفات مان لیے جائیں لیکن اللہ پاک کے محبوب بندوں کے تَصَرُّفات و اختیارات کا انکار کر دیا جائے! یقیناً اللہ پاک نے اپنے پیاروں کو بھی یہ اختیارات کئی گنا بڑھا کر دیئے ہیں۔ چونکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تمام مخلوق کے سردار ہیں لہذا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ملنے والے فضائل و کمالات اور اختیارات بھی سب سے زیادہ ہیں۔

① الخبائک فی اخبار الملائک، مسألة كيفية مخاطبة منکر و نکیر... إلخ، ص ۲۷۱۔

② تفسیر روح المعانی، پ ۲۱، السجدة، تحت الآية: ۱۱، ۱۷۰/۱۔

ذبیحُ اللہ کے معنی

سوال: ذبیحُ اللہ کے معنی کیا ہیں اور یہ کس کا لقب ہے؟

جواب: ذبیحُ اللہ حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا لقب ہے جس کے معنی ہیں: اللہ کی راہ میں ذبح ہونے والا۔ اس کا اجمالی واقعہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو جب اللہ پاک کی طرف سے بیٹا قربان کرنے کا حکم ہوا تو وہ بخوشی تیار ہو گئے، پھر جب انہوں نے اپنے بیٹے حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات سے آگاہ کیا تو انہوں نے بھی لبیک کہا۔ چنانچہ حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام انہیں ذبح کرنے کے لیے جنگل لے گئے اور لٹا کر اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ دی، اب گلے پر چھری رکھ کر چلانے ہی والے تھے کہ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک کی طرف سے حکم ہوا کہ جنت سے مینڈھا لے جا کر اسماعیل کی جگہ رکھ دو۔ حضرت سیدنا جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت ساتوں آسمانوں سے اوپر سدرۃ المنتہی پر تھے۔ حکم خداوندی پاتے ہی آن کی آن میں جنت سے مینڈھا لا کر حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی جگہ رکھ دیا۔ حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے چھری چلانے کے بعد جب آنکھوں سے پٹی کھولی تو دیکھا کہ بیٹے کی جگہ ایک مینڈھا ذبح تھا۔ بظاہر عقل اس بات کو قبول نہیں کرتی کہ سیکند گزرنے سے بھی پہلے پہلے یہ ساری مسافت کیسے طے ہو گئی لیکن ہمیں عقل پر نہیں بلکہ اللہ پاک کی قدرت پر نظر رکھنی چاہیے، اس لیے کہ اس کی شان یہ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ (پ، البقرہ: ۲۰) کنزالایمان: ”بیشک اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔“ تو اس نے حضرت سیدنا اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو بغیر ذبح ہوئے ذبیحُ اللہ کے منصب پر فائز فرما دیا۔^(۱)

اچھی اور بُری صحبت کا اثر

سوال: اچھی اور بُری صحبت کا انسان پر کیا اثر پڑ سکتا ہے؟

جواب: ”الْحَبِيبَةُ مُؤْتَرَةً لِّعَنِ صَحْبِ أَثَرَانِزْ ہوتی ہے۔“ اچھی صحبت بندے کو اچھا اور بُری صحبت بُرا بنا دیتی ہے جیسا کہ

① مستدرک حاکم، کتاب تواریخ المتقدمین، باب بیان الاختلاف فی مقام ذبح... الخ، ۳/ ۲۶، حدیث: ۴۰۹۴، ماخوذاً - تفسیر رُوخ البیان، پ ۲۳، الصَّفْحَةُ، تحت الآیۃ: ۱۰۵، ۷/ ۴۷۵ ماخوذاً۔

مولانا روم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

صُحْبَتِ صَالِحِ ثَرَا صَالِحِ مُكْنَدِ

صُحْبَتِ طَالِحِ طَالِحِ ثَرَا طَالِحِ مُكْنَدِ (۱)

یعنی اچھے کی صحبت تجھے اچھا بنا دے گی اور بُرے کی صحبت تجھے بُرا بنا دے گی۔

عاشقانِ رسول کی صحبت پانے والے کو سنتوں بھرے اجتماعات، مَدَنی مذاکروں میں حاضری اور ٹی وی پر فقط مَدَنی چینل دیکھنے کی سوچ ملتی ہے جبکہ بُرے دوستوں کی بیٹھک میں بیٹھنے والا فلموں، ڈراموں اور دیگر گناہوں بھرے چینل دیکھنے کا عادی ہوتا ہے۔ نمازی کی دوستی انسان کو نمازی بنادیتی ہے جبکہ کسی جواری کی دوستی جواری بنادیتی ہے۔ تو اچھی بُری صحبت کا اثر انداز ہونا بالکل واضح سی بات ہے، جس کا انکار کوئی بھی عقل و شعور رکھنے والا نہیں کر سکتا۔ حدیث پاک میں بھی اچھی بُری صحبت کے اثر کی صراحت کی گئی ہے جیسا کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: نیک ہم نشین (یعنی اچھے دوست) اور بد جلیس (یعنی بُرے دوست) کی مثال یوں ہے جیسے ایک کے پاس مُشک (یعنی خوشبو) ہے اور دوسرا دھونکنی دھونک (یعنی آگ پھونکنے کے آلے سے پھونک) رہا ہے۔ مُشک والا یا تو تجھے مُشک ویسے ہی دے گا یا تو اس سے مول (یعنی خرید) لے گا اور کچھ نہ سہی تو خوشبو تو آئے گی اور وہ دوسرا (یعنی دھونکنی دھونکنے والا) تیرے کپڑے جلادے گا یا تو اس سے بدبو پائے گا۔ تو بدوں (یعنی بُروں) کی صحبت ایسی ہے جیسے لوہار کی بھٹی کہ کپڑے کا لے نہ ہوئے تو دھواں جب بھی پہنچے گا۔ (۲)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ انسان کے نیک یا بد ہونے میں صحبت کا کس قدر اہم کردار ہے لہذا آپ سے مَدَنی التجا ہے کہ نیک نمازی بننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ہمیں عاشقانِ رسول کی صحبت فراہم کرتا ہے۔ عاشقانِ رسول کی صحبت کی برکت سے اِنْ شَاءَ اللہ مَدَنی قافلوں میں سفر، نماز اور قرآنِ کریم پڑھنے اور سیکھنے کی توفیق ملے گی۔

① مثنوی مولوی معنوی، اول، ص ۱۰۲۔

② ابوداؤد، کتاب الادب، باب من یؤمر ان ینجّلس، ۴/۳۴۰، حدیث: ۴۸۲۹۔

امامتِ کبریٰ سے مراد؟

سوال: امامتِ کبریٰ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: امامتِ کبریٰ کا لفظی معنی ہے: بڑی امامت، پیشوائی، سرداری۔ (امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اس سوال کا مزید جواب دیتے ہوئے فرمایا:) شرعی اعتبار سے خلافت کے منصب کو امامتِ کبریٰ بولا جاتا ہے۔ اسلامی شرائط کا جامع ہر خلیفہ امامتِ کبریٰ کے منصب پر فائز ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد خلفائے راشدین امامتِ کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے، خلافتِ راشدہ کی مدت حدیثِ پاک میں 30 سال بیان کی گئی تھی جو حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی خلافت پر پوری ہو گئی۔^(۱) اس کے بعد حضرت سیدنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ، حضرت سیدنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور دیگر حضرات امامتِ کبریٰ کے منصب پر فائز ہوئے۔ موجودہ دور میں تو خلافت والا نظام نہیں البتہ قریب قیامت میں حضرت سیدنا امام مہدی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ خلافت کے منصب پر فائز ہوں گے۔

امامتِ کبریٰ ایک اہم منصب ہے جس کی اہلیت ہر ایک نہیں رکھتا بلکہ شریعت میں خلیفہ کے لیے کچھ شرائط مقرر ہیں مثلاً قریشی ہونا یعنی نبی کریم ﷺ کے مقدس قبیلے قریش سے اس کا تعلق ہو۔ آزاد ہونا، قادر ہونا یعنی اس کے اندر ایسی صلاحیت ہو کہ خلافت کے امور سرانجام دے سکے وغیرہ وغیرہ۔ (امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ نے فرمایا:) امامتِ کبریٰ کے متعلق مزید تفصیل جاننے کے لیے کتاب ”بہارِ شریعت“ جلد اول کے پہلے حصے کا مطالعہ کیا جائے، اِنْ شَاءَ اللہ معلومات میں کافی اضافہ ہو گا۔

نو کری اور درسِ نظامی ایک ساتھ

سوال: اگر کوئی درسِ نظامی (یعنی عالمِ کورس) کرنا چاہے لیکن معاشی مسائل کے سبب نو کری کرنا بھی ضروری ہو تو اب وہ درسِ نظامی کیسے کرے؟

۱..... ابوداؤد، کتاب السنۃ، باب فی الخلفاء، ۲/۸، حدیث: ۴۶۴۶۔ بہارِ شریعت، ۱/۲۴۱، حصہ: ۱۔

جواب: نوکری اور درسِ نظامی (یعنی عالم کورس) ایک ساتھ کرنا ممکن ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے تحت جُز و قتی جامعاتُ الدِّینِہ کی بھی ترکیب ہے جہاں بہت سے عاشقانِ رسول نوکری اور کاروبار کے ساتھ ساتھ رات یا صبح میں درسِ نظامی بھی کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے تحت جامعۃ الدِّینِہ آن لائن کی سہولت بھی موجود ہے۔ تو ان سے استِفاذہ کرتے ہوئے ہر ایک کو عالم کورس کرنا چاہیے بلکہ میرا مشورہ ہے کہ جس سے بِن پڑے وہ نوکری یا کاروبار چھوڑ کر صرف درسِ نظامی ہی کرے۔ اس لیے کہ نوکری اور کاروبار کی الجھن کی وجہ سے پڑھائی کی طرف مکمل دھیان نہیں رہے گا جبکہ ایک اچھا عالم دین بننے کے لیے پڑھائی میں یکسوئی اور سخت محنت درکار ہوتی ہے۔ نصابی کُتب کے علاوہ بھی بہت کچھ مطالعہ کرنا پڑتا ہے جب جا کر انسان بہترین عالم دین بنتا ہے۔ البتہ اگر کوئی معاشی معاملات کے سبب نوکری نہ چھوڑ سکے تو وہ درسِ نظامی کرنا نہ چھوڑے اس لیے کہ بالکل ہی نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے۔ جُز و قتی پڑھنے سے بھی فائدہ تو ہو گا۔

دینی طلبا کی حوصلہ شکنی کرنا کیسا؟

سوال: ہمارے معاشرے میں دینی تعلیم حاصل کرنے والے طلبا کی حوصلہ شکنی اور دنیوی تعلیم حاصل کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے، اس سوچ کو کیسے بدلا جائے؟^(۱)

جواب: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ افراد یا خود عالم، مُفتی اور قاری والدین اپنی اولاد کی دینی تعلیم حاصل کرنے پر نہ صرف حوصلہ افزائی کرتے ہیں بلکہ اس کے لیے کوششیں بھی کرتے ہیں لیکن معاشرے کے عام افراد کا بچوں کو دینی تعلیم دلوانے کا ذہن نہیں ہوتا بلکہ اگر بچہ مدنی ماحول ملنے کے سبب حفظِ قرآن یا درسِ نظامی کرنا چاہے تو اسے اس طرح کے طعنے ملتے ہیں کہ کیا مولوی بن کر مسجد کی روٹیاں توڑے گا؟ عالم بن کر کھائے گا کیا؟ B.A کریاڈا کٹر یا انجینئر بن تاکہ اچھا روزگار ملے۔ یہ بات صرف طعنوں کی حد تک نہیں رہتی بلکہ باقاعدہ دینی تعلیم سے روکنے کے لیے حربے اختیار کیے جاتے ہیں مثلاً اگر بیٹا درسِ نظامی میں داخلہ لے لیتا ہے تو اب اس سے کہا کر لانے کا مطالبہ کیا جاتا ہے حالانکہ گھر میں معاشی تنگی کا سامنا بھی نہیں ہوتا جبکہ دوسری طرف دنیوی تعلیم دلوانے کے لیے پہلے اسکول میں دس سال اور پھر کالج اور

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی ند اکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی ند اکرہ)

یونیورسٹی میں کئی کئی سال جیب سے پیسہ دے کر پڑھاتے ہیں۔ اس تعلیمی عرصے میں والدین ہر طرح کی سہولت دے کر اولاد کو تعلیم کے لیے بالکل فارغ کر دیتے ہیں۔ اگر اپنا ذاتی کاروبار ہو تو اس میں بھی دخل اندازی سے منع کرتے ہیں تاکہ پڑھائی میں کوئی خرچ نہ ہو۔ موجودہ معاشرے میں بھی ذنیوی تعلیم حاصل کرنے والوں کی خوب حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ مختلف اداروں کی طرف سے ان طلباء کو اسکالرشپ اور نوکریاں دی جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مدارس میں پڑھنے والے طلباء کی تعداد اسکول کالج پڑھنے والوں کے مقابلے میں ایک فیصد بھی نہیں۔ گلی گلی اسکول کھلے ہوئے ہیں لیکن مدارس گئے پختے ہی ملیں گے۔ والدین اپنی اولاد کو ذنیوی تعلیم کی رغبت دلانے کے لیے شروع سے ہی یہ ذہن دیتے ہیں:

پڑھو گے لکھو گے بنو گے نواب

کھیلو گے کودو گے ہو گے خراب

تو ایسے والدین کی بارگاہ میں عرض ہے کہ دنیا ہی سب کچھ نہیں، اصل آخرت ہے اور آخرت میں ڈاکٹریٹ یا انجینئرنگ کیا ہوا بیٹا کام نہیں آئے گا بلکہ حافظ یا عالم دین بیٹا شفاعت کرے گا جیسا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: قیامت کے دن عالم اور عابد (یعنی عبادت گزار) کو اٹھایا جائے گا۔ عابد سے کہا جائے گا کہ جنت میں داخل ہو جاؤ جبکہ عالم سے کہا جائے گا کہ جب تک لوگوں کی شفاعت نہ کر لو، ٹھہرے رہو۔^(۱)

یہ کہنا کہ مولوی بن کر کھائے گا کیا؟ یہ محض شیطانی وسوسہ ہے۔ رِزق اللہ پاک نے اپنے فِئزِ کرم پر لیا ہوا ہے۔ اور دینی تعلیم حاصل کرنے والے ذنیوی تعلیم والوں کے مقابلے میں زیادہ پرسکون زندگی گزارتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ یہ خبریں تو سننے کو ملتی ہیں کہ فلاں ڈاکٹر یا افسر نے خود کشی کر لی لیکن یہ خبر آج تک سننے کو نہیں ملی کہ فلاں عالم دین نے پریشانیوں سے تنگ آکر موت کو گلے لگالیا۔ میرا برسوں سے چیخ ہے کہ ایسی مثال آج تک کوئی نہیں لاسکا کہ کسی عالم دین نے خود کشی کر لی ہو۔ اس کا بنیادی سبب یہ ہے کہ علمائے کرام رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِمْ السَّلَام کو اللہ پاک کی مَعْرِفَت ہوتی ہے۔ وہ اللہ پاک سے ڈرنے والے ہوتے ہیں اور ان کی یہ صفت خود قرآن پاک نے بیان فرمائی ہے جیسا کہ پارہ 22، سورۃ فاطر کی

آیت نمبر 28 میں ارشادِ خداوندی ہے: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہُمُ السَّلَام کے کس قدر فضائل ہیں کہ انہیں قیامت والے دن شفاعت کا منصب دیا جائے گا لہذا اپنی آخرت کو پیش نظر رکھتے ہوئے سارے ہی بچوں کو عالمِ دین اور حافظِ قرآن بنانے کی کوشش کرنی چاہیے اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم ایک بچے کو تو عالمِ دین بنانی ڈالیں۔ اللہ پاک نے چاہا تو گھر بلکہ خاندان والوں کی بخشش کا ذریعہ بن سکتا ہے۔

جنتی جنت میں علمائے کرام کے محتاج ہوں گے

سوال: بعض لوگ خواہ خواہ علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہُمُ السَّلَام کو بُرا بھلا کہتے ہیں، ایسوں کو کیسے سمجھایا جائے؟^(۱)

جواب: علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہُمُ السَّلَام کو بُرا بھلا کہنے والے لوگ بہت بُرے ہوتے ہیں ایسوں کے سارے سے بھی بچنا چاہیے۔ اگر کسی ایک عالمِ دین سے کوئی غلطی ہو گئی تو اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ سارے ہی علمائے کرام کو ہدفِ تنقید بنا لیا جائے۔ عالم اپنے علم کے سبب عام لوگوں سے درجے میں بڑا ہوتا ہے۔ علم اللہ پاک کی صفت ہے کہ وہ اپنی شایانِ شان عالم ہے اب اس نے اپنے بندوں میں سے جس کو بھی علم کا وصف دیا تو وہ اللہ پاک کی اس صفت کا مظہر ہے۔ قرآن و احادیث میں علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہُمُ السَّلَام کے باکثرت فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ﴾ (پ: ۲۳، الزمر: ۹) ترجمہ کنز الایمان: ”تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔“ آج یہ بے باک لوگ بھلے علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہُمُ السَّلَام کو مولوی یا مُلّا کہہ کر ان کا رتبہ گھٹانے کی کوشش کریں لیکن حقیقت یہ ہے کہ علمائے کرام کی اہمیت کبھی کم نہیں ہو سکتی اس لیے کہ ہر ایک دنیا میں بھی علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہُمُ السَّلَام کا محتاج ہے اور جنت میں جانے کے بعد بھی محتاج رہے گا جیسا کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بے شک جنتی جنت میں علمائے کرام کے محتاج ہوں گے۔ وہ یوں کہ ہر جمعہ کو انہیں اللہ پاک کا دیدار نصیب ہو گا، اللہ پاک

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہمُ العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ)

فرمائے گا: جو جی میں آئے مجھ سے مانگو! (اب جنت سے مکان میں جا کر کون سی حاجت باقی ہے کچھ سمجھ میں نہ آئے گا کہ کیا مانگیں؟ چنانچہ) عُلَمَاء کی طرف متوجہ ہوں گے کہ ہم اپنے رب سے کیا مانگیں؟ وہ فرمائیں گے: اپنے رب سے یہ مانگو وہ مانگو۔ تو لوگ جنت میں بھی عُلَمَاء کے محتاج ہوں گے جیسے وہ دنیا میں ان کے محتاج ہیں۔^(۱)

یاد رہے کہ یہ سارے فضائل ان عُلَمَاء کے کرام تھے اللہ السلام کے ہیں جو سُنَّی صَحیحُ الْعَقِیدہ ہیں۔ عاشقانِ رسول، عاشقانِ صحابہ و اہل بیت اور عاشقانِ اولیاء ہیں اور یہی حقیقی معنوں میں عُلَمَاء ہیں۔ باقی رہے بد مذہب مولوی تو ان کی کوئی فضیلت نہیں اور نہ ہی ان کی تعظیم و توقیر کی جائے گی۔ قرآن و احادیث میں بیان کردہ فضائل میں ان کا کوئی حصہ نہیں۔ علم ہو اور عقیدہ دُرست نہ ہو تو ایسا علم تو شیطان کو بھی حاصل ہے بلکہ وہ اتنا بڑا عالم ہے کہ مُعَلِّمُ الْمَلَکُوت یعنی فرشتوں کا استاد بھی رہ چکا ہے، انہیں وعظ و نصیحت کرتا تھا لیکن جب عقیدہ خراب ہو تو قرآن کریم نے اس کے متعلق فتویٰ دے دیا: ﴿وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ﴾ (پ: ۱، البقرة: ۳۲) ترجمہ کنز الایمان: اور کافر ہو گیا۔

بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹی

سوال: مُرید اگر نمازیں نہ پڑھے، قرآن پاک کی تلاوت اور دیگر نیک کام نہ کرے تو کیا اس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے؟
جواب: مُرید اگر نمازیں نہیں پڑھتا اور گناہوں میں پڑا ہوا ہے تو یہ بے عملی ہے اور بے بیعت نہیں ٹوٹی۔ مُرید کو چاہیے کہ وہ نمازیں پڑھے، شریعت کے مطابق زندگی گزارے اور بے عملی سے بچے۔ یاد رکھیے! بے عملی اگر گناہوں بھری ہوئی تو عذابِ نار کی حقاری ہوگی مگر بیعت نہیں ٹوٹے گی۔

مَدَنی چینل کے ذریعے بیعت کرنا کیسا؟

سوال: کیا مَدَنی چینل کے ذریعے بیعت کی جاسکتی ہے؟
جواب: مَدَنی چینل اور انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعے جب براہِ راست بیعت کروائی جائے تو بیعت کی جاسکتی ہے البتہ اگر ریکارڈنگ چل رہی ہو تو بیعت نہیں ہو سکتی۔

رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح

سوال: رُکوع میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ سُبْحَنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ ہے یا سُبْحَنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ؟

جواب: رُکوع میں جو تسبیح پڑھی جاتی ہے وہ سُبْحَنَ رَبِّیَ الْعَظِیْمُ ہے۔

شارک اور بلوویل مچھلیوں کا شرعی حکم

سوال: کیا شارک اور بلوویل مچھلیاں کھانا حلال ہے؟

جواب: شارک اور بلوویل دونوں مچھلیاں ہی ہیں اس لیے انہیں کھانا حلال ہے۔

امام عالی مقام کا سرِ آنور کہاں دفن ہے؟

سوال: حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا سرِ آنور کہاں دفن ہے؟

جواب: امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا جسم مُقَدَّس تو کربلا شریف عراق میں واقع آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے

مزار شریف میں دفن ہے جبکہ سرِ آنور کے بارے میں مختلف روایات ہیں۔ بعض روایات میں ہے کہ یزیدیوں نے آپ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سرِ آنور کو نیزے پر پھرایا اور پھر جسم مُقَدَّس کے ساتھ دفن کر دیا۔ اسی طرح بعض روایات میں ہے کہ آپ

رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے سرِ آنور کو جَنَّتِ النبیِّیْنِ میں خاتونِ جَنَّتِ حضرت سیدتنا بی بی فاطمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے قُرب میں دفن کیا گیا۔^(۱)

”فُلاں کام میں کر دوں گا باقی اللہ مالک ہے“ کہنا کیسا؟

سوال: ”فُلاں کام میں کر دوں گا باقی اللہ مالک ہے“ کہنا کیسا ہے؟

جواب: اس طرح کہنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو میں کروں گا اس کا اللہ مالک نہیں ہے بلکہ یہ

اس معنی میں ہے کہ فُلاں کام کرنے کی کوشش میری طرف سے اور تکمیل اللہ پاک کی طرف سے ہوگی جیسا کہ ہم کہتے

ہیں کہ نیکی کی دعوت دینا ہمارا کام ہے اور ہدایت اللہ پاک دے گا۔ چونکہ ہر شے کا مالک اللہ پاک ہے۔ اگر کوئی اپنے قلم

کے بارے میں کہے کہ قلم میرا ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ اللہ پاک اس کا مالک نہ رہا بلکہ اس کا حقیقی مالک اللہ پاک

ہی ہے اور اللہ پاک نے اسے عطا کیا ہے۔ اسی طرح یہ بھی بطور محارہ کہا جاتا ہے کہ ”فلاں کام میں کروں گا بقی اللہ مالک ہے“ لہذا یہ محاورہ بولنے میں کوئی گناہ یا گنہگار نہیں۔

ایک رکن میں تین بار گھمانے کا شرعی حکم

سوال: اگر کسی نے نماز کے ایک رکن میں ایک بار داڑھی میں گھمایا، پھر سر میں گھمایا اور پھر جسم کے کسی اور حصے میں گھمایا تو کیا اس کی نماز ٹوٹ جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اس طرح ایک رکن میں تین بار گھمانے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ ایک رکن میں دو بار گھمانے سے نماز نہیں ٹوٹتی اور اگلے رکن میں پھر سے دو بار گھمانے کی اجازت مل جاتی ہے مثلاً قیام میں دو بار گھمایا اور پھر رکوع میں چلے گئے تو اب رکوع میں دو بار گھمانے کی اجازت مل جائے گی۔ ہاں! اگر کسی نے جسم پر ہاتھ رکھ کر اسے چند بار انگلیوں سے آگے پیچھے حرکت دی اور ہاتھ کو جسم سے نہ ہٹایا تو یہ ایک بار ہی گھمانا کہلائے گا۔^(۱) جبکہ عمل کثیر نہ ہو۔

ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: اگر شہد یا کوئی بھی بننے والی چیز جیسے گھی یا تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اسے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: شہد یا کوئی بھی بننے والی چیز جیسے گھی یا تیل وغیرہ ناپاک ہو جائے تو اسے درج ذیل طریقے سے پاک کیا جاسکتا ہے:

اگر شہد کو پاک کرنا ہو تو پہلے اسے گرم کر کے پتلا کر لیں تاکہ پاک کرنا آسان ہو جائے۔ پھر تین برتن لے کر ایک میں ناپاک شہد ڈالیں، دوسرے میں پاک پانی ڈالیں اور تیسرے برتن کو خالی چھوڑ دیں۔ اب پانی اور شہد والے برتن کو خالی برتن میں اس طرح اُندھیلیں کہ پہلے پانی کی دھار گرے پھر شہد کی دھار پانی کی دھار سے مل کر اس برتن میں گرے اس طرح برتن میں گرنے والا سارا شہد پاک ہو جائے گا۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ ناپاک شہد کی دھار پاک پانی کی دھار کے برابر رہے اور ناپاک شہد کا ایک قطرہ بھی اس سے جدا ہو کر پاک شہد والے برتن میں نہ گرے ورنہ اس میں موجود سارا شہد اور پانی ناپاک ہو جائے گا۔ جب کوئی چیز اس آنداز سے پاک کرنی ہو تو پہلے اس کی خوب مشق کر لی جائے

تاکہ غلطی کا امکان کم سے کم رہے۔

شہد کو پانی سے پاک کرنے کے بعد اس میں موجود پانی کو ختم کرنا چاہیں تو اس شہد کو خوب پکا کر جوش دے لیں اس طرح پانی بھاپ بن کر اڑ جائے گا۔ اگر شہد کا پانی ختم نہ بھی کریں تو کوئی حرج نہیں، کیونکہ شہد پانی کے ساتھ ملا کر ہی پیتے ہیں خالص شہد بہت کم استعمال کیا جاتا ہے۔ البتہ پانی ملنے کے بعد شہد کو رکھانہ جائے بلکہ استعمال کر لیا جائے کیونکہ پانی ملنے کے بعد شہد جلد خراب ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب شہد میں سے پانی جدا کرنے کے لیے اسے جوش دیا گیا ہو تو یہ شہد پک چکا ہو گا اسے فوراً استعمال کر لیا جائے یا لوگوں میں تقسیم کر دیا جائے، کیونکہ شہد پکنے کے بعد جلد خراب ہو جاتا ہے۔ لہذا بہتر یہ ہے کہ شہد یا کوئی بھی بہنے والی چیز پاک کرنی ہو تو اسی کی جنس سے پاک کی جائے تاکہ پانی والا مسئلہ نہ رہے یعنی گھی کو گھی کے ساتھ، شہد کو شہد کے ساتھ اور تیل کو تیل کے ساتھ پاک کیا جائے۔

اگر ناپاک شہد زیادہ مقدار میں ہو تو ایک ساتھ سارا شہد پاک کرنے کے بجائے تھوڑا تھوڑا کر کے پاک کیا جائے تاکہ نادانستہ طور پر ناپاک شہد کا قطرہ پاک شہد میں چلا بھی جائے تو اسے دوبارہ پاک کرنا آسان ہو۔ اگر ایک ہی دفعہ میں سارا شہد پاک کرنے کی کوشش کی گئی تو آزمائش ہو سکتی ہے۔ (اس موقع پر رکن شوریٰ نے فرمایا:) تھوڑا تھوڑا پاک کرنے میں یہ بھی آسانی ہے کہ ابتداءً پاک شہد زیادہ مقدار میں نہیں لینا پڑے گا بلکہ شروع میں پاؤ بھر بھی لیا تو کافی ہو گا کیونکہ اس ایک پاؤ شہد سے ایک پاؤ ناپاک شہد پاک ہو گا، اب اس کے پاس آدھا کلو پاک شہد ہو گا اور یوں تھوڑا تھوڑا کر کے سارا شہد پاک ہو جائے گا۔

(امیر اہل سنت) دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ نے فرمایا: اگر کوئی پانی کے ذریعے پاک کیے ہوئے شہد کو فروخت کرنا چاہے تو خریدار کو بتانا ضروری ہو گا کہ اس میں پانی ملا ہوا ہے یا میں نے اسے پانی سے پاک کیا تھا اور اس پانی کو بھاپ بنا کر اڑا دیا ہے۔ شہد وغیرہ پاک کرنے کے لیے جو دھار کے ذریعے شہد ملانے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے اسی انداز سے پاک شہد ملانا ضروری ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ ڈھائی کلو ناپاک شہد میں ڈھائی کلو پاک شہد ملا دیا جائے، کیونکہ اس طرح وہ سارا شہد ناپاک ہو جائے گا۔ نیز بیان کردہ طریقے کے مطابق ہر بہنے والی چیز مثلاً چینی کا شیرہ، گھی اور کھوپرے وغیرہ کے تیل کو

پاک کیا جاسکتا ہے۔

اپنی زوجہ سے اچھا سلوک کیجیے

سوال: اگر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ نرمی کرتا ہے تو لوگ کہتے ہیں تم ”زن مُرید“ بن گئے ہو اس کا کیا حل ہے؟

جواب: اگر کوئی شخص خوفِ خدا کے باعث اپنی زوجہ سے خوش اخلاقی کے ساتھ پیش آتا ہے یا اس سے نرم برتاؤ کرتا ہے اور لوگ اسے ”زن مُرید“ ہونے کا طعنہ دیتے ہیں تو یقیناً یہ اس کی دل آزاری کا سبب ہو گا۔ شوہر کو چاہیے کہ اپنی زوجہ کے ساتھ حسنِ سلوک جاری رکھے لوگوں کے کچھ بھی کہنے پر دل برداشتہ نہ ہو اور ہر گز اپنے رویے میں تبدیلی نہ لائے بلکہ مزید نرمی کے ساتھ پیش آئے۔ فی زمانہ لوگوں کے انداز یک سر بدل چکے ہیں خصوصاً اپنی زوجہ کے ساتھ ان کا رویہ انتہائی ناگفتہ بہ ہوتا جا رہا ہے، اس کے باوجود یہ لوگ اپنی زوجہ سے معافی مانگنا اپنی کسرِ شان سمجھتے ہیں، حالانکہ بیوی پر ظلم کیا ہو تو معافی مانگنا واجب ہے۔ انہیں چاہیے کہ اپنی زوجہ سے معافی تلافی کرتے رہا کریں۔ یہ ضروری نہیں کہ ظلم کیا ہو گا تو ہی معافی مانگی جائے گی بلکہ احتیاطی معافی مانگ لی جائے تب بھی حرج نہیں بلکہ احتیاطی معافی مانگنا میاں بیوی کے درمیان محبت میں اضافے کا سبب ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرا معمول ہے میں احتیاطی معافی مانگتا رہتا ہوں جیسے کوئی بڑی رات یا بڑا دن آتا ہے تو میں معافی تلافی کی ترکیب بنالیتا ہوں اس سے ہر گز کسی کی شان میں کمی نہیں آتی اور نہ ہی کسی کی عزت کم ہوتی ہے۔

مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا

سوال: خوف اور مصیبت دور کرنے کا وظیفہ بیان فرمادیجیے۔

جواب: خوف اور مصیبت دونوں الگ الگ چیزیں ہیں یعنی ہر خوف مصیبت نہیں ہوتا اور ہر مصیبت خوف نہیں ہوتی۔ جیسے اللہ پاک کا خوف انسان کے لیے نعمت ہے مصیبت نہیں۔ بعض اوقات خوف اور مصیبت ایک ساتھ جمع بھی ہو جاتے ہیں جیسے کسی دُنیوی چیز یا دشمن کا خوف کہ یہ خوف بھی ہے اور مصیبت بھی۔ بہر حال مصیبت کے وقت حدیثِ پاک میں بیان کردہ اس دُعا کو پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔ چنانچہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیدِتنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس مسلمان پر کوئی مصیبت آئے اور وہ اللہ پاک

کے حکم کے مطابق ﴿إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ پڑھے (اور یہ دُعا کرے) ”اللّٰهُمَّ اجِرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا“ (یعنی اے اللہ! میری اس مصیبت پر مجھے اجر دے اور مجھے اس سے بہتر بدل عطا فرما) تو اللہ پاک اسے اس سے بہتر بدل عطا فرمائے گا۔ حضرت سیدنا اُم سلمہ رَضِيَ اللہ عَنْہَا فرماتی ہیں: جب حضرت سیدنا ابو سلمہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ فوت ہو گئے تو میں نے سوچا کہ مسلمانوں میں حضرت سیدنا ابو سلمہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ سے بہتر کون ہو گا؟ وہ تو پہلے گھر والے ہیں جنہوں نے حضور پُر نور صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف ہجرت کی ہے۔ پھر میں نے یہ دُعا پڑھ لی تو اللہ پاک نے ان کے بدلے مجھے رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عطا فرما دیئے (جو یقیناً حضرت سیدنا ابو سلمہ رَضِيَ اللہ عَنْہُ سے بہتر ہیں۔) ^(۱) نیز دشمن سے حفاظت کے لیے سورہ قمریش بھی پڑھی جاتی ہے۔

مُسْتَعْمِلِ پانی کا مسئلہ

سوال: کیا پانی پیتے وقت داڑھی یا مونچھ کے بال اس میں چلے جائیں تو وہ پانی مُسْتَعْمِل ہو جائے گا؟

جواب: جی ہاں! اگر داڑھی اور مونچھ کے بال بے دھلے ہوں یعنی ان کو دھونے کے بعد وضو تولنے والا کوئی عمل پایا جائے تو ان کے پانی میں جانے سے وہ پانی مُسْتَعْمِل ہو جائے گا یعنی اب وہ پانی ناقابلِ وضو ہو گیا۔ ”اس کا پینا مکروہ تنزیہی ہے۔“ ^(۲) البتہ اگر کوئی شخص مُسْتَعْمِلِ پانی پی لیتا ہے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ مُسْتَعْمِلِ پانی پاک ہو تا ہے لہذا اس کو پھینکا نہ جائے بلکہ یہ پانی کوئی بھی چیز دھونے کے لیے استعمال کر لیا جائے۔ نیز اگر اس پانی میں اس کی مقدار سے زیادہ غیر مُسْتَعْمِلِ پانی ملا دیا جائے تو اس سے ملنے کے بعد یہ مُسْتَعْمِلِ پانی بھی قابلِ استعمال ہو جائے گا یعنی اب اس کو پینے یا اس سے وضو کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

نذر و نیاز پورا سال کرنا جائز ہے

سوال: عاشورہ کے بعد امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رَضِيَ اللہ عَنْہُ کی نیاز کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عاشورہ کے بعد بلکہ پورا سال نذر و نیاز کی جاسکتی ہے صرف عاشورہ میں ہی نیاز کرنا ضروری نہیں ہے۔

① مسلم، کتاب الجنائز، باب ما یقال عند المصیبة، ص ۳۵۶، حدیث: ۲۱۲۶۔

② فتاویٰ رضویہ، ۲/ ۱۲۲۔

مساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟

سوال: مساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنائی جاتی ہے مگر ہوا چلنے کی وجہ سے چپلوں پر لگی ہوئی مٹی مساجد میں آنے کا اندیشہ ہوتا ہے کیا ایسی صورت میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا درست ہے؟

جواب: مساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا درست ہے۔ اگر چپل رکھنے کی جگہ نہ بنائی جائے تو لوگوں کو کافی پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا اور چپل چوری ہونے کا خطرہ بھی رہے گا۔ نیز چپل کے ساتھ لگی ہوئی مٹی مساجد میں آنے کی وجہ سے چپل رکھنے کی جگہ ختم نہیں کی جاسکتی، کیونکہ مٹی تو ہوا کے ذریعے بھی مساجد میں آ جاتی ہے۔ مٹی کو مساجد میں آنے سے روکنا انسان کے بس میں نہیں۔ البتہ جس سے جتنا ہو سکے وہ مساجد کو صاف رکھنے کی کوشش کرے۔

ایک دن کے بچے کی نماز جنازہ

سوال: بچے کے کان میں اذان نہ دی اور ایک دن بعد اس کا انتقال ہو گیا کیا اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی؟

جواب: جی ہاں! اگر کسی بچے کے کان میں اذان نہ دی اور اس کا ایک دن بعد انتقال ہو گیا تو اس کی نماز جنازہ ادا کی جائے گی نیز اسے غسل اور کفن بھی دیا جائے گا۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا علم غیب

سوال: جب منافقین نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا انکار کیا تھا تو اس وقت کون سی آیت مبارکہ نازل ہوئی تھی اور اس کا شان نزول کیا تھا؟

جواب: جب منافقین نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا انکار کیا تو اللہ پاک نے یہ آیت مبارکہ نازل فرمائی:

وَلَمَّا سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ ۚ
قُلْ أَلَيْسَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ الَّذِي هُوَ مَنصُورٌ ۚ لَا
تَعْتَدُوا وَقَدْ جَفَرْتُمْ بَعْدَ آيَانِهِ ۚ

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم تو یوں ہی ہنسی کھیل میں تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے ہنستے ہو۔ بہانے نہ بناؤ تم

کافر ہو چکے مسلمان ہو کر۔

(پ: ۱۰، العنبر: ۶۵-۶۶)

اس آیت کا ایک شانِ نزول یہ ہے کہ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے منافقین کے تین گروپوں میں سے دو رسول کریم ﷺ کے بارے میں مذاق اڑاتے ہوئے کہتے تھے کہ ان کا خیال ہے کہ یہ روم پر غالب آجائیں گے، کتنا بعید خیال ہے اور ایک گروپ بولتا تو نہ تھا مگر ان باتوں کو سُن کر ہنستا تھا۔ حضور پر نور ﷺ نے ان کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا کہ تم ایسا ایسا کہہ رہے تھے؟ انہوں نے کہا: ہم راستے طے کرنے کے لئے ہنسی کھیل کے طور پر دل لگی کی باتیں کر رہے تھے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ دوسرا شانِ نزول یہ ہے کہ کسی کی اُونٹنی گم ہو گئی، اس کی تلاش تھی، رَسُوْلُ اللہ ﷺ نے فرمایا: اُونٹنی فلاں جُگل میں فلاں جگہ ہے۔ اس پر ایک مُنافِق بولا ”محمد (ﷺ) اللہ ﷺ وَاٰلہٖ وَسَلَّم بتاتے ہیں کہ اُونٹنی فلاں جگہ ہے، محمد غیب کیا جانیں؟ اس پر اللہ پاک نے یہ آیت کریمہ اُتاری۔^(۱)

اس آیت مبارکہ اور اس کے شانِ نزول سے درج ذیل مدنی پھول معلوم ہوئے: اللہ پاک نے اپنے محبوب ﷺ کو غیب کا علم دیا تھا۔ تنہائی میں جو باتیں کی جاتی ہیں سرکار ﷺ کو ان کی خبر ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کی توہین در حقیقت اللہ پاک کی توہین ہے کیونکہ مُنافِقین نے حضور ﷺ کی بے ادبی کی تھی مگر اللہ پاک نے اسے اپنی توہین قرار دیا۔ لہذا اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تاجدارِ رسالت ﷺ کی تعظیم کرنا در حقیقت اللہ پاک کی تعظیم کرنا ہے۔ کفریہ گفتگوئیں کر رضا مندی کے ساتھ خاموش رہنا یا ہنسنا کفر ہے، کیونکہ کفر پر راضی ہونا کفر ہے۔^(۲) مثلاً اگر کوئی شخص کُفر بک دے اور سُننے والا سمجھ جائے کہ اس نے کفریہ بات کی ہے اس کے باوجود وہ اسے دُرسٹ سمجھے یا اسے دُرسٹ جانتے ہوئے ہنسے تو یہ بھی کفر ہے۔ خصوصاً کامیڈین (Comedian) عوام کو ہنسانے کی خاطر کُفریہ جملے بول دیتے ہیں اور سامعین اس پر خوب تالیاں بجاتے اور کھل کھلا کر ہنس رہے ہوتے ہیں، یہ بہت سخت معاملہ ہے۔ یوں ہی فلمی گانوں وغیرہ میں بھی اس طرح کے کُفریہ جملوں کی بھرمار ہوتی ہے لہذا تمام مسلمانوں کو ان تمام چیزوں سے پچنا ضروری ہے۔ اللہ پاک ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمِیْن

بِجَاۤءِ النَّبِیِّ الْاَمِیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

① تفسیر صراط الجنان، پ ۱۰، التوبہ، تحت الآیۃ: ۶۵، ۴/۱۶۵۔

② فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۲۷۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اغواسے حفاظت کے اُوراد (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا رہتا ہے، فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے

رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (۲)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

اغواسے حفاظت کی احتیاطی تدابیر اور اُوراد و وظائف

سوال: آج کل بچے بہت زیادہ اغوا ہو رہے ہیں لہذا اس حوالے سے احتیاطی تدابیر اور اُوراد و وظائف بتادیجیے۔

(حیدر آباد سے سوال)

جواب: جی ہاں! آج کل بچوں کے اغوا ہونے کا سلسلہ جاری ہے۔ اللہ پاک کرم فرمائے پتا نہیں بچوں کو کیوں اغوا کیا جا رہا ہے۔ مجھے صوتی پیغام کے ذریعے ایک اسلامی بھائی نے بتایا کہ حال ہی میں زم زم ٹکمر (حیدر آباد) میں ایک چھ سالہ بچی کو اغوا کیا گیا اور پھر دوسرے دن اُس کی لاش پوری میں بند ٹکڑوں کی صورت میں ایک کچرا کونڈی کے ڈھیر سے ملی۔ بے چاری چھ سالہ بچی کو اس طرح بے دردی کے ساتھ شہید کر کے کچرا کونڈی پر ڈال دینا سمجھ سے باہر ہے۔ عموماً دشمنی اور خاندانی مسائل کی پناہ پر لوگ اس طرح کی وارداتیں کرتے ہیں۔ اس واقعے میں بے چاری بچی کے ماں باپ کے لیے بڑے صدمے کی بات ہے اللہ پاک انہیں صبر عطا فرمائے۔ اسی طرح تادوان کی رقیں وُصول کرنے کے لیے جب کسی

① یہ رسالہ ۱۹ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 ستمبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا

تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ و السنۃ فیہا، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۴۹۰/۱، حدیث: ۹۰۷۔

کے بچے کو اٹھایا جاتا ہو گا تو اس کے پورے خاندان، کنبے اور قبیلے کی نیند اڑ جاتی ہوگی! ظاہر ہے بچوں کے اغوا کی وارداتیں کرنے والے مدنی چینل نہیں دیکھتے ہوں گے کیونکہ اگر دیکھتے تو پھر اس طرح کے کام نہ کرتے۔ بچے اغوا کر کے لوگوں کو پریشان کرنے والوں کو اللہ پاک ہدایت نصیب فرمائے اور کاش! انہیں یہ سوچنے کے توفیق مل جائے کہ بچے اغوا کرنا گناہ کا کام ہے اور انہیں عنقریب مرنے ہے۔

بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے

بچوں کی حفاظت کے لیے ایک احتیاطی تدبیر یہ ہے کہ بچوں کو تنہا نہ چھوڑا جائے اور آنے جانے میں ان کے ساتھ کوئی نہ کوئی بڑا ضرور موجود ہو کیونکہ تنہا ہونے کی صورت میں یقیناً ان کے اغوا ہونے کا خطرہ بڑھ جائے گا اور کسی بڑے کے ساتھ ہونے کی صورت میں کم ہو جائے گا۔ نیز بچوں کو یہ تربیت بھی دی جائے کہ انہیں جب کوئی پکڑنا چاہے تو دوہرونا دھونا اور چیخ و پکار شروع کر دیں تاکہ اغوا کرنے والے اس خوف سے گھبرا کر بھاگ جائیں کہ لوگ اکٹھے ہو کر انہیں کہیں پکڑ نہ لیں۔ بچوں کا یہ ذہن بھی بنایا جائے کہ کوئی کتنا ہی لالچ دے، ٹافیاں اور کھلونے دکھائے مگر وہ اُس کے ساتھ نہ جائیں۔ ہمیں گھر میں شروع سے ہی یہ تعلیم و تربیت دی گئی کہ کوئی پیسایا کوئی اور چیز دے بلکہ میری والدہ تو یہاں تک کہتی تھیں کہ اگر کوئی سونے کا ڈھیر بھی تمہارے سامنے کر دے تب بھی اس کے پاس نہیں جانا۔

بچوں کی حفاظت کا وظیفہ

بچوں کی حفاظت کا وظیفہ یہ ہے کہ اَوَّل و آخر ایک بار دُرود شریف اور گیارہ بار ”يَا حَافِظُ يَا حَافِظُ“ پڑھ کر اگر بچوں پر دم کر دیا جائے تو حفاظت کا حصار مل جائے گا اور اِنْ شَاءَ اللہ کوئی انہیں اغوا نہیں کر پائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجلس مکتوبات و تعویذاتِ عطارِیہ کے تحت ملک و بیرون ملک سینکڑوں بلکہ ہزاروں بستے قائم ہیں اور عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں بھی بستہ قائم ہے لہذا تعویذاتِ عطارِیہ کے بستوں سے حفاظت کا تعویذ حاصل کر کے بچوں کو پہنایا جائے تاکہ اگر کوئی انہیں اغوا کرنا چاہے تو اس وقت انہیں چیخ و پکار یاد آجائے اور وہ چیخا پکارنا شروع کر دیں یا اللہ پاک اُن کی مدد کے لیے کسی کو بھیج دے اور اغوا کرنے والے اُسے دیکھ کر بھاگ جائیں یا اغوا کرنے کے لیے جب وہ بچوں کی

طرف ہاتھ بڑھائیں تو اُن پر خوف طاری ہو جائے اور وہ اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہوں تو تعویذ کی برکت سے اللہ پاک کی طرف سے اِس طرح کے اَسباب پیدا ہو سکتے ہیں اور یوں تعویذ کے ذریعے بچوں کی حفاظت کی صورت بن سکتی ہے۔

بڑوں کی حفاظت کا وظیفہ

بڑوں کے لیے حفاظت کا وظیفہ یہ ہے کہ جب وہ وضو کریں تو ہر عضو دھوتے وقت ایک بار ”یا قَادِرُ“ پڑھ لیا کریں مثلاً جب وضو شروع کریں تو سیدھا اور اُلٹا ہاتھ دھوتے ہوئے ایک بار ”یا قَادِرُ“ پڑھ لیں، اسی طرح جب ایک بار کلی کر لیں تو دوسری بار کلی کرنے سے پہلے ایک بار ”یا قَادِرُ“ پڑھ لیں، پھر جب ایک بار ناک میں پانی چڑھالیں تو اب رک جائیں اور ایک بار ”یا قَادِرُ“ پڑھ کر مزید دو بار ناک میں پانی چڑھالیں۔ اسی طرح ہر عضو دھوتے اور سر کا مسح کرتے وقت ایک بار ”یا قَادِرُ“ پڑھ لیں، اِس کے ساتھ ساتھ دُعائیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں مگر دُعائوں کی جگہ دُرود شریف پڑھنا افضل ہے لہذا دُرود شریف پڑھ لیا جائے۔ اگر لوگ اِس طرح احتیاطیں برتیں گے اور اوراد و وظائف پڑھیں گے تو اِن شاءَ اللہ بہتریاں آئیں گی۔

میں پر وضو کرتے ہوئے ”یا قَادِرُ“ پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا واش روم میں میں پر وضو کرتے ہوئے بھی ”یا قَادِرُ“ پڑھ سکتے ہیں؟^(۱)

جواب: آج کل پیسے والے لوگوں کے گھروں میں آسانکٹوں کا پورا انتظام ہوتا ہے اور زبردست ڈیکوریشن ہوتی ہے۔ اسی طرح مُتوسِّط یعنی درمیانے طبقے کے لوگوں اور جو صرف نام کے غریب ہوتے ہیں ان کے گھروں میں بھی ڈیکوریشن اور سجاوٹیں ہوتی ہیں مگر وضو خانہ نہیں ہوتا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ لوگوں میں سے بھی کسی کسی کے گھر وضو خانے کا اہتمام ہوتا ہے حالانکہ گھروں میں وضو خانہ بنانے کی بارہا ترغیب دلائی گئی ہے اور راہ نمائی کے لیے مکتبۃ الہدیٰ کا شائع کردہ ”وضو کا طریقہ“ نامی رسالے میں وضو خانے کا نقشہ بھی چھاپا گیا ہے۔ عام طور پر گھروں میں میں پر وضو کیا جاتا ہے اور میں واش روم کے ساتھ بنا ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! اگر میں واش روم کے ساتھ بنا ہو تو وضو کرتے ہوئے ”یا قَادِرُ“ اور وضو کرنے سے پہلے ”بِسْمِ اللہ“ نہیں پڑھ سکتے۔ چونکہ وضو سے پہلے ”بِسْمِ اللہ“ پڑھنا مُسْتَحَب ہے اور فقط اللہ پاک کا نام لینا

۱۔ یہ سوال شعبۂ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم نے اعلیٰ کا عطا فرمودہ ہے۔ (شعبۂ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

سُنَّتِ مُؤَكَّدہ ہے۔^(۱) اس لیے واش روم میں لگے ہوئے بیسن پر وضو کرنے کے باعث اگر اسے چھوڑنے کی عادت بنائیں گے تو گناہ گار ہو جائیں گے لہذا ایسی صورت میں ”بِسْمِ اللہ“ پڑھنے کے لیے واش روم سے باہر نکلتا ضروری ہو جائے گا۔

W.C اور بیسن دونوں کو الگ الگ کیجیے

اگر واش روم کا احاطہ بڑا ہو تو W.C یا کموڈ (Commode) کو سلائیڈنگ ڈور یا گلاس (یعنی شیش) لگا کر اس طرح کو ر کر لیں کہ یہ دیکھنے میں الگ لگے تو اس صورت میں بیسن پر وضو کرتے ہوئے ”یا قَادِرُ“ اور ”بِسْمِ اللہ“ پڑھنے میں حرج نہیں۔ یاد رہے خالی پلاسٹک کا پردہ لگا کر W.C یا کموڈ کو کو ر کرنے سے کام نہیں چلے گا بلکہ اس کے لیے کسی سولڈ چیز مثلاً لکڑی، سینٹ، اَلُو مینیم یا ہارڈ بورڈ کی دیواریں لگا کر کو ر کرنا ضروری ہے۔ میں نے اپنے گھر کے واش روم میں اور فیضانِ مدینہ میں اپنے زیرِ استعمال واش روم میں W.C کو اسی طرح کو ر کیا ہوا ہے۔ مجھے کبھی کبھار جب ارب پتی لوگوں کے گھروں میں جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو وضو کرنے میں مزہ نہیں آتا کیونکہ بیسن پر کھڑے کھڑے وضو کرنا پڑتا ہے۔ جن گھروں میں بیسن پر وضو کرنا پڑتا ہے یا تو ان گھروں میں بڑے بوڑھے نہیں ہوتے ہوں گے یا پھر بے چارے کھڑے کھڑے وضو کرتے ہوں گے جس کے باعث بے چاروں کی ٹانگوں میں درد ہو جاتا ہو گا اور بسا اوقات وہ گر بھی پڑتے ہوں گے۔ خیال رہے کہ جب بوڑھا آدمی گرتا ہے تو اگر اس کی کسی نازک جگہ پر چوٹ آجائے یا پھر ہڈیاں ٹوٹ جائیں تو وہ اٹھ نہیں سکتا بلکہ اُسے کندھے پر اٹھا کر لے جانا پڑتا ہے اور پھر بے چارے کو تکلیفیں اٹھا کر زندگی کے سال دو سال پورے کرنے پڑتے ہیں کیونکہ کمزور ہونے کے باعث ہڈیاں آسانی سے جڑتی نہیں ہیں۔ آج کل گھروں میں لوگ طرح طرح کی آسانشیں، سوئمٹنگ پول اور حوض بناتے ہیں مگر وضو خانہ بنانے کے لیے اُن کے پاس دو گز جگہ نہیں ہوتی۔ اپنے گھروں میں ایسی جگہ کہ جہاں وضو کرنے میں سستی نہ ہو مسجد کے وضو خانے کی طرح ایک وضو خانہ بنائیے اور اس میں ایک یادِ ول لگائیے اِنْ شَاءَ اللہ وضو کرنے میں بہت سہولت ہو جائے گی۔ اگر اس نیت سے اپنے گھر میں وضو خانہ بنائیں گے کہ اللہ پاک کا نام لے سکیں، دُرودِ پاک پڑھ سکیں اور ”یا قَادِرُ“ پڑھ سکیں تو یہ وضو خانہ بنانا بھی عبادت بن جائے گا۔ وضو خانہ کس طرح بنایا

جائے اس کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ البَیِّنۃ سے ”وضو کا طریقہ“ نامی رسالہ حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجیے، اس رسالے میں وضو خانہ بنانے کے مدنی پھول اور تصویر بھی دی گئی ہے کہ کس طرح وضو خانہ بنانا ہے۔

وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھئے

بیسن پر تو پورا ہاتھ بھی نہیں دھلتا صرف انگلیاں ہی دھل پاتی ہیں کیونکہ بیسن پر ڈک شپ کے چھوٹے سے تل لگے ہوتے ہیں البتہ کچن کے بیسن پر L شپ کے تل لگائے جاتے ہیں لہذا اگر کچن میں وضو کیا جائے تو اللہ پاک کا نام بھی لیا جاسکتا ہے اور قدرے بہتر طریقے سے وضو ہو سکتا ہے مگر کچن کا تل وضو کرنے کے لیے نہیں بلکہ برتن دھونے کے لیے ہوتا ہے۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا:) چونکہ بیسن پر پاؤں دھونا مشکل ہوتا ہے اس لیے بڑے بوڑھے پاؤں دھونے کے لیے غسل خانوں کا رخ کرتے ہیں اور وہاں کھڑے کھڑے تل کھول کر نیچے پاؤں رکھ لیتے ہیں اور پھر تھوڑی دیر بعد تل بند کر کے چل دیتے ہیں اور یوں پاؤں دھوتے ہوئے نہ تو انگلیوں کا خیال کرتے ہیں اور نہ ہی پاؤں کے تلووں کو دیکھتے ہیں کہ اُن پر پانی بہا ہے یا نہیں؟ اسی طرح جب کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھوتے ہیں تو چلو میں تین بار تھوڑا سا پانی لے کے اوپر سے بہا دیتے ہیں۔

(نگرانِ شوریٰ کی گفتگو کو آگے بڑھاتے ہوئے امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا:) اس طرح وضو کرنے سے صرف وضو کی رسم ادا ہوتی ہے۔ آج کل لوگوں کو نہ تو دُرست طریقے سے وضو کرنا آتا ہے اور نہ نماز پڑھنا آتی ہے۔ وضو اور نماز سیکھنے کے لیے جوان اور بزرگ سب سات دن کا ”فیضانِ نماز کورس“ کریں اِنْ شَاءَ اللہ کسی حد تک وضو اور نماز سیکھنے کا موقع ملے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ البَیِّنۃ کی کتاب ”نماز کے احکام“ حاصل کر کے اس کا مطالعہ کریں کہ اس کتاب میں ”وضو کا طریقہ، نماز کا طریقہ، قضا نمازوں کا طریقہ، نمازِ عید کا طریقہ، نمازِ جنازہ کا طریقہ اور ”مسافر کی نماز“ جیسے ضروری مسائل پر مشتمل 12 مدنی رسائل ہیں۔

عبرت ہی عبرت

میری مدنی بیٹیاں ”اسلامی بہنوں کی نماز“ نامی کتاب کا مطالعہ کریں۔ اسلامی بہنوں کے لیے راولپنڈی کی ایک

اسلامی بہن اُمّ الحَسَنین کا واقعہ عبرتناک ہے۔ یہ پہلے عام عورتوں کی طرح ایک ماڈرن خاتون تھیں، چھ سال پہلے انہوں نے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ”فیضانِ شریعت کورس“ میں داخلہ لیا جس کے باعث ان کا دل چوٹ کھا گیا اور یہ مدنی ماحول سے وابستہ ہو کر شرعی پردہ کرنے لگیں۔ بے چاری ۶ مَحْصَنُ الْحَرَام کو اپنے چار بچوں کے ساتھ غالباً روڈ کراس کرنے کے لیے کھڑی تھیں کہ قریب سے گزرنے والی جیپ بے قابو ہونے کی وجہ سے یا بڑیک فیل ہونے کے سبب اچانک ان سے ٹکرا گئی جس کے سبب ان کے تین بچے تو بے چارے ہاتھوں ہاتھ وہیں دم توڑ گئے، ایک بچے نے ہسپتال میں دم توڑا اور اُمّ الحَسَنین کرب و اضطراب اور تکلیف میں رہیں بالآخر انہوں نے بھی ۱۰ مَحْصَنُ الْحَرَام کی رات دم توڑ دیا اور یوں دیکھتے ہی دیکھتے سارا گھر اجڑ گیا اور بچوں کے ابو بے چارے رونے کے لیے اکیلے رہ گئے۔ اللہ پاک اس خاندان پر رحم و کرم فرمائے۔ اس واقعے میں ہمارے لیے عبرت ہے کہ ہم کیا پھول پھاں کریں! بچے اٹھانے اور اغوا کرنے والو تم بھی سُنو! تم نے یہ کیا لگا رکھا ہے؟ ڈاکوؤں تم بھی سُنو! تم نے یہ کیا دہشت پھیلا رکھی ہے؟ دہشت گردو تم بھی سُنو! تم نے یہ کیا مارا ماری لگا رکھی ہے؟ یاد رکھو! تمہارا یہ ذکیٹیاں، چوریاں اور مارا ماری کرنا عارضی ہے، ان کاموں میں تمہارے لیے تھوڑی سی لذت ہے اور پھر اس کے بعد اندھیری قبر بلکہ اس سے پہلے نزع کی سختیاں ہیں۔ موت کا ایک جھٹکا تلوار کے ہزار وار سے سخت تر ہے۔ تلوار کی کاٹ برداشت کرنا تو دُور کی بات ہے اگر کسی کو ایک لاٹھی جو پولیس والوں کے پاس ہوتی ہے جسے اُردو میں بید اور ہماری گجراتی میں نیز کہتے ہیں لگ جائے تو وہ چلا اٹھے گا۔

نزع کی سختیاں

اُمیرُ الْمُؤْمِنین مولا مشکل کُشا حضرت سیدنا عَیْنُ الدِّیْنَ شَیْرِ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے جہاد کی ترغیب دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر راہِ خدا میں شہید نہ ہوئے اور بسترِ پر مرے تو یاد رکھو مر جاؤ گے۔^(۱) مر جاؤ گے یہ بطورِ محاورہ کہا جاتا ہے اور اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ مصیبت میں پڑ جاؤ گے۔ بندے کو نزع کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے، جب رُوح نکلتی ہے تو پاؤں سے نکلتا شروع ہوتی ہے اور جوڑوں پر آکر رک جاتی ہے اور پھر آگے بڑھ کر گلے میں اٹک جاتی ہے۔^(۲) اس دوران

۱..... مکاشفۃ القلوب، الباب الرابع والاربعون فی بیان شدۃ الموت، ص ۱۶۷ ملخصاً۔

۲..... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت وما بعدہ، الباب الثالث، ۲۰۸/۵ ماخوذاً۔

مجرموں کو فرشتے مارتے ہیں، ہم اللہ پاک سے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔ بعضوں کی سکرات کئی کئی دن تک چلتی ہے جسے ڈاکٹر کو ما کا نام دیتے ہیں۔ خیال رہے کہ ہر کو ما سکرات نہیں ہوتا کہ بعض لوگوں کو بے ہوشی کے بعد ہوش بھی آجاتا ہے مگر جسے واقعی سکرات لگتی ہے تو وہ واپس پلٹ کر نہیں آتا۔ ہاں اگر اللہ پاک چاہے تو مردہ بھی زندہ ہو کر کھڑا ہو سکتا ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام نے بھی معجزات کے ذریعے مردے زندہ کیے ہیں، بالخصوص مُردے زندہ کرنا حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیْنَا وَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا مشہور مُعْجَزہ ہے۔ اسی طرح میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مُردے زندہ کیے ہیں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے والد ماجد حضرت سیدنا عبد اللہ اور اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدتنا آمنہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کو وفات کے بعد زندہ کیا، کلمہ پڑھا کر اپنی اُمت میں شامل فرمایا اور شرفِ صحابیت سے نوازا۔^(۱) اسی طرح حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ نے بھی اپنی کرامت سے مُردے زندہ کیے ہیں۔ مرنے کے بعد زندہ ہونے کی یہ چند استثنائی صورتیں ہیں مگر عام طور پر جس پر سکرات طاری ہو اور اس کی رُوح قبض ہو جائے وہ پلٹ کر نہیں آتا۔ سکرات میں شدید تکلیف ہوتی ہے اور مومن کو اس پر اُجر ملتا ہے اور گناہوں کے کفارے ادا ہوتے ہیں جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: موت ہر مومن کے لیے کفارہ ہے۔^(۲) اللہ پاک ہمارے لیے آسانی فرمائے اور ہم دُنیا سے اِس طرح جائیں کہ ہمیں موت کی تکلیف کا احساس نہ ہو! اگر موت کے وقت نگاہوں کے سامنے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے ہوں تو اِنْ شَآءَ اللہ موت کے جھٹکوں کا احساس نہیں ہو گا۔ جس طرح آپریشن کرنے سے پہلے انجکشن لگا کر آپریشن والی جگہ کو سُن یا مریض کو بے ہوش کر دیا جاتا ہے جس کے باعث مریض کو کاٹا بیٹی کا احساس ہی نہیں ہوتا اِسی طرح اگر ہم موت کے وقت سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلووں میں گم ہو جائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ ہمیں موت کی تکلیف کا احساس نہیں ہو پائے گا۔



① الروض الانف، کتاب الحجر، وفاة ائمتہ و حال رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم... الخ، ۱/۲۹۹۔ مشہور مُفسِّر، حَکِیْمُ الْأُمَمَتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مرنے کے بعد دُنیا میں لوٹ کر نہ آنا یہ رُب کا قانون ہے اور حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا پر مُردوں کا زندہ ہو کر آنا یہ ان کی خُصُوصِیَّت ہے قانون اور خُصُوصِیَّات میں فرق ہے۔ یوں ہی حضورِ انور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا اپنے والدین کو زندہ کرنا، انہیں کلمہ پڑھانا، صحابی بنانا حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی خُصُوصِیَّات سے ہے۔ (مرآۃ المناجیح، ۸/۵۵۳)

② شعب الایمان، باب فی الصدق علی المصائب، فصل فی ذکر ما فی الاوجاع... الخ، ۷/۱۷۱، حدیث: ۹۸۸۵۔

سکرات میں گر رُوئے محمد پہ نظر ہو ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مرا دے
گر ترے پیارے کا جلوہ نہ رہا پیشِ نظر سختیاں نزع کی کیوں کر میں سہوں گا یارب!
نزع کے وقت مجھے جلوۂ محبوب دکھا تیرا کیا جائے گا میں شاد مَرُوں گا یارب!
قبر محبوب کے جلووں سے بسا دے مالک یہ کرم کر دے تو میں شاد رہوں گا یارب!

(وسائلِ بخشش)

صبر کا ذہن کیسے بنایا جائے؟

سوال: بعض لوگ اپنے دکھڑے سنار ہے ہوتے ہیں لیکن جب انہیں کوئی صبر کی تلقین کرے تو کہتے ہیں: ”بس اب صبر ہی کر رہے ہیں۔“ تو کیا یہ صبر کہلائے گا؟ نیز صبر کا ذہن کیسے بنایا جائے؟

جواب: حدیثِ پاک میں فرمایا گیا کہ صبر اَوَّل صَدَمے پر ہوتا ہے۔^(۱) بعد میں تو صبر آہی جاتا ہے لہذا زبان سے اپنے دکھڑے سنانا اور پھر کہنا کہ بس اب صبر ہی کر رہے ہیں تو یہ دُرست نہیں۔ یوں ہی بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جب انہیں صبر کرنے کا کہا جائے تو کہتے ہیں: ”سب صبر کا ہی کہتے ہیں لیکن آپ ہمارے مسئلے کا کوئی حل بھی کر دیں۔“

صبر کا ذہن بنانے کے لیے کربلا والوں کی مصیبت کو یاد کیا جائے کہ ان پر کیسے مصیبتوں کے پہاڑ ٹوٹے لیکن انہوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ بعض لوگوں کو جب کربلا والوں کی مثال دے کر صبر کی تلقین کی جاتی ہے تو آگے سے جواب ملتا ہے کہ ”ہم ان جیسے نہیں جو صدمہ برداشت کر سکیں۔“ تو ایسوں کو یوں سمجھایا جائے کہ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہم ان جیسے نہیں لیکن قرآن و احادیث میں بیان کردہ صبر کے فضائل اور ترغیب اُن نفوسِ قدسیہ کے ساتھ خاص تو نہیں بلکہ جو بھی صبر کرے گا اُسے اجر ملے گا لہذا ہمیں بھی صبر کر کے اجر کمانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صبر کرنے والوں کے لیے اللہ پاک نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (پ ۲، البقرة: ۱۵۳) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔“ تو اس آیتِ مبارکہ میں انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ و السَّلَامُ یا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی تَخْصِیص نہیں کی گئی بلکہ جو بھی مسلمان صبر کرے تو اللہ پاک اس کے ساتھ ہے اور جس کے ساتھ اللہ پاک ہو تو اس کی کیا ہی بات ہے۔ اسے

اس مثال سے سمجھیے کہ اگر کسی شخص کو کسی پولیس افسر یا ذنیوی عہدے دار کا ساتھ حاصل ہو تو وہ اپنے آپ کو طاقتور تصور کرتا ہے تو جسے اللہ پاک کا ساتھ مل جائے تو اس مسلمان کی شان کیا ہوگی۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔

مصیبتیں دور کرنے کے وظائف

سوال: پریشانیاں اور مصیبتیں دور کرنے کے کچھ وظائف بھی بتادیجیے۔

جواب: (اس موقع پر رُکن ثور نے فرمایا کہ) شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی کُتُب و رسائل میں کچھ اُوراد و وظائف لکھے ہیں، ان میں سے چند پیش خدمت ہیں، اللہ پاک نے چاہا تو مصائب و آلام سے نجات ملے گی۔ ”یَا مُسَبِّبَ الْأَسْبَابِ“ 500 بار، (اَوَّلِ آخِرِ زُودِ شَرِیف 11، 11 بار) بعد نمازِ عشا قبلہ رُوباؤِ ضوِنگے سر ایسی جگہ پڑھئے کہ سر اور آسمان کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو، یہاں تک کہ سر پر ٹوپی بھی نہ ہو۔ اسلامی بہنیں ایسی جگہ پڑھیں جہاں کسی اجنبی یعنی غیر محرم کی نظر نہ پڑے۔^(۱) (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے مزید وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: اگر گھر کی بالکونی، چھت یا صحن میں کھلا آسمان نظر آرہا ہو تو وہاں بھی یہ وظیفہ پڑھ سکتے ہیں، البتہ اسلامی بہنوں کو یہ احتیاط کرنی ہوگی کہ بالکونی میں جاتے وقت سامنے والے گھر والوں کی نظر نہ پڑے۔

(رُکن ثور نے مزید فرمایا: جن لوگوں کا کام، کاروبار میں دل نہیں لگتا ان کے لیے امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے یہ وظیفہ تحریر فرمایا کہ ”یَا اللَّهُ 101 بار کاغذ پر لکھ کر تعویذ بنا کر بازو پر باندھ لیجئے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ جائز کام دھندے اور حلال نوکری میں دل لگ جائے گا۔“^(۲) اگر گھر میں بیماری اور غربت و ناداری نے بسیرا کر لیا ہو تو بلاناغہ سات روز تک ہر نماز کے بعد ”یَا ذَرَّائِقُ، یَا ذَرَّحُنْ، یَا ذَرَّحِیْمُ، یَا سَلَامُ“ 112 بار پڑھ کر دُعا کیجئے، اِنْ شَاءَ اللَّهُ بیماری، تنگدستی و ناداری سے نجات حاصل ہوگی۔^(۳) اسی طرح اگر آپ چاہتے ہیں کہ چوری سے حفاظت ہو تو ”یَا جَلِیلُ“ (اے بزرگی والے) 10 بار پڑھ کر اپنے مال و اسباب اور رَقم وغیرہ پر دم کر دیجئے اِنْ شَاءَ اللَّهُ چوری سے محفوظ رہے گا۔^(۴)

①..... خود کشی کا علاج، ص ۸۰۔

②..... چڑیا اور اندھاسناپ، ص ۲۹۔

③..... چڑیا اور اندھاسناپ، ص ۳۰۔

④..... چڑیا اور اندھاسناپ، ص ۲۹۔

خوشی و غمی کے رسم و رواج

سوال: ہمارا معاشرہ خوشی اور غمی کی مختلف رسم و رواج میں جکڑا ہوا ہے۔ خاندان کے بڑے بوڑھے بھی ان رسم و رواج کا حصہ بننے پر زور دیتے ہیں تو آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب: یہ بہت اہم اور جامع سوال ہے۔ واقعی ہمارے معاشرے میں خوشی اور غمی کے مواقع پر رسم و رواج کی بھرمار ہے۔ ہر قوم، ہر برادری میں رسم و رواج کا الگ الگ انداز ہے۔ منگنی، شادی، نکاح، ویسے کے مواقع پر مہندی، مایوں اور نہ جانے کیا کیا رُصوم رائج ہیں۔ گھر میں میت ہو جائے تو اس کے اپنے رسم و رواج ہیں۔ معلومات کی کمی کی وجہ سے معاشرے میں اتنا بگاڑ پیدا ہو گیا ہے کہ اللہ کی پناہ۔ بظاہر معاشرے کے سدھار کے امکانات بہت کم نظر آتے ہیں اس لیے کہ اب جہالت اس قدر بڑھ چکی ہے کہ جاہل خود کو جاہل ماننے کو تیار نہیں۔ اگر ایسوں کو غلطی بتائی جائے تو زجوع کرنے کے بجائے بحث و تکرار کرتے ہیں کہ ہمیں نہ سمجھائیں ہمیں سب معلوم ہے۔ خاندان کے بڑے بوڑھے اور عورتیں ان رُصوم کی ایسے پابندی کرتے اور کرواتے ہیں گویا شریعت کا حکم ہو۔ ایسے لوگوں کی اصلاح کیسے ہوگی جو خود کو غلط ماننے کو تیار ہی نہ ہوں۔ خاص کر بوڑھے افراد کو سمجھانا جوئے شیر لانے (یعنی مشکل یا ناممکن کام سرانجام دینے) کے مترادف ہے۔

ہم رسم و رواج کے نہیں شریعت کے پابند ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم رسم و رواج کے نہیں بلکہ قرآن و حدیث کے پابند ہیں۔ ہمیں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکامات کی بجا آوری کرنی چاہیے اور یہ احکامات جاننے کے لیے ہمیں علمائے کرام کَثَمُ اللہُ السَّلَام کا دامن پکڑنا ہوگا۔ گھر میں خوشی غمی کی کوئی بھی تقریب ہو اُسے شریعت کے مطابق بجالانے کے لیے کسی عاشقِ رسول مُفتیِ اسلام سے راہ نمائی لی جائے کہ میری منگنی یا ویسے کی تقریب ہے اس میں مجھے کیا کیا احتیاطیں کرنی چاہئیں۔ موت میت کے موقع پر بھی راہ نمائی لے لی جائے تاکہ تمام امور شریعت کے مطابق کیے جاسکیں۔ معاشرے کو رسم و رواج چھڑا کر شریعت کا پابند بنانے کے لیے دعوتِ اسلامی کو پروان چڑھانا ہوگا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی سے

وابستہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کا یہ ذہن بنا ہوتا ہے کہ ہمیں شرعی احکامات کے مطابق اپنے معاملات بجالانے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کو (تادم بیان و تحریر ۱۹ مَحَرَّمُ الْحَرَامِ ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 ستمبر 2018) تقریباً 38 سال ہونے کو ہیں، مجھ سمیت کئی ایسے افراد ہیں جنہوں نے مدنی ماحول میں رہتے ہوئے بڑھاپے کی دہلیز پر قدم رکھا ہے تو مدنی ماحول سے وابستہ بوڑھے افراد اور عام بوڑھوں میں بہت فرق ہو گا۔ عام بوڑھے لوگ خاندانی رسم و رواج کو ترجیح دیں گے جبکہ مدنی ماحول سے وابستہ بوڑھے مدنی ذہن ہونے کی وجہ سے شریعت کی پابندی کرتے ہیں۔ دعوتِ اسلامی کا مدنی پیغام دُنیا بھر میں پہنچانے کے لیے خوب خوب مدنی قافلوں میں سفر کیجئے اور اپنی اصلاح کے لیے مدنی انعامات پر عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کیجئے۔ بعض لوگ مدنی ماحول سے تو وابستہ ہوتے ہیں لیکن ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کے بجائے فقط بڑی راتوں کے اجتماعات میں آتے ہیں تو ایسوں کو چاہیے کہ علمِ دین سیکھنے کے لیے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع اور مدنی مذاکرے میں شرکت کریں اور مدنی قافلوں کے مسافر بنیں۔ بچہ بھی تو مسلسل اسکول، کالج اور یونیورسٹی جا کر ہی میٹرک اور اعلیٰ ذہنی تعلیم حاصل کر پاتا ہے تو اسی طرح علمِ دین سیکھنے کے لیے بھی مسلسل کوشش ضروری ہے۔

پڑھے لکھے جاہل سے مراد

سوال: آپ اپنی گفتگو میں پڑھے لکھے جاہلوں کا تذکرہ کرتے ہیں، تو یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی پڑھنے لکھنے کے باوجود جاہل ہو؟^(۱)

جواب: پڑھے لکھے جاہلوں سے میری مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو ذہنی تعلیم حاصل کر کے اعلیٰ ڈگریاں لے لیتے ہیں لیکن دینی تعلیم میں بالکل کورے کے کورے ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ انہیں دُرست طریقے سے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اور وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ کہنا نہیں آتا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صحیح تلفظ سے نہیں پڑھ سکتے۔ سُبْحٰنَ اللّٰهِ کو سُبْحٰنَ اللّٰہ اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کو اَلْهَمْدُ لِلّٰہ پڑھتے ہیں۔ ذہنی تعلیم میں اعلیٰ ڈگریاں حاصل کرنے والے قرآنِ کریم کو دیکھ کر نہیں پڑھ سکتے۔ ان میں سے جنہیں مان ہے کہ ہمیں نماز اور قرآنِ کریم آتا ہے تو وہ بھی جب کسی قاری صاحب کو سنائیں گے تو حقیقت کھل جائے گی کہ یہ مان بالکل غلط تھا۔ جو بندہ قرآنِ کریم کو دیکھ کر بھی نہ پڑھ سکے تو اسے

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

پڑھا لکھا کیسے کہہ سکتے ہیں! افسوس! اب مسلمان کے پاس دینی تعلیم کے لیے وقت ہی نہیں۔ دنیوی تعلیم کے حصول میں پیسا اور عمر کا قیمتی حصہ ہر ایک لگا رہا ہے حالانکہ اس کا نفع صرف دنیا کی حد تک ہے۔

جہیز کی نمائش کرنا کیسا؟

سوال: بعض جگہ یہ رواج ہے کہ جہیز میں دیئے گئے سامان کو باقاعدہ سجا کر مہمانوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے، بعض جگہ ایک شخص کھڑے ہو کر اعلان بھی کر رہا ہوتا ہے کہ یہ سونے کا سیٹ اتنے تولے کا ہے تو یہ سب کرنا کیسا؟

جواب: جہیز کی نمائش کرنے میں کوئی شرعی ممانعت تو نظر نہیں آتی البتہ اس میں اخلاقی اور معاشرتی خرابیاں ضرور ہیں۔ معاشرے میں نمود و نمائش کا شوق اس قدر سرایت کر چکا ہے کہ مسجد میں چندہ دیتے وقت بھی خواہش کی جاتی ہے کہ نام لے کر دُعا کی جائے تاکہ لوگوں کو بھی پتا چل جائے کہ مابدولت نے مسجد کو چندہ دینے کا احسان کیا ہے۔

اپنے نفس کی تربیت کیسے کریں؟

سوال: تُرکی سے آئے ہوئے اسلامی بھائی کا سوال ہے کہ ہم اپنے نفس کی تربیت کس طرح کریں؟

جواب: نفس کی تربیت یہ تو بہت طویل موضوع ہے، آج کل بچے کی تربیت ناکوں چنے چبوا دیتی ہے۔ نفس تو ہے ہی بڑا

مَکَّار، دغا باز اور شرارتی کہ نیکیاں دکھا کر گناہ کروا دیتا ہے اور بندہ سمجھتا ہے میں نیکی کر رہا ہوں۔ نفس کی تربیت کے لیے بعض اوقات اس کے خلاف کرنا ہوتا ہے مثلاً نفس بولے ٹھنڈا پانی پیو تو تم گرم پیو، نفس بولے گرم کھانا کھاؤ تم ٹھنڈا کھاؤ، نفس بولے بریانی کھاؤ تو تم روٹی کھاؤ، اس طرح نفس کی مخالفت نفس کو تھکاتی ہے۔ اس کے علاوہ اللہ پاک سے دُعا بھی

کرتے رہنا چاہیے کہ اللہ پاک ہمیں نفس کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یاد رکھیے! نفس کی تین قسمیں ہیں: (۱) نَفْسِ اَمَّارَہ (۲) نَفْسِ لَوَّامَہ (۳) نَفْسِ مُطْمَئِنِّہ۔ نَفْسِ اَمَّارَہ: یہ وہ

ہے جو گناہوں میں ڈالتا ہے اور لذتوں میں پھنساتا ہے۔ نَفْسِ لَوَّامَہ: یہ وہ ہے جب بندہ کچھ غلط کام کر لیتا ہے تو یہ اسے

ملامت کرتا ہے جس کے باعث بندے کو شرمندگی ہوتی ہے اور احساس ہوتا ہے کہ یہ میں نے غلط کیا۔ نَفْسِ مُطْمَئِنِّہ:

(جو بند گانِ خُدا کو ذکرِ خُدا سے سکون پہنچاتا ہے۔) یہ سب سے اچھا ہے اللہ پاک ہمیں نَفْسِ مُطْمَئِنِّہ کی سعادت نصیب

فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاوِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۱)

شافعی مذہب والے حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

سوال: عمان سے آئے ہوئے عمانی اسلامی بھائی سوال کر رہے ہیں کہ میں شافعی (یعنی حضرت سیدنا امام شافعی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے مذہب کا پیروکار) ہوں اور یہاں (عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں) عصر کی نماز حنفی مذہب کے مطابق تاخیر سے ہوتی ہے تو کیا مجھے اجازت ہے کہ میں جماعت چھوڑ کر اوّل وقت میں اپنے مذہب پر نماز پڑھوں یا جماعت کے ساتھ حنفی مذہب پر ہی نماز پڑھوں؟

جواب: عصر کا وقت غروبِ آفتاب تک باقی ہوتا ہے اور اس سے تقریباً 20 منٹ پہلے وقتِ کراہت شروع ہو جاتا ہے۔ مکروہ وقت سے پہلے پہلے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ بہر حال شافعی مذہب والے حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ہاں اگر حنفی امام کوئی ایسا فعل کرے جس سے شافعی مذہب کے مطابق وضو ٹوٹ جاتا ہو یا نماز ہی نہ ہوتی ہو تو ایسی صورت میں شافعی مذہب والا حنفی امام کی اقتدا نہیں کر سکتا۔ (۲)

مدنی ماحول سے وابستگی اور دین کا دفاع

سوال: یو کے سے آئے ہوئے اسلامی بھائی نے اپنے تاثرات دیتے ہوئے (۱۹ مَحَرَّمُ الْحَمَام ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 ستمبر 2018 کو) امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعْلَیَہِ کی بارگاہ میں عرض کی: میں نے کم و بیش پانچ سال پہلے اسلام قبول کیا تھا اور آپ کی زیارت کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

①..... تفسیر صراطِ الجنان، پ ۳۰، الفجر، تحت الآیۃ: ۲۸، ماخوذاً۔

②..... اسی طرح کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اگر معلوم ہے کہ اس وقت امام میں وہ بات ہے جس کے سبب میرے مذہب میں اس کی طہارت یا نماز فاسد ہے تو اقتدا حرام اور نماز باطل، اور اگر اس وقت خاص کاحال معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ یہ امام میرے مذہب کے فرائض و شرائط کی احتیاط نہیں کرتا تو اس کی اقتدا ممنوع اور اس کے پیچھے نماز سخت مکروہ اور اگر معلوم ہے کہ میرے مذہب کی بھی رعایت و احتیاط کرتا ہے یا معلوم ہو کہ اس نماز خاص میں رعایت کئے ہوئے ہے تو اس کے پیچھے نماز بلا کراہت جائز ہے جبکہ سُنَّی صَحِیْحُ الْعَقِیْدَۃِ ہونہ غیر مقلد کہ اپنے آپ کو شافعی ظاہر کرے اور اگر کچھ نہیں معلوم تو اس کی اقتدا مکروہ تخریبی۔

(فتاویٰ رضویہ، ۶/۵۷۷)

جواب: (اس پر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے انہیں اصلاح کے مدنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول مت چھوڑنا اِنْ شَاءَ اللہ اس میں آپ کے دین مذہب کا دفاع (Defence) ہوتا رہے گا۔ اللہ پاک کرم فرمائے حالات اگرچہ یہاں (وطنِ عزیز پاکستان) کے بھی صحیح نہیں ہیں مگر آپ کے ہاں (یو کے کا) ماحول بہت زیادہ خراب ہے، گناہوں کا سیلاب آیا ہوا ہے اور غیر مسلموں کی اکثریت ہے۔ وہاں عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہیں گے اور ان کے ہمراہ سنّتوں کی تربیت کے مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے اِنْ شَاءَ اللہ اسلام میں ترقی کرتے رہیں گے۔ میرے لیے بے حساب مغفرت کی دُعا کیجئے گا۔

ترکی کے بارے میں تاثرات

سوال: کیا آپ کبھی ترکی گئے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: ابھی (۱۹ مئی ۲۰۲۰ء مطابق 29 ستمبر 2018) تک تو ترکی نہیں گیا لیکن جانے کا بہت دل کرتا ہے۔ بس سستی اور صحت رکاوٹ بن رہی ہیں۔ وہاں استنبول میں توپ کاپی میوزیم (Topkapi palace museum) ہے، جس میں سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعمال شدہ نعمتیں ہیں جن کی زیارت کرنے کی میری خواہش دعوتِ اسلامی بننے سے بھی پہلے کی ہے، لیکن اس وقت جانے کے اسباب نہ تھے، اب جاتا تو سکتا ہوں مگر صحت اور دیگر عوارض رکاوٹ بن رہے ہیں۔ وہاں صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عنہم کے مزارات بھی ہیں، اللہ پاک چاہے گا تو حاضری ہو جائے گی۔

ابھی سفرِ مدینہ کر لیا ہے جس سے دل کا ذریعہ کھلا ہے کہ سفرِ حج کی آزمائشیں، تکلیفیں کعبہ شریف کا طواف اور سعی میں جو تھکن ہوتی ہے وہ سب بھی تو برداشت ہو گئی ہیں۔ مگر کرم کی جو بارشیں حَرَمِ مَیْنِ طَبِیئِیْن دَاخِلُہَا اللہ شَفَاؤُ تَعَطِّیَا میں ہیں وہ معلوم نہیں کہ دوسری جگہوں پر بھی ہیں یا نہیں، دوسری جگہوں میں اگر آزمائش ہو گئی تو پھر کیا کریں گے۔ یوں کئی طرح کے خوف لاحق ہیں کیونکہ صحت کے اعتبار سے اب ہمت نہیں ہو رہی۔ اللہ پاک چاہے گا تو ہمت بھی آجائے گی۔ مجھے جیتے جی استنبول کے توپ کاپی میوزیم کی زیارت کرنی ہے، پھر وہاں کے اسلامی بھائیوں سے بھی ملنا ہے۔ ترکی میں دعوتِ اسلامی کے بہت اہلِ محبت ہیں، میں ان کے عشقِ رسول سے بڑا متاثر ہوا ہوں، ان لوگوں نے مسجدِ نبوی شریف

عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ کی تعمیر کا جو کام کیا ہے اس کی تاریخ پڑھ کر حیرت ہوتی ہے، ایک ایک پتھر کو مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَةٍ ذَاکَا اللہُ تَعَالٰی تَعْلٰی سے باہر جا کر تراشتے تھے تاکہ ہتھوڑی کی آواز سے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تکلیف نہ ہو۔ پھر پتھر اور سلیپ وغیرہ کو لگاتے ہوئے دُرس ت کرنے کے لیے جو ہتھوڑی بہت ہتھوڑی استعمال کرنے کی ضرورت پڑتی تو یہ لوگ ہتھوڑی پر بڑبڑلیٹ کر استعمال کرتے تاکہ آواز پیدا نہ ہو اور یہ سارا کام کرنے والے حُظَّافِ کرام تھے۔ اس طرح انہوں نے ادب و احترام کے ساتھ مسجد نبوی شریف عَلَی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام کی تعمیر کا کام کیا۔^(۱)

میرے آقا کو کتنا صدمہ پہنچتا ہوگا!

اب تو ایسی ہیوی مشینیں چل رہی ہوتی ہیں کہ اللہ پاک کی پناہ، ایک بار میں مسجد نبوی شریف عَلَی صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَام میں غالباً سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پشتِ اطہر کی جانب والے حصے میں پناہ لیے ہوئے تھا کہ مسجد نبوی کی زمین لرز نے لگی، یہ اللہ پاک کی رحمت ہے کہ مجھ پر خوف طاری نہیں ہوا بلکہ میں نے کہا کہ لگتا ہے بقیع کی آرزو پوری ہو رہی ہے۔ میں سمجھا کہ زلزلہ (Earthquake) ہو رہا ہے، ابھی زمین بھٹی اور میں اندر گیا، میں سنبھل کر بیٹھ گیا اور کلمہ شریف وغیرہ پڑھنے لگا۔ مگر میرا ایسا نصیب کہاں! بہر حال زمین تھم گئی۔ پھر میری توجہ اس طرف گئی کہ اس وقت تعمیرات کے سلسلے میں بہت ہیوی مشینیں کام کر رہی ہیں جس کے صدمے سے وہ مبارک زمین ہل رہی تھی۔ مجھے مشین چلانے والوں پر بہت دکھ ہوا کہ ان ہیوی مشینوں کے چلنے سے ہم جیسوں کو تکلیف ہو رہی ہے تو میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کتنا صدمہ پہنچتا ہوگا۔ یہ میرے جذبات ہیں اور میں عشقِ رسول اور محبتِ رسول کی بات کر رہا ہوں کیونکہ ہم عشق کے بندے ہیں کیوں بات بڑھائی ہے۔

مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَةٍ کا ادب و احترام

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ بِہِمْ حَضْرَتِ سَیِّدَتِنَا عَاشِرَةِ صِدِّیْقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مدینے شریف میں کسی کو کیل نہیں ٹھوکنے دیتی تھیں کہ یہاں میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آرام فرما ہیں انہیں تکلیف ہوگی۔^(۲) اس وقت لوگ ایسے ٹھوک ٹھاک والے سب

① تاریخِ مسجد و حجاز، مقدمہ، ص ۱۱۳ تا ۱۱۴۔

② الدبرۃ الصغیرۃ، الباب الخامس عشر، ص ۱۳۹ تا ۱۴۰۔

کام مَدِیْنَةُ مَنُوْرَکَ زَادَہَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا سے باہر جا کر کرتے تھے، مدینے شریف کا ایسا ادب تھا کہ وہاں استنجا کرنے کے بجائے مدینے شریف سے باہر ایک مَخْصُوص مقام پر جایا کرتے تھے۔ اس وقت کا سارا مدینہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب مسجد نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا السَّلَام کا حصّہ بن گیا ہے، اب مَدِیْنَةُ مَنُوْرَکَ زَادَہَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِیْمًا کا شہر کافی وسیع ہو گیا ہے یہ بھی اگرچہ مدینہ ہی ہے لیکن حقیقت میں جو اس مُبَارَک دور کا اصل مدینہ تھا وہ پورا مسجد نبوی میں شامل ہو گیا ہے۔

تذکرہ مولانا روم

سوال: مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ کا عَزْر مُبَارَک کہاں ہے؟ نیز ان کی زندگی کا کوئی واقعہ بھی بیان فرما دیجیے۔^(۱)

جواب: حضرت سَیِّدُنَا جَلَالُ الدِّیْن رُوْمی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ اور ان کے پیر و مُرشد حضرت سَیِّدُنَا شَمْس تبریزی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ دونوں کے مزارات تُرکی میں ہیں۔ اللہ پاک ان کے مزارات کی حاضری نصیب فرمائے۔ مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ کا واقعہ بڑا مشہور ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ ایک حوض کے کنارے اپنے کام (یعنی دَرس و تدریس) میں مصروف تھے، سامنے چند کتابیں رکھی ہوئی تھیں، اچانک حضرت سَیِّدُنَا شَمْس تبریزی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ اس طرف آ نکلے اور آپ سے پوچھا: یہ کیا ہے؟ آپ نے جواب دیا: یہ میری کتابیں ہیں، ان میں میرا علم ہے۔ حضرت سَیِّدُنَا شَمْس تبریزی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ نے وہ کتابیں اٹھائیں اور حوض میں ڈال دیں۔ مولانا روم گھبرا گئے اور کہا کہ اب میں کیا کروں میں تو خالی ہو گیا، آپ نے میری ساری کتابیں حوض میں ڈال دیں۔ (ان کی گریہ و زاری دیکھ کر) حضرت سَیِّدُنَا شَمْس تبریزی رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ نے وہ کتابیں جو پانی میں ڈوب گئی تھیں نکال نکال کر انہیں دینی شروع کر دیں جن پر پانی کا کوئی اثر نہیں تھا۔ یہ کرامت دیکھ کر مولانا روم رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِہ ان سے متاثر ہوئے کہ یہ تو بآکرامت و اِلٰہ ہیں اور ان کے مُرید ہو گئے اور پھر اس پر ایک شعر کہا:

مولوی ہرگز نشد مولائے روم تا غلام شمس تبریزی نشد^(۲)

یعنی مولوی ہرگز مولائے روم نہ بنا جب تک اس نے شمس تبریزی کی غلامی اختیار نہ کی، میرے پاس جو کچھ ہے اور میں جو کچھ بنا ہوں یہ سب شمس تبریزی کی غلامی کا صدقہ ہے۔

۱..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۲..... زیاراتِ تُرکی، ص ۹۱۔

حضرت سیدنا شمس تبریزی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ یہ مولانا رُوم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پیرو مُرشد ہیں۔ مگر ان کی شہرت کم اور مولانا رُوم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی شہرت زیادہ ہے۔ مولانا رُوم کی مثنوی شریف بہت مشہور ہے جسے عام طور پر مثنوی مولانا رُوم کہا جاتا ہے، یہ ضخیم کتاب ہے، اس کے کئی حصے ہیں، اس میں بڑے نصیحت آموز واقعات ہیں۔ (اصل کتاب فارسی میں ہے لیکن) اس کے اُردو میں تراجم بھی دستیاب ہیں۔ اللہ پاک ان دونوں ہستیوں پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے صدقے ہم سب کو بے حساب مغفرت سے مُشرّف فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَوْمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نمازِ جنازہ میں سلام کب پھیرا جائے؟

سوال: نمازِ جنازہ میں سلام تاہم چھوڑ کر پھیرنا چاہیے یا تاہم باندھے ہوئے بھی پھیر سکتے ہیں؟ (ہند سے سوال)

جواب: نمازِ جنازہ میں سلام تاہم چھوڑ کر پھیرنا چاہیے۔^(۱) پہلے تاہم چھوڑنے ہیں پھر سلام پھیرنا ہے۔

مرنے کے بعد انسان کی رُوح کہاں رہتی ہے؟

سوال: کیا انسان کی رُوح ہمیشہ قبر میں رہتی ہے؟ (ہند سے سوال)

جواب: رُوحوں کے مقام حسبِ مراتب جُدا ہیں۔ بعض غیر مُسلموں کی رُوحیں ان کے مرگھٹ میں قید ہوتی ہیں تو بعض کی دیگر مقامات پر۔ اسی طرح مسلمانوں کی رُوحوں کے بھی مختلف مقامات ہیں بعض مُومنین کی رُوحیں ان کی قبر کے پاس رہتی ہیں تو بعض کی رُوحیں آبِ زمزم کے کنوئیں میں اور انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللہُ السَّلَام اور وہ مسلمان جن پر اللہ پاک کرم فرمائے گا ان کی رُوحیں اَعْلٰی عَلَیِّیْن میں ہوتی ہیں، یہ سب سے اَعْلٰی درجے کا مقام ہے، جس کا جیسا مرتبہ ہوتا ہے اس کے مطابق اس کی رُوح کا مقام بھی ہوتا ہے۔^(۲)

بہر حال رُوح مسلمان کی ہو یا غیر مُسلم کی اس کا اپنے بدن سے تعلق باقی رہتا ہے اگرچہ بدن گل سڑ جائے۔ ”عَجَبُ الدُّنْب“ ایک معمولی دُورہ ہوتا ہے جو خوردبین سے بھی نظر نہیں آتا، نہ اسے آگ جلا سکتی ہے اور نہ ہی زمین اسے گلا سکتی

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۴۰۔

۲..... اَعْلٰی حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: رُوح کا مقام بعد موت حسبِ مراتب مختلف ہے۔ مسلمانوں میں بعض کی رُوحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہِ زمزم میں اور بعض کی آسمان و زمین کے درمیان اور بعض آسمانِ اَوَّل دُومِ ہفتم تک اور بعض اَعْلٰی عَلَیِّیْن میں اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں زیرِ عرش ثُور کی قدیلوں میں۔ کفار میں بعض کی رُوحیں چاہِ وادیِ بَرہوت میں، بعض کی زمین دُومِ سومِ ہفتم تک، بعض سِجِّین میں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۵۸)

ہے، یہ ذرہ باقی رہتا ہے، اسی سے بدن کی دوبارہ ترکیب ہوگی، اس کے ساتھ رُوح کا تعلق باقی رہتا ہے۔^(۱)

دوپیروں کا مُرید ہونے والا کس کا مُرید کہلائے گا؟

سوال: اگر کوئی شخص دوپیروں کا مُرید ہوا تو وہ ان دونوں میں سے کس کا مُرید کہلائے گا؟ (بہاولپور سے سوال)

جواب: پہلے جس کا مُرید ہوا تھا اگر اس کی بیعت نہیں توڑی تھی یا اُس سے عقیدت ختم نہیں ہوئی تھی تو اسی کا مُرید ہے۔

ایک مُرید کے دوپیر نہیں ہو سکتے

سوال: کیا ایک وقت میں دوپیر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے اس کی مثال دی ہے کہ جس طرح ایک

عورت کے (ایک وقت) دو شوہر نہیں ہو سکتے ایسے ہی ایک مُرید کے دوپیر نہیں ہو سکتے۔^(۲)

مَدَنی مذاکرے کے دوران آپ کیا پیتے ہیں؟

سوال: آپ مَدَنی مذاکرے کے دوران مٹی کے پیالے میں کیا پیتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: جب میں مَدَنی مذاکرے کے لیے آتا ہوں تو عموماً چائے پیتا ہوں پھر کچھ دیر بعد پانی پیتا ہوں۔ اگر مَدَنی مذاکرہ کافی

دیر تک جاری رہتا ہے تو طاقت کا شربت پیتا ہوں۔ عموماً ڈاکٹر حضرات مریضوں کو یہ شربت پینے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لہذا کوئی بھی اسلامی بھائی ڈاکٹر کے مشورے کے بغیر ایسا کوئی شربت استعمال نہ کرے۔

تبلیغ دین میں مساجد کا کردار

سوال: دین متین کی ترویج و اشاعت میں مساجد کا بہت بڑا کردار ہے، دعوتِ اسلامی کی مجلس ”امامت کورس“ منبر و

محراب کو مضبوط کر کے مساجد کے ذریعے محلے میں عشقِ رسول کی خوشبوؤں کو عام کرنے کے مُقَدِّس جذبے کے تحت

پانچ ماہ، دس ماہ کے امامت کورس کا اہتمام کرتی ہے۔ دُنیا بھر میں امامت کورس کے دَرَجات بڑھانے کے لیے کثیر اُستاذہ

کی ضرورت ہے اس سلسلے میں 14 اکتوبر 2018 بروز اتوار سے عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المَدینہ (کراچی) میں

① بہارِ شریعت، ۱/۱۱۲، حصہ: ۱۔

② فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۰۳۔

12 دن کا معلمِ امامت کو رس شروع کیا جا رہا ہے جس میں جامعۃ المدینہ کے فارغ التحصیل مدنی اسلامی بھائی اور تجوید و قرأت پڑھے ہوئے عاشقانِ رسول داخلہ لے سکیں گے۔ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ امامت کی اہمیت پر کچھ مدنی پھول بھی بیان فرما دیجیے اور عاشقانِ رسول کو اپنی زبانِ فیض رساں سے 14 اکتوبر 2018 سے شروع ہونے والے امامت کو رس کی ترغیب بھی دلا دیجیے۔ (رکنِ شوریٰ کا سوال)

جواب: سُبْحَنَ اللہ سوال کے اندر ہی دعوت بھی دے دی گئی ہے اور امامت کی اہمیت کو بھی بہت خوبصورت الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ ہمیں امام اس لیے چاہیے کہ وہ محلے میں عشقِ رسول کی خوشبوئیں پھیلانے یا بالکل دُرست بات ہے کہ امام اگر عاشقِ رسول ہو تو اُس کے ذریعے محلے کے لوگوں میں عشقِ رسول بڑھتا ہے۔ اس کا یوں اندازہ کیجیے کہ ہمارے گھر والے اولڈ سٹی ایریا باب المدینہ (کراچی) کے ایک علاقے گوگلی میں رہائش پزیر ہو گئے اس وقت میری عمر صرف چھ ماہ تھی۔ اس محلے میں عاشقانِ رسول کی مسجد تھی، اس مسجد میں بارہویں کے 12، مُحَرَّمُ الْحَرَام میں 10 اور رَجَبُ الْہُرَجَب میں خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی چھٹی کے چھ وعظ ہوا کرتے تھے۔ نعت خواں نعتیں پڑھتے، صلاۃ و سلام ہو تا بلکہ امام صاحب خود بھی صلاۃ و سلام پڑھا کرتے تھے۔ پھر محفل کے اختتام پر شیرینی تقسیم کی جاتی تو ہم دوڑ کر لائن بنالیتے تھے۔ شیرینی میں عام طور بسکٹ یا بوندیاں تقسیم ہوتیں، اگر بڑی رات کی محفل ہوتی تو اس میں کیک بانٹے جاتے تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے ہوش سنبھالا صلاۃ و سلام کی آوازیں کانوں میں رس گھولتی رہیں نیز محافل سے ملنے والی شیرینی سے ایسی مٹھاس نصیب ہوئی کہ اللہ پاک کے کرم سے ہمارے عقیدے بھی میٹھے ہو گئے اور اب مجھے لاکھوں عاشقانِ رسول کی صحبت میسر ہے۔

یہ سب اس وجہ سے ہوا کہ ہمارے علاقے میں عاشقانِ رسول کی مسجد تھی اور میرے بڑے بھائی عَبْدُ الْغَنِی مَرحوم جن کی ۱۵ مُحَرَّمُ الْحَرَام کو برسی ہوتی ہے وہ مجھے نماز فجر کے لیے مسجد لے کر جاتے تھے یوں ہی ہمارا بقیہ نمازیں پڑھنے کا بھی معمول تھا۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا مسجد کا ہی رخ کیا اور خوش قسمتی سے مسجد بھی یَا رَسُوْلَ اللہ کہنے والوں کی ملی جس میں سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس انداز میں اسْتِغَاثَہ کیا جاتا: ”چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے“ ہر سال اس مسجد میں جشنِ عیدِ میلادُ النَّبِی کے موقع پر موعئے مبارک کی زیارت کروائی جاتی تھی۔ اگر خدا ناخواستہ

کسی اور کی مسجد ہوتی اور یہ سب ماحولِ میسر نہ آتا، وہاں کا امام عاشقِ رسول نہ ہوتا تو نہ جانے کیا معاملہ ہو جاتا۔ یاد رکھیے! یہ دور بہت زیادہ فتنوں کا دور ہے اس میں اپنے اور اپنے گھر والوں کے عقائد و نظریات کی حفاظت کی کوشش کیجیے۔

لباسِ خضر میں ہزاروں راہ زن پھرتے ہیں اگر جینے کی تمنا ہے تو کچھ پہچان پیدا کر پیارے پیارے اسلامی بھائیو! امام اپنے محلے کا بے تاج بادشاہ ہوتا ہے لہذا جو اسلامی بھائی امامت کو رس کر سکتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ امامت کو رس کریں، نیز جن اسلامی بھائیوں میں 14 اکتوبر 2018 بروز اتوار کو شروع ہونے والے معلم امامت کو رس میں داخلہ لینے کی شرائط پائی جائیں (یعنی وہ جامعۃ الہدیٰ سے فارغ التحصیل ہوں یا پھر انہوں نے تجوید و قراءت سیکھی ہوئی ہو) تو یہ اس کورس میں داخلہ لیں۔ امامت کو رس کرنے والے اسلامی بھائیوں کو امامت کے مسائل سکھائے جائیں گے۔ جو اسلامی بھائی پہلے سے ہی ان مسائل سے آگاہ ہوئے تو ان کے مسائل مزید پختہ ہو جائیں گے۔ گویا امامت کو رس میں وہ سب کچھ سکھایا جائے گا جو ایک امام کو آنا چاہیے۔ امامت کو رس مکمل کر کے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ جب یہ اسلامی بھائی امامت کے لیے کسی مسجد میں اپنی خدمات سر انجام دیں گے تو مدینہ مدینہ (یعنی بہت اچھا) ہو جائے گا، ان کے حسنِ اخلاق کے باعث محلے کی بڑی تعدادِ اِنْ شَاءَ اللہ خوش عقیدہ ہو جائے گی۔

اجتماعی اعتکاف کے فوائد و برکات

سوال: جو اسلامی بھائی اعتکاف کرنے کے بعد مدنی ماحول سے دُور ہو جاتے ہیں انہیں دوبارہ مدنی ماحول میں کیسے لایا جائے؟

(عالمی مدنی مرکز میں موجود ایک اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: اعتکاف کرنے کے بعد سارے مُعْتَكِفِیْنَ مدنی ماحول سے دُور ہو جاتے ہوں ایسی بات نہیں۔ اگر ایسا ہوتا تو آج ہمیں یہ بہاریں نظر نہ آتیں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ اسلامی بھائیوں کی کثیر تعداد اعتکاف کی وجہ سے ہی مدنی ماحول میں آئی ہے۔ دعوتِ اسلامی کے مفتی فضیل رضا (دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ) کے دعوتِ اسلامی سے وابستہ ہونے کا سبب بھی اعتکاف ہی بنا، انہوں نے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے کا واقعہ خود بتایا تھا کہ یہ پہلے مَدْرَسَةُ الہدیٰ برائے بالغان میں پڑھنے آتے تھے پھر انہوں نے دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں ہونے والے

اجتماعی اعتکاف میں شرکت کی۔ اس اعتکاف کی برکت سے ان پر ایسا رنگ چڑھا کہ انہوں نے درس نظامی (یعنی عالم کورس) شروع کر دیا اور آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے قابلِ فخر مفتی ہیں بلکہ مفتیِ اسلام بن چکے ہیں۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے کئی مُبَلِّغِین اور ذُمّہ داران ہوں گے جنہوں نے اعتکاف کی وجہ سے مَدَنی ماحول کو اپنا یا ہوگا، ممکن ہے کہ کئی اراکین شوریٰ بھی ایسے ہوں جو اعتکاف کی برکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوئے ہوں۔

نگرانِ شوریٰ حاجی ابو حامد محمد عمران بھی اعتکاف ہی کی وجہ سے مَدَنی ماحول میں آئے تھے۔ اعتکاف کرنے سے پہلے انہوں نے مَدَنی ماحول میں آنا جانا شروع کر دیا تھا جس کی وجہ سے ان پر کچھ نہ کچھ اثر ہوا، پھر جب انہوں نے اعتکاف کیا تو ان کی دُنیا ہی بدل کر رہ گئی۔ یہ اپنے اس اعتکاف کا ماحول خود بیان کرتے ہیں کہ ”جب میں اعتکاف میں بیٹھا تو میرے دوست مجھ سے ملنے آتے تھے چونکہ میں خود بھی مذاقِ مسخری کا عادی تھا تو وہ مجھے بولتے کہ یہ سارے ڈرامے چھوڑ۔ کیا تو مولانا لوگوں کو تنگ کرنے کے لیے بیٹھ گیا ہے؟ مگر میں بالکل سنجیدہ ہو گیا اور ان سے ایسا کوئی مذاق نہ کیا۔“ پھر نگرانِ شوریٰ پر اعتکاف کا ایسا رنگ چڑھا کہ آج وہی عمران نگرانِ شوریٰ بن کر لوگوں کے سامنے موجود ہیں اور دُنیا کی بہت بڑی تعداد ان کی عقیدت مند ہے۔ اکثریت ان کے بیان سے مطمئن ہوتی ہے نیز ان کا بیان سننے والے اپنے اندر تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ساری بہاریں اعتکاف کی وجہ سے ہی ہیں اس کے باوجود اگر کوئی شخص اعتکاف کرنے کے بعد بھی نیکیوں کی راہ پر نہیں آتا اور اس کے اندر کسی قسم کی تبدیلی نہیں ہوتی تو یہ اس کا اپنا نصیب ہے۔

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ تابعی بزرگ ہیں ان کے فرمان کا خلاصہ ہے: بعض لوگ علمِ دین حاصل کرتے ہیں اس کے باوجود سُدھرتے نہیں بلکہ ان میں خوب بگاڑ ہوتا ہے جو فساد کا باعث بنتا ہے۔^(۱) یعنی اگر کسی کے دل

۱..... حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: علم کی مثال تو بارش کے اُس پانی کی طرح ہے جو آسمان سے صاف و شفاف اور میٹھا نازل ہوتا ہے اور درخت اُس کو اپنی شاخوں کے ذریعے جذب کر لیتے ہیں۔ اب اگر درخت کڑوا ہوتا ہے تو بارش کا پانی اُس کی کڑواہٹ میں اضافہ کرتا ہے اور اگر وہ درخت میٹھا ہوتا ہے تو اُس کی میٹھاس میں اضافہ کرتا ہے بس یوں ہی علم بذاتِ خود تو فائدے کا باعث ہے مگر جب خواہشاتِ نفس میں گرفتار انسان اسے حاصل کرتا ہے تو یہ علم اُس کے تکبر میں مبتلا ہونے کا سبب بن جاتا ہے اور جب شَرِیفُ النَفْسِ انسان کو یہ علم حاصل ہوتا ہے تو یہ اُس کی شرافت، عبادت، خوف و خشیت اور پرہیز گاری میں اضافہ کرتا ہے۔

(حدیقة نندیة، المبحث الفالسی فی اسباب الکبر والعکبر، ۵۱۲/۲)

میں فساد کا بیج موجود ہو تو علم دین حاصل کرنے کے باوجود اس کے دل سے فساد ہی پیدا ہو گا کہ وہ بیج دن بدن پرورش پاتا رہے گا بالآخر تن آور درخت بن کر فساد برپا کرے گا۔ کیونکہ پھل ہمیشہ بیج کی مثل ہی حاصل ہوتا ہے جیسا بیج بویا جائے گا ویسا ہی پھل ملے گا اگر گیہوں (یعنی گندم) بوئیں گے تو گیہوں ملیں گے، جو بوئیں گے تو جو ملیں گے اور چاول بوئیں گے تو چاول ملیں گے۔ اسی طرح بعض لوگوں کے دلوں میں بد بختی اور شرارت کا بیج ہوتا ہے یہ لوگ علم دین حاصل کر بھی لیں تو اس بیج کی جڑیں ان کے دل میں مضبوط ہو چکی ہوتی ہیں یوں وہ لوگ فساد پیدا کرنے کا سبب بنتے ہیں۔ نیز جس خوش نصیب کے دل میں شرافت اور سعادت مندی کا بیج ہوتا ہے پھر وہ اس بیج کی علم دین کے ذریعے خوب آبیاری کرتا ہے اور اس میں مزید نکھار پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ شخص ایک نیک انسان اور عالم باعمل بن کر معاشرے میں ابھرتا ہے۔

اپنے وقت کی قدر کیجیے

ایسے کئی لوگ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں اعتکاف کے لیے آتے ہیں جن کا اپنی اصلاح کے حوالے سے کوئی ذہن نہیں ہوتا تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گروپ بنا کر فضول باتوں میں مشغول ہوتے ہیں۔ اگر کوئی دوست باہر سے کباب سمو سے لے آئے تو وہ کھانے میں اپنا وقت برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض تو مدنی مذاکرے تک میں شرکت نہیں کرتے حالانکہ مدنی مذاکرہ اعتکاف میں سب سے اہم سلسلہ ہوتا ہے۔ ان کے کانوں تک مدنی مذاکرے کی آواز ضرور پہنچتی ہے مگر دل میں نہیں اُترتی کیونکہ یہ سننے کے لیے بیٹھے ہی نہیں ہوتے تو اس کی برکتوں سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ ہاں! جو لوگ مسجد کے اندر بیٹھ کر توجہ سے مدنی مذاکرہ سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں تو یقیناً اُن کے دل پر بھی اثر ہوتا ہے اور وہ ڈھیروں برکتیں اپنے دامن میں سمیٹ لیتے ہیں۔ لہذا معتکفین کو چاہیے کہ وہ اپنے وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے فضولیات میں ضائع کرنے کے بجائے علم دین حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

سارا سال رَمَضَانَ الْبَارَكَ کا انتظار

رَمَضَانَ الْبَارَكَ کی آمد میں ابھی کچھ ماہ باقی ہیں لہذا جس سے ہو سکے وہ نیت کر لے کہ ان شاء اللہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں پورے ماہِ رمضان کا اعتکاف کروں گا۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کا

نہایت خوبصورت ماحول ہوتا ہے لہذا حتیٰ الامکان فیضانِ مدینہ میں ہی اعتکاف کرنے کی کوشش کیجیے، ورنہ اپنے اپنے شہروں اور ملکوں میں جہاں دعوتِ اسلامی کے تحت اعتکاف کروایا جاتا ہے وہاں اعتکاف کرنے کی ترکیب بنائیے اِنْ شَاءَ اللہ بے شمار فوائد و برکات نصیب ہوں گے۔ اگر ایک ماہ کا اعتکاف کرنا ممکن نہ ہو تو دس دن کے اعتکاف کی ترکیب کیجیے اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اعتکاف میں آنا جانا ہی کر لیجیے مثلاً کسی کو نوکری پر جانا ہے تو وہ جائے اور اپنا کام پورا کر کے واپس آجائے اور جہاں اعتکاف ہو رہا ہے وہیں رہے گھر نہ جائے بلکہ نوکری کے بعد سارا وقت اعتکاف والوں کے ساتھ ہی گزارے ان کی صحبت اختیار کرے ایسا کرنے سے بھی کافی کچھ حاصل ہو جائے گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں سارا سال رَمَضَانَ النَّبَارَک کا انتظار رہتا ہے بلکہ ہم تو سارا سال یہ دُعا مانگتے ہیں ”اَللّٰهُمَّ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ بِصِحَّةٍ وَعَافِيَةٍ یعنی اے اللہ! ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ ماہِ رَمَضَانَ سے ملادے۔“ رَمَضَانَ النَّبَارَک کی برکتوں کے بھی کیا کہنے! رَمَضَانَ النَّبَارَک کی فضاؤں میں جو کیف و سرور ہوتا ہے وہ دیگر ایام میں نہیں پایا جاتا جیسے ہی رَمَضَانَ المبارک کا چاند نظر آتا ہے تو دل پر ایک عجیب کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور جیسے ہی عید کا چاند نظر آتا ہے دل غم میں ڈوب جاتا ہے کہ ہائے افسوس! رَمَضَانَ کا بابرکت اور نہایت عظمت و شان والا مہینا ہم سے رخصت ہو گیا، وہ سب کچھ چلا گیا جو رَمَضَانَ کی وجہ سے ہمیں نصیب ہوا تھا۔ اللہ پاک ہمیں صحت و عافیت کے ساتھ بار بار رَمَضَانَ النَّبَارَک کا مہینا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مُعْتَرِ اسلامی بھائی اور مدنی مَرکز میں اعتکاف

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پورے ماہِ رَمَضَانَ کا اعتکاف کرنے کی نیت فرما لیجیے چاہے آپ نے گزشتہ برسوں میں ایک ماہ کا اعتکاف کیا ہو یا نہ کیا ہو اور نیت کرتے ہی اس کی تیاری بھی شروع کر دیجیے۔ اگر نیت سچی ہوئی تو نیت کرتے ہی اس کا ثواب ملنا شروع ہو جائے گا۔ بعض خوش نصیب تو اعتکاف کے ایسے شیدائی ہوتے ہیں کہ طرح طرح کی آزمائشوں کے باوجود وہ اعتکاف کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے خصوصاً ہمارے مُعْتَرِ (یعنی بوڑھے) اسلامی بھائی سالہا سال سے اعتکاف کر رہے ہیں انہیں منع بھی کیا جائے تو نہیں مانتے اور کسی حال میں اپنے گھر جانے کے لیے تیار نہیں ہوتے۔ چونکہ اجتماعی اعتکاف میں بہت رَش ہوتا ہے تو مُعْذَرِ اسلامی بھائی اور ہمارے مُعْتَرِ بزرگ سخت آزمائش میں آجاتے ہیں ان کو استِجَاوُض کے معاملات

میں کافی پریشانی ہو جاتی ہے اسی وجہ سے اب ہم نے یہ اُصول بنادیا ہے کہ عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ (کراچی) میں 50 سال سے زائد عمر کے اسلامی بھائیوں کو اعتکاف میں نہ بٹھایا جائے۔ اَلبتہ فیضانِ مدینہ میں بعض ایسے مُعْتَبَرِ اسلامی بھائی بھی ہیں جن کی عمر 70 برس ہو چکی ہے لیکن یہ کافی عرصے سے فیضانِ مدینہ میں ہی اعتکاف کر رہے ہیں لہذا صرف ان اسلامی بھائیوں کو فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کی اجازت ہے کیونکہ عرصہ دراز سے فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کرنے کی وجہ سے ان اسلامی بھائیوں کو کافی تجربہ ہو چکا ہے، انہیں مَدَنی مَرکز کے اُصولوں اور جَدول وغیرہ کا علم ہوتا ہے اس وجہ سے اُمید ہے کہ یہ دیگر اسلامی بھائیوں کی تکلیف کا سبب نہیں بنیں گے۔ نئے آنے والے مُعْتَبَرِ اسلامی بھائی جن کی عمر 50 برس سے زائد ہو انہیں فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کرنے کی اجازت نہیں کیونکہ انہیں فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کا تجربہ نہیں ہو گا چونکہ پہلے ہی عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے جسم کافی کمزور ہو چکا ہو گا پھر اعتکاف کے جَدول کی وجہ سے مزید کمزوری ہو جائے گی، اگر یہ بیمار ہو گئے تو انہیں سنبھالنا مشکل ہو گا۔ نیز استیخانوں اور وُضو خانوں پر شدید بھیڑ ہونے کی وجہ سے بھی یہ پریشان ہو جائیں گے لہذا ایسے مُعْتَبَرِ اسلامی بھائی عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ میں اعتکاف کرنے کے لیے تشریف نہ لائیں۔

کیا اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف کر سکتی ہیں؟

سوال: کیا اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف کر سکتی ہیں؟ (عالمی مَدَنی مَرکز میں موجود ایک اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: جی نہیں! اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ عورت کے لیے مسجدِ بیت یعنی گھر کا وہ حصہ جو اس نے نماز پڑھنے کے لیے مَخْصُوص کیا ہو اسی میں اعتکاف کرنے کی اجازت ہے۔^(۱) لہذا اگر کسی اسلامی بہن کو اعتکاف کرنا ہو تو وہ صرف مسجدِ بیت ہی میں کرے۔ اگر گھر میں کوئی جگہ نماز پڑھنے کے لیے مَخْصُوص نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے کوئی جگہ جیسے گھر کا کوئی کمرہ یا حصہ مَخْصُوص کر لے کہ وہ اسی جگہ نماز پڑھے گی پھر وہیں اعتکاف بھی کر لے۔

اسلامی بہنوں کا معاشرے میں کردار

سوال: اسلامی بہنیں معاشرے کو سُدھارنے میں اپنا کیا کردار ادا کر سکتی ہیں؟^(۲)

① درمختار، کتاب الصوم، باب الاعتکاف، ۳/۴۹۴ ماخوذاً

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذکورہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذکورہ)

جواب: اسلامی بہنیں معاشرے میں بہت اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ہر شخص کے لیے سب سے پہلی تربیت گاہ ماں کی گود ہی ہوتی ہے، اگر ماں کے اندر خوفِ خدا اور عشقِ مصطفیٰ ہو گا تو اس کا اثر اولاد میں بھی مُنْتَقِل ہو گا۔ لہذا تمام اسلامی بہنوں کو چاہیے وہ اپنے اوپر اسلامی تعلیمات کو نافذ کرنے کی بھرپور کوشش کریں اپنی ذات کو سنتوں کے سانچے میں ڈھالیں، نیز اپنی گفتار، کردار اور اخلاق کو عمدہ سے عمدہ بنانے کے لیے خوب تگ و دو کریں۔ تاکہ ان کی گود میں تربیت پانے والے مدنی مٹے اور مدنی نمایاں ان کا یہ اثر لے کر معاشرے میں مثبت تبدیلی کا سبب بنیں۔ اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ اپنی اولاد کی بہترین تربیت کرنے کے لیے مَكْتَبَةُ الْهَدْيَةِ کی شائع کردہ کتاب ”تربیتِ اولاد“ کا مطالعہ کریں۔

اسلامی بہنوں کا گھر میں رہنے کا انداز

سوال: اسلامی بہنوں کا گھر میں رہنے کا کیا انداز ہونا چاہیے؟^(۱)

جواب: اسلامی بہنیں اپنے والدین، بہن بھائی اور اپنے سُسَمَہال والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھیں۔ تلخ لہجہ اپنانے کے بجائے ہمیشہ نرمی سے پیش آئیں۔ ساس اور مندوں کو اپنی ماں اور بہن کی جگہ سمجھیں۔ اگر ان کی طرف سے دل آزار لہجہ اپنایا جائے تو اسے برداشت کریں اور ہر گز جوابی کارروائی نہ کریں۔ اگر اسلامی بہنیں میرے بیان کردہ ان مدنی پھولوں پر عمل کریں گی تو ان شاء اللہ اپنے سُسَمَہال میں ہر ایک کی منظورِ نظر ہونے کے ساتھ ساتھ پورے سُسَمَہال پر راج کریں گی۔ یوں (غیبت وغیرہ) گناہوں کا دروازہ بھی نہیں کھلے گا اور میکے اور سُسَمَہال میں مدنی بہار بھی آجائے گی اور سارے گھر والے نیکیوں کے راستے پر چل پڑیں گے۔

کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ

سوال: کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ بیان فرمادیجیے۔^(۲)

جواب: عموماً کھانے کے بعد برتنوں میں بچا ہوا سالن، ہانڈی میں لگے ہوئے کھانے کے دُڑات اور بچی ہوئی روٹیوں کے ٹکڑوں کو ضائع کر دیا جاتا ہے حالانکہ کھانے کے وہ دُڑات جو کھائے جاسکتے ہوں انہیں پھینک دینا اسراف ہے جو سراسر

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہذا کھانے کے بچے ہوئے اجزاء کو پھینک دینے کے بجائے ان کی ترید بنالی جائے۔ ترید سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھی۔^(۱)

ترید بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ جو کچھ کھانا بچے یعنی سالن، دال اور چاول وغیرہ اسے فریج میں محفوظ کر لیں۔ جب یہ بچا ہوا کھانا زیادہ مقدار میں جمع ہو جائے ان سب کو ایک ساتھ پکانے کے لیے ہانڈی میں ڈال دیں اور اوپر سے روٹی کے ٹکڑے ڈال کر اس میں بھگو لیں، سالن کم ہو تو تھوڑا پانی ملا لیں اور حسب ذائقہ نمک مرچ اور زیرہ ڈال کر اسے ڈھک دیں اور کوئی وزن فی چیز اس کے ڈھکن پر رکھ دیں پھر اس کو خوب اچھی طرح پکائیں۔ جب اندازہ ہو جائے کہ یہ خوب اچھی طرح پک چکا ہے تو اس کو تھال میں نکالیں اور اوپر سے کھجور کے ٹکڑے ڈال دیں اس طرح ان شاء اللہ کھانا ضائع ہونے سے بھی بچ جائے گا اور بہترین غذا بھی تیار ہو جائے گی۔ اگر کوئی روٹی کے ٹکڑے اور غذا کے دانے وغیرہ سے اس طرح ترید نہ بنائے تو وہ انہیں پھینکنے کے بجائے مرغیوں، چیونٹیوں یا بکریوں کو کھلا دے تو بھی یہ غذا ضائع ہونے سے بچ جائے گی۔

روزانہ کتنا دُرود شریف پڑھنا چاہیے؟

سوال: دُرود شریف پڑھنے کی بہت زیادہ ترغیب دلائی جاتی ہے تو یہ ارشاد فرمائیے کہ روزانہ کتنی تعداد میں دُرود شریف پڑھا جائے؟ (لندن کے اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: دُرود شریف جتنا زیادہ پڑھا جائے اتنا ہی فائدہ ہے لہذا زیادہ سے زیادہ دُرود شریف پڑھنے کا معمول بنانا چاہیے۔ روزانہ کم از کم 313 بار دُرود شریف پڑھ لینا چاہیے۔

دو بہترین خوبیاں

حضرت سیدنا یحییٰ بن ابوالکثیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دو چیزیں (یعنی خوبیاں) جس شخص میں دیکھو تو جان لو کہ ان دو کے علاوہ بھی اس کی ساری صفات اچھی ہوں گی: (۱) زبان کو قابو میں رکھنا اور (۲) نماز کی حفاظت کرنا۔

(حسن السمعت فی الصمت، ص ۳۶، رقم: ۸۰)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق و محبت کی وجہ سے تین تین

مرتبہ دُرود پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟

سوال: عموماً لوگ گلاب کی پتیوں پر نہیں چلتے ان کا یہ خیال ہوتا ہے کہ ان پر پاؤں نہیں رکھنا چاہیے، آپ اِس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: دراصل بعض ایسی روایات ہیں جن میں یہ ذکر ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پسینہ مبارک کا قطرہ زمین پر تشریف لایا تو اس سے گلاب کا پھول پیدا ہوا ہے۔ اکثر مُحَدِّثِیْنَ کَرَامَہِ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ نے اِن روایات کو تسلیم نہیں کیا بلکہ انہیں مَوْضُوع (یعنی مَن گھڑت) قرار دیا ہے۔ چونکہ اِن روایات میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک پسینے سے گلاب کے پھول کے پیدا ہونے کا ذکر ہے، اِس تَصَوُّر کی وجہ سے لوگ ان پر پاؤں رکھنا پسند نہیں کرتے۔

بہر حال اگر کسی کے پاؤں میں گلاب کے پھول کی پیتاں آگئیں اور اس نے ان پر پاؤں رکھ دیا تو اس میں کوئی حَرَج نہیں ہے۔ اگر کوئی ان پر پاؤں نہیں رکھتا تب بھی اس میں حَرَج نہیں ہے۔ پھول کی پیتاں نچھاور کرنے کا عَرَف ہے۔

① یہ رسالہ ۲۶ مُحَرَّرُ النِّصَامِ ۱۴۳۰ھ بمطابق 6 اکتوبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاهل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

علمائے کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ پر بھی یہ پتیاں نچھاور کی جاتی ہیں، ظاہر ہے جب پتیاں نچھاور کریں گے تو وہ زمین پر ہی آئیں گی، جب زمین پر آئیں گی تو لوگوں کے پاؤں بھی ان پر پڑیں گے لہذا ان پر پاؤں رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

قرآن پاک کا یاد ہو جانا مُعْجَزَہ ہے

سوال: قرآن پاک آسانی کے ساتھ یاد ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ نابینا لوگ بھی اسے یاد کر لیتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: مَا شَاءَ اللہ یہ قرآن کریم کا مُعْجَزَہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ اسے یاد کر لیتا ہے۔ دُنیا میں کوئی ایسی کتاب نہیں جس کو حرف بحرف حفظ کیا جائے۔ بالفرض اگر کسی نے کوئی کتاب حفظ کر بھی لی جب بھی اس کی کوئی حیثیت نہیں اس لیے کہ قرآن کریم تو لاکھوں کروڑوں مسلمانوں کے سینوں میں محفوظ ہوتا ہے اور یہ سلسلہ آج سے نہیں بلکہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کے دور سے چلا آرہا ہے۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ میں بھی ایک تعداد حافظ قرآن تھی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دُعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے مَدَارِی السُّنَنِ میں ہزار ہا طلبائے کرام حفظ کر رہے ہیں اور ہزار ہا حفظ کی سعادت پا کر سند لے چکے ہیں۔^(۱) دیکھا یہ گیا ہے کہ نابینا افراد میں زیادہ حافظ قرآن پائے جاتے ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے حافظے بہت مضبوط ہوتے ہیں۔ عام طور پر بد نگاہی حافظے کی کمزوری کا سبب بنتی ہے جبکہ یہ بد نگاہی نہ ہی نہیں پاتے۔ اگر کوئی نابینا حافظ قرآن نہ بھی ہو تب بھی عموماً لوگ اسے حافظ جی بولتے ہیں، تو نابینا افراد کا بھی حافظ بن جانا یقیناً قرآن کریم کا اعجاز ہے۔ بہر حال اس سے ان لوگوں کو ضرور سبق حاصل کرنا چاہیے جو آنکھوں والے ہیں لیکن دیکھ کر بھی قرآن پاک نہیں پڑھ سکتے۔ یقیناً یہ بڑی بد نصیبی کی بات ہے۔ جس سے ہو سکے اسے کچھ نہ کچھ سورتیں زبانی یاد کرنی چاہئیں، ورنہ کم از کم دیکھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ کریم ہم سب کو قرآن کریم سے محبت عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حَجَرَ اَسْوَد کس نے نصب کیا تھا؟

سوال: حَجَرَ اَسْوَد خانہ کعبہ میں کس نے نصب کیا تھا؟

①..... دُعوتِ اسلامی کے تحت چلنے والے پاکستان میں مَدَارِی السُّنَنِ لِبَنِّیْن کی تعداد 1892 ہے، جن میں پڑھنے والے طلبائے کرام کی تعداد 91139 ہے اور 2017 تک کی کارگردگی کے مطابق مَدَارِی السُّنَنِ لِبَنِّیْن سے حفظ کی سعادت پا کر سند حاصل کرنے والے حفاظ کرام کی تعداد 74329 ہے۔ جبکہ مَدَارِی السُّنَنِ لِبَنِّیْن کی تعداد 764 ہے جن میں پڑھنے والی طالبات کی تعداد 39586 ہے۔ (شعبہ فِضائِی نذکرہ)

جواب: سب سے پہلے حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے کعبہ شریف کی تعمیر کرنے کے بعد حجرِ اسود کو اس میں نصب فرمایا تھا۔ اب اس کا نام حجرِ اسود (یعنی سیاہ پتھر، Black Stone) ہے جبکہ اس وقت یہ حجرِ اَبِیض یعنی سفید پتھر تھا۔ پھر انسانوں کے گناہوں کی وجہ سے اس کا رنگ کالا پڑ گیا۔^(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک جب 35 سال ہوئی تو بارش اور سیلاب کے سبب کعبہ شریف کی عمارت شہید ہو گئی۔ قریش نے بل جُل کرنے کی تعمیر شروع کی۔ جب حجرِ اسود نصب کرنے کا معاملہ آیا تو قبائل میں سخت جھگڑا ہو گیا، ہر قبیلہ چاہتا تھا کہ ہم حجرِ اسود اس کی جگہ نصب یعنی فکس کریں چنانچہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے سے حجرِ اسود کو چادر میں رکھا گیا اور یہ طے پایا کہ تمام قبیلوں میں سے ایک ایک شخص آئے اور سب چادر تھام کر مُقَدَّس پتھر (Sacred Stone) کو اٹھائیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور جب حجرِ اسود اپنے مقام تک پہنچ گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بَرکت والے ہاتھوں سے اس مُقَدَّس پتھر کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا۔^(۲)

اچھی اور بُری دنیا کی پہچان کا طریقہ

سوال: دنیا کے معاملات کی خرابی تو ہم سب جانتے ہیں، اب اس دنیا میں رہتے ہوئے اس سے کیسے بچیں؟

(مانسہرہ، خیبر پختونخواہ سے سوال)

جواب: بے شک دنیا اچھی نہیں بلکہ خراب ہے۔ اب خراب دنیا سے مراد کون سی دنیا ہے تو اس کی پہچان کا ایک آسان فارمولا (یعنی قاعدہ کلیہ) یہ ہے کہ جس دنیوی معاملے سے آخرت کو نقصان پہنچے تو وہ خراب ہے اور دنیا کا جو معاملہ آخرت کو فائدہ پہنچائے تو وہ اچھا ہے، مثلاً ماں باپ بھی دنیا میں ہیں لیکن ماں باپ کی اطاعت و فرمانبرداری کر کے ہم جنت حاصل کر سکتے ہیں تو دنیا کا یہ معاملہ اچھا ہے۔ یہ وہ دنیا نہیں جس کی مذمت بیان کی گئی ہے۔ اسی طرح بال بچوں کی پرورش کرنا، رزق حلال اس لیے حاصل کرنا کہ خود کو سوال سے بچائے، اپنے ماں باپ اور بال بچوں کا پیٹ بھرے، ان کی خدمت کرے، راہ

① ترمذی، کتاب الحج، باب ما جاء فی فضل الحجر الاسود والکن، ۲/۲۲۸، حدیث: ۸۷۸۔

② سیرۃ ابن ہشام، حدیث بنیان الکعبۃ... الخ، ص ۷۷-۷۹ ملقطاً۔

خُدا میں خرچ کرے تو ان اچھی نیتوں سے کمائی کرنا خراب دُنیا والا حصّہ نہیں۔ بہر حال یہ مدنی پھول ذہن میں رکھیے کہ دُنیا کا جو معاملہ آخرت کو نقصان پہنچائے تو وہ خراب دُنیا ہے اور جو معاملہ آخرت کو فائدہ پہنچائے تو وہ اچھی دُنیا ہے۔

حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا تعارف اور آمد

سوال: نزولِ عیسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے بارے میں کچھ بتادیتے۔

جواب: حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اللہ پاک کے مشہور نبی اور رسول ہیں۔ یہ دُنیا میں ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پہلے تشریف لائے۔ ان کے بعد پھر پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تشریف آوری ہوئی۔ حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو زندہ آسمانوں پر اُٹھالیا گیا، انہیں ابھی وفات پیش نہیں آئی۔ قُربِ قیامت میں چوتھے آسمان سے زمین پر تشریف لائیں گے۔ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جس وقت زمین پر اتریں گے تو نماز کی جماعت ہو رہی ہوگی۔ مسلمانوں کے امام یعنی امام مہدی رَحِمَہُ اللہُ عَنْہُ نماز پڑھا رہے ہوں گے۔ بعد میں نمازیں حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پڑھایا کریں گے۔^(۱)

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَاوْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام صلیب توڑیں گے اور حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شریعت پر عمل کریں گے۔ یعنی انجیلِ مُقَدَّس کی تعلیم اس وقت عام نہیں کریں گے بلکہ قرآنِ کریم کی تعلیمات عام فرمائیں گے۔ آپ عَلٰی نَبِیِّنَاوْ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی بَرکت سے لوگوں کے دلوں سے حَسَد، بُغض اور کینہ وغیرہ یہ سب چیزیں نکل جائیں گی کیونکہ کسی کے دل میں دُنیا کی محبت نہ رہے گی۔ ہر ایک کو دین و ایمان کی لگن لگ جائے گی۔ چونکہ محبتِ دُنیا ہی ان سب کی جڑ ہے، جب جڑ ہی کٹ جائے گی تو شاخیں کیسے رہیں گی۔ نیز مختلف دین (مذہب) نہ رہیں گے، سب کا دین ایک اسلام ہوگا۔ غرض کہ نہ دُنوی جھگڑے رہیں گے، نہ دینی اختلافات، نہ کسی کو حرصِ مال ہوگی، نہ عَرَّت و جاہ کی خواہش غرض کہ آپ کی بَرکت سے دلوں کی دُنیا بدل جائے گی۔ لوگوں کو مال کی نہ ضرورت رہے گی نہ ہوس، کفایت اور قناعت دونوں چیزیں میسر ہوں گی اس لیے مال لینا منظور نہیں کریں گے کہ انہیں رَغبت نہ ہوگی۔^(۲)

① مرآۃ المناجیح، ۷/ ۳۴۰۔

② مرآۃ المناجیح، ۷/ ۳۳۹۔

حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نکاح کریں گے، اولاد بھی ہوگی اور پھر 45 سال دنیا میں رہ کر وفات پائیں گے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں آرام فرمائیں اُسی کے ساتھ حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار شریف بنے گا۔ آج بھی سبز سبز گنبد کے اندر ایک قبر کی جگہ موجود ہے جہاں حضرت سیدنا عیسیٰ رُوحُ اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام دفن کیے جائیں گے۔^(۱)

اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟

سوال: اگر کوئی زندگی میں ہی اپنی قبر تیار کر لے تو ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لیے پہلے سے قبر تیار رکھنے کو بے جا فرمایا ہے^(۲) اس لیے کہ عام آدمی کو یہ پتا نہیں ہوتا کہ کہاں اس کی وفات ہوگی؟ حضرت سیدنا عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا معاملہ الگ ہے، اس لیے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قبر انور کی جگہ کا تعین خود فرمان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا ہے۔^(۳) لہذا اس پر عام آدمی کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔

وضو میں مسواک کب مُسْتَحَب ہے؟

سوال: وضو کرنے کے بعد نماز نہ پڑھنی ہو تو کیا پھر بھی وضو میں مسواک کرنا مُسْتَحَب ہے؟

جواب: مسواک وضو کی سنت قبلہ ہے، یعنی جب بھی وضو کرنا ہو تو اس سے پہلے مسواک کی جائے گی۔^(۴) چاہے اس وضو سے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔

گیارہویں کا ختم دلانا کیسا؟

سوال: گیارہویں شریف کا ختم دلانا جائز ہے یا نہیں؟ (اوکاڑہ پنجاب سے سوال)

① مراۃ المناجیح، ۷/ ۳۴۱ ماخوذاً۔

② فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۲۶۵۔

③ مشکاة المصابیح، کتاب الرقاق، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، ۲/ ۳۰۶، حدیث: ۵۵۰۸۔

④ فتاویٰ رضویہ، جز: ۱، ۸۳ ماخوذاً۔

جواب: گیارہویں شریف کا ختم بالکل جائز ہے۔ یہ ایصالِ ثواب کی ہی ایک صورت ہے۔ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو ایصالِ ثواب کریں تو اسے گیارہویں شریف، خواجہ غریب نواز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو ایصالِ ثواب کریں تو اسے چھٹی شریف اور میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو ایصالِ ثواب کریں تو اسے پچیسویں شریف کہہ دیتے ہیں۔ ابھی 100 سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت کی بھی آمد آمد ہے، اِنْ شَاءَ اللهُ دُعوتِ سلامی بھی دھوم دھام سے صد سالہ عرسِ اعلیٰ حضرت منائے گی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِس کی تیاریاں ابھی سے جاری ہیں۔ بارہویں شریف بھی کرم فرما ہوگی تو وہ بھی دھوم دھام سے منائیں گے۔ گیارہویں شریف، بارہویں شریف یہ سب ایصالِ ثواب ہی کی صورتیں ہیں انہیں منانے میں کوئی حرج نہیں بلکہ ثواب ہی ثواب ہے۔

بے نمازی کے لیے وعیدات

سوال: بے نمازیوں کے لیے کیا وعیدیں ہیں ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: بے نمازی کی سب سے بڑی بد نصیبی یہ ہے کہ وہ اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نافرمان ہے۔ اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں جگہ جگہ نماز کا حکم فرمایا ہے لیکن یہ اس حکم کو عملی جامہ نہیں پہنارہا۔ اسی طرح پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی بے شمار مواقع پر نماز کا حکم دیا ہے لیکن یہ اس حکم کو عملی طور پر نہیں اپنارہا، تو یہ اس کی بد بختی اور بد نصیبی ہے۔ جو جان بوجھ کر ایک نماز ترک کرے گا تو اس کے لیے جہنم کا مَخْصُوص دروازہ ہے جس سے وہ جہنم میں داخل کیا جائے گا۔^(۱) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: جو نماز قضا کرتا ہے تو وہ ہزاروں سال جہنم کے عذاب کا حقدار ہے۔^(۲) بہر حال مسلمان کو ہر حال میں نماز قائم رکھنی چاہیے، بے نمازی انسان کس کام کا؟ بچوں بلکہ گھر کے تمام افراد کو نماز کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔ اگر وہ نہیں بھی پڑھتے جب بھی ہمیں بولنے (یعنی نیکی کی دعوت دینے) کا ثواب تو ملے گا، نیز بار بار بولنے اور سمجھانے سے اِنْ شَاءَ اللهُ نماز کی توفیق بھی مل ہی جائے گی۔

ہم پہلے بلیک بورڈ اور نمائیاں جگہوں پر لکھا ہوا دیکھتے تھے کہ ”نماز قائم کرو“ یہ دیکھ دیکھ کر نماز پڑھنے کا ذہن بنتا کہ نماز

① حلیۃ الاولیاء، مسعود بن ککام، ۲۹۹/۷، حدیث: ۱۰۵۹۰۔

② فتاویٰ رضویہ، ۱۵۸/۹۔

بہت اہم ہے، اسے ترک نہیں کرنا چاہیے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ نماز بہت اہم ہے۔ لہذا اب بھی اگر ہم بات بات پر نماز کا تذکرہ کرتے رہیں تو سننے والوں کو ترغیب ملتی رہے گی، یوں وہ نمازی بنیں گے اور ان شاء اللہ مساجد بھی آباد ہوں گی۔

”مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مطلب

سوال: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر ہے ”بے نشانوں کا نشان مٹا نہیں، مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ اس شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کیا مدنی پھول عطا فرما رہے ہیں بیان فرمادیجئے۔

جواب: اس شعر میں عین ممکن ہے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کا مَطْبَحِ نظر (یعنی اصلی مقصد) یہ ہو کہ اپنے عمل کو چھپایا جائے۔ احادیث مبارکہ میں یہ مضامین موجود ہیں کہ جو مخلص ہوتا ہے وہ اپنے عمل کو چاہے کتنے ہی پردوں میں چھپائے اللہ پاک اس کے عمل کو ظاہر کر ہی دیتا ہے۔^(۱) جو اپنے آپ کو بے نشان رکھتا ہے، اپنا نام نہیں چاہتا، شہرت کا طالب نہیں ہوتا، حُبِ جاہ سے بچتا ہے اور وہ اپنے اس عمل میں مخلص بھی ہوتا ہے تو اللہ پاک اسے مشہور کر دیتا ہے اور لوگوں کے دلوں میں اس کی عزت ڈال دیتا ہے۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ایک کلام کا مَقْطَع بھی ہے:

رضا جو دل کو بنانا تھا جلوہ گاہِ حبیب

تو پیارے قیدِ خودی سے رہیدہ ہونا تھا (حدائقِ بخشش)

یعنی اپنے آپ کو کچھ سمجھنے سے خود کو آزاد کرنا ہو گا کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں، جو اپنے آپ کو کچھ نہ سمجھے تو وہ بہت کچھ بن جاتا ہے

①..... حدیث پاک میں ہے: اگر تم میں سے کوئی شخص ایسی سخت چٹان میں کوئی عمل کرے جس کا نہ تو کوئی دروازہ ہو اور نہ ہی روشندان، تب بھی اس کا عمل ظاہر ہو جائے گا اور جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ (مسند امام احمد، مسند ابی سعید خدری، ۵/۴، حدیث: ۱۱۲۳۰) اس حدیث پاک کے تحت مشہور مفسر، حَکِیْمُ الزَّمَنُ حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کا مقصد یہ ہے کہ تم پر یا کر کے اپنے ثواب کیوں برباد کرتے ہو؟ تم اخصاص سے نیکیاں کرو خفیہ کرو اللہ پاک تمہاری نیکیاں خود بخود لوگوں کو بتا دے گا، لوگوں کے دل تمہیں نیک ماننے لگیں گے، یہ نہایت ہی مُجَرَّب ہے۔ بعض لوگ خفیہ تجھ پڑھتے ہیں لوگ خواہ مخواہ انہیں تجھ خواں کہنے لگتے ہیں، تجھ بلکہ ہر نیکی کا نور چہرے پر نمودار ہو جاتا ہے جس کا دن رات مشاہدہ ہو رہا ہے۔ لوگ حضورِ غوثِ پاک، خواجہ امیری (رحمۃ اللہ علیہ) کو ولی کہتے ہیں کیونکہ رب کہلوا رہا ہے یہ ہے اس فرمانِ عالی کا ظہور۔ (مرآۃ المناجیح، ۷/۱۴۵)

اور جو اپنے آپ کو کچھ سمجھتا ہے وہ کچھ بھی نہیں رہتا۔

بعض لوگوں میں انانیت بہت ہوتی ہے، بات بات پر کہتے ہیں میں نے یہ کیا، میں نے وہ کیا، انہیں سمجھ لینا چاہیے کہ بکری ”میں میں“ کرتی ہے اور بلاآخر چھری کے نیچے آجاتی ہے۔ اس لیے ”میں میں“ نہیں کرنی چاہیے۔ تعریف وہ اچھی ہوتی ہے کہ لوگ کسی کی تعریف کریں۔ اپنے منہ میاں مٹھو بننا اور اپنی تعریف کے پل باندھنا لوگوں کو بدظن کرتا ہے اور لوگ کہتے ہیں کہ اسے جب دیکھو اپنی واہ واہی کرتا رہتا ہے۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گلِ گلزار ہوتا ہے

کیا کمزور دُبلے پتلے بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟

سوال: بھوک سے کم کھانا سُنتِ مبارکہ ہے لیکن جو کمزور دُبلے پتلے بچے ہوتے ہیں انہیں والدین کہتے ہیں کہ تم زیادہ کھانا کھایا کرو تو کیا وہ پیٹ بھر کر کھا سکتے ہیں یا نہیں؟

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مُبارک سُنَّتِ تو یہ ہے کہ دن میں ایک بار کھانا تناول فرماتے۔ اب تو نوڈ کچھر کا دور ہے، ہر وقت لوگ جانوروں کی طرح کھاتے رہتے ہیں، گویا انسانوں اور جانوروں کے کھانے کا مقابلہ ہے کہ دونوں میں کون زیادہ کھاتا ہے۔ بہر حال اگر کوئی پیٹ بھر کر کھاتا ہے تو وہ گناہگار نہیں ہے۔ ہاں اتنا کھالیا کہ ظَنِّ غَالِب ہے کہ اب مزید کھاؤں گا تو پیٹ خراب ہو جائے گا اور بیمار ہو جاؤں گا تو یہ جو مزید کھا رہا ہے یہ حرام ہے۔^(۱) اگر کسی کمزور شخص کے لیے سحری میں کم کھانے کی وجہ سے دن میں روزہ رکھنا مشکل ہو جاتا ہے، اس لیے وہ پیٹ بھر کر کھاتا ہے تاکہ روزہ پورا کر سکے تو اس کا یہ پیٹ بھر کر کھانا بھی کارِ ثواب ہے۔ اسی طرح محنتِ مزدوری کے کئی ایسے کام ہوتے ہیں کہ اگر بندہ کم کھائے گا تو وہ کام کر نہیں پائے گا تو بھلے پیٹ بھر کر کھالے مگر اتنا نہ کھائے کہ بیمار پڑ جائے۔ حدیثِ پاک میں ہے: بھوک کے تین حصّے کر لیے جائیں ایک حصّہ غذا، ایک حصّہ پانی اور ایک حصّہ سانس کے لیے۔^(۲) اگر کوئی اس پر کاربند ہو

① بہارِ شریعت، ۳/۴۷۳، حصّہ ۱۶۔

② شُعَبُ الْاِيْمَان، باب فی المطاعم والمشاہب... الخ، الفصل الثانی فی ذمّ کثرة الاکل، ۲۸/۵، حدیث: ۵۶۵۰۔

جائے تو ان شاء اللہ نہ تو وہ کمزور ہو گا اور نہ ہی بیمار پڑے گا۔ کم کھانے کی عادت بنانے کے لیے تھوڑا تھوڑا کھانا کم کیا جائے، اگر کوئی ایک دم کھانا کم کر دے گا تو اسے کمزوری محسوس ہوگی۔

رہی بات کمزور دُبلے پتلے بچوں کی کہ انہیں والدین کہتے ہیں کہ تم زیادہ کھانا کھایا کرو تو انہیں ماں باپ کی اطاعت کرتے ہوئے کھالینا چاہیے۔ ویسے بھی میٹھا میٹھا پھپھپ ہوتا ہے۔ جو بچے ماں باپ کی اور کوئی بات نہیں مانتے تو کم از کم یہ بات ماننے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں کہ اتنی کہتی ہے بیٹا کھالو لہذا اور کھالیتا ہوں حالانکہ نفس پہلے سے ہی زیادہ کھانے کے لیے چیخ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال والدین کے کہنے پر بھی نقصان کی حد تک نہ کھایا جائے۔

ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟

سوال: ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟

جواب: ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت سُن کر گُٹھار چلا تے تھے اس لیے ان نمازوں میں قراءت آہستہ رکھی گئی ہے۔ جبکہ مغرب میں گُٹھار کھانے میں مصروف ہوتے تھے، عشا میں سو جاتے تھے اور فجر میں بھی سوئے رہتے تھے اس لیے ان نمازوں میں قراءت بلند آواز میں رکھی گئی ہے۔^(۱)

حج و عمرے میں نیا احرام ہونا ضروری نہیں

سوال: کیا عمرہ کرنے کے لیے نیا لباس پہننا ضروری ہے؟ نیز جتنی بار طواف کریں گے اتنی ہی بار نیا لباس پہننا ہو گا؟

جواب: مرد عمرہ کریں گے تو اس کے لیے احرام باندھیں گے۔ احرام کو لباس کہہ تو سکتے ہیں لیکن اس کو احرام ہی کہا جاتا ہے۔ لباس عام طور پر ہمارے یہاں بٹلا ہوا ہوتا ہے۔ بہر حال حج و عمرے کے لیے نیا احرام ہونا شرط نہیں ہے، دھلا ہو احرام بھی صحیح ہے، البتہ اسے پاک صاف ہونا چاہیے۔

چند مخصوص اسمائے الہیہ

سوال: وہ کتنے اور کون کون سے اسمائے الہیہ ہیں جنہیں لفظ عبد لگائے بغیر بندوں کے لیے استعمال کرنا جائز نہیں؟

جواب: وہ چند آسمائے مبارکہ ہیں جن کے ساتھ عبد لگانا ضروری ہے مثلاً اللہ، صمد، قُدُّوس اور مُقْتَدِر۔ ہو سکتا ہے اس کے علاوہ اور بھی آسمائے مبارکہ ہوں جن سے پہلے عبد لگانا ضروری ہو۔ (جانشین امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا: رَحْمٰن، قُدُّوس، قَدِیْر اور بَارِیٰ اِنْ آسمائے مبارکہ سے پہلے بھی عبد لگانا ضروری ہے۔

سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور امامت کا حکم

سوال: اگر کسی شخص کو ایسا سفید داغ ہو جو لوگوں کو نظر بھی آتا ہو تو کیا وہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ نیز کیا ایسا شخص امامت کروا سکتا ہے؟ (مبارک پور ہند سے سوال)

جواب: بعض اوقات فقط سفید داغ ہوتے ہیں، ان سے مواد نکلتا اور نہ ہی بدبو آتی ہے تو اس صورت میں ظاہر ہے ایسے شخص کے مسجد آنے میں کوئی حرج نہیں ہے، ایسا شخص امامت بھی کروا سکتا ہے۔ چونکہ ایسے شخص سے عموماً لوگ تھوڑا بہت کتراتے ہیں لہذا بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو امام رکھنے کے بجائے کسی اور کو امام بنالیا جائے۔ ہاں اگر ان سفید داغوں سے مواد نکلتا اور بدبو آتی ہو جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو پھر ایسے شخص کو مسجد میں آنے کی اجازت نہیں بلکہ مسجد خالی ہونے کی صورت میں بھی ایسے شخص کا مسجد میں داخلہ منع ہے کہ اس کی بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہوگی۔

مساجد کو آباد کرنے کا طریقہ

سوال: جن مساجد میں نمازی نہیں ہوتے ان مساجد کو کیسے آباد کیا جائے؟ نیز بے نمازی کو نمازی کیسے بنایا جائے؟

جواب: اگر ہر نمازی اپنا کوئی ہدف بنالے کہ میں روزانہ اتنوں کو نماز کی دعوت دوں گا، مثلاً روزانہ 12 بے نمازیوں کو میں نماز کی دعوت دوں گا، وہ نمازی بنیں یا نہ بنیں کیونکہ نمازی بنانا ہمارے اختیار میں نہیں، ہدایت دینے والا اللہ پاک ہے۔ روزانہ 12 بے نمازیوں تک نماز کی دعوت پہنچائے، بھلے 12 افراد خاص ہوں بلکہ گھر کے جو افراد نماز نہیں پڑھتے انہیں بھی ان 12 افراد میں شامل کر لے۔ جب تک یہ نمازی نہیں بن جاتے انہیں نماز کی دعوت دیتا رہے۔ یوں اگر ہر آدمی بارہ بارہ افراد کو نماز کی دعوت دینا شروع کر دے تو جہاں بے نمازی افراد نمازی بنیں گے وہاں مساجد بھی آباد ہوں گی۔ اسی طرح اگر ہر ایک مسجد جاتے ہوئے نماز کی دعوت دیتا جائے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے، جماعت تیار ہے، نماز کے

لیے مسجد کی طرف چلیے تو ان شاء اللہ ہماری مساجد آباد ہو جائیں گی۔

جنت میں لے کے جائے گی اے بھائیو نماز ویدار حق دکھائے گی اے بھائیو نماز

سادہ احرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟

سوال: ہمارے پاس بعض اوقات لوگ آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں ڈیزائن والا احرام چاہیے جس پر کچھ پھول وغیرہ بنے ہوں تو یہ ارشاد فرمائیے کہ ڈیزائن والا احرام بہتر ہے یا سادہ؟

جواب: احرام سادہ ہونا چاہیے۔ اس میں زینت اور ٹیپ ٹاپ نہیں ہونا چاہیے۔

مسجد کی محراب بنانا کیسا؟

سوال: مسجد کی محراب بنانا کیسا ہے؟

جواب: طاق نما مسجد کی محراب پہلے نہیں تھی بعد میں بنی ہے اور یہ بدعتِ حسنہ (یعنی اچھی بدعت) ہے۔ حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے مسجد نبوی شریف علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں محراب بنانے کی ابتدا کی۔^(۱) محراب دراصل مسجد کے بالکل بیچ کا حصہ ہوتا ہے، امام کا وہاں کھڑا ہونا سنت ہے، چاہے وہ طاق نما بنا ہو یا نہ بنا ہو۔^(۲) اب مساجد کی پہچان محراب سے ہی ہوتی ہے لہذا محراب بنانی چاہیے۔

قضا نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ

سوال: فوت شدہ کی قضا نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ بیان فرمادیجیے۔

جواب: فوت شدہ نے جتنی نمازیں قضا کی ہیں ان کا حساب لگایا جائے، اب اگر عمر بھر نمازیں نہیں پڑھیں تو جب سے بالغ ہوا اس وقت سے حساب لگایا جائے۔ یہ بھی معلوم نہ ہو کہ کب بالغ ہوا تھا تو عمر کا 12 سال اور عورت کا نو سال کی عمر سے حساب لگایا جائے۔ یہ حساب ہجری سن کے اعتبار سے لگانا ہو گا نہ کہ عیسوی سن سے کیونکہ دونوں میں فرق ہے۔ اسلامی معاملات سارے کے سارے ہجری سن کے حساب سے ہوتے ہیں۔ بد قسمتی سے مسلمانوں کا سن ہجری کی طرف

① وفاء الوفا، الفصل الثالث، محراب المسجد النبوی، ۱/۳۷۰۔

② فتاویٰ رضویہ، ۷/۳ ماخوذاً۔

دھیان ہی نہیں۔ ہجری سن کو فاروقی سال بھی کہا جاتا ہے کیونکہ اُمَیْیُہُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے ہجری سن کو باقاعدہ جاری فرمایا تھا۔^(۱) اگر اسے اسلامی سال بولیں تو بھی دُرست ہے۔

بہر حال فوت شدہ کی عمر سے اس طرح قضا نمازوں اور روزوں کا حساب لگایا جائے۔ حساب لگانے کے بعد مثلاً ایک ہزار (1000) دن کی قضا نمازیں بنتی ہیں، اب روز کی یوں تو پانچ نمازیں ہیں مگر وتر کا بھی فدیہ دینا ہو گا تو یوں ایک دن کے چھ فدیے بنیں گے۔ اسی طرح مثلاً ایک ہزار (1000) دن کے روزے بھی قضا بنتے ہوں تو ہر روزے کا بھی ایک فدیہ دینا ہو گا۔ تو یوں ہزار (1000) دن کی قضا نمازوں اور روزوں کے سات ہزار (7000) فدیے بن جائیں گے۔ اب ایک فدیہ کی مقدار ایک صدقہ فطر ہے جو ہم رَمَضانُ المبارک میں دیتے ہیں مثلاً اس سال (۱۴۳۹ھ بمطابق 2018 کو) ایک صدقہ فطر کی قیمت گیبوں (یعنی گندم) کے حساب سے 100 روپے تھی جبکہ کھجور اور کشمش کے حساب سے زیادہ بنتی ہے۔ اب اگر گیبوں (یعنی گندم) کی رقم کے حساب سے مسکین کو سات ہزار (7000) فدیوں کی قیمت دیں گے تو یہ (700000) بنے گی۔ اب اگر اتنی رقم پاس نہیں تو اس میں حیلے کی بھی گنجائش ہے مثلاً اس کے پاس ایک ہزار (1000) فدیے کی رقم ہے، وہ رقم فدیے کے طور پر کسی شرعی فقیر کو دے، شرعی فقیر اس رقم پر قبضہ کرنے کے بعد تحفے کے طور پر یہ رقم اسے واپس لوٹا دے اور یہ قبضہ کرنے کے بعد پھر اس شرعی فقیر کو فدیے میں یہ رقم دے تو اس طرح سات بار کرنے سے سات ہزار (7000) فدیوں کی ادائیگی ہو جائے گی۔ ساری عمر کے روزوں کا حساب لگانے میں جس جس رَمَضان کے 29 دن کا ہونا یقینی معلوم ہو تو اسے 29 شمار کیا جائے۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے مَکْتَبَةُ الْہِدَیْئَةِ کی شائع کردہ کتاب ”نماز کے احکام“ میں موجود رسالے ”قضا نمازوں کا طریقہ“ کا مطالعہ کیجیے، یہ رسالہ مَکْتَبَةُ الْہِدَیْئَةِ سے الگ سے بھی مل سکتا ہے۔

پاگل کتاب کا لٹے تو کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں؟

سوال: اگر کسی کو پاگل کتاب کاٹ لے اور شدید زخمی کر دے تو علاجِ معالجے کے ساتھ کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں؟ سنا ہے کہ ایسا شخص سورج کی روشنی میں نہ نکلے، اس پر پانی کا پرچھناواں اور لائٹ کی روشنی بھی نہ پڑے، کیا یہ باتیں دُرست ہیں؟

جواب: سوال میں جو فتوٰات بتائی گئیں ہیں ان کا مجھے علم نہیں۔ البتہ بسا اوقات تجربہ کار لوگ ایسی باتیں بتاتے ہیں اور ان کی بتائی ہوئی بعض باتیں دُرست بھی ہوتی ہیں۔ اب تو ترقی یافتہ دور ہے، ایسے انجکشن بھی آتے ہیں کہ جن سے پاگل کتے کے کاٹے کا علاج ہو جاتا ہے۔ پاگل کتے کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ جس شخص کو پاگل کتا کاٹے اگر وہ شخص کسی اور کو کاٹ لے تو اسے بھی وہ مرض ہو جاتا ہے لہذا احتیاط کی جائے۔ اپنے آپ کو پاگل کتے سے اتنا دُور رکھا جائے کہ وہ کاٹے ہی نہ پائے۔ یاد رکھیے! یہ ضروری نہیں کہ پاگل کتا کاٹے ہی کاٹے گا بلکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پاگل کتا نہیں کاٹتا۔

ہر غیر عالم جاہل نہیں ہوتا

سوال: کیا دنیا میں صرف دو ہی قسم کے لوگ ہوتے ہیں عالم اور جاہل، اگر کوئی عالم نہیں تو اب چاہے وہ کتنا ہی مطالعہ کر لے وہ جاہل ہی کہلائے گا؟

جواب: ہر غیر عالم جاہل ہی ہو ایسا نہیں ہے۔ یاد رکھیے! ہر مسلمان کے لیے اپنی ضرورت کے شرعی مسائل سیکھنا فرض ہے لہذا جو مسلمان اپنی ضرورت کے فرض علوم جانتا ہو اگرچہ وہ عالم کی تعریف (Definition) پر پورا نہ اُتر رہا ہو مگر وہ جاہل بھی نہیں ہے۔ عالم کی تعریف کچھ اس طرح ہے کہ اُسے اپنی ضرورت کے فرض علوم معلوم ہوں، اس کے ساتھ ساتھ وہ اپنی ضرورت کے مسائل بغیر کسی کی مدد کے کتابوں سے نکالنے کی صلاحیت رکھتا ہو اور اُسے اپنے عقائد بھی معلوم ہوں انہیں بھول نہ گیا ہو۔^(۱) ہر غیر عالم کو جاہل نہیں کہنا چاہیے۔

گوشت یا زندہ مرغ کو دار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟

سوال: بعض لوگ گوشت یا زندہ مرغ اپنے اوپر سے وار کر جنگل میں پھینک دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: صدقے کی کئی اقسام ہیں فرض صدقہ جیسا کہ زکوٰۃ، واجب صدقہ جیسا کہ فطرہ اور دیگر صدقات واجبہ۔ نفلی صدقہ جیسے کسی غریب قوم میں ثواب کی نیت سے رقم دینا جسے اُردو میں خیرات کہا جاتا ہے یہ بھی صدقہ ہی ہے۔ اس کے

علاوہ صدقے کی بعض صورتیں اور بھی ہیں جیسا کہ جان کا صدقہ دینا وغیرہ۔ اگر جان کا صدقہ دینا ہو تو فتاویٰ رضویہ شریف میں ہے کہ جان کے بدلے یوں جان کا صدقہ دیا جائے کہ حلال جانور ذبح کر کے دے دیا جائے۔^(۱) لہذا جان کا صدقہ نکالنے کے لیے بکریا مرغی ذبح کر کے دینا زیادہ اچھا ہے اور زندہ دینے میں بھی کوئی حرج نہیں۔ اسی طرح رقم، کپڑا اور آناج وغیرہ چیزیں بھی صدقے میں دی جاسکتی ہیں۔ سوال میں جو صدقے کی صورتیں بتائی گئیں یہ باباجی لوگوں کے ڈھکوسلے ہوتے ہیں انہیں اختیار کرنے سے بچنا چاہیے۔ صدقہ نکالنے کے لیے زندہ مرغ چھینک دینا یا بکرے کی سری یا پائے قبرستان کے چوراہے میں دفن کرنا مال کو ضائع کرنا ہے اور ایسا صدقہ جس میں مال کو ضائع کیا جائے حرام ہے۔^(۲)

رہی بات پیچھے مڑ کر نہ دیکھنے کی تو مجھے لگتا ہے کہ یہ باباجی لوگوں پر تاثر (Impression) ڈالنے کے لیے بولتے ہوں گے کہ مرغ چھینک دینا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا۔ نیز یہ بھی ممکن ہے کہ باباجی ایسی جگہ مرغ یا بکریا پھینکوارہے ہوں کہ جہاں پہلے سے ہی باباجی کے بندے موجود ہوں کہ جیسے ہی بکریا مرغ چھوڑا جائے وہ اسے پکڑ کر لے جائیں لہذا باباجی اس خوف سے کہ اگر مرغ یا بکریا چھوڑنے والے نے مڑ کر دیکھ لیا تو کہیں میرا بھانڈا اچھوٹ نہ جائے۔ اس لیے صدقہ نکالنے والے کو یہ کہہ کر خوفزدہ کر دیتے ہوں کہ پیچھے مڑ کر نہیں دیکھنا اور اگر دیکھنے پر کچھ ہوا تو مجھے نہیں بولنا۔

بعض صورتوں میں ”مڑ کر نہ دیکھنا“ بطور نغاورہ بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے ”راہِ خدا میں دیا تو مڑ کر مت دیکھو“ اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ راہِ خدا میں دینے کے بعد یہ تمنا نہ کرو کہ مجھے واپس مل جائے یا میں واپس لے لوں وغیرہ۔ بہر حال باباجی جو بولتے ہیں کہ ”پیچھے مڑ کر مت دیکھو“ اس میں ان کی کیا حکمت ہے مجھے معلوم نہیں اور اس سے متعلق جو باتیں میں نے ذکر کیں یہ بطور تفتن کے ہیں۔

کسی پر نفسیاتی اثر ڈالنا کیسا؟

سوال: کسی پر نفسیاتی اثر ڈالنا کیسا ہے؟^(۳)

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۱۸۶ ماخوذ از

۲..... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۴۵۵ ماخوذ از

۳..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم تعالیٰ عنہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: نفسیاتی اثر ڈالنا ہر صورت میں ناجائز نہیں ہوتا بلکہ بعض صورتوں میں جائز بھی ہوتا ہے جیسا کہ مریض کو اگر دو چار باتیں ایسی بتائی جائیں کہ جس میں اُس کا نقصان نہ ہو اور اُن باتوں کا تعلق نفسیات سے ہو اس سے اُسے سکون ملے گا تو صحیح ہے۔ جب لوگ ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں تو اس کے گلے میں اسٹیتھو سکوپ (Stethoscope) لگا ہوتا ہے لہذا اگر مریض بولتا ہے کہ مجھے نزلہ ہو رہا ہے یا کھانسی آرہی ہے تو ڈاکٹر صاحب اسٹیتھو سکوپ (Stethoscope) کو کان میں لگا کر مریض کے سینے اور پیٹھ پر رکھتے، مریض کا پیٹ اور پیٹھ دباتے اور دو چار سوالات بھی کرتے ہیں جس کے باعث مریض یہ سمجھتا ہے کہ ڈاکٹر بہت اچھا ہے اور بڑی دیکھ بھال کر کے مجھے دوا دے رہا ہے، حالانکہ ڈاکٹر کو پتا ہوتا ہے کہ اُس نے مریض کو کیا دوا دینی ہے۔ مجھے تو یہ محسوس ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحبان مریض پر نفسیاتی اثر ڈالنے کے لیے اس طرح چیک کرتے ہوں گے۔ اسی طرح جب دوا بن رہی ہوتی ہے تو اس دوران اگر مریض بولے کہ ڈاکٹر صاحب مجھے یوں بھی ہوتا ہے تو ڈاکٹر صاحب دوا تو دے چکے ہوتے ہیں لہذا اب مریض پر مزید نفسیاتی اثر ڈالنے کے لیے کمپاؤنڈر کو آواز دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایکوا (Aqua) کر دینا جس کے سبب مریض یہ سمجھتا ہے کہ کمپاؤنڈر کو مزید دوا ڈالنے کا کہا جا رہا ہے حالانکہ ایکوا (Aqua) پانی کو کہتے ہیں یعنی ڈاکٹر صاحب کمپاؤنڈر کو کہتے ہیں کہ دوا میں پانی ملا دینا۔

نفسیاتی اثر ڈالنے والا وہ انداز کہ جس میں نہ تو جھوٹ ہو، نہ ہی کوئی گناہوں بھری صورت ہو اور نہ ہی اس میں مریض کا کوئی نقصان ہو تو ضرور نا ایسے انداز کا جائز ہونا سمجھ میں آتا ہے۔ بسا اوقات نفسیاتی گفتگو سے بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں اور مریض موج میں آجاتا ہے۔ یاد رکھیے! اگر مریض کو ڈرا یا جائے مثلاً اگر اُسے کہا جائے کہ جو مرض تمہیں ہے یہی مرض ہمارے پڑوسی کو بھی ہوا تھا جس کے باعث وہ چار دن میں بستر پر آگیا اور آٹھ دن بعد اُس کا جنازہ اُٹھا، اب تمہیں بھی وہی بیماری لگ گئی ہے، اب تمہارا کیا ہو گا؟ اس طرح کی باتیں کرنا گویا مریض کے لیے بلیک وارنٹ جاری کرنا ہے لہذا اب وہ سنبھل نہیں پائے گا۔ اگر مریض کو دُعا میں دی جائیں مثلاً اس طرح کہا جائے کہ آپ کیوں گھبراتے ہیں؟ تمہارا مرض کیا اللہ پاک کی قدرت سے باہر ہے؟ کیا تمہارا عرض اللہ پاک ٹھیک نہیں کر سکتا؟ اللہ پاک چاہے تو دھول کی ایک چٹکی کے ذریعے بھی تمہیں شفا مل سکتی ہے لہذا تم بھی دُعا کرو اور میں بھی دُعا کروں گا اِنْ شَآءَ اللہ سب بہتر ہو

جائے گا۔ اس طرح کی باتیں سن کر مریض کو تسلی ہوگی۔ خیال رہے کہ دُعا نفسیاتی اثر نہیں بلکہ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ الْمُؤْمِنِ یعنی دُعا مُؤمن کا ہتھیار ہے۔^(۱) لہذا مریض کو دُعا دینی چاہیے نہ کہ اُسے ڈرانا چاہیے اور نہ ہی اُس کے سامنے اپنے چہرے سے اس طرح کا اظہار کیا جائے کہ جس کے باعث مریض کو یہ محسوس ہو کہ میرا عرض بڑا تشویشناک ہے۔

نپاک کپڑے پاک کپڑوں کو بھی نپاک کر دیں گے

سوال: اگر واشنگ مشین میں پاک کپڑے دھل رہے ہوں اور نپاک کپڑے ڈال دیئے جائیں تو کیا تمام کپڑے نپاک ہو جائیں گے؟
جواب: جس طرح بالٹی کے پانی میں پاک اور نپاک کپڑے ڈال دینے سے سارے کپڑے نپاک ہو جاتے ہیں اسی طرح مشین میں بھی اگر پاک کپڑوں کے ساتھ نپاک کپڑے ڈالے جائیں گے تو سارے نپاک ہو جائیں گے۔ لہذا نپاک کپڑوں کو پہلے الگ سے پاک کر لیا جائے اور پھر میل اتارنے کے لیے دوسرے میلے کپڑوں کے ساتھ انہیں مشین میں ڈال دیا جائے تاکہ سب اکٹھے دھل جائیں اس میں کوئی حرج نہیں۔^(۲)

”صفائی نصف ایمان ہے“ کی وضاحت

سوال: عام طور پر جب صفائی نصف ایمان کی بات ہوتی ہے تو خوبصورتی اور بعض صفائیاں دکھائی جاتی ہیں تو کیا صرف اسی صفائی کی اسلام میں اہمیت ہے یا کچھ اور بھی صفائی کا مفہوم ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے: اَلطُّهُورُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ (یعنی پاکی نصف ایمان ہے۔)^(۳) اور ایک ہے نَظَافَتِ جس کے بارے میں کہا گیا: اَلنَّظَافَةُ مِنَ الْاِيْمَانِ (یعنی نَظَافَتِ ایمان سے ہے۔)۔ نَظَافَتِ اور طُہُورِ دونوں میں کچھ فرق ہے۔ صفائی ستھرائی کو نَظَافَتِ اور پاک ہونے کو طُہُورِ کہا جاتا ہے۔ نَظَافَتِ اور طُہُورِ کے فرق کو یوں بھی سمجھا جاسکتا ہے کہ اگر میلے کپڑوں میں نماز پڑھی تو ہو جائے گی اور اگر کپڑے نپاک ہیں اگرچہ نپاکی نظر نہیں آرہی مگر ان میں اتنی زیادہ نجاست لگی ہوئی ہے کہ جو نماز کے لیے

① مستدرک حاکم، کتاب الدعاء والتکبیر والتہلیل... الخ، باب الدعاء وسلاح المؤمن وعما الدین، ۱۶۲/۲، حدیث: ۱۸۵۵۔

② مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ الہدیٰ کے رسالے ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ نبوی مذاکرہ)

③ ترمذی، کتاب الدعوات، باب (ت: ۹۲)، ۳۰۸/۵، حدیث: ۳۵۲۹۔

رُکاوٹ ہے تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنے سے نماز ہوگی، ہی نہیں۔ ایسی صفائی جس میں ناپاکی نہ ہو اور نہ ہی میل کچیل تو یہ تَنْظِیف ہے اور یہ سُنّت بھی ہے۔ اگر کوئی چیز ناپاک ہے تو وہ صاف نہیں کہلائے گی اور اگر وہ ناپاک نہیں ہے اور اس پر میل کچیل لگی ہوئی ہے تب بھی اُسے صاف نہیں کہا جائے گا البتہ اگر اس پر میل کچیل تو ہے مگر وہ ناپاک نہیں ہے تو وہ پاک ہے۔

(امیر اہل سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے عزیز تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا: ایک حدیث پاک میں اَلطُّهُورُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ (یعنی پاکی نصف ایمان ہے۔) ^(۱) کے الفاظ بھی ہیں۔ شَطْرُ بمعنی نصف ہوتا ہے۔ مشہور مُفَسِّر، حَکِیْمُ الْاُمَمْتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے کہ پاکی کو نصف ایمان کیوں کہا جاتا ہے؟ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ طُہُور سے ظاہری پاکی اور ایمان سے عُرْفی ایمان مُراد ہے۔ چونکہ ایمان بھی گناہوں کو مٹاتا ہے اور وُضُو بھی، لیکن ایمان چھوٹے بڑے سارے گناہ مٹا دیتا ہے اور وُضُو صرف چھوٹے، اس لیے اسے آدھا ایمان فرمایا۔ ایمان باطن کو عیبوں سے پاک فرماتا ہے اور وُضُو ظاہر کو گندگیوں سے، اور ظاہر، باطن کا گویا نصف ہے یا ایمان دِل کو بُرائیوں سے پاک اور خوبیوں سے آراستہ کرتا ہے اور طہارت جسم کو فقط گندگیوں سے پاک کرتی ہے، لہذا یہ نصف ہے۔ ^(۲)

مسجد میں دھونی دینے میں احتیاطیں

سوال: اگر مسجد میں دھونی دینی ہو تو اس میں کیا احتیاطیں کرنی ہوں گی؟

جواب: اب تو مساجد کو خوشبودار کرنے کے لیے اسپرے کے استعمال کا رواج ہے۔ اگر کوئی مسجد میں دھونی دینا چاہے تو اس کے لیے چند باتوں کا خیال رکھنا ہو گا مثلاً مسجد میں راکھ نہ اڑے۔ ❀ دیا سلائی یعنی ماچس کی تیلی مسجد میں جَلانا جائز نہیں کیونکہ اس کے بارود کی بدبو اڑتی ہے اور مسجد کو بدبو سے بچانا واجب اور خوشبودار بنانا ثواب کا کام ہے لہذا اتنی دور سے جَلَا کر لایا جائے کہ بارود کی بدبو مسجد میں داخل نہ ہو۔ ❀ بعض جگہ دھونی دینے کے لیے کوئلہ بھی جلاتے ہیں تو اگر کوئلہ بدبو والا ہو جیسا کہ بعض کوئلوں سے بدبو آتی ہے تو اسے مسجد میں جَلانے سے بچنا ہو گا لہذا اسے باہر اتنی دیر جلا لیں کہ بدبو ختم ہو جائے۔ ❀

① مشکاة المصابیح، کتاب الطہارۃ، الفصل الاول، ۷۲/۱، حدیث: ۲۸۱۔

② مرآۃ المناجیح، ۲۳۲/۱۔

طوافِ کعبہ میں بعض مالدار شیوخ جب طواف کرتے ہیں تو ان کے آدمی غود کی لکڑی خوشبودان میں جلا کر رکھتے ہیں، جس سے چاروں طرف خوشبو پھیل رہی ہوتی ہے۔ ایسا کرنے سے احرام والوں کے لیے آزمائش ہوتی ہے اس لیے کہ حالتِ احرام میں جان بوجھ کر خوشبو سونگھنا مکروہِ تنزیہی یعنی اچھا نہیں ہے۔^(۱) لائٹر بھی مسجد میں نہ جلا یا جائے کیونکہ اس میں پیٹرول ہونے کے سبب بدبو پیدا ہوگی۔ پیٹرول اور مٹی کے تیل والے کپڑے بھی مسجد میں نہیں لاسکتے۔ گوشت اور مچھلی والے بھی اپنے کام کے کپڑے تبدیل کر کے مسجد آئیں نیز اگر بدن سے بدبو آتی ہو تو اچھی طرح نہا کر بلکہ ہوسکے تو خوشبودار گلاب مسجد میں داخل ہوں۔ استنجا خانے بھی ایسی جگہ پر نہ ہوں کہ ان کا دروازہ یا کھڑکی مسجد کی طرف کھلنے پر مسجد کے اندر بدبو آتی ہو۔ اگر ایسا ہے تو ان کی نئے سرے سے تعمیر کر کے دروازے یا کھڑکی کا رخ اس طرف کیا جائے جہاں کھلنے پر بدبو مسجد میں داخل نہ ہو۔ ایگزاسٹ فین (Exhaust fan) بھی لگایا جاسکتا ہے لیکن بجلی جانے کی صورت میں یہ بند ہوتا رہے گا اور بدبو آنے کا مسئلہ باقی رہے گا۔ بہر حال ایسا کوئی مستقل انتظام کر لیا جائے کہ مسجد میں بدبو داخل نہ ہونے پائے۔^(۲)

کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟

سوال: اگر کسی نے اپنی زندگی کے آخری وقت میں توبہ کی تو کیا اس کی توبہ قبول ہو جائے گی؟

جواب: اگر آخری وقت سے مراد یہ ہے کہ کسی کو پھانسی دی جا رہی ہو اور اس وقت وہ توبہ کر لے تو یہ توبہ بالکل مقبول ہے چاہے توبہ گناہوں سے ہو یا کفر سے۔ اور اگر آخری وقت سے مراد وہ لمحات ہیں جب نزع کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے اور فرشتے نظر آنے لگتے ہیں تو اس وقت گناہوں سے توبہ تو مقبول ہے لیکن کفر سے توبہ قبول نہیں لہذا اس وقت اگر کوئی ایمان لائے تو مسلمان نہیں ہو گا کیونکہ ایمان بالغیب ضروری تھا جبکہ یہ تو آنکھوں سے دیکھ چکا۔ بہر حال مؤمن جب بھی توبہ کرے چاہے اس کی روح گلے میں اٹکی ہو اس وقت بھی اس کی توبہ قبول ہے۔ ہاں! یہ الگ بات ہے کہ اس وقت توبہ کا ہوش ہوتا ہے یا نہیں؟ یہ تو اللہ پاک ہی بہتر جانے۔^(۳)

۱..... بہارِ شریعت، ۱/۱۰۷۹، حصہ: ۶۔

۲..... مسجد کو بدبو سے بچانے اور خوشبودار رکھنے سے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ

کا رسالہ ”مسجدیں خوشبودار رکھیے“ کا مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مد آکر)

۳..... مرآۃ المناجیح، ۳/۳۶۵ ماخوذاً۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۴ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے یہ کہا: جَزَى اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهُ 70 فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ (2)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد

سوال: بعض اوقات بچوں کی ولادت ہوتی ہے تو ان کی کچھ پیدائشی کمزوریوں کی وجہ سے ڈاکٹر انہیں وینٹی لیٹر پر ڈال دیتے ہیں اور کچھ ہی دنوں بعد بعض بچوں کا انتقال ہو جاتا ہے، یہ ارشاد فرمائیے کہ حمل کے دوران کیا ایسی حفاظتی تدابیر اختیار کی جائیں کہ جن سے ان مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے؟ نیز بچوں کو دھوپ لگانے کے حوالے سے کچھ مدنی پھول بھی بیان فرما دیجیے۔ (3)

جواب: ہمارے بچپن بلکہ جوانی میں بھی ایسا سُنا دیکھنا یاد نہیں پڑتا، پہلے ایسے مسائل بہت کم ہوتے ہوں گے اب یہ مسائل بہت ہو رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ بچہ Ventilator (یعنی سانس لینے کا مصنوعی آلہ) کے لائق ہوتا بھی ہے یا صرف پیسے نکلوانے کے لیے اس کو وینٹی لیٹر پر ڈال دیتے ہیں۔ اس معاملے میں ہر ڈاکٹر بُرا ہو یا ہر لیڈی ڈاکٹر بُری ہو اور وہ خیانت

۱..... یہ رسالہ ۴۴ صفحہ ۱۱۳ بمطابق ۱۱ اکتوبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری مگدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2..... مُعْجَم اَوْسَط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۸۲/۱، حدیث: ۲۳۵۔

3..... اس سوال کا دوسرا حصہ شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ ہی کا عطا فرمودہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

کرے یہ ضروری نہیں مگر دور بڑا نازک ہے اور ہر ایک کو پیسے کمانے کی حرص لگی ہوئی ہے۔ حمل کے دوران کی کئی احتیاطیں ہیں جو دعوتِ اسلامی کے اشتاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتب ”گھریلو علاج“ اور ”مدنی پنج سورہ“ میں بیان کی گئی ہیں ان کا مطالعہ کیجیے۔

بچوں کو شروع سے ہی دھوپ میں ڈالا جائے، دھوپ کے بڑے فوائد ہوتے ہیں۔ صبح جب سورج نکلتا ہے، اس کے بعد کی جو دھوپ ہوتی ہے وہ بچوں اور بڑوں سب کے لیے یکساں مفید ہوتی ہے۔ یوں ہی سورج ڈوبنے سے پہلے جو پندرہ بیس منٹ ہوتے ہیں اس وقت کی دھوپ بھی بہت بہتر ہوتی ہے، اس دھوپ میں بچوں کو پندرہ بیس منٹ کے لیے ڈال دیا جائے۔ آج کل لوگ بچوں کو دھوپ نہیں لگاتے حالانکہ دھوپ بچوں کے لیے ضروری ہے بالخصوص بچی کے لیے کہ بچی کے جسم میں ایک ہڈی ہوتی ہے، اس کا تعلق بچے کی پیدائش سے ہوتا ہے، دھوپ نہ ملنے کی وجہ سے وہ ہڈی سکڑ جاتی ہے اور اس کی وجہ سے (اس بچی کے ماں بننے وقت) آپریشن کی ضرورت پیش آتی ہے۔

آپریشن کے ذریعے بچوں کی پیدائش میں اضافہ

سوال: اخبار میں یہ خبر آئی ہے کہ گزشتہ 15 سالوں میں آپریشن کے ذریعے بچوں کی پیدائش میں خطرناک حد تک اضافہ ہوا ہے۔ اعداد و شمار کے مطابق صرف 2015ء میں تین کروڑ بچوں کی پیدائش آپریشن کے ذریعے کی گئی جو اس سال پیدا ہونے والے بچوں کی تعداد کا 21 فیصد ہے اور ان میں سے تقریباً 44 لاکھ 55 ہزار بچوں کی پیدائش میں آپریشن کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اس سلسلے میں ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ لاکھوں خواتین غیر ضروری طور پر آپریشن کے مرحلے سے گزر کر خود کو خطرے میں ڈال رہی ہیں۔ ایسی صورت حال میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: جب میرا لڑکپن تھا تو اس وقت میں نے آپریشن کا نام ہی نہیں سنا تھا، سب کی سب ڈلیوریاں نارمل ہوتی تھیں اور ہسپتال جانے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی تھی۔ اس دور میں عام طور پر ڈلیوریاں گھروں پر ہوتی تھیں اور دائیاں (Midwives) گھروں پر آتی تھیں اور اپنے تجربات کی بنا پر آپریشن کے بغیر نارمل ڈلیوری کیا کرتی تھیں۔ اس حوالے سے مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو مجھے کسی نے بتایا تھا کہ ایک غیر مسلم دائی کو اپنے کسی کیس میں یہ معاملہ پیش آیا کہ ڈلیوری

نہیں ہو پار ہی تھی اور عریضہ کو بہت دُشواری اور تکلیف کا سامنا تھا۔ اس دائی نے کمرے کے دروازے سے باہر نکل کر اس طرح کہا: ”اے مسلمانوں کے غوثِ پاک! میں نے سنا ہے کہ آپ اپنے مریدوں کی مدد کرتے ہیں، اگرچہ میں تو مسلمان نہیں ہوں لیکن یہ عورت مسلمان ہے، آپ کی مریدنی ہے اور آپ کو ماننے والی ہے اس کا مسئلہ حل نہیں ہو پارہا آپ اس کا مسئلہ حل فرما دیجیے!“ یہ کہنے کے بعد جب وہ دائی اندر گئی تو نارمل ڈلیوری ہو گئی۔ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی یہ کرامت دیکھ کر وہ دائی مسلمان ہو گئی۔

ڈلیوری کیس سے متعلق انکشافات

پھر ڈلیوری (Delivery) کیس کے سلسلے میں رفتہ رفتہ ہسپتال کا رخ کیا جانے لگا۔ اب ہسپتال کے کروڑوں روپے کے اخراجات ہوتے ہیں اور پھر ڈاکٹروں کی تنخواہیں بھی ٹھیک ٹھاک ہوتی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ آپریشن کرنے کی صورت میں بھی ان کا اچھا خاصا حصہ ہوتا ہے تو یوں میں سمجھتا ہوں کہ آجکل Profession (یعنی پیشے) کے طور پر زیادہ تر آپریشن ہو رہے ہیں۔ یہاں تک کہ میرے پاس اپنے قریبی اسلامی بھائیوں کے ایسے کیس سُننے میں آئے ہیں کہ ایک لیڈی ڈاکٹر نے کہہ دیا کہ آپریشن ہو گا تو دوسری لیڈی ڈاکٹر نے کہا کہ آپریشن کی ضرورت نہیں ہے اور میں بغیر آپریشن کے ڈلیوری (Delivery) کر دوں گی اور پھر جب اس نے بغیر آپریشن کے ڈلیوری کر دی تو جس ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا اس کی Insult (یعنی بے عزتی) ہوئی اور یہ اس لیڈی ڈاکٹر پر برہم ہوئی کہ تم نے بغیر آپریشن کے ڈلیوری کیوں کی؟ اسی طرح ایک کیس یہ بھی ہوا کہ جب ایک ہسپتال گئے تو کہا گیا کہ آپریشن ہو گا اور اتنی رقم لگے گی اور پھر جب دوسرے ہسپتال گئے تو پہلے والے ہسپتال سے زیادہ رقم بتائی گئی اور کہا گیا کہ اتنا اتنا خرچ ہو گا مگر ہم نارمل ڈلیوری کر دیں گے اور پھر زیادہ پیسے لے کر نارمل ڈلیوری کر دی گئی۔ یہ دونوں کیس میرے بالکل قریبی لوگوں کے ساتھ پیش آئے ہیں۔

پیسوں کی خاطر کسی کی جان تکلیف میں نہ ڈالیے

بد قسمتی سے آج کل یہ Business (یعنی کاروبار) چل رہا ہے اور ڈاکٹر، لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ چوروں اور ڈاکوؤں کو سب بُرا بولتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ ڈاکٹر ان سب سے بُرے ڈاکو ہیں جو پیسوں کی خاطر لوگوں کی جانوں سے

کھیلے ہیں۔ یاد رہے سب ڈاکٹر ایسے نہیں ہوتے، ان میں آپ کو رحم دل بھی ملیں گے جیسا کہ ایک لیڈی ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا تھا جبکہ دوسری نے زیادہ پیسے بھی نہیں لیے تھے اور شاید خوفِ خدا کی وجہ سے نارمل ڈیوری بھی کر دی تھی جس کی بنا پر پہلی ڈاکٹر اس سے بگڑ گئی کہ تو نے میرا گاہک کیوں خراب کیا؟ البتہ جو ڈاکٹر لوگوں کی جانوں سے کھیلے ہیں یہ سفید پوش ڈاکٹر ہیں اور میرے پاس ڈاکو سے بڑا کوئی لقب نہیں ہے جو میں انہیں دے سکوں۔ آپریشن فیل ہونے کے سبب اگر بندہ مرنے بھی جائے تب بھی ان کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا کیونکہ یہ ہر آپریشن میں پہلے سے ہی اس بات پر سرپرست سے سائن کر والیتے ہیں کہ ”اگر دورانِ آپریشن مریض فوت ہو گیا تو ہماری کچھ ذمہ داری نہیں۔“ ہسپتالوں میں اس طرح کی Formality (یعنی رسم) رائج ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ دیانت داری سے آپریشن بھی کیا جائے، مگر اب تو بددیانتیاں ہو رہی ہیں۔ اگر کوئی ڈاکٹر لوں پر کیس بھی کرے گا تو جیتیں گے یہی، کیس کرنے والا ہار جائے گا۔ میں ڈاکٹروں کو یہی مشورہ دوں گا کہ اللہ پاک روزی دینے والا ہے لہذا آپ اللہ پاک سے ڈریں اور چند سکوں کی خاطر کسی کی جان تکلیف میں مت ڈالیں!

بلا ضرورت آپریشن اور ٹیسٹ کے اخراجات

اگر ڈاکٹر کہیں کہ ہم نارمل ڈیوری کرتے ہیں لیکن پیسے آپریشن جتنے لیں گے تو شاید لوگ کم ہی تیار ہوں اس لیے یہ آپریشن کر کے پیسے لیتے ہیں۔ اگر کوئی واقعی انہیں زیادہ پیسے دینا شروع کر دے تو ہو سکتا ہے کہ آپریشن نہ کریں مگر یہ صورت بھی کیسے ہو کہ جس لیڈی ڈاکٹر نے آپریشن کا کہا ہے اگر اسے کہا جائے پچاس ہزار لے لو اور بغیر آپریشن کے ڈیوری کر دو تو وہ پچاس ہزار میں نارمل نہیں کرے گی بلکہ وہ بولے گی کہ نہیں چالیس ہزار میں آپریشن کے ساتھ ہی کروں گی کیونکہ اسے پتا ہے کہ اگر میں نے پچاس ہزار میں آپریشن کے بغیر ڈیوری (Delivery) کر دی تو میں ڈی گریڈ اور بدنام ہو جاؤں گی لہذا عزت بچانے کے لیے اُس نے آپریشن ہی کرنا ہے۔ خالی ڈیوری کیس کا ہی مسئلہ نہیں بلکہ مہنگی دوائیں لکھ کر دینا اور پیسوں کی خاطر بلا ضرورت مختلف ٹیسٹ کروا کر ہزاروں لاکھوں روپے کے اخراجات کروا دینا وغیرہ بے شمار مسائل ہیں۔ عام طور پر ڈاکٹروں کے کمیشن بندھے ہوئے ہوتے ہیں اور لیبارٹری بھی ان کی فکس ہوتی ہے کہ دوسری لیبارٹری کی رپورٹ کو یہ دُرست نہیں مانتے اور مریض کو کہتے ہیں کہ فلاں لیبارٹری سے ہی ٹیسٹ کروا کر لاؤ

کیونکہ وہاں سے ان کا کمیشن بندھا ہوتا ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر مریض کو یہ بھی کہتے ہیں کہ فلاں کمپنی کی دوا کیوں اٹھا کر لے آئے؟ یہ دوا صحیح نہیں ہے اور جس کمپنی کی دوا میں نے لکھی تھی اُسی کی لے کر آؤ کیونکہ اس کمپنی سے ان کی ترکیب ہوتی ہے اور انہیں وہاں سے کمیشن ملنا ہوتا ہے حالانکہ اس طرح کا کمیشن رشوت ہے۔

بندہ رہے یا نہ رہے مگر اپنی جیب بھری رہے

نزلہ ہو یا کھانسی یا معاذ اللہ کینسر جتنے بھی امراض ہیں ان سب میں یہ گیم چل رہے ہوتے ہیں اور بائی پاس کے آپریشن اور نہ جانے کیا کیا ہو رہا ہوتا ہے۔ کئی جگہ اس کی ضرورت نہیں بھی ہوتی ہوگی تب بھی ڈاکٹر پیسے کھینچنے کے لیے چھریاں چلا دیتے ہوں گے اور ان کی یہ سوچ ہوتی ہوگی کہ چاہے بندہ کل کے بجائے آج مر جائے مگر اپنی جیب بھری رہے۔ اس طرح کرتے ہوئے یہ اپنی موت کو بھول جاتے ہیں کہ آخر ان کو بھی مرنے ہے۔ یاد رکھیے! ڈاکٹر بھی مرتے ہیں، لیڈی ڈاکٹر بھی مرتی ہیں، میڈیکل اسٹور والے بھی مرتے ہیں اور دواؤں کی کمپنیوں والے بھی مرتے ہیں لیکن سب پیسوں کے پیچھے اندھے ہوئے پڑے ہیں اور لوگوں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں مگر جو اچھے ڈاکٹر ہیں وہ اچھے ہیں اور جو بُرے ہیں وہ بُرے ہیں۔ اللہ پاک اچھوں کے صدقے بُروں کو بھی اچھا کر دے بلکہ ہم سب کو اچھا کر دے اور مسلمانوں کی ہمدردیاں کرنے والا کر دے۔ اے کاش! ہم مسلمانوں کے حقیقی خیر خواہ اور ان کی بھلائی چاہنے والے بن جائیں۔

نارمل ڈیوری کا وظیفہ

سوال: نارمل ڈیوری کا کوئی وظیفہ ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: عورت سورۃ تحریم روزانہ پڑھتی رہے، اگر خود نہیں پڑھ سکتی تو کوئی اور سورۃ تحریم پڑھ کر پانی پر دم کر کے اسے دے اور وہ پیتی رہے اِنْ شَاءَ اللہ حضرت سید ثنابی بی مریم رَحِمَہُ اللہُ عَنْہَا کی برکت سے نارمل ڈیوری ہوگی۔

قد کے اعتبار سے وزن کتنا ہونا چاہیے؟

سوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اِس سال (یعنی ۱۴۳۹ھ میں) حج کے موقع پر مَکَّہ مَکْرَمَہ دَاخِلَا اللہُ شَرَفَا تَعَطُّیَا میں آپ سے ملاقات کی سعادت حاصل ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے دم کرنے کے ساتھ ساتھ وزن کم کرنے کی ترغیب دلائی تھی۔ جس پر لَبَّيْک کہتے

ہوئے میں نے ایک ماہ میں 11 کلو وزن کم کر لیا ہے اور مزید کم کرنے کی کوشش جاری ہے۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ وزن کم کرنے سے اندرونی کمزوری ہو سکتی ہے۔ اس پر آپ کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجئے۔ (موریشس سے سوال)

جواب: اللہ کریم آپ کو صحت، عافیت اور راحتوں والی زندگی نصیب کرے۔ وزن کم کرنا اچھی بات ہے لیکن یہ آہستہ آہستہ ہو تو مفید رہتا ہے۔ اگر جذبات میں آکر یکدم وزن کم کریں گے جیسا کہ آپ نے ایک ماہ میں 11 کلو (11.Kg) وزن کم کر لیا تو یہ کمزوری کا سبب بن سکتا ہے لہذا اعتدال سے کام لیتے ہوئے ہر ماہ پانچ کلو وزن کم کرنے کا ہدف بنالیجئے۔ یاد رہے کہ وزن بہت زیادہ کم ہو جانا بھی نقصان دہ ہو سکتا ہے لہذا اچھی صحت کے لیے قد کے مطابق وزن ہونا چاہیے مثلاً اگر کسی کا قد چھ فٹ ہے تو اس کا وزن اوسطاً 72 کلو ہونا چاہیے یعنی ایک انچ پر ایک کلو وزن۔ چونکہ چھ فٹ میں 72 انچ ہوتے ہیں تو یوں اوسطاً 72 کلو وزن ہونا چاہیے۔

منبر کے تین زینے کیوں؟

سوال: مسجد میں جو منبر شریف ہوتا ہے تو اس کی تین سیڑھیاں ہی کیوں ہوتی ہیں؟ (بند سے سوال)

جواب: منبر کے تین زینے ہونا شروع سے چلا آرہا ہے۔ اب بھی تقریباً تمام ہی مساجد میں تین زینوں والا منبر ہوتا ہے۔ جب میری مدینۃ المُرشد بریلی شریف حاضری ہوئی تو مسجد رضا میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے منبر شریف کی زیارت بھی ہوئی تھی جو تین سیڑھیوں والا تھا۔ مسجد نبوی شریف عَلَی صَاحِبِہَا الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کے منبر مبارک کی تفصیل دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی 328 صفحات پر مشتمل کتاب ”عاشقانِ رسول کی 130 حکایات“ میں دیکھی جاسکتی ہے۔^(۱)

۱..... اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجَرِّد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُقَدِّس منبر کے تین زینے اس تخت کے علاوہ تھے جس پر بیٹھا جاتا ہے۔ حضور سَیِّدِ عَالَمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وَرَجِہُ بالا پر خطبہ فرمایا کرتے، صدِّیقِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے دوسرے پر پڑھا، فاروقِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے تیسرے پر، جب زمانہ ذُو النُّوَرِیْنِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا آیا پھر اَوَّل پر خطبہ فرمایا۔ سبب پوچھا گیا، فرمایا: ”اگر دوسرے پر پڑھتا لوگ گمان کرتے کہ میں صدِّیق کا ہمسرہ ہوں اور تیسرے پر تو وہ ہوتا کہ فاروق کے برابر ہوں لہذا وہاں پڑھا جہاں یہ احتمال مُتَصَوِّر ہی نہیں۔“ اصل سُنَّتِ اَوَّل وَرَجِہُ پر قیام ہے۔ حضرت صدِّیق اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اَدَب کی بنا پر ایسا کیا اور حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت ابو بکر صدِّیقِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے اَدَب کی خاطر۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/ ۳۴۳)

چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا کیسا؟

سوال: میں اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھتا رہتا ہوں تو کیا ایسا کرنا دُرست ہے؟ (مدینہ منورہ سے سوال)

جواب: اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا اچھی بات ہے البتہ بَیِّنَاتُ الْخَلَا اور دیگر گندی جگہوں پر پڑھنے سے بچنا ہو گا۔

خونناک طوفان میں مسجد و مزار کا بچ جانا

سوال: گزشتہ دنوں انڈونیشیا میں خونناک سونامی آیا۔ مناظر میں دیکھا جاسکتا ہے کہ طوفان کے سبب پوری بستی بلے کا ڈھیر بن گئی لیکن ایک مسجد بالکل صحیح سلامت دکھائی دے رہی ہے تو مسجد کے اس طرح بچ جانے کو مُعْجِزَہ کیا کر امت کہا جاسکتا ہے؟

جواب: مسجد کے بچ جانے کو مُعْجِزَہ نہیں کہا جاسکتا اس لیے کہ مُعْجِزَہ نبی سے اعلان نبوت کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔^(۱)

البتہ اتنے شدید طوفان یا زلزلے میں کوئی مسجد یا مزار شریف سلامت رہے تو اسے اللہ پاک کی رحمت کہہ سکتے ہیں۔ اگر سلامت نہ بھی رہیں جب بھی مسجد یا مزار شریف کی عظمت پر کوئی حَرْف نہیں آئے گا۔ خود کعبہ شریف کی تاریخ میں ایسا ملتا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے شہید ہو گیا تھا۔^(۲) نیز جب یزیدی لشکر نے مِنْجَبِیق کے ذریعے پتھر برسائے تھے تو اس وقت بھی کعبہ شریف کے غلاف میں آگ لگ گئی تھی۔^(۳) تو مُقَدَّس مقامات یا جگہوں پر کوئی اچھی علامت نظر آئے تو مَر حبا لیکن اگر اس طرح کا کوئی نقصان ہو جائے تو ان کی عظمت و شان پر شک و شبہ نہیں کیا جاسکتا۔

کیا طوطے کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟

سوال: طوطے کو سلام کرنا سکھایا گیا ہے، اب وہ بار بار سلام کرتا ہے تو کیا اس کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہو گا؟

(SMS کے ذریعے سوال)

جواب: طوطے کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں۔

① وہ عجیب و غریب کام جو عاداتاً ناممکن ہوں جیسے مردوں کو زندہ کرنا، اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے کر دینا، انگلیوں سے چشمے جاری کرنا، ایسی باتیں اگر نبوت کا دعویٰ کرنے والے سے اس کی تائید میں ظاہر ہوں، ان کو ”مُعْجِزَہ“ کہتے ہیں۔ (کتاب العقائد، ص ۱۹)

② سیرۃ حلبیۃ، باب بیان قریش الکعبۃ شرفہا اللہ تعالیٰ، ۲۰۳/۱۔

③ البدایۃ والنہایۃ، دخول سنۃ اربع و ستین، ۳۸/۵ ملتقطاً۔

ثواب کے لیے نیت ضروری ہے

سوال: اسلامی معاشرے میں اللہ پاک کی عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ ناپ تول پورا کرنے، غریبوں کی مدد کرنے، اچھے اخلاق سے پیش آنے، دوسروں کو تکلیف نہ دینے وغیرہ باتوں کا بھی ذہن دیا جاتا ہے تو یہ ارشاد فرمائیے کہ کیا ان کاموں کو کرنے سے پہلے بھی اچھی نیت ضروری ہے؟

جواب: کسی بھی مباح (یعنی جائز) کام میں ثواب جہی ملے گا جب وہ اچھی نیت سے کیا جائے گا اور جو چیز باعثِ ثواب ہے اس میں بلا نیت بھی ثواب ہے۔ البتہ اس میں مزید اچھی نیتیں کر کے ثواب بڑھایا جاسکتا ہے۔ لہذا ان کاموں میں بھی اچھی اچھی نیتیں کر لینی چاہئیں۔ یاد رکھیے! اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے تو جیسی نیت ویسا اس کا پھل۔

تَسْبِيحِ زَبَان سے پڑھنا افضل ہے یا دِل میں؟

سوال: ذکر و اذکار یا نماز کے بعد تَسْبِيحِ فَاطمہ زَبَان سے پڑھنا بہتر ہے یا بغیر زَبَان ہلائے دِل میں پڑھنا افضل ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے بلوچستان سے سوال)

جواب: جہاں کچھ پڑھنا ہوتا ہے تو وہاں زَبَان سے پڑھنا ضروری ہے اور آواز بھی اتنی ہو کہ عُذر نہ ہونے کی صورت میں اپنے کانوں سے سُن لے۔ ^(۱) لہذا تَسْبِيحِ فَاطمہ بھی زَبَان سے پڑھنی ہوگی۔

میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے اخراجات کا حکم

سوال: شادی شدہ بہنوں یا بیٹیوں کا انتقال ہو جائے تو ہمارے یہاں ان کی تجہیز و تکفین کا خرچ والدین اٹھاتے ہیں، اس کا کیا حکم ہے؟ نیز ان کے ایصالِ ثواب کے لیے کی جانے والی قرآن خوانی وغیرہ میں ہونے والے اخراجات کا کیا حکم ہے؟

جواب: میت کو کفن دینا فرض کفایہ ہے، یوں ہی میت کو دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے۔ ^(۲) میت نے جو مال چھوڑا اس میں سے بھی کفن دے سکتے ہیں اور اگر خاندان میں سے کوئی دوسرا شخص اپنے طور پر کفن دینا چاہے تو وہ بھی دے سکتا ہے۔ یہاں تک کہ اگر خاندان میں کوئی کفن دینے والا نہیں تو کوئی بھی مسلمان کفن دے دے تو فرض کفایہ ادا ہو جائے

① فتاویٰ ہندیہ، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ۱/۶۹۔

② درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلوة، باب صلاة الجنائز، ۳/۱۲۱-۱۶۳۔

گا۔ البتہ عورت نے اگرچہ مال چھوڑا اُس کا کفن شوہر کے ذمہ ہے بشرطیکہ موت کے وقت کوئی ایسی بات نہ پائی گئی جس سے عورت کا نفقہ شوہر پر سے ساقط ہو جاتا۔^(۱)

نابالغ کے حصہ سے ایصالِ ثواب کا کھانا نہیں بنا سکتے

میت کے ایصالِ ثواب کے لیے غُربا اور مساکین کو کھانا کھلانا ایک مُستَحَب کام ہے۔ میت نے جو مال چھوڑا ہے اس میں سے کھانا کھلانے کے مسائل ہیں۔ میت کے بالغ بیٹے بیٹیاں سارے ورثہ اگر اتفاق رائے سے ایصالِ ثواب کے لیے کھانا پکانے کی اجازت دے دیتے ہیں تو پھر جائز ہے اور اگر ورثہ میں سے کوئی نابالغ ہے تو وہ اجازت دے تب بھی ایصالِ ثواب کے لیے کھانے وغیرہ کا اہتمام نہیں کیا جاسکتا البتہ اس نابالغ کا حصہ الگ کرنے کے بعد باقی بالغان کی اجازت سے ایصالِ ثواب کے لیے کھانے پینے وغیرہ کا اہتمام کیا جاسکتا ہے۔^(۲)

داڑھی کا خط بنانا کیسا؟

سوال: داڑھی کا خط بنانا کیسا ہے؟

جواب: جہاں تک داڑھی کا خط بنانے کا مسئلہ ہے تو اس میں یہ دیکھنا ہے کہ داڑھی کی حد کہاں تک ہے؟ (پھر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ہاتھوں کے اشارے سے داڑھی کی حد بتائی کہ وہ ہڈی جو آنکھوں کی لائن سے ملتی ہے اس کے اوپر قلمیں اور سر کے بال ہیں اور اس کے نیچے سے داڑھی شروع ہوتی ہے۔ یہاں سے جہاں تک قدرتی بال جتے ہیں یہ سب

① بہارِ شریعت، ۱/۸۲۰، حصہ: ۴۔

② کسی شخص کا انتقال ہونے پر اُسے ثواب پہنچانے کے لئے وِزْءِ سونم، دسواں، چالیسواں، فاتحہ اور نذر و نیاز کا اہتمام کرتے ہیں، یہ اچھے اور باعثِ ثواب اعمال ہیں لیکن اس میں بعض اوقات یہ غفلت برتی جاتی ہے کہ ان امور پر ہونے والے اخراجات میت کے چھوڑے ہوئے مال سے کئے جاتے ہیں اور اس کے وارثوں میں یتیم اور نابالغ بچے بھی ہوتے ہیں اور ان کے حصے سے بھی وہ اخراجات لئے جاتے ہیں، حالانکہ یتیموں یا دیگر نابالغ وِزْءِ ثاء کے حصے سے یہ کھانے پکا کر لوگوں کو کھلانا جائز و حرام ہے بلکہ اگر یتیم یا کوئی نابالغ وارث اجازت بھی دے دے تب بھی ان کا مال ان کاموں میں استعمال کرنا جائز نہیں لہذا نہایت ضروری ہے کہ اس طرح کے کھانے صرف بالغ وِزْءِ ثاء کی رضامندی سے ان کے حصے سے کئے جائیں، نیز یہ بھی یاد رکھیں کہ جنازے کے بعد کھانا اور سونم کا کھانا ہمارے ہاں کے عرف و رواج میں دعوتِ میت کے طور پر ہوتا ہے اور یہ کھانا صرف فقیروں کے لئے جائز ہے، مالداروں کے لئے نہیں، لہذا اگر بالغ وِزْءِ ثاء بھی ان کھانوں کا اہتمام کریں تو صرف فقراء کو کھلائیں۔

(مالِ وراثت میں خیانت نہ کیجیے، ۲۵۳۲۲)

داڑھی ہے لیکن مذہبی لوگوں کی ایک تعداد ہے جو بھول کر جاتی ہے اور گہرا خط بنا دیتی ہے۔ بہت سے لوگ خود کو خوبصورت بنانے کے لیے گڑھا ڈال دیتے ہیں اور یوں اپنے آپ کو خوبصورت سمجھتے ہیں حالانکہ ایک آدھ دن بعد پھر شیوڈ بڑھ جاتی ہے اور بندہ اُلٹا بند صورت نظر آتا ہے۔ جو بال گالوں پر جمے ہوئے ہوں انہیں چھیڑنا نہیں چاہیے، کسی نے اس طرح میرا خط بنا ہوا کبھی نہیں دیکھا ہو گا۔ داڑھی کے بالوں سے اوپر چھوٹے چھوٹے اور پتلے بال آجاتے ہیں جسے لوگ روئیں بولتے ہیں اور ہماری مبینی زبان میں انہیں زواڑی کہا جاتا ہے تو اس طرح کے باریک بال جو داڑھی سے بالکل الگ آگ جاتے ہیں انہیں لے سکتے ہیں لیکن اگر انہیں لیں گے تو بعد میں یہاں بھی سخت بال نکلتا شروع ہو جائیں گے۔ اس لیے میرا یہ مشورہ ہے کہ اگر ضرورت نہ ہو تو یہاں اُستر یا بلیڈ کچھ بھی نہ لگایا جائے۔ جو لوگ داڑھی پوری نہیں مونڈتے وہ گڑھے ڈال کر تھوڑا حصہ مونڈ ڈالتے ہیں۔ اسی طرح مذہبی لوگوں کی ایک تعداد ہے جو بعض اوقات علم رکھنے کے باوجود نچلے ہونٹ کے نیچے داڑھی کے بال لے رہی ہوتی ہے جسے پُچی بولتے ہیں، اسے لینے کی بھی ممانعت ہے لہذا ان بالوں کو جوں کے توں چھوڑ دینا چاہیے۔ البتہ اِکاڈ کا بال جو کھانے کے دوران منہ میں آجاتا ہو اُسے کاٹ سکتے ہیں۔^(۱)

داڑھی کا خط بنوانے میں غلطی نہ کیجیے

لوگوں کی ایک تعداد ہوگی کہ اُن کے حساب سے اُن کی داڑھی پوری ہوگی مگر انہوں نے غلطیاں کی ہوئی ہوں گی، انہیں چاہیے کہ توبہ کریں اور صحیح داڑھی رکھیں۔ چہرے پر جو روئیں آجاتے ہیں ان کا خط بنانا تو جائز ہے مگر جس کو عوام خط سمجھتے ہیں اور داڑھی ایک مٹھی سے کم کر دیتے ہیں وہ جائز نہیں ہے۔ جو داڑھی ایک مٹھی سے کم کرے گا وہ گناہ گار ہو

۱..... اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: داڑھی قلموں کے نیچے سے کنٹیوں، جبرڑوں، ٹھوڑی پر جمتی ہے اور عرضاً اس کا بالائی حصہ کانوں اور گالوں کے بیچ میں ہوتا ہے۔ جس طرح بعض لوگوں کے کانوں پر روئیں ہوتے ہیں وہ داڑھی سے خارج ہیں، یوں ہی گالوں پر جو خفیف بال کسی کے کسی کے آنکھوں تک نکلتے ہیں وہ بھی داڑھی میں داخل نہیں یہ بال قدرتی طور پر مُوئے ریش (یعنی داڑھی کے بالوں) سے جدا ممتاز ہوتے ہیں اس کا مسلسل راستہ جو قلموں کے نیچے سے ایک مخروطی شکل پر جانبِ ذَن (یعنی ٹھوڑی کی طرف) جاتا ہے یہ بال اس راہ سے جدا ہوتے ہیں نہ ان میں مُوئے نحاس (یعنی داڑھی کے بالوں) کے مثل ثُوتِ نایبہ (یعنی بڑھنے کی ثُوت) ان کے صاف کرنے میں کوئی حرج نہیں بلکہ بسا اوقات ان کی پرورش باعثِ تَشْبِیْہِ خَلْقِ وَتَقْبِیْہِ صورت (یعنی مخلوق کی تشویش اور چہرے کی بد صورتی کا سبب) ہوتی ہے جو شرعاً ہرگز پسندیدہ نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵۹۶/۲۲)

گا۔ اب تو لوگوں نے داڑھی منڈانا کم کر دیا ہے اور چھوٹی داڑھی رکھتے ہیں اور پھر اس میں طرح طرح کی ڈیزائننگ کرتے ہیں۔ پتا نہیں کسی فلمی ایکٹر نے اس طرح کی داڑھی رکھی ہے جسے دیکھ کر یہ اس کی نقالی کر رہے ہیں۔ یاد رہے اگر میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کریں گے تو جنت ملے گی۔ حدیث پاک میں ہے: **الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ** یعنی آدمی جس سے محبت کرتا ہے اُس کا حشر بھی اسی کے ساتھ ہو گا۔^(۱) ہم پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کرتے ہیں لہذا اگر ان کی پیروی کریں گے، ان کی نقالی کریں گے تو ان شاء اللہ ان کے پیچھے پیچھے جنت میں جائیں گے اور اگر فلمی ایکٹر کی نقالیاں کریں گے، ان سے محبتیں رکھیں گے، مَعَآذَ اللہ ان کی تصویریں سنبھال کر رکھیں گے اور انہیں اپنا آئیڈیل بنائیں گے تو پھر انجام خطرناک ہو سکتا ہے۔

مکڑی کو مارنا کیسا؟

سوال: اکثر دیکھا گیا ہے کہ گھروں کے اندر کونوں میں مکڑی جالائن دیتی ہے، بعض لوگ ان جالوں کی صفائی کرتے ہوئے تنگ آکر مکڑی کو بھی مار دیتے ہیں، یہ ارشاد فرمائیے کہ مکڑی کو مارنا کیسا ہے؟

جواب: مکڑی کو مارنے میں حرج نہیں ہے۔ مکڑی کے جالے بھی گھروں سے صاف کرنے چاہئیں ورنہ تنگدستی آتی ہے۔^(۲)

مرحوم تختہ غسل پر مسکرا دیئے

سوال: ایسا کیا عمل کیا جائے جس کے سبب نزع کے عالم میں بندے کے چہرے پر مسکراہٹ آجائے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: نزع کے عالم میں اللہ پاک کے نیک بندوں کے چہروں پر مسکراہٹ کا دیکھا جانا ثابت ہے۔ حضور مُفْتٰیِ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے انتقال کے وقت یا انتقال کے بعد چہرے پر مسکراہٹ تھی۔ نزع کے عالم میں چہرے پر مسکراہٹ کا کوئی ورد تو مجھے معلوم نہیں اور نہ ہی میں نے کہیں پڑھایا سنا ہے۔ ہاں جس پر اللہ پاک کی رحمت اور اس کا کرم ہو جائے تو مرتے وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ آجاتی ہے۔

۱۔ بخاری، کتاب الادب، باب علامة حب اللہ... الخ، ۴/۱۳، حدیث: ۶۱۶۸۔

۲۔ حضرت سیدنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اپنے گھروں سے مکڑیوں کے جالے دور کرو کیونکہ انہیں (گھروں میں لگا ہوا) چھوڑ دینا ناداری کا باعث ہوتا ہے۔ (مدارک، پ ۲۰، العنکبوت، تحت الآية: ۴۱، ص ۸۹۳)

مرحوم عَبْدُ الْغَفَّارِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ دُعوتِ اسلامی کے بالکل شروع کے مبلغ تھے، اس وقت دُعوتِ اسلامی دُنیا میں اتنی پھیلی نہیں تھی۔ جس طرح اس وقت دُعوتِ اسلامی میں نگرانِ شوریٰ حاجی عمران کا مقام ہے ایسے ہی پہلے مرحوم عَبْدُ الْغَفَّارِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کا بھی تھا۔ ان کی آواز اچھی تھی اور دُعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے پہلے گانے گاتے تھے۔ جب دُعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے تو گانوں کے بجائے نعتیں پڑھنے لگے۔ اس وقت ہمارے پاس دُعوتِ اسلامی کے سب سے بہترین نعت خواں یہی تھے۔ نیک اور متقی اسلامی بھائی تھے، چھوٹی چھوٹی باتوں میں بھی مسائل پوچھا کرتے تھے۔ جوانی میں ان کا انتقال ہو گیا، مرحوم کو غسل دیا جا رہا تھا، میں بھی غسل میں شامل ہو کر اسلامی بھائیوں کو غسل کی سُنّتیں بتا رہا تھا۔ میں اس وقت مرحوم کی پشت کی طرف تھا، میرے علاوہ جتنے اسلامی بھائی چہرے کی طرف تھے شاید سبھی نے یہ منظر دیکھا کہ مرحوم عَبْدُ الْغَفَّارِ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ جس طرح اپنی زندگی میں مُسکرایا کرتے تھے اس طرح مُسکراہٹ ان کے چہرے پر پھیل گئی۔

قبر کو پکا کرنا کیسا؟

سوال: قبر کو پکا کرنا کیسا ہے؟

جواب: قبر کو اوپر سے پکا کرنا جائز ہے۔ البتہ وہ زمین جس پر میت رکھی جاتی ہے وہ کچی ہونی چاہیے، میرے خیال میں اسے کوئی پکا کرنا بھی نہیں۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: قبر کے اندرونی حصے میں میت کے قریب آگ میں پکی ہوئی اینٹیں لگانے سے بچنا چاہیے کہ ان میں آگ کا اثر ہوتا ہے۔ اگر ایسی اینٹیں لگائی ہوئی ہوں تو بہتر یہ ہے کہ ان کے اوپر گیلی مٹی کو لپیٹ دیا جائے۔

گناہوں سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا حکم

سوال: جھوٹ، غیبت اور چُغلی وغیرہ عام ہے تو کیا ان گناہوں سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اختیار کر سکتے ہیں؟ (پشاور سے سوال)

جواب: گوشہ نشینی کے کچھ آداب ہیں، ہر ایک ان آداب کو نہیں جانتا۔ اس کی آفتیں بھی ہوتی ہیں۔^(۱) اگر کوئی عوام میں بھی آتا جاتا ہے، نماز پڑھنے کے لیے جاتا ہے، رزقِ حلال کے لیے جدوجہد کرتا ہے اور اس کے علاوہ باقی وقت گھر میں رہتا ہے تو اسے گوشہ نشینی نہیں کہیں گے اگرچہ یہ اچھا کام ہے۔ بلا ضرورت لوگوں سے ملنے جلنے میں عموماً غیبت، بد نگاہی، بد گمانی، بد کلامی اور اس کے علاوہ دیگر بہت سے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ آپس میں ملنے سے اگر کسی کے پاس روحانیت ہو تو وہ بھی متاثر ہوتی ہے۔ طرح طرح کے لوگوں سے چونکہ واسطہ پڑتا ہے اور ان کے اثرات غیر محسوس طریقے سے ایک دوسرے پر پڑتے ہیں جس کی وجہ سے روحانیت باقی نہیں رہتی اور معاملات خراب ہو جاتے ہیں۔ اگر کسی کا عوام کے ساتھ ملنا جلنا رہتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ استغفار کی کثرت کرتا رہے تاکہ لوگوں سے ملنے کے منفی اثرات جو ہمیں نظر نہیں آتے ان سے بچا جاسکے۔ استغفار کے کئی صیغے ہیں جن میں سے ایک اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھنا بھی ہے۔ روزانہ 70 یا 100 مرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ پڑھ لینا چاہیے۔

اچھی بُری صحبت کے غیر محسوس اثرات

اچھی بُری صحبت کے غیر محسوس طریقے سے اثرات پڑ رہے ہوتے ہیں ہمیں پتا نہیں چلتا۔ اچھی صحبت والا شخص کچھ بھی نہ بولے پھر بھی اس کے اثرات پڑتے ہیں۔ آپ نے کئی لوگوں کو یہ کہتے سنا ہو گا کہ جب میں فلاں سے ملتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے، نماز پڑھنے اور گناہوں سے بچنے کو دل کرتا ہے، فلاں مزار پر حاضری دیتا ہوں تو سکون ملتا ہے لیکن جیسے ہی میں وہاں سے نکلتا ہوں تو پھر ویسے کا ویسا ہو جاتا ہوں۔ اسی طرح جو بُرے لوگوں مثلاً ظالموں، رشوت خوروں، بے نمازیوں، غیبت کرنے اور گالیاں بکنے والوں کے پاس اٹھے بیٹھے گا تو یہ لوگ اسے یہ نہیں بولیں گے کہ تو گالیاں نکال یا لوٹ مار کر، ان کے ساتھ بیٹھنے سے ہی اس کے کردار میں بُرائیوں کے اثرات پیدا ہوتے رہیں گے کیونکہ صحبت کا اثر تو پڑتا ہی ہے۔ جتنا ہو سکے ایسے لوگوں سے بچا جائے جن کے منفی اثرات پڑ سکتے ہوں۔ لیکن کسی کو حقیر بھی نہ جانا جائے کہ

① گوشہ نشینی کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتب ”ملفوظات اعلیٰ حضرت“ صفحہ 373 اور اخیاء العلوم (مترجم) جلد 2 کے صفحہ 797 تا 884 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

میں تمہارے پاس اس لیے نہیں آتا کہ کہیں تمہارے غلط اثرات مجھ پر نہ پڑ جائیں کیونکہ یہ اس کی دل آزاری کا باعث ہے اور اپنے سے دوسرے کو حقیر جاننا یہ تکبر ہے اور ایسا شخص گناہگار ہے۔ ہر کام کے لیے علم ہونا چاہیے۔ علم کے بغیر اندھا اور آنجان دونوں برابر ہیں۔

بہر حال اگر کوئی ان برائیوں سے بچنے کے لیے اکیلا رہتا ہے اور عوام سے ملتا جلتا نہیں تو یہ بہت اچھی بات ہے بلکہ جس سے ہو سکے وہ یہی کرے۔ نیکی کی دعوت دینے، انفرادی کوشش کرنے اور کاروبار کرنے کے لیے بے شک لوگوں میں جائے، نماز تو باجماعت مسجد ہی میں لوگوں کے ساتھ پڑھی جائے گی۔ اس کے علاوہ جو فارغ اوقات ہیں ان میں بیٹھکیں لگانے اور گپ شپ کرنے سے بچے۔ سوشل میڈیا سے بھی اجتناب کیجیے کہ اس کی صحبت بھی اچھی نہیں ہے، اگرچہ اس کا صحیح استعمال بھی ہے مگر زیادہ تر غلط استعمال ہے اور یہ بات تقریباً سبھی سمجھتے ہیں لہذا اس سے بھی بچا جائے۔



چار نصیحتیں

حضرت سیدنا ابراہیم بن اؤہم رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ ارشاد فرماتے ہیں: میں کوہ لبنان میں کئی اولیائے کرام رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِمْ کی صحبت میں رہا ان میں سے ہر ایک نے مجھے یہی وصیت کی کہ جب لوگوں میں جاؤ تو انہیں ان چار باتوں کی نصیحت کرنا: (۱) جو پیٹ بھر کر کھائے گا اُسے عبادت کی لذت نصیب نہیں ہوگی (۲) جو زیادہ سوئے گا اس کی عمر میں برکت نہ ہوگی (۳) جو صرف لوگوں کی خوشنودی چاہے گا وہ رضائے الہی سے مایوس ہو جائے گا (۴) جو غیبت اور فضول گوئی زیادہ کرے گا وہ دین اسلام پر نہیں

مرے گا۔ (منہاج العابدین، الباب الثالث، العقبة الثالثة وهي عقبة العوائق، ص ۹۸)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۱۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم اپنی مجالس کو مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر آراستہ کر دے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟

سوال: بعض لوگ پانی پینے کے بعد بچا ہوا پانی پھینک دیتے ہیں، ایسا کرنا کیسا ہے؟^(۳)

جواب: بچا ہوا پانی نہیں پھینکنا چاہیے مگر افسوس ایسا کرتے ہوئے بالکل ڈر نہیں لگتا۔ پانی پیئیں گے تو آدھا بچا کر پھینک دیں گے۔ بچا ہوا پانی پھینک دینے کے بجائے رکھ لیں اور بعد میں پی لیں یا کسی دوسرے مسلمان کو پلا دیں۔ اگر جوٹھا ہے تو کیا ہوا؟ ناپاک تو نہیں ہو گیا بلکہ دوسرا مسلمان پیے گا تو اس کے لیے شفا کا سبب بنے گا جیسا کہ منقول ہے: **سُوْرُ الْمُؤْمِنِ شَفَاءٌ** یعنی مؤمن کے جوٹھے میں شفا ہے۔^(۴) لہذا جوٹھا پانی پھینکنے کے بجائے کسی نہ کسی استعمال میں لے لینا چاہیے۔

۱..... یہ رسالہ ۱۱ اصفہ انٹیکٹر، ۱۴۴۰ھ بمطابق 20 اکتوبر 2018 کو عالمی ندنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے ندنی مذاکرے کا

تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ ندنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ ندنی مذاکرہ)

۲..... فردوس الاخبار، باب الزاوی، ۴۲۲/۱، حدیث: ۳۱۴۹۔

۳..... یہ سوال شعبہ فیضانِ ندنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت دامت برکاتہمُ العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ندنی مذاکرہ)

۴..... الفتاویٰ الفقہیہ الکبریٰ لابن حجر الہیتمی، کتاب النکاح، باب الولیعة، ۵۲/۴۔

امیر اہل سنت کا ہر قسم کے اسراف سے بچنے کا ذہن

جب میں پانی پیتا ہوں تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک ایک قطرہ ضائع ہونے سے بچانے کا اہتمام کرتا ہوں چنانچہ پانی پی چکنے کے بعد پیالے کی دیواروں سے پیندے میں دو تین قطرے جمع ہو جاتے ہیں تو انہیں بھی پی لیتا ہوں۔ بعض اوقات پھر دیکھتا ہوں کہ ایک آدھ قطرہ اور جمع ہو گیا ہے تو اسے بھی پی لیتا ہوں۔ مدنی چینل کے ناظرین نے بھی مجھے ایسا کرتے ہوئے بارہا دیکھا ہو گا۔ بہر حال پانی کے علاوہ بجلی اور دیگر نعمتوں میں بھی اسراف سے بچنے کا میرا پُرانا ذہن ہے۔ پانی تو کیا مجھے ہر چیز کے اسراف سے گویا الرجی ہے اور ہمارے گھر میں بھی اسی طرح کا ذہن ہے کہ ہر چیز میں اسراف سے بچنا ہے۔ بس اللہ پاک ہم سب کو عقلِ سلیم عطا فرمائے، توبہ کی سعادت بخشے، ہم اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر کرنا سیکھ جائیں اور اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرانے والے بنیں۔ جب اپنے آپ کو اللہ پاک کے عذاب سے ڈرائیں گے تو پھر اسراف سے بچنے کی کوشش بھی کریں گے تو ان شاء اللہ اسراف سے بچنے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے۔

ملکِ پاکستان اور دیگر ممالک میں پانی کا بحران

سوال: اس وقت دُنیا بھر میں بالخصوص ملکِ پاکستان میں پانی کی کمی ایک بہت بڑا مسئلہ بنا ہوا ہے۔ میرا خود ایک ملک میں جانا ہوا تو اس ملک میں باقاعدہ گھروں میں محدود مقدار میں پانی استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اگر اس سے زائد پانی استعمال کیا تو ان کے لیے مسائل ہوتے ہیں۔ دُنیا بھر میں بالخصوص ملکِ پاکستان میں پانی کی بچت کے لیے مختلف آنداز پر کام کیا جا رہا ہے۔ آپ اس بارے میں کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجئے کہ ایک عام شخص پانی کی بچت میں اپنا کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: پانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کے بغیر زندگی ناممکن ہے۔ یہ بھی اللہ پاک کا کرم ہے کہ جو چیز جتنی زیادہ اہم ہوتی ہے وہ ہمارے لیے یا تو سستی رکھی گئی ہے یا بالکل ہی مفت جیسے ہوا، یہ زندگی کے لیے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ آکسیجن کے بغیر آدمی زندہ نہیں رہ سکتا لیکن یہ اللہ پاک کی رحمت سے بالکل مفت مل رہی ہے۔ ہوا کے

بعد انسان کو پانی کی بھی شدید حاجت ہے یہ نعمت بھی مُفت ہی مل رہی ہے۔^(۱) اب کہیں کہیں پانی پینے کے لیے بک بھی رہا ہے اور جہاں جہاں پانی کی کمی ہے وہاں واٹر میٹکر کے ذریعے پانی خریدنا پڑتا ہے۔ بہر حال پانی اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اس ایک نعمت کا جتنا شکر ادا کریں کم ہے۔ اس نعمت کو صحیح استعمال کرنے کے بجائے بہت ضائع کیا جاتا ہے، اتنا ضائع کیا جاتا ہے کہ بس خُدا کی پناہ! ایک چھوٹا سے پیالہ دھونا ہوتا ہے جس کے لیے آدھا پیالہ پانی کافی ہے لیکن پورا نل کھول کر بالٹی جتنا پانی بہا دیتے ہیں اور یوں بڑی بے دردی سے اللہ پاک کی اس نعمت کو ضائع کرتے ہیں۔

پیالہ اور دیگر برتن دھونے کا طریقہ

پیالہ دھونے کا طریقہ یہ ہونا چاہیے کہ اس میں چند قطرے پانی کے ڈالیں اور پھر برتن دھونے کے Liquid (لکویٹ) کے ایک دو قطرے ڈال کر جھاگ وغیرہ سے مل لیں، اب ہا کا سائل کھول کر اس کے نیچے دھولیں تاکہ میل کچیل اور غذا کے اثرات صاف ہو جائیں۔ اس طرح دھونے سے پانی بہت کم استعمال ہو گا۔ اگر زیادہ برتن دھونے ہوں تو نل کے نیچے دھونے سے بہتر ہے کہ کسی بڑے برتن میں پانی نکال کر اس میں ڈبو کر دھوئے جائیں۔ پہلے برتن دھونے کا یہی طریقہ رائج تھا لیکن اب نل سسٹم آگیا ہے جو پانی کے ضیاع کا بڑا سبب ہے۔ میں جب کسی کو نل کے نیچے کچھ دھوتے دیکھتا ہوں تو پانی کا بے دریغ استعمال دیکھ کر برداشت نہیں کر پاتا، مجھے یہ قطعاً پسند نہیں کہ یوں ضرورت سے زائد پانی بہا یا جائے۔

گرم پانی لینے کیلئے ٹھنڈا پانی ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے؟

سردیوں میں ٹھنڈا پانی آزمائش کا سبب بنتا ہے لہذا گرم پانی کے لیے گیزر لگائے جاتے ہیں۔ اب گیزر سے گرم پانی حاصل کرنے کے لیے پائپ میں موجود ٹھنڈے پانی کو بڑی بے دردی کے ساتھ بہا دیا جاتا ہے حالانکہ تھوڑی سی توجہ کر کے یہ پانی بچایا جاسکتا ہے مثلاً کسی بالٹی میں یہ پانی نکال لیں یا پھر پائپ کا ایسا سسٹم بنو لیں کہ پانی زمین دوز ٹینک میں واپس چلا جائے۔ خود میں نے بھی اپنے گھر میں ایسا سسٹم بنوایا ہوا ہے، گرم ٹھنڈا پانی کس کرنا بھی ایک مسئلہ ہے کہ اس میں بھی پانی بہت ضائع ہوتا ہے لہذا مکسچر کرنے میں بھی ایسی احتیاط سے کام لیں کہ بچت کی صورت بنے مثلاً مکسچر کے لیے ایسے

① تفسیر کبیر، پ ۲، البقرة، تحت الآية: ۱۶۴، ۲/۱۷۲ مآخذاً۔

نل لگوا لیے جائیں جو Automatic (یعنی خود بخود) ٹھنڈا گرم پانی کس کر دیتے ہیں، یہ نل اگرچہ کچھ مہنگے ہوتے ہیں لیکن پانی کے ضیاع سے بچنے کے لیے کارآمد ہیں۔

پانی ضائع کرنے والوں کو ممکنہ صورت میں سمجھائیے

کپڑے اور فرش وغیرہ دھونے میں بھی پائپ استعمال کیا جاتا ہے جس کے سبب ضرورت سے بہت زیادہ پانی بہتا ہے لیکن آہ! ان لوگوں کو بولنے، روکنے ٹوکنے اور سمجھانے والا کوئی نہیں ہے۔ مساجد کے دھونے میں بھی بے تحاشا پانی ضائع کیا جاتا ہے مگر افسوس کوئی کسی کو بولنے والا نہیں ہوتا، حالانکہ کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں انہیں معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہم بولیں گے تو یہ مان جائے گا اور پانی بقدر ضرورت ہی استعمال کرے گا لیکن پھر بھی وہ نہیں بولتے کیونکہ ان کا اپنا پانی کی بچت کا ذہن نہیں ہوتا، یہ خود اس سے دس گنا بڑھ کر پانی ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ معاشرے میں سب ایسے نہیں ہوتے، بعض لوگوں کا اسراف سے بچنے کا ذہن ہوتا ہے اور وہ بچتے بھی ہیں لیکن جو اسراف سے نہیں بچتے ان کی سزائیں اگر پانی کی کمی ہوئی تو اس کا سامنا تو سبھی کو ہی کرنا پڑے گا۔ بہر حال پانی کا اسراف بہت زیادہ ہو گیا ہے، ہو سکتا ہے کہ اسی کی سزا میں آج پانی کی تنگی کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہو۔ اگر اب بھی ہم نے اسراف کی عادت ختم نہ کی تو آگے چل کر نہ جانے کیا ہو گا؟ اللہ پاک ہم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے کہ ہم نعمتوں کو ضائع کرنے سے بچنے میں کامیاب ہو جائیں۔

اٰمِيْن بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِيْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مالی کس طرح پانی ضائع کرتا ہے؟

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا: پانی کی قلت جو اس وقت ایک گھمبیر مسئلہ بنا ہوا ہے اس کا ایک سبب ضرورت سے زائد پانی کا استعمال بھی ہے۔ پانی ضائع کرنے میں جہاں گھر کے افراد شامل ہیں وہاں باغ کے مالی کا بھی اس معاملے میں اپنا ریکارڈ ہے۔ جب وہ باغ میں پانی دے رہا ہوتا ہے تو بس وہ ہوتا ہے، پائپ ہوتا ہے اور پانی ہوتا ہے، اس قدر پانی ضائع کرتا ہے کہ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ۔ پانی دینے کے دوران اگر کوئی اسے بلالے تو پانی بند کرنا گوارہ نہیں کرتا بلکہ یوں ہی پائپ چھوڑ کر جواب دینے کے لیے آجائے گا حالانکہ پائپ سے بڑی تیزی کے ساتھ پانی بہہ رہا ہوتا ہے لیکن مالی کو اس بات کی

کوئی فکر نہیں ہوتی کہ پانی ضائع ہو رہا ہے۔

گاڑی دھونے اور دیگر کاموں میں پانی کا اسراف

اسی طرح جہاں کار پارکنگ پاؤنج ہوتا ہے تو وہاں ڈرائیور حضرات گاڑی دھونے میں جتنا پانی ضائع کرتے ہیں تو یہ بھی اپنی مثال آپ ہے۔ میٹرول پمپ پر جو کار واش کرنے والے ہوتے ہیں یہ بھی بے تحاشا پانی ضائع کرتے ہیں۔ ٹرک آڈوں پر جو ٹرک یا دیگر گاڑیاں دھو رہے ہوتے ہیں وہ بھی بالٹیاں بھر بھر کر ڈال رہے ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو لوگ گائے، بھینس اور دیگر جانور اپنے فارم ہاؤس یا گھروں میں پالتے ہیں انہیں دھلانے میں بھی بہت زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں۔ شیمپو یا صابن استعمال کرتے وقت بہت سے لوگ پانی بہتا چھوڑ دیتے ہیں حالانکہ اس وقت شاوریائل کھلا ہوا نہیں ہونا چاہیے کہ بے جا پانی بہہ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال ہمیں اسراف سے بچنے کی سوچ بنانی ہوگی۔ جب یہ سوچ بن جائے گی تو اِنْ شَآءَ اللہ ہم پانی، بجلی، رقم اور وقت وغیرہ نعمتوں کو ضائع ہونے سے بچانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

امیر اہل سنت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟

سوال: میں نے آپ کو کئی مرتبہ دیکھا ہے کہ پانی کے استعمال میں بہت زیادہ احتیاط فرماتے ہیں، اگر آپ اپنی کچھ احتیاطیں بھی بیان فرمادیں تو آپ سے محبت کرنے والے اور چاہنے والے بھی ان چیزوں کو اختیار کر کے پانی کی بچت کر سکیں گے۔ (نگران شوریٰ کا سوال)

جواب: میرا پانی کی بچت کا ذہن بہار شریعت کا یہ مسئلہ پڑھ کر بنا کہ صَدْرُ الشَّرِيعَةِ، بَدْرُ الطَّرِيقَةِ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دَوْرَانِ وُضُوْءِ نَآکِ مِیْنِ پَآنی چڑھانے کے لیے آدھا چُلُّو کافی ہے، پورا چُلُّو پانی لینا یہ اسراف ہے۔^(۱) اسے پڑھ کر میرا ذہن بنا کہ پانی ضرورت کے مطابق ہی استعمال کرنا چاہیے، ضرورت سے کچھ بھی زائد لیا تو

① بہار شریعت میں ہے: چُلُّو میں پانی لیتے وقت خیال رکھیں کہ پانی نہ گرے کہ اسراف ہو گا۔ ایسا ہی جس کام کے لیے چُلُّو میں پانی لیں اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیں مثلاً ناک میں پانی ڈالنے کے لیے آدھا چُلُّو کافی ہے تو پورا چُلُّو نہ لے کہ اسراف ہو گا۔

(بہار شریعت، ۱/۳۰۲، حصہ: ۲)

اسراف ہو گا۔ فتاویٰ رضویہ میں کُلی کے لیے بھی آدھا چُلُو پانی کافی لکھا ہے۔^(۱) لہذا آدھے چُلُو پانی سے کُلی کرنی چاہیے لیکن ہمارے یہاں ایک کُلی کے لیے کئی چُلُو پانی بہا دیتے ہیں، وہ اس طرح کہ چُلُو بھرنے کے لیے پورا نل کھول دیتے ہیں، اب ایک کے بجائے دس چُلُو کا پانی بہہ جاتا ہے۔ پھر ناک میں پانی ڈالتے وقت بھی ایسے ہی پورا نل کھول کر پانی بہاتے ہیں لیکن پھر بھی سُنّت کے مطابق ناک دُھلتا نہیں کیونکہ پانی ناک میں نَرَم بنے تک چڑھانا ہوتا ہے جبکہ عموماً لوگ چڑھاتے نہیں بلکہ ناک کی نوک سے لگاتے ہیں۔

یاد رکھیے! وُضُو میں ناک کی نَرَم ہڈی تک پانی پہنچانا سُنّت مُؤکدہ ہے اور غسل میں فرض ہے۔ ناک کی نوک پر پانی لگانے کے سبب نہ جانے کتنے لوگوں کا غسل نہیں اُترتا ہو گا۔ نہ صحیح وُضُو کرنا آتا ہے نہ غسل، بس اندھیر نگری چوپٹ راجا والا معاملہ چل رہا ہے۔ دینی معاملات ہوں یا دُنیوی ان میں لوگوں کو دینی معلومات حاصل کرنے سے کوئی عَرَض ہی نہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مختلف مقامات پر سات دِن کا نماز کورس کروایا جاتا ہے جس میں نماز، وُضُو اور غسل وغیرہ کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں یہ کورس کرنے کے لیے سات دِن دینے کو بھی لوگ تیار نہیں ہوتے۔ دُنیا حاصل کرنے کے لیے تو دس سال پڑھ کر میٹرک کی سند لیں گے جس کی خاص ویلیو بھی نہیں اور پھر مزید اعلیٰ تعلیم کے لیے آگے پڑھیں گے، اس ٹلک میں جائیں گے اُس ٹلک میں جائیں گے، دُنیا حاصل کرنے کے لیے وقت ہی وقت ہے مگر نماز سیکھنے اور دُرست طریقے سے قرآن کریم پڑھنا سیکھنے کے لیے وقت ہی نہیں ہوتا۔

واش روم میں پانی کا استعمال

سوال: واش روم میں پانی کے استعمال میں کیا احتیاطیں کی جائیں؟^(۲)

جواب: واش روم میں بھی پانی بقدر ضرورت ہی استعمال کرنا چاہیے۔ آج کل واش روم میں شاور لگانے کا رواج ہے۔ شاور دو طرح کے ہوتے ہیں: ایک تو وہ شاور ہوتا ہے جس کا مِٹن دبا ئیں گے تو پانی نکلے گا اور دوسرا شاور وہ ہے جس کا کوئی

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۱/ ۷۶۵۔

۲..... یہ سوال شعبہ فیضانِ ہندی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہندی مذاکرہ)

بٹن یا ہینڈل نہیں ہوتا، بالکل اوپن ہوتا ہے۔ نل کھلتے ہی پانی کی تیز دھار نکلتا شروع ہو جائے گی، اس میں پانی روکنے کا کوئی سسٹم نہیں ہوتا، اس کی چھینٹیں بھی اڑتی ہیں اور بلا ضرورت پانی بھی ضائع ہوتا ہے۔ مجھے تو اس سے چڑ ہے کہ اس کو استعمال کیسے کریں؟ ہر صورت میں پانی ضائع ہوتا ہے۔

حَرَامِیْنِ طَیْبِیْنِ رَاَدَعْنَا اللّٰهُ شَرَفَا تَعْفِیَا میں بھی اسی طرح کا پائپ لگا ہوتا ہے، جس کے سبب پانی ضائع ہونے سے بچانا جوئے شیر لانے (یعنی مشکل یا ناممکن کام سرانجام دینے) کے مترادف ہے۔ ممکن ہے کہ ہینڈل والا شاور اس لیے انتظامیہ نہ لگاتی ہو کہ جلدی خراب ہو جاتے ہیں اور ان کا یہ عذر قابلِ سماعت ہو بھی سکتا ہے۔ بہر حال جس بھی عذر کے تحت یہ شاور لگائے گئے ہوں ان کے استعمال میں پانی ضرور ضائع ہوتا ہے۔ اگر واش روم میں شاور کے بجائے لوٹا استعمال کیا جائے تو پانی کی کافی بچت ہوگی۔ مجھے یاد آ رہا ہے کہ حَرَامِیْنِ طَیْبِیْنِ رَاَدَعْنَا اللّٰهُ شَرَفَا تَعْفِیَا میں بھی پہلے لوٹے ہی رکھے ہوتے تھے۔ گھروں میں بھی لوٹا سسٹم ہی تھا، اب آہستہ آہستہ شاور کا رواج بڑھتا جا رہا ہے۔

بارش ہونے کی پیشین گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟

سوال: سوشل میڈیا پر بارش کے حوالے سے اس طرح کی خبریں چلتی ہیں کہ فلاں وقت بارش ہوگی، اسی طرح محکمہ موسمیات کی طرف سے بھی وقتاً فوقتاً بارش ہونے کی پیشین گوئیاں کی جاتی ہیں تو ان پر یقین کرنا کیسا ہے؟

جواب: محکمہ موسمیات بارش ہونے کی پیشین گوئیاں کرتا ہے مگر عام طور پر لوگ ان پیشین گوئیوں پر یقین نہیں کرتے کیونکہ بارہا دیکھا گیا ہے کہ ان کی پیشین گوئیاں غلط ثابت ہو جاتی ہیں۔ (اس موقع پر مدنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا کہ) اس طرح کی پیشین گوئیوں پر یقین کرنے کی اجازت نہیں ہے کیونکہ بارش ہونے کا قطعی علم تو کسی صورت حاصل نہیں ہو سکتا جبکہ یقین، قطعی علم پر ہی کیا جاسکتا ہے۔ بارش کے بارے میں جو خبریں چلتی ہیں یہ اندازے ہوتے ہیں اور عام طور پر ہر ایک کو کچھ نہ کچھ یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ ان خبروں میں غلطی ہو سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات والوں نے جو کہہ دیا وہ حَرَفِ آخر ہے اور ایسا ہی ہوگا، کوئی بھی اس طرح کا یقینی اور قطعی اعتقاد نہیں رکھتا اور نہ ایسا اعتقاد رکھنے کی شرعاً اجازت ہے۔

کیا جہنم میں عذاب پر مامور فرشتوں کو بھی تکلیف ہوگی؟

سوال: جہنم میں جو فرشتے عذاب دینے پر مامور ہوں گے کیا انہیں تکلیف ہوگی؟

جواب: جہنم میں عذاب دینے پر جو فرشتے مامور ہوں گے انہیں خود کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ اسی طرح دُنیا میں جو مُؤذی (یعنی ایذا دینے والے) جانور ہیں وہ جہنم میں عذاب دینے کے لیے جائیں گے لیکن خود انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔^(۱) کفار جن بتوں کی پوجا کرتے ہیں وہ بُت بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے لیکن ان بتوں کو بھی کوئی تکلیف نہیں ہوگی۔ بتوں کو اس لیے جہنم میں ڈالا جائے گا تاکہ کفار کو حسرت بالائے حسرت ہو کہ جن کو یہ خُدا سمجھ کر پوجتے تھے وہ ان کے کچھ کام نہ آئے بلکہ وہ خود کو بھی بچانے پائے اور ان کے ساتھ آگ میں جل رہے ہیں۔^(۲)

دعوتِ اسلامی کو محبتِ رسول لکھنا کیسا؟

سوال: یا مُرشدی! یہ شعر کہنا کیسا ہے؟

جلال کو جلالی لکھ دیا میں نے نبی کا غلام ہوں غلامی لکھ دیا میں نے

مجھ سے پوچھا کہ محبتِ رسول کیا ہے؟ قلم لیا اور دعوتِ اسلامی لکھ دیا میں نے

جواب: اس شعر میں الفاظ کا کھیل ہے کہ جلال کو جلالی لکھ دیا اور کمال کو کمالی لکھ دیا، مجھے تو فضول الفاظ لگ رہے ہیں۔ محبتِ رسول دعوتِ اسلامی میں ہی منحصر تو نہیں۔ دُنیا میں کروڑوں ایسے مسلمان ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی کا نام تک نہیں سنا ہو گا لیکن ان کے سینوں میں بھی محبتِ رسول ہوگی۔ البتہ اگر شاعر کی مراد یہ ہو کہ دعوتِ اسلامی میں آکر دیکھو تو پتا چلے گا کہ محبتِ رسول کیا ہے؟ تو یہ تاویل دُرست ہے۔ یہ کہنا غلط ہو جائے گا کہ دعوتِ اسلامی ہی محبتِ رسول کا دُرست دیتی ہے۔ البتہ دعوتِ اسلامی بھی محبتِ رسول کا دُرست دیتی ہے یہ کہنے میں حرج نہیں۔

① ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۵۳۵۔

② تفسیر قرطبی، پ ۱، الانبیاء: تحت الآیة: ۹۸، ۲۰۳/۶ ماخوذاً۔

اُطراف گاؤں میں مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ کی ضرورت

سوال: ٹیل والہ جٹاں والی چک نمبر 114، پنجاب، (پاک اُطراف سیرانی کابینہ) میں براہِ راست (Live) مدنی مذاکرہ کا سلسلہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ آج (یعنی الصَّغْرُ الْبَقْعُ ۴۴ھ بمطابق 20 اکتوبر 2018 کو) ہم نے مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ لِّلْبَنِیْنِ کے لیے جگہ بھی دعوتِ اسلامی کے نام وقف کروائی ہے اور یہاں پر مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ لِّلْبَنِیْنِ کا افتتاح بھی ہے۔ آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ اس مدرسے کی کامیابی کے لیے دُعا فرمادیں۔ نیز اطراف گاؤں میں مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ کی بہت زیادہ حاجت ہے، اس حوالے سے مدنی پھول بھی ارشاد فرمادیں تاکہ یہاں اطراف گاؤں میں قرآنِ کریم کی تعلیم عام ہو۔

جواب: مَا شَاءَ اللہ ٹیل والہ میں مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ کے افتتاح کی خوشخبری سنائی گئی جس پر میری طرف سے بہت بہت مبارک ہو۔ مدرسہ بنا لینا یقیناً بہتر اقدام ہے لیکن اسے بھرنا بھی اہم کام ہے لہذا اسے بھرنے کے لیے بھی بھرپور کوششیں کریں اور خوب خوب اجر و ثواب کمائیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔^(۱) ہر ایک کو قرآنِ کریم سیکھنا چاہیے بلکہ قرآنِ کریم کی ایک آیت کا زبانی یاد ہونا فرض ہے ورنہ تو نماز ہوگی ہی نہیں۔ سورۃ فاتحہ اور تین چھوٹی آیات کا یاد ہونا واجب ہے۔^(۲) لہذا قرآنِ کریم کی مَخْصُوص مقدار جو فرض یا واجب ہے وہ تو یاد کرنی ہی ہوگی، اس کے علاوہ مزید بھی یاد کرنا چاہیے۔ قرآنِ کریم جو دیکھ کر بھی نہیں پڑھ سکتا تو اب اس کو کیا لقب دیا جائے۔ دُنیوی اعتبار سے ایک سے ایک پڑھے لکھے آپ کو ملیں گے لیکن ان میں ایک تعداد ہوگی جنہیں قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا ہوگا، اب جنہیں قرآنِ کریم دیکھ کر بھی پڑھنا نہیں آتا تو انہیں پڑھا لکھا کیسے کہا جائے؟ ہر ایک کو قرآن شریف پڑھنا سیکھنا چاہیے اور جنہیں آتا ہے انہیں تلاوت کر کے اس کی برکتیں حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

تعلیم قرآن عام کرنے کے لیے مَدَارِسُ الْبَدِیْنَةِ میں بھی اضافہ ہونا چاہیے۔ بالغان کو قرآنِ کریم سکھانے کے

①..... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمہ، ۴۱۰/۳، حدیث: ۵۰۲۷۔

②..... در مختار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل فی القراءة، ۲/۳۱۵ ماخوذاً۔

لیے مَدْرَسَةُ السُّنَنِ بِالْغَان بھی قائم ہونے چاہئیں تاکہ کام کاروبار کرنے والے حضرات بھی قرآن پاک سیکھ سکیں۔
مَدْرَسَةُ السُّنَنِ بِالْغَان کا دورانیہ تقریباً 63 منٹ کا ہوتا ہے اور اس کارات میں ہی لگانا شرط نہیں بلکہ جہاں جیسی سہولت ہو، فجر، ظہر یا کسی بھی مناسب وقت میں مدرسہ لگانے کی ترکیب بنائی جائے۔ اللہ پاک قرآن کریم کی برکتیں ہم سب کو نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَکْمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ

سوال: آج کل والدین بچوں پر کم توجہ دیتے ہیں جس کی وجہ سے کئی بچے حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں تو کیا پہلے بھی ایسا ہوتا تھا؟
جواب: جی ہاں! پہلے بھی ایسا ہوتا تھا چنانچہ میرے بچپن یا لڑکپن کا واقعہ ہے کہ ایک بار میں اپنے گھر کی بالکونی میں کھڑا تھا کہ ہمارے گھر کے سامنے والی بلڈنگ کی پہلی منزل کی بالکونی سے ایک بچی گری جو پہلے گھر کے نیچے موجود دکان کے چھجے سے ٹکرائی اور پھر اچھل کر زمین پر جا گری مگر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ زندہ بچ گئی۔ یوں غیر محتاط انداز شروع سے ہی چلتے آ رہے ہیں مگر پہلے اتنے اسباب نہیں تھے، اب اسباب بڑھ گئے ہیں۔ پہلے ہم نے فریزر کا نام نہیں سنا تھا پھر فریزر اور اس طرح کی دیگر چیزیں آگئیں، بعض اوقات بچے ان میں بند ہو کر بے چارے ٹھنڈے ہو جاتے ہوں گے یا پھر فریج کے نیچے لگے ہوئے پلگ میں اُلگی ڈال کر چپک جاتے ہوں گے۔ اسی طرح پہلے لوہے کی وزن دار استری ہوا کرتی تھی جس میں لوگ کوئلے جلاتے اور کونلوں سے اُسے گرم کر کے کپڑے استری کرتے تھے۔ اُس استری میں حادثے کا امکان نہ ہونے کے برابر تھا مگر پھر الیکٹرونک استری آگئی جس کے سبب حادثات بڑھ گئے تو یوں جتنی ترقیاں ہو رہی ہیں ان ترقیوں کے باعث ہلاکتوں میں بھی اضافہ ہو رہا ہے اور بچے بے چارے فوت ہو رہے ہیں۔ اسی طرح پہلے گھروں میں سوئمنگ پولوں کا نہیں سنا تھا لیکن اب گھروں میں بھی سوئمنگ پول ہوتے ہیں جن میں بچے ڈوب جاتے ہیں۔ جب بالٹی میں ڈوب کر بچے فوت ہو سکتے ہیں تو پھر سوئمنگ پول میں بدرجہ اولیٰ ڈوب کر بھی فوت ہو سکتے ہیں بلکہ بالٹی میں گر کر ڈوبنے کے چانس کم ہوتے ہیں جبکہ سوئمنگ پول میں ڈوبنے کے چانس زیادہ ہیں۔

سڑک پار کرنے کا طریقہ

سوال: سڑک کس طرح پار کرنی چاہیے؟^(۱)

جواب: ہم نے بچپن سے سنا ہے کہ سڑک پار کرتے وقت بھاگنا نہیں چاہیے۔ جب بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے روڈ کے کنارے کھڑے ہو کر دونوں طرف دیکھ لیں کہ کوئی گاڑی وغیرہ تو نہیں آرہی اور پھر روڈ پار کریں۔ بسا اوقات گاڑی دُور ہوتی ہے جس کے سبب بندہ سمجھتا ہے کہ میں گزر جاؤں گا لیکن جب وہ گزرنے لگتا ہے تو پتھر وغیرہ کے آنے، پاؤں پھسل جانے یا ہوائی چیل کی پٹی نکل جانے کے سبب روڈ میں رُکنا پڑ جاتا ہے اور یوں گاڑی اوپر چڑھ جاتی ہے۔

بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟

سوال: بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟

جواب: بچوں کو حادثات سے بچانے کے لیے انہیں سمجھایا جائے کہ روڈ پر بھاگنا نہیں ہے بلکہ روڈ پار کروانے کے لیے کوئی نہ کوئی بڑا بچوں کے ساتھ ضرور ہو۔ اگر والدین بچوں کو روڈ پار کرنے سے ڈراتے رہیں گے اور وقتاً فوقتاً سمجھاتے رہیں گے تو بچے حادثات کا شکار ہونے سے بچ جائیں گے۔ جب ہمارا گھر گنگولی اولڈ سٹی ایریا (باب المدینہ کراچی) میں تھا تو ہمارے گھر سے روڈ پار کر کے لکری گراؤنڈ تھا جہاں پہلے دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا اجتماع ہوا کرتا تھا، میری والدہ مجھے لکری گراؤنڈ جانے اور روڈ پار کرنے سے منع کرتی تھی جس کی وجہ سے میں روڈ پار کر کے لکری گراؤنڈ جانے سے ڈرتا تھا کہ والدہ نے منع کیا ہے لہذا اگر والدین بچوں کو اس طرح سمجھاتے اور ڈراتے رہیں گے تو ان شاء اللہ ضرور اس کا فائدہ ہو گا۔



۱..... یہ سوال اور اس کے بعد والد دونوں شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیر اہل سنت دامت بركاتہم نے عطا فرمودہ ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

گھریلو زندگی خوشگوار بنائے

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی عویت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

شوہر کے لئے مَدَنی پھول © بیوی سے حکمتِ عملی اور میانہ روی کے ساتھ نرمی والا برتاؤ رکھئے © خدا ناخواستہ کسی بھی قسم کی حق تلفی ہونے کی صورت میں بیوی سے مغفرت کر لیجئے © کھانے میں نمک کم یا زیادہ ہونے، کپڑوں کی استری برابر نہ ہونے وغیرہ کی صورت میں طیش میں آنے کی بجائے نرمی سے سمجھانا مفید بلکہ محبت میں زیادتی کا باعث ہو گا © اپنی ضرورت کے کام حتیٰ الامکان خود ہی کر لیجئے، ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کے لئے حکم چلائے رہنا گھر کے امن کو متاثر کرتا ہے © خدا ناخواستہ ماں اور بیوی میں اختلاف ہو جانے پر انصاف کا دامن ہاتھ سے جانے نہ دیجئے، ایسی صورت میں ماں کو جھڑنے یا بیوی کو مارنے کے بجائے صرف نرمی سے کام لیجئے۔ بیوی کے لئے مَدَنی پھول © شوہر کا ہر وہ حکم جو شریعت کے مطابق ہو ضرور بجالائیے © شوہر کا کھڑے ہو کر استقبال کیجئے اور اسی طرح رخصت بھی کیجئے © شوہر سے بے جا مطالبات کرنے سے بچئے اور اُن کی اجازت کے بغیر ہر گز گھر سے باہر مت نکلتے © ساس اور سُسر سے والدین کی طرح عزت و احترام سے پیش آئیے جبکہ نند کو اپنی بہن کا درجہ دیجئے © ان سے بگاڑنے کے بجائے خدمت کر کے ثواب کی حق داری حاصل کیجئے © ساس کی جھڑکیاں ماں کی ڈانٹ سمجھ کر برداشت کر لیجئے، ورنہ جوابی کارروائی کی صورت میں گھر کا امن متاثر ہونے کا امکان ہے © سُسرال کی بدسلوکی کی داستان میکے میں سنانے کے بجائے ”ایک چپ 100 سکھ“ کے اصول پر عمل اور دعائے خیر کیجئے © گھر کے دیگر افراد کی موجودگی میں شوہر سے ”کانا پھوسی“ مت کیجئے، یوں ہی بہو کی موجودگی میں ماں اور بیٹی بھی ”کانا پھوسی“ سے بچیں، اس طرح دوسو سوں سے حفاظت ہو گی۔ متفرق مَدَنی پھول © میاں بیوی اپنے والدین یا گھر کے دیگر افراد کی کمزوریاں اور کوتاہیاں ایک دوسرے کو بتانے سے مکمل گریز کریں © ”ہم تو برا کسی کا دیکھیں، سنیں نہ بولیں“ اگر گھر میں یہ اصول نافذ کر لیا جائے تو مدینہ مدینہ © والدین کا احترام ہمیشہ ہر حال میں لازم ہے © شرعی پردے کے اہتمام کے ساتھ ساتھ گھر میں فیضانِ سنت کا درس جاری کر دیجئے © ”زبان کا قفل مدینہ“ گھر کے اُسن کو بحال رکھنے میں بہترین معاون ہے © گھر میں کہیں سے تعویذ برآمد ہو جائے تو بلا ثبوت شرعی ایک دوسرے پر الزام تراشی سے گریز کیجئے، کہ یہ کام شیطان کا بھی ہو سکتا ہے © گھر کے تمام افراد ہندی انعامات پر عمل کو مضبوطی سے تھام لیں۔ (ماخوذ از کتابات عطار)

کرم از پے مصطفیٰ! غوثِ اعظم

رہے شاد و آباد میرا گھر انا

(وسائلِ بخشش (مرم)، ص 553)

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، ذوالحجۃ الحرام 1439 / اگست / ستمبر 2018)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

توبہ پر استقامت کا طریقہ (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۱۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِن شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق اور محبت کی وجہ سے تین تین

بار دُرود پاک پڑھا، اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

توبہ پر استقامت کا طریقہ

سوال: گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں پھر دوبارہ مبتلا ہو جاتا ہوں۔ برائے کرم گناہوں سے بچنے اور توبہ پر استقامت پانے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: سچی توبہ کرنے کے ساتھ پکا عہد کریں کہ آئندہ گناہ نہیں کروں گا۔ توبہ کا جو طریقہ ہے اس کے مطابق توبہ کریں مثلاً توبہ میں اُس گناہ کا تذکرہ ہو جس سے توبہ کرنی ہے، دل میں ندامت و شرمندگی بھی ہو، افسوس کی کیفیت ہو کہ یہ میں نے کیا کر دیا ہے اور پھر توبہ میں Final Decision (یعنی حتمی فیصلہ) ہو کہ اب آئندہ یہ گناہ میں نے کرنا ہی نہیں ہے تب جا کر یہ سچی توبہ کہلائے گی۔ اگر توبہ کرتے وقت گناہ چھوڑنے کا ارادہ مُتَزَیِّل ہو کہ چلو گناہ سے بچنے کی کوشش کر کے دیکھ لیتا ہوں، نہ بچ پایا تو دوبارہ سہ بارہ توبہ کر لوں گا تو یہ توبہ نہیں۔ لہذا توبہ کرنے کا Final Decision (یعنی حتمی فیصلہ) ہو کہ بس اب میں گناہ نہیں کروں گا اور پھر بچنے کی پوری کوشش بھی کی جائے جب جا کر اس کا اثر ظاہر ہو گا اور گناہوں سے

① یہ رسالہ ۱۸ اَصْفَرُ الْمُنْفَرِّ، ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۷ اکتوبر ۲۰۱۸ء کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری مگلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② مُعْجَم کبیر، قیس بن عائد ابو کاهل، ۱۸/۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

بچے میں کامیابی ملے گی۔ اگر پھر بھی گناہ سرزد ہو گیا تو اسی طریقے سے پھر توبہ کی جائے۔

توبہ پر استقامت کا وظیفہ

توبہ پر استقامت پانے کے لیے وظائف بھی پڑھتے رہیں۔ روزانہ صبح (آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صبح ہے) گیارہ مرتبہ قُلْ هُوَ اللَّهُ شَرِيفٌ پڑھ لیا کریں اِنْ شَاءَ اللَّهُ اس کی برکت سے شیطان سے بچت رہے گی اور یوں گناہوں سے بھی حفاظت ہوگی۔^(۱)

پتنگ بازی کا حکم اور اس کے نقصانات

سوال: پتنگ اڑانے کا شوق بچوں کے ساتھ ساتھ بڑوں میں بھی پایا جاتا ہے اور یہ شوق بسا اوقات موت کا سبب بھی بن جاتا ہے۔ پچھلے دنوں (22 اکتوبر 2018ء کو) باب المدینہ (کراچی) میں ایک اسلامی بھائی پتنگ کی ڈور گردن میں پھرنے سے زخمی ہو گئے۔ آپ سے عرض ہے کہ پتنگ بازی کے متعلق کچھ مدنی پھول عطا فرمادیں، نیز یہ بھی ارشاد فرمادیجیے کہ بچوں کو ان کاموں سے روکنے کے لیے والدین کی کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

جواب: پتنگ بازی کا مرض بھی ایک نشہ ہے۔ جب پتنگ اڑاتے ہیں تو اس میں ایسے بدست ہوتے ہیں کہ انہیں کچھ ہوش ہی نہیں رہتا۔ اسی طرح جب پتنگ کھلتی ہے تو اسے لوٹنے کے لیے نوجوان ایسے مست ہو کر بھاگتے ہیں کہ بعض اوقات حادثات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ پتنگ اڑانا اور اس کی ڈور لوٹنا شرعاً ناجائز و گناہ ہے۔ چنانچہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر کوئی گئی ڈور سے کپڑا سیلا ہوا ہے تو اس کپڑے کو پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہوگی کیونکہ وہ لوٹنے والے کے حق میں حرام کی ڈور ہے۔ اصل میں یہ اس کی ملک ہے جس کی پتنگ تھی لہذا اس کو لوٹنا جائز نہ تھا اور اگر لوٹ لیا تو اب اس کا استعمال کرنا جائز نہیں تھا۔^(۲)

① شجرۃ قادریہ رضویہ ضانیہ عطاریہ، ص ۲۱ ماخوذاً۔

② اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کن گناہ اڑانا لہو و لعب اور ”لہو“ ناجائز ہے۔ حدیث میں ہے: ”کُلُّ لَهْوٍ مُّشْلِمٌ سِوَاہِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ مُّسْلِمَانِ کے لئے کھیل کی چیزیں سوائے تین چیزوں کے سب حرام ہیں۔“ ڈور لوٹنا ٹھنڈی (لوٹ مار) اور ٹھنڈی حرام ہے کہ حضور پر نور، شافعِ یوم النشور رضی اللہ عنہ و آلہ وسلم نے لوٹ مار سے منع فرمایا۔ لوٹی ہوئی ڈور کا مالک اگر معلوم ہو تو فرض ہے کہ اسے دے دی جائے اور اگر نہ دی اور بغیر اس کی اجازت کے اس سے کپڑا سیلا تو اس کپڑے کا پہننا حرام ہے، اسے پہن کر نماز مکروہ تحریمی ہے جس کا پھیرنا واجب ہے۔ (احکام شریعت، حصہ اول، ص ۷۳)

بہر حال پتنگ ہر گز نہ اڑائی جائے اور نہ ہی کٹی پتنگ لوٹنی چاہیے۔ ماں باپ کو چاہیے کہ اپنی اولاد کو پتنگ نہ اڑانے دیں بلکہ اس کام کے لیے انہیں پیسے بھی نہ دیں۔ اگر کسی اور ذریعے سے پتنگ حاصل کر کے اڑاتے ہیں تو پتا چلنے پر ان کو نرمی اور ضرورت پڑنے پر گرمی سے سمجھائیں تاکہ وہ اس سے باز رہیں۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات۔^(۱)

کیا میت کا کھانا کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے؟

سوال: کیا میت کا کھانا کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے؟

جواب: بمقولہ ہے: ”طَعَامُ النَّبِيتِ يُبَيِّتُ الْقَلْبَ“ یعنی میت کا کھانا دل مُردہ کر دیتا ہے۔ ”اس سے مُراد یہ ہے کہ اس بات کی خواہش رکھی جائے کہ کوئی مَرے اور اُس کا دَسواں، چالیسواں یا برسی آئے تاکہ مجھے کھانا ملے (یعنی جو لوگ میت کے کھانے کی تمنا میں مسلمانوں کی موت کے مُنتظر رہتے ہیں ان کا دل مُردہ ہو جاتا ہے)۔ کسی کی موت پر کھانا ملنے کی خواہش کرنا اچھی بات نہیں۔^(۲)

کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟

سوال: اگر گھر میں کسی فرد کی بغیر کسی وجہ کے اچانک موت ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ اس کے گھر والوں میں کوئی گناہ گار ہے جس کی وجہ سے یہ ہو گیا ہے تو کیا ایسا کہنا دُرست ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: موت تو آتی ہی ہے، چاہے وہ اچانک آئے یا بندہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر فوت ہو۔ بہر حال موت سب کو آکر ہی رہے گی۔ (اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾) (پ ۴، آل عمران: ۱۸۵) ترجمہ کنز الایمان: ”ہر جان کو موت چھینی ہے۔“ لہذا موت آنے میں گناہ گار ہونے اور نہ ہونے کا کوئی تعلق نہیں۔ اچانک موت آنے پر یہ کہنا کہ کسی گناہ گار کے سبب ایسا ہوا تو یہ لوگوں کا اپنا خیال ہے۔ اچانک موت تو بسا اوقات اچھی بھی ہوتی ہے مثلاً اچانک دیوار گر گئی اور بندہ دَب کر فوت ہو گیا تو یہ شہادت کی موت ملی۔ یوں ہی کشتی الٹ جانے اور ڈوب کر فوت ہونے، زلزلے میں لوگوں کا تلبے تلے

① پتنگ بازی کے نقصانات اور شرعی احکامات کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوالیاس محمد الیاس عطار قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کا 24 صفحات پر مشتمل رسالہ ”بست میا“ مکتبۃ المدینہ سے ہدیہ حاصل کر کے خود بھی مطالعہ کیجئے اور دوسرے اسلامی بھائیوں میں بھی تقسیم فرمائیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۶۷ خوذہ۔

دب جانے، سیلاب آنے اور کئی افراد کو بہا کر لے جانے وغیرہ وغیرہ اسباب کے ذریعے اچانک اموات کے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔^(۱) اصل یہ ہے کہ جب کسی کے سانسوں کی گنتی پوری ہو جائے تو اسے موت آ جاتی ہے۔ بس اللہ پاک ہمارا ایمان سلامت رکھے اور ہمیں بُرے خاتمے سے بچائے۔ ہم کمزور بندے سوال کرتے ہیں کہ اللہ پاک ایمان و عافیت کے ساتھ ہمیں مدینہ پاک میں زیر گنبد خضر اشہادت کی موت نصیب کرے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجھے مرنا ہے آقا گنبد خضر کے سائے میں

وطن میں مر گیا تو کیا کروں گا یَا رَسُوْلَ اللہ (وسائلِ بخشش)

قبر پر سلام کرنے کا طریقہ

سوال: قبر پر جائیں تو کس طرح سلام کریں؟

جواب: جب قبرستان میں جائیں تو کعبہ کی طرف پیٹھ کر کے قبر والوں کی طرف مُنہ کر کے یوں سلام کیا جائے: اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ! یَغْفِرُ اللہُ لَنَا وَلَکُمْ، اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ یعنی اے قبر والو! تم پر سلام ہو۔ اللہ پاک ہماری اور تمہاری مَغْفِرَت فرمائے، تم ہم سے پہلے آ گئے ہم تمہارے بعد آنے والے ہیں۔^(۲) اگر کسی نیک بندے کے مزار پر جائیں تو انہیں سلام کرنے کا طریقہ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ نے یہ ارشاد فرمایا کہ ان کے چہرے کی طرف سے آ کر سلام کریں کیونکہ پیٹھ کی طرف سے سلام کیا تو ان کو مُڑ کر دیکھنے کی رَحْمَت ہوگی لہذا قدموں کی طرف سے ہوتا ہوا چہرے کی طرف آئے اور چار ہاتھ یعنی کم و بیش دو میٹر دور کھڑا ہو کر عرض کرے: اَلْسَلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِی یعنی اے میرے آقا! آپ پر سلام ہو۔^(۳)

۱..... رَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اچانک موت غضب کی پکڑ ہے۔ (ابوداؤد، کتاب الجنائز، باب موت الفجاء، ۲۵۲/۳، حدیث: ۳۱۱۰) اس حدیث پاک کے تحت مشہور مُفسِّر، حَکِیْمُ الزَّہَّادِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ہارت فیل کی موت غضبِ رَبِّ کی علامت ہے کیونکہ اس میں بندے کو توبہ، نیک عمل، اچھی وصیت کا موقع نہیں ملتا مگر یہ کافر کے لیے ہے، مؤمن کے لیے یہ بھی نعمت ہے کیونکہ مؤمن کسی وقت رَبِّ سے غافل رہتا ہی نہیں۔ دیکھو حضرت سلیمان و یعقوب عَلَیْہِمَا السَّلَام کی وفات اچانک ہی ہوئی۔ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں: اچانک موت مؤمن کے لیے راحت ہے اور کافر کے لیے پکڑ۔ (مسند امام احمد، مسند السید عائشہ رضی اللہ عنہا، ۲۶۲/۹، حدیث: ۲۵۰۹۶)

۲..... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ما یقول الرجل اذا دخل المقابر، ۳۲۹/۲، حدیث: ۱۰۵۵۔

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۵۲۲/۹، ماخوذاً۔

اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے

قبرستان والوں کو سلام کرتے ہوئے یا اَہْلُ الْقُبُور! کے الفاظ تو سب کہتے ہیں لیکن یا رَسُوْلَ اللہ! یا غوثِ پاک! یا غریبِ نواز! بولنے پر شیطانی وسوس کا شکار ہو جاتے ہیں کہ لفظ ”یا“ تو صرف اللہ کے لیے بولنا چاہیے۔ ایسے لوگوں کو غور کرنا چاہیے کہ جب عام قبر والوں کو لفظ ”یا“ کے ساتھ پکارنا جائز ہے تو پھر اللہ پاک کے مُقَرَّب بندوں کو کیوں نہیں پکارا جاسکتا؟ یہاں یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ قبرستان والے چونکہ قریب ہیں اس لیے انہیں پکارا جا رہا ہے جبکہ انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمۃُ اللہ عَلَیْہِمْ دُور ہوتے ہیں اس لیے انہیں نہیں پکار سکتے کیونکہ قبرستان تو میلوں میل تک پھیلے ہوتے ہیں، جب کوئی بندہ ایک جگہ کھڑے ہو کر آہستہ آواز سے یا اَہْلُ الْقُبُور! کہتا ہے تو اللہ پاک میلوں میل دور، مَنوں مٹی تلے دُفنِ قبر والوں تک اس کی آواز پہنچا دیتا ہے تو بالکل اسی طرح وہی رب سینکڑوں ہزاروں میل دور تشریف فرما انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور اولیائے کرام رَحْمۃُ اللہ عَلَیْہِمْ کو بھی پکارنے والوں کی آواز پہنچا دیتا ہے لہذا وسوس میں آنے کے بجائے اللہ پاک کی قدرت پر یقین رکھنا چاہیے۔ اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے اور نہ چاہے تو سامنے بیٹھا بندہ بھی بہرہ ہونے کے سبب آواز سُن نہیں پاتا۔^(۱)

محفل میں کانٹھوسی کرنا کیسا؟

سوال: بعض افراد محفل میں بیٹھ کر ایک دوسرے سے کانٹھوسی کرتے رہتے ہیں، اس حوالے سے کچھ مدنی پھول ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: موقع کی مناسبت سے ہی کانٹھوسی کے بارے میں کچھ کہا جاسکتا ہے مثلاً کسی محفل میں اگر تین افراد ہیں اور اُن میں سے دو کانٹھوسی کریں تو اس سے تیسرے کو ایذا پہنچ سکتی ہے اور اُس کے ذہن میں یہ آسکتا ہے کہ شاید یہ میرے بارے میں کچھ کہہ رہے ہیں اس لیے اس کی مُمانعت ہے۔ نیز ایسے موقع پر کانٹھوسی کرنے سے تیسرا شخص احساسِ حرمی کا بھی شکار ہو گا کہ یار جب دیکھو آپس میں کانٹھوسی کرتے ہیں، میرے اوپر اعتماد نہیں کرتے اور مجھ سے باتیں

① مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے فیضانِ مدنی مذاکرہ قسط 25 ”انبیاء اولیا کو پکارنا کیسا؟“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

چھپاتے ہیں۔ (۱) محفل کے آداب کے بھی یہ مناسب معلوم نہیں ہوتا کہ بندہ بار بار آپس میں کانٹا پھوسیاں کرتا رہے۔ اسی طرح اشاروں میں گفتگو کرنا یہ بھی دُرست نہیں ہے۔ بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ کچھ لوگ محفل میں اپنی زبان میں گفتگو شروع کر دیتے ہیں اور پاس بیٹھے دوسرے لوگوں کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہوتا جس کے باعث انہیں تشویش کا سامنا ہو سکتا ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ جب کسی مجلس یا محفل میں بیٹھیں تو اسی زبان میں گفتگو کریں جسے سب سمجھتے ہوں اور بلا ضرورت کسی اور زبان میں گفتگو کرنے سے بچیں۔ ضرورت بھی ایسی ہو کہ جس کے بغیر چارہ نہ ہو، نہ یہ کہ اپنی زبان میں بات چیت کرنے کا موڈ ہو تو اسے ضرورت بنا لیا جائے۔ البتہ وہ لوگ جو تھوڑا بہت سمجھ لیتے ہیں اور مفہوم تک پہنچ جاتے ہیں ان کے سامنے دوسری زبان میں بات کرنے سے ان کے تشویش میں پڑنے کے چانس کم ہوتے ہیں۔ بہر حال دوسروں کے دلوں میں اُترنے، ان کے دلوں میں محبت پیدا کرنے اور انہیں اپنے قریب لانے کے لیے ہم سب کو چاہیے کہ وہ انداز اختیار کریں جو بالکل صاف ہو اور کسی کے لیے بھی تکلیف، تشویش اور پریشانی کا باعث نہ ہو۔

ایک صوتی پیغام کی وضاحت

سوال: آپ نے دوسری زبان میں بات چیت کرنے سے متعلق اصلاح فرمائی تو آپ نے حج کے موقع پر اپنے شہزادے حاجی عبید رضا کو مبینی زبان میں ایک صوتی پیغام بھیجا تھا اس کی وضاحت فرما دیجیے۔ (رکن شوری کا سوال)

جواب: پہلے جب ہم مدینہ پاک ﷺ کا سفر اختیار کرتے تھے تو عام طور پر صحرائے مدینہ میں مچھلی کھاتے تھے، اس بار (۲) جب میری ۱۶ سال بعد مدینہ شریف حاضری ہوئی تو مجھے بتایا گیا کہ اب وہ نظام اور ہوٹل جہاں پہلے ایک

۱۔ بلا ضرورت کسی کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر خفیہ مشورہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح مشورہ کرنے سے تیسرے شخص کو ایذا ہوگی اور یہ تشویش میں مبتلا ہوگا کہ شاید یہ لوگ میری غیبت کر رہے ہیں یا مجھ پر بہتان لگا رہے ہیں یا مجھے اس قابل ہی نہیں سمجھتے یا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وغیرہ۔ (الحلیۃ النذیۃ، النوع الخامس والخمسون من الانواع الستین... الخ، ۲/ ۳۵۵) رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں یہاں تک کہ مجلس میں بہت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔ (بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثۃ... الخ، ۲/ ۱۸۵، حدیث: ۶۲۹۰)

۲۔ شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کی سفر حج پر روانگی وطن عزیز پاکستان سے ۲۷ ذی قعدۃ الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۱۰ اگست ۲۰۱۸ء کو ہوئی جبکہ واپسی ۷ ذی الحجۃ الحرام ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۹ اگست ۲۰۱۸ء کو ہوئی۔ (شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ)

مَخْصُوصِ اَنداز پر پکی ہوئی مچھلی ملتی تھی ختم ہو گئے ہیں اور اب نئے اَنداز پر ہوٹل بن گئے ہیں جہاں پہلے کی طرح مَخْصُوصِ اَنداز میں پکی ہوئی مچھلی نہیں ملتی۔ چونکہ یہ بتانے والے بہت تجربہ کار اسلامی بھائی تھے اس لیے میں نے کہا چلو کوئی بات نہیں مچھلی کے بغیر بھی زندہ رہنا ممکن ہے۔ جب (صَفِّ النَّظَرِ ۱۴۲۰ھ میں) میرے بیٹے حاجی عبید رضا مدینہ پاک رَاَدَا اللہُ شَرَفًا وَتَعَفُّيًا حَاضِر ہوئے تو انہوں نے میرے پاس وہی پہلے والے مَخْصُوصِ اَنداز پر پکی ہوئی مچھلی بھیجی تو میں نے تَعَجُّب کیا کہ شاید یہ اپنے گھر سے لائے ہوں گے کیونکہ مجھے تجربہ کار اسلامی بھائی بتا چکے تھے کہ اب مدینہ شریف میں اس طرح کی مچھلی نہیں ملتی، مگر حاجی عبید رضا نے مجھے یہ پیغام دیا کہ ”مدینہ شریف کے قدیم راستے سے ہم گئے تھے تو وہاں ابھی تک وہی پُرانے اَنداز کے ہوٹل باقی ہیں جہاں اس طرح کی مچھلیاں ملتی ہیں، ہم نے یہ مچھلی بدر شریف والے قدیم راستے میں موجود ایک ہوٹل سے خریدی تھی۔“ پتہ چلا کہ تجربہ کار بھی کبھی ٹھوکر کھا جاتا ہے۔ یوں حج کے موقع پر میں نے اپنے بیٹے حاجی عبید رضا کو مدینہ شریف کی مچھلی کھانے سے متعلق مبینی زبان میں صوتی پیغام دیا تھا۔

بسا اوقات ہماری بھی محفل میں مبینی زبان میں بات چیت ہو جاتی ہے لیکن ہم سب کو احتیاط کرنی چاہیے، چونکہ اپنی زبان میں بات چیت کرنے کی عادت ہوتی ہے اس لیے بعض اوقات اپنی زبان میں بات چیت ہو جاتی ہے۔ اگر میں اور حاجی عبید رضا محفل کے علاوہ آپس میں مبینی زبان میں بات چیت کریں تو حَرَج نہیں مگر جب مجلس میں کریں گے تو دوسروں کو تشویش ہو سکتی ہے کہ یہ باپ بیٹے کیا باتیں کر رہے ہیں؟ بعض اوقات ایک دو لفظ دوسری زبان کے بولے جاتے ہیں جس سے دوسروں کو تشویش کم ہوتی ہے اور جو بولا جائے انہیں اس کا اَندازہ ہو جاتا ہے جیسے بچے کو بلانے کے لیے ہاتھ سے اشارہ کرنے کے ساتھ ساتھ مبینی زبان میں کہا ”اڈاں آج“ تو اب دوسری زبان والے بھی سمجھ جائیں گے کہ بچے کو بلایا جا رہا ہے، اس طرح کی باتیں Sign Language (یعنی اشاروں میں کی جانے والی باتوں) میں شامل ہیں جن کا اُردو، پنجابی اور مبینی سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔

بغیر دعوت کے محفل یا ولیمے میں شرکت کرنے کا حکم

سوال: بغیر دعوت کے کسی کی محفل یا ولیمے میں جانا اور کھانا پینا کیسا ہے؟

جواب: محفل اور ولیمہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔ عام محافل ہوتی ہیں تو ان میں انتظار کیا جاتا ہے کہ لوگ آئیں اور ایسا لگتا ہے کہ کھانے کی ترکیب بھی اس لیے کی جاتی ہوگی کہ اس بہانے لوگ آجائیں اور ہماری محفل کامیاب ہو جائے۔ ہمارے یہاں کامیابی کا Concept (یعنی تصور) عوام زیادہ جمع کر لینے پر ہے حالانکہ حقیقت میں کامیابی عوام زیادہ جمع کر لینے پر نہیں بلکہ اخلاص پر ہے۔ اجتماع کی کامیابی کا پتا تو مرنے کے بعد چلے گا کہ کامیاب ہوا تھا یا نہیں؟ اخلاص کے ساتھ اجتماع کیا تھا یا لوگوں کو دکھانے، اپنی واہ واکروانے یا کسی اور مقصد کے لیے کیا تھا؟ مرنے کے بعد ہی پتہ چلے گا کہ ہمارے حق میں کیا فیصلہ ہوتا ہے؟ اگر معلوم ہے کہ یہ محفل عام ہے تو وہاں جانے اور کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رہی بات ولیمے کی تو یہ عام نہیں ہوتا، یوں ہی شادی کے کھانے اور گھروں میں کی جانے والی دعوتیں بھی عام نہیں ہوتیں، ان میں مخصص لوگوں کے لیے محدود کھانا پکایا جاتا ہے لہذا ایسی خاص دعوتوں میں چاہے کھانا محدود ہو یا 100 دیگیں ہوں بغیر بلائے جانا جائز نہیں۔ حدیث پاک میں ہے: جو کسی کی دعوت میں بغیر بلائے گیا تو وہ چور بن کر گھسا اور غارت گر بن کر نکلا۔^(۱) لہذا کسی کی دعوت میں بن بلائے کھانے کے لیے پہنچ جانا گناہ ہے۔

بغیر بلائے کسی کی خاص دعوت میں نہیں گھسنا چاہیے مگر ایک تعداد ہے جو چلی جاتی ہے اور کھانا کھا کر دعوت کرنے والے کی حق تلفی کرتی ہے، بعض لوگ تو اس معاملے میں ایسے ماسٹر اور ماہر ہوتے ہیں کہ خوب ٹیپ ٹاپ کر کے اور مسٹر بن کر شادی ہالوں میں جاتے ہیں تاکہ کوئی ان کو روکے نہیں اور لڑکے والے سمجھیں کہ یہ لڑکی والوں کی طرف سے ہوگا اور لڑکی والے سمجھیں کہ یہ لڑکے والوں کی طرف سے ہوگا اور یوں وہ حرام کھا کر واپس چلے آتے ہیں۔ ایسے لوگ جہنم کی آگ بیٹ میں بھر کر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کو بے وقوف بنا دیا ہے مگر مرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کتنا لوگوں کو بے وقوف بنایا ہے! ایسے لوگوں کو اس طرح کرنے سے توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے توبہ کرنی ہوگی۔ ایسوں کو اب معافی مانگتے ہوئے بھی شرم آئے گی کہ یہ کس طرح کہیں ہم بغیر دعوت کے گھس گئے تھے مگر انہیں معافی مانگنی پڑے گی اور جتنا کھایا اس کی رقم دعوت کرنے والے کو دینی پڑے گی۔ ہاں! اگر وہ معاف کر دے تو یہ الگ بات ہے۔

گھریلو نیاز میں بھی بغیر دعوت کے نہ جایا جائے

یاد رکھیے! اگر کسی نے نیاز کا کھانا بنایا مگر وہ گھریلو نیاز ہے عوامی نہیں ہے تو اس میں بھی اگر کوئی بغیر دعوت کے جائے گا تو گنہگار ہو گا۔ ایسا نہیں کہ نیاز کے کھانے پر سب کا حق ہو گیا بلکہ جس نے نیاز کی وہ اس کھانے کا مالک ہے جسے چاہے کھلائے اور جسے چاہے نہ کھلائے۔ بعض اوقات لوگ اس پر تنقید بھی کرتے ہیں کہ نیاز کے کھانے سے منع کیوں کیا ہے؟ حالانکہ نیاز کرنے والے اس سے منع کر سکتے ہیں کیونکہ وہ اس کھانے کے مالک ہیں۔ اسی طرح اگر کوئی حج سے واپس آیا اور اپنے ساتھ مدینے کی کھجوریں بھی لایا تو اب اگر کسی نے اس سے کھجوریں مانگیں کہ مجھے کھجور کا پیکٹ دے دو اور اس نے نہیں دیا تو اسے منع کرنے کا حق ہے کیونکہ وہ اس کا مالک ہے۔ اب کوئی یہ کہتا پھرے کہ اس نے مدینے کی کھجوریں دینے سے منع کر دیا ہے تو یہ اگر غیبت کی صورت بن گئی تو اس طرح کہنے والا پھنس جائے گا۔

خاص محافل میں شرکت کرنے کی استثنائی صورت

سوال: بعض اوقات بہت زیادہ قریبی تعلقات ہوتے ہیں اور یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ اپنے جانے سے دعوت کرنے والوں کو اچھا لگے گا اور ہمیں دعوت دینا ان کے ذہن سے نکل گیا ہو گا، جب ہمیں دیکھیں گے تو کہیں گے ہم آپ کو دعوت دینا بھول گئے تھے اچھا ہوا کہ آپ خود آ گئے۔ اسی طرح بسا اوقات عقیدتوں اور محبتوں والا معاملہ ہوتا ہے اور یہ ذہن بنتا ہے کہ فلاں کی دعوت میں جائیں گے تو وہ خوش ہو جائے گا تو اس طرح کی صورت حال میں کیا کرنا چاہیے؟

(نگران شوریٰ کا سوال)

جواب: ایسی صورت میں بہت غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیے کیونکہ بعض اوقات یہ خوش فہمی ہوتی ہے کہ ہمارے جانے سے وہ خوش ہو جائے گا حالانکہ حقیقت میں وہ خوش نہیں ہوتا ہو گا لہذا عافیت نہ جانے میں ہی ہے۔ ہاں اگر بالکل ہی اپنائیت ہے اور واضح قرائن ہیں کہ یہ مجھے دعوت دینا بھول گیا ہے جیسا کہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی قریبی دوست کی شادی ہوتی ہے اور عام طور پر آنا جانا کھانا پینا ایک ساتھ ہوتا ہے تو اب معلوم ہے کہ وہ واقعی دعوت دینا بھول گیا ہے تو اس کی شادی کی دعوت میں شرکت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ ایسا میرے ساتھ بھی ہو چکا ہے۔ چنانچہ میری شادی کے

بعد (سید عبدالقادر ضیائی) باپو شریف رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے مجھ سے کہا تھا کہ تم نے مجھے شادی کی دعوت نہیں دی تھی لیکن میں آیا تھا، باپو شریف تو میرے ساتھ ہوتے تھے اور میں واقعی ان کو دعوت دینا بھول گیا تھا اور اگر باپو شریف نہ آتے تو مجھے محسوس ہوتا کہ باپو نہیں آئے۔ اس طرح بہت قریبی آدمی ہو تو بغیر بلائے اُس کے یہاں جانے میں گنجائش رہتی ہے اور جانا مُنفید بھی ہوتا ہے لیکن ایسی دعوت میں جانے یا نہ جانے کا فیصلہ کرنے میں نفس کا عمل دخل نہ ہو ورنہ یہ گل کھلائے گا، بھول کروائے گا اور گناہ میں پھنسوائے گا۔ یاد رکھیے! نفس کی راہ نمائی بڑی خطرناک ہوتی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مالدار کو اچھا لگانے کے لیے تو چلے جائیں اور غریب دعوت دے تب بھی نہ جائیں۔

الْوُظَيْفَةُ الْكَرِيمَةُ پڑھنے کی ترغیب

سوال: اس ہفتے (۱۸ صَفَرُ الْبَطْنِ، ۱۴۴۰ھ بمطابق ۱۲ اکتوبر 2018) مطالعہ کرنے کے لیے رسالہ الْوُظَيْفَةُ الْكَرِيمَةُ پڑھنے کا اعلان ہوا ہے، اس رسالے میں عربی میں وظائف، ان کے تراجم اور فضائل تحریر ہیں، ایک تعداد پڑھنے والوں اور الیوں کی ایسی بھی ہوتی ہے جو یہ وظائف دُرست نہیں پڑھ سکتی اب ایسوں کو کیا کرنا چاہیے؟ کیا صرف اُردو پڑھنے سے رسالہ پڑھنا شمار کر لیا جائے گا یا ایسوں کے لیے آپ آڈیو سننے کی تاکید فرماتے ہیں؟

جواب: جو دُرست وظائف نہیں پڑھ سکتے انہیں آڈیو سن لینی چاہیے۔ الْوُظَيْفَةُ الْكَرِيمَةُ یہ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اُن اُردو وظائف کا مجموعہ ہے جو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے شہزادے حُجَّةُ الْاِسْلَام مولانا حامد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ان اُردو وظائف کو جمع کیا ہے۔ اس رسالے کو پڑھنے کی ترغیب اس لیے دلائی گئی ہے تاکہ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو ان اُردو وظائف کا پتا چلے اور وہ اپنی اپنی سہولت کے مطابق اس میں سے کچھ اُردو وظائف مُنتَخِب کر لیں اور آئندہ اس میں سے کچھ نہ کچھ اُردو پڑھتے رہیں۔ جو پڑھ نہیں سکتے وہ بولتا رسالہ بھی سن سکتے ہیں لیکن پڑھنے کا فائدہ اپنی جگہ پر ہے۔ عربی بھی ساتھ ساتھ پڑھی جائے اِنْ شَاءَ اللهُ اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔ البتہ جو صحیح نہیں پڑھ سکتا وہ صرف سننے پر ہی اکتفا کرے۔ (شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْاَعَالِیَہ نے اس رسالے کو پڑھنے والوں اور الیوں کو جو دعادی ہے وہ یہ ہے:) یا اللہ! جو کوئی یہ رسالہ الْوُظَيْفَةُ الْكَرِيمَةُ صفحہ 12 سے صفحہ 38 تک

پڑھ یائے لے دونوں جہانوں کی بھلائیاں اس کا مُقَدَّر کر دے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
خزاں پھٹک نہ سکے پاس، دے بہار ایسی
رہے حیات کا گلشن ہرا بھرا یارب (وسائلِ بخشش)

جَنّت میں جسم پر بال نہیں ہوں گے

سوال: کیا جَنّت میں جسم پر بال نہیں ہوں گے؟

جواب: جَنّت میں صرف سر، پلکوں اور بھنوں کے بال ہوں گے، اس کے علاوہ جنتیوں کے جسم پر کہیں بھی بال نہیں ہوں گے۔^(۱)

تین دنِ راہِ خُدا کیلئے اور 27 دنِ دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟

سوال: ہمارے یہاں مدنی قافلے میں سفر کرنے کی یوں ترغیب دلائی جاتی ہے کہ تین دنِ راہِ خُدا کے لیے رکھیں اور 27 دنِ دُنیا کے لیے، حالانکہ انسان 27 دن کسبِ حلال کما کر گھر والوں کے اخراجات پورے کرنے کے ساتھ ساتھ اللہ پاک کی رضا والے کام بھی کر رہا ہوتا ہے، جبکہ مدنی قافلے میں بھی تو ایسا نہیں ہے کہ کوئی تین دن کسی قسم کی کوئی شرعی غلطی نہ کرے، اس کے باوجود یہ کہنا کہ تین دنِ راہِ خُدا کے لیے اور 27 دنِ دُنیا کے لیے، اس بارے میں کچھ مدنی پھول ارشاد فرمادیجئے۔

جواب: تین دنِ راہِ خُدا کے لیے اور 27 دنِ دُنیا کے لیے یہ ترغیب کے لیے کہا جاتا ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ 27 دن میں کیا جانے والا کوئی بھی کام اللہ کے لیے نہیں ہوتا یا 27 دن تک آپ اپنی آخرت کو نقصان پہنچانے والے کاموں میں لگے رہیں اور صرف تین دنِ آخرت کی بہتری کے لیے مدنی قافلے میں سفر کریں۔ ورنہ 27 دن تو کیا انسان کا ایک سانس بھی اس طرح نہیں گزرنا چاہیے جس سے اس کی آخرت کو نقصان پہنچ رہا ہو۔
بہر حال یہ ترغیب دلانے کا ایک اُمداد ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ 27 دن آپ اپنی نوکری اور کاروبار وغیرہ

کرتے رہیں اور تین دن اپنی ان مصروفیات کو چھوڑ کر راہِ خدا میں سفر کریں۔ حج و عمرہ کے لیے انسان جاتا ہے تو اس وقت بھی وہ دُنیوی کام نہیں کر پاتا، دُنیوی کاموں کو چھوڑ کر ہی جاتا ہے۔ اسی طرح جو عاشقانِ اولیاءِ خدا و شریف، امیر شریف اور دیگر مقامات پر مزاراتِ اولیاء پر حاضری دینے کے لیے جاتے ہیں وہ بھی دُنیوی کام کاج چھوڑ کر ہی جاتے ہیں لہذا تین دن راہِ خدا کے لیے اور 27 دن دُنیا کے لیے کہنے میں کوئی حرج نہیں۔

فجر کی نماز دن کی نماز ہے

سوال: فجر کی نماز کا شمار دن کی نماز میں ہوتا ہے یا رات کی نماز میں؟

جواب: فجر کی نماز کا شمار دن کی نماز میں ہوتا ہے۔^(۱)

مکروہِ تحریمی اور حرام میں فرق

سوال: مکروہِ تحریمی اور حرام میں کیا فرق ہے؟

جواب: مکروہِ تحریمی واجب کے مقابل ہوتا ہے، جبکہ حرام فرض کے مقابل ہوتا ہے۔ مکروہِ تحریمی افعال بھی ناجائز و گناہ ہوتے ہیں۔ مزید تعریفات اور معلومات حاصل کرنے کے لیے بہارِ شریعت جلد اول کے دوسرے حصے کا مطالعہ کیجیے۔^(۲)

قبر سے کیا مراد ہے؟

سوال: مٹنا ہے اگر کسی کے انتقال پر قبر کھودی جائے تو وہ قبر اس میت کا انتظار کرتی ہے اور اگر انتقال پر قبر نہ کھودی

① جیسا کہ پارہ 12 سورہ ہود کی آیت نمبر 114 میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلِ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں۔“ اس آیت کریمہ کے تحت صَدْرُ الْاَفْخَا ضِل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین غمراہ آبادی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دن کے دو کناروں سے صبح و شام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے صبح کی نماز فجر اور شام کی نماز ظہر و عصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب و عشاء ہیں۔

(تفسیر خزائن العرفان، پ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱

جائے تو وہ میت قبر کا انتظار کرتی ہے کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب: ایسا کچھ بھی نہیں ہے، البتہ بعض روایات میں یہ موجود ہے کہ قبر روزانہ پکار کر کہتی ہے: اے آدمی! کیا تو مجھے بھول گیا؟ یاد رکھ! تو غریب میرے اندر آئے گا، میں کیڑے مکوڑوں کا گھر ہوں، میں اندھیرے کا گھر ہوں، میں تنہائی اور وحشت کا گھر ہوں۔^(۱) حدیث شریف کے مطابق قبر روزانہ اس طرح ندا کرتی ہے حالانکہ اسے ابھی کھودا نہیں گیا ہو تا بلکہ کسی کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ کون کہاں دفن کیا جائے گا۔ زمین میں دفن ہونا نصیب ہو گا بھی یا نہیں۔ ہو سکتا ہے کوئی زندہ کھا جائے اگر ایسا ہو تو اس کے لیے اسی دُرنے کا پیٹ ہی قبر قرار پائے گا اور منکر نکیر کے سوالات بھی وہیں ہوں گے۔ اسی طرح جو لوگ لمبے عرصے کے لیے بحری سفر پر جاتے ہیں اگر ان میں سے کسی کا انتقال ہو جائے تو وہ لوگ وہیں اس کو غسل اور کفن دینے کے بعد نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں پھر اسے کسی وزن دار چیز سے باندھ کر سمندر میں ڈال دیتے ہیں۔ ممکن ہے اس کے جسم کو مچھلیاں اور سمندری جانور کھا جاتے ہوں۔ یہاں بھی بظاہر قبر نہیں ہوتی مگر سمندر ہی اس کی قبر بن جاتا ہے۔^(۲) لہذا یہ کہنا کہ قبر کھودی گئی ہے تو وہ میت کا انتظار کرتی ہے اور اگر نہیں کھودی گئی تو میت اُس کا انتظار کرتی ہے یہ بالکل دُرست نہیں۔

مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں

سوال: اگر معلوم ہو کہ قبرستان میں قبروں کے نشانات ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو جو لوگ میت کو دفنانے کے لیے اس راستے پر سے چل کر جاتے ہیں، کیا ان کا جانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اگر یقینی طور پر معلوم ہو کہ اس جگہ قبروں کے نشانات مٹا کر راستہ بنایا گیا ہے تو اس پر چلنا حرام ہے۔^(۳) بلکہ صرف شبہ ہے تب بھی اس پر چلنا ناجائز و گناہ ہے۔^(۴) البتہ تین چار آدمی جو میت کو دفن کریں گے صرف انہیں ضرورتاً

① معجم اوسط، باب المیم، ۲۳۲/۶، حدیث: ۸۶۱۳۔

② الخدیقة الندیة، الباب الثانی، ۲۶۶/۱، مأخوذاً۔

③ رد المحتار، کتاب الطہارة، مطلب القول مرجح علی الفعل، ۶۱۲/۱۔

④ درمختار، کتاب الصلاة، ۱۸۳/۳۔

جانے کی اجازت ہے۔^(۱) ان کے علاوہ جو دیگر لوگ میت کے ساتھ جلوس کی صورت میں ہوتے ہیں وہ اس راستے پر نہیں جاسکتے۔ اگر کسی کو معلوم ہی نہ ہو اور نہ ہی کسی قسم کا شک و شبہ ہو کہ قبرستان میں قبروں کے نشانات ختم کر کے راستہ بنایا گیا ہے تو اب جانے میں حرج نہیں۔^(۲)

کسی کام میں نیت کرنا کب مفید ہوتا ہے؟

سوال: نیک کام کرنے کے دوران یا نیک کام کرنے کے بعد نیت کر سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: جب نیک کام مکمل کر لیا تو اب نیت کا محل ہی باقی نہ رہا لہذا اب نیت نہیں کر سکتے۔ ہاں! اگر کوئی نیک کام کر رہا ہے اور وہ ابھی ختم نہیں کیا تو دیکھا جائے گا کہ وہ کس قسم کا کام ہے، کیونکہ بعض کاموں کو شروع کرنے کے بعد نیت کرنا دُرست ہے بعض میں نہیں۔ مثلاً کوئی شخص کھانا کھا رہا ہے جو ایک مُباح (یعنی جائز) کام ہے لیکن قیامت کے دن اس کا حساب ہو گا۔ اگر اس نے کھانا شروع کرنے سے پہلے نیت نہیں کی تو یاد آنے پر نیت کر سکتا ہے، جو کھا چکا وہ تو بغیر نیت کے ہی کھانا کھلائے گا مگر جو باقی بچا ہے اس میں نیت دُرست ہو گی۔ وہ یہ نیت کر لے کہ میں عبادت پر قوت حاصل کرنے کے لیے کھانا کھا رہا ہوں۔

وہ اعمال جن میں عمل شروع کرنے سے پہلے نیت کرنی ہوتی ہے مثلاً نماز، نماز شروع کرنے کے بعد نیت نہیں کی جاسکتی لہذا پہلے ہی نیت کرنی ہو گی۔ اسی طرح زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی مسئلہ ہے کہ اگر کسی نے زکوٰۃ کی رقم دیتے وقت زکوٰۃ کی نیت نہیں کی مگر دینے کے بعد یاد آیا کہ زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی تو اب نیت کا محل اس وقت تک باقی رہے گا جب تک وہ رقم مستحق زکوٰۃ کے ہاتھ میں رہے گی، اگر اس نے وہ رقم ہلاک کر دی یعنی اس کو استعمال کر لیا تو اب زکوٰۃ دینے والا زکوٰۃ

① قبرستان میں میت کے لیے قبر کھودنے یا دفن کرنے جانا چاہتے ہیں، بیچ میں قبریں حائل ہیں، اس حاجت کیلئے اجازت ہے، پھر بھی جہاں تک بن پڑے بچتے ہوئے جائیں اور سنبھلے پاؤں ہوں، ان آموات (یعنی قبر والوں) کیلئے دُعا و اِستِغْفار (یعنی مغفرت کی دُعا) کریں۔

(فتاویٰ رضویہ، ۹/۲۴۷)

② قبور مُسْلِمِیْن پر چلنا جائز نہیں، بیٹھنا جائز نہیں، ان پر پاؤں رکھنا جائز نہیں، یہاں تک کہ ائمہ نے تصریح فرمائی ہے کہ قبرستان میں جو نیا راستہ پیدا ہو اس میں چلنا حرام ہے اور جن کے اقربا ایسی جگہ دفن ہوں کہ ان کے گرد اور قبریں ہو گئیں اور اسے ان قبور تک اور قبروں پر پاؤں رکھے بغیر جانا ممکن نہ ہو، دور ہی سے فاتحہ پڑھے اور پاس نہ جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۲۸۰)

کی نیت نہیں کر سکتا کہ محل فوت ہو گیا۔^(۱) مثلاً کسی مستحق زکوٰۃ کو 1000 روپے دیئے، وہ یہ رقم لے جانے لگا تو خیال آیا کہ زکوٰۃ کی نیت نہیں کی تھی تو اب نیت کرنا دُرست ہے کیونکہ اس نے ابھی تک وہ رقم خرچ نہیں کی اور اگر وہ رقم خرچ کر دیتا تو نیت کا محل باقی نہ رہنے کی وجہ سے نیت کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوتا۔

یوں ہی بعض روزوں میں پہلے سے نیت کرنا ضروری ہوتا ہے مثلاً نذرِ غیرِ مُعین اور قضا روزوں کے لیے صبح صادق سے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔^(۲) جبکہ بعض روزوں میں صبح صادق کے بعد بھی نیت کی جاسکتی ہے جیسے رمضان المبارک، نذرِ مُعین اور نفلی روزوں میں صبح صادق کے بعد نصفِ النہار شرعی^(۳) یعنی سورج کے سر پر پہنچنے سے پہلے پہلے تک نیت کی جاسکتی ہے جبکہ صبح صادق کے بعد سے اب تک جان بوجھ کر کچھ کھایا پیانا ہو۔^(۴)

(اس موقع پر جانشین امیر اہل سنت نے نذرِ مُعین اور نذرِ غیرِ مُعین کی مثالیں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ) نذرِ غیرِ مُعین کی مثال یہ ہے جیسے کسی نے مَنّت مانی کہ میں رَجَبُ الْبُرْجَب میں تین روزے رکھوں گا اور کوئی دن مُعین نہیں کیا تو رجب کے کوئی سے بھی تین دنوں میں روزے رکھ سکتا ہے لیکن اس کے لیے صبح صادق سے پہلے پہلے نیت کرنا ضروری ہے۔ اور اگر کسی نے دن مُعین کر کے مَنّت مانی جیسے کہا کہ میں 25، 26 اور 27 رَجَبُ الْبُرْجَب کے روزے رکھوں گا تو اس میں صبح صادق سے لیکر نصفِ النہار شرعی سے پہلے تک نیت کرنے کی گنجائش ہے اور دن میں نیت کرتے وقت یہی نیت ہو کہ میں صبح صادق سے روزہ دار ہوں۔^(۵)



① بہارِ شریعت، ۱/۸۸۶، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

② بہارِ شریعت، ۱/۹۷۱، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

③ طلوعِ صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کے نصف کو نصفِ النہار شرعی کہتے ہیں، اسی کا دوسرا نام ضحوة کبریٰ ہے۔ (فتاویٰ فقیہ ملت، ۱/۸۵)

④ بہارِ شریعت، ۱/۹۶۷، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

⑤ بہارِ شریعت، ۱/۹۶۸، حصہ: ۵ ماخوذاً۔

دُھوپ

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
 اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت سورج بھی ہے اور اس کی دُھوپ (Sunlight) میں کثیر فوائد رکھے گئے ہیں، جسم
 انسانی کی صحت کیلئے دُھوپ کا اہم کردار ہے، ایک کہاوٹ ہے: ”جس گھر میں سورج داخل نہیں ہوتا اُس میں ڈاکٹر داخل
 ہوتا ہے۔“ بے شمار جراثیم ایسے ہوتے ہیں جو دُھوپ اور تازہ ہوا سے مرنے لگتے ہیں ☆ سورج کی الٹرا وائیٹ شعاعیں (Ultra
 Violet Rays) جب انسانی جسم پر پڑتی ہیں تو کھال میں سویا ہوا وٹامن D بیدار ہو کر مُتحرک (Active) ہوتا اور وٹامن
 ڈی 3 (Vitamin D3) میں تبدیل ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے جو کہ آنتوں سے کیلشیم اور فاسفورس (Phosphorus)
 کو خون کے اندر جذب کرنے میں مدد دیتا ہے اور یہ دونوں چیزیں ہماری ہڈیوں کی صحیح نشوونما کیلئے بے حد ضروری ہیں
 ☆ سورج کی وہ شعاعیں جو بند کھڑکیوں کے شیشے سے پار ہو کر انسانی جسم تک پہنچتی ہیں ان میں الٹرا وائیٹ شعاعیں
 نہیں ہوتیں جو سوئے ہوئے وٹامن ڈی 3 کو بیدار کر کے کارآمد بنا سکیں ☆ 6 ماہ سے 2 سال کی عمر کے درمیان بچوں کی
 ہڈیاں تیزی سے بڑھتی ہیں۔ اگر ہڈیوں کی صحیح نشوونما نہ ہو تو ان میں ”رِکٹس“ نامی بیماری پیدا ہوتی ہے، جس کی سب
 سے بڑی وجہ تنگ محلّوں اور چھوٹی چھوٹی گلیوں کے اندر بڑی بڑی عمارتوں کے بند گھروں میں رہائش ہے کہ جہاں سورج
 کی الٹرا وائیٹ شعاعیں (Ultra Violet Rays) صحیح طور پر انسانی جسم تک نہیں پہنچ پاتیں اور نتیجتاً بچے اس بیماری کا شکار
 ہو سکتا ہے ☆ بچوں کو آئندہ کی مصیبتوں سے بچانے کیلئے ضروری ہے کہ ایک یا دو ماہ کی عمر ہی سے مناسب دُھوپ مہیا
 کی جائے نیز 4 ماہ کی عمر سے غذا میں انڈے کی زردی بھی استعمال کروائی جائے ☆ وٹامن D3 کی کمی کی وجہ سے کولھے کی
 ہڈی کی صحیح نشوونما نہیں ہوتی اور یہ بجائے پھیلنے کے سُکڑ جاتی ہے جس سے عورت کو بچے کی ولادت کے وقت طرح طرح
 کی پریشانیوں کا سامنا ہوتا ہے اور آخر کار آپریشن کرنا پڑتا ہے۔

دُھوپ حاصل کرنے کا طریقہ طُلُوعِ آفتاب کے فوراً بعد اور غروبِ آفتاب کے آخری لمحات میں کم از کم بارہ بارہ منٹ
 کیلئے (موسم کے لحاظ سے وقت میں کمی بیشی کر کے) بچے کو ایسی جگہ لٹائیے یا بٹھائیے جہاں مکمل دُھوپ آتی ہو، ہر عمر میں دُھوپ
 کھانا ضروری ہے لہذا انہیں اوقات میں ہر ایک کو اتنی دیر تک مکمل دُھوپ میں رہنا چاہئے کہ کھال گرم ہو جائے۔ بیان
 کردہ اوقات بہترین ہیں، اگر نہ بن پڑے تو دن بھر میں کسی بھی وقت میں کچھ نہ کچھ دُھوپ حاصل کر لینی چاہئے۔ اگر
 چھاؤں میں ہوں اور دُھوپ آتی شروع ہو جائے تو کچھ دُھوپ اور کچھ چھاؤں میں مت بیٹھے بلکہ وہاں سے ہٹ جائیے یا مکمل
 دُھوپ میں آجائیے یا مکمل چھاؤں میں۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں اگر کوئی سائے میں
 بیٹھا ہو اور اُس پر سے سایہ ہٹ جائے اور اس کا کچھ حصہ دُھوپ میں اور کچھ سائے میں ہو جائے تو اُس کو چاہئے کہ وہاں
 سے اٹھ کھڑا ہو۔“ (ابوداؤد، 4/338، حدیث: 4821) (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاولیٰ 1440/جنوری 2019)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

سیرتِ اعلیٰ حضرت کی چند جملکیاں (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھا اللہ پاک اُس پر دس رحمتیں نازل

فرماتا ہے۔ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟

سوال: جب مجھے دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ملا تو میں آپ کا مرید بنا اور پھر آپ کی زبان سے پہلی بار اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا ذکر سنا، اِس سے پہلے اعلیٰ حضرت کا نام سُنا یا د نہیں پڑتا یا اگر سُنا تھا تو توجہ نہیں ہوگی۔ یوں میری طرح ایسے لاکھوں اسلامی بھائی ہوں گے جنہوں نے دعوتِ اسلامی میں آکر آپ کے بیانات کے ذریعے اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام اور تعارف سُنا ہو گا۔ اب اگر کوئی مجھ سے سوال کرے کہ اعلیٰ حضرت کا نام کیسے سُنا اور تعارف کیسے ہوا؟ تو میں جواب دوں گا کہ امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَیَہ کے ذریعے۔ اب اگر یہی سوال کوئی آپ سے کرے کہ آپ کو اعلیٰ حضرت کا نام کیسے پتا چلا، اِس قدر وارفتگی اور محبت کیسے ملی تو آپ کیا جواب دیں گے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: میں نے جب سے ہوش سنبھالا تو محلے کی بادیامی مسجد (گوٹلی میٹھار اولڈ سٹی باب المدینہ کراچی) سے دُرود و سلام اور نعتوں کی آوازیں سُنیں۔ چونکہ بچہ سادہ لوح (یعنی سادہ سختی کی مانند) ہوتا ہے سختی پر جو لکھا جائے وہ نقش ہو جاتا ہے تو

۱..... یہ رسالہ ۲۵ صَفَہُ الْمُنَظَّر ۱۴۴۰ھ بمطابق 3 نومبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری

گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۲..... مسلم، کتاب الصلاة، باب الصلاة علی النبی... الخ، ص ۱۷۲، حدیث: ۹۱۲۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بچپن میں نعت و ذُرُود والا ماحول ایسا ذہن میں رچا بسا کہ اب تک باقی ہے۔ اگر محلے کی مسجد میں عاشقانِ رسول کی انتظامیہ ہو یا امام عاشقِ رسول ہو تو وہ عشقِ رسول کے جام بھر بھر کر تقسیم کرے گا اور اگر معاملہ اس کے اُلٹ ہو اتو اب اثر بھی اُلٹا پڑے گا اور عقائد میں خرابی ہو سکتی ہے۔ عقائد میں خرابی ہو اللہ پاک اس سے پہلے ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں شہادت عطا فرمائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارف

بادامی مسجد کی انتظامیہ کے ایک فرد حاجی زکریا گوئڈل کے میمن تھے۔ گوئڈل ہندو گجرات کا ایک شہر ہے جہاں دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلے کے ساتھ میری حاضری ہوئی تھی۔ وہاں کے اسلامی بھائیوں نے بتایا تھا کہ یہاں ایک بھی بد مذہب نہیں ہے جتنے بھی کلمہ گو ہیں سب کے سب عاشقانِ رسول ہیں۔ ایک بار میں اسی بادامی مسجد میں نماز پڑھ کر بیٹھا تھا کہ حاجی زکریا مرحوم نے دورانِ گفتگو اعلیٰ حضرت کا نام لیا اور مولانا احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کہا۔ اب میری عمر اُس وقت تقریباً نو سال تھی لیکن اتنی سمجھ تھی کہ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کسی ولی کے نام کے ساتھ ہی بولا جاتا ہے کیونکہ ہم میمنوں کے گھروں میں غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ اور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کا ذکر کثرت سے ہوتا ہے اور ان کی نیاز اور ان کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ بولنے کا التزام کیا جاتا ہے لہذا حاجی زکریا سے اعلیٰ حضرت کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ سُن کر میں چونکا کہ کیا یہ بھی کوئی ولی ہیں جو ان کے نام کے ساتھ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ لگایا ہے؟ اس پر حاجی زکریا نے اعلیٰ حضرت کا اچھے الفاظ کے ساتھ تعارف کروایا کہ یہ بہت نیک آدمی اور بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ یوں اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کا پہلا تعارف ہوا۔

اعلیٰ حضرت کی معرفت کا بیج تناور درخت بن گیا

اس سے پہلے اشعار میں رضارضا سنا تھا مگر کچھ سمجھ نہیں پڑتی تھی کہ یہ رضا کون ہیں؟ لیکن پھر اُس دن پتا چلا کہ یہ رضا کوئی عام شاعر نہیں بلکہ بہت بڑی شخصیت کے مالک ہیں۔ پھر دن گزرتے گئے اور حاجی زکریا نے رضا کی حقیقت اور معرفت کا جو بیج بویا تھا وہ اندر جڑ پکڑتا گیا اور 60 سال کے عرصے میں بڑھتے بڑھتے آج اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تناور درخت بن گیا ہے۔ تحدیثِ نعت کے لیے کہہ رہا ہوں کہ آج ایک دُنیا ہے جو اس درخت کا پھل کھا رہی ہے اور رضارضا پکار رہی ہے۔

بس یہ اللہ پاک کی رحمت اور اس کا کرم ہے۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ جس طرح اس نے دُنیا میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے فیوض و برکات سے ہمیں مالا مال فرمایا آخرت میں بھی ان کی برکات سے ہمیں محروم نہ کرے۔ آمین

بِجَاۃِ النَّبِیِّ الْأَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت سے متاثر رہنے پر استقامت پانے کا سبب

سوال: انسان کسی سے متاثر ہو جاتا ہے لیکن بعض اوقات مستقل متاثر رہتا نہیں ہے۔ متاثر ہونا یہ اپنی جگہ پر ہے لیکن مستقل طور پر کوئی کسی سے متاثر رہے یہ ایک الگ موضوع ہے۔ آپ کے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی ذاتِ مبارکہ سے متاثر ہونے اور پھر اس پر استقامت پانے کے اگر کوئی اسباب ہوں تو بیان فرما دیجئے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اصل میں یہ اپنی اپنی قسمت کی بات ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری خوش نصیبی کہ میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ سے متاثر ہو گیا اور پھر یہ عقیدتِ دین بدن بڑھتی چلی گئی۔ جب میں نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھا تو کسی لائبریری کا ممبر بن گیا۔ وہاں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے فتاویٰ کے مجموعے مثلاً احکامِ شریعت، عرفانِ شریعت اور ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت وغیرہ لیتا اور انہیں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھتا کہ اگر یہ ختم ہو گئی تو پھر کیا پڑھوں گا؟ بس یہ میرے جذبات تھے اور ان مختصر کُتب میں شرعی مسائل پڑھ کر مجھے اتنا مزہ آتا تھا کہ بس پڑھتا چلا جاتا۔ پتنگ اڑانا کیسا ہے؟ جھینکا کھانا کیسا؟ اس طرح کے دلچسپ مسائل جو عموماً عوام کو معلوم نہیں ہوتے انہیں پڑھ کر لطف آتا۔ فتاویٰ رضویہ شریف کا تو شاید اس وقت نام بھی نہیں سنا تھا۔ بہر حال اللہ پاک نے بڑا کرم کیا کہ اپنے ولی کامل، عاشقِ رسول اور عظیمِ عالمِ دین و مفتیِ اسلام کا دامن عطا فرمایا۔ عالم اور مفتی تو اور بھی بہت ہیں مگر احمد رضا جیسا کوئی نہیں۔ آخری دو چار صدیوں میں آپ جیسا کوئی پیدا ہوا ہو میری معلومات میں نہیں ہے۔ اس بات کی گواہی ہر وہ شخص دے گا جو فتاویٰ رضویہ کا بغور مطالعہ کرے۔ کوئی بھی علم دوست شخص جس کی اُردو اچھی ہو اور کچھ نہ کچھ عربی فارسی بھی سمجھ لیتا ہو تو جب وہ فتاویٰ رضویہ پڑھے گا تو وہ متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا، اس لیے کہ اس میں علمی تحقیق کی اتنی گہرائی پائے گا کہ جس کا تلبہ نہیں ملے گا۔ اگر کوئی نیوٹرل آدمی بھی اُردو فتاویٰ کا تقابل کرے تو وہ فتاویٰ رضویہ کو ہی ہر لحاظ سے فائق (بڑھ کر) پائے گا۔

اعلیٰ حضرت کی داڑھی والوں سے محبت

سوال: سنا ہے کہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه داڑھی والوں کو اپنی مجلس میں خاص مقام دیتے تھے؟^(۱)

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه داڑھی والے اشخاص کو خاص مقام دیتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کی مجلس میں جب شیرینی بٹی تھی تو سادات کرام اور داڑھی والوں کو ڈگنی دی جاتی تھی۔ عاشقانِ اعلیٰ حضرت کو چاہیے کہ اپنے چہروں کو سنتِ مصطفیٰ سے سجا لیں کہ جن کا ہم 100 سالہ عرس منارہے ہیں وہ داڑھی والے تھے، ان کے شہزادوں کی بھی داڑھی تھی۔ داڑھی تو ہر مسلمان کو رکھنی چاہیے کیونکہ داڑھی مُنڈانا یا ایک مٹھی سے گھٹانا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟

سوال: دُنیا والوں کے اعتبار سے عاشق تو دل چھینک ہوتا ہے، کبھی ادھر دل دے دیا کبھی ادھر دے دیا لیکن آپ نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه میں ایسی کیا خاص بات دیکھی کہ انہیں کو دل دیا اور پھر انہیں کے ہو کر رہ گئے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اپنا تو یہ ذہن ہے کہ جب دل ایک کو دے دیا تو اب کسی اور کو نہ دو۔ جیسا کہ بیکل بہرام پوری مرحوم کی ایک رباعی ہے:

تارے خوش ہیں بڑی اندھیاری رات ہے ایمان کے لوٹنے کے لیے ڈاکوؤں کی گھات ہے
اے ڈاکو! یہ جسم لو یہ جان لوٹ لو یہ دل نہ دوں گا اس میں مدینے کی بات ہے
یعنی یہ دل میں نے مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دے دیا ہے، اب یہ تمہیں نہیں دوں گا، باقی جو چاہو لوٹ لو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اتنا کرم ہے کہ میرا ایمان تم نہیں لوٹ سکتے، اس لیے کہ میں نے یہ دل مدینے والے کے قدموں میں ڈال دیا ہے اب وہاں سے پُجانے کی ہمت کسی میں نہیں۔

اسی طرح میرے دل میں عاشقوں کے امام مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی محبت بھی ایسی گھر کر گئی ہے کہ اب میں اس طرح کسی اور سے مُتناثر نہیں ہو پاتا۔ جو چاہتا ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی محبت اُس کے دل میں اُتر

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی نے مدِ اکروہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی نے مدِ اکروہ)

جائے تو اُسے چاہیے کہ ایسے لوگوں کی صحبت میں بیٹھے جو رضامند کرتے ہوں اور اس کے علاوہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی کُتُب اور آپ کی سیرت کا مطالعہ بھی کرتا رہے، اِنْ شَاءَ اللہ نَسْ اُس میں اعلیٰ حضرت کی محبت رَچ جائے گی۔

یاد رہے کہ اعلیٰ حضرت کی محبت دل میں رَچنے بسنے سے یہ مُراد نہیں کہ مَعَاذَ اللہ اب کسی اور بزرگ سے محبت نہیں کرنی۔ ہم تو فیضانِ انبیاء و اولیاء کے قائل ہیں۔ تمام اُنبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو بھی مانتے ہیں، تمام صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار رَضَوُا اللہ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کو بھی مانتے ہیں اور تمام اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کو بھی مانتے ہیں۔ کسی میں کچھ بھی نقص بیان نہیں کرتے۔

آپ اعلیٰ حضرت کی کس خوبی سے متاثر ہوئے؟

سوال: جب بندہ کسی سے متاثر ہوتا ہے تو کئی خوبیاں اس کے پیشِ نظر ہوتی ہیں مگر بعض خوبیاں ایسی ہوتی ہیں جو دل کو زیادہ بہاتی ہیں۔ ایک مُرید کو بھی پیر صاحب کی بعض خوبیاں زیادہ پسند ہوتی ہیں، اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی ذات اگرچہ خوبیوں کا مجموعہ ہے لیکن اعلیٰ حضرت کا مُرید ہونے کے ناطے کیا آپ کو بھی ان تمام اچھی خوبیوں میں سے بعض زیادہ پُرکشش لگتی ہیں؟ (مگر ان شوریٰ کا سوال)

جواب: میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی خوبیوں کو باہم ترجیح دینے میں فیصلہ نہیں کر پا رہا کیونکہ مجھے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی کسی خوبی میں کوئی کمزوری نظر نہیں آرہی کہ جسے دیکھ کر میں دوسری خوبی کو اس پر ترجیح دے سکوں۔ ساری ہی خوبیاں وزن دار ہیں۔ اللہ پاک کی محبت میں ان کا کوئی جواب نہیں ہے۔ عشقِ رسول کا وصف دیکھو تو معراج کی بلندیوں پر ہے۔ قرآنِ کریم کے فہم میں ان کا کوئی مثل نہیں، ان جیسا کوئی مُفسِّر نہیں، ان جیسا کوئی مُحَدِّث نہیں، ان جیسا کوئی مُفتی نہیں، ان جیسا کوئی علامہ نہیں، بس ہر طرف رضا کے جلوے ہی نظر آرہے ہیں۔ ہم کہہ سکتے ہیں کہ جس سمت آگئے ہیں سکتے بٹھا دیئے ہیں۔ ہر جگہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت امامِ دکھائی دیتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی باب المدینہ تشریف آوری

سوال: کیا اعلیٰ حضرت کبھی باب المدینہ (کراچی) تشریف لائے ہیں؟

جواب: جی ہاں! اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے ملفوظات سے پتا چلتا ہے کہ کراچی کو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے قدم چومنے کی سعادت ملی ہے۔

امیر اہل سنت کی بریلی شریف میں حاضری

سوال: کیا اعلیٰ حضرت کے مزار شریف پر آپ کا جانا ہوا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بریلی شریف میں دوبار سفر کر کے حاضری کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

اعلیٰ حضرت کی ذہانت کے چند واقعات

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی ذہانت کے کچھ واقعات بیان فرمادیجیے۔

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی ذہانت کا اندازہ اس واقعے سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو ایک کتاب کی ضرورت تھی جسے آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے کسی سے حاصل کیا۔ دینے والے نے کہا: جب ملاحظہ فرمائیں تو بھیج دیجیے گا۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے وہ کتاب لی اور ایک رات میں اس کا مطالعہ کر لیا۔ پھر کتاب واپس کرتے ہوئے فرمایا: اس کتاب کی کچھ عبارتیں یاد ہو گئی ہیں اور مضمون تو ان شاء اللہ عمر بھر ذہن سے نہیں جائے گا۔^(۱) اسی طرح اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی سیرت طیبہ میں یہ حکایت بھی ملتی ہے کہ لوگوں نے جب آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو ”حافظ“ لکھا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو یوں محسوس ہوا کہ لوگ مجھے حُسنِ ظن کی وجہ سے حافظ کہتے ہیں حالانکہ میں حافظ نہیں ہوں۔ چنانچہ ایک رمضان شریف کے مہینے میں آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ مغرب اور عشاء کے درمیان ایک پارہ غور سے دیکھ لیتے جو آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو یاد ہو جاتا اور یوں آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے ماہِ رمضان میں پورا قرآن کریم حفظ کر لیا۔^(۲) اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا کتنا زبردست اور زور دار حافظ تھا! جبکہ ہماری حالت یہ ہے کہ بات کرتے کرتے بھول جاتے ہیں اور دوسروں سے پوچھتے ہیں کہ ہم کیا بول رہے تھے؟ اللہ پاک ہمیں بھی قوتِ حافظہ نصیب فرمائے۔ اِمَامِیْنِ بِجَادِ النَّبِیِّ الْأَمِیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

۱..... اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے جن سے کتاب لی وہ مولانا وصی احمد محدثِ سورتی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ تھے اور وہ کتاب ”عُقُودُ الدَّرَرِیَّةِ فِي تَنْقِیْحِ

الْفُتُوٰی اَلْحَامِیَّة“ ہے۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۱۳ ماخوذ)

۲..... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/ ۲۰۸ بتحیر قلیل۔

کُتب کے نام، جلد، صفحہ اور سطر تک یاد ہوتی

اسی طرح ایک بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیمار ہوئے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو طبیب نے خود فتویٰ لکھنے سے منع کر دیا، اب جو فتویٰ لکھنا ہوتا آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اس کا کچھ مضمون لکھ کر مجھ سے فرماتے کہ الماری سے فلاں کتاب کی فلاں جلد نکال کر لاؤ، میں جب وہ کتاب لے کر آتا تو فرماتے کہ اتنے صفحے لوٹ لو اور فلاں صفحہ پر اتنی سطروں کے بعد یہ مضمون شروع ہو رہا ہے اسے یہاں نقل کر دو۔ وہ بزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں کہ میں وہ پورا مضمون لکھتا اور سخت مُتَحَدِّد (یعنی بہت حیران) ہوتا کہ کون سا وقت ملا تھا کہ جس میں صفحہ اور سطر گن کر رکھے گئے تھے۔ غرض یہ کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا حافظہ اور دماغی باتیں ہم لوگوں کی سمجھ سے باہر تھیں۔^(۱)

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اتنے ذہین تھے کہ بچپن میں آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو جو قاری صاحب قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے انہوں نے ایک بار اکیلے میں پوچھا کہ صاحبزادے سچ کچ بتاؤ تم انسان ہو یا جن؟ مجھے پڑھانے میں دیر لگتی ہے مگر تمہیں یاد کرتے دیر نہیں لگتی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے قاری صاحب سے کہا کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں انسان ہی ہوں۔^(۲)

اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے عشقِ رسول کے بارے میں کچھ بیان فرما دیجیے۔^(۳)

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا عشقِ رسول بھی بے مثال تھا۔ اگر کسی کو تھوڑی بہت سمجھ پڑتی ہو تو وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے نعتیہ کلام حدائقِ بخشش کو تھوڑا تھوڑا رٹنا شروع کر دے اِنْ شَاءَ اللہ بہت بڑا عاشقِ رسول بن جائے گا۔ جس شے کو سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے نسبت حاصل ہے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اُس شے کا ادب فرماتے، یہاں تک کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مَدِیْنَةُ مَنُوْرَا رَاٰہَا اللہُ مُتَرَفِّعًا وَتَغَطِّیًا کے کُتے کا بھی ادب فرمایا کرتے اور اس حوالے سے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه

۱..... یہ واقعہ بیان فرمانے والے بزرگ مولوی محمد حسین میرٹھی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں۔ (حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۲۱۲ ماخوذاً)

۲..... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۶۸ ماخوذاً۔

۳..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت و اٰمات بَکائُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

نے حدائقِ بخشش میں اشعار بھی لکھے ہیں چنانچہ ایک مقام پر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں:

رضا کسی سگِ طیبہ کے پاؤں بھی چومے

تم اور آہ کہ اتنا دماغ لے کے چلے (حدائقِ بخشش)

اس شعر میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه اپنے آپ کو مخاطب کر کے ارشاد فرما رہے ہیں کہ ”اے رضا! کبھی تو نے مدینے کے کُتے کے پاؤں بھی چومے ہیں؟ تجھے اتنی سمجھ نہیں کہ مدینے کے کتے کے پاؤں چومے جاتے ہیں۔“ بعض عقلمندوں کی سمجھ میں ایسے اشعار نہیں آتے جس کے باعث وہ تنقید کرنے لگتے ہیں۔ یہ نصیب کی بات ہے کہ کوئی تنقید کرتا ہے اور کوئی اللہ پاک کے ولیوں کے پیچھے چل کر اپنے لیے جنت کا سامان کرتا ہے۔ جب اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مدینے کے کُتوں کا اتنا ادب کرتے ہیں تو مدینے کے ساتھ نسبت رکھنے والے دیگر جانوروں کا کتنا ادب کرتے ہوں گے، پھر جو مدینے والے سے نسبت رکھتے ہیں جیسے صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ، اہل بیت اطہار اور سادات کرام ان کا کتنا ادب و احترام کرتے ہوں گے۔ عام لوگ سادات کرام کا کتنا ادب کرتے ہیں یہ مجھے پتا ہے اور آپ کو بھی اس کا تجربہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دُعوتِ اسلامی والے سادات کرام کا بڑا ادب کرتے ہیں اور یہ سارا ادب میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے فیضان سے تقسیم ہوا ہے۔

مصطفیٰ کا وہ لاؤلا پیارا	واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
غوثِ اعظم کی آنکھ کا تارا	واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی
سُئیوں کے دلوں میں جس نے تھی	شعِ عشقِ رسولِ روشن کی
وہ حبیبِ خدا کا دیوانہ	واہ کیا بات اعلیٰ حضرت کی

(وسائلِ بخشش)

اعلیٰ حضرت اور سادات کرام کا ادب و احترام

سوال: سادات کرام کے ادب و احترام کے حوالے سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے کچھ واقعات بیان فرمادیجیے۔^(۱)

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت و اُمت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ)

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ساداتِ کرام کا بہت ادب و احترام کرتے تھے۔ پہلے کے دور میں گاؤں دیہات کے لوگ جب کسی بڑی شخصیت کا احترام کرتے اور عزت دیتے تو اسے کہیں لے جانے کے لیے ڈولی میں سوار کرتے تھے، جسے چار افراد کندھا دے کر چلتے تھے۔ اس دور میں علما و مشائخ کا احترام بھی اسی طریقے سے کیا جاتا تھا چنانچہ ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کہیں مدعو کیے گئے تھے تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو بھی یونہی ڈولی میں سوار کیا گیا، جب کہاروں نے ڈولی اٹھائی اور لے کر چلنے لگے تو اچانک اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے حکم فرمایا کہ ڈولی روک کر نیچے رکھ دی جائے۔ کہاروں نے ڈولی روک کر نیچے رکھی تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ڈولی سے باہر تشریف لائے اور کہاروں سے فرمایا: ڈولی میں بیٹھ کر میرے دل میں اضطراب پیدا ہو اور مجھے کسی آل رسول کی خوشبو آرہی ہے لہذا سچ بتاؤ آپ میں سے سید کون ہے؟ تو ان کہاروں میں سے ایک آگے بڑھا اور عرض کی حضور میں سید ہوں! بس اتنا سُنا تھا کہ لوگوں نے یہ منظر دیکھا کہ اپنے وقت کا امام اپنا عمامہ اُتار کر اس سید زادے کے قدموں پر رکھتا ہے اور مروت و سماجت کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے سید زادے! اے آل رسول! مجھے مُعاف کر دو کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن آپ کے نانا جان مجھ سے یہ فرمائیں کہ تمہاری ڈولی اٹھانے کے لیے کیا میری اولاد کا کندھا ہی رہ گیا تھا۔ اب وہ سید صاحب حیران و پریشان کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ان سے مُعافیاں مانگے جا رہے ہیں۔ بہر حال اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اُس سید زادے سے مروت کی کہ اب آپ ڈولی میں بیٹھیے اور احمد رضا ڈولی کو کندھا دے گا۔ چنانچہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اصرار کر کے اُس سید صاحب کو ڈولی میں بیٹھنے پر مجبور کیا اور جب وہ سید صاحب ڈولی میں بیٹھے تو دیگر تین افراد کے ساتھ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے بھی ڈولی کو کندھا دیا۔ جو ڈولی اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی عزت افزائی کے لیے لائی گئی تھی اب اُسے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه خود اٹھا کر چل رہے تھے۔^(۱)

ساداتِ کرام کے ادب و احترام کے بارے میں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے اِس طرح کے واقعات پڑھ کر میرا یہ ذہن بنا کہ سید بادشاہ ہیں اور ہمارے سر کے تاج ہیں۔

اِسی طرح ایک بار اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے گھر کے کام کاج کے لیے ایک لڑکا بطور خِدْمَت گار رکھا گیا، بعد میں پتا

چلا کہ وہ سید ہے چنانچہ یہ بتا چلتے ہی آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے گھر میں سب کو تاکید کر دی کہ خبردار! یہ خادم نہیں، مخدوم زادے ہیں ان سے کوئی خدمت نہیں لینی بلکہ ہم ان کی خدمت کریں گے اور جو بھی سیلری ملے ہوئی ہے وہ بطور نذرانہ انہیں پیش کی جائے گی۔ اب وہ سید صاحب کام کاج کے لیے تشریف لاتے مگر ان سے کوئی کام نہ لیا جاتا اور جو ماہانہ سیلری ملے ہوئی تھی وہ انہیں بطور نذرانہ پیش کی جاتی رہی، کچھ عرصے بعد وہ سید صاحب خود ہی تشریف لے گئے۔^(۱) جب میرے پاس ڈاکٹر اور ڈکاندار وغیرہ بڑے لوگ آتے ہیں تو میں انہیں یہ سمجھاتا رہتا ہوں کہ سادات کا خیال رکھا کرو اور ان سے آدھا چارج لے لیا کرو اور اگر غریب سید ہو تو ویسے ہی نذر کر دیا کرو۔ یوں ہی غریبوں سے ہمدردی کرتے ہوئے ان سے بھی آدھا چارج لیں اور ہو سکے تو مفت چیک اپ کر دیں۔ اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ آپ کا مال جائے گا نہیں بلکہ آپ کے پاس آئے گا۔ سادات کی دعائیں لیں گے تو ان کے نانا جان، رَحْمَتِ عالمیان عَلَیْہِ اَہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایسا نوازیں گے کہ دُنیا تو دُنیا آخرت بھی سنور جائے گی۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہِ کو اللہ پاک نے ہر خوبی اتنی عطا کی ہے کہ جس خوبی کی بات کریں بس اس میں بڑھتے ہی چلے جائیں کہ گویا اس کا سرا ہی نہیں ہے۔ اب جو شخص ایسی خوبیوں کا جامع، کامل ولی اور ہمارا مرشد ہو تو پھر ہمیں ان کا دامن چھوڑ کر کسی اور کی طرف کیا دیکھنا ہے۔ اسے اس مثال سے سمجھیے کہ ہم نے بہترین اور لذیذ بریانی کھائی پھر کہیں سے ابلے ہوئے چاول آگئے تو انہیں کھانے کو اب ہمارا جی کہاں چاہے گا؟ لہذا جب ہم اعلیٰ حضرت جیسی ہمہ جہت اور عبقری شخصیت کے دامن سے وابستہ ہو گئے تو اب ہمارا یہ ذہن ہونا چاہیے:

اب میری نگاہوں میں چلتا نہیں کوئی

جیسے میرے رضا ہیں ایسا نہیں کوئی

اعلیٰ حضرت اور پابندی نماز

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہِ کے شوقِ نماز کے حوالے سے کچھ مدنی پھول بیان فرما دیجیے۔^(۲)

جواب: جس طرح میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہِ بہت بڑے عاشقِ رسول تھے اسی طرح بہت بڑے عاشقِ الہی

① حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۷۹، المخلص۔

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت و اٰمت بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ)

بھی تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه جب سے سمجھا رہے تھے تب سے ہی مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے کے عادی تھے اور عمر بھر صاحبِ ترتیب (۱) رہے۔ (۲)

اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی

اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه صرف نماز ہی کے نہیں جماعت کے بھی پابند تھے، اس سلسلے میں ایک واقعہ پیش خدمت ہے چنانچہ ایک بار آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے پاؤں مبارک کا انگوٹھا پک گیا اور زخم ہو گیا تو ان دنوں Surgeon جراح (یعنی زخموں اور پھوڑے پھنسیوں کا علاج کرنے والے) ہوا کرتے تھے۔ شہر کے سب سے بڑے اور ہوشیار جراح نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے انگوٹھے کا عملِ جراحت (یعنی آپریشن) کیا اور پیٹی باندھنے کے بعد عرض کیا: حضور! اگر آپ حرکت (یعنی بلِ غل) نہیں کریں گے تو یہ زخم دس بارہ دن میں ٹھیک ہو جائے گا ورنہ زیادہ وقت لگ سکتا ہے، یہ کہہ کر وہ Surgeon جراح چلے گئے۔ اب اس عاشقِ الہی کے لیے یہ کیسے ممکن تھا کہ مسجد کی حاضری اور جماعت کی پابندی ترک کر دے لہذا جب نمازِ ظہر کا وقت ہوا تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے وضو کیا مگر مسجد جانے کے لیے کھڑے نہیں ہو پارہے تھے، اب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه میٹھے اور گھسنے ہوئے اپنے مکانِ عالی شان کے دروازے تک پہنچ گئے، جب لوگوں نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه مسجد کی جماعت چھوڑتے ہی نہیں تو انہوں نے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو گرسی پر بٹھایا اور پھر گرسی کو اٹھا کر مسجد میں پہنچا دیا اور پھر محلے اور خاندان والوں نے یہ طے کیا کہ پانچوں نمازوں کے وقت ہم میں سے چار مضبوط آدمی گرسی لے کر حاضر ہو جایا کریں گے اور پھر پلانگ سے ہی گرسی پر بٹھا کر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کو مسجد کے محراب کے قریب پہنچا دیا کریں گے۔ چنانچہ یہ سلسلہ تقریباً ایک ماہ تک بڑی پابندی سے چلتا رہا، پھر جب زخم اچھا ہو گیا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه خود چلنے کے قابل ہو گئے تو گرسی پر مسجد پہنچانے کا معاملہ ختم ہو گیا۔ (۳) یاد رکھیے! جو حقیقی بزرگ ہوتے ہیں ان کی سیرت

① صاحبِ ترتیب وہ ہوتا ہے کہ جس کی چھ نمازیں قضا نہ ہوئی ہوں اگر کسی کی چھ نمازیں قضا ہو گئیں تو وہ صاحبِ ترتیب ہونے سے نکل گیا اور اگر چھ سے کم نمازیں قضا ہوئیں تو وہ صاحبِ ترتیب ہی کہلائے گا۔ صاحبِ ترتیب سے متعلق شرعی مسائل جاننے کے لیے بہارِ شریعت جلد ۱ حصہ ۴ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ ہندی مذکرہ)

② سیرتِ اعلیٰ حضرت مع کرامات، ص ۳۸ ملخصاً۔

③ سیرتِ اعلیٰ حضرت مع کرامات، ص ۳۷ ملخصاً۔

میں آپ کو تقویٰ و پرہیز گاری، نماز روزوں کی پابندی اور سنتوں پر عمل کرنا ملے گا اور جو صرف باتوں کے بزرگ ہوتے ہیں ان میں یہ چیزیں نظر نہیں آتیں اور وہ اس ڈبے کی طرح ہوتے ہیں جو خوب بچ رہا ہوتا ہے مگر اندر سے خالی ہوتا ہے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا تقویٰ بے مثال تھا اور آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سنتوں کے پابند اور بہت ہی زبردست شخصیت کے مالک تھے۔

اسی طرح ایک عالم صاحب جنہیں چند سال آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں رہتے ہوئے فتاویٰ لکھنے کا شرف ملا وہ فرماتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے تمام عمر لازمی طور پر جماعت سے نماز پڑھی اور خواہ کیسی ہی گرمی کیوں نہ ہو ہمیشہ عمامہ شریف اور انگر کھا اہتمام کے ساتھ پہنتے تھے۔^(۱) انگر کھا (ایک لمبا عردانہ لباس جس کے دو حصے ہوتے ہیں چولی اور دامن) غالباً گرتے کے اوپر پہننے والی پوشاک کا نام ہے۔

نماز کے لیے خاص لباس کا اہتمام

سوال: نماز میں لباس کیسا ہونا چاہیے؟ نیز فجر کی نماز میں لباس کے حوالے سے بڑا بڑا حال ہے اس پر بھی کچھ مدنی پھول بیان فرما دیجیے۔ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ عمامہ شریف سجا کر اور انگر کھے جیسا عمدہ لباس پہن کر نماز کے لیے حاضر ہوتے تھے۔ یاد رکھیے! عمدہ لباس پہننا اور خوشبو لگانا اس آیت مبارکہ ﴿خُذُوا زِينَتَكُمْ عِندَ كُلِّ مَسْجِدٍ﴾ (۸، الاعراف: ۳۱) ترجمہ کنز الایمان: ”ابن زینت لوجب مسجد میں جاؤ۔“ کے تحت داخل ہے۔ حضرت سیدنا امام اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے بھی نماز پڑھنے کے لیے عمامہ شریف اور بہت عمدہ اور قیمتی لباس کا اہتمام کر رکھا تھا کہ جس کی قیمت 1500 درہم سے بھی زائد تھی۔^(۲) میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نماز کے لیے عمدہ لباس پہنتے تھے اور یہ مُسْتَحَب ہے لہذا عمدہ لباس پہن کر نماز پڑھیں، کام کاج کے کپڑوں میں اور میلے کپڑوں میں نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔^(۳) آج کل عموماً لوگ جب کسی کے ہاں دعوت میں جانا ہو یا

① امام احمد رضا اور ردِ بدعات و منکرات، ص ۶۲ ماخوذاً۔

② مناقب الامام الاعظم ابن حنیفۃ للموفق، جز: ۱، ص ۲۳۸۔

③ شرح الوقایۃ، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ... الخ، ۱/۹۸ ماخوذاً۔

صدر، وزیر اعظم، ایم این اے بلکہ اگر کسی کو نسٹر کے پاس بھی جانا ہو تو اچھا لباس پہنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کہیں لباس میں سلوٹیں تو نہیں پڑی ہوئیں تاکہ استری کر کے انہیں دور کر لیا جائے۔ اسی طرح ہر داماد بخوبی جانتا ہے کہ وہ سُستہ ال میں کس طرح کا لباس پہن کر جاتا ہے۔ دُنیوی معاملات میں تو عُمہ سے عُمہ لباس پہناتا ہے مگر نماز میں بارگاہِ خداوندی کی حاضری کے وقت لباس کا کوئی ٹھکانا نہیں ہو تا بلکہ جو لباس ہاتھ آئے اُسے چڑھا کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں نمازوں کی قدر نصیب فرمائے اور زہے نصیب! ہم نمازوں کے لیے کوئی خاص جوڑا الگ سے بنائیں اور اُسے پہن کر نماز پڑھنے والے بن جائیں۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اہتمام کیجیے

فجر کی نماز میں لوگ Night Dress (یعنی رات جس لباس کو پہن کر سوتے ہیں اسی) میں ہی مسجد پہنچ جاتے ہیں، ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ نماز کے لیے عُمہ لباس ہونا چاہیے اور ساتھ ہی ساتھ مسجد اور نماز کی تعظیم کی نیت سے خوشبو بھی لگانی چاہیے کہ یہ مُسْتَحَب اور ثواب کا کام ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نماز کے لیے Special (یعنی خاص) اور عُمہ لباس کا اہتمام فرماتے اور اسے پہن کر آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نماز پڑھتے تھے۔ اس وقت (یعنی ۲۵ اگست ۱۴۳۰ھ کو) مَدِیْنَةُ الْمُنَافِسِ بَریلی شریف میں بہت بڑا اجتماع ہو رہا ہے، پورے ہند بلکہ دُنیا کے کئی ممالک سے عاشقانِ رضا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے صد سالہ عرس میں جمع ہوئے ہوں گے۔ تمام عاشقانِ رضا کو چاہیے کہ ایک آدھ جوڑا نماز کے لیے خاص کر لیں اور اس کا نام رضوی جوڑا رکھ لیں اور اسے پہن کر نماز پڑھا کریں۔ مگر یہ پیٹ شرٹ اور اوٹ پٹانگ قسم کا لباس نہ ہو بلکہ عُمہ، قیمتی، بہترین اور سُنَّت کے سانچے میں ڈھلا ہوا صحیح اسلامی لباس ہو اور خوبصورت عمامہ شریف سجا ہوا ہو۔ کاش مجھے بھی یہ توفیق مل جائے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے نماز پڑھنے کا انداز کیسا ہوتا تھا؟^(۱)

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم اعلیٰہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ)

جواب: اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہماری طرح جلدی جلدی نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ اطمینان اور سکون کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ ایک مفتی صاحب فرماتے ہیں: امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ جس قدر اطمینان اور سکون کے ساتھ نماز پڑھتے اس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ ہمیشہ میری دو رکعت ہوتی تو ان کی ایک، جبکہ میری چار رکعت دوسرے لوگوں کی چھ اور آٹھ رکعتوں کے برابر ہوتی۔^(۱) یہ بات مفتی صاحب نے ۱۰۰ سال سے بھی پہلے کی بیان فرمائی تھی کیونکہ (۲۵ صفحہ النظم ۴۴۰ء میں) ۱۰۰ سال تو اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کو ہو گئے ہیں۔ آج کل تو لوگوں کے نماز پڑھنے کا جو حال ہے توبہ توبہ۔ اُس وقت کم از کم لوگوں کو نماز پڑھنا تو آتی ہو گی اب تو نہ نماز پڑھنی آتی ہے اور نہ ہی نماز سیکھنے کا ذہن ہوتا ہے! کچھ ہی نمازی ایسے ہوں گے جنہیں صحیح طریقے سے نماز پڑھنا آتی ہو گی۔ ہمارے ہاں وقتاً فوقتاً عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ اور دیگر کئی شہروں میں سات دن کا ”فیضانِ نماز کورس“ کروایا جاتا ہے جس میں نماز پڑھنے کا صحیح طریقہ اور کئی ضروری مسائل سکھائے جاتے ہیں۔ سات دن کے ”فیضانِ نماز کورس“ کی دعوت دی جاتی ہے مگر افسوس! لوگوں کے پاس نماز سیکھنے کے لیے وقت نہیں ہوتا۔

اپنی نماز دُرست کریں نماز آپ کو دُرست کر دے گی

کئی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں مگر اس کے باوجود وہ نمازی نہیں ہوتے، اگر اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھی کہ حُرُوف چَب گئے اور معنی ہی بدل گیا تو نماز ہو گی ہی نہیں۔ اس کے علاوہ بھی نماز میں ہزار باغلیاں ہوتی ہیں، اللہ پاک کرے ہم نام کے نہیں بلکہ کام کے نمازی بن جائیں۔ جب ہم واقعی نمازی بن جائیں گے تو ان شاء اللہ بُرائیاں ہماری جان چھوڑ دیں گی۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْفَعِي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالنُّبْكِ﴾^(۲) (پ ۲۱، العنکبوت: ۴۵) ترجمہ کنز الایمان:

①۔ یہ بات بیان فرمانے والے مولوی محمد حسین صاحب چشتی نظامی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ (انوارِ رضا، ص ۲۵۸)

②۔ اس آیت مبارکہ کے تحت صدیقُ الافاضل حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص نماز کا پابند ہوتا ہے اور اس کو کچھ ایسی طرح ادا کرتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک نہ ایک دن وہ ان بُرائیوں کو ترک کر دیتا ہے جن میں مبتلا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک انصاری جوان سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتا تھا اور بہت سے کبیرہ گناہوں کا ارتکاب کرتا تھا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس کی شکایت کی گئی، فرمایا: اس کی نماز کسی روز اس کو ان باتوں سے روک دے گی۔ چنانچہ بہت ہی قریب زمانہ میں اس نے توبہ کی اور اس کا حال بہتر ہو گیا۔ حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس کی نماز اس کو بے حیائی اور ممنوعات سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۱، العنکبوت، تحت الآية: ۴۵)

”بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔“ آج کل لوگ نماز پڑھنے کے باوجود بھی بُرائیوں سے رُک نہیں پاتے کیونکہ صحیح نماز نہیں پڑھ رہے ہوتے بلکہ صرف نماز کی رسم ادا کر رہے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی صحیح نماز ادا کرے جیسے شریعت نے حکم دیا ہے تو نماز ضرور بُرائیوں سے بچائے گی۔ اللہ پاک کا کلام سچا ہے، ہم سچے ہو جائیں اور اپنی نماز دُرست کر لیں تو ان شاء اللہ ہماری نماز ہمیں بھی دُرست کر دے گی۔

مسجد تو بنا دی شَب بھر میں ایمان کی حرارت والوں نے

مَن اپنا پرانا پاپی ہے برسوں میں نمازی بن نہ سکا

اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اہتمام

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کو 52 سال کی عمر میں جب دوسری بار سفرِ حج کی سعادت ملی، تو مناسکِ حج ادا کرنے کے بعد آپ صاحبِ فراش (یعنی بیمار) ہو گئے، یہاں تک کہ دو مہینے تک بیماری کے سبب بستر پر تشریف فرما رہے۔ جب کچھ صحتیاب ہوئے تو زیارتِ روضہ اقدس کے لیے مَدِیْنَةُ مُنَوَّرَا ذَا اَحْکَا اللہ شَرَفًا تَعَطُّبًا کا رُخ کیا۔ جَدَّہ شریف سے ہوتے ہوئے کشتی کے ذریعے (اب یہ کشتیوں کا سفر نہیں ہے اس دور میں ہوتا ہوگا) تین دن کے بعد رانغ کے مقام پر پہنچے اور وہاں سے مدینہ پاک کے لیے کرائے کے اونٹ پر سوار ہو گئے، پہلے لوگ قافلے کے ساتھ اونٹوں پر سفر کرتے تھے۔ جب بیر شیخ (یہ ایک مقام کا نام ہے) پر پہنچے تو مدینہ شریف قریب تھا زیادہ دور نہیں تھا لیکن فجر کا وقت تھوڑا رہ گیا تھا۔ چونکہ منزل قریب تھی اس لیے جَبَّال (اونٹ چلانے والوں) نے منزل ہی پر اونٹ روکنے کی ٹھانی، لیکن اس وقت تک نمازِ فجر کا وقت ختم ہونے کا اندیشہ تھا۔ اعلیٰ حضرت جو کہ عاشقِ نماز تھے، جب آپ نے یہ صورتِ حال دیکھی تو قضاے نماز کا Risk (یعنی خطرہ) نہ لیا اپنے رُفقا (یعنی ساتھیوں) سمیت وہیں ٹھہر گئے اور قافلے کو جانے دیا کہ جان تو جاسکتی ہے نماز نہیں جاسکتی، قافلہ تو جاسکتا ہے نماز نہیں جاسکتی میں نے نماز پڑھنی ہے چنانچہ آپ رُک گئے قافلہ چلا گیا۔^(۱)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے پاس ایک کرچی (یعنی مَخْصُوص ٹاٹ کا بنا ہوا ڈول) تھا، مگر رسی نہیں تھی اور

کنواں بھی گہرا تھا، ڈول کے ساتھ رسی باندھے بغیر پانی نہیں نکالا جاسکتا تھا، پھر عمامے شریف ڈول کے ساتھ باندھ کر کنوئیں سے پانی نکالا اور وضو کر کے وقت کے اندر اندر نماز فجر ادا فرمائی۔ چونکہ دو ماہ کے طویل عرصے تک بیمار رہنے کی وجہ سے کافی کمزوری ہو گئی تھی، اس لیے اب یہ فکر لاحق ہوئی کہ منزل تک پیدل کیسے چلیں گے! اسی سوچ میں تھے کہ منہ پھیر کر دیکھا کہ ایک اجنبی جَبَّال (یعنی ایک انجان اونٹ والا) اپنا اونٹ لیے انتظار میں کھڑا ہے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ حَمْدُ اِلٰہی بجالا کر اس اونٹ پر سوار ہو گئے۔^(۱) نماز کی بَرَکت سے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی یہ غیبی مدد ہوئی۔

اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ عاشقِ اِلٰہی بھی تھے، عاشقِ رسول بھی تھے، عاشقِ صحابہ بھی تھے، عاشقِ اولیاء بھی تھے اور خود بھی صاحبِ ولایت (یعنی وَلِیُّ اللہ) تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم نے اعلیٰ حضرت کا دامن پکڑ کر وَاَللّٰہ، تَاَللّٰہ ٹھوکر نہیں کھائی بلکہ ہم نے اس دَر کے لیے دُنیا ٹھکرائی ہے۔ اللہ کرے کہ اعلیٰ حضرت کا دامن ہمارے ہاتھوں سے نہ چھوٹے، ان کا دروازہ مضبوطی سے پکڑنا ہے کہ ”یَلَا دَرْغِیْرُ مَحْکَمٍ گِیْرَ یعنی ایک ہی دروازہ پکڑو مگر پکڑو مضبوطی سے۔“^(۲) کی تعلیم بھی اعلیٰ حضرت ہی نے دی ہے۔ یہ بھی ٹھیک تو وہ بھی ٹھیک نہیں بلکہ جو رضا کہیں وہ ہی ٹھیک ہے کیونکہ رضا کوئی بھی بات قرآن و حدیث سے ہٹ کر نہیں کرتے۔ جب ہم نے ان کے فتاویٰ، ان کی کُتُب اور ان کی سیرت کا مطالعہ کیا تو ہماری سمجھ میں یہ بات آگئی کہ رضا کی زبان سے وہی نکلتا ہے جس کی تائید و تصدیق قرآن و حدیث سے ہوتی ہے۔ اس لیے رضا پر اپنی آنکھیں بند کر دیں، اگر آنکھیں کھولیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ مشکل کھڑی ہو جائے اور دل کی آنکھیں بند ہو جائیں لہذا آنکھیں بند کر کے رضا کے پیچھے پیچھے چلتے جائیں اِنْ شَآءَ اللہ غوثِ پاک کے دامن تک پہنچ جائیں گے اور غوثِ پاک اپنے نانا جان، رَحْمَتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں تک لے جائیں گے۔

بَارِغِ جَنّت میں محمد مسکراتے جائیں گے
پھول رَحْمَت کے جھڑیں گے ہم اٹھاتے جائیں گے

۱..... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۸۳ تا ۲۱۸۴ ماخوذاً۔

۲..... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۰۴۔

اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب

سوال: آپ کہتے ہیں ”اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پر ہماری آنکھیں بند ہیں“ اس کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ سر کی آنکھیں بند ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پر کسی بھی قسم کی تنقید نہیں کرتے اور نہ ہی ہمیں ان کی بیان کردہ کسی بات کے بارے میں کوئی شبہ ہوتا ہے کہ اگر غلطی ہوئی تو کیا ہو گا۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے معاملے میں آنکھیں بند کرنے میں ہی عافیت ہے، اس بارگاہ میں آنکھیں کھولیں گے تو ٹھوکر لگنے کا خدشہ ہے۔ یاد رکھیے! ہم اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو اللہ پاک کا ولی مانتے ہیں نبی نہیں مانتے، اللہ پاک کے بے شمار اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ہیں ان ہی میں سے ایک اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بھی ہیں کیونکہ ولایت کا دروازہ بند نہیں ہوا بلکہ نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی تحریر کی کوئی انوکھی بات ہو تو بیان فرمادیجیے۔ نیز آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی سب سے آخری تحریر کیا تھی؟^(۱)

جواب: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی ایسی عظیم الشان شخصیت ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جس سمت آگئے ہیں سکے بٹھا دیئے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کوئی صبح ایسی نہ تھی جس کی ابتدا نام الہی تحریر کرنے سے نہ ہوتی اور کوئی دن ایسا نہیں تھا جس کے اختتام پر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ دُرود شریف تحریر نہ کرتے۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی زندگی کی سب سے آخری تحریر جو 25 صَفَرُ الْبَطْنِ 1340 سن ہجری جُمُعَةُ الْبَارَك کے دن وصالِ باکمال سے چند لمحات پہلے لکھی وہ یہ تھی: صَلَّى اللهُ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ أَجْمَعِينَ۔ سُبْحَنَ اللهُ! آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی روزانہ کی جو آخری تحریر ہوتی تھی بوقتِ وصال بھی وہی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کتنے بڑے عاشقِ الہی اور عاشقِ رسول تھے۔

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی نذر)

اُسی احمد رضا کا واسطہ جو میرے مُرشد ہیں عطا کر دو مجھے اپنی محبت یَا رَسُوْلَ اللہ
یقیناً آپ کا انعام ہے یہ مل گئے مجھ کو شہنشاہِ بریلی اعلیٰ حضرت یَا رَسُوْلَ اللہ
مجھے تم مسلک احمد رضا پر استقامت دو بنوں خدمت گزارِ اہل سنت یَا رَسُوْلَ اللہ

(وسائلِ بخشش)

دعوتِ اسلامی اور بزرگانِ دین کے تذکرے

سوال: صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ، حضورِ غوثِ اعظم اور داتا گنج بخش علی ہجویری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمَا نے بھی تو دین کا کام کیا ہے لیکن آپ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا ہی اتنا نام کیوں لیتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کا تذکرہ عموماً موقعِ محل کے اعتبار سے کیا جاتا ہے ابھی چونکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے عرس کے ایام ہیں تو ہم آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ جب گیارہویں شریف کا مہینا شروع ہو گا تو ان شاء اللہ گیارہ راتیں مدنی مذاکرہ ہو گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہمارا تو برسوں سے یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے کہ گیارہویں شریف کا مہینا شروع ہوتے ہی غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا ذکرِ خیر کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے تذکرے میں حضورِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی شان بھی ظاہر ہوتی ہے کہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کو جو عظیم الشان مرتبہ حاصل ہوا ہے وہ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی غلامی ہی کی وجہ سے حاصل ہوا ہے آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے قدموں سے لپٹ کر ہی یہاں تک پہنچے ہیں۔

مزرعِ چشت و بخارا و عراق و اجمیر

کون سی کشت پہ برسا نہیں جھالا تیرا (حدائقِ بخشش)

یعنی اے غوثِ اعظم! وہ کون سا کھیت ہے جس پر آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے کرم کا بادل نہیں برسا، چاہے وہ اجمیر ہو یا عراق ہر کھیت پر آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے کرم کی برسات ہوئی ہے۔ یقیناً اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بھی اسی دربارِ گوہر بار کے غلام اور فیض یافتہ ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہم لوگ بارہا صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کا بھی تذکرہ کرتے ہیں بلکہ یہ نعرہ کہ ”ہر صحابی نبی

جنتی جنتی، بھی ہم نے ہی لگایا ہے۔ نیز جب بارہویں شریف کا مہینا تشریف لائے گا تو ہم اپنے آقا و مولیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جو یقیناً اللہ پاک کی مخلوق میں سب سے افضل ہستی ہیں ان کا تذکرہ کریں گے، اِنْ شَاءَ اللہ مَرَحِبَا کی ایسی دھو میں چائیں گے کہ ہماری آوازیں بادلوں سے نکلر جائیں گی۔ (اس موقع پر نگرانِ ثوروی نے فرمایا: اِنْ شَاءَ اللہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے اِس شعر کو اپنے لیے مشعلِ راہ بنائیں گے:

خاک ہو جائیں عَدُو جَل کر مگر ہم تو رِضَا

دَم میں جب تک دَم ہے ذِکْر اُن کا سناتے جائیں گے (حدائقِ بخشش)

اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب

سوال: اعلیٰ حضرت نے اپنی زندگی میں سب سے پہلی کون سی کتاب لکھی ہے؟

جواب: (یہاں امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے آٹھ سال کی عمر میں علمِ نحو کی مشہور کتاب ھِدَایَةُ النُّحُو کی شرح عربی زبان میں تحریر فرمائی تھی۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) یہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی خُداداد صلاحیتیں تھیں کہ اتنی چھوٹی عمر میں علمِ نحو کی کتاب پر عربی میں شرح تحریر فرمائی۔ علمِ نحو یہ ایک فَن ہے، شاید ہمیں تو بعد میں یہ بھی یاد نہ رہے کہ کس فَن پر کتاب لکھی تھی لیکن اعلیٰ حضرت تو اعلیٰ حضرت ہیں کہ اتنی کم عمری میں عربی شرح لکھ ڈالی۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی Hand Writing (یعنی ہاتھ کی لکھائی) بھی بہت خوبصورت تھی۔ اعلیٰ حضرت کے قلمی نسخے جنہیں مَحْظُوطَات بھی کہا جاتا ہے ان میں خوبصورت کتابت دیکھ کر ایسا لگتا ہے جیسا کہ پیشہ ور کاتب سے لکھوائے گئے ہوں حالانکہ وہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے اپنے ہاتھ سے لکھے ہیں۔

اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو...؟

سوال: بسا اوقات نماز کے وقت کوئی گاہک دُکان پر آجاتا ہے، اب اس وقت دُکاندار کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: نماز کے وقت Customer (یعنی گاہک) آجائے تو اسے بھی اپنے ساتھ نماز کے لیے چلنے کی دعوت دیجئے اور دعوتِ اسلامی کی نمازی بڑھاؤ تحریک کا حصہ بن جائیے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے تو دورانِ سفر نماز کی خاطر قافلہ ہی چھوڑ دیا تھا۔^(۱) اور ہم ہیں کہ ایک گاہک چھوڑنے کو تیار نہیں۔ Customer (یعنی گاہک) اگر آپ کی نماز باجماعت کی دعوت دینے پر مسجد نہیں جاتا جب بھی آپ کو نیکی کی دعوت دینے کا ثواب تو مل ہی جائے گا۔ ہمارا کام مَنوانا نہیں بس دعوت پہنچانا ہے۔

بچوں کو پردے کی عادت کب سے ڈالیں؟

سوال: مدنی ماحول سے وابستہ گھرانوں میں مدنی بنیاں اپنے طور پر نماز پڑھنے کی کوشش کرتی ہیں، سجدہ کرتی ہیں، دُعا کرتی ہیں، ذکر و اذکار کرتی ہیں، بیان کرتی اور نعرے بھی لگاتی ہیں تو کیا اسلامی بہنیں مدنی مٹیوں کو پردہ کرنے کی ترغیب بھی دلائیں، اس بارے میں کچھ راہ نمائی فرمادیجئے۔

جواب: بچہ بڑوں کے نقش قدم پر چلتا ہے یہی وجہ ہے کہ جب گھر میں کوئی بڑا نماز پڑھتا ہے تو بچہ برابر میں جا کر کھڑا ہو جاتا ہے اور اپنے انداز میں رُکوع اور سجدے کرتا ہے پھر اُٹھ کر بھاگ جاتا ہے۔ زہے نصیب! بچپن سے ہی دیگر اچھی عادات کے ساتھ ساتھ مدنی مٹیوں کو پردہ کرنا بھی سکھایا جائے۔ ان کا لباس بھی حیا والا ہونا چاہیے۔ بعض لوگ چھوٹی بچیوں کو چُست چپکا ہوا پاجامہ پہناتے ہیں تو ایسے لباس کے بجائے ڈھیلا ڈھالا سا لباس ہو جس میں رانوں اور پنڈلیوں کی گولائی نظر نہ آئے۔ پھر جب بچی کچھ سمجھدار ہو تو اسے شرم و حیا کا درس دیا جائے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حدیث شریف میں ہے کہ لڑکیوں کو سورۃ یوسف کی تفسیر نہ پڑھائی جائے بلکہ سورۃ نور کی تفسیر پڑھائی جائے کیونکہ سورۃ یوسف میں عورت کے نکر کا ذکر ہے۔^(۲) زلیخا کو حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام سے عشق ہو گیا تھا۔ یہ عشق یک طرفہ یعنی صرف زلیخا کی طرف سے تھا۔ حضرت سیدنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کا دامن اس سے پاک تھا۔ بعض

① ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۱۷ ماخوذاً۔

② فتاویٰ رضویہ، ۲۴/۲۵۵ ماخوذاً۔

لوگ مَعَاذَ اللہ اپنے جھوٹے سڑے ہوئے عشق کو دُرست ثابت کرنے کے لیے حضرت سیدنا یوسف علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی عشق کا الزام لگاتے ہیں تو ان کا ایسا کہنا بالکل غلط ہے۔ چونکہ سورہ یوسف کی تفسیر میں ایک عورت کے عشق کا واقعہ ہے لہذا لڑکیوں کو اس سورت کی تفسیر پڑھنے سے منع کر دیا گیا کہ کہیں وہ پڑھ کر غلط اثر نہ لے لیں۔

لڑکیوں کے معاملے میں ہم کو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کیسی احتیاط بتائی ہے۔ اس سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو گھروں میں فلمیں ڈرامے اور گناہوں بھرے چینلز چلاتے ہیں۔ عشقیہ فسقیہ کہانیاں، ڈانس، گانے باجے جب لڑکیاں دیکھیں گی تو ان پر کس قدر بُرا اثر پڑے گا۔ ایسے ماحول میں پرورش پانے والی لڑکیاں جب گھر سے بھاگ جاتی ہیں، Civil Marriage (یعنی عدالتی شادی) کر لیتی ہیں تو پھر والدین سر پکڑ کر روتے ہیں کہ ہائے یہ کیا ہو گیا؟ ایسی نوبت آنے سے پہلے ہی جتنا ممکن ہو کنٹرول کیا جائے۔ اگر آپ نے اپنے بچوں کو پکا مسلمان، نیک نمازی بنانا ہے، بچیوں کو باحیا بنانا ہے تو پھر ہاتھ جوڑ کر مَدَنی التجا ہے کہ اپنے گھر میں مَدَنی چینل چلائیں۔ صرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے رہیں تب جا کر بچت ہوگی ورنہ باقی چینلز پر تو عورتوں کے طرح طرح کے فیشن ایبل انداز اور فیشن شو کے نام پر دُنیا بھر کے گلے سڑے لباس دکھاتے ہوں گے۔ ہم تو مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غلام ہیں، جو ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اچھا لگے وہی ہم کو بھی اچھا لگنا چاہیے۔ بہر حال گھروں میں صرف مَدَنی چینل ہی دکھائیں اور بچیوں کو سورہ نور کی تفسیر پڑھائیں تاکہ بچیوں کو حیا کا درس ملے۔ مفتی خلیل خان صاحب برکاتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سورہ نور کی باقاعدہ تفسیر لکھی ہے جو ”چادر اور چار دیواری“ کے نام سے ملتی ہے نیز مولانا مفتی قاسم صاحب دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی بھی ”تفسیر سورہ نور“ مکتبۃ المدینہ نے شائع کی ہے ان کُتُب کا مطالعہ کیجئے۔



”فیضانِ امامِ اہلسنت“ پڑھنے کی ترغیب

(از شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبدال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ 100 سالہ عُرْسِ اعلیٰ حضرت (۱۴۴۰ھ) کے سلسلے میں مجلس ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کی طرف سے 252 صفحات پر مشتمل خصوصی شمارہ بنام ”فیضانِ امامِ اہلسنت“ جاری کیا گیا ہے۔ اس شمارے میں آپ کو بہت مُنتخب اور مفید مضامین پڑھنے کو ملیں گے، خود بھی اس کا مطالعہ کیجیے اور ایک، دو، تین یا پچیس کی نسبت سے 25 خرید کر تقسیم بھی فرمائیے کہ جتنا شہدِ دالیں گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔ کم از کم اپنے محلے کی مساجد کے دو چار امام صاحبان تک پہنچائیں۔ ائمہ کرام اس میں سے بیانات کریں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ بہت فائدہ ہو گا۔ اس کے علاوہ عام اسلامی بھائیوں، محلے داروں، رشتہ داروں اور شادی وغیرہ کے مواقع پر بھی خوب خوب تقسیم فرمائیں۔ یہ شمارہ جس کے گھر میں جائے گا کوئی نہ کوئی تو کھول کر دیکھے گا کہ اس میں ہے کیا؟ اور اس پر میرے اعلیٰ حضرت کی نظر پڑ گئی تو اِنْ شَاءَ اللہ پکا عاشقِ رسول بن جائے گا۔ (نگرانِ شوریٰ نے فرمایا: اُس شمارے کے پڑھنے کا تعلق صرف صَفْوَةُ الْبُطْفَر کے مہینے کے ساتھ ہی خاص نہیں یہ تو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی پیاری پیاری سیرت کے پیارے پیارے مضامین پر مشتمل ہے، یہ سب کو کام آنے والا ہے لہذا اس کو پڑھتے ہی رہنا چاہیے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

پیارے آقا کا پیارا بچپن^(۱)

شیطان لاکھ سُستی دلائے یہ رسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں

بھیجتے رہتے ہیں اب بندے کی مرضی ہے کہ کم پڑھے یا زیادہ۔^(۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات و واقعات

سوال: پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے کچھ حالات و واقعات بیان فرمادیجیے۔

جواب: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن شریف کے حالات و واقعات بیان کرتے ہوئے حضرت سَیِّدُنَا حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا فرماتی ہیں: میں نے پہلی مرتبہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِس حال میں زیارت کی کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُونی لباس پہنے ریشمی بستر پر آرام فرما رہے تھے، میں نے نرمی سے جگایا تو مُسکراتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھا، اتنے میں مُبارک آنکھوں سے ایک نور نکلا اور آسمان کی طرف بلند ہوتا چلا گیا، یہ دیکھ کر میں نے شوق و محبت کے عالم میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیشانی مُبارک چُوم لی۔^(۳) میرا قبیلہ بنی سعد قحط میں مبتلا تھا، اُناج (یعنی کھانے پینے کے سامان) کی تنگی تھی اور بارشیں نہیں ہو رہی تھیں۔ جب میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لے کر

① یہ رسالہ ۲۲ رَیْبُطُ الْاَوَّل ۱۴۴۰ھ بمطابق 10 نومبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری

گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② ابنِ ماجہ، کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنة فیہا، باب الصلوٰۃ علی النبی، ۴۹۰/۱، حدیث: ۹۰۷۔

③ مدارج النبوة، قسم دوم، باب اول، ذکر نسب و حمل... الخ، ۱۹/۲۔

اپنے قبیلے میں پہنچی تو قحط دور ہو گیا، آناج کی تنگی دور ہو گئی، زمین سرسبز ہو گئی، درخت پھلدار اور جانور فربہ (یعنی موٹے) ہو گئے، میرا گھر روشن رہنے لگا۔ ایک دن میری پڑوسن (اُمّ خولہ سعدیہ) مجھ سے بولی: اے حلیمہ! تیرا گھر ساری رات روشن رہتا ہے، کیا تو اپنے گھر میں رات کو آگ جلایا کرتی ہے؟ میں نے اس سے کہا: یہ آگ کی روشنی نہیں بلکہ (حضرت) محمد (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کے نورانی چہرے کی چمک ہے۔^(۱)

سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں

حضرت سیدتنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ میرے پاس سات بکریاں تھیں جو بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں۔ قبیلے والے ایک دن مجھ سے بولے کہ اے حلیمہ! اس بچے کی برکتوں سے ہمیں بھی حصہ دو۔ چنانچہ میں نے ایک تالاب (یعنی پانی کے بڑے حوض) میں آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاؤں مبارک ڈالے اور قبیلے کی بکریوں کو اُس تالاب کا پانی پلایا تو ان بکریوں نے بچے جنے اور ہماری قوم ان بکریوں کے دودھ سے خوشحال و مالدار ہو گئی۔^(۲) ایک شاعر نے اپنے کلام کے مقطع میں سرکار صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بچپن مبارک پر اپنی عقیدت کا اظہار کچھ اس طرح کیا ہے:

امجد کا دل مٹھی میں لے کر سوتے ہو کیا انجان

نہے قدموں پہ سر کو رکھ کر ہو جاؤں قربان

پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا

میرے مکی مدنی آقا صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دو ماہ (Two Month) کی عمر میں (گھسٹ کر) چلنا شروع کر دیا، (پانچ ماہ کی عمر میں کھڑے ہو کر چلنے لگے)، آٹھ ماہ (Eight Month) کی عمر میں آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس طرح بولنے لگے کہ آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بات سنی اور سمجھی جاسکتی تھی، نو ماہ (Nine Month) کی عمر میں آپ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بالکل صاف گفتگو فرماتے تھے اور جب عمر مبارک دس ماہ (Ten Month) ہوئی تو پیارے آقا صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بچوں

۱..... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص ۹۸ ماخوذاً۔

۲..... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص ۹۸ تا ۹۹ ماخوذاً۔

کے ساتھ تیر چلا لیتے تھے۔^(۱) یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جس طرح آج کل ہمارے یہاں طیاروں، توپوں اور گنوں سے جنگیں ہوتی ہیں اُس دور میں تیر اور تلوار سے جہاد ہوا کرتا تھا اور دشمن کے حملوں سے حفاظت کے لیے بچوں کو بچپن ہی سے ٹریننگ دی جاتی تھی۔ یاد رکھیے! پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنے زیادہ ذہین تھے کہ کائنات کا کوئی بچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے بڑھ کر نہ ذہین ہو اور نہ ہو گا۔

بکری نے آگے بڑھ کر سر مبارک پر بوسہ دیا

حضرت سیدنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر روزانہ سورج کی روشنی جیسا نور اُترتا اور پھر نگاہوں سے غائب ہو جاتا۔^(۲) ایک دن میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اپنی گود میں لیے ہوئے تھی کہ چند بکریاں قریب سے گزریں تو ان میں سے ایک بکری نے آگے بڑھ کر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کیا اور سر مبارک پر بوسہ دیا۔^(۳) بکری نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو سجدہ کرنے کا ذکر بھی احادیث مبارکہ میں موجود ہے۔ جانوروں کے سر کا رِکْبَہُ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کو سجدہ کرنے کے واقعات کے ذریعے کفار کو سرکارِ عالی و قارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عظمت دکھائی گئی تاکہ وہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف آئیں اور آپ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام کے دامنِ اقدس سے وابستہ ہوں۔

آپ کی برکت سے جنگل ہر ابھرا ہو جاتا

حضرت سیدنا حلیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا مزید فرماتی ہیں کہ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو لڑکے کھیلنے کے لیے بلاتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَام ارشاد فرماتے کہ مجھے کھیلنے کے لیے پیدا نہیں کیا گیا۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے بچوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل تشریف لے جایا کرتے تھے، ایک دن میرے بیٹے نے مجھ سے کہا: اُئی جان! (حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بڑی شان والے ہیں کیونکہ یہ جس جنگل میں جاتے ہیں وہ ہر ابھرا ہو جاتا ہے، دھوپ میں چلتے ہوئے ایک

①..... شواہد النبوة، رکن ثانی در بیان آنچه از مولد تا بعثت ظاهر شدہ است، ص ۳۸۔

②..... سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/۱۳۳۔

③..... سیرۃ حلبیۃ، باب ذکر رضاعہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وما اتصل بہ، ۱/۱۳۳۔

بادل ان پر سایہ کرتا ہے، ریت پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدم مبارک کا نشان نہیں پڑتا، پتھر ان کے مبارک پاؤں تلے خمیر (یعنی گندھے ہوئے آٹے) کی طرح نرم ہو جاتا ہے جس پر قدم مبارک کا نشان بن جاتا ہے اور جنگل کے جانور آتے ہیں اور ان کے قدم چوم کر چلے جاتے ہیں۔^(۱)

اللہ اللہ وہ بچنے کی بچھن!

اس خدا بھاتی صورت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

سجاث دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟

سوال: عیدِ میلادِ النبیؐ بڑے زور و شور سے منائی جاتی ہے اور سجاث کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے، سجاث دیکھنے کے لیے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین بھی جاتی ہیں اور جلوسِ میلاد میں بھی شامل ہو جاتی ہیں، اس بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: جو عورتیں مردوں کی بھیڑ بھاڑ میں جاتی ہیں انہیں خواتین نہ کہا جائے کیونکہ خاتون نیک عورت کو کہتے ہیں جیسے خاتونِ جنت۔ مطلقاً بھی عورت کو خاتون بولا جاتا ہے لیکن میں زجر (یعنی ڈانٹ ڈپٹ) کے طور پر کہہ رہا ہوں کہ یہ عزت کا لفظ ایسی عورتوں کے لیے نہ بولا جائے جو مردوں کے مجمع میں گھسکتی ہیں۔ ہماری طرف سے تنظیمی طور پر تمام اسلامی بہنوں کو سجاث دیکھنے کے لیے گھروں سے نکلنا منع ہے۔ اسلامی بھائیوں کو بھی تاکید ہے کہ وہ چڑاغاں دکھانے کے لیے گھر کی خواتین کو ہرگز ہرگز نہ لے جائیں۔ اگر کوئی اپنے دل کو یوں منالے کہ میں تو کار میں لے جاتا ہوں جس کے دروازے بند ہوتے ہیں تو اس طرح بھی لے جانے کی ہماری طرف سے اجازت نہیں۔ اس لیے کہ جو دیکھے گا وہ اپنے لیے دلیل بنائے گا کہ دیکھو فلاں دعوتِ اسلامی والا اپنے گھر کی خواتین کو چڑاغاں دکھانے کے لیے لے جاتا ہے لہذا میں بھی لے جاتا ہوں۔ برائے مہربانی کوئی بھی اسلامی بھائی ایسا کام نہ کرے۔

جشنِ ولادت منانے میں بے اعتدالیاں

سوال: جشنِ ولادت منانے میں جو بے اعتدالیاں کی جاتی ہیں برائے کرم ان کی نشاندہی فرمادیجئے۔^(۲)

①..... الکلام الاوضح فی تفسیر سورۃ الم نشرح، ص ۹۹ تا ۱۰۰ ماخوذاً

②..... یہ سوال شعبہ فیضانِ ہندی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت و اُمت بَرَکَاتُہُمُ اللّٰہِیَّہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہندی مذاکرہ)

جواب: جشنِ ولادت کے موقع پر چر اغاں کرنا اچھی بات ہے، ہماری طرف سے اس کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے لیکن یہ کام جائز طریقے سے ہونا چاہیے۔ بعض لوگ چر اغاں کرنے میں حد سے تجاوز کر جاتے ہیں مثلاً گلیوں میں اسٹیج لگا کر راستہ بند کر دیتے ہیں، گڑھے کھود کر بانس گاڑتے ہیں، چر اغاں کے لیے بجلی چوری کرتے ہیں اور کان پھاڑ آواز میں نعتیں چلا کر حقوقِ عامہ تلف کرتے ہیں۔ جشنِ ولادت یقیناً ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون ہے لیکن حقیقت میں جشنِ ولادت وہی ہے جس سے مسلمان کے دل، بدن بلکہ رُوحیں رُوحیں کو راحت پہنچے۔ یہ کیسا جشنِ ولادت منانے کا انداز ہے کہ کان پھاڑ آواز میں نعتیں چلا کر لوگوں کی نیند برباد کر دو؟ جو شیلے نعرے لگا کر مریضوں کے آرام پر پابندی لگا دو؟ اب جس مریض کو گولی کھا کر نیند آتی ہے تو اس شور میں اسے گولی کھانے کے بعد بھی نیند نہیں آئے گی۔ بالفرض اگر کوئی کہے کہ ہم نے محلے والوں سے نعتیں چلانے کی اجازت لے لی ہے تو ایسوں سے عرض ہے کہ کیا دودھ پیتے بچوں سے بھی اجازت لے لی ہے؟ تیز آواز سے بچے ڈر کر ایسا روئے گا کہ ماں باپ کا سکون بھی برباد کر دے گا۔

نیاز اور چندہ کرنے میں بے اعتدالیاں

یوں ہی دادا گیر قسم کے لوگ چندہ کرنے میں بھی بے اعتدالیاں کرتے ہوں گے مثلاً جو آدمی چندہ نہیں بھی دینا چاہتا اُسے آنکھیں دکھا کر لے لیتے ہوں گے حالانکہ اس طرح چندہ لینا درحقیقت رشوت ہے۔ پھر نیاز پکاتے وقت بھی بعض لوگ راستہ بند کر دیتے ہیں، سڑک میں گڑھے کھود دیتے ہیں، نیاز پکاتے ہوئے نماز چھوڑ دیتے ہیں تو یہ سارے کام دُرست نہیں۔ بہر حال اگر ان بے اعتدالیوں کے ساتھ جشنِ ولادت منایا جائے تو یہ حقیقت میں جشنِ ولادت نہیں۔ جشنِ ولادت وہی ہے جو 100 فیصد شریعت کے دائرے میں رہ کر منایا جائے۔ جہاں شریعت کے دائرے سے باہر نکلے تو وہ جشنِ ولادت نہ رہا بلکہ ایک تفریح کا سامان ہے۔ اب اس میں کسی قسم کے ثواب کی اُمید نہ رکھیں بلکہ گناہ کی صورتیں واضح ہیں۔ جشنِ ولادت تو اس لیے منایا جاتا ہے کہ ہمیں ثواب ملے، ہمارا رب راضی ہو اور میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خوش ہوں اور ہم ان کے مبارک ہاتھوں سے جام کوثر پئیں۔ جشنِ ولادت ہم اس لیے تو نہیں منا رہے کہ مَعَاذَ اللہ قیامت کے دن حکم ہو کہ جہنم میں چلے جاؤ! تم نے مسلمانوں کو تنگ کیا ہے، لوگوں کے دل دکھائے ہیں، تم نے

راستے گھیر کر مریضوں کی ایسولنس بھی نہیں جانے دی۔ اللہ نہ کرے کہ ہمارے ساتھ ایسا ہو لہذا جشنِ ولادت شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے منائیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی والے جشنِ ولادت منانے میں حَتّٰی الْاِمْکَانَ غِلَافِ شرع کاموں سے بچتے ہیں۔ چُر اغال کے لیے بھی بجلی سپلائی کرنے والے ادارے کو پوری رقم جمع کروائی جاتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس ادارے والے بھی دعوتِ اسلامی والوں سے کافی مطمئن ہیں۔

طلباء کا ایک دوسرے کی چیزیں استعمال کرنا کیسا؟

سوال: Students (یعنی طلباء) میں عام طور پر یہ بات رائج ہے کہ ایک دوسرے کے نوٹس، بک نوٹس، اسٹیشنری اور دیگر چیزوں کا بلا تکلف اور بلا اجازت استعمال کرتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: Students (یعنی طلباء) کے ایک دوسرے کی چیزیں استعمال کرنے کی مختلف صورتیں ہیں مثلاً ایسے دو بالغ دوست جن کا آپس میں اِس طرح کا دوستانہ ہے کہ ایک دوسرے کی چیزیں بلا تکلف استعمال کرتے ہیں اور کوئی بھی بُرا نہیں مناتا تو یہ جائز ہے۔ اگر ایسا تعلق نہیں اور پھر بھی بلا اجازت ایک دوسرے کی چیز اس طرح استعمال کی کہ اسے کچھ نقصان پہنچا تو یہ استعمال کرنے والا گناہگار ہو گا۔ ایسے موقع پر عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ میں نے نقصان کہاں پہنچایا ہے؟ بس دو پیپر ہی تو کاپی میں سے پھاڑے ہیں۔ یاد رہے کہ یہ بھی نقصان ہے۔ اِسی طرح قلم سے لکھا تو کچھ نہ کچھ قلم گھسا اور اس کی Ink (یعنی سیاہی) استعمال ہوئی تو یہ بھی نقصان پہنچانا ہی ہے۔ اگر نقصان نہ بھی پہنچے تب بھی بغیر اجازت دوسرے کی چیز استعمال نہ کی جائے کہ اگر قیامت کے روز پکڑ ہوئی تو کیا بنے گا؟

دوسروں کی چیزیں استعمال نہ کرنے میں ہی عافیت ہے

بہر حال عافیت اِسی میں ہے کہ بندہ اپنی چیز ہی استعمال کرے۔ قریبی دوست کی اِشیا بھی بلا اجازت استعمال نہ کرے اور نہ ہی بار بار استعمال کرنے کے لیے اجازت طلب کرے کیونکہ بہت سے بے تکلف دوستوں میں بھی بعض اوقات مسائل پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً اگر کوئی دوست کی موٹر سائیکل پینچر کر کے آگیا یا ایکسیڈنٹ میں کچھ نقصان کر دیا تو اب جس کا نقصان ہوا ہے وہ خوشی سے جھومے گا نہیں بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ طنزیہ جملے کہہ کر اپنے غصے کا اظہار کرے کہ تم

کو صحیح چلانی نہیں آتی، سارا بیڑول ختم کر دیا، پتا نہیں کہاں گئے تھے؟ بڑیک خراب کر دیا تھا وغیرہ وغیرہ۔

سوال نہ کرنے پر بیعت

ہمارے صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ شدید فائقے برداشت کرتے لیکن کسی سے سوال نہیں کرتے تھے، بِالْخُصُوصِ حضرت سیدنا ابوبہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی اس بارے میں کئی حکایات موجود ہیں۔ بعض صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دَسْتِ مُبَارَک پر اس بات پر بیعت کی تھی کہ کسی سے سوال نہیں کریں گے۔ انہیں بیعت کرنے والوں میں حضرت سیدنا ثوبان رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی تھے، اگر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سواری پر ہوتے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا چابک (یعنی ہنٹر) زمین پر تشریف لے آتا تو آپ کسی سے نہ کہتے کہ یہ اٹھا کر دے دو بلکہ خود گھوڑے سے نیچے تشریف لاتے اور خود اٹھاتے۔^(۱)

حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و مناقب

سوال: عَشْرًا مَبَشِّرًا (ایک ہی وقت میں نامِ بنام جنت کی خوشخبری پانے والے دس صحابہ) میں سے ایک جَلِيلُ الْقَدَرِ صحابی حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی ہیں، برائے کرم! ان کے کچھ مناقب اور فضائل بیان فرما دیجیے۔

(عمان سے ایک عمانی اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: مَا شَاءَ اللہ! عمانی اسلامی بھائی کو مرہبا! حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَدِيمُ الْإِسْلَامِ یعنی ابتدائی وقتوں کے صحابی ہیں۔ رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دارِ اَرَقَم^(۲) میں داخل ہونے سے پہلے ہی اسلام لا چکے تھے۔^(۳) حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کا لقب مُتَبِّمُ الْأَذْبَعَيْنِ (یعنی مسلمانوں کی تعداد میں 40 کا عدد پورا کرنے والا) ہے۔

① ابن ماجہ، کتاب الزکاة، باب کراہیۃ المستقلۃ، ۴۰۱/۲، حدیث: ۱۸۳۷۔ اسی طرح کی ایک اور حدیث پاک کے تحت مشہور مفسر، حَکِیْمُ الْأُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہ حکم ان ہی کے لیے خاص تھا ورنہ اگر ابو کوڑا کسی سے اٹھو الینا ناجائز نہیں۔ (مرآۃ المناجیح، ۶۸/۳)

② دارِ اَرَقَم کو وہ صفا کے قریب واقع ہے، جب کفارِ جفاکار کی طرف سے خطرات بڑھے تو حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس میں پوشیدہ طور پر تشریف فرما رہے۔ اسی مکانِ عالیشان میں حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ مُشْرِفٌ بَہِ اسْلَامِ ہوئے۔

(اخبار، مکہ، ذکر المواضع التي يستحب فيها الصلاة بمكة... الخ، ۱۲/۴)

③ الاصابة، حرف السین المهملة، سعید بن زید، ۸۷/۳

ان سے پہلے کل 39 مسلمان تھے جن میں حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بھی شامل ہیں۔^(۱) حضرت سیدنا عمر فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کی بہن حضرت سیدنا فاطمہ بنتِ خطاب رَضِيَ اللهُ عَنْهَا آپ کے نکاح میں تھیں اور آپ کی بہن حضرت سیدنا عائکہ بنتِ زید رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے نکاح میں تھیں۔^(۲) حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کا شمار اُن صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ میں ہوتا ہے جنہوں نے اَوَّلاً ہجرتِ مدینہ کی سعادت حاصل کی ہے۔^(۳) حضرت سیدنا عمر رَضِيَ اللهُ عَنْهُ، حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اور آپ کی زوجہ محترمہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا کے سبب ہی دائرۃ اسلام میں داخل ہوئے۔^(۴) حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ نے بیعتِ رضوان میں بھی شرکت کی۔ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جنت میں حضرت سیدنا موسیٰ بن عمران عَلَیْہِ السَّلَام کے رفیق ہوں گے۔ یعنی جنت میں حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت (یعنی صحبت) میں ہوں گے۔^(۵) آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ بدر کے علاوہ تمام غزوات مثلاً غزوہ اُحد، غزوہ خندق، غزوہ خیبر، غزوہ حنین، غزوہ طائف اور غزوہ تبوک وغیرہ میں شریک ہوئے۔^(۶)

آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے بدری ہونے کی وجوہات

غزوہ بدر میں آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ شریک نہ ہو سکے لیکن پھر بھی آپ کا شمار بدری صحابہ میں ہوتا ہے، اس کی دو وجوہات ہیں: (۱) اللہ پاک کے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ اور حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِيَ اللهُ عَنْہُمَا کو نلکِ شام سیریا کی طرف کفار کے حالات وغیرہ کی معلومات کے لیے بھیجا تھا۔ جب یہ دونوں وہاں سے

① معرفة الصحابة، باب الف، باب الارقم بن ابی الارقم، ۱/۲۹۳ ملقطاً۔

② اسد الغابۃ، باب السین والعین، سعید بن زید القرشی، ۲/۲۵۶۔

③ تاریخ مدینۃ دمشق، ذکر من اسمہ سعید، سعید بن زید بن عمرو، ۲۱/۶۵۔

④ تہذیب الاسماء واللغات، باب سعید، سعید بن زید، ۱/۲۱۱۔

⑤ الرياض النضرة، ذکر ما جاء فی شہادتہ للعشرة بالجنة، ۱/۳۵۔

⑥ الرياض النضرة، الباب التاسع: فی مناقب ابی الاعور: سعید بن زید، ۲/۳۵۔

واپس مدینہ منورہ رَاحَ اللہُ تَرَفًا وَتَفْطِیًا لوٹے تو غزوہ بدر واقع ہو چکا تھا۔ چونکہ جنگی جاسوسی بھی جنگ ہی میں شرکت ہے اس لیے ان دونوں صحابہ کو بدریوں میں شمار کیا گیا۔ (۲) سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے حصّہ بھی عطا فرمایا جو اس بات کی دلیل ہے کہ یہ دونوں بھی بدری ہیں۔ (۱) اگر بدری صحابہ میں شامل نہ ہوتے تو انہیں مالِ غنیمت سے حصّہ نہ دیا جاتا۔ چنانچہ حضرت سیدنا عذراہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے غزوہ بدر سے لوٹنے کے بعد جب حضرت سیدنا سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ملکِ شام سے واپس آئے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں مالِ غنیمت میں سے ان کا حصّہ عطا فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اِسْتِغْفَار کیا: یَا رَسُوْلَ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرا اجر؟ ارشاد فرمایا: تمہارے لیے تمہارا اجر ہے۔ (۲) آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے 70 برس سے زیادہ عمر پائی اور 50 یا 51 سنِ ہجری میں وصالِ باکمال ہوا اور جَنّتِ اُنْبِیَیِّیْنِ میں دفن ہوئے۔ (۳) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (۴)

سب صحابہ سے ہمیں تو پیار ہے

اِنْ شَاءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے

حاجی مشتاق عطار کی یاد

سوال: کیا آپ کو حاجی مشتاق عطار کی یاد آتی ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: ہمارا اتنا وقت ساتھ گزرا ہے اور یہ بات Understood (یعنی طے شدہ) ہے کہ جس کے ساتھ اتنا وقت گزرا ہو اس کی یاد کبھی نہ کبھی تو آ ہی جاتی ہے۔ جیسے ابھی ان کا تذکرہ ہوا تو یاد آگئی۔ یوں ہی ماں کی بھی یاد آتی ہے، بڑے بھائی اور بڑی بہنوں کی بھی یاد آتی ہے۔ یوں ہی بعض اسلامی بھائی اور دوست جو اب دُنیا میں نہیں ہیں وہ کبھی کبھار یاد آ جاتے

① الرياض النضرة، الباب التاسع: في مناقب أبي الاخير: سعيد بن زيد، ۳۵/۲۔

② معرفة الصحابة، معرفة سعيد بن زيد، ۱۵۳/۱ حدیث: ۵۵۲ ملقطاً۔

③ الطبقات الكبرى، طبقات البدرين... الخ، سعيد بن زيد، ۳۹۴/۳۔

④ مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ“ کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

ہیں۔ جس نے محبت دی وہ بھی یاد آئے گا اور جس نے ستایا وہ بھی یاد آئے گا۔

مَدَنی کاموں پر استقامت پانے کا طریقہ

سوال: مجھے مَدَنی کاموں میں استقامت نہیں مل پاتی اور سستی بڑھتی جا رہی ہے لہذا ایسی صورت میں مَدَنی کاموں کا جذبہ کیسے ملے؟ اس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرما دیجیے۔ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: جو لوگ نوکری کرتے ہیں انہیں استقامت مل جاتی ہے کیونکہ وہ تنخواہ لیتے ہیں۔ اس سے ہمیں عبرت حاصل کرنی چاہیے کہ جن کو تھوڑے سے سیکے اور نوٹ ملتے ہیں انہیں استقامت مل جاتی ہے تو ہمیں نیکیوں پر استقامت کیوں نہیں مل پاتی؟ یاد رکھیے! مَدَنی کام کرنے سے اگر ہمیں نوٹ نہیں ملتے تو کیا ہوا کہ نوٹ تو دنیا میں ہی فنا ہو جائیں گے، قیامت کے دن ان کا حساب بھی دینا ہو گا اور نوٹوں کو حاصل کرنے میں حلال و حرام کے مسائل بھی ہیں، جبکہ دین کا کام کرنے والوں کو نیکیاں ملیں گی اور ان نیکیوں کا حساب بھی نہیں ہو گا اور ان کے بدلے جنت ملے گی۔ اگر یوں اپنے آپ کو جنت کی حرص و لاکر مَدَنی کام کریں گے تو ان شاء اللہ استقامت مل جائے گی۔

ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب

مَدَنی کام نیکی کی دعوت کا کام ہے اور نیکی کی دعوت دینے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں چنانچہ حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ایک بار حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ سَلَّمَ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یا اللہ! جو اپنے بھائی کو نیکی کا حکم کرے اور بُرائی سے روکے اس کی جزا کیا ہے؟ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: میں اس کے ہر کلمے کے بدلے ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیا آتی ہے۔^(۱) اگر کسی سے کہا کہ بھائی مسجد میں نماز پڑھنے چلیے جماعت تیار ہے تو یہ بھی نیکی کی دعوت دینا ہے۔ خیال رہے کہ جب ہم کسی کو نیکی کی دعوت دینے کے لیے جاتے ہیں تو ہمارے ایک ایک قدم پر ثواب لکھا جاتا ہے لہذا ایسے موقع پر چھوٹے چھوٹے قدم چلنا چاہیے تاکہ ثواب زیادہ ملے۔

مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے

نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کی طرف جاتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم چلنے سے متعلق تو احادیث مبارکہ موجود ہیں جیسا کہ حضرت سیدنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ نماز پڑھنے جایا کرتا تھا۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم درمیانے قدم چلا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دریافت فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں درمیانے قدم کیوں چلتا ہوں؟ میں نے عرض کی: اللہ پاک اور اس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: جب تک بندہ نماز کی طلب میں ہوتا ہے نماز ہی میں ہوتا ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میں درمیانے قدم اس لئے چلتا ہوں تاکہ نماز کی طلب میں زیادہ قدم چل سکوں۔^(۱) لہذا نماز کی ادائیگی کے لیے جب مسجد جائیں تو چھوٹے چھوٹے قدم چلیں مگر اتنے چھوٹے بھی نہ ہوں کہ دیکھنے والا سمجھے کہ یہ برسوں کا مریض بڑی مشکل سے گھر سے نکلا ہے اور اس سے چلا بھی نہیں جا رہا اور نہ ہی دوڑ کر کہ لوگ سمجھیں اس کا کوئی مال لے کر بھاگا ہے جسے یہ پکڑنے جا رہا ہے بلکہ ایسے درمیانے انداز سے چلیں کہ لوگ نہ تو ہنسیں اور نہ ہی انہیں تشویش ہو کہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے یہ کیوں بھاگے چلا جا رہا ہے۔ ہاں! اگر جماعت جا رہی ہے تو پھر ایسی رفتار سے چلیں کہ اُسے دوڑنا بھی نہ کہا جائے اور نہ ایک دم تیز قدم رکھنا ہو کہ مسجد پہنچ کر سانس پھول جائے اور نماز میں دل نہ لگے۔

احادیث مبارکہ میں اگرچہ چھوٹے چھوٹے قدم چلنے کا ذکر نماز کے لیے مسجد جانے کے بارے میں ہے مگر نماز کے علاوہ دیگر نیک کاموں مثلاً سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، کسی عالم دین کا وعظ اور قرآن پاک کی تفسیر سُننے کے لیے جب بندہ چلتا ہے تو اُس کے بھی ہر قدم چلنے پر ثواب لکھا جاتا ہے۔ یوں اپنے آپ کو نیکیوں کی حرص دلائیں اور اپنا یہ ذہن بنائیں کہ مجھے تو اتنا سارا ثواب مل رہا ہے میں کیوں سستی کروں؟ اس طرح زبردستی اپنے نفس کو اس طرف مائل کریں کہ مجھے مدنی کام کرنا ہے۔

نیکوں میں دل نہ لگے تو کیا کریں؟

دیکھیے! مریض کو غذا اچھی نہیں لگتی لیکن زندہ رہنے کے لیے وہ غذا کھاتا ہے۔ اسی طرح ہم باطنی مریض ہیں ہمارے نفس کو نیکیاں اچھی نہیں لگ رہی ہوتیں مگر ہمیں زبردستی اس سے نیکیاں کروانی ہیں۔ مریض جب اچھا ہو جاتا ہے تو اس کو غذا بھی اچھی لگنا شروع ہو جاتی ہے، اسی طرح جب ہم نیکیاں کرنے لگ جائیں گے تو ہمارے دل میں نیکیوں کی رغبت مزید بڑھے گی۔

ہدایت کی طرف بلانے کی فضیلت

یاد رہے مدنی کام کرنا گویا لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانا ہے اور لوگوں کو ہدایت کی طرف بلانے سے متعلق سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مشکبار ہے: جو ہدایت کی طرف بلائے تو اسے ہدایت کی پیروی کرنے والوں کے اجر کے برابر ثواب ملے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کم نہ ہو گا اور جو گمراہی کی طرف بلائے اس پر گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں کی مثل گناہ لازم ہو گا اور ان پیروی کرنے والوں کے گناہ سے کچھ بھی کم نہ ہو گا۔^(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ دَعْوَتِ اِسْلَامِی ہدایت یافتگان کی مدنی تحریک ہے جو لوگوں کو ہدایت کی طرف بلاتی ہے۔

حافظہ کیسے مضبوط کیا جائے؟

سوال: جب ہم مطالعہ کرتے ہیں تو جو کچھ پڑھا ہوتا ہے وہ یاد نہیں رہتا پھر یہ وسوسہ آتا ہے کہ جب پڑھا ہوا یاد نہیں رہتا تو مطالعہ کرنے کا کیا فائدہ؟ یہ ارشاد فرمادیجیے کہ حافظہ کیسے مضبوط کیا جائے؟

جواب: حافظہ مضبوط کرنے کے لیے مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ کی کُتُب و رسائل کے شروع میں لکھی جانے والی دُعا: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِكْمَتَكَ وَاَنْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ہر بار مطالعہ شروع کرنے سے پہلے پڑھ لیجیے، اِنْ شَاءَ اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ اس کے علاوہ مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ کی کتاب ”حافظہ کیسے مضبوط ہو؟“ کا مطالعہ کیجیے، اس کتاب میں حافظہ مضبوط کرنے کے کئی طریقے اور اُردو و ظائف وغیرہ بھی بیان کیے گئے ہیں۔ رہی بات کہ ”جب پڑھا ہوا یاد

۱..... مسلم، کتاب العلم، باب من سن سنة حسنة او سيئة... الخ، ص ۱۰۳، حدیث: ۶۸۰۴۔

نہیں رہتا تو مطالعہ کرنے کا کیا فائدہ؟“ تو یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر کوئی شخص اپنے گھر کا راستہ بھول جائے تو وہ راستے کی تلاش کرتا ہے مایوس ہو کر وہیں نہیں بیٹھ جاتا۔ اسی طرح مطالعہ کرنے والے کو بھی مایوس ہونے کے بجائے اپنے حوصلے کو مضبوط رکھتے ہوئے بار بار مطالعہ کرتے رہنا چاہیے۔ یاد رکھیے! حصولِ علم کے لیے مطالعہ کرنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے چاہے ایک ہی چیز کو 100 بار پڑھا جائے۔ بعض اوقات ایک ہی بات کو بار بار دہرانا پڑتا ہے جب کہیں جا کر وہ چیز ذہن نشین ہوتی ہے لہذا کسی بات کو یاد رکھنے کے لیے اسے کئی بار پڑھنے میں خرچ نہیں بلکہ ثواب کی اُمید ہے۔ دنیوی تعلیم حاصل کرنے والے لوگ اپنے اسباق یاد رکھنے کے لیے کس قدر محنت کرتے اور رٹے لگاتے ہیں بلکہ مزید بہتری کے لیے Tutor (یعنی استاد) کی خدمات بھی حاصل کرتے ہیں تو ہمیں دینی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھی وسوسوں سے بچ کر خوب محنت کرنی چاہیے۔

دُرود شریف پورا لکھیے

سوال: کیا پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نام کے ساتھ دُرود شریف کی جگہ صرف ”ص“ لکھ سکتے ہیں؟^(۱)

جواب: دُرود کی جگہ ”ص“ لکھنا حرام ہے۔^(۲) بعض لوگ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام مبارک یا کوئی لقب مثلاً حضور وغیرہ لکھ کر چھوٹا سا صا د بنا دیتے ہیں یہ حرام ہے۔ مکتبۃُ الدِّیْنِہ کے 48 صفحات پر مشتمل رسالے ”سیاہِ غلام“ کے آخری صفحے پر اس مسئلے کی مزید تفصیل بھی موجود ہے۔ نیز اس رسالے میں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے 12 مُعْجَزَات بھی جمع کیے گئے ہیں، یہ بہت ہی پیارا رسالہ ہے، اس کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَاءَ اللہ عشقِ رَسُوْل کے جام بھر بھر کر پینے کو ملیں گے اور مدینے والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں مزید اضافہ ہو گا۔ تمام اسلامی بھائی یہ رسالہ ضرور ضرور پڑھیں نیز اس ہفتے (۲۰ رَیْبَعُ الْاَوَّلِ ۱۴۴۰ھ تا ۹ رَیْبَعُ الْاَوَّلِ ۱۴۴۰ھ) میں یہی رسالہ پڑھنے کا ہدف ہے۔ پڑھنے کے ساتھ ساتھ اس رسالے کو تقسیم کرنے کی بھی ترکیب بنائیں اِنْ شَاءَ اللہ خوب خوب برکتیں ملیں گی۔ (شیخ طریقت، امیر اہل سنت

①۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

②۔ بہارِ شریعت، ۱/۵۳۴، حصہ: ۳۔

دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِیَہ نے اس رسالے کو پڑھنے سننے والوں اور والیوں کو جو دُعا دی ہے وہ یہ ہے: (یا رَبِّ الْمَصْطَفِ! جو کوئی رسالہ ”سیاہ فام غلام“ کے 48 صفحات پڑھ یا سُن لے، اُسے عاشق دُرود و سلام بنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

یومِ قفلِ مدینہ

سوال: یومِ قفلِ مدینہ کب سے کب تک منایا جاتا ہے اور اس میں کیا کرنا ہوتا ہے؟^(۱)

جواب: اتوار کو غروبِ آفتاب سے لے کر پیر کے غروبِ آفتاب تک یومِ قفلِ مدینہ ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! بُری باتوں سے تو ہمیشہ ہی بچنا چاہیے لیکن یومِ قفلِ مدینہ میں فضول باتوں سے بھی بچنا ضروری ہے۔ اگرچہ فضول باتیں کرنے والا گناہ گار نہیں ہوتا مگر فضول باتیں کرتے کرتے گناہوں بھری گفتگو میں پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بہت سے لوگوں کو گناہوں بھری گفتگو کا پتا ہی نہیں ہوتا اور وہ جسے فضول گفتگو سمجھتے ہیں دراصل وہ گناہوں بھری باتیں ہوتی ہیں۔ لہذا عافیت اسی میں ہے کہ انسان فضول باتوں سے بچے بلکہ کام کی بات بھی اشاروں میں یا لکھ کر کرے۔ یومِ قفلِ مدینہ میں لکھ کر اور اشاروں سے گفتگو کرنے کی مشق کرنی چاہیے پھر آہستہ آہستہ اس انداز سے گفتگو کرنے کو اپنی زندگی کا حصہ بنا لینا چاہیے۔ اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ خود بھی قفلِ مدینہ لگانے کی کوشش کریں اور ساتھ ساتھ دیگر اسلامی بھائیوں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں تاکہ وہ بھی قفلِ مدینہ لگانے کی سعادت حاصل کر سکیں۔

انگریزی الفاظ استعمال کرنے کی وجہ

سوال: دیکھا گیا ہے کہ آپ اردو الفاظ کے ساتھ انگریزی الفاظ بولنے کا بھی اہتمام کرتے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟^(۲)

جواب: میں خیر خواہی اُمت کی وجہ سے لوگوں کو سمجھانے کے لیے انگریزی کے الفاظ بولتا ہوں جیسے قدم کو Step، درمیانے کو Medium وغیرہ حالانکہ اس طرح بولنے سے گفتگو کی روانی متاثر ہوتی ہے۔ مُقرر کبھی بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ دورانِ گفتگو اس کی روانی ٹوٹ جائے، مگر میرا مقصود خطاب کے جوہر دکھانا نہیں بلکہ لوگوں کو سمجھانا ہے کہ

- ۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
- ۲۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَكَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

بس کسی طرح یہ لوگ ہماری نیکی کی دعوت سمجھنے میں کامیاب ہو جائیں تاکہ یہ نمازوں کی پابندی شروع کر دیں۔ تمام مُبَلِّغِیْنَ کو چاہیے وہ اپنے بیانات میں سادہ اور آسان الفاظ استعمال کریں، بِالْخُصُوصِ مَدَنی چینل کے مُبَلِّغِیْنَ تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ آپ کے بیان اور گفتگو سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

بیانات میں آسان الفاظ کے استعمال کا اہتمام کیجیے

بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں جنہیں لفظِ کیم کا معنی نہیں معلوم ہوتا ایک بار میری توجہ اس طرف ہوئی تو میں نے حاضرین سے اس کا مطلب پوچھا کافی لوگوں کو پتا نہیں تھا۔ کیم کا مطلب ہے پہلی تاریخ۔ ممکن ہے بہت سے لوگ کیم رِیْنِجُمُ الْأَوَّلُ کو 12 رِیْنِجُمُ الْأَوَّلُ سمجھتے ہوں۔ New Generation (یعنی نئی نسل) کے سامنے اگر گنتی اُردو میں بولی جائے مثلاً گیارہ، بارہ، تیرہ تو شاید ان کی سمجھ میں نہ آئے لہذا یہ بھی انھیں انگریزی میں ہی بتائی جائے۔ بعض اوقات میں بھی فیصلہ نہیں کر پاتا کہ کون سا آسان لفظ کہا جائے، جب کوئی آسان لفظ نہیں ملتا تو وہی مشکل لفظ کہنا پڑتا ہے۔ جب عوام کے لیے کیم لفظ مشکل ہے تو دیگر الفاظ سمجھنا کتنا مشکل ہوتا ہو گا۔ تمام مُبَلِّغِیْنَ غور فرمائیں کہ آپ لوگ اتنی محنت کے ساتھ کوئی بیان وغیرہ کریں مگر الفاظ مشکل ہونے کی وجہ سے اس بیان سے کوئی خاص فائدہ حاصل نہ ہو تو یہ نفع میں نقصان ہے۔ اگر تمام مُبَلِّغِیْنَ اس بات کا اہتمام کر لیں کہ ہمیشہ اپنے بیان وغیرہ میں آسان الفاظ ہی استعمال کریں گے تو اللہ پاک کی رحمت سے اُمید ہے کہ مَدَنی کام بہت بڑھ جائے گا، نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو گا اور سُنّتوں پر عمل کرنے والے بھی بڑھ جائیں گے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اپنی گفتگو کو آسان کریں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ ثواب حاصل ہو گا۔

مُبَلِّغ کا مقصد عوام کو اپنی بات سمجھانا ہونا چاہیے

(نگرانِ شوریٰ نے فرمایا: کامیاب اُستاد وہ ہوتا ہے جو اپنے طلباء کی ذہنی صلاحیتوں کے مطابق سبق پڑھائے۔ اگر اس کے پاس 10 سال کا طالب علم پڑھنے آئے تو یہ اس انداز میں پڑھائے کہ وہ اس کی بات بخوبی سمجھ سکے اور اگر کوئی 20 سال کا طالب علم ہو تو اس کو بھی بات سمجھنے میں بالکل دُشواری نہ ہو۔ کیونکہ اُستاد کا اصل مقصد طلباء کو سبق سمجھانا ہوتا ہے محض مسلسل بولے چلے جانا جس سے طلباء کو کچھ سمجھ ہی نہ آئے فائدے مند نہیں۔ مُبَلِّغ کا مقصد بھی یہی ہونا چاہیے

کہ میں نے عوام کو بات سمجھانی ہے۔ بیرون ممالک کے اسلامی بھائی جنہیں اُردو کم آتی ہے وہ بعض اوقات کلام کے سیاق و سباق سے ہماری بات سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، الفاظ سے سمجھنا ان کے لیے مشکل ہوتا ہے مثلاً ہم یہ جملہ کہیں: ”ثواب کا ترتیب نہیں ہوگا“ تو یہ ”ترتیب“ ان کی سمجھ میں نہیں آئے گا کہ یہ کیا ہوتا ہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنی گفتگو میں آسان الفاظ استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اَمِیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْأَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والد کی برسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟

سوال: اگر کسی کے والد صاحب کا انتقال 12 ربیع الاول کو ہوا ہو تو کیا ان کی برسی پر نئے کپڑے پہن سکتے ہیں؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: شرعاً برسی والے دن نئے کپڑے پہننے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ جشنِ ولادت کی خوشیوں میں شریک ہونا چاہیے اگر فتنے کے خوف سے عمدہ لباس نہ پہنے تو اپنا یہ ذہن بنائے کہ نیا لباس پہننا بالکل جائز ہے میں صرف فتنے کے خوف سے نیا لباس نہیں پہن رہا اگر فتنے کا خوف نہ ہوتا تو ضرور نیا لباس پہنتا۔ بعض برادریوں میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ میت ہونے کے بعد جو پہلی عید آتی ہے تو اس کے گھر والے عید نہیں مناتے بلکہ بعض تو واجب ہونے کے باوجود قربانی نہیں کرتے یہ بالکل غلط انداز ہے۔ اگر یہ لوگ سوگ کی نیت سے ایسا کرتے ہیں تو یہ حرام کام ہے کیونکہ ”سوگ تین دن سے زیادہ نہیں ہوتا، البتہ زوجہ اگر حاملہ نہ ہو تو شوہر کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ کر سکتی ہے، اس کے علاوہ کسی کو بھی تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں۔“^(۱) بہر حال عید منانی ہوگی اور عید کے دن اچھے کپڑے پہننا مُسْتَحَب ہے، یوں ہی جشنِ ولادتِ مصطفیٰ پر بھی عمدہ لباس زیب تن کیا جائے، جمعہ کے روز بھی اچھا لباس پہننا اور غسل کرنا مُسْتَحَب ہے لہذا ان سب چیزوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔

کسی کو رزم پڑی مل جائے تو وہ کیا کرے؟

سوال: اگر کسی کو کہیں پیسے پڑے ہوئے نظر آئے وہ انہیں اٹھا کر گھر لے آیا، بعد میں احساس ہوا کہ مجھے نہیں اٹھانے

چاہیے تھے، اب اس رَم کا کیا کرے، یہ رَم اُسی جگہ پر رکھ آئے یا غریبوں میں تقسیم کر دے؟

جواب: رَم اُٹھاتے وقت جو نیت تھی اس کے مطابق حکم ہو گا۔^(۱) اگر خود رکھنے کے لیے وہ رَم اُٹھائی تھی تو یہ غصب کرنا کہلائے گا گویا اس نے یہ رَم کسی سے چھینی ہے۔^(۲) اس کا حکم یہ ہے کہ مالک کو تلاش کر کے اس تک پہنچائے اپنے استعمال میں لانا حرام ہے۔ آج کل لوگ بالکل خیال نہیں کرتے جہاں کہیں کچھ رَم وغیرہ پڑی دیکھی فوراً اُٹھا لیتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اگر اس نیت سے اُٹھائی کہ اس کے مالک تک پہنچائے گا تو یہ ثواب کا کام ہے لہذا اب یہ اس رَم وغیرہ کو اس کے مالک تک پہنچانے کی اعلانات وغیرہ کے ذریعے پوری کوشش کرے، کوشش کرنے کے باوجود مالک نہ مل سکا تو اب اگر خود شرعی فقیر ہو تو وہ رَم خود رکھ لے ورنہ کسی شرعی فقیر یا مسجد و مدر سے میں دے دے۔^(۳)



عبادت کی کنجی

حضرت سیدنا سفیان ثوری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: کہا جاتا تھا کہ طویل (یعنی دراز) خاموشی عبادت کی کنجی ہے۔

(حسن السمعت فی الصمت، ص ۲۵، رقم: ۴۷)



①..... بہار شریعت، جلد 2 صفحہ 473 پر ہے: ”پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اُٹھا لینا مُسْتَحَب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو نہ تلاش کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظَنُّ غائب (یعنی غائب گمان) ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اُٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لیے اُٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے (یعنی غصب کرنے کی طرح ہے) اور اگر یہ ظَنُّ غائب ہو کہ میں نہ اُٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع و ہلاک ہو جائے گی تو اُٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اُٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لفظ کو اپنے تضرّف (یعنی استعمال) میں لانے کے لیے اُٹھایا پھر نادام ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بُری الذمہ نہ ہو گا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اُس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لیے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان نہیں۔“ مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے بہار شریعت جلد 2، حصہ 10 سے ”لفظ کا بیان“ کا مطالعہ کیجیے۔

②..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب اللقطة، ۲/۲۸۹۔

③..... فتاویٰ رضویہ، ۲۳/۵۶۳۔

مچھلی کے فائدے

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

مچھلی انسانی صحت کے لئے نہایت اہم غذا ہے ❀ اس میں آیوڈین (Iodine) ہوتا ہے جو کہ صحت کے لئے نہایت اہمیت کا حامل ہے، اس کی کمی سے جسم کے غدودی نظام کا توازن بگڑ سکتا ہے، گلے کے آہم غدود تھائیرائیڈ (Thyroid) میں سُٹم (یعنی خالی) پیدا ہو کر جسمانی نظام میں بُہت سی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں ❀ مچھلی بطور غذا استعمال کرنے والوں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں ❀ ایک طبی تحقیق کے مطابق سردی سے ہونے والی کھانسی کا مچھلی سے بہتر کوئی علاج نہیں ❀ دل کے مریضوں کے لئے مچھلی بہت ہی فائدہ مند ہے، ماہرین کا کہنا ہے: ہفتے میں کم از کم دو بار تو ضرور مچھلی کھالینی چاہئے ❀ غذا میں مچھلی کا زیادہ استعمال مٹانے کا کینسر بڑھنے سے روکنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے ❀ مچھلی کے سر کی یخنی جسے شوربایا سوپ (Soup) بھی کہتے ہیں، بینائی کی کمزوری اور دیگر کئی امراض کیلئے فائدہ مند ہے ❀ باقاعدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اتر سکتے ہیں ❀ مچھلی کے سر کی یخنی (سوپ) فالج، لقوہ، عرق النساء (یعنی لنگڑی کا درد جو کہ خچڑے سے لے کر پاؤں کے ٹخنے تک پہنچتا ہے) اعصابی کمزوری، پٹھوں کی کمزوری، قبل از وقت بڑھاپے، جوڑوں کے پڑانے درد اور جسمانی و اعصابی کھچاؤ اور ٹوٹ (حافظ بڑھانے کیلئے نہایت مفید ہے) ❀ ایسے لوگ جو اپنی یادداشت بالکل کھو چکے ہوں یا جن کی یادداشت ختم ہونے کے قریب ہو وہ خواہ جو ان ہوں یا بوڑھے یہ یخنی (سوپ) ضرور استعمال کریں ❀ اگر گرمی کے موسم میں ناموافق محسوس کریں تو سردیوں میں استعمال کریں ❀ اگر بیان کردہ تمام بیماریوں میں سے کوئی عرض نہیں تب بھی اگر کچھ عرصہ مچھلی کے سر کا سوپ (Soup) استعمال کریں تو ان شاء اللہ ان بیماریوں سے تحفظ حاصل ہو گا ❀ ایک طبیب کا کہنا ہے: ہند کی ریاست کیرالہ کے ایک صاحب نے بیرون ملک مجھے بتایا کہ کیرالہ کے لوگ ریاضی (جس میں حساب، الجبرا اور جیومیٹری وغیرہ شامل ہوتا ہے) سائنس اور دنیا کے دیگر مشکل ترین علوم میں کافی باکمال ہوتے ہیں۔ میں نے اس کمال کی وجہ پوچھی تو کہنے لگے: مچھلی اور مچھلی کے سر کا استعمال۔ مدنی بہار جامعۃ المدینہ، فیضانِ بلال، باب المدینہ کراچی درجہ ثالثہ کے طالب علم حمزہ بن عابد کا بیان ہے کہ میری بینائی کمزور تھی اور اڑھائی 2.5 نمبر کا نظر کا چشمہ استعمال کرتا تھا۔ جب میں نے مکتبۃ المدینہ کے رسالے ”مچھلی کے عجائبات“ میں بیان کردہ نسخے (مچھلی کے سر کی یخنی بینائی کی کمزوری کیلئے فائدہ مند ہے، باقاعدگی سے یہ یخنی پینے سے آنکھوں کے چشمے اتر سکتے ہیں) پر پابندی سے عمل کیا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میری بینائی بالکل ٹھیک ہو گئی اور اب میں مکمل طور پر عینک سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہوں۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، جمادی الاخریٰ 1440 / فروری 2019)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَنَدازِ گفتگو کیسا ہو؟^(۱)

شیطانِ لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۲ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مجھ پر دُرودِ پاک پڑھو اللہ پاک تم پر رحمت بھیجے گا۔^(۲)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِیْب!

اَبے تَبے اور تُو تڑاک والے اَنداز میں گفتگو کرنا

سوال: کچھ لوگ نیکی کی دعوت بھی دے رہے ہوتے ہیں، بظاہر نیک بھی لگتے ہیں مگر ان کلمات کرنے کا اَنداز اَبے تَبے اور تُو تڑاک والا ہوتا ہے، جسے بازاری گفتگو بھی کہا جاتا ہے ایسوں کے بارے میں آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: کسی کے سامنے ایسے اَنداز میں گفتگو کرنا سوا اوقات اسے بدظن کر دیتا ہے، اگرچہ بدظن ہونے والا خود بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ آج کل ہمارے معاشرے میں اَبے تَبے اور تُو تڑاک والی گفتگو بہت عام ہے۔ اگر سب کے ساتھ ایسی گفتگو نہیں کی جاتی تو بند کمرے میں کی جاتی ہے، بند کمرے میں نہیں ہوتی تو اپنے گھر میں ہوتی ہے۔ یاد رکھیے! ایسی گفتگو اگر کسی کی توہین اور دل آزاری کا سبب نہ بنے تو اسے ناجائز نہیں کہیں گے مگر یہ اَنداز اچھا نہیں ہے۔ مُبَدِّلِج کالجِ نرم اور حکیمانہ ہونا چاہیے تاکہ لوگوں کے دل اُس کی طرف مائل ہوں، اَبے تَبے اور تُو تڑاک والی بازاری گفتگو شُرْفَا (یعنی شریف اور عزت دار لوگوں) کے نزدیک مَعْرُوب سبھی جاتی ہے اور اس سے لوگوں کے دل بھی مائل نہیں ہوتے لہذا ایسی

① یہ رسالہ ۹ زَیْنُ الْعُذْلٰہ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۱۷ نومبر ۲۰۱۸ء کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مَدِیْنۃِ کَرِیْمِی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری

گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

② الکامل لابن عدی، من اسمہ عبد الرحمن، ۵/۵۰۵۔

گفتگو اور انداز سے بچنا چاہیے۔

مُحْتَاطِ اَندَاز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے

دُعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کرنے والے چاہے وہ مُبَدِّلِغَیْن ہوں یا مُدَرِّسِیْن یا مُطَلِّبائے کرام سبھی کو مُحْتَاطِ اَندَاز میں گفتگو کرنی چاہیے، بلکہ مُحْتَاطِ اَندَاز میں گفتگو کرنے کو اپنے لیے لازم قرار دیں کیونکہ مُحْتَاطِ اَندَاز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے، اس سے مزید بہتر طریقے سے دین کی خدمت کر سکیں گے۔ اگر آپ بازاری گفتگو والا اَندَاز اپناتے ہوئے چوراہے پر کھڑے ہو کر کھل کھلا کر ہنسیں گے اور اَبے تَبے کریں گے تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو مولانا لوگ بھی یوں کرتے ہیں ہم تو ہیں ہی گنہگار، یوں وہ آپ کو دَلیل بنا کر خود کو دین سے دُور کریں گے، ظاہر ہے ان کا دین سے دُور ہونا نقصان کا کام ہے۔ آپ کا اَندَاز، رَفقار، گفتار اور کردار ایسا ہو کہ ہر بندہ آپ کی طرف کھینچا جائے۔

مذہبی لوگوں کی حرکات و سکنات بغور دیکھی جاتی ہیں

کافی عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میں ایک بار کسی جگہ دعوت میں گیا تھا، اس وقت حفاظی اُمُور کے مسائل نہیں تھے۔ کافی داڑھی والے مُعَرَّز افراد بھی وہاں جمع تھے۔ میں الگ تھلگ بیٹھا ہوا تھا جبکہ ان لوگوں میں گفتگو ہو رہی تھی اور قہقہے بلند ہو رہے تھے۔ ایک کلین شیوڈ آدمی میرے پاس آیا، اس کی باتوں سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت بڑا مالدار تاجر ہے، دُور ان گفتگو اُس نے بتا بھی دیا کہ بولٹن مارکیٹ میں مین مسجد کے پاس اس کی کپڑے کی دُکان ہے۔ اس نے کہا: ”یہ سب مولانا لوگ ہنس رہے ہیں اور آپ سنجیدہ بیٹھے ہوئے ہیں تو میں نے کہا کہ میں آپ کو کمپنی دے دوں کہ یہ مولانا بے چارہ اکیلا بیٹھا ہوا ہے۔“ یوں مجھے ایک طرح سے اُس نے سکھایا کہ یہ جو کر رہے ہیں دُست نہیں کر رہے تم ایسا مت کرنا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اُس کی باتوں سے مجھے سیکھنے کو ملا۔

اسی طرح جن دنوں میں شہید مسجد کھارادر باب المَدینہ (کراچی) میں امامت کرتا تھا تو وہاں بھی ایک کلین شیوڈ بوپاری مجھ سے ملنے آیا تھا، اُس نے بھی دُورانِ گفتگو مجھ سے پوچھا کہ یہ مولانا لوگ ”ہاہا“ کر کے کیوں ہنستے ہیں؟ اس کی بھی یہ بات سُن کر مجھے سیکھنے کو ملا کہ مذہبی لوگوں کو اس طرح نہیں ہنسنا چاہیے کہ لوگ نوٹ کریں۔ یاد رکھیے! تاجر، سرمایہ دار،

سیاسی لیڈر و آرباب اقتدار لوگوں میں بہت عقل ہوتی ہے اور یہ بہت سمجھ دار ہوتے ہیں یہ ہم لوگوں کی باتوں کو نوٹ کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا ہمارے پاس آنا جانا اس بات کی غمازی نہیں کرتا کہ یہ آنکھیں بند کر کے ہم پر لٹو ہیں، جیسے ہر ہاتھ چومنے والا عقیدت مند نہیں ہوتا، مصلحتاً بھی لوگ ہاتھ چوم رہے ہوتے ہیں، کچھ اپنا کام نکلوانے کے لیے بھی ہاتھ چومتے ہیں، دوسروں کو سیٹ رکھنے کے لیے بھی چومتے ہوں گے یا بے اختیار بھی ہاتھ چوم جاتے ہوں گے یہ سب تجربات سکھاتے ہیں۔ اسی طرح جس کو ہم نے سمجھایا وہ خاموش ہو گیا تو یہ ضروری نہیں کہ وہ مطمئن بھی ہو گیا ہو، ہو سکتا ہے کہ وہ اس لیے خاموش ہو گیا ہو کہ مولانا سے کیا بحث کروں یہ دلائل پر دلائل دیئے جائے گا لہذا خاموش ہو جانا ہی بہتر ہے۔

بازاری گفتگو ختم کرنا کئی گنا ہوں کے خاتمے کا سبب ہے

بہر حال بازاری لہجہ اپنانا اور ”ہاہا“ کر کے ہنسنا یہ اچھی بات نہیں ہے، یہ چھچھور پن ہے۔ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زور زور سے ہنسنے سے پاک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قہقہہ (یعنی اتنی آواز سے ہنسا کہ دوسروں تک آواز پہنچے) لگانا ثابت نہیں ہے۔^(۱) بڑے بڑے علمائے کرام، اولیائے کرام اور مفتیان کرام رحمہم اللہ السلام میں بھی ایسا انداز آپ کو نہیں ملے گا۔ مفتیان کرام بہت ذہین ہوتے ہیں، میرا تجربہ ہے کہ یہ لوگ اکثر سنجیدہ ہوتے ہیں، لوگ ہنس بول رہے ہوں گے تو یہ منع نہیں کریں گے مگر خود اس طرح کریں گے بھی نہیں، اسی میں ان کی عزت ہوتی ہے۔ اگر یہ بھی عام لوگوں کی طرح قہقہے بلند کریں، ہاہا کر کے ہنسیں اور پگڑیاں اچھالیں تو پھر ان سے مسائل کون پوچھے گا؟ اور ان سے پوچھ کر مطمئن کون ہو گا؟ اس لیے بازاری لہجہ، مذاق مسخری، ٹوٹاک اور ایک دوسرے کی توہین والا انداز نہیں ہونا چاہیے۔ بعض اوقات لوگ دائرہ پھیلاؤنگ کر دل آزاریوں، آبروریزیوں اور گناہوں میں پڑ جاتے ہیں۔ اگر اسی بازاری گفتگو کو ہی ختم کر دیں تو ان شاء اللہ بہت سارے گناہوں سے بچنے میں بھی کامیاب ہو جائیں گے۔ ورنہ حقیقت تو یہ ہے کہ غالب اکثریت اس میں مبتلا نظر آتی ہے، چاہے وہ مذہبی ہو یا نہ ہو، تقریباً ہر گھر کا یہ مسئلہ ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو صحیح

کر دے۔ امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہر غیر محتاط انداز سے بچنے کی کوشش کیجیے

سوال: گفتگو میں ہی احتیاط کرنی ضروری ہے یا اس کے علاوہ اور بھی چیزوں مثلاً اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور چلنے وغیرہ کے انداز میں جو کمزور پہلو ہوتے ہیں ان میں بھی احتیاط کی جائے، بالخصوص نیکی کی دعوت دینے اور معوّذ کہلانے والے افراد کو اس حوالے سے کیسا ہونا چاہیے؟ (مگر ان شوری کا سوال)

جواب: گفتگو کے علاوہ اُٹھنے بیٹھنے، کھانے پینے، پہننے اور چلنے وغیرہ کے انداز میں بھی سب کو احتیاط کرنی چاہیے۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ چلتے چلتے ڈبہ، گتہ جو چیز سامنے آئی اُسے لاتیں مارتے ہوئے جاتے ہیں، بظاہر یوں نظر آتے ہیں کہ یہ ٹھیک ٹھاک ہیں مگر ان کی ٹانگیں ٹھیک ٹھاک نہیں ہوتی۔ یہ خود کو خطرے میں ڈالنے والی بات بھی ہے کہ اس سے اپنے آپ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے، لیکن ایسے لوگ عادت سے مجبور ہوتے ہیں۔ یوں ہی بعض لوگوں کی راہ چلتے ہوئے بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنے کی عادت ہوتی ہے اسے پریشان نظری کہا جاتا ہے اور ایسا کر ناسنت بھی نہیں ہے۔ جتنا ہو سکے نگاہیں نیچی رکھی جائیں، البتہ ضرورتاً نگاہیں اونچی کرنے اور ادھر ادھر دیکھنے میں بھی حرج نہیں ہے مثلاً روڈ پار کرنا ہے اور تیزی کے ساتھ گاڑیوں کی آمد و رفت ہو رہی ہے ایسے موقع پر اگر کوئی کہے کہ میں نگاہیں نیچی رکھوں گا تو پھر نقصان کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔

دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر روڈ پار کیجیے

جب بھی روڈ پار کرنا ہو تو پہلے کنارے پر کھڑے ہو کر دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ لیجیے کہ کوئی گاڑی تو نہیں آرہی یہ دیکھنا پریشان نظری نہیں بلکہ ضرورت ہے۔ گاڑی دُور ہے میں نکل جاؤں گا یہ Risk (یعنی خطرہ) بھی نہ لیا جائے بعض اوقات چپل ٹوٹ جانے، چوٹ لگ جانے یا گر جانے کی وجہ سے گاڑی کچل سکتی ہے۔ گاڑی نہ آرہی ہو تو اس صورت میں بغیر بھاگے روڈ پار کیجیے کہ بھاگنے سے رگرنے کا خطرہ ہوتا ہے، اگر کوئی گر گیا اور اُٹھانے والا کوئی نہ ہو تب بھی گاڑی کے کچل دینے کے خطرات ہوتے ہیں۔ بہر حال بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنا گناہ نہیں ہے لیکن سنت بھی نہیں ہے۔ اسی طرح محافل یا کہیں بھی دعوت وغیرہ میں بلا ضرورت ادھر ادھر دیکھنا مناسب نہیں ہے کہ یہ پریشان نظری ہے اور

پریشان نظری سے بچنا اچھا ہے۔

جدید ٹیکنالوجی کے کثرت استعمال کے نقصانات

سوال: وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جہاں تعلیمی نظام میں ترقی آئی، وہاں ٹیکنالوجی نے بھی ہماری سوسائٹی میں اپنی جگہ بنالی ہے۔ نوجوان نسل بالخصوص Students (یعنی طلباء) اس آسیب کا زیادہ شکار نظر آتے ہیں۔ برائے کرم یہ راہ نمائی فرمادیجیے کہ اس کے استعمال کو کس طرح محذود کر سکتے ہیں؟

جواب: جدید ٹیکنالوجی کا استعمال اچھا بھی ہے اور بُرا بھی لیکن ہمارے معاشرے میں اس کا اچھا استعمال کم اور بُرا استعمال زیادہ ہو رہا ہے۔ اب جیسے مدنی چینل اس کا اچھا استعمال کر رہا ہے اور گناہوں بھرے چینل بُرا استعمال کر رہے ہیں۔ اسی طرح عوام میں بھی بعض لوگ اس کا اچھا استعمال کر رہے ہیں اور بعض اس کے ذریعے گناہ کمارہے ہیں۔ عوام سے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا تو ہم جُھڑا نہیں سکتے البتہ یہ ترغیب ضرور دلا سکتے ہیں کہ اس کا ایسا استعمال کریں جو آخرت کے لیے فائدہ مند ہو مثلاً مدنی چینل یا دعوتِ اسلامی کی مجلس سوشل میڈیا کی طرف سے جو مدنی گلدستے آتے ہیں آپ انہیں دیکھیں اور آگے شیر کریں۔ اسی طرح مدنی چینل بھی دیکھتے رہیے کہ یہ بھی ایک ٹیکنالوجی ہے جو الیکٹرونک میڈیا کہلاتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ نیٹ اور سوشل میڈیا کے آنے کے بعد اب چینلز کی طرف لوگوں کا رجحان کم ہو گیا ہے۔ سوشل میڈیا میں اب کئی شعبے بن چکے ہیں اور مزید نئے نئے شعبے بنتے جا رہے ہیں۔ اس میں بھی بعض پرانی چیزیں اب پیچھے ہوتی جا رہی ہیں اور ”کُلُّ جَدِیدٍ لَدِینِی“ یعنی ہر نئی چیز لذت والی ہوتی ہے“ کے تحت نئی چیزوں میں مگن ہو کر لوگ کہاں سے کہاں نکل رہے ہیں۔

سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا

اللہ پاک کرم فرمادے ورنہ جس طرح ہر ایک انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا میں مصروف ہے تو آگے چل کر اُمت کو ہر ہر فیلڈ میں ماہرین کی کمی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ اچھے ڈاکٹرز، سائنس دان، مُحَقِّقِین، مُفَكِّرِین، دانشور، اچھے علما و مفتیان کرام آگے چل کر شاید ناپید ہو جائیں اس لیے کہ طلباء کے عہدہ دماغ اب سوشل میڈیا کی مصروفیت میں ضائع ہو رہے ہیں۔

علماء و مشائخ اور ان کے طلباء و مریدین کی بھی ایک بڑی تعداد اس کام میں لگی ہوئی ہے۔ اب نہ پیر صاحب کے پاس وقت ہے کہ مریدین کی اصلاح کریں اور نہ مریدین کے پاس ٹائم ہے کہ پیر صاحب کی بارگاہ میں آکر کچھ فیض حاصل کر لیں۔ یوں ہی علماء کی بڑی تعداد اپنا وقت سوشل میڈیا میں صرف کر رہی ہے حالانکہ عالم و مفتی سبھی کو مسلسل مطالعے کی ضرورت ہوتی ہے، اگر یہ مطالعہ سے تھوڑا بھی پیچھے ہٹتے ہیں تو ان میں علمی کمزوری آنا شروع ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو اچھے اور منجھے ہوئے عالم و مفتی ہوتے ہیں تو وہ سوشل میڈیا کو ٹائم نہیں دیتے بلکہ وہ اس ڈر سے بچ کر رہتے ہیں کہ اگر اس کو منہ لگایا تو گلے پڑ جائے گا، انگلی پکڑائی تو ہاتھ پکڑ لے گا اور پھر علمی مشاغل جاری رکھنے میں دشواری ہوگی۔

عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار

عوام میں بھی جو سوشل میڈیا میں مصروف رہتے ہیں تو وہ غور کر لیں کہ اس کے سبب نہ نماز میں دل لگتا ہے، نہ تلاوت اور اوراد و وظائف کے لیے وقت ملتا ہے۔ لوگ مجبوراً نوکری کرنے تو جاتے ہیں لیکن دورانِ کام بھی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ سے حادثات بھی ہوتے ہیں جس کے سبب لوگوں کی جانیں ضائع ہو جاتی ہیں۔ جن کی سیکورٹی کی نوکری ہوتی ہے تو وہ بھی دورانِ ڈیوٹی سوشل میڈیا پر لگے ہوتے ہیں۔ سیکورٹی پر مامور افراد کے دورانِ ڈیوٹی موبائل استعمال کرنے کا رجحان میں نے ایک ترقی یافتہ ملک میں بھی دیکھا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کئی اداروں میں ملازمین سے دورانِ ڈیوٹی موبائل فون لے کر جمع کر لیے جاتے ہیں۔ بہر حال اگر آپ کچھ بننا چاہتے ہیں تو اس سوشل میڈیا اور نیٹ سے جان چھڑا کر اپنے آپ کو اللہ پاک کی عبادت میں لگا دیں جو دنیا میں ہمارے آنے کا مقصد ہے جیسا کہ پارہ 27 سورۃ الذریت کی آیت نمبر 56 میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِعِبَادَتِي﴾ ﴿ترجمہ کنزالایمان﴾: ”اور میں نے جن اور آدمی اتنے ہی (یعنی اسی لئے) بنائے کہ میری بندگی کریں۔“ لیکن بد قسمتی سے اب نماز پڑھنے کا موقع نہیں ملتا اور جب موقع ملتا ہے تو بدن نماز میں ہوتا ہے اور دل و دماغ سوشل میڈیا میں غوطے لگا رہے ہوتے ہیں۔ مسجد میں داخل ہونے کے بعد موبائل فون بند نہیں کیا جاتا، دورانِ نماز بھی فون کی گھنٹیاں بج رہی ہوتی ہیں اور لوگوں کی نماز میں خلل واقع ہو رہا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ بعض جگہ بڑے بوڑھے جلال میں آجاتے ہوں گے اور پھر مسجد میں خوب شور شرابا ہو جاتا ہو گا۔

ہیں۔ یہ کتاب مکہ مکرمہ زادہ اللہ شرفاً تعظیماً میں تصنیف ہوئی۔ (۱)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک کوثر کہنا کیسا؟

سوال: ہر چیز کا مالک اللہ پاک ہے، تو حوض کوثر بھی ایک چیز ہے اور وہ بھی آخرت کی تو اس کا مالک بھی اللہ پاک ہوا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کوثر کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: نبی پاک، صاحبِ لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مالک کوثر کہنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک کی تمام نعمتوں کے اللہ کی عطا اور اس کے مالک بنادینے سے مالک و مختار ہیں۔ اللہ پاک قرآن پاک میں فرماتا ہے: ﴿إِنَّا آتَيْنَاكَ الْكِتَابَ﴾ (پ ۳۰، الکوثر: ۱) ترجمہ کنز الایمان: ”اے محبوب! بے شک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔“ یہ اصول یاد رکھیے کہ جب بھی اللہ کے سوا کسی اور کی طرف ملکیت کی نسبت ہوگی تو مجازاً ہوگی کیونکہ حقیقتاً رب کریم ہی ہر چیز کا مالک ہے لیکن اس کی عطا سے بندوں کو بھی ملکیت اور تعریف کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ مثلاً آپ کرائے دار ہیں، جس کے مکان میں رہتے ہیں آپ اسے مالک مکان کہتے ہیں۔ اب اگر کوئی آپ سے پوچھے کہ بھائی! آپ کا مالک مکان کون ہے؟ تو اس سوال پر کیا آپ اس سے الجھنا شروع کر دیں گے کہ مالک تو ہر چیز کا اللہ ہے لہذا مالک مکان نہ بولوں۔ یقیناً ایسا وہی کرے گا جو شیطانی وساوس کے سبب سمجھ بوجھ سے عاری ہو گا۔

حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ ہے

بہت پرانی بات ہے کہ ایسے ہی وساوس میں مبتلا ایک شخص سے میری اسی عنوان پر بات چلی تو میں نے کہا: بے شک ہر چیز اللہ کی ہے: ﴿لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ (پ ۳، البقرہ: ۲۸۴) ترجمہ کنز الایمان: ”اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔“ لیکن مجازاً دوسرے کی طرف نسبت کر سکتے ہیں۔ اب یہ بات جب اس کو سمجھ نہ آئی تو میں نے پوچھا کہ زمین کس کی ہے؟ بولا: اللہ کی ہے۔ پوچھا: آسمان کس کا ہے؟ بولا: اللہ کا ہے۔ یوں میں پوچھتا گیا کہ یہ کس کا ہے وہ کس کا ہے؟ وہ جواب میں کہتا گیا کہ اللہ کا ہے۔ پھر میں نے اُس کی قلم یا کوئی چیز پکڑ لی اور پھر پوچھا: یہ کس کی ہے؟

اُس نے کہا: یہ میری ہے۔ میں نے کہا: یہ آپ کی کیسے ہو گئی؟ جب ہر چیز اللہ کی ہے تو یہ بھی اللہ کی ہے۔ بہر حال حقیقت میں ہر چیز اللہ پاک کی ہی ہے، حقیقی مالک وہی ہے، جب اس نے ہمیں کسی چیز کا مالک بنایا تو ہم اس چیز کے مجازی مالک ہوئے۔ اب ہم اس چیز کو شریعت کے دائرے میں رہ کر استعمال کر سکتے ہیں۔ ہم شریعت کے پابند ہیں، اس چیز کو اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے احکام کے مطابق ہی استعمال کریں گے۔ مثلاً میرا پیالہ ہے، میں اسے خرید کر لایا ہوں۔ اب میں اس کا مالک ہوں۔ چاہے تو اس میں پانی پیو یا کسی کو تحفہ دوں یا کسی کو بیچ دوں۔ اس طرح کے بہت سے تصرفات میں کر سکتا ہوں۔

مالک ہونے کے باوجود ہمارے تصرفات محدود ہیں

یاد رکھیے! جن چیزوں کا ہمیں مالک بنایا گیا ہے ان میں بھی ہم ہر قسم کا تصرف اب بھی نہیں کر سکتے مثلاً میں پیالے کا مالک ہوں تو اسے زمین پر مار کر توڑ نہیں سکتا۔ اگر ایسا کیا تو گناہ گار ہو جاؤں گا اس لیے کہ بلا حاجت پیالہ توڑنے کی مجھے اجازت نہیں ہے۔ یوں ہی میری انگلی ہے، میں اپنی اس انگلی کا مالک ہوں لیکن اس انگلی سے کسی کی آنکھ پھوڑ دینے، کسی کو خواہ مخواہ اشارہ کر کے تنگ کرنے یا بلڈ سے اپنی اس انگلی کو کاٹ دینے کی اجازت نہیں کہ ایسا کرنا گناہ ہے۔ ہم ان چیزوں کے Limited (یعنی محدود) مالک ہے، Unlimited (یعنی غیر محدود) مالک نہیں۔ ہم وہی تصرف کر سکتے ہیں جس کا شریعت نے ہمیں اختیار دیا ہے۔ حقیقی مالک اللہ پاک ہی ہے وہ اپنی ملکیت میں جیسا چاہے تصرف فرمائے۔

نبی رحمت مالک کو ثروت و جنت ہیں

حوض کوثر کا بھی حقیقی مالک اللہ پاک ہی ہے، اس بات میں کوئی شک نہیں لیکن جب اس نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھی اس کا مالک بنا دیا تو اب آپ کو مالک کوثر کہنے میں خرچ نہیں۔ جب ایک عام شخص مالک دکان، مالک مکان اور دیگر چیزوں کا مالک ہو سکتا ہے تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کوثر کیوں نہیں ہو سکتے بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شان تو یہ ہے کہ آپ مالک جنت بھی ہیں۔ جس کو چاہیں گے شفاعت کر کے جنت میں داخلہ دلوائیں گے۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مالک جنت کہنے میں بھی کوئی خرچ نہیں۔ جب لوگ پلاٹوں، کھیتوں اور باغوں کے مالک ہو سکتے ہیں

تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی حوضِ کوثر اور باغِ جنت کے مالک ہو سکتے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اللہ پاک نے حوضِ کوثر اور باغِ جنت کا مالک بنایا ہے۔ البتہ ان پر آپ کا تَصَرُّف اور قبضہ قیامت کے دن ہو گا۔ جب آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے شبِ معراج حوضِ کوثر کا مشاہدہ فرمایا اس کی خوشبو، رنگت اور حسین منظر ملاحظہ فرمایا تو حضرت جبریل سے پوچھا: اے جبریل! یہ کیا ہے؟ عرض کی: یہ وہ کوثر ہے جو اللہ پاک نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرمایا ہے۔^(۱) ہمارے آقا و مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو ہماری جانوں کے بھی مالک ہیں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہمیں اِس پر فخر ہے کہ ہم آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اُمّتی اور غلام ہیں۔

اللہ اللہ شہ کونین جلالت تیری
فرش کیا عرش پہ جاری ہے حکومت تیری (ذوقِ نعت)
مالک کونین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں
دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں
میں تو مالک ہی کہوں گا کہ ہو مالک کے حبیب
یعنی محبوب و مُحب میں نہیں میرا تیرا (حدائقِ بخشش)

جُلُوسِ میلاد کے لیے کتنے افراد ہونے چاہیے؟

سوال: جُلُوسِ میلاد منانے کے لیے کتنے افراد کا ہونا ضروری ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)
جواب: جُلُوسِ میلاد ایک بندہ بھی نکال سکتا ہے۔ میں نے خود اکیلے بھی جُلُوس نکالا ہے۔ گھر کی چار دیواری میں جھنڈا لے کر نعت شریف پڑھتے پڑھتے جُلُوسِ میلاد کی اپنی حسرت پوری کی ہے۔

دل میں ہو یاد تری گوشہ تنہائی ہو
پھر تو خلوت میں عجب انجمن آرائی ہو (ذوقِ نعت)

سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا

سوال: لوگ کہتے ہیں کہ سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نہیں تھا لیکن میں کہتا ہوں کہ سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ساری دنیا پر ہے، آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: میرے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جسمِ مبارک کا سایہ نہیں تھا۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ ہم پر یا سارے عالم پر سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ہے تو یہ مجازاً اور بطورِ استعارہ کہا جاتا ہے۔ استعارہ کا مطلب یہ ہے کہ لفظ کے ظاہری معنی چھوڑ کر کوئی اور معنی مراد لیے جائیں جیسا کہ ہم کہتے ہیں کہ ہم پر سرکارِ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ ہے اور مراد یہ ہوتی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی مدد اور حمایت ہمیں حاصل ہے اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام ہمیں اپنی پناہ میں لیے ہوئے ہیں۔

ہم ان کے زیر سایہ رہتے ہیں جن کا سایہ نظر نہیں آتا

جھولیاں بھرتی جاتی ہیں مگر دینے والا نظر نہیں آتا

میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بے سایہ ہیں مگر سائبانِ عالم ہیں۔ سائبان کے معنی ہیں ”سایہ ڈالنے والا“ اس لیے لوگ سایہ حاصل کرنے کے لیے جو چھپر بناتے ہیں اُسے سائبان بولتے ہیں کہ وہ بھی سایہ ڈالتا ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ سایہ میرے بیکر کا نہ تھا

میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پ ہے سایہ تیرا

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دھوپ میں جب قدم رنج فرماتے تو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا سایہ نظر نہ آتا تھا۔ اگر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ ہوتا تو اس پر لوگوں کے پاؤں پڑنے کا اندیشہ تھا اس لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ ہی نہیں تھا اور سایہ نہ ہونا آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا معجزہ ہے۔ میرے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سایہ اس لیے بھی نہیں تھا کہ آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نور ہیں اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔

نورِ انبیتِ مصطفیٰ کا ثبوت

سوال: کیا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نورانیت کا ذکر قرآنِ پاک میں ہے؟^(۱)

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

جواب: جی ہاں! پارہ 6 سورہ مائدہ کی آیت نمبر 15 میں اللہ پاک کا ارشاد نور بار ہے: ﴿قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔“ اس آیت مبارکہ کے تحت حضرت سیدنا امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری (ان کا سال وفات 310 سن ہجری ہے، یعنی یہ ایک ہزار سال سے بھی پہلے کے بزرگ ہیں۔)، حضرت سیدنا امام ابو محمد حسین بغوی (سال وفات 510 سن ہجری)، حضرت سیدنا امام فخر الدین رازی (سال وفات 606 سن ہجری)، حضرت سیدنا امام ناصر الدین عبد اللہ بن عمر بیضاوی (سال وفات 685 سن ہجری)، حضرت سیدنا علامہ ابو البزکات عبد اللہ نسفی (سال وفات 710 سن ہجری)، حضرت سیدنا علامہ ابو الحسن علی بن محمد خازن (سال وفات 741 سن ہجری) اور حضرت سیدنا علامہ امام جلال الدین سیوطی شافعی (سال وفات 911 سن ہجری) رحمۃ اللہ علیہم کثیر مفسرین نے ارشاد فرمایا کہ اس آیت مبارکہ میں موجود لفظ ”نور“ سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارک ہے۔

نورِ انبیتِ مصطفیٰ بزبانِ صحابہ

سوال: کیا صحابہ کرام اور بزرگانِ دین رضوان اللہ علیہم اجمعین بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور ہونے کے قائل تھے؟^(۱)

جواب: جی ہاں! حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے مبارک دانتوں میں کشادگی تھی، جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفتگو فرماتے (یعنی بات چیت کرتے) تو ان میں سے نور دکھائی دیتا تھا۔^(۲) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسکراتے تو درود یوار روشن ہو جایا کرتے۔^(۳) حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ نے سب سے پہلی تخلیق کے متعلق جب سوال کیا (کہ سب سے پہلے کس چیز کو پیدا کیا گیا؟) تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے جابر! اللہ پاک نے تمام مخلوق سے پہلے تیرے نبی کے نور کو پیدا فرمایا۔^(۴)

- ① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی نذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت و اہل بیت علیہم السلام کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی نذکرہ)
- ② مواہب اللدنیۃ، المقصد الثالث، الفصل الاول، ۱۷/۲۔
- ③ شفاء، الباب الثانی فی تکمیلِ محسناتہ، ۶۱/۱۔
- ④ الجزء المفقود من المصنف عبد الرزاق، کتاب الایمان، باب فی تخلیق نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم، ص ۶۳، حدیث: ۱۸۰۔

نورِ انبیتِ سید المرسلین بزبانِ بزرگانِ دین

حضرت سیدنا علامہ قاضی عیاض مالکی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (جنہوں نے 544 سنِ ہجری میں وفات پائی) فرماتے ہیں: حضورِ انور

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا سایہ سورج چاند کی روشنی میں زمین پر تشریف نہیں لاتا تھا کیونکہ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نور ہیں۔^(۱)

شراحِ بخاری حضرت سیدنا امام احمد بن محمد قسطلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه (جنہوں نے 923 سنِ ہجری میں وفات پائی) فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جب نبی کریم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نور کو پیدا فرمایا تو اسے حکم فرمایا کہ تمام انبیاء کے نور کو دیکھو پھر اللہ پاک نے تمام انبیاء کے نور کو ہمارے نبی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کے نور سے ڈھانپ دیا۔ انہوں نے عرض کی: مولیٰ کس کے نور نے ہمیں ڈھانپ لیا؟ اللہ پاک نے فرمایا: هَذَا نُورُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَبْدِ اللهِ یعنی یہ عبد اللہ کے بیٹے محمد صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا نور ہے۔^(۲)

حضرت سیدنا امام زین العابدین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: رحمتِ عالم صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا: میں آدم عَلَیْہ السلام کی تخلیق (یعنی ان کے پیدا ہونے) سے 14 ہزار سال پہلے اللہ پاک کے ہاں نور تھا۔^(۳) یہ صدیوں پرانے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہم کے حوالے ہیں جو پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو نور مانتے تھے۔ اب شیطان نے لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالنا شروع کر دیئے ہیں اور لوگوں نے اختلاف شروع کیا ہے اور بعض لوگ ان وسوسوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ پہلے اختلاف نہیں تھا اور سب سرکارِ عالی و قارِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو نور مانتے تھے، اس لیے ان کے ایمان بھی نور نور تھے۔

نور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں

سوال: حضورِ انور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نور بھی ہیں اور بشر بھی، کیا نور اور بشر دونوں ایک ساتھ جمع ہو سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! مشہور مفسر، حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه فرماتے ہیں: حضور صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بشر (یعنی انسان) بھی ہیں اور نور بھی یعنی نوری بشر ہیں۔ ظاہری جسم شریف بشر ہے اور حقیقت نور ہے۔^(۴) یاد رہے کہ نور

① شفاء، الباب الرابع فی ما اظهرہ اللہ... الخ، فصل ومن ذلک ما اظهرہ... الخ، ۱/۳۶۸۔

② مواہب اللدنیۃ، المقصد الاول، تشریف اللہ تعالیٰ لہ، ۱/۳۳۔

③ سبل الہدیٰ، الباب الاول فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ بکونہ اول الانبیاء، خلقاً، ۱/۶۹۔

④ رسائل نعیمیہ، رسالہ نور، ص ۳۹-۴۰۔

اور بشر ایک دوسرے کی ضد (یعنی ایک دوسرے کا الٹ) نہیں کہ ایک جگہ جمع نہ ہو سکیں۔ حضرت جبریل علیہ السلام نوری مخلوق ہونے کے باوجود حضرت سیدتنا بی بی مریم رحمہا اللہ عنہا کے سامنے انسانی شکل میں جلوہ گر ہوئے تھے جیسا کہ پارہ 16 سورہ مریم کی آیت نمبر 17 میں ارشاد ہوتا ہے: ﴿فَأَمْرٌ سَلَّمَ إِلَيْهَا رُوحًا فَفَتَلَّ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”تو اس کی طرف ہم نے اپنا روحانی بھیجا وہ اس کے سامنے ایک تندرست آدمی کے روپ میں ظاہر ہوا۔“ نیز حضرت مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَام بشری صورت میں حضرت سیدنا مومنوں کیلئے اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوئے (1)۔ (2)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟

سوال: کیا ہم سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ کا بندہ کہہ سکتے ہیں؟ (ہند سے سوال)

جواب: سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ پاک کے خاص بندے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر اقبال کا شعر ہے:

عَبْدٌ وَیْکَرُ عَبْدُکَ خِزْیَہٗ دِکَرُ

اِس سِرَاطِ اِنْتِظَارِ اَوْ مُنْتَظَرِ (3)

سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عبد (یعنی بندے) ہیں مگر عام بندوں کی طرح نہیں بلکہ ”عَبْدُکَ“ یعنی اللہ پاک کے خاص بندے ہیں لہذا ان معنوں پر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک کا بندہ خاص کہنے میں حرج نہیں۔

کیا مَدَنی مَنے بھی ہفتہ وار رسالے کی کارکردگی پیش کریں؟

سوال: اگر مَدَنی مَنے بولتا رسالہ سُن لیں تو کیا وہ بھی اپنی کارکردگی پیش کریں؟

جواب: اگر مَدَنی مَنے اتنے سمجھ دار ہیں کہ بولتا رسالہ میں جو کچھ بیان کیا جا رہا ہے انہیں کافی حد تک اس کی سمجھ پڑتی ہے تو اس صورت میں اُن کا کارکردگی دینا اچھی بات ہے۔ کارکردگی جتنی زیادہ بڑھے گی اتنی ہی زیادہ ذمہ داران کی حوصلہ

① بخاری، کتاب الجنائز، باب من احب الدفن فی الارض... الخ، ۱/۴۵۰۔

② جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بشریت کا مطلقاً انکار کرے وہ کافر ہے اور جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نورانیت کا انکار کرے وہ خود کافر ہے اور دوسروں کو کافر کہتا ہے۔ (العقائد والمساکن (عربی و اردو)، ص ۶۱-۱۰۲)

③ یعنی عبد اور ہے عَبْدُکَ اور یہ سراسر انتظار ہے اور وہ خود منتظر۔ (شعبہ فیضان مَدَنی مذاکرہ)

افزائی ہوگی اور دوسروں کو بھی ترغیب ملے گی کہ آخر کوئی بات تو ایسی ہے کہ جس کے باعث لاکھوں لوگ ہفتہ وار مدنی رسالہ پڑھ اور سن رہے ہیں لہذا میں کیوں پیچھے رہوں اب میں بھی مدنی رسالہ پڑھوں یا سنوں گا۔ اگر مدنی مئے بولتا رسالہ بالکل ہی نہ سمجھ پائیں بس خالی آواز ان کے کانوں میں جاری ہو یا جو مدنی متناصرف انگلش سمجھتا ہے وہ اردو میں بولتا رسالہ سننے اور جو صرف اردو سمجھتا ہے وہ انگلش میں بولتا رسالہ سننے تو ایسی صورت میں کارکردگی نہ دی جائے۔

سامان توڑنے والے مزدور گناہ گار ہوں گے

سوال: ہم مزدور جب لوگوں کا سامان اٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ رکھتے ہیں تو ایک ایک چیز اٹھا کر رکھنے سے ہمارا وقت بہت ضائع ہوتا ہے، اس لیے ہم جلدی جلدی اکٹھا سامان اٹھا کر رکھتے ہیں جس کے باعث کچھ سامان ٹوٹ پھوٹ جاتا ہے تو کیا اس صورت میں ہم گناہ گار ہوں گے؟

جواب: مزدور اگر جلد بازی میں سامان توڑیں گے تو گناہ گار ہوں گے، ان پر توبہ واجب ہو جائے گی اور جس کا جتنا نقصان کیا بطور تاوان اُسے اتنے نقصان کی رقم دینی پڑے گی۔ اب سامان کی حفاظت کا ایک طریقہ یہ بھی چل پڑا ہے کہ سامان والے ڈبے (Carton) پر کانچ کی بوتل یا جام کی تصویر بنادی جاتی ہے جو اس بات کی نشانی ہوتی ہے کہ اس میں نازک چیزیں ہیں اسے بھینکنا نہیں بلکہ اطمینان سے رکھنا ہے۔ اب لوگ جان بوجھ کر ہر ڈبے (Carton) پر یہ تصویر بنا دیتے ہوں گے چاہے اُس میں نازک سامان ہو یا نہ ہو اور مزدور بھی سمجھ جاتے ہوں گے کہ اس ڈبے (Carton) میں نازک سامان نہیں ایسے ہی بوتل یا جام کی تصویر بنادی گئی ہے تو یوں بوتل یا جام کی تصویر بنانے کا بھی مزدوروں پر اثر نہیں ہوتا۔ بہر حال کسی کے مال کو ہرگز نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر سامان کے ڈبے (Carton) آپ کے لیے آئیں اور آپ کو پتا ہو کہ ان میں کانچ کے عمدہ عمدہ پیالے ہیں تو آپ انہیں بڑے اطمینان اور نزاکت کے ساتھ اٹھا کر رکھیں گے کہ کہیں ٹوٹ نہ جائیں تو پھر آپ دوسروں کے مال کے ساتھ اتنی بے رحمی کیوں کرتے ہیں۔

پیارے آقا کی ولادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟

سوال: سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا فجر کے بعد؟

جواب: پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا وقت، رات کا بالکل آخری حصہ اور صبح کے شروع کا وقت تھا، یعنی رات جا رہی تھی اور صبح آرہی تھی اور یوں رات کو بھی نوازا گیا اور صبح کو بھی مُشْرِف فرمایا گیا۔^(۱)

جانور پودا کھا جائیں تو پودا لگانے والا گناہ گار نہیں

سوال: اگر میں کوئی پھل دار یا عام درخت کا پودا لگاؤں اور پانی وغیرہ دیکھ بھال کے ذریعے اس کی پرورش بھی کروں پھر تین چار ماہ بعد جب وہ درخت تھوڑا بڑا ہو جائے اور اسے کوئی جانور کھا کر ختم کر دے تو اس صورت میں مجھے کوئی گناہ ملے گا؟ (خُصُوصی اسلامی بھائی کا سوال۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں گونگے بہرے اور ناپید افراد کو خُصُوصی اسلامی بھائی کہا جاتا ہے۔)

جواب: اگر آپ نے کوئی پودا لگایا اور جانور اُسے کھا گئے تو آپ کو ثواب ملے گا کیونکہ یہ صدقہ ہے اور صدقہ ثواب کا کام ہے۔

جشنِ ولادت کے جھنڈے کب اُتارے جائیں؟

سوال: جشنِ ولادت کے موقع پر ہم اپنے گھروں پر جو جھنڈے لگاتے ہیں انہیں کب اُتاریں؟ (خُصُوصی اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: جشنِ ولادت کے موقع پر جو جھنڈے لگائے جاتے ہیں یہ 25 صَفَرُ النُّظْمِ سے پہلے پہلے لگا دیئے جائیں تاکہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا عُرْسِ مُبَارَک بھی اِس میں آجائے اور پھر حضورِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی گیارہویں شریف کا دن گزار کر ان جھنڈوں کو اُتار کر احتیاط کے ساتھ رکھ لیا جائے تاکہ آئندہ سال کام آسکیں۔ اگر ان جھنڈوں کو سارا سال لگا رہنے دیں گے تو پھر ان کی طرف کوئی توجہ نہیں دے گا اور یہ دھوپ اور ہوا کی وجہ سے شہید ہو کر زمین پر تشریف لے آئیں گے۔

کیا ہم جھنڈے گرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے؟

سوال: ہم موٹر سائیکل، گاڑی اور گھروں وغیرہ پر جھنڈے لگاتے ہیں، اگر وہ ہوا کی وجہ سے گر جائیں اور ہمیں پتہ نہ چلے تو کیا اِس صورت میں ان کی بے اُذنی کا گناہ ہمیں ملے گا؟ (خُصُوصی اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: یہ جھنڈے مضبوط لگائے جائیں تاکہ جھنڈا ضائع ہونے کی صورت میں جو مالی نقصان ہو گا اس سے بچا جا

سکے۔^(۱) بہر حال اب اگر کسی نے اپنے طور پر جھنڈا مضبوط لگایا مگر وہ گر کر ضائع ہو گیا تو گناہ نہیں ہو گا کیونکہ بندے کی کوشش کے باوجود بہت ساری چیزیں ضائع ہو ہی جاتی ہیں۔

خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟

سوال: انسان جب خوشی کا ٹھوکر کرتا ہے تو اس کے سب غم دور ہو جاتے ہیں، تو جب تمام نبیوں کے سردار، محبوب پروردگار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو ہر طرف خوشیاں ہی خوشیاں آگئیں، اب اس پُر مسرت موقع پر خوشی منانے کے بجائے آنسو بہانا کیسا ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: خوشی کے موقع پر آنسو بہانے کو یوں سمجھیے جیسے کسی کے والد صاحب کافی عرصے بعد بیرون ملک سے واپس آئیں تو عین ممکن ہے اپنے والد صاحب کو اتنے عرصے بعد دیکھ کر ان کے بچوں اور دیگر گھر والوں کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑیں۔ اب اگر کوئی ان کے گھر والوں سے کہے کہ یہ تو خوشی کا موقع ہے اتنے عرصے بعد تمہارے والد صاحب واپس آئے ہیں اور تم لوگ آنسو بہا رہے ہو، تو یقیناً ایسی بات کرنے والا غلط فہمی کا شکار ہو گا کیونکہ اپنے والد صاحب کو کافی عرصے بعد دیکھنے کی وجہ سے ان کا آنسو بہانا خوشی کی وجہ سے ہے، یہ خوشی کے آنسو ہیں۔ اسی طرح غم کے آنسو بھی ہوتے ہیں مثلاً جب یہی والد صاحب واپس بیرون ملک جانے لگتے ہیں تو اس وقت بھی ان کے بچوں اور دیگر گھر والوں کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں۔

بہر حال یہ ضروری نہیں کہ ہمیشہ غم کی وجہ سے ہی آنسو نکلیں بلکہ بعض اوقات خوشی و مسرت کی وجہ سے بھی آنسو نکل آتے ہیں۔ جیسے میں جب مَدِیْنَتُہٗ مُنَوَّرَہٗ زَاہَا اللہُ شَرَفَاؤُ تَغْنِیْمَا سے واپسی ہو رہی تھی تو اس وقت بھی رو رہا تھا۔

مدینہ پہنچے تو ساتھ آیا غم جدائی کا
ہم اٹک بار ہی پہنچے تھے اٹک بار ہی چلے

①..... جھنڈے لگے رہنے کا ذورانیہ کم و بیش ڈیڑھ ماہ پر مشتمل ہے لہذا جہاں جھنڈے لگائے جائیں ان کی دیکھ بھال بھی کی جائے۔ اگر گرہیں کمزور پڑ گئی ہوں تو دوبارہ مضبوط کر دی جائیں۔ (دارالافتاء اہلسنت)

کیا 12 ربيع الاول کے دن کام پر جاسکتے ہیں؟

سوال: اگر آفس میں کوئی آرجنٹ کام ہو تو 12 ربيع الاول کے دن کام پر جاسکتے ہیں؟

جواب: 12 ربيع الاول اور عیدین (یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ) کے دن مسلمانوں کی اکثریت چھٹی کرتی ہے، اگر کوئی ان دنوں میں بھی چھٹی کرنے کے بجائے کام کاج کرتا ہے تو یہ منع نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے جو مسلمان غیر مسلموں کے پاس نوکریاں کرتے ہوں وہ انہیں ان دنوں کی چھٹیاں نہ دیتے ہوں اور انہیں کام کرنا پڑتا ہو تو وہ کام کر سکتے ہیں۔ یوں ہی بعض مسلمان بھی اپنے ملازمین کو ان دنوں کی چھٹی نہیں دیتے کیونکہ عیدین اور 12 ربيع الاول کے دن ان کا کام مزید بڑھ جاتا ہے۔ جیسے بقرہ عید کے دنوں میں گوشت فروشوں کی چھٹی نہیں ہوتی کہ اس دن یہ لوگ زیادہ مصروف ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح جانور بیچنے والے بیوپاری بھی بقرہ عید کے دنوں میں چھٹی نہیں کرتے۔ یوں ہی عیدین میں مٹھائیوں اور جنرل اسٹور والوں کا کام بھی بہت زیادہ ہوتا ہے تو وہ بھی چھٹی نہیں کرتے۔ نیز جو لوگ بچوں کے کھلونے وغیرہ فروخت کرتے ہیں ان کی بھی عیدین وغیرہ کی چھٹی نہیں ہوتی کہ یہی ان کی خاص کمائی کے ایام ہوتے ہیں۔

نزلے کے باعث آنکھوں سے بہنے والے پانی کا حکم

سوال: نزلے زکام کی وجہ سے آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کا کیا حکم ہے؟

جواب: یہ آنسو پاک ہوتے ہیں۔

ہر مخالفت کا جواب مدنی کام ہے

سوال: کیا آپ نے کبھی ایسا فرمایا ہے کہ اگر کوئی میری مخالفت کرے تو میرا مرید اس کی مخالفت نہ کرے؟ اگر میرے

کسی مرید نے میری مخالفت کی تو اس کی بیعت ٹوٹ جائے گی؟

جواب: میں یہ کہتا ہوں کہ ہر مخالفت کا جواب مدنی کام ہے لہذا میری مخالفت کرنے والوں سے لڑائی جھگڑا کرنے کی

ضرورت نہیں ہے بلکہ ان کی مخالفت کے جواب میں صبر کیا جائے اور اپنے کام سے کام نہ رکھا جائے۔ دعوت اسلامی کا مدنی

ماحول ہمیں لڑائی جھگڑا نہیں سکھاتا اور نہ ہی ہمارا مدنی مرکز اس پر اکساتا ہے۔ یاد رکھیے! دعوت اسلامی ایک سمندر ہے اور

سمندر میں مچھلیاں، کیڑے اور سانپ وغیرہ سب چیزیں ہوتی ہیں۔ یوں ہی دعوتِ اسلامی میں بھی ہر طرح کا شخص آتا ہے جو بازار سے عمامہ خرید لیتا ہے اور داڑھی بڑھا کر دعوتِ اسلامی والوں کا روپ دھار لیتا ہے، لیکن جب اسے غصہ آتا ہے تو آستینیں چڑھا کر لڑائی جھگڑا کرنے تک سے گریز نہیں کرتا بلکہ بسا اوقات ایسا شخص حالات کی سنگینی کے وقت توڑ پھوڑ کرنے اور نعرے بازی کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔ جب وہاں سے فارغ ہوتا ہے تو پھر دعوتِ اسلامی والوں میں گھل مل جاتا ہے ایسوں کو ہر گز دعوتِ اسلامی والا نہیں کہا جائے گا۔ حقیقی دعوتِ اسلامی والے اور بڑی سطح کے ذمہ داران سمجھ دار ہوتے ہیں ان سے ایسے کاموں کی اُمید نہیں کی جاسکتی۔

پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے

رہی بات میری مخالفت کرنے سے میرے مرید کی بیعت ٹوٹنے کی تو اس حوالے سے فتاویٰ رضویہ شریف میں یہ جُزیئہ موجود ہے: جو اپنے پیر کی گستاخی کرتا ہے اُس کی بیعت ٹوٹ جاتی ہے۔ لہذا پیر کی گستاخی ارتدادِ بیعت کا سبب ہے۔^(۱) ہاں اگر مرید نے اپنے پیر کی مخالفت نہیں کی بلکہ پیر کی مخالفت کرنے والے کی مخالفت کی تو اس مرید کی بیعت نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اس نے اپنے پیر کی گستاخی نہیں کی بلکہ اس شخص کی گستاخی کی ہے جس نے اس کے پیر کو کچھ کہا۔ بہر حال میں نے کبھی بھی ایسی بات نہیں کی کہ میرا مرید میرے کسی مخالف کے خلاف کچھ کر بیٹھے تو اس کی بیعت ٹوٹ جائے گی، اگرچہ میری طرف سے کسی بھی مرید کو میرے مخالف کے خلاف ایسا اقدام کرنے کی اجازت نہیں۔

لنگر لٹاتے وقت بھی رزق کا احترام کیجیے

سوال: رَبِیعُ الْأَوَّل شریف میں جلوس کے موقع پر بطور لنگر لوگ کھانے پینے کی اشیاء تقسیم کرتے ہیں جو بعض اوقات زمین پر گر جاتی ہیں اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: جلوس وغیرہ کے موقع پر لنگر میں کھانے پینے کی چیزیں اس طرح لٹانا کہ نیچے گریں، قدموں تلے آئیں اور رزق ضائع ہو یہ ناجائز ہے۔

عشقِ رسول کی علامات

سوال: سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عشق و محبت کی کیا علامت ہے؟

جواب: سرکارِ عالی و قارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی علامات کی ایک طویل فہرست ہے۔ چنانچہ اسی (۴۴۰) کے ماہِ ربیعُ الاول شریف کے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے صفحہ نمبر 31 پر ہے: عاشقِ رسول کی کچھ علامات و نشانیاں ہوتی ہیں ہمیں اپنے اندر ان نشانیوں کو تلاش کرنا چاہیے وہ یہ ہیں: (1) عاشقِ رسول اپنے محبوبِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بے انتہا تعظیم و تکریم کرتا ہے (2) وہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کثرت سے کرتا ہے (3) وہ ان پر کثرت سے دُرود و سلام پڑھتا ہے (4) وہ اپنے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان و عظمت سن کر خوش ہوتا ہے، وہ چاہتا ہے کہ مزید شان سامنے آجائے (5) وہ اپنے مقدس و مطہر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عیب سننا ہرگز گوارا نہیں کرتا کیونکہ جب عیب زدہ محبوب کا عیب لوگ نہیں سنتے تو پھر جو ہستی ہر طرح کے ظاہری و باطنی عیب سے پاک ہو تو اس کا عیب کیسے سنا جاسکتا ہے؟ (6) وہ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کا شوق رکھتا ہے (7) اپنے محبوبِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیاروں یعنی صحابہ و اہل بیت سے محبت کرتا ہے (8) محبوبِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبتوں سے پیار کرتا ہے (9) پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں سے نفرت و عداوت رکھتا ہے (10) عاشقِ رسول اپنے محبوبِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و اتباع کرتا ہے۔ آخر کار جس مسلمان کے دل میں عشقِ رسول کی شمع روشن ہو جاتی ہے وہ محبتِ رسول کے جامِ پی لیتا ہے وہ شب و روز اسی محبت میں گزارتا ہے اور عشقِ رسول کی لازوال لذت سے آشنا ہو جاتا ہے۔ تو پھر بقول اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ وہ اپنی زبانِ حال و قال سے یہی کہتا نظر آئے گا: ^(۱)

جان ہے عشقِ مصطفیٰ روزِ فزوں کرے خُدا

جس کو ہو درد کا مژہ نازِ دوا اُٹھائے کیوں (حدائقِ بخشش)

لفظ ”سید“ کا دُرُست تلفُّظ کیا ہے؟

سوال: لفظ سید یا کے زیر کے ساتھ دُرُست ہے یا زبر کے ساتھ؟

جواب: لفظ سَیِّد کا اصل تَلَفُّظ یا کے زیر کے ساتھ ہے لیکن اُردو میں یا کے زبر کے ساتھ عام ہو چکا ہے تو یہ بھی دُرُست ہو گا کیونکہ قاعدہ ہے غَلَطُ الْعَامِ فَصِیْحٌ۔ جیسے اُردو میں عظمت کی ”ظ“، برکت کی ”ر“ اور رمضان کی ”م“ پر زبر ہے مگر لوگ ان تینوں (یعنی ظ، ر اور م) کو ساکن کر کے پڑھتے ہیں حالانکہ رَمَضَانَ کی میم پر تو قرآن کریم میں زبر آیا ہے۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ جو قرآنی الفاظ ہوں انہیں اسی طرح پڑھا جائے جیسے قرآن کریم میں آئے ہیں۔ لیکن اس کے باوجود کوئی اُردو زبان میں ان الفاظ کی حرکت بدل کر پڑھتا ہے جسے اُردو کے ماہرین دُرُست کہتے ہیں تو پڑھنے میں حَرَج نہیں۔ لفظ سَیِّد بھی ان ہی حروف میں سے ہے کہ اُردو لغت کے ماہرین اسے یا کے زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اسی طرح لفظ میت کی یا اور قیامت کے قاف کو زبر کے ساتھ پڑھتے ہیں اور یہی لوگوں میں عام بھی ہے، لہذا ان کو اُردو زبان کے اعتبار سے قبول کر لیا جائے گا حالانکہ ان میں زبر کے بجائے زیر دُرُست ہے۔

مسجدِ ضرار کیوں ڈھائی گئی؟

سوال: مسجدِ ضرار کو مسجد کا درجہ کیوں نہیں دیا گیا اور اللہ پاک نے اسے توڑنے کا حکم کیوں دیا؟

جواب: اس کو منافقین نے مسجدِ قُبا کے مقابلے میں بنایا تھا تو اس کی عمارت مسجد کے حکم میں تھی ہی نہیں صرف اس جگہ کا نام انہوں نے مسجد رکھ دیا تھا اور کسی جگہ کا نام مسجد رکھنے سے وہ مسجد نہیں ہو جاتی۔ جیسے اگر کوئی شخص شراب کا نام جو کا پانی یا شربت رکھ دے تو وہ حلال نہیں ہوگی، اسی طرح کسی جگہ کا نام مسجد رکھنے سے وہ مسجد نہیں ہوگی، اسی وجہ سے اسے توڑنے کا حکم دیا گیا۔ اگر آج بھی کوئی شخص کسی مسجد کے نمازی توڑنے کی نیت سے مسجد بنائے اور پہلے سے بنی ہوئی مسجد والوں میں مذہبی خرابی نہ ہو اور نہ ہی کوئی ایسا عذر اور حاجت ہو جس کی وجہ سے ایک اور مسجد بنانے کی ضرورت ہو تو یہ نئی تعمیر کی جانے والی مسجد بھی مسجد نہیں ہوگی کیونکہ یہ مسجد اللہ پاک کے لیے نہیں بنائی جا رہی بلکہ مقابلے کے لیے تعمیر کی

جاری ہے تاکہ پہلے والی مسجد کو نقصان پہنچایا جائے۔^(۱) کیوں ہی اگر کوئی شخص کسی مدرسے کے مقابلے میں مدرسہ کھولتا ہے تاکہ وہاں کے طلباء اس کے مدرسے میں آجائیں اور یہ طلباء اس کی Gathering میں اضافے کا باعث ہوں حالانکہ پہلے سے تعمیر شدہ مدرسہ کسی صَحِيحُ الْحَقِیْقَةِ سُنّی کا ہے تو اس کے مقابلے میں بننے والا مدرسہ مدرسہ ضرار کہلائے گا۔^(۲)

اگر پہلے سے تعمیر شدہ مدرسے میں غلط عقائد و اعمال کی تعلیم دی جاتی ہے اور کوئی شخص طلباء کو ان سے بچانے کے لیے دُرست تعلیم دینے کی نیت سے مدرسہ کھولتا ہے تو یہ مدرسہ کھولنا بالکل دُرست ہے جبکہ کسی خطرناک فتنے فساد کا اندیشہ نہ ہو۔ فی زمانہ مقابلے بازی کا ماحول بن چکا ہے خواہ مخواہ مقابلوں کے لیے مدارس کھولے جاتے ہیں، حتیٰ کہ ایک دوسرے کے مدارس میں جاسوس بھیجے جاتے ہیں، کسی جگہ کوئی انجمن بنائے تو اس کے مقابلے میں انجمن بنائی جاتی ہے۔ یاد رکھیے! یہ سب مقابلے بازیاں اللہ پاک کو راضی کرنے والے کام نہیں ہیں۔



اصحابِ کہف کا کتابت میں داخل ہوگا

مشہور مُفسّر، حَکِیْمُ الْأُمَمِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: چند جانور جَنّت میں جائیں گے حضور (صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کی اونٹنی قصوا، اصحابِ کہف کا کُتّا، صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی اونٹنی، حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا دراز گوش جیسا کہ بعض روایات میں ہے، شیخ سعدی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں۔

سگ اصحابِ کہف روزے چند بچے نیکان گرفتِ مَرِّم شد

(یعنی چند روز اصحابِ کہف کی صحبت کی بَرکت سے ان کا کُتّا انسانی صورت میں داخلِ جَنّت ہوگا۔)

(مرآۃ الناجی، ۷/ ۵۰۱)

① فتاویٰ رضویہ، ۱۶/ ۴۴۰ ماخوذاً۔

② فتاویٰ رضویہ، ۲۳/ ۶۹۳ ماخوذاً۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

انتقال پر صبر کا طریقہ (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر صبح و شام دس دس بار دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

اجتماعِ میلاد کے چار شرکاء کی شہادت

سوال: سنا ہے کہ دعوتِ اسلامی کے تحت مَدِیْنَةُ الْاَوَّلِیَا ملتان شریف میں ہونے والے بڑی رات کے اجتماعِ میلاد میں شریک چار اسلامی بھائی کسی حادثے کے سبب جامِ شہادت نوش کر گئے ہیں؟ (۳)

جواب: جی ہاں! مَدِیْنَةُ الْاَوَّلِیَا ملتان شریف (پنجاب، پاکستان) میں ۱۴۴۰ سن ہجری کی بارہویں شب دعوتِ اسلامی کے تحت اجتماعِ میلاد کی ترکیب تھی۔ اس اجتماعِ میلاد میں مَدِیْنَةُ الْاَوَّلِیَا ملتان شریف کے علاقے سورج میانی سے تعلق رکھنے والا ایک قافلہ بھی حاضر ہوا۔ اسی قافلے میں اس علاقے کے پانچ اسلامی بھائی بھی تھے جن کا آپس میں فریڈ سرکل ہو گا۔ پانچوں مَدَنی ماحول سے وابستہ، مَدَنی کاموں میں حصہ لینے والے اور غالباً عطاری بھی تھے۔ بتایا گیا کہ ان میں ایک حافظِ قرآن بھی تھے۔ دورانِ اجتماع یہ بے چارے اٹھ کر باہر گئے۔ رات کے اندھیرے میں یہ پانچوں کہیں ٹرین کی پٹری پر جا بیٹھے۔

۱..... یہ رسالہ ۱۶ رَیْبَعُ الْاَوَّلِ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۴ نومبر ۲۰۱۸ کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۲..... مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسى، ۱۰/۱۲۳، حدیث: ۱۷۰۲۲۔

۳..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَعَالِیْہِہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اچانک ٹرین آئی تو ان میں سے ایک تو بچ گیا جو پٹری پر نہیں ہو گیا یا آگے پیچھے ہٹ گیا ہو گا لیکن باقی چاروں کے اوپر سے ٹرین گزر گئی، کسی کے ہاتھ کٹ گئے، کسی کی گردن کٹ گئی، اعضاء کے ٹکڑے ہو گئے اور چاروں بے چارے نوجوانی میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ حادثہ علاقہ انصاری چوک مَدِیْنَةُ الْاَوَّلِیَا (ملتان شریف) میں ہوا۔ وفات پانے والے چار اسلامی بھائیوں کے نام اور عمر کی تفصیل کچھ یوں ہے: محمد علی عطاری (عمر 18 سال)، عمیر عطاری بن محمد جاوید (عمر 19 سال)، حافظ محمد ذیشان عطاری بن خادم حسین (عمر 18 سال)، عبد الوہاب عطاری بن محمد رمضان (عمر 15 سال)۔

مرحومین کے لیے ایصالِ ثواب و دُعائے مَغْفِرَت

ان کے عزیز و اقربا سو گوار ہیں، ظاہر ہے بے چاروں پر قیامت ٹوٹ پڑی ہو گی بلکہ پورے علاقے میں کُہرام مچ گیا ہو گا۔ بتایا گیا ہے کہ چاروں جنازے اکٹھے اُٹھے اور لوگوں کا اتنا ازدحام تھا کہ نمازِ جنازہ کا تاریخی اجتماع ہوا۔ ہم سب دُعا گو ہیں: یا اللہ! تجھے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا واسطہ! عروم محمد علی، عمیر، حافظ ذیشان اور عبد الوہاب کو غریقِ رحمت فرما۔ اے اللہ! ان کے چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دے۔ پُروردگار! انہیں بے حساب مَغْفِرَت سے مُشرَّف فرما کر جن کا جشنِ میلاد منانے آئے تھے اسی میلاد والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا جَنَّتِ الْفَرَس دوس میں پڑوس عطا فرما۔ اَللّٰہُ الْعَلِیُّن! ان کے جو بھی سو گوار ہیں سب کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر آجِ عظیمِ مرحمت فرما۔ یا اللہ! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے فضل و کرم سے انہیں قبول کر کے اپنے کرم کے شایانِ شان اجر عطا فرما۔ یہ سارا ثواب جنابِ رسالت مآب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو عطا فرما۔ یوسیلہ رَحْمَةُ الرَّحْمٰنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم محمد علی، عمیر، حافظ محمد ذیشان اور عبد الوہاب سمیت ساری اُمت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مرحومین کے لَوَاحِقِیْن سے تَعَزِیْت

میں ان چاروں مرحومین کے سو گواران سے تَعَزِیْت کرتا ہوں۔ واقعی آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹے ہیں لیکن جتنا صدمہ زیادہ اتنا صبر دُشوار ہوتا ہے اور جتنا صبر دُشوار ہو گا، عمل دُشوار ہو گا تو اِنْ شَاءَ اللہ یہ قیامت کے دِن میزَانِ عمل (یعنی ترازو) میں اتنا ہی وزن دار ہو گا، اِنْ شَاءَ اللہ ثواب زیادہ ملے گا۔ اللہ کرے کہ سب لَوَاحِقِیْن کو صبر نصیب ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ ماں باپ کے لیے تو جوان موت ہے۔ ان بے چاروں کی جو کیفیات ہوں گی خود سمجھتے ہوں گے۔ بس آپ ہمت رکھیے اور یہ سوچ کر صبر کیجیے کہ اللہ پاک کی جو مرضی ہوئی وہ ہوا۔

ایصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلے میں سفر

ان مرحومین کے علاقے کے اسلامی بھائیوں سے خصوصاً اور مدینۃ الاولیاء ملتان شریف کے اسلامی بھائیوں سے عموماً یہ مدنی التجا ہے کہ یہ چاروں بے چارے جوانی میں چلے گئے، اب ان کے ایصالِ ثواب کے لیے صرف تین دن کے مدنی قافلے کا میری طرف سے سوال ہے لہذا اسی ماہ میلاد میں تین دن کے مدنی قافلوں میں سفر کیجئے۔ ان کے والد، بھائیوں اور دیگر خاندان والوں کو بھی چاہیے کہ اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لیے اس تین دن کے مدنی قافلے میں سفر کریں۔ آپ کو بھی ثواب ملے گا اور ان شاء اللہ ان چاروں کا بھی بیڑا پار ہو گا۔

ایصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر

ان چاروں کے عزیزوں میں سے کوئی اکیلا یا سب مل کر ان چاروں کے ایصالِ ثواب کی نیت سے ایک مسجد بھی بنا دیں۔ جن کو اللہ پاک نے دیا ہے تو وہ مرحومین سے اپنی محبت کو عملی جامہ پہناتے ہوئے پیسہ بھی نکالیں اور مسجد بھی بنائیں۔ چونکہ میلاد کی رات ان بے چاروں کا انتقال ہوا ہے لہذا مسجد کا نام ”فیضانِ میلاد“ رکھ لیں۔ ان شاء اللہ یہ ثواب جاریہ آپ لوگوں کے لیے بھی ہو گا اور ان کے ایصالِ ثواب کی نیت ہو گی تو ان چاروں کا بھی بیڑا پار ہو گا۔ اس سے دعوتِ اسلامی کی بھی نیک نامی ہو گی کہ عام لوگ ناچ گانوں میں مرتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھتے ہوئے مرتے ہیں، خدا جانے کہاں کہاں مرتے ہیں اور پھر ان کے لیے ایصالِ ثواب بھی کچھ نہیں ہوتا جبکہ دعوتِ اسلامی والے چار فوت ہوئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی والوں نے اللہ کی رحمت سے ایسے ایسے ایصالِ ثواب کی ترکیبیں کیں۔

فوتگی پر بولے جانے والے کفریات

سوال: گھر میں جوان موت ہو جائے تو بعض اوقات بے صبری میں زبان سے ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے

چاہئیں، اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمادیجئے۔^(۱)

جواب: گھر میں جو ان یا کسی کی بھی موت ہو جائے تو صبر ہی کرنا چاہیے۔ اس موقع پر بعض اوقات زبان سے ایسے الفاظ نکل جاتے ہیں جو نہیں نکلنے چاہئیں۔ بعض اوقات تو وہ جملے گفیریہ بھی ہوتے ہیں مثلاً بعض لوگ یوں کہتے ہوں گے کہ اس کی مرنے کی کوئی عمر تھی؟ بعض کہتے ہوں گے: یا اللہ! تجھے اس کی جوانی پر بھی ترس نہیں آیا؟ نَعُوذُ بِاللّٰہِ اگر کسی نے یہ کہا تو کہنے والا کافر ہو گیا، اسلام سے نکل گیا کیونکہ اس نے اللہ پاک کو بے رحم کہا۔ یقیناً اللہ پاک بے رحم نہیں ہے۔ اللہ پاک جو کرتا ہے وہ دُرست کرتا ہے، صحیح کرتا ہے۔ کسی کا وقت جب پورا ہو جاتا ہے تو اس کا انتقال ہو جاتا ہے۔^(۲)

امام حسین صبر و استقامت کے پہاڑ

اولاد کے انتقال پر بے صبری کرنے والے والدین کو غور کرنا چاہیے کہ جب حضرت سیدنا علی اصغر رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے میدانِ کربلا میں صرف چھ ماہ کی عمر میں جامِ شہادت نوش کیا تھا تو ان کے والدِ محترم، امامِ عالی مقام، امام حسین رَضِیَ اللہ عَنْہُ اور ان کی امی جان رَضِیَ اللہ عَنْہَا نے صبر ہی کیا تھا۔ ان سے تَصَوُّر بھی نہیں کیا جاسکتا کہ کوئی ایسی مَعَاذَ اللہ بے صبری والی بات زبان پر لائیں۔ امام حسین رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے لَحْتِ جگر اور شہزادے حضرت سیدنا علی اکبر رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے بھی میدانِ کربلا میں عینِ جوانی میں تین دن بھوکے پیاسے رہ کر جامِ شہادت نوش کیا۔ بھانجے بھتیجے بھی شہید ہوئے اور پھر خود آگے بڑھ کر شہادت کو گلے لگایا لیکن ان تمام مَصائب و آلام کے باوجود بھی ایک لفظ شکوے کا زبان پر نہ لائے بلکہ ان کے دل و دماغ میں بھی کہیں بے صبری کا شائبہ تک نہیں آسکتا کیونکہ امام حسین رَضِیَ اللہ عَنْہُ صحابی، ابنِ صحابی (حضرت عَلِیُّ الرَضِیُّ کَرَّمَ اللہ وَجْہُہُ النِّکَمَ کے شہزادے) اور نبی کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نواسے تھے۔^(۳) یہ صبر نہیں کریں گے تو کون صبر کرے گا؟ اگر کوئی کہے کہ ہم ان جیسے نہیں ہو سکتے لہذا ہم کیسے صبر کریں؟ تو ایسوں سے عرض ہے کہ بے شک ہم ان

①۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

②۔ فونٹکی کے موقع پر بولے جانے والے کفریہ کلمات کے بارے میں مزید معلومات کے لیے مکتبۃ النبیینہ کی کتاب ”کفریہ کلمات کے بارے

میں سوال جواب“ کے صفحہ 489 تا 496 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

③۔ البدایۃ والنہایۃ، فصل فی یومِ مقتلِ الحسین رَضِیَ اللہ عَنْہُ، ۱۱/۵۔

جیسے کبھی بھی نہیں ہو سکتے لیکن ان کے اس کردار میں ہمارے لیے درس تو ہے لہذا ہمیں ان کے نقش قدم پر تو چلنا ہی ہے اور ہر حال میں صبر ہی کرنا ہے کہ اسی کا ہمیں حکم ہے۔

اللہ پاک صبر والوں کے ساتھ ہے

قرآن کریم میں صبر کرنے والوں کے لیے بشارت بھی ہے۔ چنانچہ اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (پ۲، البقرة: ۱۵۳) ترجمہ کنز الایمان: ”بیشک اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔“ آج اگر کسی کے ساتھ علاقے کے تھانے کا SHO چل رہا ہو تو اس کے پاؤں زمین پر نہیں پڑیں گے کہ آج تھانے کا SHO میرے ساتھ ہے۔ تو جس کا اللہ پاک حامی و مددگار ہو تو اس کی شان کیا ہوگی؟ اس لیے ہم کو صبر ہی کرنا چاہیے۔

کفر کی تائید بھی کفر ہے

سوال: اگر کسی نے تَعْذِیَّت کرتے وقت کُفریہ جملہ بک دیا تو اب اس کی تائید کرنا کیسا؟^(۱)

جواب: کُفریہ جملہ کی تائید بھی کُفر ہے۔ اگر غمی کے موقع پر بندہ خود کُفریہ جملہ نہیں بولتا تو بسا اوقات تَعْذِیَّت کرنے والے بُلوا دیتے ہیں مثلاً کوئی تَعْذِیَّت کرتے ہوئے کہے گا: اللہ پاک کو پتا نہیں اس کی کیا ضرورت پیش آگئی تھی جو جوانی میں ہی اسے اُٹھالیا؟ اب سننے والا بھی ایسے جملہ کہے گا؟ واقعی کوئی ضرورت پیش آگئی ہوگی یا فقط ہاں! ہاں! کہہ کر ہی تائید کر دے گا تو ایسے جملہ بولنا یا ان کی تائید کرنا دونوں ہی باتیں کُفر ہیں کیونکہ اللہ پاک کو کسی کی حاجت و ضرورت نہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، ہم اس کے محتاج ہیں چنانچہ ارشادِ رَبِّ الْعِبَاد ہے: ﴿وَاللَّهُ الْغَنِيُّ وَأَنْتُمُ الْفُقَرَاءُ﴾ (پ۲۶، محمد: ۳۸) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اللہ بے نیاز ہے اور تم سب محتاج۔“ تو ہم سب اس کے در کے محتاج ہیں لہذا اگر کسی نے اللہ پاک کو محتاج کہا تو وہ کافر ہو گیا۔

کُفر بکنے سے نکاح اور ایمان ختم ہو جاتا ہے

جس نے اس طرح کا کُفریہ جملہ بکا تو اس کا ایمان اور نکاح دونوں ختم ہو گئے بلکہ جنہوں نے سمجھنے کے باوجود ہاں میں ہاں ملائی، اگرچہ منہ سے نہیں بولے فقط سر ہی ہلایا اور دل میں اس بات کو دُرست جانتا تو یہ بھی اسلام سے نکل گیا اس کو

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عاظمیٰ فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

بھی نئے سرے سے توبہ کر کے کلمہ پڑھنا ہو گا۔ اگر شادی شدہ تھا تو نکاح بھی دوبارہ کرنا ہو گا، حج کیا تھا تو وہ بھی گیا لہذا استطاعت ہونے کی صورت میں دوبارہ حج کرنا ہو گا۔ باقی ساری نیکیاں بھی کفر کے سبب برباد ہو جاتی ہیں۔ اگر زمانہ اسلام کی قضا نمازیں باقی تھیں تو وہ ایمان لانے کے بعد ادا کرنا ہوں گی۔

موت تو ہر حال میں آتی ہی آتی ہے

غمی کے موقع پر خود قفلِ مدینہ لگانا چاہیے۔ اگر لوگ اُلٹی سیدھی باتیں کریں تو انہیں بھی سمجھا دیجیے کہ بس اللہ پاک کی مرضی تھی تو موت آئی، روز ہی لوگ فوت ہو رہے ہیں۔ 15 سال کی عمر میں جانے کے سبب صدمہ تو ہے لیکن اگر 15 سال میں کسی کو موت نہیں آتی تو 20 سال میں آجائے گی، 25 سال کی عمر میں آجائے گی، بالفرض اگر کوئی 100 سال کی عمر پا گیا تب بھی موت تو آتی ہی آتی ہے۔

حضرت سیدنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ کے پاس جب مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ رُوحِ قبض کرنے کے لیے آئے تو انہوں نے کوئی عمل کیا جس پر مَلَکُ الْمَوْتِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ پھر موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَامُ سے کہا گیا کہ تیل (کی پشت) پر ہاتھ رکھو، جتنے بال تمہارے ہاتھ کے نیچے آئیں گے اتنے سال تمہاری عمر بڑھادی جائے گی۔ انہوں نے پوچھا: اس کے بعد کیا ہو گا؟ کہا گیا کہ موت۔ اس پر آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ نے فرمایا: اچھا ابھی ہی رُوحِ قبض کر لو۔ چنانچہ پھر ان کی رُوحِ قبض کی گئی۔^(۱) تو یہ اللہ پاک کے مقبول بندے تھے، نبی اور رُسل تھے بلکہ اُولُو الْعِزِّ یعنی پانچ رسولوں میں سے ایک تھے۔^(۲) صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ، اُولِیائے عَظَمَاءُ رَحِمَہُ اللہ عَلَیْہِمْ اور اہل بیت اطہار رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ اَجْمَعِیْنَ کا اپنا ایک مقام ہے لیکن یہ کسی نبی کے مرتبے پر نہیں پہنچ سکتے، اتنی شانوں کے باوجود بھی آخر انبیائے کرام عَلَیْہِ السَّلَامُ کے لیے بھی وفات ہے۔

نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے 950 سال تبلیغ فرمائی

حضرت سیدنا نوح عَلَیْہِ السَّلَامُ نے طویل عمر پائی۔ ساڑھے نو سو (950) سال تو انہوں نے تبلیغ کی۔

①..... الکامل فی التاریخ، ذکر وفات موسیٰ، ۱/۱۵۱ ماخوذاً۔

②..... بہار شریعت، ۱/۵۴، حصہ: ماخوذاً۔

جب ان کی وفات کا وقت آیا تو ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے دُنیا کو کیسے پایا؟ فرمایا: بس ایک دروازے سے داخل ہوئے اور دوسرے دروازے سے نکل گئے۔^(۱) ہم بھی تو بولتے ہیں وقت جلدی پاس ہو رہا ہے۔ کسی نے تو یہاں تک کہا: صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عمر یونہی تمام ہوتی ہے آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں سامان سو برس کا ہے پل کی خبر نہیں بہر حال موت سب کو آتی ہے لہذا اپنے عزیز کے انتقال پر صبر کرنا چاہیے۔ گلہ شکوہ کرنے یا رونے دھونے سے مرنے والا واپس پلٹ کر نہیں آ سکتا۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنکھیں رو رو کے سجانے والے

جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش)

میرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا

سوال: اس شعر کی تشریح فرمادیجئے:

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی میرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا

جواب: قیامت کے دن جب لوگ مختلف انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَاٰلِہٖمُ السَّلَامُ میں شفاعت کا سوال لے کر حاضر ہوں گے تو سارے نبی یہ فرمائیں گے: اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی یعنی میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ! بس ہر طرف نَفْسِیْ نَفْسِیْ کا عالم ہو گا۔ پھر جب لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوں گے تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمائیں گے: اَنَا لَهَا اَنَا لَهَا یعنی اس کام (شفاعت) کے لیے میں ہوں، اس کام کے لیے میں ہوں۔^(۲)

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوا اِلٰی غَیْرِی

میرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہو گا (ذوقِ نعت)

① احیاء العلوم، کتاب ذمہ الدنیا، ۲۵۲/۳۔

② مسلم، کتاب الایمان، باب ادنیٰ اہل الجنة منزلة فیہا، ص ۱۰۵، حدیث: ۴۷۹-۴۸۰۔

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ کی سخاوت

سوال: حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا کوئی واقعہ اور فضیلت بیان فرمادیجئے۔

جواب: حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول تھے۔ ایک بار رات کے وقت ان کے پاس یمن شریف کے شہر حَضْرَمَوْتَ سے سات لاکھ درہم آئے۔ رقم پا کر یہ پریشان ہو گئے۔ زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: آج آپ کو کیا ہوا ہے؟ فرمایا: مجھے یہ فکر دامن گیر ہے کہ جس بندے کی راتیں اللہ پاک کی بارگاہ میں عبادت کرتے ہوئے گزرتی ہوں، گھر میں اس قدر مال کی موجودگی میں آج اس پروردگار کے دربار میں کیسے حاضر ہو گا؟ زوجہ محترمہ رضی اللہ عنہا نے بڑے ادب سے عرض کی: ”اس میں پریشانی کی کیا بات ہے؟ آپ اپنے نادار یعنی غریب دوستوں کو کیوں بھول رہے ہیں؟ صبح ہوتے ہی انہیں بلا کر یہ سارا مال اُن میں تقسیم کرنے کی نیت فرمالیجئے اور اس وقت بڑے اطمینان کے ساتھ رب کریم کی بارگاہ میں حاضر ہو جائیئے۔“ نیک بخت زوجہ (Wife) کی بات سن کر آپ رضی اللہ عنہ کا دل خوشی سے جھوم گیا اور ارشاد فرمایا: واقعی تم نیک باپ کی نیک بیٹی ہو۔ چنانچہ صبح ہوتے ہی آپ رضی اللہ عنہ نے مہاجرین و انصار صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سارا مال تقسیم کرنا شروع کر دیا۔^(۱)

اللہ اکبر! ہمارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی سخاوتیں ایسی تھیں۔ ہمارے پاس پیسے آجائیں تو خوشی کے مارے بے چین ہو جائیں جبکہ ان حضرات کے پاس جب دولت آتی تو صدقے کے مارے ان کی حالت مضطرب ہو جاتی کہ یہ دولت کہاں سے آئیگی؟ اب میں اس کا کیا کروں؟ لیکن حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی تو بات ہی کچھ اور ہے اور ان کی زوجہ محترمہ بھی مَاشَاءَ اللہ کیسی نیک عورت تھیں۔ وہ دور ہی نیکوں کا دور تھا۔

جنت میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑوسی

حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کو عَشْرَہٗ کَا مِیْسَرَہٗ^(۲) میں سے ہونے کے ساتھ ساتھ یہ فضیلت بھی

① حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی ان زوجہ محترمہ کا نام حضرت سیدتنا اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا ہے، جو امیر المؤمنین حضرت سیدنا

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں۔ (سیر اعلام النبلاء، طلحہ بن عبید اللہ، ۱۹/۳، الرقم: ۷ ملتقطاً)

② ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید... الخ، ۵/۲۲۰، حدیث: ۳۷۷۸۔

حاصل ہے کہ آپ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ جَنَّت میں مدنی حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوسی ہوں گے۔ چنانچہ حضرت سیدنا عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی کَرَّمَ اللہُ وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے کانوں سے رَسُولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا کہ طلحہ اور زبیر جَنَّت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔^(۱) اس بشارت میں دوسرے صحابی حضرت سیدنا زبیر بن عَوَّام رَضِيَ اللہُ عَنْہُ ہیں یہ بھی عَشْرَۃٌ مُبَشَّرَہٌ کا میں سے ہیں۔^(۲)

یَمَن کو ”یَمَن شریف“ کہنے کی وجہ

سوال: یَمَن کو ”یَمَن شریف“ کہنے کی کیا وجہ ہے؟^(۳)

جواب: میں یَمَن کو ”یَمَن شریف“ اس لیے بولتا ہوں کہ میرے مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لیے دُعا فرمائی ہے۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الہی میں عرض کی: اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا یعنی اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے یَمَن میں برکت عطا فرما۔^(۴) سرکارِ عالی و قارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کو ہمارا یَمَن فرمایا ہے۔ نیز یَمَن شریف کو یہ شرف بھی حاصل ہے کہ حضرت سیدنا ہود علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا مزار شریف بھی وہاں ہے۔^(۵) آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاَلْسَلَام کا سالانہ عرس مبارک دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔ جشنِ ولادتِ مصطفیٰ کی بھی یَمَن شریف میں خوب دھوم مچتی ہے۔ ہم نے تو صرف یہاں (وطنِ عزیز پاکستان وغیرہ) کے جشنِ میلاد کے مناظر دیکھے ہیں لیکن عرب دُنیا میں بھی جشنِ ولادتِ منانے کا زبردست اہتمام ہوتا ہے۔

کُنڈے کی بجلی کے نقصانات

سوال: کُنڈے کی بجلی کے کیا نقصانات ہیں؟^(۶)

- ۱..... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبید اللہ، ۴/۱۳، حدیث: ۳۷۶۲۔
- ۲..... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی الاعور سعید بن زید... الخ، ۵/۴۲۰، حدیث: ۳۷۷۸۔
- ۳..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)
- ۴..... بخاری، کتاب الاستسقاء، باب ما قیل فی الزلزال والآیات، ۱/۳۵۴، حدیث: ۱۰۳۶۔
- ۵..... تفسیر خازن، پ ۸، الاعراف، تحت الآیۃ: ۷۲، ۱۲/۱۲۱ ماخوذاً۔
- ۶..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: اگر کسی نے کُندے کی بجلی لی ہے تو وہ گناہ گار ہو گا۔ اس پر ضروری ہے کہ بجلی فراہم کرنے والے ادارے کو پوری رقم کی Payment (یعنی ادائیگی) کرے۔ کُندہ ویسے بھی نہیں لگانا چاہیے کہ دُنیوی اعتبار سے بھی اس کا یہ نقصان ہے کہ جن علاقوں میں کُندے لگائے جاتے ہیں تو ان علاقوں میں لوڈ شیڈنگ زیادہ ہوتی ہے، جس کے سبب ان لوگوں کا حق بھی مارا جاتا ہے جن کی قانونی بجلی ہوتی ہے۔ ان کُندے لگانے والوں کی وجہ سے وہ بیچارے بھی گرمیوں میں کٹی کٹی گھنٹے گرمی میں تڑپتے ہیں۔ کُندے لگانے والوں کو توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ پوری رقم کی Payment (یعنی ادائیگی) بھی کرنی چاہیے۔ کُندہ لگانا شرعاً بھی جائز نہیں اور قانوناً بھی جرم ہے۔

بجلی کا بل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی ادائیگی کیجیے

بجلی سپلائی گورنمنٹ کا سسٹم ہے لیکن سب کو مفت بجلی تو نہیں دیں گے۔ بجلی کا بل لینے کا طریقہ صرف ہمارے ملک پاکستان ہی میں نہیں بلکہ دُنیا بھر میں رائج ہے بلکہ ہمارے ملک پاکستان کے مقابلے میں دیگر ممالک میں بجلی کے بل بہت زیادہ آتے ہیں۔ بہر حال بل تھوڑا ہو یا زیادہ جو بھی طے شدہ بل ہے وہ تو دینا ہی پڑے گا۔ کُندے کے ذریعے چرغاں بھی ہرگز نہ کیجیے۔ ہم (13 دینم انڈول ۲۰۲۰ء بمطابق 2018ء) کو چرغاں دیکھنے باب المدینہ (کراچی) کے مختلف علاقوں میں گئے تھے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے کہیں بھی کُندہ لگا ہوا نہیں دیکھا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مسلمان سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت میں چرغاں کا اہتمام اپنے پلے سے کرتے ہیں جسے دیکھ کر عشاق کو لُطف آجاتا ہے۔ بعض ممالک میں مختلف Events (یعنی تقریبات) پر دکانوں پر لائٹنگ کا وسیع انتظام کیا جاتا ہے۔ ان ممالک میں بجلی کے Voltage (ووٹج) یعنی برقی طاقت (زیادہ ہونے کے سبب لائٹوں کی چمک زیادہ ہوتی ہے جبکہ ہمارے ملک پاکستان میں Voltage (ووٹج) یعنی برقی طاقت کم ہونے کے سبب لائٹوں کی ویسی چمک نہیں ہوتی لیکن پھر بھی دُنیوی Event (یعنی تقریب) کے سلسلے میں لگائی گئی لائٹوں کو جی بھر کر دیکھنے کا دل نہیں کرتا جبکہ جشنِ ولادت کا ایک پرچم بھی لہرا رہا ہو تو ہمارے دلوں کو لبھارہا ہوتا ہے۔ یہ ساری نسبت کی بات ہے کہ یہ لائٹنگ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت اور عشق میں لوگ لگاتے ہیں، اسے دیکھنے کو جی چاہتا ہے۔

اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چر اغاں کیجیے

سوال: چر اغاں کرتے وقت کیا کیا نیتیں ہونی چاہئیں؟^(۱)

جواب: چر اغاں کرنے کے لیے اچھی نیتیں کرنی چاہئیں مثلاً عظمتِ رسول کی خاطر چر اغاں کر رہا ہوں، محبوب کا جشنِ ولادت منا کر اللہ پاک کی بڑی نعمت کا چرچا کروں گا، سرکارِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت مزید بڑھنے کا سامان کروں گا، اس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کرنی چاہئیں۔ جتنی نیتیں زیادہ ہوں گی اتنا ہی ثواب بھی زیادہ ملے گا۔ بہت سے لوگ جشنِ ولادت تو مناتے ہیں لیکن اچھی نیتوں کی طرف توجہ نہیں ہوتی یا پھر دکھانے اور اپنی واہ واکروانے کی بُری نیتیں کر کے اپنا ثواب ضائع کر دیتے ہیں۔

سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟

سوال: سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ اور نعلین پاک وغیرہ بنا کر سجاوٹ کرنا کیسا؟^(۲)

جواب: جب میں (۱۳ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ بمطابق ۲۰۱۸ء کو) سجاوٹ دیکھنے کے لیے نکلا تو بعض جگہ سڑکوں پر گیٹ اور کمانیں بنی دیکھیں۔ بعض جگہ بڑے بڑے نقشِ نعلین پاک ڈنڈے گاڑ کر لگائے گئے تھے۔ ایک تو ویسے ہی گلی چھوٹی اور پھر یہ سب بھی لگا دیں گے تو چلنے والوں کے لیے راستہ تنگ ہو جائے گا۔ پھر یہ چیزیں لگانے کے لیے روڈوں، گلیوں اور فٹ پاتھ کو کھودا جاتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ گورنمنٹ کی زمین یا فٹ پاتھ ٹوٹی ہے تو کیا ہوا؟ گورنمنٹ عوام کی ہے تو یوں زمین ہماری ہی ہوئی۔ تو ایسوں کو یہی کہا جاسکتا ہے کہ پھر روڈ کے بیچ میں مکان بنا کر دیکھ لو! گورنمنٹ تو بعد میں آئے گی، عوام خود ہی سمجھا دے گی کہ زمین کس کی ہے؟

عوام کی بھلائی پر مشتمل احکامات

بہر حال گورنمنٹ کے اس طرح کے جو بھی احکامات ہوتے ہیں کہ راستہ مت گھیریں، فٹ پاتھ نہ توڑیں، تو یہ عوام

- ۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ)
- ۲۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ)

کی بھلائی کے لیے ہی ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ فٹ پاتھ پر صدر یا وزیر اعظم تو چہل قدمی کرنے نہیں آتے، عوام ہی گزرتی ہے۔ اب اگر فٹ پاتھ کو توڑیں گے یا گڑھا کھودیں گے تو گرنے سے چوٹ صدر یا وزیر اعظم کو نہیں بلکہ مجھے اور آپ کو ہی لگے گی۔ یہ سب راستے میرے اور آپ کے لیے ہوتے ہیں۔ ان راستوں میں اس طرح کے اقدامات کرنے سے خود آپ کو بھی تکلیف پہنچ سکتی ہے مثلاً جو گڑھا کھودا، بعد میں اس میں پانی جمع ہو گیا تو مچھر پیدا ہوں گے جو طرح طرح کی بیماریوں کا سبب بنیں گے۔ یوں ہی اگر چلتے ہوئے آپ کی گھڑی وغیرہ کوئی چیز پانی میں گر گئی تو آپ کا نقصان ہو سکتا ہے۔

قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے

سوال: میلاد شریف کے موقع پر اپنے مرحومین کی قبروں پر میلاد کے جھنڈے یا جھنڈیاں لگانا کیسا؟

جواب: میرا مشورہ یہ ہے کہ ایسی بات کو زواج نہ دیں تو اچھا ہے کیونکہ قبرستان میں کتے بلیاں بھی گھومتے ہیں، ممکن ہے کہ جھنڈے یا جھنڈیاں بچے ہی اکھاڑ کر لے جائیں یا پھر بارش اور دھوپ پڑنے سے بوسیدہ ہو کر اڑ جائیں اور یوں ان کی بے ادبی ہو لہذا قبر پر میلاد کے جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائے جائیں کیونکہ یہ جب تک تروتازہ رہیں گے تو ذکر کریں گے جس سے میت کا دل بہلتا ہے۔ میری والدہ کی قبر پر بعض لوگ جھنڈے لگاتے ہیں، بعض لوگ پھول ڈال دیتے ہیں تو مجھے ان خدمت گاروں کا تعارف نہیں ہے لیکن جو پھول ڈالتے ہیں وہ صحیح کرتے ہیں۔

قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟

سوال: قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟^(۱)

جواب: قبر پر پھول اس نیت سے ڈالنا کہ یہ جب تک تر رہیں گے تو ذکر کریں گے جو عذاب میں تخفیف اور میت کا دل بہلنے کا سبب ہے تو یہ صحیح ہے۔^(۲) ہاں اگر قبر کی خوبصورتی اور زینت کے لیے پھول ڈالے جیسا کہ کم علمی کی بنا پر بہت سے لوگ اس نیت سے ڈالتے ہیں تو پھر کراہت والی صورت بن جائے گی۔ یعنی زینت کی خاطر پھول ڈالنا مکروہ ہے۔^(۳)

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم اعلیٰہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

۲۔ رد المحتار، کتاب الصلاة، باب صلاة الجنائز، ۱۸۳/۳۔

۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۳۷/۹ ماخوذاً۔

ماربل والی قبر بنانا کیسا؟

سوال: قبر کو پکا کر کے ماربل کا پتھر لگانا کیسا؟^(۱)

جواب: قبر کو اوپر سے پکا کرنے کی فقہائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ نے اجازت دی ہے۔^(۲) اب چاہے عام پتھر سے پکا کریں یا پھر ماربل سے۔ ماربل Stone (یعنی پتھر) کی ہی ایک قسم ہے جسے سنگِ مرمر بھی بولتے ہیں۔ اگر ماربل کسی نے اس لیے لگوا یا کہ قبر زیادہ مضبوط ہو اور جانوروں کے کھودنے سے محفوظ رہے تو اس نیت سے جائز ہے اور اگر ماربل لگانے کا مقصد قبر کی تزئین، ٹیپ ٹاپ اور خوبصورتی تھی تو ایسا کرنا مکروہ ہے۔

مزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟

سوال: مزاراتِ اولیاء پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا ہے؟^(۳)

جواب: اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ کے مزارات پر گنبد بنانا، ان کی قبروں پر چادر چڑھانا، چراغ روشن کرنا اور وہاں جھنڈے لگانا یہ سب کام اس نیت سے کیے جاتے ہیں تاکہ لوگ ان کی طرف مائل ہوں، انہیں معلوم ہو کہ یہ اللہ پاک کے نیک بندے کا مزار شریف ہے، کسی عالمِ دین کا مزار ہے، کسی ولی اللہ کا مزار ہے تاکہ لوگ ان سے فیض حاصل کریں۔^(۴) بہر حال لوگوں کو صالحین کی قبور کی طرف متوجہ کرنے کی نیت سے یہ سب کچھ کرنا ثواب کا باعث ہے۔

اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟

سوال: اللہ پاک کو God کہنا کیسا ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: اللہ پاک کے لیے God جیسے الفاظ استعمال کرنے سے بچنا چاہیے۔ اللہ پاک کے جو مبارک نام مشہور ہیں اور جن ناموں سے عاشقانِ رسول علمائے کرام عَلَیْہِ السَّلَام اللہ پاک کا ذکرِ خیر کرتے ہیں ہم نے صرف وہی نام استعمال

①۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہمُ العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذاکرہ)

②۔ فتاویٰ رضویہ، ۹/۲۲۵ ماخوذاً۔

③۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہمُ العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذاکرہ)

④۔ کشف النور عن اصحاب القبور علی الہامش الحدیقة الندیة، ۲/۱۳ تا ۱۶ ماخوذاً۔

کرنے میں اور God وغیرہ الفاظ استعمال کرنے سے بچنا ہے۔ اللہ پاک کے لیے اللہ، خُدا اور پروردگار جیسے الفاظ استعمال کیے جاسکتے ہیں اگرچہ پروردگار اور خُدا عربی نام نہیں ہیں مگر علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ انہیں استعمال کرتے ہیں۔

عمامہ شریف کس طرح باندھا جائے؟

سوال: لوگ مختلف انداز سے عمامے باندھتے ہیں لہذا آپ راہ نمائی فرمادیجیے کہ عمامہ شریف کس طرح باندھا جائے؟

جواب: عمامہ شریف قبلہ رو کھڑے ہو کر باندھیے اور یہ نیت کر لیجیے کہ میں اتباعِ سُنَّت میں عمامہ باندھ رہا ہوں۔ اگر نماز کے لیے عمامہ باندھ رہے ہوں تو یہ نیت بھی شامل کر لیجیے کہ نماز کے لیے زینتِ اختیار کر رہا ہوں۔ اب اچھی نیتوں کے ساتھ بِسْمِ اللہ پڑھ کر عمامہ باندھنا شروع کیجیے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہِ اس طرح عمامہ شریف باندھتے کہ عمامے کے پیچ اٹلی طرف سے سیدھی طرف لے جاتے تھے۔^(۱) عمامے شریف کے پیچ باندھ لینے کے بعد پیچ میں ٹوپی کا جو حصہ ظاہر ہوتا ہے ہم اسے چھپا لیتے ہیں اور علمائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْہُمْ کی اکثریت بھی ایسا ہی کرتی ہے۔

بردباری کی تعریف

سوال: بردباری کسے کہتے ہیں؟ (یونان سے سوال)

جواب: جلد بازی کا الٹ بردباری ہے، یعنی برداشت کی طاقت، تحمل اور صبر بردباری ہے۔

حافظ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا

سوال: حافظ تیز کرنے اور بھولنے کی عادت ختم کرنے کی دُعا بتائیجیے۔

جواب: دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ البیّنۃ سے چھپنے والی ہر کتاب کے شروع میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے یہ دُعا پڑھ لیجئے اِنْ شَاءَ اللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا، دُعا یہ ہے: اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَاَنْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَام۔^(۲) اس دُعا کے اوّل آخر دُرودِ پاک پڑھ لیجیے۔ یہ دُعا پڑھ

①..... حیاتِ اعلیٰ حضرت، ۱/۱۴۴۔

②..... مُسْتَطَرَف، الباب الرابع فی العلم والادب وفضل العالم والمتعلم، ۱/۴۰۔

کر جو کتاب پڑھیں گے اِنْ شَاءَ اللہ وہ بھولیں گے نہیں۔ مکتبۃ المدینہ کی کتابوں کے شروع میں جہاں یہ دُعا لکھی ہوتی ہے وہاں دُعا سے پہلے اس طرح لکھا ہوتا ہے کہ ”دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی گئی دُعا پڑھ لیجیے“ اسے پڑھ کر میری توجہ اس طرف گئی کہ شاید لوگ اب یہ الفاظ ”ذیل میں دی ہوئی“ نہیں سمجھتے ہوں گے لہذا ”مندرجہ بالا اور درجہ ذیل“ جیسے الفاظ نہ لکھے جائیں۔ میں عوام کی حالت دیکھ کر آسان الفاظ استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہوں، اگر اسلامی بھائی ہمیں نہیں تو بتاؤں کہ عوام کی حالت کیسی ہے؟ کیونکہ مدنی مذاکرے میں شریک اسلامی بھائی مسجد میں بیٹھے ہیں اس لیے ہنسنے پر پابندی ہے کہ مسجد میں ہنسنا قبر میں آندھیرا لاتا ہے۔^(۱) البتہ مسکرانے میں حرج نہیں۔ ہوا کچھ یوں کہ ہم ایک جگہ جشنِ ولادت کے سلسلے میں کی گئی چڑھاؤں دیکھنے گئے تو رش ہو گیا، وہاں میں نے اپنے کانوں سے سنا کہ ایک شخص نے ”باپا کی آمد“ اور ”باپا کی ولادت“ کے نعرے لگائے اور قوم نے ”مرحبا“ کہہ کر جواب دیا، اب ایسی قوم کو ذیل اور مذکورہ کے الفاظ کیا پلے پڑیں گے جس کو یہ ہی نہیں معلوم کہ ”ولادت“ کا کیا معنی ہے؟ اور باپا کی ولادت کا جشن ہے یا آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کا؟

مقررین مسجد میں چٹکلا سنانے ہوئے پہلے سمجھادیں

جس طرح میں نے یہ بات کرنے سے پہلے سمجھایا ہے کہ مسجد میں ہنسنا نہیں اسی طرح مقررین کو بھی چاہیے کہ جب کبھی وہ کوئی تَفَنُّن کی بات کریں خاص طور پر مسجد میں تو لوگوں کو سمجھادیں کہ وہ ہنسیں نہیں۔ اگر میں یہ واقعہ سنانے سے پہلے نہ سمجھاتا تو شاید اسلامی بھائی ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو جاتے۔

دورانِ بیان آسان الفاظ استعمال کیجیے

سوال: مقررین اور مُبَلِّغین کو دورانِ بیان اور کیا احتیاط کرنی چاہیے؟

جواب: مقررین اور مُبَلِّغین کو چاہیے کہ جہاں تک ممکن ہو آسان الفاظ میں بیانات کریں تاکہ لوگوں کو کچھ سمجھ پڑے، ورنہ یہ بے چارے سن تو لیتے ہوں گے مگر انہیں سمجھ کچھ نہیں آتا ہو گا۔ میری آسان سے آسان الفاظ میں لوگوں

۱۔ جامع صغیر، حرف الضاد، فصل فی الحلی بال من هذا الحرف، ص ۳۲۲، حدیث: ۵۲۳۱۔

کو سمجھانے کی کوشش ہوتی ہے۔ ہو سکتا ہے پھر بھی میری کئی باتیں لوگوں کو سمجھ نہ آتی ہوں کیونکہ بعض اوقات مجھے مشکل لفظ کے بدلے کوئی آسان لفظ نہیں ملتا تو یہ بھی ایک آزمائش ہوتی ہے۔ ”فقہ“ کی اصطلاحات کو میں کیسے آسان کروں؟ یہ بھی لوگوں کو سمجھ نہیں آتی ہوں گی کیونکہ ”فقہ“ کی اصطلاحات خود Difficult (یعنی مشکل) ہوتی ہیں انہیں آسان کرنا بھی آسان کام نہیں ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ ہم انہیں آسان کرنے بیٹھیں تو ان کے معنی ہی بدل جائیں۔ اس کا اصل حل یہی ہے کہ علم حاصل کیا جائے۔ یاد رکھیے! علم ہمارے پیچھے نہیں چلے گا بلکہ ہمیں علم کی خدمت میں حاضریاں دینی ہیں اور ہاتھ باندھ کر اس کے پیچھے جانا ہے۔

دینی مسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟

سوال: جہاں دیگر مقاصد کے لیے مختلف زبانیں سیکھی جاتی ہیں مثلاً بیرون ملک جانے کے لیے لوگ انگریزی کا کورس کرتے ہیں تاکہ وہاں جا کر بولنے اور سمجھنے میں آسانی رہے۔ اسی طرح اگر اس نیت سے اپنی اُردو بہتر کی جائے کہ ہمیں دینی مسائل پر مشتمل کتابیں سمجھ آنا شروع ہو جائیں تو یہ نیت کیسی ہے؟

جواب: اگر اس نیت سے اپنی اُردو بہتر کی جائے کہ ہمیں دینی مسائل پر مشتمل کتابیں سمجھ آنا شروع ہو جائیں تو اس پر صرف ثواب نہیں بلکہ زبردست ثواب ملے گا۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کام کو شروع ہوئے کچھ ہی سال ہوئے تھے، جب ہم مدنی قافلوں میں سفر کرتے تھے تو مجھے ایک اسلامی بھائی ملے جو کسی کے مرید نہیں تھے اور انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کس کے مرید بنیں؟ انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے خاص عربی اس لیے سیکھی تاکہ میں تصوف سمجھ سکوں اور حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتابیں پڑھ کر یہ سمجھوں کہ میں کس کا مرید بنوں؟ یاد رہے! اس وقت اُردو تراجم کا اتنا دور دورہ نہیں تھا تو یوں اس اسلامی بھائی نے پیر کی تلاش کے لیے عربی سیکھی اور حضرت سیدنا امام محمد بن محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی کتابیں پڑھیں۔ بہر حال وہ کسی پیر سے مرید ہو گئے تھے اب بے چاروں کو انتقال کیے ہوئے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ (اس موقع پر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے ایک مدنی اسلامی بھائی نے بیان فرمایا کہ وہ اسلامی بھائی جن پیر صاحب کے مرید ہوئے تھے وہ پیر صاحب شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا

ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ ہي ہيں۔

بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دن ہونا ضروری نہیں

سوال: کیا بچے کی ولادت کے 40 دن کے اندر اندر اُسے کسی پیر صاحب سے بیعت کروادینا چاہیے؟

جواب: بیعت کروانے کے لیے بچے کی 40 دن کی عمر کا انتظار نہ کیا جائے۔ بچے کی جب تک پیدائش نہیں ہوتی تب تک اس کی بیعت نہیں ہو سکتی اور جب وہ دُنیا میں آجائے تو اب چاہے اس کی عمر ایک گھنٹے کی ہو یا ایک مَٹھ کی اُسے اس کے والد یا جو بھی اس کا ولی ہو اس کی اجازت سے بیعت کروایا جاسکتا ہے۔^(۱) بچوں کو بیعت کروادینا چاہیے تاکہ اُسے کسی سلسلے کا فیض جاری ہو جائے اور اس کے دُنیا میں کم سے کم سانسِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے سلسلے یا کسی بھی جامع شُرَاطِ پیر کے سلسلے میں داخل ہوئے بغیر گزریں۔ کئی اسلامی بھائی ایسے جذبے والے بھی ہوتے ہیں کہ جو آکر یہ کہتے ہیں کہ گھر میں بچے کی اُمید ہے آپ بیعت کر لیجیے حالانکہ ایسی صورت میں بیعت نہیں ہوتی۔ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے قیامت تک کے لیے فرمادیا کہ جو میرا عقیدت مند ہے وہ بھی میرا مُرید ہے۔^(۲) ہم لوگ خاک ہیں اور وہ غوثِ پاک ہیں۔ کاش! ہم غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے قدموں کی خاک ہوتے مگر ہم اس قابل بھی کہا!

اگر قسمت سے میں ان کی گلی میں خاک ہو جاتا

غم کو نین کا سارا بکھیرا پاک ہو جاتا (ذوقِ نعت)

آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟

سوال: ہم جو بیعت کرتے ہیں یہ بیعتِ اصلاح ہے یا بیعتِ تَصَوُّف؟

جواب: بیعتِ اصلاح یا بیعتِ تَصَوُّف کی اصطلاحات تو میں نے نہیں سُنیں البتہ فتاویٰ رضویہ شریف میں بیعتِ ایصال اور بیعتِ اتصال کا لکھا ہوا ہے۔^(۳) اب جتنی بیعتیں ہو رہی ہیں یہ بیعتِ اتصال ہیں کہ مُریدین کو سلسلے سے جوڑ دیا جاتا

۱..... ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۵۔

۲..... بھجۃ الاسرار، ذکر فصل اصحابہ و بشارہم، ص ۱۹۳۔

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۲۱/ ۵۰۵-۵۰۷ ملقط۔

ہے۔ ایصال کا مطلب ہوتا ہے پہنچانا وہ تو غوث پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہِ کا کام ہے کہ وہ ہم سب کو آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قدموں میں پہنچا دیں گے۔

ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی

سوال: اس شعر کی تشریح بیان فرمادیجئے۔

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مُسْتَعْنٰی ہوا

ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی (حدائقِ بخشش)

جواب: اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضرورت محسوس نہیں کرتا اور کہتا ہے کہ مَعَاذَ اللہ مجھے سرکارِ عَلَیْہِ السَّلَام کی ضرورت نہیں ہے تو وہ جہنم میں جائے گا کیونکہ حضرت سَیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا کہ میں نے اپنے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ضرورت ہے۔^(۱) میرے آقا اِمَامُ الْاَنْبِیاء یعنی نبیوں کے بھی نبی ہیں۔

میری آنے والی نسلیں، ترے عشق ہی میں مچلیں

انہیں نیک تو بنانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

جنت میں رات ہوگی یادِ ن؟

سوال: جنت میں رات ہوگی یادِ ن؟

جواب: جنت میں رات نہیں ہوگی، اِنْ شَاءَ اللہ اُجالا ہی اُجالا، نُور ہی نُور اور روشنی ہی روشنی ہوگی۔ صبح کے وقت جو روشنی ہوتی ہے جنت میں وہی ہوگی۔^(۲) وہاں دھوپ کی تمازت (یعنی شدت کی گرمی) ہوگی نہ گرمیاں نہ سردیاں، کوئی

① جیسا کہ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کے دن کے بارے میں ارشاد فرمایا: وَأَخْرَجْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمِ رِيْعَابٍ إِلَى الْخَلْقِ كُلِّهِمْ حَتَّىٰ إِذَا رَآهُمْ نَظَرْتُ فِي رِجْلَيْهِمَا فَإِنْ رَأَيْتُ فِي رِجْلَيْهِمَا نَارًا فَهُمَا فِي النَّارِ وَإِنْ رَأَيْتُ فِي رِجْلَيْهِمَا مَاءً فَهُمَا فِي الْجَنَّةِ (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین وقصرھا، باب بیان ان القرآن علی سبعة أحرار و بیان معناه، ص ۳۱۸، حدیث: ۱۹۰۴)

② تفہیم روح البیان، پ ۱۶، المریع، تحت الآیة: ۶۲، ۵/۳۴۵ ماخوذاً۔

تکلیف دہ معاملہ ہی نہیں ہو گا صرف لطف ہی لطف اور مزہ ہی مزہ ہو گا اور ان شاء اللہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلوے ہی جلوے ہوں گے۔

گُفریہ خیالات آنے سے کُفر نہیں ہو جاتا

سوال: کیا کُفریہ خیالات آنے سے بھی کُفر ہو جاتا ہے؟

جواب: اگر کوئی کُفریہ خیال آتا ہے اور بندہ اُسے ٹالتا ہے تو یہ کُفر نہیں ہو گا۔^(۱) خیالات اور وسوسے تو سب کو آتے ہیں۔ اللہ پاک ہم سب کو بُرے وسوسوں سے محفوظ رکھے کہ وہ تکلیف دہ ہوتے ہیں۔^(۲)

بہتیمی سے نکاح کا شرعی حکم

سوال: کیا بہتیمی سے نکاح جائز ہے؟

جواب: بہتیمی سے نکاح جائز نہیں۔^(۳)

شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شرعی حکم

سوال: شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب: ہر ایک پر شادی کرنا فرض یا واجب نہیں ہے بلکہ بعضوں کے لیے تو شادی نہ کرنا واجب ہوتا ہے کہ اگر کریں گے تو

۱..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب السیر، الباب التاسع فی احکام المرتدین، ۲/۲۸۳ ماخوذاً۔

۲..... کُفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب صفحہ 423 پر ہے: ذہن میں کُفریہ خیالات کا آنا اور انہیں بیان کرنے کو بُرا سمجھنا عین ایمان کی علامت ہے کیونکہ کُفریہ وساوس شیطان کی طرف سے ہوتے ہیں اور وہ لعینِ حرود چاہتا ہے کہ مسلمان سے ایمان کی دولت چھین لے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت سراپا عظمت میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حاضر ہو کر عرض کی: ہمیں ایسے خیالات آتے ہیں کہ جنہیں بیان کرنا ہم بہت بُرا سمجھتے ہیں۔ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا واقعی ایسا ہوتا ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: یہ تو خالص ایمان کی نشانی ہے۔ (مسلّم، کتاب الایمان، باب بیان الوسوسة فی الایمان... الخ، ص ۷۴، حدیث: ۳۴۰) صدّر الشریعہ، بذر الطریقہ، حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کُفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کُفر نہیں بلکہ خاص ایمان کی علامت ہے کہ دل میں ایمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔ (بہار شریعت، ۲/۴۵۶، حصہ: ۹)

۳..... ترمذی، کتاب النکاح، باب ما جاء لا تنکح المرأة علی عمتها... الخ، ۲/۳۶۷، حدیث: ۱۱۲۹۔

گناہ گار ہوں گے کیونکہ اُن کی اندرونی کیفیت بعض اوقات ایسی ہوتی ہے کہ وہ شادی کے قابل نہیں ہوتے۔ بہر حال کسی سے یہ نہیں پوچھنا چاہیے کہ تم شادی کیوں نہیں کر رہے؟ کیونکہ اس طرح کرنے سے اس کا خفیہ عیب ظاہر ہو سکتا ہے، نیز ممکن ہے وہ اس وجہ سے منع کر رہا ہو کہ اس سے حقوق پورے ادا نہ ہو سکتے ہوں اور وہ شادی اور گناہوں بھری کیفیت کے بغیر بھی رہ سکتا ہو۔ کسی کی اندرونی کیفیات معلوم کرنے کے لیے ایسے سوالات نہیں کرنے چاہئیں مگر یہاں اس قرآنی آیت: ﴿وَلَا تَجَسَّوْا﴾ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۲) ترجمہ کنز الایمان: ”اور عیب نہ ڈھونڈو۔“ کو نہیں پڑھا جائے گا کیونکہ اس آیت مبارکہ میں گناہ کی ٹوہ میں پڑنے سے منع کیا گیا ہے جبکہ کسی کا شادی کے لائق نہ ہونا گناہ نہیں ہے۔ بہر حال اگر کوئی شادی کرنے سے منع کرے تو اسے گناہ گار نہیں کہا جائے گا جب تک کہ وہ وجہ سامنے نہ آجائے کہ جس کے سبب وہ منع کرتا ہے۔

واقعہ معراج عظیم ترین مُعْجَزَہ ہے

سوال: ہم نے رَبِیْعُ الْأَوَّلُ شریف میں بیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کئی مُعْجِزَات سُنئے، آپ سے عرض ہے کہ کیا واقعہ معراج بھی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مُعْجِزَہ ہے؟

جواب: جی ہاں! واقعہ معراج بھی یقیناً بیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظیم ترین مُعْجِزَہ ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے بلکہ واقعہ معراج کئی مُعْجِزَات کا مجموعہ ہے کہ اس سفر کے دوران کئی مُعْجِزَات پیش آئے۔

دُرُودِ پاک کی جگہ ”ص“ یا ”صلعم“ لکھنا کیسا؟

سوال: جشنِ ولادت کے موقع پر بہت سے لوگ ایسے جھنڈے بھی لیے ہوتے ہیں جن پر پورا دُرُود شریف نہیں لکھا ہوتا اس کی جگہ ”ص“ یا ”صلعم“ لکھ دیا جاتا ہے اس کے بارے میں کچھ ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: دُرُود شریف لکھنے کے بجائے اس کی Short Form (یعنی مُخَفَّف) مثلاً ”ص“ یا ”صلعم“ لکھنے کو بہارِ شریعت میں سخت حرام لکھا ہے۔^(۱) آج کل اخبارات، رسائل، ماہناموں اور دیگر تحریروں میں دُرُود شریف کی جگہ ”ص“ لکھا ہوتا ہے یہ لکھنے والوں کو چاہیے کہ اتنا دُرُود شریف ”صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ ضرور لکھیں۔ Letter (یعنی خط) وغیرہ جو ہاتھ

سے لکھا جاتا ہے اس میں جب دُرود شریف خوبصورت کر کے لکھتے ہیں تو اتنا باریک کر دیتے ہیں کہ پڑھنے میں ہی نہیں آتا، وہ خط پڑھنے والا آندازے سے سمجھتا ہے کہ یہ دُرود شریف لکھا گیا ہے۔ بس کاغذ کا چھوٹا سا ٹکڑا بلکہ ایک سطر کا کونا بچانے کے لیے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بالکل چھوٹا کر دیتے ہیں۔ ویسے پورے پورے رم پھینک دیئے جاتے ہیں مگر یہاں ایک سطر کا کونا بھی بچایا جا رہا ہے۔

کتاب میں دُرود شریف لکھنے کی فضیلت

کتاب میں دُرود شریف لکھنے کی تو فضیلت بھی آئی ہے۔ چنانچہ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا فرشتے اس کے لیے اِسْتِغْفَار (یعنی بخشش کی دعا) کرتے رہیں گے۔^(۱) یہ فضیلت کتابت (یعنی ہاتھ سے لکھنے والے) کے لیے بیان کی گئی ہے۔

جشنِ ولادت پر غیر سنجیدہ حرکات کرنے والے کون؟

سوال: گزشتہ دنوں عاشقانِ میلاد نے جشنِ ولادت کی خوشیاں منایں اور جُلُوسِ میلاد کا بھی سلسلہ ہوا جس کے بہت خوبصورت اور پیارے پیارے مناظر کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر آئیں جن میں مَرَحَبَا یا مُصْطَفٰے کی صدائیں تھیں اور نعتوں کے حسین نغمے خوب ذوق و شوق اور کیف و مستی میں پڑھے جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ چند ایسی ویڈیوز بھی سوشل میڈیا پر آئیں جن میں موسیقی جیسی چیزیں شامل کی گئیں جو دیکھنے سننے کے لائق نہیں تھیں۔ اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: جہاں ہم رضائے الہی والے کام کرتے ہیں وہاں شیطان مسلمانوں کو Mis Guide (یعنی گمراہ) کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ خُربے استعمال کرتا ہے تاکہ جشنِ عیدِ میلادُ النبیِّ منانے سے روکنے والوں کو موادِ ہاتھ آئے اور وہ لوگوں کو دکھا کر جشنِ ولادت منانے سے روک سکیں کہ ہم اس لیے جشنِ ولادت منانے سے منع کرتے ہیں۔ ایسوں کے لیے ہمارا یہی جواب ہو گا کہ ناک پر کبھی بیٹھنا اچھا نہیں ہے لہذا ہم کبھی ہی اڑائیں گے تم اپنی ناک کٹوا دو تاکہ نہ تمہاری ناک رہے

نہ اس پر کبھی کو بیٹھنے کا موقع ملے۔ جو طبقہ چند نادانوں کے غلط انداز کی وجہ سے جشنِ ولادت کی خوشی منانے سے منع کرتا ہے اُسے چاہیے شادیاں کرنا بھی بند کر دے کہ فی زمانہ شادیوں میں بھی بہت سی ایسی غلط رسوم شامل ہو چکی ہیں جن کا ختم کرنا ہی مشکل ہو گیا ہے۔ شادی کے مقابلے میں جشنِ ولادت منانے کے انداز میں جو خرابیاں پیدا کی گئی ہیں ان کی تعداد بہت کم ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اب بھی اکثریت جائز طریقے سے جشنِ ولادت مناتی ہے۔

غور فرمائیے! جس کام میں بُرائیاں کم ہیں اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اسے ختم کر دو کہ اس میں فُلاں فُلاں بُرائیاں ہوتی ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ شادیوں میں زیادہ بُرائیاں داخل ہو چکی ہیں لہذا تم شادیاں کرنا بند کر دو جبکہ وہ ایسا نہیں کریں گے۔ جشنِ ولادت منانے پر پابندی لگانے کی کوشش کرنا شیطانی شرارت ہے۔ بہر حال جُلُوسِ میلاد میں اس طرح کے جو غلط مناظر دکھائے گئے انہیں دیکھ کر عقل کام نہیں کر رہی کہ دنیا میں اسلام کے نام پر ایسے ایسے Cartoon اور بے وقوف بھی موجود ہیں جو یہ حرکتیں کرتے ہیں۔ یقیناً کوئی بھی Serious (یعنی سنجیدہ) مسلمان ایسا نہیں کر سکتا۔ مدنی چینل کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے کہ دعوتِ اسلامی کس طرح جشنِ ولادت مناتی ہے؟ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اللہ پاک انہیں ہدایت دے، اگر غیر مسلم ایسی حرکات کر رہے ہیں تو اللہ پاک انہیں ایمان کی دولت سے مُشرّف فرمائے۔ بہر حال لوگ جو بھی کرتے رہیں ہم یہی کہیں گے:

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا

پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے (حدائقِ بخشش)

تاریخ اور ایڈریس لکھنا نہ بھولیے

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے اسلامی بھائیوں کو جُلُوسِ میلاد کے مناظر مدنی چینل کے WhatsApp نمبر پر بھیجے کی ترغیب دلائی تو امیرِ اہل سنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا کہ وہ جُلُوس جس علاقے کا ہو اس کا نام بھی لکھ دیں۔ اس پر امیرِ اہل سنت دامت بَرَکاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: اسی چیز کا تو اُمیہ ہے کہ جو بھی تاریخ یا یادگار ہوتی ہے اس پر تاریخ نہیں لکھی ہوتی، جیسے مَکَّہ مَکَرَّمہ زَادَہَا اللہُ شَرَفًا تَعِظُنِیْ اور کَعْبَہ مَعْظَہ کی پُرانی پُرانی تصاویر دیکھی ہیں جن پر تاریخ وغیرہ

نہیں لکھی ہوتی۔ یوں ہی مجھے اسلامی بھائی Letter (یعنی خط) لکھتے ہیں یا پرچیاں بھیجتے ہیں ان پر تاریخ نہیں ہوتی، بعض اوقات ایڈریس نہیں ہوتا۔

تاریخ نہ لکھنے کے سبب چٹکلے

تاریخ یا ایڈریس وغیرہ نہ لکھنے سے بعض اوقات چٹکلے بھی ہو جاتے ہیں جیسے کسی نے پرچی دے کر تعویذ طلب کیا مگر اس کی وہ پرچی مجھ تک کافی عرصے بعد پہنچی، میں نے وہ پرچی دیکھ کر تعویذ دے دیا بعد میں معلوم ہوا کہ جس کو تعویذ دیا گیا ہے اس کی تو دوسری برسی بھی ہو چکی ہے، چونکہ تاریخ نہیں لکھی تھی تو یہ معاملہ ہوا۔

شخصیات تک کوئی چیز پہنچانے کے مدنی پھول

بعض اوقات اسی وجہ سے کراچی سے آنے والی چیزیں بھی برسوں بعد مجھ تک پہنچتی ہیں۔ کسی بھی شخصیت تک کوئی چیز پہنچانی ہو تو یہ مدنی پھول یاد رکھیے کہ وہ چیز اس تک کسی دوسری شخصیت یا پھر اس شخصیت کی آل کے ذریعے نہ بھیجی جائے کہ اس طرح اُس چیز کا پہنچنا مشکل ہو گا۔ مثلاً اگر کوئی مجھے کہے کہ آپ کے گھر کے اوپر نگرانِ ثوری رہتے ہیں آپ ان کو یہ پرچی دے دیجیے گا تو میں ممکن ہے وہ پرچی ان تک نہ پہنچ سکے۔ اگرچہ میری کوشش یہی ہوتی ہے کہ ایسی چیز کو ایسی جگہ رکھوں جہاں سے مجھے دیکھ کر یاد آ جائے، مگر گھر میں چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں وہ اٹھا کر کسی دوسری جگہ رکھ سکتے ہیں یوں وہ چیز متعلقہ شخصیت تک پہنچنے میں کافی دیر لگ سکتی ہے۔ لہذا کسی بھی شخصیت تک کوئی چیز پہنچانی ہو تو اس کی آل و اولاد کے ذریعے نہ پہنچائی جائے۔ ممکن ہے لوگ یہ سوچ کر ان کے ذریعے پہنچانے کی کوشش کرتے ہوں کہ یہ جلدی پہنچا دیں گے مگر وہ لینے والا بھی لوگوں سے پیغامات وصول کر کے عادی ہو چکا ہوتا ہے اور یہ اس کے روز کا کام بن جاتا ہے لہذا اب وہ یہ پیغام وغیرہ پہنچانے میں سستی کرتا ہے۔ جیسے ہم کسی مریض کو دیکھیں گے تو بہت زیادہ حیرانگی کا اظہار کریں گے کہ ”بے چارے کی ٹانگ ٹوٹ گئی ہے، خون بہہ رہا ہے، بے چارے کا سر پھٹ چکا ہے“ عین ممکن ہے یہ دیکھنے کے بعد ہماری نیند ہی اڑ جائے۔ لیکن جو لوگ اس طرح کے زہیوں اور مریضوں کی Dressing (یعنی پٹی) کرتے ہیں یا اس کام کے Doctor یا Surgeon ہوتے ہیں وہ بالکل عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ میرا

تجربہ ہے کہ جو شخص جس چیز کا عادی ہو جاتا ہے وہ چیز اس کے لیے کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔

امیر اہل سنت کے بھائی کا حادثے میں انتقال

میرے بڑے بھائی (مرحوم عبد الغنی) کی اللہ پاک بے حساب مغفرت فرمائے، جب وہ زم زم نگر حیدر آباد میں ٹرین کے حادثے کا شکار ہو کر انتقال کر گئے تھے تو میں ایک سماجی کارکن کے ساتھ ایسولینس (Ambulance) میں اپنے بھائی کی لاش لینے کے لیے زندگی میں پہلی بار زم زم نگر حیدر آباد پہنچا۔ میں نے سخی سلطان شیخ حضرت سیدنا عبد الوہاب جیلانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا نام سنا تھا مگر کبھی ان کے مزار شریف پر حاضری نہیں ہوئی تھی نہ اس وقت ایسے حالات تھے کہ زم زم نگر حیدر آباد جا کر حاضری کا شرف پاتا، تو سب سے پہلے ہم نے ان کے مزار شریف پر حاضری دی اور عرض کی کہ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا نام سنا تھا، پہلی بار ان حالات میں آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کی بارگاہ میں حاضری کا شرف ملا ہے۔ اس کے علاوہ بھی میں نے کچھ عرض کی جو اب مجھے یاد نہیں۔ پھر ہم پولیس کے پاس تھا نے پہنچے اگرچہ اس وقت مجھے بطور الیاس قادری کوئی بھی نہیں جانتا تھا اس کے باوجود پولیس والوں نے ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا۔ ہمیں اچھے طریقے سے بٹھایا۔ میرے بھائی کی جیب سے جو رقم نکلی تھی وہ اور ان کی گھڑی وغیرہ مجھے دی۔ اس سے میرا ذہن بنا کہ پولیس میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ بہر حال پولیس والوں نے کہا کہ آپ لوگ پہلے ہی صدمے سے چور ہیں ہم مزید آپ کو پریشان نہیں کرنا چاہتے، پھر انہوں نے فوراً اپنی کارروائی مکمل کر لی تو ہم ہسپتال پہنچے شاید ہمارے ساتھ کوئی پولیس والا بھی تھا اس کے بغیر ہسپتال والے لاش نہیں دیتے تاکہ کوئی اور لاش نہ لے جائے۔ ہم نے ہسپتال سے بھائی کی لاش لی اور اسی رات گھر پہنچ آئے۔ ورنہ ہمارا خیال تھا کہ رات وہیں گزرے گی کیونکہ ہم لوگ عصر یا مغرب کی نماز پڑھ کر نکلے تھے اسی وجہ سے میرے ساتھ آنے والے سماجی کارکن نے اپنے ساتھ چادر وغیرہ بھی رکھ لی تھی۔ جب لاش ملی تو گھر لے جانے جیسی نہیں تھی کیونکہ وہ بالکل کٹ چکی تھی تو ہم نے کسی سماجی ادارے میں غسل کی ترکیب بنائی۔ جب لاش کو کھولا گیا تو مجھ سے اپنے بھائی کی یہ حالت دیکھی نہیں گئی کہ ٹانگ الگ کٹی ہوئی ہے (گردن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا) ادھر پہنچا چڑھ جانے کی وجہ سے وہ حصہ کٹ چکا ہے۔ وہاں کسی سماجی کارکن کا بچہ بھی تھا جو بہت اچھل کود کر رہا تھا اس نے اپنے والد کو کہا کہ ”ابو! وہ دیکھو گردن کٹی ہوئی ہے، فلاں چیز یوں کٹ گئی ہے۔“ اس کا یہ

انداز دیکھ کر میرا ذہن بنا کہ یہ لوگ رات دن اس طرح کے حالات دیکھتے ہوں گے جیسے ہم مرغیاں اور بکرے وغیرہ کٹے ہوئے دیکھتے ہیں اور ہمیں کچھ نہیں ہوتا اسی طرح یہ بچہ بھی روزانہ ایسی چیزیں دیکھ کر عادی ہو چکا ہو گا۔

خود کو ہلاکت پر پیش کرنے کی شرعاً اجازت نہیں

اسی طرح قبرستان میں جو گورکن وغیرہ ہوتے ہیں یہ لوگ قبروں کے پاس لیٹ جاتے ہیں، ساری ساری رات وہیں گھومتے ہیں، بعض اوقات جو وغیرہ بھی کھیل رہے ہوتے ہیں، ان کو قبرستان میں ڈر نہیں لگتا۔ لیکن ہمیں اگر کوئی کہے کہ ایک رات قبرستان میں گزار دو صبح زندہ آئے تو ایک لاکھ روپے وصول کر لینا، ہم لوگ پھر بھی تیار نہیں ہوں گے بلکہ رات تو بہت بڑی بات ہے ہم پانچ منٹ کے لیے بھی اندھیرے قبرستان میں رکنے کے لیے تیار نہیں ہوں گے۔ حالانکہ قبرستان میں مُردے قبروں میں ہوتے ہیں لیکن ہم نفسیاتی طور پر ڈرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! ایسی بہادری ہرگز نہیں دکھانی چاہیے جس میں انسان کے نفسیاتی عریض بن جانے کا خطرہ ہو کہ شرعاً بھی خود کو ہلاکت یا مصیبت پر پیش کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔^(۱)

خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی

لوگوں کو اپنے ہاتھوں خود کو خواہ مخواہ مصیبت میں ڈالنے سے بچانے کے لیے کسی نے یہ واقعہ بنایا ہے کہ چند دوستوں کے درمیان یہ Competition (یعنی مقابلہ) ہوا کہ کون رات کو قبرستان میں اکیلے رُک کر فلاں درخت کے نیچے کیل گاڑے گا؟ یہ کیل گاڑنے کی شرط شاید اس وجہ سے لگائی گئی ہوگی تاکہ وہ آگے پیچھے نہ بھاگے اور اس کیل کے ذریعے معلوم ہو جائے کہ اس نے واقعی رات کو رُک کر کیل گاڑ دی ہے۔ بہر حال ان میں سے ایک لڑکا تیار ہو گیا کہ میں رات کو اکیلا قبرستان میں رُک کر کیل گاڑ دوں گا۔ اس کے دوست کسی قبرستان میں اسے چھوڑ کر آگئے۔ صبح بچے تو ان کا دوست مرا ہوا تھا۔ جب دیکھا گیا تو وہ کیل اس کے دامن میں گڑی ہوئی ہے۔ تفتیش کے بعد معلوم ہوا کہ اس نے کیل تو گاڑی مگر غلطی سے وہ کیل اس کے دامن میں گڑ گئی اور اس کو پتا نہیں چلا۔ جب یہ کیل گاڑ کر اٹھا تو اس کا دامن اٹک گیا مگر یہ سمجھا کہ مجھے

۱..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: شب میں تنہا قبرستان نہ جانا چاہیے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۲۳)

کسی جن نے پکڑ لیا ہے وہ بے چارہ اسی خوف سے مر گیا۔ لہذا اس طرح کی بہادری دکھانے سے منع کیا گیا ہے کہ ایسے مقامات پر اس طرح کا اتفاق ہونا بھی ممکن ہے جس کے نتیجے میں انسان اپنی جان سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

انبیائے کرام علیہم السلام نے اپنی ذمہ داری پوری فرمادی

سوال: انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بھیجے کا مقصد اللہ پاک کے احکام پہنچانا تھا کیا انہوں نے اپنی ذمہ داری صحیح طور پر پوری فرمادی؟

جواب: جی ہاں! انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اللہ پاک کے احکام پہنچانے کے لیے تشریف لائے اور انہوں نے اللہ پاک کے احکام پہنچانے میں کوئی کوتاہی نہیں فرمائی بلکہ 100 فیصد وہ احکام پہنچا دیئے یہ عقیدہ رکھنا ضروری ہے۔ اس میں ان کی طرف سے نہ تو جان بوجھ کر کوئی کوتاہی واقع ہوئی اور نہ ہی کچھ بھولے سے۔^(۱)

سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام تشہد میں کیا الفاظ ادا فرماتے؟

سوال: جس طرح ہم الشَّحِیَّات میں اَللّٰمُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ یا اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ پڑھتے ہیں تو کیا سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اِس طرح پڑھتے تھے یا کوئی اور الفاظ ادا فرماتے تھے؟ (زکن شوریٰ کا سوال)

جواب: صحیح قول یہ ہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الشَّحِیَّات میں اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ہی پڑھتے تھے، اِس کی جگہ اَشْهَدُ اَنَّیْ رَسُوْلُ اللہِ یا کوئی اور کلمات نہیں کہتے تھے۔^(۲)

خالص پھولوں کا سہرہ اجاڑے

سوال: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عقد (یعنی نکاح) حضرت سَیِّدُنَا خَدِیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کون سی سن عیسوی اور کس تاریخ کو ہوا تھا؟ نیز آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ماتھے پر پھولوں کا سہرہ ابا نہدھا تھا یا نہیں؟ (ہند سے سوال)

جواب: سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عقد (یعنی نکاح) حضرت سَیِّدُنَا خَدِیجہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے عَامُ الْفِیْلِ (یعنی ہاتھی والے سال کے تقریباً 25 سال بعد) میں ہوا تھا۔ اس وقت ہجرت نہیں ہوئی تھی اس لیے سن ہجری شروع نہیں ہوا تھا اور سن

① بہارِ شریعت، ۱/۴۰، حصہ: ۱، ماخوذاً۔

② براد المحتار، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ۲/۲۶۹، ماخوذاً۔

عیسوی شاید اس وقت وہاں رائج نہیں تھا۔ (رہی بات نکاح کے وقت سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سہرا ڈالنے کی تو) سہرے کا کہیں پڑھنا نہیں ہے۔ البتہ بہارِ شریعت میں خالص پھولوں کے سہرے کو شرعاً جائز لکھا ہے۔^(۱) سہرا سر پر سے ڈالا جاتا ہے جبکہ ہار گلے میں پہناتے ہیں۔ بہر حال دونوں کا ثبوت سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دور میں نہیں تھا۔ دو لہے سر پر جو سہرے لگا کر پھرتے ہیں اور سہرے پہنتے ہیں ان پر کسی کو وسوسہ نہیں آتا (کہ یہ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک دور میں نہیں پہنے جاتے تھے)، ہاں جشنِ ولادت کے موقع پر پھول لگائے جائیں تو بعض لوگوں کو وسوسے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جشنِ ولادت کے پھول جن کو کانٹے کی طرح چبھتے ہیں وہ گجرا بھی پہن لیتے ہوں گے انہیں گجرا بھی اتار دینا چاہیے۔

جسے عشقِ مصطفیٰ میں رونانہ آتا ہو وہ کیا کرے؟

سوال: جس کو مدینے جانے کی تڑپ نہ ہو اور نہ ہی اُس کا دل ہجرِ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں غمگین ہوتا ہو تو وہ کیا کرے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: جس کو سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے عشق میں رونانہ آتا ہو غم کی کیفیت پیدا نہ ہوتی ہو تو وہ کوشش رونے جیسی شکل بنائے کہ اچھوں کی نقل بھی اچھی ہے مگر یہ رونار یا کاری کے لیے نہ ہو۔ جو آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے غم میں، غم اُمت میں آنسو بہاتے رہے، ہمیں یاد فرماتے رہے، جب دنیا میں تشریف لائے پیدا ہوتے ہی رَبِّ هَبْ لِي اُمَّتِي^(۲) (یعنی اے اللہ! میری اُمت مجھے بخش دے، مجھے دے دے، مجھے ہبہ کر دے۔) جن کے لبوں پر تھا۔ اس آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے معراج میں بھی اُمت کو یاد کیا۔^(۳) جب قبرِ انور میں تشریف لے گئے تب بھی ہونٹ مبارک بل رہے تھے کان قریب کر کے سنا گیا تو اُمَّتِي اُمَّتِي (یعنی میری اُمت میری اُمت) فرما رہے تھے۔^(۴) آج بھی اُمَّتِي اُمَّتِي فرما رہے ہیں۔^(۵) بعض اوقات بندے کے کان بجتے ہیں تو اس وقت دُرود شریف پڑھنا مُسْتَحَب ہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہُ عَلَیْہِ نے لکھا ہے کہ یہ سرکار

① بہارِ شریعت، ۱۰۵/۲، حصہ: ۷۔

② فتاویٰ رضویہ، ۱۲/۳۰۔

③ سرورِ اقلوب بذکرِ المحبوب، ص ۹۵۔

④ مدارج النبوت، قسم چہارم، باب سوم، ۲/۲۴۲۔

⑤ کنز العمال، کتاب القیامۃ، الجزء: ۱۴، ۷/۷۸، حدیث: ۳۹۱۰۸۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے اُمّتی اُمّتی فرمانے کی آواز ہے۔^(۱) بسا اوقات یہ آواز جس کو رب چاہتا ہے اُس کو سنائی دیتی ہے، اس کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ اس کے کان بجتے ہیں لہذا اس وقت دُرود شریف پڑھا جائے۔ جو آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہمیں اتنا یاد فرمائیں، میزانِ عمل پر اپنے گناہ گار اُمّتیوں کے نیکیوں کے پلڑے کو بھاری بنائیں اور جب پُلِ صراط سے غلام گزریں تو اس وقت سجدے میں جا کر رَبِّ سَلِّمْ اُمّتی ”یعنی اے پروردگار میری اُمّت کو سلامتی سے گزار“ کی دُعائیں دیں۔^(۲) اور شفاعت فرمائیں اب ایسے آقا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی محبت دل میں کیوں نہ پیدا ہوگی۔ اس طرح ان باتوں کو اور ان کے رونے کو یاد کریں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ دل میں عشق کی کیفیات پیدا ہوں گی اور رونے کی بھی کیفیت بن سکے گی، جیسا کہ مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کا دل پر چوٹ کرنے والا یہ شعر ہے:

ہائے پھر خندہ بجا مرے لب پر آیا

ہائے پھر بھول گیا راتوں کا رونا تیرا (ذوقِ نعت)

خندہ بے جا معنی فضول ہنسی، لب معنی ہونٹ یعنی مولانا حسن رضا خان رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرما رہے ہیں: ”افسوس! میری فضول ہنسی نکل گئی، یا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم آپ ہم اُمّتیوں کے لیے راتوں کو جو روتے رہے ہیں وہ بھول گیا، غفلت کا شکار ہو گیا کہ میں فضول ہنس رہا ہوں۔“ یہ بھی یاد کرنے کا ایک انداز ہے۔ اس کے علاوہ عاشقانِ رَسُوْل کی صحبت میں بیٹھیں، مدنی انعامات پر عمل کریں اور عاشقانِ رَسُوْل کے ساتھ مدنی قافلوں میں سفر فرمائیں اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عشقِ رَسُوْل میں رونے والی خوبی نصیب ہو ہی جائے گی۔ اللہ پاک ہم سب کو پیارے محبوب صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی یاد میں رونے والی آنکھیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

یادِ نبی پاک میں روئے جو عمر بھر

مولیٰ مجھے تلاش اسی چشمِ تر کی ہے

① فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۱۲۔

② ترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ما جاء في شأن الصراط، ۴/۱۹۵، حدیث: ۲۴۴۱ بتعبیرِ قلیل۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مسلمان کے جوٹھے میں شفا^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جو مجھ پر ایک بار دُرود پاک پڑھتا ہے اللہ پاک اُس کے لیے ایک قیراط اجر

لکھتا ہے اور قیراط اُحد پہاڑ جتنا ہے۔ (۲)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

اناج ضائع ہونے سے بچائیے

سوال: دُنیا میں اِس وقت ایک بہت بڑا مسئلہ اناج ضائع کرنے کا ہے۔ اناج کو ضائع ہونے سے بچانے میں ہمیں کیا

کردار ادا کرنا چاہیے؟ اِس بارے میں کچھ مدنی پھول عطا فرمادیتجیے۔ (نگرانِ شوریٰ کا کو لمبو، سری الزکا سے سوال)

جواب: اناج کو ضائع کرنا ایک International Problem (یعنی یُنَّ الْاَقْوَامِ سطح کا مسئلہ) ہے۔ غریب ممالک میں

بھی اناج کو ضائع کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے لیکن امیر ممالک کے مقابلے میں کم۔ اگر غریب بھی اسے ضائع ہونے سے

بچاتا ہے تو اس کے پیشِ نظر بھی عموماً شریعت کا حکم نہیں ہوتا بلکہ پیسے کا نقصان نظر آ رہا ہوتا ہے۔ بہر حال اگر کوئی پیسے کا

نقصان ہونے کے سبب بھی اسے ضائع ہونے سے بچاتا ہے تو یہ بھی غنیمت ہے، ورنہ امیر ممالک میں تو اناج ضائع کرنے

کے قوانین بنے ہوئے ہیں۔

① یہ رسالہ ۲۳ رَیْبَعُ الْاَوَّلِ ۱۴۴۰ھ بمطابق یکم دسمبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا

تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② مصنف عبد الرزاق، کتاب الطہارۃ، باب ما ینہب الوضوء من الخطایا، ۳۹/۱، حدیث: ۱۵۳۔

کھانا پھینک دینے کا قانون

ایک بار مجھے کسی ملک میں قانون کا پتا چلا کہ ہوٹل والے قانونی لحاظ سے پابند ہوتے ہیں کہ شام کو بچا ہوا کھانا پھینک دیں مثلاً اگر کوئی ہوٹل والا مچھلیاں پکا کر یا تیل کر یا ڈیپ فرائی کر کے بیچتا ہو، اب شام میں جتنی کچی مچھلیاں فریزر میں بچ گئیں تو انہیں پھینک دینا ضروری ہے۔ اب چاہے وہ ہزار روپے کی ہوں یا لاکھ روپے کی دوسرے دن نہیں کھلا سکتے۔ یہ سن کر ہی اپنے بدن میں جھر جھری آ جاتی ہے لیکن وہاں ایسا قانون ہے۔ اب اسی سے اندازہ لگا لیجیے کہ جب فریزر میں رکھی کچی مچھلیاں دوسرے دن نہیں چلا سکتے تو پھر پکا ہوا کھانا کس نے فریج میں رکھنے دینا ہے؟ یہ بھی پھینکنا لازمی ہی ہو گا۔ یوں بہت سا کھانا ضائع کر دیا جاتا ہے۔

دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مرے

اگر دُنیا میں ہر ایک اپنے آپ کو اس بات کا پابند کر لے کہ میں ایک دانہ بھی Waste (یعنی ضائع) نہیں کروں گا تو شاید دُنیا میں کوئی بھوک سے نہ مرے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ لوگ بھوک سے مر رہے ہیں تو یہ بات ختم ہو جائے۔ اس وقت دُنیا میں جن مقامات پر غذا ہے تو وہاں ڈھیر لگے ہوئے ہیں اور جن علاقوں میں نہیں ہے تو وہاں لوگ دانے دانے کے لیے ترس رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں کھانا ضائع کرنے سے بچائے۔ اٰمِیْن بِجَاوِزِ النَّبِیِّ

اَلْاٰمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کھانا ضائع کرنے پر حساب نہیں عذاب ہے

یاد رکھیے! اگر ہم کھانا ضائع کریں گے تو اس پر حساب نہیں بلکہ عذاب ہے۔ حساب تو اس حلال مال پر ہے جو ہم نے کھایا، باقی جو ہم نے ضائع کر دیا تو اس پر عذاب ہے مثلاً بچی روٹیاں پھینک دیں، چاول یا سالن بچ گئے تو وہ ڈال دیئے، پتیلیا دیگ دھوتے وقت بہت سا شور باڈھنے میں چلا گیا، پلیٹ دھونے میں بہت سارے چاول بہہ گئے تو یہ سب کھانا ضائع کرنے کے زمرے میں آئے گا، جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔ دیگ صاف کرنے میں بھی بہت احتیاط کرنی چاہیے کیونکہ اس میں بھی بہت سا کھانا چپکارہ جاتا ہے جو دھلنے میں ضائع ہوتا ہے۔ یاد رہے کہ جان بوجھ کر جس نے ایک قطرہ،

ایک دانہ بھی ضائع کیا تو وہ آخرت میں پھنس سکتا ہے۔

مؤمن کے جوٹھے میں شفا ہے

سوال: گھروں میں یہ بھی تصور ہوتا ہے کہ ہم کسی کا جوٹھا نہیں کھائیں گے، اس وجہ سے بھی کھانا ضائع ہونے کی مقدار بڑھ جاتی ہے، اس کا کیا حل کیا جائے؟

جواب: منقول ہے: **سُوْرُ الْبُوْمِنِ شِفَاءٌ لِّعِنِي مَوْمِنٍ** کے جوٹھے میں شفا ہے۔^(۱) ہمارے یہاں جوٹھا پانی پھینک دیا جاتا ہے اور مسلمان کے جوٹھے پانی کو پینے سے کراہیت کی جاتی ہے حالانکہ اس میں شفا کی بشارت ہے جبکہ فریش واٹر میں شفا کی بشارت نہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ اس جوٹھے میں معاذ اللہ بیکٹیریا اور جراثیم لگ گئے لیکن درحقیقت وہ شفا والا ہو جاتا ہے۔ افسوس! اب سوچیں بدل گئی ہیں۔ بعض لوگوں کے ضرورت سے زیادہ دُنیوی تعلیم حاصل کرنے کے سبب دماغ بہک جاتے ہیں اور پھر انہیں ہر چیز میں جراثیم نظر آتے ہیں، مسلمان کے جوٹھے میں بھی انہیں جراثیم دکھائی دیتے ہیں حالانکہ یہ باعثِ شفا ہے۔ شفا کی نیت سے جوٹھا کھائیں پیئیں گے تو ان شاء اللہ ثواب ملے گا۔ اللہ کریم ہم سب کو عقل سلیم دے اور قرآن و حدیث کی تعلیمات حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ قرآن کریم کی تعلیم جتنی زیادہ حاصل کریں اس کے پڑھنے میں ثواب ہی ثواب اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔

جوٹھا کھانے سے شفا ملنے کی حکایت

فیضانِ سنت، جلد اول کے صفحہ 531 پر ایک حکایت لکھی ہے کہ ڈاکوؤں کی ایک ٹیم اپنے مشن یعنی ڈاکازنی پر جا رہی تھی۔ راستے میں کسی ہوٹل میں یہ کہہ کر پڑاؤ کیا کہ ہم راہِ خدا کے مجاہد ہیں۔ رات یہاں رکیں گے اور پھر دن میں جہاد پر روانہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ صبح ہونے پر وہ چلے گئے۔ لوٹ مار کر کے پھر واپسی اسی ہوٹل میں آکر ٹھہرے۔ جاتے ہوئے انہوں نے ہوٹل کے مالک کا ایک بچہ دیکھا تھا جو بالکل اپانچ تھا، ہاتھ پاؤں اس کے بے کار تھے، چل پھر نہیں سکتا تھا لیکن واپسی پر انہوں نے دیکھا کہ وہ چل پھر رہا تھا، دوڑ رہا تھا۔ ان ڈاکوؤں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا اور ہوٹل کے مالک سے

۱..... الفتاویٰ الفقہیۃ الکبریٰ لابن حجر الہیتمی، کتاب النکاح، باب الولیمة، ۵۲/۴۔

پوچھا کہ یہ بچہ تو ہم نے معذور دیکھا تھا لیکن اب یہ صحیح ہو گیا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ ہوٹل کے مالک نے بتایا کہ آپ لوگوں نے جو کھانا کھایا تھا، اس میں سے جو پلیٹ میں بچ گیا تو میں نے اس حُسنِ ظن کی بنا پر کہ آپ نیک لوگ ہیں، اللہ کے راستے میں نکلے ہوئے ہیں وہ جو کھانا اپنے اس بیٹے کو کھلادیا تو آپ کے جوٹھے کی بَرَکت سے میرا بچہ بالکل نارمل ہو گیا۔ ڈاکو یہ سُن کر رو پڑے اور انہوں نے اپنے گناہوں سے یہ سوچ کر توبہ کر لی کہ اللہ پاک اتنا مہربان ہے اور ہم لوگ کس قدر نافرمان ہیں کہ لوٹ مار میں لگے ہوئے ہیں۔^(۱) بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ فقط پیر صاحب یا ہمارے فلاں عالم یا فلاں خطیب صاحب کا جو ٹھہا ہی شفا دے گا تو بے شک ان کا جو ٹھہا بھی اچھا ہے، شفا والا ہے لیکن عام مسلمان کے جوٹھے میں بھی شفا ہے۔

مسلمان کا جو ٹھہا کھانے پینے میں اجر و ثواب

سوال: کیا مسلمان کا جو ٹھہا کھانے پینے میں اجر و ثواب بھی ملتا ہے؟^(۲)

جواب: فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اپنے مسلمان بھائی کا جو ٹھہا پینا اجر والا کام ہے اور جو اپنے بھائی کا جو ٹھہا پیتا ہے اس کے لیے 70 نیکیاں لکھی جاتی ہیں، 70 گناہ مٹائے جاتے ہیں اور 70 درجات بلند کیے جاتے ہیں۔^(۳) اس روایت سے اندازہ لگائیے کہ مسلمان کے جوٹھے پانی کی کیسی فضیلت ہے کہ اس کے پینے سے اتنی اتنی نیکیاں مل رہی ہیں۔

جو ٹھہا کھانے پینے میں تکبر اور غربت کا علاج

سوال: کیا مسلمان کے جوٹھے کی اس کے علاوہ اور بھی کوئی فضیلت ہے؟^(۴)

جواب: بعض لوگ اپنے مسلمان بھائی کا جو ٹھہا کھانے پینے میں مَعَاذَ اللہ گھن کھاتے ہیں حالانکہ اپنے مسلمان بھائی کا جو ٹھہا کھانا پینا عاجزی والا کام ہے۔ لہذا مسلمان کے جوٹھے کھانے پینے سے شُرمانے اور گھن کھانے کے بجائے اسے استعمال کر لینا چاہیے۔ اگر سب مسلمان ایک دوسرے کا جو ٹھہا کھانی لینے کی عادت بنالیں تو ہمارے معاشرے سے تنگدستی

① کتاب القلیوبی، ص ۲۰ ماخوذاً۔

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

③ کنز العمال، حرف التاء، کتاب الاخلاق، الجزء: ۳، ۵۱/۲، حدیث: ۵۷۳۵، قال العجلونی معناه صحیح۔

④ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اور غربت میں اچھی خاصی کمی آجائے۔ لوگوں کو دافر مقدار میں کھانا ملے گا اور مہنگائی پر بھی کٹرول ہو گا کیونکہ مہنگائی اُس وقت ہوتی ہے جب خریداری زیادہ کی جاتی ہے، جب لوگ خریداری کم کریں گے تو دکانوں پر اسٹاک پڑا رہے گا، بکے گا نہیں تو پھر یہ سستا کریں گے۔^(۱) بہر حال اللہ پاک اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات پر عمل کرنے میں ہی دینی و دنیوی فوائد ہیں۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات۔

کھانے کے دوران گفتگو کا موضوع

سوال: کھانا سبھی گھروں میں پکایا اور کھایا جاتا ہے۔ تین ٹائم دسترخوان لگتا ہے۔ باہر ہوٹل وغیرہ پر بھی جا کر لوگ کھانا کھاتے ہیں۔ ہمارے یہاں عموماً کھانے کے دوران گفتگو کے موضوع بڑے مختلف قسم کے ہوتے ہیں تو آپ راہ نمائی فرما دیجیے کہ کھاتے وقت ہماری گفتگو کا موضوع کیا ہونا چاہیے؟ (نگران شوریٰ نے سری لڑکا کے شہر کولمبو میں اجتماعی مذنی مذاکرے میں شرکت کی اور وہیں سے امیر اہل سنت دامت بركاتہم الغالیہ کی بارگاہ میں سوال بھی کیا۔)

جواب: کھانے کے دوران کوئی ایک موضوع تو متعین نہیں کیا جاسکتا، بس یہ ذہن میں رہے کہ جو گفتگو میں کرنے لگا ہوں یہ مجھے جنت کی طرف بڑھائے گی یا معاذ اللہ جہنم کی طرف دھکیلے گی؟ کھانے کے علاوہ بھی ہر ایک کو اپنی گفتگو کا یہی معیار بنانا چاہیے۔ کھانا کھاتے ہوئے گھن والی باتیں نہیں کرنی چاہئیں مثلاً اگر کسی شخص کو بھوک نہ ہو اور اسے کھانے کے لیے بلایا جائے تو اب وہ یہ نہ کہے کہ میں زیادہ کھاؤں گا تو الٹی ہو جائے گی کیونکہ کھانا کھانے والوں کے سامنے الٹی کا نام لینے سے انہیں گھن آئے گی۔ موش، قبض اور گیس وغیرہ کے الفاظ بولنا بھی مجھے مناسب نہیں لگتا لیکن بعض لوگ بالکل بے تکلف ہو کر بولتے ہیں کہ ”مجھے گیس بہت ہوتا ہے، مجھے موش لگ گئے ہیں، بوا سیر کا مرض ہو گیا ہے۔“ ایسی عیب دار بیماریوں کا تذکرہ کرتے ہوئے جھجک محسوس کرنی چاہیے۔ بہر حال کھاتے وقت گھن اور کراہیت والی باتیں نہ کی جائیں۔ ایسی باتوں سے خود کو روکنا اگرچہ دشوار ہوتا ہے، اس وقت صبر نہیں ہوتا لیکن رضائے الہی کے لیے صبر کریں

① حضرت سیدنا ابراہیم بن اؤثم رضی اللہ عنہ اپنے فریدوں سے کھانے کی اشیا کے بھاؤ پوچھا کرتے تو آپ سے کہا جاتا: ان کی قیمتیں خدا سے بڑھ گئی ہیں۔ ارشاد فرماتے: انہیں خریدنا چھوڑ دو خود ہی سستی ہو جائیں گی۔ (احیاء العلوم، کتاب کسر الشہوتین، بیان فوائد الجوع و آفات الشبع، ۱۰۸/۳)

گے اور اپنی زبان کو قابو میں رکھیں گے تو ان شاء اللہ اجر ملے گا۔ کاش ”پہلے تو لو بعد میں بولو“ کا اصول ہم اپنے اوپر نافذ کرنے میں کامیاب ہو جائیں۔

کھانے کو عیب نہ لگائیے

سوال: کھانے کو عیب لگانا کیسا ہے؟^(۱)

جواب: کھانے کو عیب نہ لگایا جائے مثلاً تیکھا ہے، نمک زیادہ ہے، کپارہ گیا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہ عیب نہ زبان سے بیان کیے جائیں اور نہ ہی اشارے میں مثلاً منہ ایسے نہ بگاڑا جائے جس سے کھانے کا تیکھا، پھیکا ہونا ظاہر ہو۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادتِ کریمہ یہی تھی کہ کھانا پسند آتا تو تناول فرما لیتے ورنہ ہاتھ روک لیتے۔^(۲) لہذا ہمیں بھی کھانے کو عیب لگانے سے بچنا چاہیے۔ البتہ اگر عیب بیان کرنا ضرورت کے سبب ہو مثلاً جس نے پکایا اسے سمجھانا یا کھلوانا مقصود ہے تاکہ وہ آئندہ خیال رکھے تو اس نیت سے عیب بتانے میں حرج نہیں۔

پہلے کس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟

سوال: بعض جگہوں پر کئی کئی مزار شریف ہوتے ہیں لہذا ایسی صورت میں سب سے پہلے کس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟ (بریلی شریف سے سوال)

جواب: ایسی صورت میں ایک ساتھ سب مزاراتِ طہیبات کی حاضری بھی ممکن ہے جیسے ہم قبرستان میں سب قبر والوں کو ایک ساتھ سلام پیش کرتے ہیں اور پھر ماں باپ، دادا اور دیگر قریبی رشتہ داروں کی قبروں کے پاس جاتے ہیں۔ قبرستان میں داخل ہوتے ہی پہلے سب کو سلام کرنا چاہیے پھر جس خاص مزار شریف پر جانا ہے وہاں حاضری دی جائے۔

نمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے

سوال: بعض جگہوں پر جب کوئی بڑی شخصیت تشریف لاتی ہے تو اس سے کم مرتبہ شخصیات کی حاضری وہاں بہت کم

① یہ سوال شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت و اہل جماعت رحمہم اللہ علیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہند کی مذکرہ)

② بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب ما عاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً، ۵۳۱/۳، حدیث: ۵۴۰۹۔

ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟^(۱)

جواب: نفسیاتی طور پر بھی نمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے جیسے کہیں کچھ افراد آتے ہیں تو ان میں جو پیر صاحب یا عالم صاحب یا جو بھی بزرگ نمایاں ہوتے ہیں Automatic (یعنی خود بخود) لوگوں کی طبیعت ان کی طرف مائل ہو جاتی ہے اور وہ ان سے ہاتھ ملاتے، دست بوسی کرتے اور ان کے سامنے عاجزی کا انداز اپناتے ہیں جبکہ دوسروں سے صرف کھڑے کھڑے ہاتھ ملا کر حال احوال پوچھ لیے جاتے ہیں۔ کئی سال پہلے ایک بار میرا کہیں جانا ہوا تو وہاں باب المدینہ (کراچی) کے تین D.C آئے ہوئے تھے، شاید اُس وقت باب المدینہ (کراچی) کے چار D.C ہو کر تھے اب تو بڑھ گئے ہوں گے، ان کے نیچے جو افسران تھے انہیں بھی وہاں آنے کی دعوت دی گئی تھی تو ان کی بہت کم تعداد وہاں آئی تھی حالانکہ وہ بھی بڑے عہدے دار تھے۔ اگر اُس عہدے کے کسی افسر کو اکیلا بلایا جائے اور کسی دوسری بڑی شخصیت کو دعوت نہ دی جائے تو پھر لوگ اُسے بھی کندھوں پر بٹھائیں لیکن D.C سے اُن کا گریڈ کم تھا اس لیے ان کی کم تعداد وہاں آئی تھی۔ بعد میں جب میری بات چیت ہوئی تو میں نے کہا: اس عہدے کے افسر تو باب المدینہ (کراچی) میں اتنے سارے ہوتے ہیں مگر یہاں اتنے کم آئے ہیں۔ مجھے کسی نے جواب دیا کہ بڑے عہدے داروں کی طرف آدمی کا رُحمان زیادہ ہوتا ہے اور جو چھوٹے عہدے دار ہوتے ہیں انہیں کوئی پوچھتا نہیں اس لیے چھوٹے آتے نہیں۔ اگر صرف چھوٹے عہدے دار کو بلائیں اور اسے کوئی کشش بھی دکھائیں تو وہ آئے گا مگر کسی بڑے عہدے دار کے ہوتے ہوئے نہیں آئے گا۔ اسے یوں سمجھیے کہ بڑی شخصیت چھوٹی سب شخصیتوں کو جذب کر لیتی ہے ذیوی طور پر ایسا ہوتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔

دینی شخصیات کا اخلاص

کئی بار میں اور نگرانِ شوریٰ (مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری) دونوں ایک ساتھ جب کہیں جاتے ہیں یا نگرانِ شوریٰ مجھے بلاتے اور ساتھ جانے کے لیے اصرار کرتے ہیں حالانکہ یہ سمجھتے ہیں اگر یہ نہ سمجھیں تو میں سمجھتا ہوں کہ

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

میرے جانے سے اسلامی بھائیوں کا رُحمان ان کی طرف کم اور میری طرف زیادہ ہوتا ہے تو میں نگرانِ شوریٰ سے متاثر بھی ہوتا ہوں کہ ان میں کیسا اخلاص ہے! اپنی شخصیت کو پھیکا کر کے مجھے چکار ہے ہیں۔ ایسا 100 سے زائد بار ہوا بلکہ وقتاً فوقتاً ہوتا ہی رہتا ہے۔ اگر نگرانِ شوریٰ اکیلے ہوں تو ساری عوام کا رخ اور توجہ کامرکز یہی بنیں مگر جب میں ہوتا ہوں تو بعض اوقات ان سے ہاتھ بھی نہیں ملایا جاتا لیکن یہ ان کا ضبط ہے کہ اس کے باوجود یہ مجھے ہلاتے ہیں تو پتا چلا کہ مذہبی لوگوں میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایسا نہیں ہے۔ یہ باتیں مجھے آپ لوگوں کی اصلاح کے لیے عرض کرنا پڑیں ورنہ انہیں بیان کرتے ہوئے مجھے جھجک ہو رہی تھی کہ اپنے منہ میاں مٹھو بن رہا ہوں مگر اللہ جانتا ہے کہ نیت کدھر کی ہے۔ (اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا: اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ دعوتِ اسلامی میں جس بھی نگرانِ یادِ مہ داریا عطاری کا چاند چمک رہا ہے وہ کس کی وجہ سے چمک رہا ہے؟ اور اس کی روشنی کہاں سے آرہی ہے؟) (۱)

بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ

سوال: بعض شہروں میں مزارات کم ہوتے ہیں اور بعض جگہوں پر تو پورے پورے شہروں میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کے مزارات نہیں ملتے جبکہ بعض شہروں میں اچھی تعداد میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کے مزارات ہوتے ہیں، اسی طرح دنیا کے مختلف ممالک میں جب جانا ہوتا ہے تو یہی معاملہ ہوتا ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اس کی وجہ یہ سمجھ آتی ہے کہ بعض جگہوں پر مسلمان اس طرح کے ہوتے ہیں کہ جن کو بزرگوں سے بڑی عقیدت ہوتی ہے۔ ملتان کو مَدِیْنَةُ الْاَوَّلِیَا (یعنی اولیا کا شہر) اسی لیے کہتے ہیں کہ وہاں مزارات ہی مزارات ہیں۔ ملتان کے بارے میں تین باتیں میں نے سنی تھیں کہ وہاں گور (یعنی قبریں)، گرد (یعنی مٹی) اور گرمی یہ تینوں چیزیں بکثرت ہیں اور واقعاً ایسا ہی ہے۔ چونکہ ملتان میں عقیدت مند زیادہ ہیں اس لیے اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کی خدمت کرنا اور ان کی صحبت سے فیضیاب ہونا وغیرہ وہاں ہے تو یوں وہ لوگ مزارات بنا دیتے ہیں ورنہ بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کہاں نہیں

① یہ سب شیخ طریقت، امیر اہل سنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا فیضان ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

ہوتے۔ جہاں جہاں ایسے عاشقانِ اولیا لوگ ہوتے ہوں گے وہاں مزار بنتا ہو گا اور جہاں نہیں ہوتے ہوں گے وہاں مزار نہیں بنتا ہو گا۔ بعض اوقات تو پتا ہی نہیں چلتا ہو گا کہ فلاں صاحب صالحین یا بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ یَا اُولِیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ میں سے ہیں۔ نہ لوگ ان کے گرد ہوتے ہیں اور نہ لوگوں کو اپنے گرد اکٹھا کرنے کا ان کا مزاج ہوتا ہو گا تو یوں بھی مزارات نہیں بن پاتے۔

قبرستان سے خوشبو آئی

مرکز الاولیا (لاہور) میں میانی کے نام سے ایک بہت بڑا قبرستان ہے، ایک بار دوپہر کے وقت میں وہاں گیا، میں قبرستان میں بنی ہوئی سڑک پر چل رہا تھا تو مجھے خوشبو آنے لگی، میں پلٹ کر آیا اور وہاں فاتحہ پڑھی کیونکہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ یہ اگر بتی کی خوشبو نہیں ہے کیونکہ دوپہر کے وقت کون اگر بتی جلائے گا؟ ہونہ ہو یہاں کوئی اللہ کا نیک بندہ تشریف فرما ہے اگرچہ وہاں کوئی مزار شریف نہیں تھا اور سب قبریں ایک جیسی تھیں۔ جیسے جَنَّتُ البَقِیْعِمْ میں لاکھوں مزارات ہیں، وہاں آرام فرمانے والے صرف صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ کی تعداد دس ہزار (10000) ہے جبکہ تَابِعِیْنَ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی تو کوئی گنتی ہی نہیں ہے۔ پھر وہاں بڑے بڑے اولیا اور بڑے بڑے عاشقانِ رسول کے مزارات ہیں، اسے یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ اور اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے مزارات سے جَنَّتُ البَقِیْعِمْ بھرا ہوا ہے مگر بظاہر وہاں کوئی مزار (یعنی گنبد نما عمارت) نہیں تو سب کے مزارات بنیں یہ ضروری نہیں ہے۔

تلمبہ میں جامعۃ البیدینہ کا افتتاح

سوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ (۲۲ ربیع الاول ۱۴۴۰ھ کو) تلمبہ میں جامعۃ البیدینہ کی عمارت کا افتتاح ہوا ہے، دُعاؤں سے بھی نواز دیجیے اور کچھ مدنی پھول بھی ارشاد فرمادیجیے۔

جواب: مَا شَاءَ اللہ تلمبہ پنجاب پاکستان میں جامعۃ البیدینہ کا آغاز ہوا ہے۔ اللہ کرے کہ یہ جامعۃ البیدینہ علمِ دین کا عظیم مرکز بنے اور یہاں سے خوب علما فارغ التحصیل ہو کر نکلیں اور دُنیا میں دین کا ڈنکا بجائیں، سنتوں کی دھوم دھام کریں اور دعوتِ اسلامی کی نیک نامی کا باعث بنیں اور جو بھی اس میں حصہ لے اللہ کریم ان سب کو بے حساب مَغْفِرَت

سے مُشَرَّف فرمائے۔ اُمِّیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْأُمِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہر جامعۃ المدینۃ خود کفیل ہونا چاہیے

سوال: کیا ہر جامعۃ المدینۃ خود کفیل ہونا چاہیے؟

جواب: ہمارا ایک ہدف اور خواہش ہے کہ ہر جامعۃ المدینۃ خود کفیل ہو جائے اور اپنے آخر اجات خود اٹھائے کیونکہ دعوتِ اسلامی کے خود ہزاروں کام ہیں۔ اس لیے طلبائے کرام، آساتذہ کرام اور جامعات المدینہ کی مجالس سب کو Active (یعنی فعال) ہونا چاہیے اور اپنے اپنے جامعۃ المدینۃ کو خود کفیل بنانے کی کوشش کرنی چاہیے تاکہ یہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں۔ اپنے جامعات المدینہ کو خود کفیل بنانے کے لیے خود بھی بڑھ چڑھ کر اس کے لیے ہونے والے مدنی عطیات میں حصہ ملایا کریں اور دوسروں پر بھی انفرادی کوشش کر کے انہیں بھی مدنی عطیات دینے کی ترغیب دلایا کریں۔

نابالغ بچے مدنی عطیات میں اپنا حصہ نہیں ملا سکتے

سوال: کیا نابالغ بچے بھی مدنی عطیات میں اپنا حصہ ملا سکتے ہیں؟^(۱)

جواب: نہیں۔ یہ شرعی مسئلہ یاد رکھیے کہ نابالغ اپنے Personal (یعنی ذاتی) پیسوں سے نہیں دے سکتا^(۲) اگرچہ وہ خوشی سے بھی دے۔ ہاں نابالغ بچے کے ماں باپ اس کے ہاتھوں دلواسکتے ہیں اور دلوانا بھی چاہیے تاکہ ان کی عادت بنے مگر انہیں رقم کا مالک نہ کریں کیونکہ ماں باپ اگر ان کو مالک کر دیں گے تو وہ پیسے ان کے ہو جائیں گے اور پھر یہ دے نہیں سکیں گے۔ اگر باپ نے تھوڑی بہت سمجھ رکھنے والے نابالغ بچے سے کہا کہ یہ پیسے تم لے لو یہ تمہارے ہیں اور انہیں تم اپنی طرف سے مدنی عطیات میں دے دو تو یہ جائز نہیں ہو گا کیونکہ یہ سمجھ دار بچہ قبضہ کرنے سے اس رقم کا مالک ہو گیا۔ اگر باپ نے یہ کہا کہ یہ دس ہزار روپے تمہارے ہو گئے تو باپ کے کہنے سے ہی بچہ ان کا مالک بن گیا^(۳) اور اُسے قبضہ

①۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عاظم فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

②۔ بہارِ شریعت، ۸۱/۳، حصہ ۱۴۔

③۔ بہارِ شریعت، ۷۷/۳، حصہ ۱۴۔

میں دینے کی بھی ضرورت نہ رہی لہذا احتیاط کرنا ضروری ہے۔

ہاتھوں ہاتھ عطیات جمع کروانا زیادہ مفید ہے

سوال: عطیات کے لیے نیت کر کے ہاتھوں ہاتھ رقم جمع کروانا زیادہ مفید ہے یا بعد میں جمع کروانا زیادہ مفید ہے؟

جواب: ہاتھوں ہاتھ جمع کروانا زیادہ مفید ہے کہ ”آج نقد کل ادھار“ والا محاورہ تو مشہور ہے۔ راہِ خدا میں دینے کے لیے دل بدلتا رہتا ہے لہذا جیسے ہی نیت بنے تو ممکنہ صورت میں اسی وقت عطیات جمع کروادیئے جائیں۔ حضرت سیدنا امام باقر رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ جب واش روم (بَيْتُ الْخَلَا) تشریف لے گئے اسی وقت واپس دروازے پر آکر اپنے خادم کو بلایا اور اپنا جبہ دیتے ہوئے کہا کہ یہ جبہ فلاں کو دے آؤ۔ پھر جب آپ بَيْتُ الْخَلَا سے فراغت کے بعد باہر تشریف لائے تو خادم نے عرض کیا: حضور! ایسی بھی کیا جلدی تھی، آپ اطمینان سے فارغ ہو کر مجھے دے دیتے؟ آپ رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں جب اندر گیا تو میرے دل میں خیال آیا کہ یہ جبہ فلاں کو دے دوں پھر میں نے سوچا کہ نیکی میں دیر نہیں ہونی چاہیے کہیں میرا دل بدل نہ جائے تو میں نے سوچا پہلے یہ جبہ دے دوں تاکہ میرا ثواب کھرا ہو جائے۔^(۱)

راہِ خدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا

بہت سوں کو تجربہ ہو گا کہ بعض اوقات دل میں خیال آتا ہے یہ کریں گے وہ کریں گے۔ پھر آہستہ آہستہ سستی ہونا شروع ہو جاتی ہے خصوصاً راہِ خدا میں دیتے ہوئے بہت سستی ہوتی ہے کیونکہ اس میں جیب سے جاتا ہے اور بندہ لیتا تو واہوا کر کے ہے مگر دیتا آہ آہ کر کے ہے۔ دل میں کھٹکا ہوتا ہے کہ یا یہ مال گیا حالانکہ راہِ خدا میں دینے سے مال کہیں نہیں جاتا بلکہ آخرت کے لیے جمع ہو جاتا ہے اور جمع بھی ایسی جگہ ہوتا ہے جہاں سے کسی قسم کی چوری ہونے کا اندیشہ ہی نہیں رہتا۔ بعض لوگ صرف اپنی حرص کی وجہ سے راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کے لیے آگے نہیں بڑھتے، ان کو مال کی فکر لگی رہتی ہے جبکہ وقت کا کچھ بھروسہ نہیں کب بینک لٹ جائے اور ان کا Locker توڑ کر پیسے پُرا لیے جائیں لیکن راہِ خدا میں دیا ہوا مال نہ کبھی لٹ سکتا ہے نہ گھٹ سکتا ہے بلکہ یہ ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو جاتا ہے۔

نیک کام کے لیے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکیاں

سوال: جب ہم کسی کے پاس مَدَنی عَطِیَّات لینے کے لیے جاتے ہیں تو ”عَطِیَّات یا چندے“ کا نام سُن کر ہی اس کا چہرہ اتر جاتا ہے، ایسی صورت میں ہمیں ناامیدی سی ہو جاتی ہے کہ اس نے تو پہلے ہی اپنا موڈ آف کر لیا ہے۔ ایسی صورت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: مزید ہمت و جذبے کے ساتھ مَدَنی عَطِیَّات کے لیے کوششیں کرنی چاہئیں کیونکہ جب کسی سے چندہ مانگا جائے تو چندہ مانگنے والے کا ثواب اسی وقت کھرا ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں کہ سامنے والا جب کچھ رقم دے گا تب ہی چندہ مانگنے والے کو ثواب ملے گا بلکہ عَطِیَّات کرنے والا جب سے اپنی کوشش شروع کرتا ہے اسی وقت سے اسے ثواب ملنا شروع ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ اس عظیم کام کے لیے اٹھنے والے ہر قدم کے عوض اس کو ثواب ملتا ہے۔ اسی وجہ سے میں کہتا ہوں جب عَطِیَّات لینے جائیں تو چھوٹے چھوٹے قدم رکھیں کہ جتنے زیادہ قدم اٹھیں گے اتنا ہی زیادہ ثواب ہو گا۔ یوں ہی مسجد یا کسی بھی نیک کام مثلاً اجتماع کی طرف جانا یا مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے لیے چلنا ہو تو چھوٹے چھوٹے قدم اٹھائے جائیں اِنْ شَاءَ اللہ ثواب ملے گا۔^(۱)

لڑائی جھگڑے کی اصل وجہ بے صبری ہے

سوال: لوگ اکثر اس طرح کے سوالات پوچھتے ہیں کہ بعض اوقات گھر میں موجود خواتین جیسے والدہ، بہن اور بیوی کے درمیان کسی بات پر نوک جھونک ہو جاتی ہے اس پر خوب غور و فکر کرنے کے بعد ایک فریق کی طرف سے زیادہ غلطی معلوم ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف کوئی خاص قصور نہیں ہوتا تو شوہر کبھی اپنی والدہ کی طرف داری کرتا ہے اور کبھی بیوی یا بہن کی، ایسے میں شوہر کو کیا کرنا چاہیے؟ (مفتی صاحب کا سوال)

جواب: یہ واقعی نازک معاملہ ہے، اس میں عدل و انصاف سے کام لینا بہت ضروری ہے لیکن ایک فریق کے حق میں

①..... بندہ جس نیک کام کے لئے بھی قدم اٹھاتا ہے اس کا وہ قدم شمار کیا جاتا ہے اور اسے ان قدموں کے حساب سے ثواب دیا جائے گا۔

(تفسیر صراط الجنان، پ ۲۲، بیس: تحت الآیۃ: ۸، ۱۲/۲۳۳)

فیصلہ کر کے دوسرے فریق پر سختی بھی نہ کی جائے کہ اگر والدہ کی غلطی ہے تو ان پر سخت کلامی شروع کر دی تو یہ انتہائی غلط رویہ ہو گا۔ ساس بہو کی آپس میں نوک جھونک تو ہوتی ہی رہتی ہے اگر ان میں سے ایک بھی صبر کر لے تو بات طول ہی نہ پکڑے۔ مگر صبر کرنا کسے آتا ہے صرف مُنہ سے بول دیا جاتا ہے کہ میں نے صبر کیا ہے۔ اگر واقعی لوگوں میں صبر کرنے کی عادت پیدا ہو جائے تو نہ گھروں میں جھگڑے ہوں نہ دوستوں میں اور نہ ہی وطن عزیز میں لڑائی جھگڑے کی فضا قائم ہو۔ ذاتی جھگڑوں کی اصل وجہ ہی بے صبری ہے۔ اگر کسی نے گالی دی یا کسی قسم کی دھمکی دی یا کچھ ظلم کر دیا تو سامنے والا خاموش رہ کر اس پر صبر کر کے اس کے نتیجے میں ملنے والے اجر پر نظر رکھے گا تو قیامت کے دن مظلوم ہو گا اور اس دن مظلوم کے ہاتھ میں ظالم کا گریبان ہو گا بلکہ ”اس ظالم کی نیکیاں بھی اس مظلوم کو دی جائیں گی۔“ (۱) اگر یہ مظلوم ان فوائد پر نظر رکھ کر صبر کر لے تو جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

بہو میکے میں کسی قسم کی شکایت نہ کرے

اسی طرح ساس بہو کے درمیان بھی جب کسی بات پر جھگڑا ہو جائے اور ان میں سے کسی ایک کا بالکل قصور نہ ہو یا معمولی سی کوئی غلطی ہو تو اسے صبر کرنا چاہیے، جیسے ساس بہو کی لڑائی میں ساس قصور وار ہے اور بہو کا قصور کم ہے یا بالکل نہیں ہے تو بہو کو چاہیے خاموشی اختیار کرے اور سارا غصہ پی جائے، نہ اپنے شوہر سے اس کا تذکرہ کرے نہ کسی دوسرے کے سامنے کوئی بات کرے۔ میکے میں تو خواب میں بھی کوئی بات ذکر نہ کرے کہ اصل جھگڑا ہی یہاں سے شروع ہوتا ہے جب عورت اپنے میکے میں ان باتوں کا ذکر کرتی، اپنی ماں بہنوں کے سامنے خوب بھڑاس نکالتی ہے اور وہ جذبات میں آکر اس کو مزید بھڑکاتی ہیں کہ ”تیرے مُنہ میں مونگ بھرے تھے، تو نے اس چڑیل کو جواب کیوں نہیں دیا؟، سُن کر آگئی اب ہم سے کبھی شکایت نہ کرنا۔“ بہر حال اس طرح مائیں بہنیں اسے غلط رویہ اپنانے پر خوب اُکساتی ہیں۔ اگر وہ آکر بتائے کہ میں نے یوں جواب دیا تو وہ اس کو مزید شاباش دیتی ہیں جس کے نتیجے میں خود اپنی بہن یا بیٹی کا گھرا جڑ دیتی ہیں۔ البتہ میں ایسے خاندانوں کو بھی جانتا ہوں جو اپنی بچیوں سے یہ کہہ دیتے ہیں: ”تو نے ہم سے کسی قسم کی شکایت نہیں کرنی،

تجھے جب بھی گھر آنا ہو تیرے لیے دروازے کھلے ہیں لیکن جس دن لڑکر آئی تو ہمارا دروازہ تیرے لیے بند ہے۔“ اس طرح گھر ٹوٹنے سے بچ جاتے ہیں لیکن بعض نادان گھرانوں میں بچیوں کو کہا جاتا ہے ہمارے ہی گھر بیٹھی رہے ہمارے پاس روٹی بہت ہے اور یوں اس کا گھر ٹوٹ جاتا ہے۔

ساس بہو کے جھگڑے کا حل

بہر حال ساس بہو کی لڑائی میں بعض اوقات بہو تیز ہوتی اور ساس بے چاری بوڑھی اور بیمار ہوتی ہے، پھر یہ بہو اپنے شوہر سے مل کر اس بوڑھی ساس کو تنگ کرتی ہے۔ کہیں ساس تیز اور پادار فل ہوتی ہے جو بہو کے ناک میں دم کر دیتی ہے نیز کبھی نندوں کا مسئلہ بھی ہوتا ہے کہ نند بھادج کی بھی آپس میں کم ہی بنتی ہے اور ان دُجُوہات کی پنا پر جھگڑے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ایسے موقع پر اگر بہو یہ سوچ لے کہ میری ساس میری ماں کی جگہ ہے، میری ماں بھی مجھے ڈانٹتی اور بُرا بھلا کہتی تھی اس کے باوجود میں ان سے لڑائی نہیں کرتی تھی لہذا اپنی ساس سے بھی لڑائی نہیں کروں گی۔ اگر یہ ذہن بن جائے گا تو اُمید ہے بہو کی طرف سے کبھی جھگڑا نہیں ہو گا۔ یوں ہی اگر بہو ساس کو بُرا بھلا کہتی ہے تو ساس اپنا یہ ذہن بنائے کہ میری سگی بیٹی بھی تو مجھے نہیں چھوڑتی، وہ بھی مجھے اُلٹا سیدھا جواب دے دیتی ہے اس کے باوجود میں نہ تو اس کو ڈانٹتی ہوں اور نہ اس سے نفرت کرتی ہوں بلکہ اس کے لیے میرا پیار بدستور قائم رہتا ہے۔ اب میری بہو اپنا سارا خاندان چھوڑ کر اکیلی ہمارے خاندان میں آگئی ہے اس کے ساتھ بھی محبت بھر اسلوک کرنا چاہیے کہ یہ ہماری ہمدردی کی زیادہ حقدار ہے، اگر اس کے ساتھ یہاں ہمدردی نہ کی گئی تو یہ وقت کیسے گزارے گی۔

مسلمان پر اچھا گمان رکھنا واجب ہے

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: مومن کے فعل یا بات میں اچھا گمان کرنا واجب ہے، یعنی اس کے قول و فعل کو حَقِّیِّ اِلْمَکَانَ حَسَنِ ظَنِّ پر محمول کرنا واجب ہے۔^(۱) لیکن ہمارے یہاں مُعاملہ بالکل اُلٹ ہے اگر بہو مصلے پر بیٹھ کر دُرد و شریف یا تَسْبِیحات وغیرہ پڑھتی ہو تو ساس کہتی ہے: ”یہ ہم لوگوں پر پڑھ پڑھ

کر پھونکتی ہے، دیکھو مصلے سے ہٹتی ہی نہیں ہے، میری بیٹی بیمار ہو گئی ہے، یہ جادو کر رہی ہے، جب سے یہ چڑیل آئی ہے ہمارے گھر میں مسائل کھڑے ہو گئے ہیں، نماز میں سجدے میں جا کر ہم کو بددعائیں دیتی ہے اور اگر اس بے چاری نے ان کو دیکھ لیا یا ان کی طرف دیکھ کر سانس لے لیا تو بولتی ہیں ہم پر دم کر رہی ہے۔ “جبکہ سارے مسائل کی جڑ یہ لوگ خود ہوتے ہیں مگر یہ لوگ اس طرح کے توہمات میں مبتلا ہو کر بدگمانیاں کرتے ہیں حالانکہ بدگمانی گناہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس کے باوجود کم علمی کی وجہ سے اکثریت اس میں مبتلا ہے اور گھر گھر میں جنگ چھڑی ہوئی ہے۔

دینی مسائل توجہ سے سنیے

مدنی چینل پر جب اس طرح کے مسائل بیان کیے جاتے ہوں گے اور یہ سُن رہی ہوں تو بجائے بات سمجھنے کے ایک دوسرے کو دیکھ کر تنبیہ شروع کر دیتی ہوں گی کہ دیکھ تجھے سمجھایا جا رہا ہے، ماں بیٹے کو بول رہی ہو گی سُن لے تو بہت اس کے حق میں بولتا ہے۔ یوں جو بات سننے سمجھنے کی ہوتی ہے وہ سر سے گزر جاتی ہو گی سمجھ ہی نہیں آتا ہو گا کہ کیا بولا جا رہا ہے۔ اگر ایک دوسرے پر تنبیہ نہ بھی کریں تو کوئی نہ کوئی غیر متعلقہ بات کر کے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا کہا تھا؟ اس طرح پوچھنے سے آگے ہونے والی اہم گفتگو سننے سے رہ جاتی ہو گی۔ لہذا مناسب یہ ہے کہ جب کبھی ایسی گفتگو ہو تو اپنے ارد گرد سے بے پروا ہو کر انتہائی توجہ کے ساتھ گفتگو کو سنا جائے کہ مدنی چینل گناہوں بھرا چینل نہیں ہے بلکہ یہ ہمیں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی باتیں بتاتا ہے تو جب تک ہم کان لگا کر توجہ سے نہیں سنیں گے اور ادھر ادھر نظریں دوڑاتے رہیں گے تو شاید کوئی خاص نفع بھی نہ اٹھاپائیں۔ عین ممکن ہے کچھ غلط سمجھ کر اُنھیں لہذا مدنی چینل پر ہونے والی گفتگو کو کان لگا کر توجہ سے سنا جائے۔ اللہ پاک ہمارے گھروں سے لڑائی جھگڑے ختم کر کے ہمارے گھروں کو امن کا گہوارہ بنادے اور ہم سب ایک دوسرے کا احترام کرنے والے بن جائیں۔ اللہ کرے دل میں اُتر جائے میری بات۔

صدقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اعلانیہ؟

سوال: صدقہ چھپا کر دینا افضل ہے لیکن بسا اوقات بھرے اجتماع میں کہا جاتا ہے کہ آپ نیت کر لیں یا کوئی اعلان کر دیں تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: صدقہ دینے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔ کہیں چھپا کر دینا افضل ہوتا ہے اور کہیں سب کے سامنے دینا افضل ہوتا ہے۔ اِنْبَا الْأَعْمَالِ بِالنِّيَّاتِ یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔^(۱) صدقہ چھپا کر دینے کے اپنے فضائل ہیں کہ چھپا کر صدقہ دینا اللہ پاک کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے۔^(۲) یوں ہی اعلانیہ صدقہ دینے کے اپنے فضائل ہیں مثلاً اگر کسی نے سب کے سامنے اس لیے صدقہ دیا کہ دوسروں کو بھی ترغیب ملے، دوسروں کا بھی دینے کا جذبہ بڑھے تو ظاہر ہے کہ یہ ثواب کا کام ہے۔ ہاں اگر کسی نے صدقہ اس لیے ظاہر کر کے دیا کہ لوگ مجھے سخی اور ذلیل سمجھیں تو اس نے غلط کام کیا کیونکہ عبادت سے کسی کے دل میں اپنا احترام اپنی عزت بنانے والا ریاکار اور جہنم کا حقدار ہے۔ ہر ایک اپنی نیت پر غور کر لے کہ وہ کس نیت سے عَلَيِّ الْأَعْلَانِ صدقہ و خیرات کر رہا ہے۔ یاد رکھیے! صدقے کے لیے نہ تو ایسا کالا بکرہ دینے کی ضرورت ہے جس میں ایک بھی بال سفید نہ ہو اور نہ ہی کالی مرغی کو سر پر سے گھما کر دینے کی حاجت بلکہ جو بھی اللہ پاک کی راہ میں دیا جائے وہ صدقہ ہے۔

نفلی عبادات دوسروں پر ظاہر نہ کیجیے

سوال: کیا اپنی نیکیاں دوسروں پر ظاہر کر سکتے ہیں؟^(۳)

جواب: عموماً لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ اپنی نیکی بلا ضرورت ظاہر کرتے ہیں مثلاً میں اتنی تلاوت کرتا ہوں، میں نے اتنے قرآن پاک ختم کر لیے ہیں، روزانہ اتنے دُرود شریف پڑھتا ہوں۔ مجھے بھی آکر کوئی کہتا ہے کہ میں تین مہینے کے روزے رکھتا ہوں، کوئی کیا کہتا ہے اور کوئی کیا کہتا ہے۔ بہر حال اپنی نفلی عبادات ظاہر نہیں کرنی چاہئیں۔

فرض عبادات اعلانیہ ادا کیجیے

البتہ فرض عبادات کا معاملہ الگ ہے مثلاً رَمَضان کا روزہ فرض ہے تو اس کو عَلَيِّ الْأَعْلَانِ رکھنا ہے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے کہ پتا نہیں رکھتا ہو گا یا نہیں۔ اسی طرح پانچوں وقت کی نماز بھی باجماعت مسجد میں ادا کرنی واجب ہے۔ اگر کوئی

۱..... بخاری، کتاب بدء الوجد، باب كيف كان بدء... الخ، ۵/۱، حدیث: ۱۔

۲..... ترمذی، کتاب الزکاة، باب ما جاء في فضل الصدقة، ۱۳۶/۲، حدیث: ۶۶۳۔

۳..... یہ سوال شعبہ فیضانِ ہندی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عاظم فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہندی مذکرہ)

کہے کہ میں گھر میں چُھپ کر نماز پڑھوں گا تو اسے بلا عذر جماعت چھوڑنے کا گناہ ہو گا۔ یوں ہی حج بھی عَنِی اِیْلَکَ کیا جاتا ہے کہ لاکھوں لوگ ایک ہی میدانِ عرفات میں جمع ہوتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ میں چُھپ کر حج کروں گا تو وہ کیسے کرے گا؟ بہر حال جیسی عبادت ہوگی ویسے ہی اُس کا حکم ہو گا اور اجر ہر ایک کو نیت کے مطابق ملے گا۔

اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ کن کو کہا جاتا ہے؟

سوال: اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ کن کو کہا جاتا ہے؟ نیز اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ کی تعداد اور ان کے نام بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: سرورِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَهَّرَات یعنی پاک بیبیاں رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رُوحیت کا شرف ملنے کی وجہ سے اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ کے لقب سے سرفراز ہوئیں۔ چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

﴿وَاَزْوَاجُہُمُ الْمُطَهَّرَاتُ﴾ (پ ۲۱، الاحزاب: ۶) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اس کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔“ حضرت سَیِّدُنَا امام ابنِ ابی حاتم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے حضرت سَیِّدُنَا قتادہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے یہ قول نقل کیا ہے: رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اَزْوَاجِ مُطَهَّرَات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ حُرمت میں مومنین کی مائیں ہیں اور مومنوں پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح ان کی مائیں حرام ہیں۔^(۱)

حضور پر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تمام اَزْوَاجِ مُطَهَّرَات رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ یعنی جن سے رَحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نکاح فرمایا، چاہے وہ محبوبِ رَبِّ ذُو الْجَلَالِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وصالِ باکمال (یعنی Death) سے پہلے انتقال فرما چکی ہوں یا ظاہری وفات کے بعد انہوں نے وفات پائی ہو۔ یہ سب کی سب اُمّت کی مائیں ہیں اور ہر اُمّت کے لیے اس کی حقیقی ماں سے بڑھ کر لائقِ تعظیم اور وَاجِبُ الْاِحْتِرَامِ ہیں، یعنی ان کی عزت اپنے سگے ماں باپ سے بھی بڑھ کر ہے۔^(۲) کیونکہ تمام اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ صحابیات کے ذرے پر ہیں۔

اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ کی تعداد اور اسمائے مبارکہ

اُمَّہَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُنَّ کی وہ تعداد جس پر تمام مُحَبِّتِیْنَ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کا اتفاق ہے وہ گیارہ ہے۔ ان میں

①..... تفسیر درمنثور، الاحزاب، تحت الآیة: ۶، ۵۶/۶۔

②..... مواہب اللدنیة، المقصد الثانی، الفصل الثالث، ۴۰۱/۱-۴۰۲/۲ مأخوذاً۔

سے چھ قبیلہ قریش کے اونچے گھرانوں کی چشم و چراغ ہیں جن کے مبارک نام یہ ہیں: حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا حفصہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا اُم حبیبہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا اُم سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا سودہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا۔ چار کا تعلق قبیلہ قریش سے نہیں تھا بلکہ عرب کے دیگر قبائل سے تھا جن کے اسمائے مبارکہ یہ ہیں: حضرت سیدتنا زینب بنت جحش رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا میمونہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا زینب بنت خزیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا، حضرت سیدتنا جویریہ بنت حارث رَضِیَ اللہُ عَنْہَا۔ ایک اُمّ المؤمنین جو غیر عربیہ تھیں، ان کا تعلق بنی اسرائیل کے قبیلے بنو نضیر سے تھا ان کا نام مبارک حضرت سیدتنا صفیہ بنت حی رَضِیَ اللہُ عَنْہَا ہے۔ حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ اور حضرت سیدتنا زینب بنت خزیمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری زندگی میں ہی وفات پا گئی تھیں، جبکہ باقی نو آواچ مٹھرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ نے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ظاہری وصال کے بعد وفات پائی۔^(۱)

معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟

سوال: اگر کسی کو معلوم نہ ہو کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہیں تو اُس کے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا شخص غور کرے کہ اُس نے آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھی ہوں گی 10 بار، 25 بار، اَلْغَرَضُ جتنی بار کا اُسے ظَنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو جائے اتنے سجدے کر لے۔ اگر اُس کا ظَنِّ غالب (یعنی غالب گمان) ہو کہ 25 بار آیاتِ سجدہ پڑھی ہوں گی تو 25 سجدے کرے۔

نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟

سوال: نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات کو موڑنا کیسا ہے؟

جواب: بعض اوقات صفحات موڑنے سے کتاب کو نقصان ہوتا ہے مگر صفحات موڑنے کی ضرورت بھی پڑ جاتی ہے لہذا اپنی ذاتی کتاب ہو تو صفحات موڑنے میں حرج نہیں ہے۔ اگر کتاب لائبریری یا وقف کی ہو یا کسی اور سے پڑھنے کے لیے لی ہو تو

پھر اس کے صفحات نہیں موڑ سکتے اور نہ ہی اس پر قلم سے نشانات لگا سکتے ہیں بلکہ کسی طرح کا بھی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

مردوں کو دن میں سُرْمہ لگانا کیسا؟

سوال: مرد کے لیے صبح کے وقت سُرْمہ لگانا کیسا ہے؟

جواب: مرد کو زینت کے لیے سُرْمہ لگانا مکروہ ہے^(۱) بہتر ہے کہ نہ لگائے۔ سُرْمہ لگانے کا فائدہ رات کو ہوتا ہے کہ بندہ آنکھیں بند کر کے سوتا ہے تو سُرْمہ اس کی آنکھوں کے اندر فائدہ پہنچاتا ہے اور زینت کا مسئلہ بھی نہیں ہوتا۔ اگر مرد نے دن میں سُرْمہ لگایا اور ٹیپ ٹاپ مقصود نہیں تو بھی حرج نہیں ہے۔ عورت گھر کی چار دیواری میں اپنے شوہر کے لیے سُرْمہ لگائے یا جو بھی اس طرح کی زینت کرے تو ثواب کی حقدار ہے۔ عورتوں کو شوہر کے لیے زینت کرنی چاہیے، اگر یہ اللہ پاک کی رضا پانے اور شوہر کو خوش کرنے کے لیے زینت کریں گی تو ان کے لیے ثواب ہی ثواب ہے۔ بعض عورتیں گھر میں بدبو کے بجائے اڑاتی ہوں گی اور جب باہر نکلتی ہوں گی تو دو دو گھنٹے تک آئینہ کے سامنے خوار ہوتی ہوں گی یہ بالکل غلط طریقہ ہے۔ جب عورت خوشبو لگا کر باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانکتا ہے۔^(۲) اب تو صرف خوشبو ہی کی بات کہاں، شادیوں وغیرہ میں جانے کے لیے عورتیں نہ جانے کیا کیا میک اپ کر کے باہر نکلتی ہیں۔

سفینے کے ذریعے سفرِ مدینہ

سوال:

خوشا جھومتا جا رہا ہے سفینہ

پہنچ جائیں گے اِنْ شَاءَ اللہ مدینہ

عاشقانِ رسول جب کشتی میں سفر کرتے ہیں تو انہیں آپ کا یہ شعر یاد آجاتا ہے کیا آپ نے سفینے کے ذریعے بھی

① فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب العشرون فی الزینۃ... الح، ۵/۳۵۹۔

② حدیث پاک میں ہے: عورت، عورت، عورت (یعنی چپانے کی چیز) ہے، جب نکلتی ہے، شیطان اس کی طرف جھانکتا ہے۔ (ترمذی، کتاب الرضاع، باب ما

جاء فی کراہیۃ الدخول علی المعبیات، ۲/۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۶) مشہور مُفسّر، حَکیمُ الْأُمّتِ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

عورتوں کو خوشبو لگا کر نکلتا منع ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۳۲۶)

سفرِ مدینہ کیا ہے؟

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ایک بار میں نے سفینے (یعنی بحری جہاز) کے ذریعے بھی سفرِ مدینہ کیا ہے۔ اسی سفر میں اللہ پاک کی رحمت سے یہ کلام لکھنے کی سعادت ملی ہے۔ اللہ پاک نے اس کلام کو قبولیت بخش اور یہ کافی پڑھا گیا ہے اور اب بھی اللہ پاک کی رحمت سے موقع بہ موقع پڑھا جاتا ہے۔

امیرِ اہل سنت کی بغداد شریف کی حاضری

سوال: کیا آپ کبھی بغدادِ معلّٰی تشریف لے گئے ہیں؟

جواب: (سوال کرنے والے نے بغدادِ معلّٰی تشریف لے جانے کا پوچھا حالانکہ بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ کی بارگاہوں میں تشریف نہیں لے جایا جاتا بلکہ حاضری دی جاتی ہے، اس لیے امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اُو بفرمایا: میں کبھی بغدادِ معلّٰی تشریف نہیں لے گیا بلکہ خواب میں بھی تشریف نہیں لے گیا۔ ہاں جب مُرشدِ پاک نے کرم فرمایا ہے تو ان کی بارگاہ میں حاضری دی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دو مرتبہ بغداد شریف، کربلائے معلّٰی اور نجف اشرف حاضری کی سعادت ملی ہے۔ عراق شریف تو مَآشَاءَ اللّٰہ زیارت گاہ ہے۔

تفاسیر کو بے وضو چھونا کیسا؟

سوال: کیا تفسیرِ جلالین کو بے وضو اور بے غسل چھو سکتے ہیں؟

جواب: (امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: یہ مختصر تفسیر ہے اسے بے وضو چھونے کی بالکل اجازت نہیں ہے کیونکہ اسے بے وضو چھونے میں قرآنی آیات پر ہاتھ لگ جانے کا بہت زیادہ اندیشہ ہے۔) (اس پر امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا کہ) خَزَائِنُ الْعِرْفَان کو بھی بے وضو نہیں چھو سکتے کہ یہ دیکھنے میں بھی قرآنِ پاک ہی نظر آتا ہے اگرچہ اس میں تفسیر بھی لکھی ہوئی ہے۔ ہاں تفسیرِ نعیمی یا تفسیرِ صراطِ النجّان یہ مَفْضَلُ تَفَاسِیر ہیں انہیں بھی اگرچہ بے وضو چھونا اچھا نہیں ہے، مُسْتَحَب ہے کہ انہیں بھی با وضو چھو جائے مگر کسی نے انہیں بے وضو چھو لیا تو گناہ نہیں ہے۔ البتہ بے وضو ہونے کی حالت میں انہیں اور کسی بھی دینی کتاب کو چھوتے وقت یہ احتیاط کرنی ہوگی کہ قرآنی

آیت یا اس کے ترجمے پر آگے یا پیچھے کہیں سے ہاتھ نہ لگے۔

کیکڑا کھانا حرام ہے

سوال: کیا کیکڑا کھانا حلال ہے؟

جواب: حرام ہے۔

جمعہ کی سنتوں میں کیا نیت کریں؟

سوال: جمعہ کی فرضوں سے پہلے اور فرضوں کے بعد والی سنتوں میں کیا نیت کی جائے؟

جواب: مطلقاً سنت کی نیت کریں گے تو بھی نماز ہو جائے گی۔ اگر یہ کہا کہ جمعہ کی سنت قبلہ پڑھ رہا ہوں یا سنت بعدیہ پڑھ رہا ہوں جب بھی صحیح ہے۔ قبلہ کا معنی پہلے والی اور بعدیہ کا معنی بعد والی سنتیں ہیں۔ قبلہ اور بعدیہ کے الفاظ کہنا ضروری نہیں ہیں، صرف سنت کہہ دیا تو بھی کافی ہے۔

کیا بغیر سمجھے قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟

سوال: کیا قرآن پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمے کے بغیر پڑھنے سے کوئی ثواب ملتا ہے کیونکہ ہمیں پتا ہی نہیں کہ ہم کیا پڑھ رہے ہیں؟

جواب: قرآن پاک کو بغیر سمجھے یعنی ترجمے کے بغیر پڑھنے سے بالکل ثواب ملے گا۔ لہذا غلط پروگنڈے کر کے مسلمانوں کو قرآن کریم سے دور نہ کیا جائے کہ جب سمجھ نہیں آتی تو پڑھنے کا کیا فائدہ؟ نماز میں بھی سورہ فاتحہ اور دیگر جو سورتیں پڑھی جاتی ہیں ان کی بھی کچھ سمجھ نہیں آتی۔ شاپرہتے ہیں تو اس کے بھی معنی معلوم نہیں ہوتے، بِسْمِ اللہ کا ترجمہ پوچھا جائے تو لوگ بغلیں جھانکنا شروع کر دیں گے تو اب کیا نماز پڑھنا اور بِسْمِ اللہ پڑھنا سب چھوڑ دیں گے؟ یقیناً ایسی بات نہیں ہے لہذا قرآن کریم سمجھ نہ بھی آئے جب بھی پڑھنا چاہیے۔

ہر عالم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا

قرآن پاک کو جاننے کے لیے فقط عربی جاننا کافی نہیں اور ہر عالم بھی قرآن پاک نہیں سمجھ سکتا۔ اس لیے کہ ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں۔ اب جس کی تفاسیر پر پوری نظر نہیں ہوگی تو وہ قرآن کریم سمجھ ہی نہیں سکتا اور نہ ایسے

شخص کو از خود قرآن کریم میں غور کرنے کی اجازت ہے۔ جو علم تفسیر کا ماہر ہو گا وہی قرآن کریم کو سمجھ کر پڑھ سکتا ہے۔ آج کل جگہ جگہ جو مفسر نکل پڑے ہیں تو ان میں اکثر تفسیر کے اہل نہیں ہوتے۔ تفسیر بیان کرنے کی بہت کڑی شرائط ہیں۔ تفسیر ایک الگ فن ہے اس کے لیے عالم ہونے کے ساتھ ساتھ اس فن میں مہارت بھی ضروری ہے۔ بعض اوقات ایک آیت کے کئی کئی شان نزول ہوتے ہیں لہذا آیات کا شان نزول معلوم ہونا چاہیے۔ یوں یہ ایک پیچیدہ علم ہے، اللہ پاک کی رحمت سے جو یہ علم جانتا ہو بے شک وہ قرآن کریم کی تفسیر کرے اور جو نہیں جانتا تو وہ فن تفسیر سیکھے کہ یہ اجر و ثواب کا کام ہے لیکن اگر کوئی فن تفسیر نہیں سیکھتا تو وہ گناہ گار بھی نہیں۔

سید اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

سوال: کیا سید اپنی غریب بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والا چاہے سید ہو یا غیر سید دونوں سید کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور نہ ہی سید زکوٰۃ لے سکتا ہے۔^(۱) اگر سید خود صاحب نصاب ہوں تو زکوٰۃ کی باقی شرائط بھی پائے جانے کی صورت میں سید صاحب کو زکوٰۃ نکالنی ہوگی۔

”صدقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے“ ایسا کہنا کیسا؟

سوال: صدقہ دینا اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے، ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: (امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) قرآن پاک میں ہے: ﴿وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا﴾ (پ: ۲۹، المزل: ۲۰) ترجمہ کنز الایمان: ”اور اللہ کو اچھا قرض دو۔“ اس کی تفسیر اللہ پاک کی راہ میں خرچ کرنا ہے، یہ قرض کے اندر آتا ہے۔ (امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نے فرمایا:) یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ خود ہی دیتا ہے اور خود ہی اس کی راہ میں خرچ کرنے پر ثواب اور جنت کے وعدے فرماتا ہے۔ ہم کسی کو کچھ دیں گے تو نہ جانے ہمارے ذہن میں کیا کیا ہو گا؟ لیکن اللہ پاک کی شان دیکھو کہ اپنی شان کریبی سے خوب نوازا تا ہے۔



تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟

سوال: Oil (یعنی تیل) کا کام کرتا ہوں۔ اس کام میں کپڑے میلے اور گندے ہو جاتے ہیں، کیا میں اس حالت میں مسجد جاسکتا ہوں؟ اور میری نماز ہو جائے گی؟

جواب: Oil (یعنی تیل) ناپاک نہیں ہوتا البتہ اگر اتنا زیادہ تیل لگا ہوا ہے کہ مسجد کی دریاں چکنی ہوں گی، صف میں ساتھ والے آدمی کے کپڑے گندے ہو جائیں گے، یا لوگوں کو گھن آئے گی جیسا کہ تیل زیادہ عرصہ کپڑوں پر لگے رہنے کے سبب بدبودار ہو جاتا ہے تو ایسی بدبو کی صورت میں مسجد میں داخل ہونے کی اجازت نہیں ہے^(۱) لہذا نماز کے لیے الگ کپڑے رکھنے ہوں گے۔ تیل کی چیکٹ (یعنی وہ مٹی جو تیل کے باعث سیاہ اور چکنی ہو جائے اس) سے میلے کچیلے کپڑے ناپاک نہیں ہیں۔ اگر ایسے کپڑوں میں اپنے گھر میں نماز پڑھی تو اس میں گناہ نہیں ہے البتہ مکروہ تہذیبی (یعنی ناپسندیدہ) ضرور ہے۔^(۲) اگر ان کپڑوں کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھی تو نماز وہاں بھی ہو جائے گی لیکن دوسروں کو تکلیف ہونے کی صورت میں گناہ ملے گا۔

اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟

سوال: اگر اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟ (ایک اچار بیچنے والے کا سوال)

جواب: کھٹی چیز جلدی خراب ہوتی ہے، چونکہ اچار بھی کھٹا ہوتا ہے اس لیے یہ جلدی خراب ہو سکتا ہے۔ دال بھی جلدی خراب ہوتی ہے کہ اس میں ٹماٹر ہوتے ہیں۔ اگر ٹماٹر نہ ہوں تو دیر میں خراب ہو گی۔ کھچڑا بھی جلد ناراض ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں بھی اس طرح کی کھٹی چیزیں ڈالی جاتی ہیں۔ بہر حال اگر اچار خراب ہو جائے تو اس کا وہیں کچھ کیا جائے جو کھانے کے خراب ہونے پر کیا جاتا ہے مثلاً جب بریانی خراب ہوتی ہے تو عموماً اس میں گوشت خراب نہیں ہوتا لہذا گوشت سمیت بریانی پھینکنے کی شرعاً اجازت نہیں ہو گی لہذا بریانی سے گوشت چھانٹی کر لیں اور پھر اس کو دھو کر استعمال

① شرح الوقایۃ، ۱/۱۹۸۔

② مراۃ المناجیح، ۱/۴۳۸ ماخوذاً۔

کریں۔ یوں ہی اچار میں سے وہ چیزیں چُن لی جائیں جو ابھی خراب نہیں ہوئیں۔ اگر اچار خراب ہو گیا اور کھانے کے قابل نہ رہا تو اس کا کھانا جائز ہے۔ عموماً جانور اچار نہیں کھاتے لیکن اگر کوئی جانور کھالے تو اسے کھلانے میں خرچ نہیں البتہ اگر اُسے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو اب نہیں کھلا سکتے۔

خراب اچار بیچنا کیسا؟

سوال: کیا خراب اچار ستے دام یا آدمی قیمت پر بیچ سکتے ہیں؟

جواب: خراب اچار دھوکے سے بیچیں گے تو گناہ گار ہوں گے۔ اگر کوئی دکاندار خراب اچار خریدتا ہے اور یہ پتا ہے کہ یہ اچار کو کس کر کے بیچے گا تو اسے دینے سے بھی بچنا ہو گا ورنہ یہ دھوکا دینے میں اُس کی مدد ہوگی۔ اچار خراب ہونے کی ہر ایک کو شناخت نہیں ہوتی، اگر اس کے اوپر پھپھوندی آجائے تو دکاندار اس پھپھوندی کو اوپر سے ہٹا دیتے ہوں گے یا ہٹائے بغیر اچار کو ویسے ہی اوپر نیچے گھما دیتے ہوں گے تو پھپھوندی کس ہو جاتی ہوگی۔ بازاری اچار صحت کے لیے مفید نہیں ہوتے۔ اگر مفید اچار بنانا ہے تو گاجر کا اچار گھر میں بنالیا جائے۔ اس میں لوگ کچا لہسن ڈالتے ہیں اس میں کچا لہسن نہ ڈالا جائے کہ منہ میں بدبو ہو جائے گی اور نماز پڑھنا مشکل ہو جائے گا، پھر یہ کہ ایسی بدبودار چیزیں کھائیں گے تو بِسْمِ اللہ پڑھنا بھی منع ہو جائے گا اور یوں اللہ کا نام لینے سے بھی رہ جائیں گے۔

لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ

لیموں کا اچار بھی گھر میں بنایا جاسکتا ہے مگر جس برتن میں بنایا جائے اس میں پانی کی نمی نہ ہو اور نہ ہی گیلے ہاتھ لگنے چاہئیں، اگر ہاتھ دھوئے تھے تو پہلے انہیں خشک کر لیجیے پھر اس کے بعد لیموں کے چار ٹکڑے الگ الگ کر دیں کیونکہ لیموں کا جو پورا پورا گلدستہ ہوتا ہے اسے کھانے والے کے لیے بڑی آزمائش ہوتی ہے اور اگر اس کو توڑیں گے تو غذا والے ہاتھ لگیں گے تو پھر بچے ہوئے کو جب واپس ڈالیں گے تو اس پر پھپھوندی آسکتی ہے۔ لیموں کے چار ٹکڑے الگ کر لیں اور اگر بڑا لیمو ہو تو اس کے آٹھ ٹکڑے کر لیں، اب اسے برتن میں ڈال دیجیے، اب ان ٹکڑوں پر نمک

اور ہلدی ڈال کر اس برتن کو بند کر کے رکھ دیجیے، اس میں ہری مرچیں چیرا لگا کر اور آدرک کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ڈال سکتے ہیں تو اس طرح کچھ عرصے میں یہ بہترین اچار بن جائے گا اور میں اُمید کرتا ہوں یہ صحت کے لیے مفید بھی ہو گا کیونکہ اس میں کوئی کیمیکل نہیں ہے۔ سرکہ اگرچہ بہت اچھی چیز ہے مگر وہ سرکہ لائیں کہاں سے جو اچھی چیز ہے؟ یہاں تو کیمیکل والے سرکہ ہوتے ہیں جنہیں کھائیں تو نزلہ، کھانسی اور گلے کے مسائل اور نہ جانے کیا کیا ہو جاتا ہے! اب ملاوٹ کا دور ہے خالص سرکہ بہت مشکل سے ہی ملتا ہو گا، اگر ملتا بھی ہو گا تو بہت مہنگا ہوتا ہو گا تو اُسے لے کون؟ بہر حال اگر اچار کھانا ہے تو بیان کردہ طریقے کے مطابق بنا کر کھائیں گے تو شاید نقصان کے بجائے آپ کو فائدہ کرے گا۔ بعض اوقات لیموں زیادہ کھانے سے نقصان بھی ہوتا ہے، چونکہ لیموں کے اچار میں نمک بھرپور ڈالنا ہوتا ہے تو جسے بلڈ پریشر رہتا ہے اُس کے لیے یہ نقصان دہ ہے لہذا اس طرح کے نقصانات بھی دیکھ لیے جائیں۔

تسبیح سیدھے ہاتھ سے پڑھنی چاہیے

سوال: تسبیح کس ہاتھ سے پڑھنی چاہیے؟

جواب: جو بھی قابلِ احترام کام ہوتے ہیں وہ سیدھی طرف سے ہونے چاہئیں تو یہ تسبیح بھی سیدھے ہاتھ سے پڑھیں، البتہ اگر اُلٹے ہاتھ سے پڑھیں گے تب بھی گناہ نہیں ہے۔

جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضروری نہیں

سوال: سڑک پر جنازہ جارہا ہو تو کیا جب تک جنازہ چلا نہ جائے وہاں رُکنا ضروری ہے؟

جواب: رُکنا ضروری نہیں ہے، البتہ عبرت حاصل کرنے کے لیے کھڑے ہو کر دیکھے اور اگر وقت ہو تو مسلمان کے جنازے میں شریک ہو جائے اور ثواب پائے بلکہ ہو سکے تو قبرستان تک جائے۔

مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟

سوال: کیا مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا گناہ ہے؟

جواب: ایسا نہ کہیں پڑھا ہے اور نہ ہی علما سے سنا ہے۔

حکمتِ عملی سے نماز کی دعوت دیجیے

سوال: نماز کی دعوت دیتا ہوں تو لوگ بہت سخت الفاظ بول دیتے ہیں جس کے سبب دل ٹوٹ جاتا ہے لہذا اب میں دعوت دوں یا نہیں؟

جواب: اب نماز کی دعوت زیادہ دیں۔

یوں تو سب انہیں کا ہے پر دل کی اگر پوچھو

یہ ٹوٹے ہوئے دل ہی خاص ان کی کمائی ہے (حدائقِ بخشش)

نماز کی دعوت دینے والے کو تو الٹا سیدھا جواب شاید ہی کسی نے کبھی دیا ہو۔ ہو سکتا ہے کہ سمجھانے کا انداز ہی ایسا ہو جس سے کسی کو غصہ آگیا ہو ورنہ مسلمان نماز سے چڑے یہ ممکن نہیں ہے۔ حکمتِ عملی، نرمی اور پیار سے نماز کی دعوت دیتے رہیں اور دعوت دیتے ہوئے یہ نہ پوچھیں کہ نماز پڑھتے ہو یا نہیں؟ کیونکہ یہ پوچھنا اس کے خفیہ گناہ کو ٹٹولنا ہے اور اس صورت میں جس سے پوچھا جائے گا وہ یہ بول دے گا میں نماز نہیں پڑھتا، یوں یہ بے چارہ پہلے نماز نہ پڑھنے کے گناہ میں مبتلا تھا اور اب اس گناہ کا اظہار کرنے کے گناہ میں بھی پھنس جائے گا۔ یاد رہے! بلا ضرورت و مصلحت گناہ کو ظاہر کرنا بے باکی اور گناہ ہے۔^(۱)



آسان عبادت

حُضُورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: میں تمہیں ایسی عبادت کے بارے میں نہ بتاؤں جو بہت آسان اور بدن پر نہایت ہلکی

ہو؟ وہ خاموشی اور حُسنِ اخلاق ہے۔ (موسوعة ابن ابی الدنیا، کتاب الصمت واداب اللسان، ۷/۳۶، حدیث: ۲۷)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

کیا جنت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۹ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: مجھ پر دُرود شریف پڑھ کر اپنی مجالس کو آراستہ کرو کہ تمہارا دُرود پاک پڑھنا بروز قیامت تمہارے لیے نور ہو گا۔^(۲)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

کیا جنت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟

سوال: کیا جنت میں والدین بھی ہمارے ساتھ ہوں گے؟

جواب: اگر والدین ایمان پر دنیا سے رخصت ہوئے اور اولاد بھی ایمان پر رخصت ہوئی تو پھر جنت میں ہی جانا ہے اور جنت میں سب اکٹھے رہیں گے۔ اسی طرح میاں بیوی اگر دونوں جنت میں گئے تو دونوں اکٹھے رہیں گے۔^(۳)

اچھی نیت کی عادت کیسے بنائی جائے؟

سوال: ہر نیک کام سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت بنانا ایک مشکل کام ہے، یہ ارشاد فرمائیے کہ نیک کام سے پہلے اچھی نیت کرنے کی عادت کیسے بنائی جائے؟

جواب: نوٹ گننا بھی بڑا مشکل کام ہے۔ اگر کوئی نوٹوں کی بوری بھر کر دے اور کہے کہ انہیں گنتی کرو تو یقیناً بڑا مشکل

① یہ رسالہ ۲۹ رَیْبَعُ الْاَوَّلِ ۱۴۴۰ھ بمطابق ۸ دسمبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری مگلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② فردوسُ الْاِخْبَار، باب الزَّوای، ۴۲۲/۱، حدیث: ۳۱۴۹۔

③ معجم صغیر، باب العین، من اسماء عبد اللہ، ۲۲۹/۱، حدیث: ۵۴۱ مأخوذاً۔

اور محنت طلب کام نظر آئے گا، لیکن اگر وہ کہے کہ جتنی سو سو کی گڈیاں بناؤ گے تو ہر گڈی پر ایک نوٹ آپ کا ہو گا تو اب یہ گفتی کا مشکل کام بہت آسان لگے گا اور آپ دھڑا دھڑا گڈیاں بنالیں گے کیونکہ ہر گڈی پر ایک نوٹ ملنے کا جذبہ کام کروادے گا۔ اسی طرح نیتیں کرنے کا کام بھی اگرچہ مشکل نظر آتا ہے لیکن اس پر ملنے والے ثواب پر نظر رکھیں گے تو قدرے آسان ہو جائے گا۔ ثواب جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ نیکی جنت میں لے جانے والا کام ہے۔ ایک نیکی اللہ پاک نے قبول فرمائی اور اسی کے صدقے جنت مل جائے تو کوئی بعید نہیں۔ بہر حال ثواب اور جنت کی نعمتوں پر نظر ہوگی تو نیت کرنا آسان ہو جائے گا۔

نیت نہ کرنے کا نقصان

سوال: کسی نیک کام سے پہلے اچھی نیت نہ کرنے کا کیا نقصان ہے؟^(۱)

جواب: کسی نیک کام سے پہلے اچھی نیت نہ ہوئی تو ثواب یا عمل ہی ضائع ہو سکتا ہے مثلاً اگر نماز کی نیت نہیں کی، نہ دل میں نیت تھی تو اب ثواب کی کوئی صورت ہی نہ رہی کہ یہ فقط اٹھک بیٹھک ہے نماز تو ہے ہی نہیں۔

نماز کی نیت کیسے کی جائے؟

نماز میں کیا نیت کرنی ہے یہ بھی سیکھنا پڑے گا۔ اب خالی یہ کہہ لیا کہ میں نماز پڑھتا ہوں تو ہر صورت میں یہ نیت کافی نہیں ہے مثلاً عشا کی نماز پڑھتے وقت کم از کم یہ ذہن میں ہونا ضروری ہے کہ میں عشا کے فرض پڑھ رہا ہوں۔

نیت کے متعلق کچھ مدنی پھول

سوال: نیت کے متعلق کچھ مدنی پھول ارشاد فرما دیجیے۔

جواب: نیت کے بارے میں چند اہم مدنی پھول پیش خدمت ہیں: (۱) جتنی اچھی نیتیں زیادہ اتنا ثواب بھی زیادہ۔ (۲) نیت دل کے ارادے کو کہتے ہیں دل میں نیت ہوتے ہوئے زبان سے کہہ لینا زیادہ اچھا ہے۔ دل میں ارادہ نہ ہونے کی صورت میں صرف زبان سے نیت کے الفاظ ادا کر لینے سے نیت نہیں ہوگی۔ (۳) کسی بھی عمل خیر یعنی اچھے کام میں اچھی

۱۔ یہ سوال اور اس کے بعد والے چھ سوالات شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیر اہل سنت و اہل فتنہ کاظمیہ کے عطا فرمودہ ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

نیت کا مطلب یہ ہے کہ وہ عمل رضائے الہی کے لیے ہو۔ (۴) جو اچھی نیتوں کا عادی نہیں اسے شروع میں بتکلف یعنی زبردستی اپنے آپ کو اچھی نیتیں کرنے کا عادی بنانا پڑے گا۔

نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ

سوال: کسی کام سے پہلے اچھی نیتوں کی ترغیب دلانے میں کیا حکمت ہے؟ نیز نیت کب کہلائے گی؟

جواب: کسی کام سے قبل نیتیں کرنے سے مقصود عبادت اور عادت میں فرق کرنا ہوتا ہے۔ صرف زبانی کلامی یا بے توجہی سے ارادہ کرنا نیت نہیں کیونکہ نیت اس بات کا نام ہے کہ عَزْمُ مَصْنُوعٍ یعنی پکا ارادہ ہو۔ ادھر ادھر نظریں گھماتے، بدن سہلاتے، ٹھجاتے اور کوئی چیز رکھتے اُٹھاتے یا جلد بازی کے ساتھ نیتیں کرنا چاہیں گے تو شاید نہ ہو پائیں گی لہذا نیک کام شروع کرنے سے قبل کچھ دیر رُک کر موقع کی مناسبت سے سر جھکائے آنکھیں بند کیے ذہن کو مختلف خیالات سے خالی کر کے نیتوں کے لیے یک سو ہو جانا مفید ہے۔

نقطہ نیت پر عمل کا آخر

سوال: اگر اچھا کام کرنے کی نیت تھی لیکن کسی وجہ سے نہیں کر سکے تو کیا اس پر اجر و ثواب ملے گا؟

جواب: اگر کسی نے کوئی اچھا کام کرنے کی نیت کی تھی لیکن وہ عمل نہیں کر سکا جب بھی ثواب ملے گا جیسا کہ مسلم شریف کی حدیث میں ہے: جس نے نیکی کا ارادہ کیا پھر اس نے وہ کام نہ کیا تو اس کے لیے ایک نیکی لکھی جائے گی۔ (۱) اس سے مراد یہ نہیں کہ وہ نیکی آپ کر چکے جہی اس کا ثواب لکھا جائے گا بلکہ نیت کا ثواب لکھا جائے گا۔ اب اللہ کی مرضی پر ہے کہ وہ اس عمل سے بڑھ کر نیت پر ثواب عطا کر دے۔ اس لیے کہ نیت خود ایک ثواب کا کام ہے۔ اچھی نیت اچھائی ہے اور بُری نیت بُرائی ہے۔

اچھی نیتیں کرتے رہنا کیسا؟

سوال: کیا اچھی اچھی نیتیں کرتے رہنا چاہیے؟

① مسلم، کتاب الایمان، باب اذا هم العبد بحسنة كتب... الخ، ص ۴۲، حدیث: ۳۳۵۔

جواب: جی ہاں! اچھی اچھی نیتیں تو کرتے رہنا چاہیے مثلاً اگر آپ کی واقعی نیت بنتی ہے تو یوں نیت کریں کہ میں ہر سال حج کروں گا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں نے تو یہ نیت کی ہوئی ہے کہ ہر سال حج کروں گا۔ اب ہر سال جانے کے اسباب نہ ہوئے یا بعد میں ارادہ بدل گیا اور نہ چاہائے تب بھی اِنْ شَاءَ اللہ نیت کا ثواب ملے گا۔

باجماعت نماز پڑھنے کی نیت

یہ نیت کر لیجیے کہ جب تک زندہ رہوں گا پانچوں وقت جماعت کے ساتھ نماز پڑھوں گا۔ دل میں یہ نیت پکی ہو چاہے کچھ بھی ہو جائے بلا اجازت شرعی نماز کی جماعت نہیں چھوڑوں گا۔ اگر کبھی رات دیر سے سونے کی وجہ سے آنکھ نہ کھلنے کا اندیشہ ہو اتواب والد یا والدہ کو بولوں گا کہ مجھے ہر صورت نماز کے لیے اٹھادیں۔ دوست یا موزن صاحب سے کہہ دوں گا کہ مجھے نماز کے وقت فون کر دیں یا خود ہی اپنے موبائل پر الارم لگا کر اٹھنے کا اہتمام کروں گا۔ بہر حال یہ نیت کر لیں کہ جب تک جیوں گا نماز باجماعت کی پابندی کروں گا۔ یہ ایک Powerful (یعنی مضبوط) نیت ہے۔ جو یہ نیت کرے گا تو اس کا ثواب بھی اِنْ شَاءَ اللہ اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت

اسی طرح عمر بھر ہر سال رمضان میں پورے روزے رکھنے کی نیت بھی کی جاسکتی ہے۔ نیز یہ نیت بھی کر لیں کہ اگر شرعی مجبوری کی وجہ سے میرا کوئی روزہ چھوٹا تو اس کی قضا کر لوں گا۔ اگر کوئی سخت بیماری کے سبب روزہ چھوڑے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا البتہ اس روزے کی قضا رکھنا ضروری ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہوں گے کہ یہ معاف ہو گیا حالانکہ یہ معاف نہیں ہوتا۔ یوں ہی اس کا فدیہ دے دینے سے بھی جان نہیں چھوٹے گی لہذا ہر حال میں روزہ قضا رکھنا ہی پڑے گا۔ شیخ فانی^(۱) کی طرح روزے کے بدلے فدیہ دینے کے احکام یہاں لاگو نہیں ہوں گے۔ یوں ہی اگر آپ صاحب مال ہیں تو یہ نیت کر سکتے ہیں کہ جب جب شرائط پائی جائیں گی تو ہر سال پوری زکوٰۃ ادا کروں گا۔

① شیخ فانی وہ شخص ہے کہ جو بڑھاپے کے سبب اتنا کمزور ہو چکا ہو کہ حقیقتاً روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو، نہ سردی میں نہ گرمی میں، نہ لگاتار نہ متفرق طور پر اور نہ ہی آئندہ زمانے میں روزہ رکھنے کی طاقت ہو۔ (فتاویٰ اہلسنت، (قسط 9)، احکام روزہ و اعتکاف، ص ۲۱)

پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی نیتیں

سوال: کیا پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ ہمیشہ اچھے سلوک کی نیت کی جاسکتی ہے؟

جواب: جی ہاں! یہ نیت کی جاسکتی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ اچھا سلوک کروں گا اگرچہ وہ ہمارے ساتھ اچھا سلوک نہ بھی کریں۔ والدین کے ساتھ بھی ہمیشہ اچھے سلوک کی نیت کی جاسکتی ہے مثلاً اپنے ماں باپ کا ہاتھ چوموں گا، ماں باپ کو راضی کروں گا اور راضی رکھوں گا تو اس طرح کی اچھی اچھی نیتیں کرتے جائیں ان شاء اللہ ثواب ملے گا۔ مزید معلومات کے لیے رسالہ ”ثواب بڑھانے کے نسخے“ کا مطالعہ کیجیے۔

خلافِ شرع کاموں میں اطاعت نہیں

سوال: والدین خلافِ شرع کام کا حکم دیں تو کیا پھر بھی ان کی اطاعت کرنی ہوگی؟

جواب: والدین کی اطاعت و فرمانبرداری شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے ہی کی جاسکتی ہے۔ خلافِ شرع باتوں میں ان کا کہنا نہیں مانا جائے گا مثلاً اگر کسی کا باپ کافر اور اندھا ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے بُت خانے لے جاؤ۔ تو بیٹے کو حکم ہے کہ نہ لے جائے کہ یہاں نہ لے جانا باپ کی نافرمانی میں نہیں آئے گا۔ کفر کرنے کے لیے جانے میں مدد نہیں کریں گے اس لیے کہ قرآن پاک میں ہے ﴿وَلَا تَعَاوُزُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (پ ۶، المائدہ: ۲) ترجمہ کنز الایمان: ”اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔“ البتہ اگر کافر باپ کہے کہ بُت خانے سے واپس مجھے گھر لے آنا تو اب لانا ہو گا بلکہ کوشش کرے کہ جلد لائے مثلاً اگر وہ کہے کہ مجھے دس بجے لانا تو بیٹا کہے کہ میں ساڑھے نو بجے لے آؤں گا۔ یوں اگر آدھا گھنٹہ کفر خانے سے بچ گیا تو اچھا ہے کیونکہ غیر مسلم رہے گا تو ہمیشہ جہنم میں لیکن جتنے گناہ بھی کرتا ہے تو اس کے حساب سے مزید اس کو سزائیں اور عذاب ملے گا۔

کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہو گا

غیر مسلم کو کھانے پر بھی عذاب ملتا ہے کیونکہ کھانے کے ذریعے اسے قوت حاصل ہوگی اور یہ اپنی کفریہ عبادتیں

کرے گا۔ اگر بھوکا رہتا تو ان گفیریہ عبادتوں سے بچا رہتا، اس لیے کہ آدمی کمزوری کے سبب پرڑا رہتا ہے۔^(۱) اللہ کرے کہ دل میں اتر جائے میری بات۔ اے وہ لوگو جو ایمان سے دور ہو! دامنِ اسلام میں آ جاؤ! اِنَّ شَاءَ اللہ دُنیا میں بھی اَمَن ہوگا، قبر میں بھی اَمَن ہوگا، قیامت میں بھی اَمَن ہوگا اور اِنَّ شَاءَ اللہ جَنَّتُ الْفِرْدَوْسُ میں آفاصلُ اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس ہوگا۔

دُر گاہوں پر جانا کیسا؟

سوال: دُر گاہوں پر جانا کیسا ہے؟

جواب: دُر گاہوں پر حاضری دینا بالکل جائز ہے۔ ولی کے قُرب میں مانگی جانے والی دُعا قبول ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کریم میں حضرت سیدنا زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کے ولیہ (حضرت مریم رَحِی اللہ عَنْہَا) کے قُرب میں دُعا مانگنے کا تذکرہ ہے۔^(۲) تو دُر گاہوں کی حاضری ایسا کوئی پیچیدہ مسئلہ نہیں ہے جو سمجھ میں نہ آسکے۔

حدیث پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم

حدیث پاک میں واضح فرمان موجود ہے کہ میں پہلے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کرتا تھا اب اجازت دیتا ہوں کہ قبروں کی زیارت کرو کہ قبروں کی زیارت دلوں کو نرم کرتی ہے، آنکھوں میں آنسو لاتی ہے۔^(۳) مزار شریف میں کیا حضرت سیدنا یزید رَحْمۃ اللہ عَلَیْہِ کی خدمت میں عرض کیا گیا، آپ بھوکا رہنے پر اتنا زور کیوں دیتے ہیں؟ فرمایا: اگر فرعون بھوکا ہوتا تو کبھی خُدا کی دُعا بھی نہ کرتا اور اگر قارون بھوکا ہوتا تو کبھی بغاوت نہ کرتا۔ (مطلب کہ ان لوگوں پر مال کی فراوانی ہوتی تو سرکش ہو گئے۔)

(کَشَفُ الْمَحْجُوب، باب آدابہم فی الکَل، ص ۳۹۰)

۲..... پارہ 3، سورہ آل عمران میں بیان کردہ واقعے کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو خُداوند قُدُّوس نے نبوت کے شرف سے نوازا تھا مگر ان کے کوئی اولاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضعیف (یعنی بوڑھے) ہو چکے تھے۔ برسوں سے ان کے دل میں فرزند کی تمنا موجزن تھی اور بار بار انہوں نے گُڑ گُڑا کر خُدا سے اولادِ نرینہ (یعنی بیٹے) کے لئے دُعا بھی مانگی تھی مگر خُدا کی شانِ بے نیازی کہ باوجود اس کے اب تک ان کو کوئی فرزند نہیں ملا۔ جب انہوں نے حضرت مریم رَحِی اللہ عَنْہَا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اس وقت ان کے دل میں یہ خیال آیا کہ میری عمر اب اتنی ضعیفی کی ہو چکی ہے کہ اولاد کے پھل کا موسم ختم ہو چکا ہے۔ مگر وہ اللہ جو حضرت مریم کی محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اولاد کا پھل عطا فرمادے۔ چنانچہ آپ نے محرابِ مریم میں دُعا مانگی اور آپ کی دُعا مقبول ہو گئی اور اللہ پاک نے بڑھاپے میں آپ کو ایک فرزند عطا فرمایا جن کا نام خود خُداوند عالم نے ”یٰحییٰ“ رکھا اور اللہ پاک نے ان کو نبوت کا شرف بھی عطا فرمایا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص ۶۱)

۳..... شعب الایمان، باب فی الصلاۃ علی من مات... الخ، فصل فی زیارۃ القُبور، ۱۵/۷، حدیث: ۹۲۸۹۔

ہوتا ہے؟ قبر ہی تو ہوتی ہے۔ گنبد بن جانے کی وجہ سے حاضری منع ہو جائے اور گنبد نہ ہو تو حاضری جائز ہو ایسا حدیث میں کچھ بھی نہیں فرمایا گیا بلکہ مطلقاً قبروں کی زیارت کا حکم دیا گیا۔

ولیوں کے قرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں

سوال: دُر گاہوں پر جا کر دُعایوں مانگی جاتی ہے؟^(۱)

جواب: دُر گاہوں پر جا کر دُعائیں مانگی جاتی ہے کہ جہاں اللہ کے نیک بندے ہوں وہاں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ مسلمانوں کے اجتماعات میں بھی قبولیت دُعائی زیادہ اُمید ہے۔ اولیاء، علما، صلحا کے قرب میں دُعائیں مانگی جائے تو یہ قبولیت کے اور زیادہ قریب ہے، اس لیے کہ نیک لوگوں پر (اور ان کے ذکر کے وقت) اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے جیسا کہ حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے: عِنْدَ ذِكْرِ الصَّالِحِينَ تَنْزِيلُ الرَّحْمَةِ یعنی جہاں اللہ پاک کے نیک بندوں کا ذکر ہوتا ہے تو وہاں اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے۔^(۲)

مزارات پر رَحمتوں کی برسات

جب نیک بندوں کے ذکر پر اللہ پاک کی رحمت نازل ہوتی ہے تو جہاں خود نیک بندے موجود ہوں تو کیا ان پر رَحمتیں نازل نہیں ہوں گی؟ Understood (یعنی لازمی بات) ہے کہ یہ تو سراپا رَحمت ہیں کہ جن کے تذکرے رَحمتِ دِلا رہے ہیں تو وہ خود کتنے رَحمتوں میں ڈوبے ہوں گے۔ اب ایسا بھی نہیں کہ جب تک یہ زندہ ہیں تب تک ان پر رَحمتیں نازل ہو رہی ہے لیکن جب اس دُنیا سے چلے جائیں گے تو ان پر رَحمتوں کے نزول کا سلسلہ ختم ہو جائے گا کیونکہ اب تو اَجْر کا موقع آیا ہے، قبر تو اَجْر کا مقام ہے لہذا یہی سمجھ میں آتا ہے کہ وہاں رَحمتیں بند نہیں ہوں گی بلکہ بڑھ جائیں گی۔ حضرت سیدنا امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی لکھا ہے کہ ایسے مقام پر دُعائیں قبول ہوتی ہے۔^(۳) اس لیے کہ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم کے مزارات پر رَحمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں، وہاں جو جائے گا تو ظاہر ہے کہ وہ بھی محروم نہیں رہے گا جیسا کہ اگر

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

۲۔ حلیۃ الاولیاء، سفیان بن عیینہ، ۳۳۵/۷، رقم: ۱۰۷۵۰۔

۳۔ سیر اعلام النبلاء، معروف الکرخی، ۲۱۹/۸، مأخوذاً۔

کہیں بارش ہو رہی ہو تو وہاں کھلے آسمان تلے جو جائے گا تو اس پر بھی چھینٹیں پڑیں گی۔ یوں ہی اللہ پاک کے ولی جہاں آرام فرما ہیں وہاں رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے، اب جو بھی ان کے قریب جائے گا تو اس پر بھی چھینٹیں پڑیں گی۔ رحمت کی بارش اگرچہ ہمیں نظر نہیں آتی لیکن ہمیں گمان اچھا رکھنا چاہیے۔

مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں

سوال: مزارات پر حاضری کا مسئلہ اب بھی کسی کو سمجھ نہ آئے تو اسے کیسے سمجھایا جائے؟^(۱)

جواب: مدینے شریف جانے کے لیے ہر مسلمان تڑپتا ہے۔ کسی کی جرات نہیں ہو گی کہ مدینے شریف جانے سے انکار کرے۔ مدینے میں کیا ہے؟ ہمارے آقا، محبوب خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزار مُبارک ہی تو ہے کہ روضہ انور میں ہمارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف فرما ہیں۔ اب سبز سبز گنبد کے جلوے دیکھنے کے لیے سب ہی تڑپتے ہیں لیکن پھر پوچھتے ہیں کہ مزار پر جانا چاہیے یا نہیں؟ جَنَّتُ الْبَقِیْمِ میں بھی تو حاضری دی جاتی ہے وہاں بھی تو سب مزارات ہی ہیں۔ کعبہ شریف کی زیارت کرنے کا سب کا دل کرتا ہے مگر جس کے صدقے میں کعبہ، کعبہ بنا اس آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مزار شریف تو مدینے میں ہے جو کعبہ کا بھی کعبہ ہے۔ اب کعبے کی زیارت کی تو کوئی بات کرے لیکن کعبے کے کعبے یعنی روضہ انور پر نہ جائے؟ ہم تو جائیں گے، عاشق تو خواہوں میں بھی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا روضہ دیکھتا ہے۔ گنبد شریف کے نظارے کرتا ہے۔

والدین کی قبور پر جانا اور اولیا کے مزارات پر...؟

جو لوگوں کو مزارات پر حاضری سے روکتا ہے تو وہ اپنے ماں باپ کی قبر پر جانے سے کسی کو نہیں روکے گا۔ دُنیا بھر کو مزارات اولیا سے منع کرتا ہو گا لیکن جب اس کی ماں مَرے گی تو خود اس کی قبر پر بیٹھا ہو گا، باپ مَرے گا تو اس کی قبر پر بیٹھا ہو گا۔ ماں کی قبر پر جاؤ باپ کی قبر پر جاؤ اور اللہ کے ولی کی قبر پر نہ جاؤ یہ کون سا فلسفہ ہے؟ اللہ کریم عقل سلیم عطا کرے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں رہیں گے تو ان شاء اللہ مدینہ مدینہ، بغداد بغداد کرتے رہیں گے، ادھر ادھر گھومیں گے تو گھوم ہی جائیں گے اور پھر کہیں کے بھی نہیں رہیں گے لہذا ہر دم دعوتِ اسلامی

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں۔

تکبیر تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو تو؟

سوال: جب ہم گھر سے چلے تو ہماری نیت نماز کی تھی لیکن جب مسجد میں پہنچ کر نماز شروع کرنے لگے تو اس وقت نیت یاد نہیں تھی۔ اب کیا گھر سے چلتے وقت کی نیت کفایت کرے گی؟

جواب: بہارِ شریعت، جلد 1 صفحہ 492 پر ہے: اَحْطَ (یعنی زیادہ احتیاط) یہ ہے کہ اللہ اکبر کہتے وقت نیت حاضر ہو۔ تکبیر سے پہلے نیت کی اور شروع نماز اور نیت کے درمیان کوئی امر اجنبی مثلاً کھانا، پینا، کلام وغیرہ وہ امور جو نماز سے غیر متعلق ہیں (یعنی نماز سے ان کا تعلق نہیں ہے) فاصل نہ ہوں (یعنی بیچ میں یہ حائل نہ ہوں تو) نماز ہو جائے گی، اگرچہ تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو۔ اس سے کچھ پہلے یہ مسئلہ لکھا ہے: نیت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھتا ہے تو فوراً بلا تامل یعنی بغیر سوچے فوراً بتا دے اگر حالت ایسی ہے کہ سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔

کیانیک لوگوں کی روح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟

سوال: کیانیک لوگوں کی روح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟

جواب: جی ہاں! نزع کی سختیاں تو پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اجر و ثواب کو مزید بڑھانے اور اُمت کی ڈھارس بندھانے کے لیے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تھیں۔^(۱) نزع کی سختیوں پر مومن کو اجر بھی ملتا ہے۔^(۲) حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نزع کی سختیوں سے بچنے کی دعا کہ مجھے نزع کی سختیاں نہ ہوں نہیں مانگا کرتے تھے اس لیے کہ مجھے اس پر ثواب ملے گا۔^(۳) بہر حال نزع کی سختیاں سب کے لیے ہیں۔ ہم تو کمزور ہیں اس لیے ہم عافیت کے طلب گار ہیں کہ بس آسانی سے ہماری روح قبض ہو جائے۔ نزع کے وقت آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوؤں میں گم ہو جائیں، محبوب کے جلوے سامنے ہوں اور کلمہ پڑھتے ہوئے روح نکلے تو پھر بھلے تلواریں چلتی رہیں۔

۱..... مرآۃ المناجیح، ۲/۳۱۱ ماخوذاً۔

۲..... حلیۃ الاولیاء، عمر بن عبد العزیز، ۵/۳۵۰، رقم: ۳۵۵ ماخوذاً۔

۳..... الزہد للامام احمد بن حنبل، اخبار عمر بن عبد العزیز، ص ۳۰۴، حدیث: ۱۷۱۸۔

سکرات میں گر روئے محمد پر نظر ہو

ہر موت کا جھٹکا بھی مجھے پھر تو مزا دے (وسائلِ بخشش)

”منی پلانٹ“ نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟

سوال: ”منی پلانٹ“ نامی پودے کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر یہ چوری کر کے لگایا جائے تو یہ جلدی بڑا ہوتا ہے، کیا یہ دُرست ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: میں نے پہلی بار یہ سنا ہے، ہو سکتا ہے شیطان نے یہ ٹوٹکا چلایا ہو کہ کسی کا چڑا کر لگاؤ تو جلدی بڑھے گا اور اگر خرید کر لگاؤ تو جلدی نہیں بڑھے گا۔ یاد رکھیے! چوری تو چوری ہے لہذا چوری نہ کی جائے اور بھلے نہ بڑھے مگر حق حلال کا پودا لگانا چاہیے۔ یہ کیسا مشہور ہے کہ آج میں نے پہلی بار سنا ہے اور میرے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے بھی پہلی بار سنا ہے تو یہ ”جنگل میں مورنا چا کس نے دیکھا“ کی طرح ہے۔

غَلَط پارکنگ کرنا بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا ہے

سوال: اگر غَلَط جگہ پارکنگ کی اور لوگوں کو تکلیف ہوئی تو کیا یہ بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا کہلائے گا؟^(۱)

جواب: جی ہاں! اگر غَلَط جگہ پارکنگ کی اور لوگوں کو تکلیف ہوئی تو یہ بھی حقوقِ عامہ تلف کرنا کہلائے گا۔ ہمارے یہاں پارکنگ کے بہت زیادہ مسائل ہیں، اگرچہ غَلَط پارکنگ پر پابندی ہے لیکن غَلَط پارکنگ اسی صورت میں رُکے گی جبکہ اس کا نِعَمُ الْبَدَل موجود ہو، میں نے باہر ممالک میں دیکھا ہے کہ اگر کسی نے غَلَط پارکنگ کر لی تو پولیس والا آئے گا، ڈانٹے گا نہیں بلکہ سلام کرے گا اور سلام کے علاوہ کچھ بولے بغیر پرچہ کاٹ کر گاڑی میں رکھ دے گا اور چلا جائے گا۔ اب جب اُس نے پرچہ کاٹ دیا تو یہ Payment (یعنی رقم ادا) کرنا پڑے گی آج نہیں تو سال بھر کے بعد جب لائسنس Renew (یعنی نیا) کروانے کے لیے جائیں گے تو چونکہ وہاں کمپیوٹر انز نظام ہوتا ہے اس لیے Payment کرنا پڑے گی۔ اس سے

① یہ سوال اور اس کے بعد والے پانچ سوالات شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیر اہل سنت دہلی پرنسپل اعلیٰ عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

خلاصی کی کوئی صورت نہیں ہے، اگرچہ ہمارے یہاں (یعنی احناف کے نزدیک) مالی جرمانہ جائز نہیں ہے۔^(۱)

وہاں پارکنگ پلازے بنے ہوتے ہیں جن میں گاڑیاں رکتی ہیں اور پارکنگ کرنے پر کچھ رقم بھی لی جاتی ہے۔ پھر وہاں رات کا قانون الگ ہے اور دن کا الگ۔ میں نے عرب امارات میں یہ دیکھا ہے کہ وہاں بعض جگہیں ایسی ہیں کہ جہاں رات کے وقت گاڑی کھڑی کر سکتے ہیں اور وہاں میں نے رَمَضَانَ الثَّبَارِک میں یہ دیکھا کہ افطار کے وقت جہاں چاہو گاڑی کھڑی کر دو مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ روڈ کے بیچ میں گاڑی کھڑی کر دو بلکہ No Parking والی جگہ پر گاڑی کھڑی کرنے دیتے ہیں تاکہ لوگ افطار کر لیں اور نماز مغرب پڑھ لیں مگر زیادہ وقت کے لیے کھڑی نہیں رکھ سکتے یہ سہولت فکس وقت کے لیے ہوتی ہے۔

کیا آپ نے رَیْنَعُ الْآخِرِ شریف کا چاند دیکھا؟

سوال: کیا آپ نے آج (یعنی ۲۴ مئی ۱۴۴۰ھ) رَیْنَعُ الْآخِرِ کا چاند دیکھا ہے؟

جواب: مجھے ۲۹ کا چاند نظر نہیں آتا کیونکہ میری نظر اتنی تیز نہیں ہے مگر آج اللہ کی رحمت سے غوثِ پاک کا صدقہ مل گیا اور مجھے چاند نظر آگیا۔ ۲۹ کا چاند بہت باریک ہوتا ہے اس لیے میں تَذَنُّب میں تھا کہ کہیں چاند دیکھنے میں مجھے دھوکا تو نہیں ہوا کیونکہ مجھے ۲۹ کا چاند نظر آتا ہی نہیں ہے مگر اسلامی بھائی اس کی مووی بنا کر لے آئے۔

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

سوال: اس شعر کا کیا مطلب ہے؟

واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا

اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: ”واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا“ یعنی اے میرے مُرشد! اے میرے غوثِ پاک! آپ کی بھی کیا شان ہے! کیا مقام ہے! اور کیا مرتبہ ہے! آپ کا مرتبہ بڑا اونچا ہے۔ ”اونچے اونچوں کے سروں سے ہے قدم اعلیٰ تیرا“ یعنی

اے میرے غوثِ پاک! آپ کا سر مبارک نہیں بلکہ قدم مبارک اُونچے اونچوں سے اعلیٰ ہے۔ یہاں ”اُونچے اُونچوں“ سے مراد اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ ہیں، انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام اور صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ مراد نہیں ہیں۔ اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ میں غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا بہت اعلیٰ مقام و مرتبہ ہے۔

غوثِ پاک کی کرامت

سوال: سننا ہے کہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنی والدہ ماجدہ کے پیٹ میں ہی والدہ ماجدہ کی چھینک کا جواب دیتے تھے؟

جواب: جی ہاں۔ میرے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جب اپنی ماں کے پیٹ میں تھے تو جب آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی امی جان کو چھینک آتی اور وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتیں تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اپنی امی جان کے پیٹ میں جواباً یَزَحِّکَ اللہ کہتے۔^(۱) آج کل تو بڑے بڑوں کو یَزَحِّکَ اللہ کہنا نہیں آتا ہو گا۔ چھینک کے جواب میں عورت کے لیے یَزَحِّکَ اللہ اور مرد کے لیے یَزَحِّکَ اللہ کہیں گے۔ میرے مرشد غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ ماں کے پیٹ میں بھی مسائل جانتے تھے کیونکہ آپ پیدا اُنشی ولی تھے۔

ہماری حالت یہ ہے کہ ہمیں چھینک آنے پر کیا کرنا ہے اور چھینک کا جواب سُن کر کیا کرنا ہے کچھ بھی پتا نہیں ہوتا اور ہماری غالب اکثریت چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہتی حالانکہ یہ سُنّت ہے بلکہ چھینک آنے پر اللہ کی حمد کرنے یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنے کو تفسیر خزانِ العرفان میں طَخَاوِی کے حوالے سے سُنّت مُؤکدہ لکھا ہے۔^(۲) تجربہ ہے کہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی چھینک آنے پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہ کہنے کی عادت پکی ہو جاتی ہے اگر انہیں بار بار بولو تب بھی وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نہیں کہتے۔ چھینک کا جواب دینا اتنی آواز سے کہ چھینکنے والا سُن لے واجب ہے اگر کوئی نہیں دے گا تو گناہ گار ہو گا۔^(۳) مگر لوگ جواب نہیں دیتے اور نہ ہی انہیں اس کے بارے میں پتا ہوتا ہے۔ میرے مرشد غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو ماں کے پیٹ میں بھی چھینک کے جواب کا پتا تھا حالانکہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ پر یہ واجب بھی نہیں تھا کہ نابالغ پر واجب نہیں ہوتا، نابالغ ہی کیا غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ تو ابھی ماں کے پیٹ میں ہی تھے، یہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی کرامت تھی اور

۱..... الحقائق فی الحدائق، ص ۱۳۹ ماخوذاً۔

۲..... تفسیر خزانِ العرفان، پ ۱، الفاتحہ، تحت الآیۃ: ۱، ص ۳۔

۳..... رد المحتار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۶۸۳/۹ ملقطاً۔

اللہ پاک کی طرف سے یہ بتانا تھا کہ آنے والا کوئی عام شخص نہیں بلکہ ولیوں کا سردار ہے۔ بہر حال جب چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا چاہیے اور جو مسلمان اَلْحَمْدُ لِلّٰہ نے تو اس پر ”يُحِبُّكَ اللّٰہ“ کہنا واجب ہو جائے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دُعا ہے

حمد بیان کرنے کے لیے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا نہایت ہی جامع ہے اور اس کے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا: اَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یعنی افضل دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا ہے۔^(۱) بہتر یہ ہے کہ چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ رَبِّ الْعَالَمِينَ یا اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی كُلِّ حَالٍ کہے اور سننے والے پر واجب ہے کہ فوراً ”يُحِبُّكَ اللّٰہ“ یعنی اللہ تجھ پر رحم فرمائے“ کہے اور یہ اتنی آواز سے کہے کہ چھینکنے والا سُن لے فقط دل میں يَحِبُّكَ اللّٰہ کہنا کافی نہیں ہے۔^(۲) جواب سُن کر چھینکنے والا ”يَغْفِرُ اللّٰہ لَنَا وَلَكُمْ“ یعنی اللہ ہمارے اور تمہاری مَغْفِرَت فرمائے۔ ”یا“ يَهْدِيْكُمْ اللّٰہ وَيُصْلِحْ بَالَكُمْ یعنی اللہ پاک تمہیں ہدایت دے اور تمہارا حال درست کرے“ کہے۔^(۳) اور یہ کہنا اس کے لیے مُسْتَحَب یعنی ثواب کا کام ہے۔^(۴) اگر نہیں کہے گا تو گناہ گار نہیں ہو گا۔ اگر ان دو دُعاؤں میں سے کوئی بھی ایک دُعا کہہ لے گا تو مُسْتَحَب ادا ہو جائے گا۔

مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَةِ بِرَأْيِ بِالْبَلَّانِ كَافِيضَانِ

سوال: یہ اتنی ساری دُعاؤں کہاں سے سیکھی جائیں؟

جواب: اگر عاشقانِ رِصُول کے ہمراہ مدنی قافلوں میں سفر کرتے رہیں گے تو ان شاء اللہ یہ دُعاؤں سیکھ جائیں گے۔ اسی طرح دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَةِ بِرَأْيِ بِالْبَلَّانِ جو عموماً ہمارے یہاں رات میں لگائے جاتے ہیں جن کا دورانیہ تقریباً 63 منٹ کا ہوتا ہے، اُمید ہے کہ ان میں بھی یہ دُعاؤں سکھائی جاتی ہوں گی اور ان کے ساتھ ساتھ دُرست طریقے سے قرآن کریم پڑھنا بھی سکھایا جاتا ہے، مَدْرَسَةُ الْمَدِيْنَةِ بِرَأْيِ بِالْبَلَّانِ میں شرکت کریں گے تو ان شاء اللہ یہ دُعاؤں سیکھنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

① ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء ان دعوة المسلم مستجابة، ۲۳۸/۵، حدیث: ۳۳۹۳۔

② ردالمحتار، کتاب الخطر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۶۸۳/۹-۶۸۴ ماخوذاً۔

③ فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیۃ، الباب السابع فی السلام... الخ، ۳۲۶/۵۔

④ ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۲۰۔

تاجر بھی مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بِالْغَان میں شرکت کریں

تاجروں کو بھی اپنے علاقوں کے مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ برائے بالغان میں شرکت کرنی چاہیے اور یہ اپنی دکانوں پر بھی 63 منٹ کے لیے مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ برائے بالغان کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ سیٹھ کو چاہیے کہ وہ اپنے مُکَلِّزِ مِیْن کو بھی مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ برائے بالغان میں شرکت کی اجازت دے کیونکہ جس ملازم کا وقت کا اجارہ ہے وہ اجارہ وقت کے دوران اپنی مرضی سے مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ برائے بالغان میں نہیں پڑھ سکتا البتہ اگر سیٹھ اجازت دے تو پڑھ سکتا ہے۔ اگر دوسرا ملازم کہے کہ تم مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بِالْغَان میں پڑھ لو تمہارے حصے کا کام میں سنبھال لوں گا تب بھی اس کا پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔ ہاں اگر سیٹھ نے ایک ملازم سے کہا کہ تم دوسرے ملازم کو کہہ دو کہ میں تمہارے حصے کا کام سنبھال لوں گا تو اب اگر مُکَلِّزِ مِیْن خوش دلی کے ساتھ باری باری ایسا کرتے ہوں تو کوئی مضائقہ نہیں۔

حضور غوثِ پاک کی ولادت کب ہوئی؟

سوال: حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کی ولادت مبارکہ کب ہوئی؟

جواب: میرے مُرشد، حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی پہلی تاریخ کو پیر کے دن صبح صادق کے وقت دُنیا میں جلوہ گر ہوئے اور اس وقت آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کے ہونٹ آہستہ آہستہ بل رہے تھے اور زبان پر ”اللہ، اللہ“ جاری تھا۔^(۱) آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کی ولادت چونکہ رَمَضَانَ الْمُبَارَك میں ہوئی اس لیے آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ نے پہلے دن سے ہی روزہ رکھا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ سحری سے لے کر افطار تک یعنی صبح صادق سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنی اتنی جان رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کا دودھ نہ پیتے تھے۔ چنانچہ سَیِّدُ نَاعُوْثُ الثَّقَلِیْن، شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِ کی والدہ ماجدہ رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِا فرماتی ہیں: جب میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا تو رَمَضَانَ شریف میں دن بھر دودھ نہ پیتا تھا۔^(۲)

غوثِ اعظم مُتَّقِی ہر آن میں

چھوڑا ماں کا دودھ بھی رَمَضَانَ میں

① الحقائق فی الحدائق، ۱۳۹۔

② بہجة الاسرار، ذکر نسبہ وصفہ، رضی اللہ عنہ، ص ۱۷۲۔

نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم

سوال: نکاح پڑھانے پر اُجرت لینا کیسا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: نکاح پڑھانے پر اُجرت لینا جائز ہے۔^(۱)

اُندازے سے بریانی بیچنا کیسا؟

سوال: بریانی کی پلیٹ تول کے بجائے اُندازے سے بیچنا کیسا ہے؟

جواب: ہمارے یہاں عرف یہ ہے کہ بریانی کی ایک پلیٹ بھر کر دے دیتے ہیں اور یہ نہیں بولتے کہ ہم اتنے وزن کی دیں گے، البتہ اگر ٹھیلوں پر وزن کے اعتبار سے بریانی بکتی ہو تو بیچنے والے اُندازے سے نہیں دے سکتے۔ مثلاً اگر یہ طے ہے کہ وزن کے اعتبار سے فروخت ہوتی ہے اور پھر آپ ریڑھی پر گئے اور کہا: 100 گرام یا 250 گرام بریانی دے دو تو اب اگر ریڑھی والا اُندازے سے بھر کر دے رہا ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔

(امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) عموماً یہی ہوتا ہے کہ پلیٹ کے حساب سے بریانی بکتی ہے مگر لوگوں کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ پلیٹ میں کتنی بریانی آتی ہے البتہ انہیں ریٹ کا پتا ہوتا ہے۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ نے فرمایا:) پلیٹ میں بھی چالاکی ہوتی ہے وہ یہ کہ میں نے کسی دور میں دیکھا تھا کہ چائے کے کپ کے ساتھ جو پلیٹ ہوتی ہے اُسے بریانی کی پلیٹ کے اندر الٹی کر کے رکھتے ہیں اور پھر اس پر بریانی ڈالتے ہیں اور اس کو جلاتے ہیں جس کے باعث بندہ سمجھتا ہے کہ بریانی سے پلیٹ بھری ہوئی ہے اور جب یہ کھاتا ہے تو بیچنے سے پلیٹ نکلتی ہے۔ اب ہو سکتا ہے اُنداز بدل گیا ہو مگر پہلے یہ اُنداز تھا۔ اس صورت میں جیسے ہم کو پتا ہوتا تھا کہ اندر سے پلیٹ نکلے گی اسی طرح اگر گاہک کو بھی پتا ہے کہ پلیٹ نکلے گی اور دینے والے کو بھی پتا ہے تو جائز ہے اور اگر گاہک کو پتا نہیں ہے اور اس کو بیچنے والے نے بریانی کی پلیٹ دکھائی کہ دیکھو تمہیں اتنی ساری بریانی ملے گی تو یہ دھوکا ہو گا لہذا بیچنے والوں کو چاہیے کہ گاہکوں کو بتادیں کہ خوبصورتی لانے کے لیے بریانی کی پلیٹ کے اندر چائے کی پلیٹ رکھی ہوئی ہے۔ پہلے اس طرح ہوتا میں نے دیکھا تھا اب

شاید ایسا نہ ہوتا ہو گا کیونکہ New Generation (یعنی نئی نسل) کو اس کے بارے میں پتا ہی نہیں ہے۔

سفرِ بغداد کا تذکرہ

سوال: آپ نے کب اور کتنی بار بغداد اور شریف حاضری دی؟ نیز اپنے سفرِ بغداد کا تذکرہ بھی بیان فرمادیجئے۔

جواب: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے دو بار سفرِ بغداد کی سعادت میسر آئی۔ بغداد شریف کے ساتھ ساتھ کربلا شریف، نجف اشرف، کوفہ اور ایک تاریخی مقام بعقوبہ میں بھی حاضری ہوئی۔ پھر قومِ لوط پر جہاں عذاب نازل ہوا تھا عبرت کے لیے ہم وہ جگہ بھی دیکھنے گئے تھے، یہ جگہ عراق شریف میں ہے اور وہاں ان کے پرانے بتوں کے نقشے بھی بنے ہوئے تھے، شاید میں نے ایک بت پر تھوکا بھی تھا۔ قومِ لوط کے ٹوٹے پھوٹے آثار تھے اور ایک جگہ نمرود کا بھی بہت بڑا بت بنا ہوا تھا جس کے بارے میں ہمیں سیر کروانے اور زیارتیں کروانے کے لیے لے جانے والوں نے بتایا تھا۔ حقیقت میں یہ زیارت گاہیں نہیں بلکہ عبرت گاہیں تھیں کہ جہاں دیکھو ٹوٹا پھوٹا تھا اور ان کا کوئی پُرسانِ حال نہیں تھا، شاید نمرود نامی بت کے منہ پر بھی میں نے تھوکا تھا، جس بت کے بارے میں ہمیں بتایا گیا کہ یہ نمرود کا بت ہے اس کی بڑی بڑی داڑھی تھی، بہت بڑا سر تھا اور شیر کی طرح بنا ہوا تھا۔ یہ بہت پرانی باتیں ہیں اس لیے صحیح طرح یاد بھی نہیں ہے۔ شرعی مسئلہ یہی ہے کہ وہاں اللہ کے عذاب سے پناہ مانگتے ہوئے جلدی جلدی گزر جائے۔^(۱)

کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہو گا؟

سوال: آج کل سردی کا موسم ہے تو کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہو گا؟

جواب: جہنم میں ”زُمْہَرِیْر“ نامی ایک طبقہ ہے جس میں ٹھنڈک کا عذاب ہے۔ اس میں اتنی شدید ٹھنڈک ہو گی کہ جب کافر کو اس میں ڈالا جائے گا تو ٹھنڈک سے اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔^(۲) اب خدا جانے کہ وہاں کتنی سخت ٹھنڈک ہو گی یہاں تو ہم برف باریاں سنتے رہتے ہیں اور سردی میں بندے گھوم پھر رہے ہوتے ہیں تو یہ ٹھنڈک کم ہے اصل ٹھنڈک ”زُمْہَرِیْر“ کی ہو گی جو واقعی ایذا دینے والی ٹھنڈک ہو گی اللہ پاک ہم سب مسلمانوں کو اس سے محفوظ

①..... شرح الزرقانی علی المواہب اللدنیۃ، ثم غزوة تبوک، ۸۵/۴۔

②..... عمل الیوم والیلة، باب ما یقول اذا کان یوم شدد الحر اوشدد البرد، ص ۱۳۶، حدیث: ۳۰۷۔

رکھے۔ اٰمِیْن بِجَاکَ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآن پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت

سوال: کیا غوثِ پاک کا مُرید ہونا قرآن پاک سے ثابت ہے؟

جواب: وسیلہ تلاش کرنا قرآن پاک سے ثابت ہے جیسا کہ پارہ 6 سورہ مائدہ کی آیت نمبر 35 میں ارشادِ رَبِّ الْعِبَاد

ہے: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ﴾ (پ: ۱، المائدہ: ۳۵) ترجمہ کنز الایمان: ”اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اسکی طرف وسیلہ ڈھونڈو۔“ اس آیت مُبارکہ کو علمائے حق نے کسی کو پیر بنانے کی دلیل بنایا ہے۔ ظاہر ہے پیر خُدا یا نبی نہیں ہوتا بلکہ جس کو ہم پیر بناتے ہیں وہ ہمیں اللہ پاک کی بارگاہ میں پہنچانے والا ایک وسیلہ اور ذریعہ ہوتا ہے تو ان معنوں پر قرآن سے ثابت ہے۔ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بھی مختلف مواقع پر بیعتیں لی ہیں جیسے بیعتِ رضوان یہ بہت مشہور بیعت ہے، جو تھوڑی بہت معلومات رکھتا ہے اسے بیعتِ رضوان کے بارے میں معلوم ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مواقع پر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی سے اس بات پر بیعت لی کہ وہ کسی سے سوال نہیں کریں گے۔^(۱) اور کسی سے یوں بیعت لی کہ دُنیا سے دُور رہیں گے۔ اس طرح کی بیعتوں کا ذکر احادیثِ مُبارکہ میں موجود ہے۔

زمانہ قدیم سے بیعت کا سلسلہ جاری ہے

بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم سے بیعت کا سلسلہ قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے، یہاں تک کہ ہمارے مُرشد غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ مشہور بزرگ ہیں اور آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی بزرگی کا انکار شاید کوئی بھی نہیں کرے گا مگر آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے بھی پیر صاحب تھے جن کا نام حضرت سیدنا شیخ ابو سعید مُبارک مَخْزُومِی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ ہے۔^(۲) غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے بہت سے خُلفائے تھے، جن میں حضرت سیدنا شیخ علی بن ہتی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سب سے پہلے خلیفہ تھے، ان کے علاوہ بھی آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے بہت سے خُلفائے تھے، پھر ان خُلفائے بھی آگے خُلفائے تھے تو یوں آج تک قادری سلسلہ چلا آرہا ہے۔ غوثِ پاک

① جن صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ سے سوال نہ کرنے کی بیعت لی گئی تھی ان میں سے ایک حضرت سیدنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ بھی تھے۔

(ابوداؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب کراہیۃ المسألة، ۲/۱۶۹، حدیث: ۱۶۳۲ ماخوذاً)

② تذکرہ مشائخ قادریہ، ص ۹۶۔

رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے آگے چلیں تو شیخ أَبُو سعید مُبارک مَخْزُومِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے پیر تھے، پھر آگے ان کے بھی پیر صاحب تھے، یہاں تک کہ مشہور بزرگ حضرت سَیِّدُنا جُنید بغدادی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، اسی طرح حضرت سَیِّدُنا شیخ معروف کَرْنِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اور حضرت سَیِّدُنا سری سَقَطِی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بھی ہمارے پیروں میں سے ہیں، ہمارے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے مَشاخ سے اِس طرح سلسلہ چلتا چلتا حضرت سَیِّدُنا امام زَیْنُ العَابِدِیْنَ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ تک پہنچتا ہے اور پھر ان کے پیر صاحب حضرت سَیِّدُنا امام حَسین رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ہیں اور پھر ان کے والدِ محترم مولا مشکل کُشا حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ السُّرَظِی شَیْرُ خُدا کَرَّمَ اللہُ وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ ان کے پیر ہیں اور پھر مولا مشکل کُشا کَرَّمَ اللہُ وَجْہُہُ الْکَرِیْمُ سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ تھے تو یہ سلسلے کی صورت میں کڑی سے کڑی ملی ہوئی ہے، اِس کا انکار بزرگوں نے نہیں کیا اب بھی اُمّت کی غالب بلکہ اغلب اور اکثریت اس چیز کو مانتی ہے۔

عرب دُنیا میں پیری مُریدی

سوال: کیا عرب میں بھی پیری مُریدی ہوتی ہے؟

جواب: جی ہاں! عرب دُنیا میں بھی پیری مُریدی کافی ہے۔ آپ مَکَّہ مَکَرَّمہ اور مَدِیْنَتہ مُمُورَکَہ اَدَعَا اللہُ شَرَفَا تَغْفِیْہَا چلے جائیں وہاں بھی آپ کو مَشاخ ملیں گے۔ اگر آپ کو نہ بھی ملیں مگر مجھے پتا ہے کہ وہاں بزرگوں کے سلسلے ہیں۔ سَیِّدِی قُطَیْبِ مَدِیْنہ (حضرت مولا ناصیاء الدِّیْن احمد رَضِیَ اللہُ عَلَیْہِ) کون تھے؟ یہ مَدِیْنَتہ مُمُورَکَہ اَدَعَا اللہُ شَرَفَا تَغْفِیْہَا کے رہنے والے ہی تو تھے اور یہ بہت بڑے پیر صاحب تھے، میرے جیسے ہزاروں لاکھوں ان کے غلام اور ان کے قدموں کی خاک ہیں تو یوں دُنیا بھر میں مَشاخ کے سلسلے موجود ہیں۔ آپ انڈونیشیا، سوڈان، مصر، شام، اُردن اور یمن شریف جہاں چلے جائیں ہر جگہ آپ کو یہ پیری مُریدی ملے گی مگر ظاہر ہے کہ جہاں بہترین کوٹھی یا بنگلہ ہو وہاں واش روم تو ہوتا ہی ہے تو اِس طرح بعض واش روم چھاپ لوگ بھی ہوتے ہیں جو سلسلوں سے متعلق بے تکی باتیں کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ کریم سب کو عقل سلیم عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟

سوال: فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟

جواب: فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا خالص کفر ہے۔^(۱) یہ کہنے والا مرتد ہو جائے گا اور اس کا ایمان چلا جائے گا اگر شادی شدہ ہے تو نکاح بھی ٹوٹ جائے گا، اب وہ توبہ کر کے ایمان لائے اور نئے سرے سے نکاح کرے۔

کیا فرشتوں میں رسول ہوتے ہیں؟

سوال: کیا فرشتوں میں رسول بھی ہوتے ہیں؟^(۲)

جواب: جی ہاں! فرشتوں میں بھی رسول ہوتے ہیں جن میں حضرت سیدنا جبریل امین، حضرت سیدنا میکائیل، حضرت سیدنا اسرافیل اور حضرت سیدنا عزرائیل علیہم السلام رسول ہیں۔^(۳) یہ چاروں دیگر ملائکہ سے افضل ہیں حتیٰ کہ حاملانِ عرش کی فضیلت بھی ان کے بعد ہے۔^(۴) البتہ فرشتوں میں رسول ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ معاذ اللہ ان میں ایمان کے مسائل ہوتے ہیں یا ان کو ایمان کی دعوت دینی پڑتی ہے یا گناہوں سے روکنا پڑتا ہے بلکہ فرشتے معصوم ہوتے ہیں۔

گیارہویں شریف کب سے منائی جا رہی ہے؟

سوال: سب سے پہلے گیارہویں شریف کس نے منائی اور اس کا اہتمام کرنے سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

(سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: ہم نے جب سے آنکھ کھولی ہے گیارہویں، بارہویں اور خواجہ صاحب کی جھنمی کا تذکرہ سنا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ سلسلہ ہماری پیدائش سے بھی پہلے کا چلا آ رہا ہے۔ پہلے کی بڑی بوڑھی عورتوں کی غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ وہ کہا کرتی تھیں کہ جا بیٹا تو غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے حوالے۔ اب نہ جانے اس طرح کے جملے بولے جاتے ہیں یا نہیں؟ کیونکہ پہلے کے لوگوں کے دلوں میں زیادہ عقیدت تھی۔ اب بہت سے شر پسند عناصر پیدا ہو گئے

① کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۱۱۔

② یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہل سنت و اہلِ اُمت بزرگائے کرام کا عطا فرمودہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

③ المحرر الوجیز، پ ۲۲، فاطر، تحت الآیۃ: ۲۸/۲۲۸۔

④ فتاویٰ رضویہ، ۲۹/۳۵۲ ماخوذ۔

ہیں جو طرح طرح کی باتیں کر کے لوگوں کے ذہنوں میں وسوسے ڈالتے ہیں۔ گزشتہ دور میں ایسے لوگ نہیں تھے تو لوگ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو بہت مانتے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سے محبت کرتے اور دھوم دھام سے آپ کی گیارہویں شریف کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ ایک دور تھا کہ ہم لوگ بھی ہر ماہ گیارہویں شریف مناتے اور گھروں میں گیارہویں شریف کی نیاز ہوتی تھی۔ اب بھی مجھے چاند کی گیارہویں تاریخ یاد آجاتی ہے تو میں گیارہویں شریف کی نیاز کا اہتمام کر لیتا ہوں۔

یاد رکھیے! گیارہویں شریف منانا ثواب کا کام ہے اگر ہم اللہ پاک کی رضا کے لیے گیارہویں شریف کے موقع پر ایصالِ ثواب کریں گے تو محروم نہیں رہیں گے۔ جیسے ہم اگر اپنے سے چھوٹے کو کچھ تحفہ دیں تو وہ بھی ہمیں اپنی حیثیت کے مطابق کچھ نہ کچھ دے گا یوں ہی اگر ہم کسی بڑے کو کوئی تحفہ پیش کریں گے تو وہ بھی اپنی حیثیت کے مطابق دے گا۔ اسی طرح جب ہم غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کو کوئی تحفہ دیں گے تو وہ ہمیں کیوں کر محروم فرمائیں گے کہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ سب بڑوں سے بڑے اور ولیوں کے سردار ہیں۔

گیارہویں شریف کی نیت سے عطیات میں رَم ملانا کیسا؟

سوال: کیا بدنی عطیات بکس میں گیارہویں شریف کی نیت سے رَم ڈال سکتے ہیں؟

جواب: جی ہاں! بدنی عطیات میں گیارہویں شریف یعنی غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ایصالِ ثواب کی نیت سے رَم ڈال سکتے ہیں بلکہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے ایصالِ ثواب کی نیت سے رَم ڈالیں گے تو ثواب بڑھ جائے گا۔ البتہ اس میں زکوٰۃ کی رَم نہیں ڈال سکتے۔

عطیات بکس میں کتنی رَم ڈالی جائے؟

سوال: بدنی عطیات بکس میں کتنے پیسے ڈالنے چاہئیں؟

جواب: اگر کوئی بغیر لائسنس کے اسکوٹر چلائے اور اسے روک لیا جائے تو اب اس سے کتنے پیسے وصول کیے جائیں گے؟ پہلے تو 50 یا 100 روپے ہوتے تھے اب شاید 500 یا 1000 ہوں مگر یہ ذہن میں رہے کہ رشوت دینا حرام ہے۔^(۱)

میں نے صرف ایک مثال دی ہے اللہ کرے اسکو ٹروکنے پر بھی آپ کو کچھ رقم نہ دینا پڑے۔ لائسنس لازمی ہے بغیر لائسنس کے گاڑی چلانا جائز نہیں کیونکہ اس میں خود کو ذلت پر پیش کرنا ہے۔^(۱) بہر حال جتنی رقم اس چھوٹی سی غلطی پر لی جاتی ہے کم از کم اتنی ہی رقم روزانہ عطیات بکس میں ڈال دی جائے اگر روزانہ مشکل ہو تو حسبِ توفیق رقم ڈالتے رہیں۔ چاہیں تو ہر پیر شریف کو کچھ نہ کچھ رقم ڈالیں کہ پیر شریف میرے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت ہے۔^(۲) اور حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا بھی یوم ولادت ہے۔^(۳)

روزی میں برکت کا نسخہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ ربیع الآخر ۱۴۲۰ سن ہجری کے Title Page (یعنی سرورق) پر لکھا ہے: تاجر اپنی روزانہ کی بکری (یعنی Sale) کا ایک فیصد یعنی One Percent جبکہ تنخواہ پانے والا اپنی ہر تنخواہ کی رقم سے کم از کم دو فیصد یعنی Two percent نکالے اور ماہانہ گیارہویں شریف کی نیاز کرے تو ان شاء اللہ اُس کی روزی میں برکت ہوگی۔ پھر بریکٹ میں لکھا ہے کہ اگر گھر میں نیاز کرنے میں رکاوٹ ہو تو کسی بھی نیک کام میں وہ رقم خرچ کر دیجیے۔^(۴)

تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟

سوال: تاجر اپنے Customer (یعنی گاہک) کو Oil (یعنی تیل) دے اور کچھ آئل زمین پر گر کر ضائع ہو جائے تو یہ آئل جس میں کچھ ضائع بھی ہو چکا ہے دینا گناہ تو نہیں؟

جواب: اگر تاجر کے اپنے ہاتھ سے Oil (یعنی تیل) گرے اور Customer (یعنی گاہک) سے طے شدہ مقدار میں کمی آگئی تو یہ کی تاجر ہی کو پوری کرنی ہوگی مثلاً 100 گرام دینا طے ہوا اور دیتے وقت تاجر کے ہاتھ سے 10 گرام گر کر 90 گرام رہ

۱..... کسی ایسے امر کا ارتکاب جو قانوناً ناجائز ہو، اور جرم کی حد تک پہنچے شرعاً بھی ناجائز ہو گا کہ ایسی بات کے لئے جرم قانونی کا مرتکب ہو کر اپنے آپ کو سزا اور ذلت کے لئے پیش کرنا شرعاً بھی روا نہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۰/۱۹۲)

۲..... مسلم، کتاب الصیام، استحباب صیام ثلاثہ... الخ، ص ۴۵، حدیث: ۲۷۷۷۔

۳..... المحتائق فی الہدایۃ، ۱۳۹، ماخوذاً۔

۴..... یہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ کا اپنا ہی قول ہے جو ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں شائع ہوا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

گیا تو یہ کمی تاجر ہی پوری کرے گا۔ اگر گاہک کے قبضہ کرنے کے بعد اس کے ہاتھ سے گر جائے چاہے سارا ہی کیوں نہ گرے یہ سب گاہک کا آئل گرنا کھلائے گا تاجر کا نہیں۔ اب اگر جان بوجھ کر اپنی کوتاہی سے آئل گرا یا چاہے تاجر نے گرا یا ہو یا گاہک نے گر انے والا گناہ گار ہو گا۔ اگر خود بخود ہاتھ سے پھسل کر گر گیا تو کوئی بھی گناہ گار نہیں ہو گا۔

نپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

سوال: نپاک کپڑوں کو صابن سے دھویا تو کیا وہ پاک ہو جائیں گے؟

جواب: نپاک کپڑے کو پاک کرنے کے لیے صابن شرط نہیں ہے۔ کپڑے پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، جیسے گاڑھی نجاست کو پاک کرنے کا طریقہ الگ ہے اور جو نجاست نظر نہیں آتی مثلاً پیشاب سوکھ جائے تو نظر نہیں آتا بعض اوقات اس کا ڈھب بھی نہیں نظر آتا اسے گاڑھی نجاست نہیں کہا جاتا ایسی نجاست کو دھونے کا طریقہ جدا ہے۔ کپڑے پاک کرنے کے چند آسان طریقے پیش خدمت ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اگر کپڑے پیشاب زدہ ہو جائیں تو انہیں پانی کے تل کے نیچے رکھ کر ان پر اتنا پانی بہائیں کہ غالب گمان ہو جائے کہ پانی نجاست کو بہا کر لے گیا ہو گا، اب یہ کپڑے اور ہاتھ وغیرہ سب پاک ہو گئے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ نجاست والا کپڑا برتن میں ڈال کر اوپر سے پانی ڈالنا شروع کریں اور کپڑے کو لکڑی یا ہاتھ سے ڈبوئے رکھیں حتیٰ کہ پانی اس برتن سے چھلک کر ایک یا دو ہاتھ یعنی آدھے یا ڈیڑھ گز تک بہہ جائے اب یہ کپڑا، برتن اور جو کچھ پانی میں ہے سب پاک ہو جائے گا جبکہ نجاست کا اثر باقی نہ ہو (اور اس کا ظن غالب بھی ہو جائے)۔ اگر اب بھی نجاست باقی ہے اور اس کا اثر نظر آرہا ہے تو یہ کپڑا پاک نہیں ہو گا لہذا پہلے اس کو (زائل کر کے کپڑا) پاک کر لیں تاکہ اس نجاست کا ڈھب ختم ہو جائے پھر اس کپڑے کو برتن میں ڈال کر بیان کردہ طریقے کے مطابق پاک کریں۔ لیکن اس دوران خیال رکھیں کہ آپ کے کپڑے محفوظ رہیں اور کوئی بھی نپاک چھینٹ ان پر نہ آئے۔

کپڑے صرف میلے ہوں پھر دسوسہ آئے کہ نجانے یہ پاک ہیں یا نپاک تو اس طرح کے دسوسہ پر ہرگز کان نہ دھریں کیونکہ میل جتنا بھی ہو پاک ہوتا ہے، اس کی کالک کو نپاک نہیں کہیں گے۔ اگر کالک ہی نپاک ہوتی تو کوئلہ یا کالا

عمامہ اور کالے کپڑے کبھی بھی پاک نہ ہوتے حالانکہ یہ سب چیزیں پاک ہیں۔ صرف کالارنگ ہونا ناپاکی کی دلیل نہیں۔ کپڑوں کو پاک کرنے کے حوالے سے مزید معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کا شائع کردہ رسالہ ”کپڑے پاک کرنے کا طریقہ مع نجاستوں کا بیان“ حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجیے۔

نماز عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟

سوال: کیا نماز عصر کے بعد قرآن پاک پڑھ سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: جی ہاں! نماز عصر کے بعد تلاوت کر سکتے ہیں۔ البتہ سورج ڈوبنے سے 20 منٹ پہلے، سورج نکلنے کے 20 منٹ بعد اور نصف النہار شرعی سے لے کر ظہر کا وقت شروع ہونے تک یہ تین اوقات مکروہ ہیں۔ اگرچہ ان تین اوقات میں تلاوت قرآن کریم کرنا جائز ہے مگر بہتر یہ ہے کہ ان میں دیگر اذکار یا دُرود شریف پڑھا جائے۔ مگر کوئی ان تین اوقات میں تلاوت قرآن کرتا ہے تو گناہ گار نہیں ہوگا۔^(۱)

جنات کے احکام جاننے والے عالم دین

سوال: انسانوں کی میت کو دفنایا جاتا ہے جنات کی میت کے ساتھ کیا معاملہ ہوتا ہے؟

جواب: ایک سانپ کی حکایت ملتی ہے کہ قافلے والوں نے سفید سانپ کو تڑپتا دیکھا (جب وہ مر گیا تو) اسے لپیٹ کر دفن دیا، تو کچھ آوازیں آئیں جن میں شکر یہ ادا کیا گیا اور بتایا کہ یہ ایک صحابی جن تھے جو سانپ کی شکل میں ظاہر ہوئے۔^(۲) بہر حال اب جنات کی تدفین وغیرہ سے متعلق کیا احکام ہیں اس عنوان پر کوئی کتاب دیکھی نہیں جس میں جنات کے مسائل لکھے ہوں۔ اگر کوئی کتاب ہوئی بھی تو جنوں میں ہی ہوگی جس سے یہ جنات ہی پڑھ سکتے ہوں گے ہم کو یہ نظر نہیں آئے گی۔ ہاں! ایسے مفتی ہوئے ہیں جو جنات کے مسائل بھی جانتے تھے جیسے حضرت سیدنا امام (ابو حفص عمر بن محمد) نسفی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ ”مُفْتًی تَقْلَیْنِ“ تھے یعنی جنات اور انسان دونوں ہی ان سے فتویٰ لیتے اور مسائل دریافت کرتے تھے۔^(۳)

۱..... درمختار مع رد المحتار، کتاب الصلاة، ۲/۴۴، ماخوذاً۔

۲..... دلائل النبوة للافصحی، الفصل السابع عشر... الخ، ذکر اخبار الجن... الخ، ص ۲۱۴، حدیث: ۲۵۷۷، ماخوذاً۔

۳..... الفوائد البہیة، حرف العین، عمر بن محمد النسفی، ص ۱۹۴۔

یقیناً حضرت سیدنا امام نسفی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اتنے بڑے عالم ہوں گے کہ انہیں جنات کے مسائل کا بھی علم ہو گا۔ فی زمانہ ایسے عالم صاحب کا ہمیں نہیں معلوم جو جنات کو بھی مسائل بتا سکتے ہوں۔

قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟

سوال: قبلے کی طرف پاؤں پھیلا کر بیٹھنے اور سونے کا کیا حکم ہے؟ نیز جگہ کی تنگی کی وجہ سے ایسا کرنا کیسا؟
جواب: منع ہے کہ یہ خلاف ادب اور مکروہ تنزیہی ہے لہذا بچنا چاہیے۔^(۱)

بیماری بسا اوقات مومنین کیلئے رحمت ہوا کرتی ہے

سوال: کسی کی صحت خراب ہو جائے تو اُسے یہ کہنا کیسا ہے کہ یہ تمہارے گناہوں میں پڑنے کا انجام ہے؟
جواب: ایسا کہنے والا خود کون سامعُ مَظْمُوم ہے یا اس کے پاس کون سا آلہ ہے جس کے ذریعے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ بیماری گناہوں میں پڑنے کی وجہ سے آئی ہے۔ یہ بات کوئی طے نہیں کر سکتا کہ اس پر آنے والی بیماری گناہوں کی سزا ہے۔ بلکہ اس طرح کسی سے بات کرنا ہی اس کی دل آزاری کا باعث ہو سکتا ہے۔ حضرت سیدنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَامُ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بہت مشہور ہے حالانکہ آپ عَلَیْہِ السَّلَامُ تو مَظْمُوم ہیں۔ نیز بخار میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں بھی سلام کے لیے حاضر ہوا ہے۔^(۲) کیا مَعَاذَ اللہ یہ گناہوں کی سزا تھی یا پھر دَرَجات کی بلندی مقصود تھی یا کہیں کہ بخار کو یہ شرف ملنا تھا کہ یہ قیامت تک ناز کرے کہ میں وہ ہوں جس نے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نہ صرف سلام عرض کیا بلکہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہا اور بدن مبارک کے خوب بوسے لیے ہیں لہذا کسی کو اس طرح کہنا کہ اس کی بیماری کی وجہ گناہوں میں پڑنا ہے دُرست نہیں۔ یاد رکھیے! بیماری اللہ پاک کی رحمت ہے اور اس کے فوائد میں سے ہے کہ انسان کو نیکیاں ملتی ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں۔^(۳)

①..... در مختار، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکرہ فیہا، ۵۱۶/۲۔

②..... بخاری، کتاب المرضی، باب قول المرضی... الخ، ۱۱/۲، حدیث: ۵۶۶۷ ما خود اُ۔

③..... مستدرک، کتاب الجنائز، باب ما من یمسک المومن... الخ، ۶۶۸/۱، حدیث: ۱۳۲۶۔

قضا نمازوں کی ادائیگی کے مسائل

سوال: کیا عشا کے فرض اور وتر کی قضا الگ الگ کی جاسکتی ہے؟

جواب: جیسے صبح عشا کے فرض پڑھے اور شام کو وتر پڑھے لیے اس طرح ادائیگی ہو تو جائے گی لیکن کوشش یہی ہونی چاہیے کہ قضا نماز جلد از جلد ادا کر لی جائے۔ ہاں! اگر کوئی صاحب ترتیب ہے تو اس کو اگلی نماز پڑھنے سے پہلے پچھلی نماز پڑھنا ہو گی۔^(۱) جیسے اگر کسی کی نماز عشا قضا ہو گئی اور اس پر چھ نمازوں سے کم نمازیں قضا ہیں تو اس پر فرض ہے کہ یہ فجر کی نماز پڑھنے سے پہلے قضا نمازیں ادا کر لے اگر یہ قضا پڑھنے سے پہلے فجر پڑھے گا تو فجر نہیں ہو گی۔ البتہ فجر کا وقت اتنا تنگ رہ گیا کہ اگر قضا پڑھنے کھڑا ہو گا وقت نکل جائے گا تو فجر ہی پڑھے کہ اس صورت میں فجر پڑھنے میں کوئی حرج نہیں اس کی فجر ادا ہو جائے گی۔^(۲) مگر وہ قضا میں اب بھی ڈنٹے پر باقی رہیں گی۔ اگر کسی کی چھ نمازوں سے زیادہ نمازیں قضا ہیں یعنی چھٹی نماز کا وقت بھی نکل چکا ہے تو یہ اب صاحب ترتیب نہ رہا اب اس کے لیے اجازت ہے چاہے اس وقت کی نماز پہلے پڑھے یا زندگی کی کوئی قضا نماز پہلے پڑھے۔^(۳) جن پر کئی نمازیں قضا ہیں وہ Confused نہ ہوں کہ ہماری کوئی نماز ہوتی ہی نہیں ایسا نہیں ہے اگر وہ صاحب ترتیب نہیں ہیں تو اپنی وقتی نمازوں کے ساتھ ساتھ قضا بھی پڑھتے رہیں کہ ان قضا نمازوں کو جلد از جلد ادا کرنا واجب ہے لہذا کھانے پینے اور روزگار کمانے کے علاوہ جو وقت بچے اس میں تمام نمازیں پڑھ لیں۔

دَارُ الْاِفْتَا سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟

سوال: بہت سارے مسائل ایسے ہوتے ہیں جن میں دَارُ الْاِفْتَا اہلسنت سے رُجوع نہیں کیا جاتا بلکہ آج کل تو یہ ذہن بن گیا ہے کہ چلو یا سب کر رہے ہیں تو صحیح ہی ہو گا۔ اس حوالے سے یہ ارشاد فرما دیجیے کہ ہمارا یہ ذہن کیسے بنے کہ ہمیں کچھ نہیں آتا، ہم ہر بات میں مفتیانِ کرام کَلِّمُوا اللہَ سَلَام سے راہ نمائی لیں اور قدم قدم پر اس بات کی فکر کریں کہ جو کام ہم کرنے جا رہے ہیں اس حوالے سے ہمارے اسلام اور شریعت کا کیا حکم ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

① بہار شریعت، ۱/ ۷۰۳، حصہ: ۴ ماخوذ۔

② بہار شریعت، ۱/ ۷۰۳، حصہ: ۴ ماخوذ۔

③ بہار شریعت، ۱/ ۷۰۵، حصہ: ۴ ماخوذ۔

جواب: نگرانِ شوریٰ (مولانا حاجی ابو حامد محمد عمران عطاری) نے اچھی توجہ دلائی ہے کہ ”دَارُ الْاِفْتَا اِہْلِئِنتْ سے رُجوع کرنا چاہیے“ اس جملے میں ہو سکتا ہے بہت سے لوگ لفظ ”رُجوع“ کا مطلب نہ سمجھتے ہوں، خصوصاً بیرون ممالک کے اسلامی بھائیوں کی اُردو بالکل ہی کمزور ہوتی ہے۔ وہ دعوتِ اسلامی کی بَرکت سے کچھ نہ کچھ سمجھنے لگے ہیں باقی یا تو مقامی زبان بولتے ہیں یا انگریزی بولتے ہیں اُردو کم لوگ بولتے ہیں بلکہ اب تو پاکستان میں بھی یہ حال ہو تا جا رہا ہے کہ لوگ اُردو کے کئی الفاظ نہیں سمجھتے۔ بہر حال ”رُجوع“ کا مطلب یہ ہے کہ دَارُ الْاِفْتَا اِہْلِئِنتْ سے معلومات کر لیجیے یا درپیش مسئلہ دریافت کر لیجیے۔ رہی یہ بات کہ دَارُ الْاِفْتَا اِہْلِئِنتْ سے رُجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟ تو اس حوالے سے عرض ہے کہ اپنے مسائل کے حل کے لیے دَارُ الْاِفْتَا اِہْلِئِنتْ سے رُجوع کرنے کا ذہن بنانا ہی پڑے گا۔ جیسے جب کسی کی گاڑی خراب ہو جائے تو وہ اس کے مکینک سے رابطہ کرتا ہے، اس کے پاس اپنی گاڑی لے جاتا ہے اور معلومات کرتا ہے کہ یہ کس طرح صحیح ہوگی؟ نیز اگر کوئی بیمار ہو جائے تو وہ اپنے طور پر علاج نہیں کرتا بلکہ ڈاکٹر سے رُجوع کرتا ہے کیونکہ اس کا پہلے سے ذہن بنا ہوا ہوتا ہے کہ بیماری میں ڈاکٹر سے رُجوع کرنا ہے، اب یہ ہی میری مدد کرے گا۔ اگرچہ معمولی بیماری جیسے نزلہ یا سر درد وغیرہ ہو تو بعض لوگ اس کا علاج کر لیتے ہیں۔ اسی طرح کسی کی کوئی چیز مثلاً موٹر سائیکل وغیرہ چوری ہو جائے یا شناختی کارڈ گم ہو جائے تو وہ پولیس سے رابطہ کرتا ہے صرف خود ڈھونڈنا شروع نہیں کر دیتا۔ یوں ہی کپڑے سلوانے ہوں تو درزی سے رابطہ کیا جاتا ہے کہ وہ سلائی کر کے دے گا تو ہم کپڑے پہنیں گے۔ اب اپنا یہی طرزِ عمل ذہن میں رکھتے ہوئے سوچا جائے کہ اگر جنت میں جانا اور جہنم سے خود کو بچانا ہے تو اس حوالے سے ہماری راہ نمائی کون کرے گا؟ ظاہر ہے علمائے کرام و مفتیانِ کرام رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اجمعین ہی بتائیں گے کہ آپ اس مسئلے میں یہ کریں گے تو جنت ہے یا فلاں طریقہ اختیار کریں گے تو جنت ہے۔

ہر وقت عالمِ دین سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے

اب بھی اگر علمائے کرام و مفتیانِ کرام رَحْمَتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اجمعین سے راہ نمائی لینے کا ذہن نہ بنے تو پھر ذرا غور کیجیے! کیا دینی معاملات کی اہمیت ایسی کم ہوگئی کہ ان کے ماہرین بغیر پیسے لیے مفت مسائل بتاتے ہیں اس کے باوجود ہم ان سے رابطہ کر

کے مسائل نہیں پوچھتے حالانکہ سارے کام ان کے ماہرین اور Specialist کے پاس جا کر رقم خرچ کر کے کرواتے ہیں بلکہ ڈاکٹروں کو تو مٹھیاں بھر بھر کے پیسے ادا کرتے ہیں۔ یاد رکھیے! اگر ہم دُنوی اُمور کے ماہرین کے پاس نہ جائیں تو ہمارا تھوڑا بہت نقصان ہو گا لیکن اگر ہم اپنے شرعی معاملات میں دینی ماہرین سے رابطہ نہ کریں تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے حتیٰ کہ ایمان بھی برباد ہو سکتا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دوزخ بھی مُقَدَّر ہو سکتی ہے۔ لہذا اگر ہمیں جنت میں جانا اور جہنم سے خود کو بچانا ہے تو ہمیں اپنا یہ ذہن بنانا پڑے گا کہ ہمارا علمائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے بغیر گزارا نہیں ہے۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے فرمان کا مفہوم ہے: انسان کو ہر آن ہر لمحہ عالمِ دین سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے۔^(۱) بلکہ عوام خود کہتے ہیں کہ بعض مسائل بال سے بھی باریک ہوتے ہیں اس کے باوجود یہ بے چارے بال سے باریک مسائل حل کرنے کے لیے خود ہی بیٹھ جاتے اور کچھ کا کچھ کر ڈالتے ہیں۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔

میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہوگی؟

سوال: اگر میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو کیا نماز ہو جائے گی؟

جواب: اگر میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ میوزک والے آلات عموماً جیب میں ہوتے نہیں ہیں۔ اگر ان آلات سے کسی کی مُراد موبائل فون ہے تو یہ تقریباً سبھی کی جیب میں ہوتا ہے۔ موبائل میں اگرچہ میوزک ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ جو دعوتِ اسلامی والے بلکہ جو بھی نیک لوگ ہیں وہ میوزک نہیں سنتے۔ بہر حال میوزک کا سُنا اور چیز ہے اور اس کے آلات کا جیب میں ہونا اور چیز ہے۔

ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا کیسا؟

سوال: ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا جائز ہے یا ناجائز؟

جواب: ٹوٹے ہوئے برتن میں کھانا پینا ناجائز و گناہ نہیں ہے، البتہ جس طرف سے برتن ٹوٹا ہوا ہے یا دراڑ پڑی ہے تو

اس طرف سے پینا مکروہ تخریبی یعنی ناپسندیدہ ہے^(۱) لہذا اس سے بچنا چاہیے۔ ہاں! اگر دوسری جگہ سے پیاجس طرف دراڑ نہیں تو پھر یہ مکروہ نہیں ہے۔

کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟

سوال: کیا تین جمعہ چھوڑنے والا کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: تین جمعہ چھوڑنے والا کافر نہیں ہو جاتا۔ البتہ یہ وعید آئی ہے کہ جان بوجھ کر تین جمعہ چھوڑنے والے کے دل پر مہر لگ جاتی ہے۔^(۲)

یومِ قفلِ مدینہ کا تعارف

سوال: یومِ قفلِ مدینہ کیا ہے، کچھ راہ نمائی کر دیجیے؟

جواب: ہر اسلامی مہینے کی پہلی پیر شریف کو ہم یومِ قفلِ مدینہ مناتے ہیں۔ گناہوں بھری بات چیت سے تو ہر وقت ہی بچنا ہے لیکن اس دن فضول بات چیت سے بچنے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔ فضول بات اگرچہ گناہ نہیں ہے لیکن قیامت کے دن فضول باتوں کا حساب دینا پڑے گا اور جس سے حساب ہوا اس کی بس شامت آئی۔ قیامت کے روز حساب دینا بہت مشکل کام ہے لہذا جتنا ہو سکے فضول باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔ ضرورت کی بات اگرچہ قفلِ مدینہ کے مُنافی نہیں لیکن اگر ممکن ہو تو اسے بھی لکھ کر کرے یا اشارے سے کام چلا لے۔

رسالہ ”خاموش شہزادہ“ پڑھنا یا سننا

یومِ قفلِ مدینہ میں ایک بار رسالہ ”خاموش شہزادہ“ بھی پڑھنا ہوتا ہے۔ زہے نصیب ہر ایک یومِ قفلِ مدینہ اس طرح منائے کہ یہ رسالہ پڑھ یا سن لے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ سے یہ رسالہ پڑھنا یا سننا جاسکتا ہے۔ چاہیں تو یہ رسالہ تھوڑا تھوڑا کر کے کئی قسطوں میں پڑھ لیں یا چاہیں تو بولتا رسالہ کی آڈیو سن لیں۔ اجتماعی طور پر بھی سننا جاسکتا ہے لیکن اس میں توجہ اور یک سوئی ہونا کچھ مشکل ہے۔

① سبل السلام شرح بلوغ المرام، کتاب النکاح، باب الولیمة، ۳/۲۵۳، تحت الحدیث: ۱۰۸۲۔

② ابوداؤد، کتاب الصلاة، باب التشدید فی ترک الجمعة، ۱/۳۹۳، حدیث: ۱۰۵۲۔

لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کب کی جائے؟

لکھ کر یا اشارے سے گفتگو وہاں کی جائے جہاں سامنے والا بھی اپنے ذہن کا ہو۔ اگر عام آدمی سے اس طرح گفتگو کریں گے تو پھر لڑائی ہو سکتی ہے اور لڑائی سے بچنا ضروری ہے۔ اگر ماں باپ اشارے نہیں سمجھتے تو آپ ان کو اشارے سمجھنے پر مجبور نہ کریں کیونکہ ایسا کرنا ماں باپ کی ایذا کا باعث ہو سکتا ہے جس سے بچنا لازمی ہے۔

مدنی مرکز آنے والے وقت یہیں گزاریں

سوال: دوسرے شہروں یا علاقوں سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی آنے والوں میں سے بعض بازاروں اور مارکیٹوں کی زینت بنتے ہیں تو انہیں کیسے سمجھایا جائے؟^(۱)

جواب: گلیوں، بازاروں میں گھومنے والوں کے متعلق عُن کر مجھے مزا نہیں آتا، ایسوں سے دل بھی ناراض ہوتا ہے۔ بازاروں میں رکھا بھی کیا ہے؟ اب یہاں اللہ کا دین سیکھنے کے لیے آئے ہیں تو وہ بازار میں نہیں ملے گا، یہیں مسجد میں ہی سیکھنے کو ملے گا لہذا اپنا وقت عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں ہی گزاریں۔

اگر جنازے کو کندھانہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟

سوال: اگر کوئی جنازے کو کندھانہ دے بلکہ پیچھے ساتھ ساتھ چلتا رہے تو کیا اسے بھی ثواب ملے گا اور گناہ معاف ہوں گے؟

جواب: جو کندھا دینے کے فضائل ہیں وہ تو ظاہر ہے اسے حاصل نہیں ہوں گے البتہ اگر جنازے میں ساتھ جائے گا، تدفین میں حصہ لے گا اور یہ کام شریعت کے مطابق کیے تو اس پر ان شاء اللہ ثواب پائے گا۔

روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟

سوال: کیا روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھانا سنت ہے؟

جواب: روٹی کے چار ٹکڑے کر کے کھانا سنت نہیں مباح ہے۔^(۲) اگر کوئی اچھی نیت سے کرے گا تو ثواب پائے گا۔

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت و جماعت کاظمیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② فتاویٰ رضویہ، ۲۱/۶۶۹ ماخوذاً۔

سادگی اپنائیے

از شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ
حضرت علامہ ابن الحاج رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لباس کے بارے میں تکلف نہ فرماتے بلکہ جو آسانی
سے میسر ہو تا اسے ہی پہن لیتے۔ (المذلل، 1/112) ایک بار چٹائی پر آرام فرمانے کے سبب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم
مبارک پر چٹائی کا اثر ظاہر ہو گیا تھا۔ (ترمذی، 4/167، حدیث: 2384) یوں سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سادگی کا پہلو نمایاں ہے۔

تری سادگی پہ لاکھوں تری عاجزی پہ لاکھوں
ہوں سلام عاجزانہ مدنی مدینے والے

اے عاشقانِ رسول! ہمیں بھی سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پر عمل کرتے ہوئے لباس، کھانے پینے اور رہن سہن
میں سادگی اپنانی چاہئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک و دعوتِ اسلامی نیکی کی دعوت عام کرنے کے لئے کوششیں کر رہی
ہے اور مذہبی طبقے کو سادہ لباس میں ہونا چاہئے کیونکہ لوگ جب کسی مذہبی شخص کو شوخ لباس میں دیکھتے ہیں تو میثوب سمجھتے ہیں
اور باتیں بناتے ہیں کہ دیکھو! مولانا ہو کر کیسے بھڑکیلے کپڑے پہن ہوئے! ہر طرح کی تراش و خراش والے لباس پہننے والوں
کو چاہئے کہ سادہ لباس اپنالیں، سادہ لباس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو
باوجودِ قدرت اچھے کپڑے پہنتا تو وضع (عاجزی) کے طور پر چھوڑ دے گا اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جتنی لباس) پہناتے
گا۔ (ابوداؤد، 4/326، حدیث: 4778) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی سے پہلے بھی میرا لباس سادہ تھا اور میں دعوتِ اسلامی بھی سادگی کے ساتھ
لے کر چلا، اللہ کی رحمت سے کبھی ٹیپ ٹاپ کا سلسلہ بھی نہیں ہوا مگر جب سے دعوتِ اسلامی میں مختلف رنگوں کے عمامے اور
لباس رائج ہوئے ہیں تو ایک تعداد نے عمامے اتار کر اپنے آپ کو سنت سے محروم کر لیا ہے کہ عمامہ شریف باندھنے کی پابندی ہٹ
گئی ہے، جبکہ عمامہ شریف باندھنے کی پہلے بھی کوئی سخت تاکید نہیں تھی صرف ترغیب تھی کہ عمامہ شریف باندھنا سنت ہے، وہ
اب بھی سنت ہے اور آئندہ بھی سنت ہی رہے گا۔ اسی طرح لباس میں افضل رنگ سفید ہے، لیکن مخصوص لباس کی وجہ سے
دعوتِ اسلامی کا مدنی کام کرنے میں جھجکنے والوں کو قریب لانے کی حکمتِ عملی کی وجہ سے تنظیمی طور پر ہلکے (Light) رنگین
کپڑے جو علما و مشائخ اور مہذب لوگ پہنتے ہیں استعمال کرنے کی اجازت ملی تو بعضوں نے اسے فیشن کا شوق پورا کرنے کے لئے
استعمال کیا اور طرح طرح کی تراش و خراش والے، ایک سے ایک چمکیلے، بھڑکیلے اور شوخ رنگ پہننے شروع کر دیئے جن کی بہارِ
شریعت میں مذمت موجود ہے، یوں مجھے اذیت و صدمہ پہنچایا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! میں سادگی پسند کرتا ہوں اور دعوتِ اسلامی میں سادگی
اپنانے والوں کی کمی نہیں، اے عاشقانِ رسول! آپ بھی سادگی اپنائیے اور مدنی چینل، گھر، دفتر، بازار اور دینی و دنیاوی محافل وغیرہ
سب جگہ سادگی ہی سادگی ہو، اس سادگی کی برکت سے دعوتِ اسلامی کی نیک نامی میں اضافہ ہو گا اور نیکی کی دعوت کا کام مزید
بڑھے گا، اِنْ شَاءَ اللہ۔ مدنی التجا: لباس کے حوالے سے آپ کسی اسلامی بھائی پر سختی یا طنز نہ کریں اور نہ ہی اس کی غیبتوں میں پڑیں
ایسا نہ ہو کہ آپ کے رویے کی وجہ سے وہ دعوتِ اسلامی سے ہی دور ہو جائے بلکہ اسے نرمی کے ساتھ حکمتِ عملی سے میری یہ
تحریر پڑھا دیجئے۔ (ماہنامہ فیضانِ مدینہ، شعبان المعظم 1440 / اپریل 2019)

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

الٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟^(۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۳۶ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَاءَ اللَّهُ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرودِ پاک پڑھا اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 10 بار دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس پر 100 مرتبہ رحمت نازل فرماتا ہے اور جو مجھ پر 100 مرتبہ دُرودِ پاک پڑھے اللہ پاک اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اسے بروز قیامت شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔^(۲)

صَلَّى اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

الٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟

سوال: الٹی جوتی کا رخ قبلے کی طرف ہو تو کیا اسے سیدھا نہ کرنا گناہ ہے؟

جواب: اگر جان بوجھ کر الٹی جوتی رکھ دی تب بھی گناہ نہیں ہے البتہ اگر الٹی جوتی دیکھ کر سیدھی نہ کی جائے تو اس کے سبب تنگدستی آتی ہے۔ لہذا اگر الٹی جوتی نظر آئے تو سیدھی کر دی جائے اگرچہ قبلہ رخ ہو یا نہ ہو۔

”اللہ دیکھ رہا ہے“ یہ تصوّر کیسے قائم ہو؟

سوال: ”اللہ دیکھ رہا ہے“ یہ خیال مضبوط کیسے ہو تا کہ گناہوں سے بچا جاسکے؟

جواب: قرآن کریم میں اللہ پاک کا فرمانِ عالیشان ہے: ﴿وَاللّٰهُ يَبْصِرُ بِالْعِبَادِ﴾ (پ ۳، آل عمران: ۱۵) ترجمہ کنز الایمان:

① یہ رسالہ ۸ دَیْنِیَمُ الْآخِر ۱۴۴۰ھ بمطابق ۱۵ دسمبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری مگدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے غرثب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② معجم اوسط، من اسمہ محمد، ۲۵۲/۵، حدیث: ۷۲۳۵۔

”اور اللہ بندوں کو دیکھتا ہے۔“ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ یہ عقیدہ تو ہر مسلمان کا ہے کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے۔ اگر کسی کا یہ عقیدہ نہ ہو تو وہ کافر ہو جائے گا۔ مسلمان تو یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ ایسی جگہ بھی ہے جہاں میں (اللہ پاک سے) چھپ سکتا ہوں۔ اب اس سوچ کو ہر وقت پیش نظر رکھنا ہے تاکہ گناہوں سے بچا جاسکے۔ ظاہر ہے کہ جس کے ذہن میں یہ ہو کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہا ہے تو پھر وہ گناہ کیسے کر سکتا ہے؟

امام صاحب کا لحاظ و مروت

اس بات کو یوں سمجھئے کہ پہلے لوگ جب مسجد کے امام صاحب کو آتا دیکھتے تھے تو سگریٹ چھپا لیتے تھے، پہلے جیا بہت تھی۔ اب امام صاحب کے سامنے سلگاتے ہوں تو تعجب نہیں ہے۔ بہر حال امام کا کچھ لحاظ مروت لوگ رکھتے ہیں، اگر امام صاحب آرہے ہیں تو لوگ کم از کم انہیں سلام کرتے ہیں۔ اگر گالی گلوچ کر رہے تھے تو سنبھل جاتے ہیں کہ کہیں امام صاحب نہ سُن لیں۔

اُستاد، شخصیات اور والدین کا لحاظ و مروت

یوں ہی بعض چیزیں بندہ ماں باپ یا اُستاد سے حیا کی وجہ سے چھپاتا ہے کہ میرے فلاں عیب کا میرے باپ کو پتہ نہ چل جائے۔ اُستاد کو فلاں بات پتہ نہ چل جائے۔ فلاں مجھے اس حالت میں دیکھ نہ لے۔ جب دُنیا میں ہمارا یہ نظام بنا ہوا ہے کہ اگر کوئی بڑی شخصیت ہمیں دیکھ رہی ہو تو ہم احتیاط کرتے ہیں، گفتگو بھی ہماری نرم ہو جاتی ہے، بعض اوقات نگاہیں بھی جھک جاتی ہیں اور بہت کچھ ہو جاتا ہے۔ تو جو ساری شخصیات، سارے انبیاء اور ہمارے میٹھے میٹھے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا بھی خُدا ہے وہ دیکھ رہا ہے اور یقینی طور پر دیکھ رہا ہے اور ہمارا ایمان بھی ہے کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ جب اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو ہم پھر بھی گناہ کریں یا بد نگاہی کریں؟ وہ چیز دیکھیں جس کو اللہ پاک نے دیکھنے سے منع فرمایا ہے، شریعت نے جس کو حرام قرار دیا ہے؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

بد نگاہی سے خود کو بچانے کا نسخہ

سوال: بد نگاہی سے خود کو بچانے کے لیے کیا تَصَوُّر قائم کیا جائے؟

جواب: حضرت سیدنا جنید بغدادی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی بارگاہ میں کسی نے عرض کی: نگاہوں کی حفاظت (یعنی آنکھوں کے قفل مدینہ) کا مجھے کوئی نسخہ بتائیے۔ ارشاد فرمایا: جہاں تمہارا نظر ڈالنے کا ارادہ ہو تو وہاں دیکھنے سے پہلے تم یہ غور کر لیا کرو کہ کوئی اور دیکھنے والا تمہیں دیکھ رہا ہوتا ہے۔^(۱) یہاں دیکھنے والے سے مُراد اللہ پاک کی ذات ہے۔ مطلب یہ کہ ہم کسی کو دیکھنے کا ارادہ کریں۔ اب دیکھ پائیں یا کسی آڑ، حجاب، نظر کی کمزوری یا اندھیرے وغیرہ کی وجہ سے نہ دیکھ پائیں مگر ہمارے اس دیکھنے کے ارادے سے پہلے ہمارا رب ہمیں دیکھ رہا ہے۔ بس یہ سوچ ذہن میں راسخ کرنی ہے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے کہ میں کیا دیکھنے لگا ہوں؟ اب اگر اسے دیکھنا ثواب ہے تو بندہ اس چیز کو دیکھ لے اگر اسے دیکھنا گناہ ہے تو ہرگز نہ دیکھے۔

فضول نظری کا بھی حساب ہے

اگر اس چیز کا دیکھنا نہ ثواب ہے نہ گناہ، تب بھی مُناسب یہی ہے کہ نہ دیکھے کیونکہ وہ فضول نظر جس سے ہم لوگ بچ نہیں پارہے، ادھر ادھر دیکھ رہے ہیں، نظارے کر رہے ہیں جس میں نہ کوئی دین کا فائدہ ہے اور نہ دُنیا کا تو اس فضول نظری کا بھی حساب ہے۔^(۲) اور ظاہر ہے کہ آخرت کا حساب کوئی نہیں دے سکتا۔

چُھپ کر گناہ کرنا کیسا؟

سوال: بعض اوقات بندہ چُھپ کر گناہ کرتا ہے، اس سے کیسے بچا جائے؟

جواب: جب بھی مَعَاذَ اللہ چُھپ کر گناہ کرنے کا ذہن بنے تو بندہ فوراً توجہ اس طرف لے جائے کہ میرا رب مجھے دیکھ رہا ہے لہذا اس کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔ اگر ماں باپ، امام صاحب، خطیب صاحب بلکہ کوئی عام آدمی بھی دیکھے تو بندہ بہت سے گناہ نہیں کرتا۔ بعض اوقات یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی کو پتا چل گیا تو پولیس کیس ہو جائے گا، میری رُسوائی ہو جائے گی، مجھے ماریں گے یا بُرا بھلا کہیں گے تو یوں وہ گناہ سے باز رہتا ہے۔ تو جب مخلوق کے ڈر سے بندہ گناہوں سے بچتا ہے تو رب سے بھی ڈرنا چاہیے اس لیے کہ بندہ ہزار پردوں میں چُھپ بھی جائے مگر وہ پھر بھی دیکھ رہا ہے۔ میرے آقا

① کیمیائے سعادت، رکن چہارم منجیات، اصل ششم در محاسبہ و مراقبہ، مقام اول در مشاہدات، ۲/ ۸۸۶۔

② احیاء العلوم، کتاب المراقبۃ و المحاسبۃ، المقام الاول... الخ، ۵/ ۱۲۶۔

اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مُجَدِّدِ دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

چُھپ کے لوگوں سے کیے جس کے گناہ

وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے (حدائقِ بخشش)

یعنی ہم نے لوگوں سے چُھپ کر گناہ تو کر لیا، کسی کو کانوں کان خبر نہیں پہنچی لیکن جس پروردگار کا گناہ کیا ہے وہ تو خبردار ہے کہ ہم نے گناہ کیا ہے۔ اب قبر میں، قیامت کے دن ہمارا کیا ہو گا؟ وہ خبردار ہے کیا ہونا ہے؟ قبر میں کیا ہونا ہے؟ بہت سارے گناہ ایسے ہیں جن کی سزا دنیا میں بھی مل جاتی ہے اور آخرت کی سزا بھی باقی رہتی ہے۔ اگر مَعَاذَ اللہ گناہوں کے سبب قیامت کے روز سزائیں ملیں یا جہنم میں ڈال دیا گیا تو کیا بنے گا؟

”اللہ دیکھ رہا ہے“ نمایاں جگہ لکھ لیجیے

کاش! ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ یہ ذہن بنانے کے لیے گھر میں ایسی جگہ جہاں آپ کی نظر پڑتی رہے علی (یعنی موٹے حروف) سے لکھ کر لگا دیں کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ نے اس مضمون کا اسٹیکر بھی چھاپا ہے چاہیں تو وہ بھی لگایا جاسکتا ہے۔ جب بار بار اس تحریر پر نظر پڑتی رہے گی تو اپنا بھی ذہن بن جائے گا کہ مجھے گناہ کرنا ہی نہیں ہے کیونکہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

کیا امام حسن بصری صحابی ہیں؟

سوال: حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چھوڑا ہوا پانی پیا ہے تو کیا ہم ان کو صحابی کہہ سکتے ہیں؟ (بصرہ میں حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے مزار شریف میں حاضر ایک عاشقِ رسول کا سوال)

جواب: حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ مولا مشکل کُشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے خلیفہ اور تابعی تھے۔^(۱) حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا چھوڑا ہوا پانی پینے کا میں نے پہلی بار سنا ہے اور یہ ممکن ہے کہ مولا مشکل کُشا رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس وہ پانی تَبَرُّکاً موجود ہو اور انہوں نے کچھ عطا کیا ہو البتہ میں نے ایسی کوئی روایت پڑھی نہیں

ہے۔ لب لگے ہوئے پانی کو جو ٹھاپانی کہتے ہیں لیکن جو ٹھاپانی تو ہمارا تمہارا ہو گا۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو جس پانی کو مُشْرِف فرمادیں تو اس پانی کی بات ہی کچھ اور ہے۔ بہر حال جس پانی کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُشْرِف کیا ہو اس میں سے کچھ بچ گیا تو اسے پینے والا صحابی نہیں بن جائے گا لہذا اگر ثابت ہو بھی جائے کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے وہ مبارک پانی پیا ہے تب بھی وہ صحابی نہیں کہلائیں گے بلکہ وہ تابعی ہیں۔ تابعی وہ ہوتے ہیں جنہوں نے کسی صحابی کی صحبت پائی ہو۔^(۱)

امام حسن بصری کی پیدائش

سوال: حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی پیدائش کب ہوئی؟

جواب: حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے دورِ مبارک میں پیدا ہو چکے تھے۔^(۲) مولا مشکل کشا، عَلِیُّ الْمُرْتَضٰی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَجْہُ الْکَرِیْم نے انہیں خلافت دی ہے۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) حضرت سیدنا امام حسن بصری رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی والدہ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے یہاں کام کرتی تھیں، جب یہ کام کے لیے جاتی تھیں تو ان کو ساتھ لے جاتی تھیں۔ حجرہ میں جب یہ روتے تھے تو حضرت سیدتنا اُمّ سلمہ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا انہیں بہلایا کرتی تھیں۔^(۳)

مدنی قافلہ کی مَخْصُوص اصطلاح

سوال: بغداد یا کسی دوسرے مُقَدَّس مقام پر زیارات کے لیے جانے والے قافلے کو مدنی قافلہ کہہ سکتے ہیں؟^(۴)

جواب: ہر قافلے کو مدنی قافلہ بول دیا جاتا ہے حالانکہ مدنی قافلہ ہماری اصطلاح ہے اور مدنی قافلے کا ایک مَخْصُوص جدول ہے لہذا جو جدول کے مطابق ہو اُسے ہی مدنی قافلہ کہا جائے گا۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی

① اصطلاح میں تابعی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملا ہو اور ایمان پر ہی اُس کا خاتمہ ہو (قواعد الفقہ، القاد، ص ۲۱۷)

② مرآۃ المناجیح، حالات صحابہ و تابعین، ۱۹/۸۔

③ مرآۃ المناجیح، حالات صحابہ و تابعین، ۱۹/۸۔

④ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ الْعَالِیَہ کا عاظم مودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی نذاکرہ)

میں بھی ہزاروں کی تعداد میں عاشقانِ رسول دوسرے شہروں سے آتے ہیں، یہ بھی اصطلاح کے مطابق مدنی قافلہ نہیں کہلائے گا کیونکہ یہ جتنے بھی آئے ہوتے ہیں جب تک مرضی ہوتی ہے مدنی مذاکرے میں بیٹھیں گے، پھر اپنے آپ کو فریش کرنے کے لیے کسی کونے میں جا کر سو جائیں گے اور صبح کو گھومنے نکل جائیں گے حالانکہ انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ جب یہ کہہ کر آئے ہوتے ہیں کہ ہم تین دن کے لیے باب المدینہ فیضانِ مدینہ جا رہے ہیں تو انہیں سارا وقت مدنی مذاکرہ اور دیگر سلسلوں میں بھرپور شرکت کر کے گزارنا چاہیے۔ یہ دُست بات نہیں کہ گھر میں فیضانِ مدینہ جانے کا بول کر آئیں لیکن یہاں گھومنے پھرنے اور سمندر کی سیر کرنے چلے جائیں۔ اگر بالفرض گھر میں فیضانِ مدینہ جانے کا بول کر نہ بھی آئیں تب بھی اللہ پاک کے گھر میں ہی رہیں کہ یہاں جو برکتیں ملیں گی وہ تفریح گاہوں پر نہیں ملیں گی۔ تفریح گاہوں میں تو گناہوں بھر اماحول ہوتا ہے، بد نگاہی سے کیسے بچ پائیں گے؟ وہاں بے پردہ عورتیں اور نہ جانے کیا کیا ہوتا ہے؟ اب یہاں آئے ہیں تو یہیں پڑے رہیں کہ پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا۔

احترامِ مسجد کے متعلق 12 مدنی پُھول

سوال: مسجد کے ادب و احترام کے متعلق کچھ مدنی پُھول عطا فرمادیجیے۔

جواب: مسجد کے احترام کا جب لحاظ رکھیں گے تو ثواب ملے گا لحاظ نہیں رکھیں گے تو بعض صورتوں میں گناہوں کی صورتیں ہوں گی لہذا احترامِ مسجد کے متعلق 12 مدنی پُھول پیش خدمت ہیں: (۱) فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: مسجد میں ہنسنا قبر میں اندھیرا لاتا ہے۔ (۱) ہاں! ضرورتاً مسکرانے میں حرج نہیں۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نقل فرماتے ہیں: جو مسجد میں دُنیا کی بات کرے، اللہ پاک اُس کے 40 برس کے نیک اعمال اکارت (یعنی برباد) فرمادے۔ (۲) (۲) مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں گھر میں بھی پڑھی جانے والی نماز مکروہ ہے۔ (۳) اور ایسی حالت میں نیز کپڑوں یا بدن سے پسینا یا کسی بھی طرح کی

۱..... فردوس الاحبار، باب الضاد، ۴۱/۲، حدیث: ۷۰۶-۳۔

۲..... غمز العیون البصائر مع الاشیاء والنظائر، الفن الثالث، القول فی احکام المسجد، ۱۹۰/۳۔ فتاویٰ رضویہ، ۱۶/۳۱۱۔

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۸۲ ماخوذاً۔

بدبو آنے کی حالت میں مسجد میں جانا حرام ہے۔^(۱) منہ برابر صاف کرنا ضروری ہے۔ لوگ توجہ نہیں کرتے مگر منہ میں بدبو آرہی ہوتی ہے حالانکہ منہ میں بدبو آرہی ہو اور کسی نے اعتکاف شروع کر دیا (تو اسے منہ کی بدبو دور کرنے کا حکم ہے۔ اگر بدبو دور نہ ہو تو) اسے اعتکاف توڑ کر جانا ہو گا، مسجد میں وہ ٹھہر نہیں سکتا۔ اس لیے کہ منہ میں بدبو والے سے فرشتوں اور لوگوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ مجھے ملاقات میں اس کا تجربہ ہوتا رہتا ہے کہ بعضوں کے منہ سے ایسی تیز بدبو آرہی ہوتی ہے کہ سانس روکنا پڑتا ہے۔ (۳) مسجد میں ریح (یعنی گیس) خارج کرنا منع ہے۔^(۲) (۴) ایسا بچہ جس سے نجاست (یعنی پیشاب وغیرہ کر دینے) کا خطرہ ہو اس کو مسجد کے اندر لے جانا حرام ہے۔ اگر نجاست کا خطرہ نہ ہو تو مکروہ۔^(۳) بچے کو دم کروانے کیلئے چاہے ”پنپیر“ لگا ہو تب بھی مسجد میں لے جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ مسجد میں ایسے بچوں کو پنپیر باندھ کر بھی لانا گناہ ہے جن کے بارے میں غالب گمان ہو کہ پیشاب وغیرہ کر دیں گے یا شور مچائیں گے۔ (۵) فرش مسجد پر گرے پڑے بالوں کے ٹکچے اور تنکے وغیرہ اٹھا کر ڈالنے کے لیے ہو سکے تو اپنی جیب میں شاپر رکھ لیجیے۔ فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جو مسجد سے تکلیف دینے والی چیز نکالے گا اللہ پاک اُس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔^(۴) (۶) پسینے اور منہ کی رال وغیرہ سے مسجد کے فرش یا دُری یا کارپیٹ کو بچانے کے لیے اپنی ذاتی چادر وغیرہ پر ہی سوئیں، نیز استنجاخانے کے لیے اصل مالک کی اجازت کے بغیر کسی کی چپل مت پہنئے اور اس کے سوال سے بھی بچیے۔ (۷) مسجد میں اگر خُس یعنی معمولی سا تنکا یا ذرہ بھی پھینکا جائے تو اس سے مسجد کو اس قدر تکلیف پہنچتی ہے جیسے انسان کو اپنی آنکھ میں معمولی ذرہ پڑ جانے سے ہوتی ہے۔^(۵) (۸) اعضاءِ وُضُو سے وُضُو کے پانی کے قطرے فرش مسجد پر گرنا ناجائز اور گناہ ہے۔^(۶) (۹) مسجد کی دریوں کے دھاگے اور چٹائیوں کے

۱..... اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: جس کے بدن میں بدبو ہو کہ اس سے نمازیوں کو ایذا ہو مثلاً مَعَآذَ اللہِ گند ادہن یا گندِ اغُض یا جس نے خارش وغیرہ کے باعث گندھک ملی ہو اسے بھی مسجد میں نہ آنے دیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۸/۷۲)

۲..... رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی احکام المسجد... الخ، ۲/۵۱۷۔

۳..... رد المحتار، کتاب الصلاة، مطلب فی احکام المسجد... الخ، ۲/۵۱۸۔

۴..... ابن ماجہ، کتاب المساجد والجماعات، باب تطہیر المساجد وتطہیہا، ۴۹۱/۱، حدیث: ۷۵۷۔

۵..... جذب القلوب، ص ۲۲۲۔

۶..... بہار شریعت، ۱۰۲۲/۱، حصہ: ۵، بخوداؤ۔

تنگے نوچنے سے پرہیز کیجیے۔ خصوصاً کسی کے گھریا کہیں محفل وغیرہ میں جائیں تو بھی ہر جگہ اس بات کا خیال رکھیے۔ (۱۰) مسجد میں دوڑنا یا زور سے قدم رکھنا، جس سے آواز پیدا ہو منع ہے۔^(۱) (۱۱) مسجد کے فرش پر کوئی چیز زور سے نہ پھینکی جائے اور چادر یا رومال سے فرش اس طرح نہ جھاڑیں کہ آواز پیدا ہو۔ (۱۲) اتنی بلند آواز سے تلاوت، نعت اور اعلان وغیرہ کی ترکیب کرنا کہ جس سے کسی نمازی کو پریشانی ہو یا سوتے کو ایذا پہنچے گناہ ہے۔^(۲)

مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟

سوال: کیا مسجد میں نعرے لگانے کی اجازت ہے؟^(۳)

جواب: مسجد میں نعرے لگانے اور مائیک استعمال کرنے میں سخت احتیاط کی حاجت ہے۔ مسجد میں نعرہ لگانا جائز ہے مگر بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابھی فرض نماز ہوئی یا سنتیں وغیرہ پڑھ کر فاتحہ ہو رہی ہوتی ہے لوگ نعرے لگانا شروع کر دیتے ہیں یا مائیک پر تلاوت اور نعت شروع ہو جاتی ہے حالانکہ ابھی کئی لوگ سنتیں پڑھ رہے ہوتے ہیں اس میں احتیاط کرنی چاہیے۔ عام مساجد میں اس طرح ہوتا رہتا ہے لیکن عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ میں پوری کوشش ہوتی ہے کہ ایسا نہ ہو، پھر بھی ممکن ہے کہ کبھی بھول جانے یا توجہ نہ ہونے کے سبب ایسا ہو جاتا ہو گا بہر حال احتیاط ہی کرنی چاہیے۔ بعضوں کا ذہن ہوتا ہے کہ سب چلتا ہے لیکن یہ تو عمرنے کے بعد پتا چلے گا کہ کیا کیا چلتا ہے؟ اللہ پاک ہمیں اپنی چلانے کے بجائے بس وہی چلانے کی توفیق عطا فرمائے جس کو شریعت میں چلانا جائز ہے۔ اَمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہوگی؟

سوال: جنت کی سب سے بڑی نعمت کیا ہوگی؟

جواب: جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کا دیدار ہے۔^(۴) اِنْ شَاءَ اللہ جنت میں جائیں گے اور دیدار کریں

① ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۱۸۔

② فتاویٰ رضویہ، ۳۸۳/۲۳، ماخوذاً۔

③ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

④ مسلم، کتاب الایمان، باب اثبات رؤیة المؤمنین... الخ، ص ۹۵، حدیث: ۴۴۹۔

گے۔ اللہ کریم ہم سب کو نصیب کرے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟

سوال: جنتی آپس میں کس طرح ملیں گے؟

جواب: جنتی بے شک ایک دوسرے سے ملیں گے۔ ان کے پاس سواریاں ہوں گی، جب کسی سے ملنا چاہیں گے تو وہ سواری اڑا کر لے جائے گی۔ ^(۱) اللہ پاک کی رحمت سے نہ سواری میں خوف ہو گا کہ گر پڑے گی، چوٹ آئے گی، نہ ہل کر ڈرائے گی کیونکہ جنت میں نہ کوئی خوف ہے نہ ڈر، نہ کوئی تکلیف ہے نہ بیماری، نہ کھانسی ہے نہ نزلہ اور نہ ہی کوئی ایسی ٹھنڈ۔ وہاں تو رحمت ہی رحمت ہے آسانی ہی آسانی اور سہولت ہی سہولت ہے۔ جنت میں وہ وہ چیزیں اور نعمتیں ہیں جو ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ کاش! اس پیاری پیاری جنت کو پانے کے لیے ہم سب نیکیاں کرنے والے، گناہوں سے بچنے والے اور نمازوں کے پکے پابند ہو جائیں۔ کڑکڑاتی سردی میں بھی لاکھ شیطان سستی دلائے لیکن ہم شیطان کو دھکا مار کر نمازیں پڑھنے والے بن جائیں۔

کیا جنت میں علم میں اضافہ ہو گا؟

سوال: کیا جنت میں علم میں بھی اضافہ ہو گا؟

جواب: جی ہاں! علم بے شک اللہ پاک کی نعمت ہے لہذا جنت میں بھی علم میں اضافہ ہو گا۔

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

سوال: اس شعر کا خلاصہ بیان فرمادیجیے۔

دور و نزدیک کے سننے والے وہ کان

کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام (حدائقِ بخشش)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک کان ایسے انمول ہیں کہ اللہ پاک کی رحمت سے جہاں نزدیک کا سن

① کتاب العظمت، ذکر الجنات وصفہا ص ۲۱۸-۲۱۹، حدیث: ۶۱۲ مأخوذاً۔

لیتے ہیں وہاں دُور سے بھی سُن لیتے ہیں۔ ”لعل“ ایک بہت ہی قیمتی ہیرے کو کہتے ہیں۔ اس مصرعے میں ”کان“ سے غالباً وہ ”کان“ مراد ہے جو زمین کھود کر حاصل کی جاتی ہے جس میں سے خزانہ اور ہیرے جو اہر حاصل ہوتے ہیں، اب مطلب یہ ہوا کہ اس ”کان“ سے عظمت و کرامت والے لعل یعنی موتی حاصل ہوتے ہیں۔ بہر حال اللہ پاک نے میرے محبوب آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ مُعْجِزۃ عطا فرمایا کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دور و نزدیک سے سُن لیا کرتے تھے اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا دور و نزدیک سے سُننا ثابت بھی ہے۔ فی زمانہ ہم بھی سائنسی آلات کے ذریعے دُور نزدیک کی باتیں سُن لیا کرتے ہیں اگر اس وقت (مَدَنی مذاکرے میں) میرے پاس مائیک نہ ہوتا تو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ میں بیٹھے اسلامی بھائی بھی مجھے سُن نہ پاتے، مگر مائیک کے ذریعے میری آواز دور دور تک پہنچ رہی ہے نیز اس وقت مَدَنی چینل پر ہزاروں کلو میٹر دور مختلف شہروں بلکہ مختلف ممالک میں بھی سائنسی آلات کے ذریعے لوگ مجھے سُن رہے ہیں۔

روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے پاور فل ہے

آج کل فون پر بھی دور دراز کی آواز فوراً سُنی جاسکتی ہے گفتگو بھی بڑی آسانی سے ہو جاتی ہے، یہ سائنسی کنکشن اتنا پاور فل ہو گیا ہے کہ دُنیا سٹ گئی ہم جہاں چاہیں آسانی رابطہ کر سکتے ہیں۔ یقیناً روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے کروڑوں دَر جے پاور فل ہے۔ اس سائنسی کنکشن میں بعض اوقات Error آجاتے ہیں یا یہ نو کنکشن یا ویک سگنل کا اشارہ دے دیتا ہے مگر روحانی کنکشن میں یہ سب چیزیں نہیں ہوتیں اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دور کی آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے تو اس میں وہ کون سی بات ہے جو سمجھ نہیں آتی؟

تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی

قرآنِ کریم میں حضرت سَیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کا واقعہ بیان کیا گیا ہے: آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے چیونٹی کی آواز کو سُن لیا کہ وہ دیگر چیونٹیوں سے کہہ رہی تھی کہ اپنے اپنے بلوں میں چلی جاؤ کہ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کا لشکر آرہا ہے کہیں وہ بے خبری میں تمہیں کچل نہ دے۔ حضرت سَیِّدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام

چیونٹی کی یہ بات سُن کر مسکرائے۔^(۱) یہ قرآنِ کریم کی آیت میں بیان ہوا اس کی تفسیر میں ہے کہ وہ چیونٹی اس وقت تین میل دور یہ باتیں کر رہی تھی۔^(۲) ذرا غور کیجیے! اگر چیونٹی ہمارے کان پر بھی چڑھ جائے تو ہم اس کی وہ پست و باریک آواز نہیں سُن سکتے لیکن حضرت سیدنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے اس آواز کو تین میل دور سے سُن لیا تو جب سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اتنی دور سے یہ آواز سُن سکتے ہیں تو میرے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم گناہ گاروں کی آواز دور سے کیوں نہیں سُن سکتے؟

واللہ وہ سُن لیں گے فریاد کو پہنچیں گے

اتنا بھی تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے (حدائقِ بخشش)

آسمان کے چرچرانے کی آواز کا سننا

(امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: آسمان کے فرشتوں کے بارے میں فرمایا کہ آسمان پر کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں فرشتہ نہ ہو جب آسمان چرچراتا ہے اور اس کا حق ہے کہ وہ چرچرائے، اس کے چرچرانے کی آواز بھی نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سماعت فرمائی ہے۔^(۳))

ہر چیز اللہ پاک کا ذکر کرتی ہے

(امیرِ اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: چرچرانے کی مثال یہ ہے جیسے بعض اوقات دروازہ کھولتے بند کرتے ہیں تو آواز آتی ہے اس کے ساتھ لگے ہوئے لوہے کے بک جس کو ہم لوگ مجاگرہ کہتے تھے وہ چوں چوں آواز کرتے ہیں اس کو چرچراتا بولتے ہیں ان میں تیل ڈالو تو یہ آواز ختم ہو جاتی ہے۔ دروازہ یا چھت چرچراتے ہیں تو یہ اللہ پاک کی حمد و تسبیح کرتے ہیں اور ان کی تسبیح سُبْحَنَ اللہ و بَحْدُ ہے۔ ہر چیز اللہ پاک کا ذکر کرتی ہے۔^(۴) بس ہم لوگ ہیں کہ ادھر ادھر

① پ ۱۹، النمل: ۱۸۔

② تفسیر خازن، پ ۱۹، النمل، تحت الآیۃ: ۱۸، ۴/۳۰۵۔

③ ابنِ ماجہ، کتاب الزہد، باب الحزن والبقاء، ۴/۲۶۲ ماخوذاً۔

④ تفسیر بغوی، پ ۱۵، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ: ۴۴، ۳/۹۶۔

کی باتیں کرتے، گالیاں بکتے، غیبتیں کرتے اور نہ جانے کیا کیا کرتے ہیں۔ کاش! ہم بھی اللہ کو یاد کرنے والے اور اس کا ذکر کرنے والے بن جائیں۔

رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟

سوال: رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا جائز ہے۔

W.C کا رخ کس طرف رکھا جائے؟

سوال: بیٹُ الْخَلَا کی سیٹ کا رخ کس طرف رکھا جائے؟

جواب: بیٹُ الْخَلَا کی سیٹ کا رخ نہ قبلہ رو ہو اور نہ قبلہ کی طرف پیٹھ ہو بلکہ اس کا رخ قبلہ سے 45 ڈگری باہر ہونا چاہیے۔ اس کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جس طرح نماز میں اَلتَّحِيَّات کے لیے بیٹھتے ہیں اس وقت قبلہ کی طرف منہ ہوتا ہے اس طرف بیٹُ الْخَلَا کی سیٹ نہ ہو اور جس طرف اَلتَّحِيَّات کی حالت میں پیٹھ ہوتی ہے اس طرف بھی بیٹُ الْخَلَا کی سیٹ کا رخ نہ ہو بلکہ نماز میں جس طرف سلام پھیرتے ہیں کہ اپنا کندھا نظر آجائے اس کی سیدھ میں بیٹُ الْخَلَا کی سیٹ کا رخ ہو یا پیٹھ۔ اگر 45 ڈگری سے معمولی ہٹا ہوا رکھیں گے تو خدشہ ہے کہ بیٹھنے والا تھوڑا بھی آڑا ترچھا ہو تو خطرہ ہے کہ اِسْتِقْبَالَ قِبْلہ یا اِسْتِقْبَالَ قِبْلہ ہو جائے، اِسْتِقْبَالَ قِبْلہ کا مطلب ہے قبلہ کی طرف منہ کرنا اور اِسْتِقْبَالَ قِبْلہ کا مطلب ہے قبلہ کی طرف پیٹھ کرنا۔

کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟

سوال: کیا کھانا کھاتے وقت سلام کر سکتے ہیں؟

جواب: کھانا کھاتے وقت سلام کرنا منع نہیں ہے مگر اس حوالے سے کوئی جُزئیہ پڑھا نہیں۔ ویسے کھانا کھاتے وقت ”یا واجد“ بھی پڑھتے ہیں اور ”ہر نوالے پر ذِکْرُ اللہ کرنے کی ترغیب احادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔“ (1) لیکن اس پر سلام

کرنے کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ جب کوئی سلام کرے اور یہ کھانا کھا رہا ہو تو جب تک کھا رہا ہے تو بھلے جواب نہ دے منہ خالی ہو تو جواب دیدے یہ جواب دینا واجب نہیں۔ نیز کسی کو کھانا کھاتے وقت سلام کرنا خلافِ ادب ہے۔

بھکاری کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں

بہارِ شریعت جلد 3 صفحہ 461 پر مسئلہ نمبر 11 ہے: مسائل یعنی بھکاری نے دروازہ پر آکر سلام کیا اس کا جواب دینا واجب نہیں۔⁽¹⁾ یہاں ہر طرح کا سائل آجائے گا جیسے مفتی صاحب کے پاس کوئی مسئلہ پوچھنے آیا اور اس نے سلام کیا تو مفتی صاحب پر سلام کا جواب دینا واجب نہیں، لیکن اُمید ہے مفتی صاحب جواب دیتے ہوں گے اور دینا بھی چاہیے ورنہ وہ غلط فہمی کا شکار ہو گا۔ صرف سر ہلا دیا سلام کا جواب نہیں دیا تو وہ اپنی جہالت پر رونے کے بجائے بدگمان ہو گا کہ سلام کا جواب نہیں دیا۔ ہاں! اگر کوئی مفتی صاحب کے پاس بھی ملاقات کے لیے آیا ہو اور وہ سلام کرے تو ان کے لیے سلام کا جواب دینا واجب ہو گا۔ نیز کچھری میں قاضی جب اجلاس کر رہا ہو، اس کو سلام کیا گیا قاضی پر جواب دینا واجب نہیں۔⁽²⁾ لوگ کھانا کھا رہے ہوں اس وقت کوئی آیا تو سلام نہ کرے، یہ اس وقت ہے کہ کھانے والے کے منہ میں لقمہ ہے اور وہ چبا رہا ہے کہ اس وقت وہ جواب دینے سے عاجز ہے اور ابھی کھانے کے لیے بیٹھا ہی ہے یا کھا چکا ہے تو سلام کر سکتا ہے کہ اب وہ عاجز یعنی مجبور نہیں۔⁽³⁾ یوں ہی اگر یہ بھوکا ہے اور جانتا ہے کہ وہ لوگ اسے کھانے میں شریک کر لیں گے تو سلام کر لے۔⁽⁴⁾

سفید مُرغ کے فوائد

سوال: کہا جاتا ہے کہ سفید مُرغ گھر میں رکھنا چاہیے اس سے بلائیں ٹلتی ہیں، لیکن اگر وہ مُرغ کاٹا ہو تو کیا کریں؟
جواب: ضروری نہیں کہ بلائیں صرف سفید مُرغ سے ہی ٹلیں، اگر وہ کاٹا ہے تو چھری اسے کاٹ دے گی۔ البتہ

① بزاز یہ ہامش علی فتاویٰ ہندیہ، کتاب الکراہیہ، نوع فی السلام، ۳۵۴/۶۔

② رد المحتار، کتاب الخطر والإباحة، فصل فی البیع، ۶۸۹/۹۔

③ رد المحتار، کتاب الخطر والإباحة، فصل فی البیع، ۶۸۵/۹ ماخوذاً۔

④ رد المحتار، کتاب الخطر والإباحة، فصل فی البیع، ۶۸۶/۹۔

حدیث پاک میں سفید مَرُغ گھر میں رکھنے کی ترغیب اس طرح ہے کہ جن اور بلائیں وغیرہ اس سے بھاگتے ہیں۔^(۱) ایسے مضامین احادیث مبارکہ میں موجود ہیں۔ فیضانِ سنت جلد اول کے باب ”آدابِ طعام“ میں سفید مَرُغ کے بارے میں روایات ذکر کی گئی ہیں۔

کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟

سوال: کہتے ہیں بدن مرتا ہے رُوح نہیں مرتی، یہ بھی سنا ہے کہ احادیث مبارکہ سے ثابت ہے عذابِ قبر رُوح اور بدن دونوں کو ہو گا۔ ان دونوں باتوں کی وضاحت فرمادیجیے۔

جواب: اس میں کوئی شک نہیں کہ عذاب اور ثواب رُوح اور بدن دونوں کے لیے ہے، اور بدن مرتا ہے رُوح نہیں مرتی کیونکہ رُوح کو فنا نہیں یہ باقی رہے گی۔ جسم سڑے گا، گلے گا، مگر جسم کا ایک باریک ذرہ جسے ”عُجْبُ الذَّنْب“ کہتے ہیں یہ نظر نہیں آتا اسے فنا نہیں اسے نہ آگ جلا سکتی ہے نہ زمین گلا سکتی ہے یہ باقی رہتا ہے اسی پر قیامت کے دن بدن کی ترکیب ہو گی۔ یہ سمجھو کہ بدن کی اصل اور بنیاد یہی ”عُجْبُ الذَّنْب“ ہے۔ عذاب و ثواب جسم اور رُوح دونوں پر ہے اور بدن کے ساتھ رُوح کا تعلق ہوتا ہے ورنہ بدن کو عذاب کا کس طرح پتا چلے گا۔^(۲) (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اصل اور اک یعنی محسوس رُوح ہی کرتی ہے۔

اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟

سوال: اچار کھا کر وضو کرتے ہیں اس کے باوجود اس کی خوشبو منہ میں رہ جاتی ہے کیا اس حالت میں مسجد میں جاسکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں خوشبو ہونا تو منع نہیں ہے بلکہ اچھا کام ہے، اگر واقعی اچار میں خوشبو ہے تو یہ کھا کر مسجد آنے میں حرج نہیں۔ مگر اچار میں کچا لہسن یا کچی پیاز کھائی ہے تو یہ خوشبو نہیں بدبو ہے اس حالت میں مسجد میں نہیں آسکتے۔^(۳) اب اچار کھا کر مسجد آنے والا خود فیصلہ کر لے کہ اچار خوشبودار ہے یا بدبودار۔

① معجم اوسط، باب الف، من اسمہ محمد، ۲۰/۱، حدیث: ۶۷۷۔

② فتاویٰ رضویہ، ۶۵۸/۹، ماخوذ۔

③ بہار شریعت، ۶۳۸/۱، حصہ: ۱۔

مُعْجِزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے

سوال: ہم نے سنا ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ڈوبے ہوئے سورج کو پلٹا دیا تھا پھر اُمَیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ حضرت سَیِّدُنا عَلِیُّ الْکَرِیْمُ رَضِیَ اللہُ وَجْہُہُ الْکَرِیْم نے نماز بھی ادا فرمائی تھی۔ یہ بتائیے کہ کیا قیامت سے پہلے بھی سورج پلٹ سکتا ہے؟

جواب: قیامت کی نشانیوں میں سورج کا مغرب سے نکلنا الگ ہے، سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سورج کو واپس لوٹانا الگ ہے کہ یہ مُعْجِزَہ ہے اور وہ قیامت کی نشانی۔ قیامت کی نشانیوں اور مُعْجِزَات میں واضح فرق ہے۔ سورج جب مغرب سے نکلے گا تو اس وقت توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا جو مسلمان ہے وہ مسلمان ہی رہے گا جو کافر رہے وہ کافر ہی رہے گا۔^(۱)

جانوروں کے ساتھ بھلائی کیجیے

سوال: ہمارے گھر میں دو بلیاں رہتی تھیں جو آپس میں بہنیں تھیں ہم نے ان کو مارنے کے بجائے جُدا کر کے علیحدہ علیحدہ گاؤں میں چھوڑ دیا۔ کیا ہمارا ایسا کرنا گناہ ہے؟

جواب: بلیاں آپس میں مانوس ہوتی ہیں نیز جو جانور مثلاً بکرے وغیرہ ہم خریدتے ہیں وہ کسی نہ کسی سے مانوس ہوتے ہیں ان کو بھی جدائی محسوس ہوتی ہے۔ اسی طرح چیونٹی کپڑوں پر آجاتی ہے اگر یاد ہو کہ کہاں سے چڑھی ہے اسے وہیں چھوڑ آئیں گے تو یہ اس چیونٹی پر احسان ہو گا اور ثواب کی نیت سے چھوڑ آئیں گے تو ثواب بھی پائیں گے۔ اس طرح بلیوں کو کہیں چھوڑنا ہو تو انہیں ایک ساتھ ہی کسی مقام پر چھوڑ دیا جائے جُدا نہ کیا جائے۔ اب چونکہ ان بلیوں کو الگ الگ مقام پر چھوڑا جا چکا ہے اگر ممکن ہو تو ان کو ملا دیں کہ یہ بھلائی کا کام ہے۔ اگر نہیں بھی ملاتے تو کوئی گناہ نہیں نہ اس کی وجہ سے توبہ لازم۔ عام طور پر ان جانوروں کے حافظے بہت کمزور ہوتے ہیں مگر پھر بھی کچھ نہ کچھ حافظہ ضرور ہوتا ہے جیسے بکری گائے وغیرہ کے بچے اپنی ماں کو پہچانتے ہیں یعنی ان میں اپنی ماں اور بچے کا احساس ہوتا ہے۔ گائے کا بچہ کسی وجہ سے جُدا کر لیا جائے تو اس کا گوا لا جب اس کا دودھ نکالتا ہے تو اپنی بغل میں چمڑا رکھ لیتا ہے تاکہ گائے کو تسلی رہے کہ میرا بچہ دودھ پی رہا ہے۔ جانوروں کو دھوکا دینے کے بھی طرح طرح کے طریقے ہیں مگر یہ وہ دھوکا نہیں جس پر گناہ ملتا ہے۔

۱..... مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب استحب الاستغفار والاستکفار منه، ص ۱۱۲، حدیث: ۶۸۶۱ مأخوذاً

جانوروں کے کمزور حافظے

بہر حال جانوروں کا حافظہ نہایت کمزور ہونے کے باوجود ان میں احساس ہوتا ہے مگر یہ بہت جلد اس کو بھول بھی جاتے ہیں جیسے مرغی کو ذبح کیا تو اس کے ساتھ والی مرغی کو اس کا احساس ہو گا وہ اکیلی رہ جائے گی مگر اس کو گناہ نہیں کہیں گے کہ ضرورت تھی تو ذبح کر دیا اگر وہ بیمار ہو کر مر جاتی تو اسے صبر آ جاتا۔ ہر جانور میں کچھ نہ کچھ احساس ضرور ہوتا ہے۔ ہاں! سانپن کے بارے میں سنا ہے کہ یہ بہت زیادہ تعداد میں انڈے دیتی ہے جن سے کثیر مقدار میں بچے نکلتے ہیں پھر وہ سانپن اپنے ان بچوں کو نگلنا شروع کر دیتی ہے کوئی بچہ اس سے بچ کر نکل جائے تو وہ سانپ بن جاتا ہے۔ اگر سانپن اپنے بچے نہ کھائے اور اس کے اتنے ہی بچے رہیں جتنے انڈوں سے نکلتے ہیں تو ہمارا جینا مشکل ہو جائے، چاروں طرف سانپ ہی سانپ نظر آنے لگیں۔

پروانہ عشق میں نہیں مارتا

یوں ہی پروانے کا حافظہ بھی بہت کمزور ہوتا ہے لوگ سمجھتے ہیں یہ عاشق ہے جو اپنی جان قربان کر دیتا ہے جبکہ حقیقت میں ایسا کچھ نہیں۔ چنانچہ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے لکھا ہے: پروانوں کا حافظہ بہت کمزور ہوتا ہے جہاں ٹکرا کر زخمی ہوتے ہیں پھر وہاں پہنچ جاتے ہیں۔^(۱) بے چارے ٹکرا ٹکرا کر مر جاتے ہیں اور لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ یہ ایسا عاشق ہے کہ اس نے اپنی جان قربان کر دی۔ درحقیقت یہ صرف ایک مثال دی جاتی ہے کہ ہم بھی پروانے کی طرح اللہ پاک اور اس کے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے محبت کریں۔ ورنہ پروانہ عشق میں مبتلا نہیں ہوتا وہ بے چارہ تو اپنی بھول کی وجہ سے مارا جاتا ہے۔

غوثِ پاک کے والد کے ”جنگی دوست“ لقب کی وجہ

سوال: غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہُ عَلَیْہِ کے والد صاحب کو جنگی دوست کیوں کہا جاتا ہے؟ (رکن ثوری کا سوال)

جواب: غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہُ عَلَیْہِ کے والد صاحب اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ وَ نَهْیٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کی دعوت دینے اور بُرائی

سے منع کرنے میں آگے آگے تھے، گناہ دیکھ کر ان کو برداشت نہیں ہوتی تھی۔ مکتبۃ الہدیٰ کی کتاب ”غوث پاک کے حالات“ صفحہ 16 پر ہے کہ حضرت سیدنا ابو صالح سید موسیٰ جنگی دوست رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا لقب ”جنگی دوست“ اس لیے ہوا کہ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ خاص اللہ پاک کی رضا کے لیے اپنے نفس کو مارتے اور عبادت میں کافی کوشش کرنے والے اور ریاضت کرنے والے تھے، نیکی کے کاموں کا حکم کرنے اور بُرائی سے روکنے کے لیے مشہور تھے، اس معاملے میں اپنی جان تک کی بھی پروا نہ کرتے تھے۔

ایک دن آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ جامع مسجد کو جا رہے تھے کہ خلیفہ وقت کے چند ملازم شراب کے منگے نہایت ہی احتیاط سے سروں پر اٹھائے جا رہے تھے، آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے جب ان کی طرف دیکھا تو جلال میں آگئے اور ان منکوں کو توڑ دیا۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے رُعب اور بزرگی کے سامنے کسی ملازم کو دم مارنے کی جرأت نہ ہوئی، یعنی وہ کچھ بولے بغیر چپ چاپ چلے گئے تو انہوں نے خلیفہ وقت (یعنی اس وقت کے بادشاہ) کے سامنے اس واقعہ کا اظہار کیا اور آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے خلاف خلیفہ کو ابھارا، تو خلیفہ نے کہا کہ سید موسیٰ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ) کو فوراً میرے دربار میں پیش کرو۔ چنانچہ حضرت سید موسیٰ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ دربار میں تشریف لے آئے۔ خلیفہ اس وقت غیظ و غضب سے (یعنی غصے میں بھرا ہوا) کرسی پر بیٹھا ہوا تھا، خلیفہ نے لٹکار کر کہا: آپ کون تھے جنہوں نے میرے ملازمین کی محنت کو رائیگاں (یعنی برباد) کر دیا؟ حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے فرمایا: میں مُحْتَسِب (یعنی خلاف شرع باتوں کی ممانعت کرنے والا) ہوں اور میں نے اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے۔ خلیفہ نے کہا: آپ کس کے حکم سے مُحْتَسِب مقرر کیے گئے ہیں؟ حضرت سید موسیٰ جنگی دوست رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ نے رُعب دار لہجے میں جواب دیا: جس کے حکم سے تم حکومت کر رہے ہو۔ یعنی اللہ پاک نے مجھے مُحْتَسِب مقرر کیا ہے کہ میں تم لوگوں کا احتساب کروں اور تمہیں بُرائیوں سے روکو۔

آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے اس ارشاد پر خلیفہ پر ایسی رقت طاری ہوئی کہ گھٹنوں پر سر رکھ کر بیٹھ گیا اور تھوڑی دیر کے بعد سر اٹھا کر عاجزی کے ساتھ بولا: حضور والا! اَمْرٌ بِالنُّعُوفِ وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ یعنی نیکی کی دعوت دینے اور گناہ سے روکنے کے علاوہ منکوں کو توڑنے میں کیا حکمت ہے؟ فرمایا: تمہارے حال پر شفقت کرتے ہوئے نیز تم کو دنیا و آخرت کی رسوائی اور ذلت

سے بچانے کی خاطر۔ خلیفہ پر آپ کی اس حکمت بھری گفتگو کا بڑا اثر ہوا اور متاثر ہو کر عرض گزار ہوا: عالجہ! آپ میری طرف سے بھی مُختَسِب کے عہدے پر مامور ہیں یعنی میں نے بھی آپ کو مُختَسِب بنایا ہے۔ حضرت چونکہ غوث پاک کے والد تھے، مَتَوَكَّلَانِہ انداز میں فرمایا: جب میں اللہ پاک کی طرف سے مامور (یعنی مقرر کیا گیا) ہوں تو پھر مجھے خلق (یعنی مخلوق) کی طرف سے مامور ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ اسی دن سے آپ ”جنگی دوست“ کے لقب سے مشہور ہو گئے۔^(۱) اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرَت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فرشتوں اور جنات کا انکار کرنا کیسا؟

سوال: فرشتوں اور جنات کا انکار کرنا کیسا ہے؟

جواب: فرشتوں اور جنات کے دُجود کا انکار کرنا کفر ہے کیونکہ ان دونوں کا دُجود قرآن کریم سے ثابت ہے۔ فرشتوں کا جگہ جگہ تذکرہ ہے اور آیت دُرود مشہور ہے جو ہم پڑھتے اور سنتے رہتے ہیں اور لاکھوں لوگوں کو یہ آیت مُبارکہ یاد ہوگی اس میں بھی فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ چنانچہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتُہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ﴾ (پ ۲۲، الاحزاب: ۵۶) ترجمہ کنز الایمان: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُرود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے مقامات پر قرآن وحدیث میں فرشتوں کا تذکرہ موجود ہے۔ یوں ہی جنات کے دُجود کا بھی قرآن کریم میں کئی جگہ تذکرہ ہے یہاں تک کہ قرآن کریم میں ایک پوری سورت ”سُوْرَةُ الْجَنِّ“ کے نام سے ہے تو جنات کے دُجود کا انکار کیسے ہو سکتا ہے؟ لہذا جو فرشتوں اور جنات کے دُجود کا انکار کرے گا وہ کافر ہو جائے گا۔

فرشتے مختلف کاموں پر مامور ہوتے ہیں

سوال: فرشتوں کے ذمے کیا کیا کام ہیں؟^(۲)

جواب: زمین و آسمان فرشتوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ فرشتوں کے ذمے ایک کام تو عبادت ہے۔ آسمانوں میں

① سیرت غوث الثقلین، ص ۵۲۔

② یہ سوال شعبہ فیضانِ ہمدانی مذکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم نے عالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ ہمدانی مذکرہ)

فرشتوں کی صفیں بنی ہوئی ہیں کوئی قیام میں ہے تو کوئی رکوع میں اور کوئی سجدے کی حالت میں۔^(۱) لبض فرشتوں کے ذمے خصوصی کام ہیں جیسا کہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاس آتے اور وحی لاتے رہے،^(۲) حضرت میکائیل علیہ السلام کے ذمے روزی تقسیم کرنا وغیرہ، حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پکڑ کر حکم کے منتظر ہیں کہ کب حکم ہو اور میں صور پھونکوں پھر دوبارہ بھی صور پھونکا جائے گا لوگ اٹھیں گے اور حضرت عزرائیل علیہ السلام کے ذمہ لوگوں کی روحیں قبض کرنا ہے۔^(۳) سب کی رُوح بھی قبض کرتے ہیں یا ان کے ماتحت اور بھی ہیں اس بارے میں مختلف روایات ہیں۔^(۴) اس کے علاوہ کراماً کا تین فرشتے بھی ہیں جو ہمارے ساتھ ہوتے ہیں ان میں سے ایک نیکیاں لکھتا ہے اور دوسرا گناہ لکھتا ہے۔^(۵) ایک فرشتہ انسان کے منہ پر مقرر ہے تاکہ سانپ، بچھو اور کیڑا مکوڑہ منہ میں نہ چلا جائے۔^(۶) اسی طرح قبر میں سوالات کرنے پر بھی فرشتے مامور ہیں جنہیں مُنْکَر، نَکیر کہا جاتا ہے،^(۷) ماں کے پیٹ میں بچہ بنانے پر بھی فرشتے مامور ہیں۔^(۸) کیوں مختلف فرشتوں کی مختلف ڈیوٹیاں ہیں، بادلوں پر بھی فرشتہ مقرر ہے جسے رعد کہا جاتا ہے، قرآن کریم کی ایک سورت کا نام بھی رعد ہے۔ اس فرشتے کا قد چھوٹا ہے، کوڑے (یعنی ہنر) سے بادلوں کو چلاتا ہے، جب کوڑا (یعنی ہنر) بادلوں پر مارتا ہے تو آسمان پر بجلی چمکتی دکھائی دیتی ہے یہ اس فرشتے کے کوڑا (یعنی ہنر) مارنے کی وجہ سے بجلی چمکتی ہے۔^(۹) (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:)

- ۱..... تاریخ ابن عساکر، ابو عثمان امیہ بن عبد اللہ بن عمرو، ۲۹۶/۹، رقم: ۸۱۲۔
- ۲..... الحیائک فی اخبار الملائک، ریڈوس الملائکۃ الاربعۃ الذین... الخ، ص ۱۶، حدیث: ۲۸۔
- ۳..... تفسیر بغوی، پ ۳۰، النازعات، تحت الآیۃ: ۵، ۴/۱۱/۲۱۱ ماخوذاً۔
- ۴..... الحیائک فی اخبار الملائک، ماجاء فی ملک الموت علیہ السلام، ص ۴۲، حدیث: ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷۔
- ۵..... تفسیر طبری، پ ۲۶، ق، تحت الآیۃ: ۱۷، ۱۱/۱۱۶، حدیث: ۳۱۸۵۹۔
- ۶..... تفسیر طبری، پ ۱۳، الرعد، تحت الآیۃ: ۱۱، ۴/۳۵۰، حدیث: ۲۰۲۱۱ مفہوماً۔
- ۷..... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی عذاب القبر، ۳۳۷/۲، حدیث: ۱۰۷۳۔
- ۸..... مسلم، کتاب القدر، باب کیفیۃ خلق الادنی فی بطن امه، ص ۱۰۹۰، حدیث: ۶۷۲۵۔
- ۹..... فتاویٰ رضویہ، ۲۷/۹۳۔

کچھ فرشتوں کے ذمے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر دُرود پاک پڑھنے والوں کو تلاش کرنا ہے، وہ گھومتے رہتے ہیں جہاں نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر خیر ہوتا ہے اس مجلس میں آتے ہیں اور جو دُرود پاک پڑھا جاتا ہے اسے نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔^(۱)

اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے کا ثبوت

سوال: کیا اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے سے بندہ کافر ہو جاتا ہے؟

جواب: ماں سے مدد مانگو، باپ سے مدد مانگو اور اسکوڑ چوری ہو جائے تو پولیس والوں سے مدد مانگو تو کچھ بھی نہ ہو، اللہ پاک کے ولی غوث پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ سے مدد مانگو تو ایمان ہی چلا جائے یہ کیسی عجیب مَت ماری گئی ہے۔ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے میں کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے بلکہ ان سے مدد مانگنا قرآن کریم کی آیات مبارکہ سے ثابت ہے۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے کہنے پر قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے پر قرآن و حدیث سے دلائل دیتے ہوئے فرمایا کہ) نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لیے ارشاد فرمایا:

ترجمہ کنز الایمان: تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور

نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِیلُ وَصَالِیُ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَالْمَلَائِکَةُ بَعْدُ ذَٰلِکَ ظَہِیْرٌ ۝ (پ: ۲۸، التحریم: ۴)

اسی طرح فرمایا:

إِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا

الَّذِیْنَ یَقِیْمُونَ الصَّلَاةَ وَیُؤْتُونَ

الزَّکَاةَ وَهُمْ لَا یُکْفَرُونَ ۝ (پ: ۱، المائدہ: ۵۵)

ترجمہ کنز الایمان: تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا

رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں

اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں۔

قرآن کریم کی ان آیات مبارکہ میں یہ تذکرہ موجود ہے کہ اللہ پاک بھی مددگار ہے، اس کا رسول بھی مددگار ہے، فرشتے بھی مددگار ہیں اور نیک مومنین بھی مددگار ہیں۔

① مجمع الزوائد، کتاب علامات النبوة، باب ما یحصل لامتنہ... الخ، ۵۹۴/۸، حدیث: ۱۳۲۵۰ ماخوذاً۔

اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب

حدیث پاک میں خود نبی کریم ﷺ نے ترغیب دلائی ہے کہ اگر کسی موقع پر ضرورت ہو تو پھر اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگی جاسکتی ہے چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی ایسی جگہ پر ہو، جہاں اس کا کوئی مددگار نہیں ہے اور اسے مدد کی ضرورت ہے تو وہ یوں کہے: **يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيْنُونِي، يَا عِبَادَ اللَّهِ اَعِيْنُونِي**، یعنی اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو، اے اللہ کے بندو! میری مدد کرو۔^(۱) اس حدیث پاک کی شرح میں علما نے یہ لکھا ہے کہ غیب میں ایسے بندے موجود ہوتے ہیں جو لوگوں کی مدد کرتے ہیں۔^(۲)

سواری خود بخود کیسے رک گئی؟

حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک مقام پر میری سواری بھاگ گئی تو کوئی پکڑنے والا نہیں تھا تو میں نے دُور سے آواز لگائی: **يَا عِبَادَ اللَّهِ اَحْسِبُونِي** یعنی اے اللہ کے بندو! میرے لیے اس سواری کو روک دو۔“ تو وہ سواری خود بخود رک گئی۔ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: **هَذَا اَمْرٌ مُّجَرَّبٌ** یعنی یہ معاملہ تجربہ شدہ ہے۔^(۳) اس طرح کی بہت ساری روایات اور علما کے اقوال بھی موجود ہیں حتیٰ کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا پورا قصیدہ ہے کہ جس میں آپ نے نبی کریم ﷺ سے طرح طرح کی مدد طلب کی اور کہا کہ میرا تو آپ ﷺ کا پورا قصیدہ و اہم و سَلَم کے علاوہ کوئی غم خوار ہی نہیں ہے، جب بڑی بڑی مصیبتیں پیش آتی ہیں تو میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہی التجا کرتا ہوں۔^(۴) اللہ پاک کے علاوہ کسی اور سے مدد مانگی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ وہ اللہ پاک کی عطا سے ہی مدد کرتے ہیں تو اس میں شرک یا فخر کا دور دورہ اور تک کوئی شبابہ نہیں۔

۱..... مصنف ابن ابی شیبہ، کتاب الدعاء، باب ما یقول الرجل اذا نذرت... الخ، ۱۳۲/۷، حدیث: ۱۔

۲..... معجم کبیر، عن عتبہ بن غزوٰن، ۱۷/۱۷۱ حدیث: ۲۹۰ ماخوذاً۔

۳..... معجم کبیر، عن عتبہ بن غزوٰن، ۱۷/۱۷۱ حدیث: ۲۹۰۔

۴..... فتاویٰ رضویہ، ۳۰/۳۶۷ ماخوذاً۔

عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اولیا کیوں نہیں کر سکتے؟

سوال: سُورَةُ الْفَاتِحَةِ میں ہے: ﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ ترجمہ کنز الایمان: ”اور تجھی سے مدد چاہیں۔“ پھر دوسروں سے مدد کیوں مانگی جاتی ہے؟ (۱)

جواب: ﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ (پ ۱، الفاتحہ: ۴) ترجمہ کنز الایمان: اور تجھی سے مدد چاہیں۔ (۲) اس کا انکار نہیں، اللہ پاک سے مدد مانگنی چاہیے، ہم مانگتے بھی ہیں وہ اپنے آپ ہمیشہ ہمیشہ سے مددگار ہے، مگر اس آیت میں اس بات کا انکار تو نہیں کہ اللہ پاک کی عطا کردہ طاقت سے بھی کوئی اور مدد نہیں کر سکتا۔ آخر پولیس والا بھی تو تمہارے ساتھ تعاون کرتا ہے، تمہاری گمشدہ اسکوٹر لا کر تمہیں دے دیتا ہے تو یہ مدد کرنے کی طاقت اسے اللہ پاک نے ہی تو دی ہے، جب جان خطرے میں ہوتی ہے تو ڈاکٹر سے بھی تو ہم مدد مانگتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب جتنا خرچہ ہوتا ہے ہونے دو، آپریشن ہوتا ہے تو وہ بھی کر ڈالو مگر جان بچالو، جج سے بھی مدد مانگتے ہیں، کہیں سے گر کر چوٹ لگ جائے تو ماں کو مدد کے لیے پکارتے ہیں کہ ماں آ کر سنبھال لے، جب اتنے سارے لوگوں سے مدد مانگتے ہیں تو پھر اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم سے مدد کیوں نہیں مانگ سکتے؟ یہ غلط فہمیاں شیطان نے پیدا کی ہوئی ہیں لہذا اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

اولیائے کرام وصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں

سوال: اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم کے دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی کیا انہیں مدد کے لیے پکار سکتے ہیں؟ (۳)

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② صَدْرُ الْاَقْبَاعِ حضرت علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ عَزَّوَاللّٰہِ میں اس آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں:

﴿وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ﴾ میں یہ تعلیم فرمائی کہ استعانتِ خواہ بواسطہ ہویا بے واسطہ ہر طرح اللہ پاک کے ساتھ خاص ہے، حقیقی مُسْتَعَانِ وہی

ہے باقی آلات و عدا و احباب وغیرہ سب عونِ الہی کے مظہر ہیں، بندے کو چاہئے کہ اس پر نظر رکھے اور ہر چیز میں دستِ قدرت کو کارکن

دیکھے۔ اس سے یہ سمجھنا کہ اولیاء و انبیاء سے مدد چاہنا شرک ہے عقیدہ باطلہ ہے کیونکہ مقربانِ حق کی امداد امدادِ الہی ہے استعانتِ بالغیر

نہیں۔ (خزائن العرفان، پ ۱، فاتحہ، تحت الآیہ: ۴، ص ۳)

③ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: اَہْلُ اللہ (یعنی اللہ والے) جب دُنیا سے رخصت ہوتے ہیں تو وہ ان کے اجر اور انعام ملنے کا وقت ہوتا ہے۔ اب اس اجر اور انعام ملنے کے وقت انہیں بے کس اور بے بس بنا دیا جائے کہ یہ کچھ کر ہی نہ سکیں یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وصال کے بعد تو پہلے سے زیادہ ان میں مدد کرنے کی طاقت آ جاتی ہے۔ حُجَّةُ الْاِسْلَام حضرت سَیِّدُنا امام غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ جو پانچویں صدی کے مُجَدِّد اور بہت بڑے وَلِی اللہ تھے اور مسلمانوں کی بھاری تعداد ان سے واقف ہے یہ فرماتے ہیں: جس سے زندگی میں مدد مانگی جاسکتی ہے اس سے مرنے کے بعد بھی مدد مانگی جاسکتی ہے۔^(۱) حضرت سَیِّدُنا شیخ عَبْدُ الْحَقِّ مُحَرِّث دہلوی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے چار بزرگوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ قبر میں ہونے کے باوجود زندوں کی طرح تَصَرُّف کرتے ہیں یعنی اللہ پاک کے دیئے ہوئے اختیارات استعمال کرتے ہوئے مدد وغیرہ فرماتے ہیں ان میں سے ایک شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا بھی نام ہے۔^(۲) اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کو دُنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی مدد کے لیے پکارنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔

غوثِ پاک کا نام سُن کر کس کو کیا ہوتا ہے؟

اب بھی اگر کوئی کہے کہ یَا رَسُولَ اللہ، یا غوثِ پاک کیوں بولتے ہو؟ تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ قبرستان جا کر اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَہْلَ الْقُبُورِ کیوں کہتے ہو؟ قبر والوں میں نمازی، شرابی اور چور ڈاکو سب موجود ہوتے ہیں اس کے باوجود انہیں یَا اَہْلَ الْقُبُورِ کہہ کر پکارا جاتا ہے، قبرستان میلوں میلوں تک پھیلا ہوا ہوتا ہے، (اس موقع پر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ نے لاہور سے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آنے والے اسلامی بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ) آپ کا میانی قبرستان کتنے میل پر پھیلا ہوا ہے؟ ہو سکتا ہے کہ یہ پاکستان کا سب سے بڑا قبرستان ہو۔ اس کے

① احیاء العلوم، کتاب آداب السفر، الباب الاول فی الآداب من اول النہوض... الخ، ۲/۸۰۸ ماخوذاً۔

② لمعات التنقیح، کتاب الجنائز، باب زیارة القبور، ۲/۲۱۵، تحت الباب: ۸ ماخوذاً۔ حضرت سَیِّدُنا شیخ علی بن ہثی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے فرمایا: میں

نے چار مشائخ کو دیکھا جو اپنی قبروں میں بھی زندوں کی طرح تصرف فرماتے ہیں۔ ان میں سے ایک حضرت سَیِّدُنا شیخ عَبْدُ الْقَادِر جیلانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ، دوسرے حضرت شیخ معروف کَرَفِی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ، تیسرے حضرت سَیِّدُنا شیخ عقیل منجی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ اور چوتھے حضرت سَیِّدُنا شیخ حیا بن

قیس حرانی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ ہیں۔ (بہجۃ الاسرار، ذکر فصول من کلامہ مرصعاً بشیء من عجائب، ص ۱۲۲)

سرے پر کھڑے ہو کر کوئی اَلْسَلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُورِ کہے تو شیطان کبھی وسوسہ نہیں ڈالتا، جہاں یا غوثِ پاک کہا تو شیطان فوراً وسوسہ ڈال دیتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غوثِ پاک کے نام میں کوئی کرنت ہے، اس سے عشاق کے دل میں فرحت و سرور پیدا ہوتا ہے جبکہ کئی لوگوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے، اللہ کریم ایسوں کو بھی اس تکلیف سے شفا عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ

اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کے بارے میں سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ۔ جو اولیا کے بارے میں اس طرح کی (کہ انہیں مدد کے لیے نہیں پکارنا چاہیے، یہ کچھ نہیں کر سکتے وغیرہ وغیرہ) باتیں کرتے ہیں، انہیں سننے سے ہمارے کان بہرے ہیں، انہیں سننا ہی نہیں، سنیں گے تو علم کی کمی کی وجہ سے وسوسوں میں پڑیں گے۔ اللہ پاک ہم سب کا ایمان سلامت رکھے، ہمیں نیک اور ایک بنا دے اور جن کو وسوس آتے ہیں اللہ پاک اُن کے وسوس کو بھی دور فرما دے تاکہ وہ بھی ہمارے ساتھ مل کر مسجدیں بناؤ اور نمازی بڑھاؤ تحریک کا حصہ بن جائیں۔ اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کو پکارنے کے بارے میں وسوس کو قریب مت آنے دو۔ اولیائے کرام نے بھی اولیائے کرام کو پکارنے کی اجازت دی ہے، اس طرح کے سوالات کے جوابات سے کُٹب بھری پڑی ہیں، مکتبۃ المدینہ نے ”کراماتِ شیرِ خدا“ ایک رسالہ چھاپا ہے،^(۱) اس کے آخر میں کئی صفحات پر سوال جواب دماغ کے مسئلہ بیان کیا گیا ہے، اس کا مطالعہ کریں گے تو ان شاء اللہ شیطان قریب نہیں آئے گا اور سارے وسوس بھی ختم ہو جائیں گے۔

پیر کامل کی خصوصیات

سوال: پیر کامل میں کون کون سی خصوصیات ہونی چاہیے؟

جواب: پیر کامل وہ ہوتا ہے جو پیری مریدی کے قابل ہو۔ کامل ایک اضافی لفظ ہے جو جناب کی طرح تعظیماً بولا جاتا

① یہ 95 صفحات پر مشتمل رسالہ شیخ طریقت، امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ کا ہی تحریر کردہ ہے۔ مکتبۃ المدینہ سے اسے ہدیہ حاصل فرما کر مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذکرہ)

ہے۔ ورنہ جو پیر ہے وہ کامل ہی ہے اور جو ناقص ہے وہ پیر نہیں بن سکتا۔ کامل پیر کے لیے چار بنیادیں ضروری ہیں جیسی چھت کھڑی رہے گی، اگر ایک بنیاد بھی کمزور ہوئی تو چھت گر جائے گی یعنی وہ پیری مریدی نہیں کر سکے گا۔

(1) وہ سُنَّی صَحِیحُ الْعَقِیدَہ ہو، یہ نہیں کہ باقی سب کچھ کرتا ہو کسی صحابی سے مَعَاذِ اللہ چڑتا ہو، غوثِ پاک کا منکر ہو وغیرہ۔ صَحِیحُ الْعَقِیدَہ سُنَّی ہونا یہ اس کے لیے بنیادی شرط ہے ورنہ یہ خود بھی ڈوبے گا اور دوسروں کو بھی لے ڈوبے گا۔ کئی ڈوبنے والے لے لے کر ڈوب رہے ہیں، اللہ پاک ان کے شر اور ان کی پرچھائی سے ہم مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔

(2) اس کا سلسلہ بیعت سرکار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملتا ہو، جیسا کہ قادری سلسلہ میں سرکار صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خلافت مولا مشکل گشا کَرَّمَ اللہ وَجْہُہُ الْکَرِیْم کو، ان کی خلافت ان کے شہزادے امام حسین رَضِیَ اللہ عَنْہُ کو، ان کی خلافت امام زَیْنُ الْعَابِدِیْن رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِہ کو پھر یہ سلسلہ چلتے چلتے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِہ تک پہنچتا ہے اور ان سے پھر ہم قادری بنے۔ اگر بیچ میں کوئی ایسا آجائے جس کا سلسلہ متصل نہیں، اس نے خالی دعویٰ کر دیا تھا کہ میں قادری ہوں یوں وہ پیر صاحب بن گیا تو یہ سارا سلسلہ منقطع ہو جائے گا۔ ایسے ڈبہ پیر بھی ہوں گے جو اس طرح سلسلے چلاتے ہوں گے لیکن جب تک یقینی معلومات نہ ہو تو کسی کو ڈبہ پیر نہیں کہہ سکتے۔

(3) عالمِ دین ہو، ورنہ شیطان بھی عالم نہیں علامہ ہے لیکن وہ عالمِ دین نہیں ہے۔ بد مذہب عالمِ دین نہیں ہوتا۔ عالمِ دین صرف علمائے اہلسنت ہی ہیں۔ عالمِ دین کی Definition (یعنی تعریف) یہ نہیں کہ اس کے پاس درسِ نظامی کی سند ہو اور اس کو آتا کچھ نہ ہو، آدمی سند سے نہیں علم سے عالم بنتا ہے، اس کے پاس اتنا علم ہو کہ وہ عالم کی شرائط پر پورا اُترتا ہو، یعنی عقائد میں اس کو معلومات ہو۔⁽¹⁾ عقائد سے مراد یا غوث کہنا اور مدد مانگنا وغیرہ فقط یہ عقیدے مراد نہیں ہیں بلکہ ضروریاتِ دین والے بھی عقائد مراد ہیں، جن سے مَعَاذِ اللہ کُفر یا گمراہی میں نہ جا پڑے۔ اس کو اپنے بنیادی عقائد کی معلومات ہو، ضرورت کے مسائل جانتا ہو اور جب ضرورت پڑ جائے تو ضرورت کے مسائل کتابوں سے

①..... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِہ فرماتے ہیں: سند کوئی چیز نہیں بہتیرے سند یافتہ شخص بے بہرہ (یعنی علمِ دین سے خالی) ہوتے ہیں اور جنہوں نے سند نہ لے ان کی شاکردی کی لیاقت بھی اُن سند یافتوں میں نہیں ہوتی، علم ہونا چاہئے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۶۸۳)

نکلنے کی اس میں صلاحیت ہو۔

(4) وہ فاسق مُعلن نہ ہو یعنی عَنِ الْإِعْلَانِ فسق نہ کرتا ہو جیسے داڑھی منڈانے یا ایک مٹھی سے گھٹانے والا نہ ہو، عورتوں میں بیٹھنے اور ان سے ہاتھ چومنے والا نہ ہو کہ اس طرح کا پیر اللہ پاک تک نہیں بلکہ شیطان تک پہنچائے گا۔ بعض ایسے پیر بھی ہوتے ہیں جو منہ بھر کر گالیاں بک رہے ہوتے ہیں اور جھوٹ بول رہے ہوتے ہیں اللہ پاک ایسے پیروں سے ہمیں بچائے اور اچھوں سے ملائے۔ بہر حال اگر کوئی ایسا بھی ہو تو اس کے خلاف جھنڈا نہیں اٹھانا کہ فساد ہو گا، ہمیں کسی سے جھگڑا نہیں کرنا، میں نے نہ کسی کا نام لیا ہے اور نہ کسی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ میں نے نشاندہی کر دی ہے اب جو ایسا ہو گا وہ سمجھ جائے گا، اللہ پاک کرے کہ اسے توبہ کی توفیق مل جائے۔ اب اگر کوئی ہم سے بڑتے ہوئے یہ کہے کہ تم نے بے نمازیوں کی بُرائی کیوں کی، میں بے نمازی ہوں میں چھوڑوں گا نہیں۔ یاد رہے کہ بے نمازیوں کی بُرائی تو قرآن و حدیث میں ہے، ہم نے اپنی طرف سے توبہ بُرائی نہیں کی۔ بہر حال ایسوں کو بھی اللہ پاک ہدایت دے، ہمارا جھگڑا تو شیطان سے ہے اور شیطان کے خلاف ہماری جنگ جاری رہے گی۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن پھرتے ہیں

اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر

یعنی راہِ نمائے بھیس میں سینکڑوں لیرے ڈاکو ایمان چھینے والے پھر رہے ہیں۔ (اگر جینا چاہتے ہو تو ان ڈاکوؤں کو پہچان کر ان سے دور رہو۔)

دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں گے تو یَک دَرِ گِیَرِ مُحکَم گِیَرِ ہیں گے۔ تھوڑا دھڑکا ذائقہ لے لیا،

تھوڑا دھڑکا ٹیسٹ کر لیا تو دو کشتیوں کا سوار ڈوب جاتا ہے، کشتی ایک ہو گی تو ہی منزل ملے گی، یَک دَرِ گِیَرِ مُحکَم گِیَرِ یعنی

ایک دروازہ پکڑ اور مضبوطی سے پکڑ۔ دعوتِ اسلامی کو پکڑ لو ان شاء اللہ منزل مل جائے گی اور محشر میں ہم اس شان سے آقا

صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنت میں جا رہے ہوں گے کہ

خُلد میں ہو گا ہمارا داخلہ اس شان سے

یَا رَسُولَ اللہ کا نعرہ لگاتے جائیں گے (وسائلِ بخشش)

بیعت کے الفاظ پورے نہ دہرائے تو...؟

سوال: اگر بیعت کے دوران کوئی لفظ سمجھ نہ آنے کے سبب چھوٹ جائے تو کیا بیعت ہو جائے گی؟

جواب: بیعت کے لیے ایجاب و قبول شرط ہے، منہ سے بولنا شرط نہیں۔ گونگابے چارہ کہاں بولتا ہے؟ لیکن وہ بیعت ہو سکتا ہے۔ یوں ہی بالکل چھوٹا بچہ کہاں بولتا ہے؟ لیکن بچہ بھی ولی کی اجازت سے بیعت ہو سکتا ہے۔^(۱) مثلاً نابالغ کے باپ نے پیر صاحب سے کہہ دیا کہ اسے مرید کر لیں۔ اب پیر صاحب فرمادیں کہ میں نے قبول کر لیا تو یہ بیعت ہو گئی۔ ماں چونکہ اولیا میں نہیں آتی لہذا اس کی اجازت سے مرید نہیں ہو گا۔ بہر حال بیعت کے لیے وہ الفاظ کہنا شرائط میں سے نہیں لیکن کہنے میں کوئی حرج بھی نہیں بلکہ فائدہ ہی فائدہ ہے کہ یہ بزرگوں کا ایک طریقہ ہے۔ اس میں ایک عہد ہوتا ہے اور توبہ ہوتی ہے۔

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

سوال: اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے اس شعر کی وضاحت فرمادیجئے:

قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے

پیرا اللہ ترا چاہنے والا تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: اس شعر میں ایک حکایت کی طرف اشارہ ہے کہ غوثِ پاک کا ارشاد ہے: میرا رب کہتا ہے کہ اے عبدُ القادر! کھا، تو میں کھاتا ہوں، اے عبدُ القادر! پی، تو میں پیتا ہوں۔ اس طرح کے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے اقوال ہیں۔^(۲) جن کو اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ نے شعر میں بیان فرمایا ہے۔

بچوں کے دل میں اولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟

سوال: چھوٹے بچوں کے دلوں میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی محبت پیدا کرنے کے لیے والدین کو کیا کرنا چاہیے؟

①..... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۲۳۵۔

②..... الحقائق فی الحدائق، ص ۱۰۹ ماخوذاً۔

جواب: چھوٹے بچوں کے دلوں میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کی محبت پیدا کرنے کے لیے انہیں مدنی چینل دکھانا چاہیے۔ خصوصاً جو جلوس نکلتے ہیں تو وہ دکھائے جائیں۔ ویسے بھی جلوس کا سلسلہ بچوں کے لیے بہت دلچسپ ہوتا ہے۔ جلوس کے سلسلے بچوں کے لیے دلچسپی میں شاید کارٹون سے بڑھ کر ہوں گے۔ جلوس غوثیہ میں ”سلطان ولایت! غوثِ پاک“ کے نعرے کی آواز جب ان کے کانوں میں آتی ہوگی تو سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدنی چینل کے سامنے آجاتے ہوں گے۔ اگر گھر میں مدنی چینل چلتا ہو گا تو کھیل کود چھوڑ کر سب جمع ہو جاتے ہوں گے۔ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں بھی جلوس میں کافی بچے جمع ہو جاتے ہوں گے لیکن یہ الگ بات ہے کہ سب جنتِ حال میں پہنچ نہیں پاتے۔ بہر حال مدنی چینل دیکھ کر بچوں کو اتنا بھی سمجھ پڑ جائے کہ غوثِ پاک بہت بڑے ولی ہیں تو یہ بھی بڑی بات ہے۔

گھر میں کثرت سے غوثِ پاک کا ذکر کیجیے

بار بار بچوں کے سامنے غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نام لیا جائے تاکہ ان کے دل و دماغ میں یہ بات نقش ہو جائے کہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ اللہ کے ولی ہیں۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گھر میں غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کا نام سننا ہے۔ ہم میمنوں کے گھروں میں بڑی بوڑھیاں یوں دُعا دیتی ہیں: ”جا بیٹا! تجھے پیرانِ پیر کا وسیلہ۔ جا بیٹا! تجھے غوثِ پاک کی مدد۔“ تو یوں غوثِ پاک کا ذکر سُن کر یہ بات ذہن میں بیٹھ گئی کہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بہت بڑے بزرگ، اللہ پاک کے نیک بندے اور ولی ہیں۔

ہر ماہ گھر میں گیارہویں کا اہتمام کیجیے

گھروں میں ہر مہینے گیارہویں شریف کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ہر مہینے نیاز میں کوئی عمدہ غذا پکائی جائے۔ ویسے تو عمدہ غذائیں ہر گھر میں پکائی ہی جاتی ہیں لیکن ایک دن خاص کر کے پکائی جائے جس میں سب بچوں کو بھی پتا ہو کہ آج غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی نیاز ہے۔ پھر بچے بھی ہر مہینے تیار بیٹھے ہوں کہ امی جان! غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی نیاز کب ہو رہی ہے؟ اس بار بربانی پکائی ہے۔ دوسری گیارہویں شریف پر دوسرا مدنی مٹا بولے گا کہ میں تو اس گیارہویں شریف میں مسور پلاؤ کھاؤں گا۔ یوں گیارہویں شریف کی نیاز کا ایسا ماحول بنے کہ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی محبت بچوں کے دماغ میں بیٹھ جائے۔

مدنی چینل کے ذریعے بچوں کے دلوں میں اولیا کی محبت

سوال: چھوٹے بچوں کے دلوں میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی محبت پیدا کرنے کے لیے مدنی چینل کتنا کارآمد ہے؟^(۱)

جواب: جی ہاں! اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ مدنی چینل ولیوں کی محبت کے جام پلاتا ہے۔ گھر میں جب یہ چلے گا تو اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی محبت بچوں کے دلوں میں پیدا ہوتی جائے گی۔ مدنی چینل پر بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کے آیام منانے کا خصوصی اہتمام کیا جاتا ہے مثلاً جب رجب شریف کی تشریف آوری ہوتی ہے تو ہمارے یہاں چھ دن مدنی مذاکروں کی ترکیب ہوتی ہے۔ ان مدنی مذاکروں سے پہلے خواجہ صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی شان میں جُلوسِ غریب نواز کا اہتمام ہوتا ہے۔ بچے جب یہ دیکھیں گے تو ان کے ذہن میں بیٹھے گا کہ خواجہ صاحب رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ بھی بہت بڑے بزرگ اور ولیِ اللہ ہوئے ہیں۔ یوں ہی دیگر بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے یوم مناتے دیکھ کر بچوں کے دلوں میں ان کی عقیدت بیٹھے گی۔

بچوں کو بزرگانِ دین کے واقعات سنائیے

سوال: چھوٹے بچوں کے دلوں میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی محبت پیدا کرنے کے لیے کیا بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے واقعات سنانا بھی کارآمد ہو سکتا ہے؟^(۲)

جواب: جی ہاں! مَكْتَبَةُ الْبَيْتِہ کی کتابوں سے پڑھ کر یا زبانی وقتاً فوقتاً گھر میں بچوں کو اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے واقعات سنائے جائیں تو بچوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا ہوگی مثلاً غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے واقعات بیان کرنے کے لیے مَكْتَبَةُ الْبَيْتِہ کے ان تین رسائل سے مدد لی جاسکتی ہے: (۱) سانپ نماجن (۲) جنات کا بادشاہ (۳) منے کی لاش۔ جب بچوں کو بار بار غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کے واقعات پڑھ کر سنائیں گے تو ان کے دل میں غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی محبت پیدا ہوگی اور اللہ کرے گا تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بچوں کو مزارات پر لے جائیے

سوال: کیا چھوٹے بچوں کے دلوں میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِمْ کی محبت پیدا کرنے کے لیے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۲۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

کے مزارات پر لے جانا بھی کارآمد ہو سکتا ہے؟^(۱)

جواب: جی ہاں! اگر بچوں کو وقتاً فوقتاً ولیوں کے مزارات پر لے جائیں تو ان کے دل میں اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِمْ کی محبت پیدا ہوگی مثلاً کبھی کسی ولی کے مزار شریف پر لے گئے کہ یہ فلاں ولی کا مزار شریف ہے، یہ فلاں ولی کی درگاہ ہے تو اس طرح بھی ان کا ذہن بنتا چلا جائے گا اور اِنْ شَاءَ اللہ ان کے دلوں میں ولیوں کی محبت گھر کرتی جائے گی۔

باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟

سوال: غصے میں آکر بیٹے نے باپ سے مار بیٹ کر لی تو بیٹے پر کیا حکم لگے گا؟

جواب: ایسے بیٹے پر بہت سخت حکم لگے گا۔ والد کو مارا اس سے پہلے اس کو خود مَر جانا اور دُنیا سے چلے جانا چاہیے کیونکہ یہ بہت بڑا پاپ (یعنی جُرم) ہے۔ جو بھی سنے گا کچھ کار بھیجے گا کہ کیسا میٹا ہے؟ بہر حال جو ایسی نادانی کر چکا ہو تو اسے رور و کر اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرنی اور کسی بھی طرح والد صاحب کو راضی کرنا ہو گا۔ اگر والد صاحب بولیں کہ تیری جتنی بھی جائیداد ہے مجھے دے دے، خالی پہنے ہوئے کپڑوں کے ساتھ رہ، تب مُعاف کروں گا تو بیٹے کو چاہیے کہ والد کو راضی کرنے کے لیے سب کچھ دے دے۔ ظلم کرنے کے لیے اس کو باپ ہی ملا تھا۔ ظلم تو ظلم ہے کسی پر حُشّی کہ ایک چیونٹی پر بھی ظلم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ والد پر ظلم کیا جائے۔ توبہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ! اللہ پاک سچی توبہ اور اس کے تقاضے پورے کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دین کے واقعات

سوال: والد صاحب سے بات کرنے کا طریقہ کار اور آداب کیسے پتا چلیں؟ کچھ سمجھ نہیں آرہا، ملک اور بیرون ملک اس معاملے میں بھی بُرا حال ہے۔ اب وہ حالت ہے کہ آپ کا دیا ہوا ایک مدنی پھول یاد آرہا ہے کہ جب آپ سے ایک مدنی مذاکرے میں سُوال ہوا تھا کہ اگر پیر روٹھ جائے تو مرید اسے کیسے منائے؟ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ”اب مرید کو پڑی کب ہے کہ پیر کو راضی کرے۔“ آج کل جس طرح پیری مریدی کا بُرا حال ہے کہ پیر کے حوالے سے مقام مرتبہ اور تعظیم

۱۔ یہ سُوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

وغیرہ نہیں پائی جاتی تو ایسی ہی بے عملی والدین کے معاملے میں بھی ہے۔ والد کے آگے چلنے کو بھی بے ادبی قرار دیا گیا کہ اس کے آگے نہ چلیں۔ اب اولاد کو کیسے سمجھائیں کہ ماں اور باپ کا مرتبہ کیا ہے؟ کس طرح اولاد کو سمجھائیں کہ والدین کے سامنے نگاہیں جھکائیں، خشیت کا اظہار کریں؟ حضرت سیدنا امام ابن سیرین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ بہت بڑے مُخَدِّث تھے، ان کی بہت شہرت تھی۔ کوئی ان کی زیارت کے لیے آیا لیکن وہ وہاں نہیں ملے جہاں حدیث پڑھاتے تھے۔ وہ تلاش کرنے کے لیے نکلا تو کیا دیکھتا ہے کہ ایک انتہائی بوڑھی عورت کے آگے ایک بہت ہی کمزور قسم کا ڈرا سہا شخص بیٹھا ہوا ہے۔ کسی نے کہا کہ یہی امام ابن سیرین رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ ہیں۔ اس نے پوچھا: یہ کس حالت میں ہیں؟ کہا کہ یہ اپنی والدہ کے آگے بیٹھے ہیں اور ماں کی محبت اور تعظیم کے سبب اسی طرح ڈرے سہمے بیٹھے ہیں۔^(۱) (نگرانِ ثور کی کا سوال)

جواب: حضرت سیدنا بایزید بسطامی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا واقعہ بھی ہے کہ ایک سخت سردی کی رات ماں نے پانی منگوایا۔ یہ پانی لے کر آئے تو ماں کی آنکھ لگ چکی تھی۔ گھنٹوں گزرنے کے بعد صبح سویرے ماں کی آنکھ کھلی تو کیا دیکھا کہ بایزید بسطامی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ پانی کا برتن لے کر کھڑے تھے۔ سخت سردی کی وجہ سے پانی برف ہو گیا تھا اور انگلی برتن سے چپک گئی تھی۔ جب انہوں نے برتن الگ کیا تو کھال چھل گئی اور خون بہنے لگا۔ ماں بولی: بیٹا! یہ کیا؟ عرض کی: آپ نے پانی منگوایا تھا لیکن میں نے آپ کو اٹھانا مناسب نہ سمجھا اور کھڑا ہا کہ آنکھ کھلے تو پانی پیش کروں۔^(۲) بس وہ ادب کرنے والے کر گئے اور مزاروں میں مزے لے رہے ہیں۔ ہم لوگ تو والدین کو بات بات پر باتیں سناتے ہیں اور ہماری گفتگو کا انداز یہ ہوتا ہے کہ ماں کھانا گرم کیوں نہیں کیا؟ تجھے بولا تھا کپڑے جلدی استری کر کے رکھ دینا مجھے جلدی جانا ہے لیکن ابھی تک استری نہیں کی۔ اللہ پاک ہماری مَغْفِرَت فرمائے اور ہمیں ایسا بنادے کہ ماں باپ کے سامنے نہ آنکھیں اٹھیں اور نہ آواز نکلے۔

مار پٹائی سے گریز کیجیے

سوال: قرآن پاک پڑھنے والا بچہ اگر چھٹی کرے، اپنی پڑھائی پر توجہ دینے کے بجائے لاپرواہی برتے بلکہ مذاق مستی

①..... طبقات ابن سعد، محمد بن سیرین، ۷/۱۲۸، رقم: ۳۰۷۷ مفہوماً۔

②..... نزہۃ المجالس، باب بر الوالدین، ۱/۳۶۱۔

کرے تو اس صورت میں قاری صاحب کو اس کے ساتھ کیسا انداز اختیار کرنا چاہیے؟ کیا وہ اس پر سختی کرتے ہوئے اسے مار پیٹ سکتے ہیں؟

جواب: شریعت کے دائرے میں ہی رہنا ہو گا۔ ہمارے مَدَارِ اِسْ اَلْمَدِیْنَةِ میں مارنا تو بہت دور کی بات ہے ہاتھ لگانا تک منع ہے اور ڈنڈی رکھنے کی تو بالکل اجازت ہی نہیں ہے۔ قاری صاحبان کو چاہیے وہ ان مَدَنی مُتَوں کو شفقت اور پیار سے پڑھائیں ضرور تاڈانٹا جائے یا آنکھیں دکھائی جائیں لیکن اس میں بھی گالی گلوچ، چیخ و پکار یا مسجد کی توہین نہ ہو اور نہ ہی بے حیا اور بے غیرت وغیرہ قسم کے گھٹیا الفاظ استعمال کیے جائیں۔ اگرچہ یہ گندی گالیاں نہیں لیکن پھر بھی ان الفاظ سے بھی بچا جائے۔ مَدَنی مُتَوں کو ان کا معنی معلوم نہیں ہو گا اور وہ دوسروں کے سامنے ذکر کر دیں گے کہ قاری صاحب نے ہمیں یہ اَلْقَاب دیئے ہیں، لہذا اچھے الفاظ ہی استعمال کیے جائیں اور حکمت عملی کے ساتھ ڈرایا جائے۔

بچوں کو سزا دینے کا طریقہ

ہمارے یہاں مَدَارِ اِسْ اَلْمَدِیْنَةِ میں پہلے یہ ترکیب تھی کہ طالب علم کو ہاتھ اونچے کروا کر کھڑا کر دیا جاتا تھوڑی ہی دیر میں اس کو پتالگ جاتا تھا۔ یہ سزا بھی زیادہ دیر تک نہیں دینی چاہیے کہ مَدَنی منے کے ہاتھ میں ہی دَر د ہو جائے بلکہ مناسب وقت تک ہو جیسے ہاتھ اٹھوا کر کہا جائے کہ 111 تک گنتی گنواں دوران قاری صاحب دیکھتے رہیں گنتی مکمل ہونے پر بٹھادیں۔ یوں نہ مار پٹائی ہوئی اور نہ کوئی نقصان۔ مار پٹائی سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا بلکہ ہو سکتا ہے مَدَنی مُنَازِمِید ڈھیٹ اور اپنے قاری صاحب ہی سے بدظن ہو جائے۔ جو والدین بھی بچوں کو مارتے ہیں ان کے بچے ڈھیٹ ہو جاتے ہیں۔ اسکول ٹیچروں کے ایسے واقعات ہوئے ہیں کہ کسی ٹیچر نے طالب علم کو مارا پیٹا تو اس طالب علم نے انتقام لینے کے لیے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر اس ٹیچر کی ٹھکانی لگا دی۔ اب بھی شاید اس طرح کے واقعات ہوتے ہوں گے بلکہ ہو سکتا ہے پہلے سے زیادہ ہو گئے ہوں کیونکہ الیکٹرونک میڈیا پر مارنے کے طریقے بھی سکھائے جاتے ہوں گے کہ یوں مارنا ہے یوں گھسیٹنا ہے اور بھی نہ جانے کیا کیا کرتے ہوں گے۔ مار پیٹ کی دُنیا بھر میں بدنامی ہے۔ اگر کوئی مسلمان یا عالم دین بلکہ کوئی داڑھی والا بھی مار پٹائی کرے گا تو مذہبی طبقے کی بدنامی ہوگی اور اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے لوگ سوشل میڈیا پر اس طرح کی باتیں پھیلانا شروع کر دیتے

ہیں۔ پھر غیر مسلم بھی اس کا غلط تاثر دیتے ہیں کہ اسلام میں مار دھاڑ ہے حالانکہ اسلام میں تو چیونٹی پر بھی ظلم کا تصور نہیں ہے۔^(۱) اس کے باوجود اگر کوئی مسلمان مار دھاڑ کرتا ہے تو یہ اس کا Personal Meter (یعنی ذاتی مسئلہ) ہے۔ اسلام نے اس کو مار دھاڑ کی اجازت نہیں دی لہذا جو بھی اس انداز سے مار دھاڑ کرتا ہے وہ غلط ہے۔ اسلام میں نرمی، پیار اور حسن اخلاق کا درس دیا جاتا ہے اللہ کرے یہ سب کو نصیب ہو جائے۔ کسی کے بچے کو مارتے وقت اپنا بچہ یاد آنا چاہیے کہ میرے بچے کو کوئی مارے تو میں برداشت کر سکوں گا؟ یہ بھی تو کسی کا بچہ ہے میں اس کو ماروں گا تو کیا اس کے ماں باپ اس کو دیکھ سکیں گے؟

قیامت کے دن ظالم کا انجام

سوال: کیا قیامت کے روز ایسا ہو سکتا ہے کہ مارنے والا ظالم اور جس کو مارا گیا وہ مظلوم بن کر کھڑا ہو؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: اگر ایسا مارا ہے جس کو ظلم سے تعبیر کیا جائے تو بیشک ایسا ہو گا کہ اس دن تو چیونٹی کا چیونٹی سے بدلہ لیا جائے گا۔^(۲) اور منڈی بکری کا سینگ والی بکری سے بدلہ لیا جائے گا۔^(۳) اور جو ظالم ہو گا اس کی نیکیاں مظلوم کو دے دی جائیں گی اگر ظالم کے پاس نیکیاں نہ ہوں تو مظلوم کے گناہ اس کو دیئے جائیں گے۔^(۴) یاد رکھیے! ظلم نہ کسی کا فرپر کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی جانور پر تو ایک حقیقی مسلمان دوسرے مسلمان پر کس طرح ظلم کر سکتا ہے؟ ظلم اندھیرا ہے اور اندھیرا قیامت کے لیے ہے۔ اگر کسی نے بھول کر بھی ظلم کیا ہو تو اُسے چاہیے کہ فوراً اس کی تلافی کرے اور توبہ کرے۔ اگر کسی نابالغ پر ظلم کیا تو اور بھی سخت معاملہ ہے کہ وہ ظلم کو مُعاف نہیں کر سکتا اور مُعاف کرے بھی تو مُعاف نہیں ہو گا، اب اس کے بالغ ہونے کا انتظار کرے جب یہ بالغ ہو جائے تب اس سے مُعافی مانگے اس معاملے میں بہت زیادہ ڈرنے کی ضرورت ہے۔

ظلم کی سزا بسا اوقات دُنیا میں بھی مل جاتی ہے

بعض اوقات مدنی مٹے پر ظلم کی سزا دُنیا میں بھی مل جاتی ہے جیسے کسی ایسے بچے کو مارا جس کا باپ یا بھائی سخت ہو تو

① ابن ماجہ: کتاب الصید، باب مَا يُنْفَى، عَنْ قَتْلِهِ، ۵۷۸/۳، حدیث: ۳۲۲۳ ماخوذاً۔

② مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، ۲۸۹/۳، حدیث: ۸۷۶۲۔

③ مسند امام احمد، مسند ابی ہریرہ، ۱۶۳/۳، حدیث: ۸۰۰۲۔

④ مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۰۶۹، حدیث: ۶۵۷۹۔

وہ مارنے والے کے پرچے اڑا دیتا ہو گا یا توڑ پھوڑ کر ڈالتا ہو گا اور دھمکی بھی دیتا ہو گا کہ کیا سمجھ رکھا ہے؟ یہ سب ذنیوی سزائیں ہیں۔ اب اگر اس مدنی منے کے باپ یا بھائی نے اپنے چھوٹے بھائی یا بیٹے کی حمایت میں اُستاد کو مارا اور حد سے بڑھ گیا تو یہ بھی ظلم کا مرتکب ہوا۔ اس طرح کے کئی مسائل پیدا ہوں گے لہذا بہتر یہی ہے کہ اُستاد کی پیاری اور میٹھی زبان ہو ورنہ یہ معاملات عمر بھر یاد رہیں گے۔

بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا

مدنی منوں کے ساتھ نرمی سے پیش آنے والا اُستاد انہیں ہمیشہ یاد رہتا ہے جیسے جب میں پہلی جماعت میں پڑھتا تھا تو اس وقت ہمارے ایک Teacher (یعنی اُستاد) تھے جو مسکراتے رہتے تھے مارتے نہیں تھے اگر کبھی مارنے کی ضرورت بھی ہوتی تو پیٹھ پر اس طرح مارتے جیسے دھول اڑا رہے ہوں، وہ آج بھی بہت میٹھے لگتے ہیں۔ اب شاید بے چارے زندہ نہیں ہوں گے۔ جو اُستاد مارتے تھے ان کا Impression ہی ذہن میں مانس بیٹھ جاتا تھا کہ یہ مارتے ہیں۔ یہ میرے بچپن کی بات ہے اُس دور اور آج کے دور میں بہت فرق ہے۔ بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا ان کے دل میں اس اُستاد کی نفرت بیٹھ جاتی ہے۔ پہلی جماعت کے بچوں کو بھی مارتے ہیں ان کی عمر ہی کتنی ہوتی ہے یہ تو برابر بولنا بھی نہیں جانتے ان کو ماریں گے تو بعض اوقات انہیں معلوم بھی نہیں ہوتا ہو گا کہ ہمیں کیوں مارا؟ لہذا مارنے کے بجائے پیار سے سمجھایا جائے یا ضرور تاؤ دیا جائے یا دھمکی دی جائے۔

مدنی منوں میں پڑھائی کا شوق کیسے پیدا کریں؟

سوال: دو چیزیں ہوتی ہیں خوف اور شوق۔ خوف کے حوالے سے آپ نے مدنی منوں کو پھول عطا فرمائے یہ ارشاد فرمائیے کہ مدنی منوں کو پڑھنے کا شوق کس طرح دلایا جائے؟ (امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے اسلامی بھائی کا سوال)

جواب: مدنی منوں کو شوق دلانے کے لیے انہیں انعام دیا جائے، تحفے تحائف پیش کیے جائیں اور کسی اچھے کام پر خوب حوصلہ افزائی کی جائے اگر ایسا کیا گیا اور پھر کسی مدنی منے کو اس کی غلطی پر ڈانٹا بھی تو اسے شرمندگی ہوگی کہ آج

مجھے ڈانٹ پڑی ہے۔ اگر اس کی اچھائیوں پر کوئی حوصلہ افزائی نہ ہوئی اور برائیوں پر مار دھاڑ کا سلسلہ ہو اتو یہ مدنی مٹا راہ فرار اختیار کرے گا۔

آبِ زَم زَم میں ملاوٹ کی ہو تو بتا دینا بہتر ہے

سوال: حج یا عمرے سے آنے والے بعض لوگ کھجور اور زَم زَم شریف میں ملاوٹ کر کے دوسروں کو دیتے ہیں کیا یہ دُرست ہے؟

جواب: بتا کر دینا چاہیے کہ آبِ زَم زَم میں ہم نے اتنا پانی باہر کا ملایا ہے۔ اگر آبِ زَم زَم زیادہ ہے تو بتا دیا جائے کہ آبِ زَم زَم زیادہ ہے اور باہر والا پانی کم ہے تاکہ اس کو کھڑے ہو کر ہی پیا جائے۔ اگر آبِ زَم زَم کم ہے تب بھی ظاہر کر دیا جائے کہ اس میں باہر کا پانی زیادہ ہے اور آبِ زَم زَم کم ہے کہ صرف بَرکت کے لیے شامل کیا گیا ہے تاکہ اس کو بیٹھ کر پیا جائے۔ کھجوروں میں بھی بتا دینا بہتر ہے کہ اس میں کھجوریں کس ہیں ورنہ لوگ عام طور پر یہی سمجھتے ہیں کہ مدینے کی کھجوریں ہیں۔ اس خوف میں نہ رہیں کہ اگر بتا دیا تو Impression خراب پڑے گا کہ اس کا مطلب ہے دھوکا دینے کا ذہن ہے جو کہ بہت ہی رُسکی معاملہ ہے۔ اگر کسی کو بولنے میں عار محسوس ہو تو یہ ترکیب کرے کہ کسی پرچے پر یہ ٹائپ کروالیں: ”آبِ زَم زَم کم ہے اور سادھا پانی زیادہ ہے“ یا اس کا الٹ لکھ دیں۔ یوں ہی کھجوروں میں بھی کہ ”کچھ کھجوریں مدینے شریف کی ہیں اور کچھ ہم نے یہاں سے مثلاً پاکستان یا ہند سے خریدی ہیں۔“ یوں لکھنے میں شرم تو آئے گی مگر سب کو بولنا نہیں پڑے گا اگر کوئی خود کہے تو اس کو سمجھا دیں کہ بہت سارے لوگوں کو دینی ہوتی ہیں اتنی کھجوریں اور پانی ہم کیسے لائیں کہ ہوائی جہاز میں بھی مَحْصُوص مقدار لانے کی اجازت ہے جیسے پانی صرف پانچ لیٹر لاسکتے ہیں۔ اگر یوں ترکیب کریں گے تو مدینہ مدینہ ہو جائے گا۔

بالوں کو رنگنا کیسا؟

سوال: ہم بہن بھائیوں کے بال تیرہ یا چودہ سال کی عمر میں سفید ہو گئے تھے جس کی وجہ سے شادی کے لیے رشتہ نہیں آتے اور لوگ دل آزاری کرتے ہیں کیا ہم شادی کے اچھے رشتے کے لیے اپنے بالوں پر کلر کر سکتے ہیں؟

(سوئی بلوچستان سے سوال)

جواب: جی ہاں! بالوں پر لال یا براؤن کلر کر لیں اس میں کوئی حرج نہیں، مگر کالا یا ڈارک براؤن نہ ہو۔

تعویذ کا رواج کب سے پڑا؟

سوال: آج کل تعویذات کا بہت رواج ہے کیا تعویذات سے واقعی اثر ہوتا ہے؟

جواب: تعویذ کا سلسلہ آج کا نہیں ہے بلکہ تعویذ دینا تو صحابہ کرام رَضِیَ اللہ عَنْہُمْ سے ثابت ہے۔^(۱) تعویذات دونوں طرح کے ہوتے ہیں صحیح بھی اور غلط بھی ان میں جو صحیح تعویذ ہے وہ صحیح ہے اور جو غلط تعویذ ہے وہ غلط ہے۔^(۲)

نیند سے وضو کب ٹوٹتا ہے؟

سوال: کن ہستیوں کا نیند سے وضو نہیں ٹوٹتا؟ نیز اگر ہم وضو کر کے سوئیں تو فجر میں اٹھنے تک ہمارا وضو باقی رہے گا؟

جواب: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کا وضو سونے سے نہیں ٹوٹتا کیونکہ ان کی آنکھیں سوتی ہیں دل جاگتے ہیں۔^(۳) باقی عام لوگوں کا سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے مگر نیند سے وضو ٹوٹنے کی شرائط ہیں جیسے کس طرح سویا؟ غافل تھا یا نہیں؟ سرین زمین پر اچھی طرح جے ہوئے تھے یا نہیں؟ اگر سرین زمین پر جے ہوئے ہوں اور آنکھ لگ گئی جیسے کرسی پر بیٹھے بیٹھے نیند آگئی تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور سرین جے ہوئے نہیں تو وضو ٹوٹ جائے گا۔ اس کی مکمل تفصیل ”نماز کے احکام“ کتاب میں موجود ”وضو کا طریقہ“ نامی رسالے میں ہے۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر کوئی ایسی ہیئت پر سویا جو نیند آنے میں رکاوٹ ہے جیسے کھڑے کھڑے سو گیا اس میں اگرچہ سرین نہیں جے ہوئے پھر بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔^(۴)



① بخاری، کتاب الطب، باب الشرط فی الرقۃ بقطع من الغنم، ۳/۳۱، حدیث: ۵۷۳۷ ماخوذاً۔

② بہار شریعت میں ہے: بچوں یا بڑوں کو تعویذ پہننا بالکل جائز ہے جبکہ وہ تعویذ آیات قرآنیہ یا آسائے البیہ یا دعاؤں پر مشتمل ہو۔ بعض احادیث میں تعویذ کی جو ممانعت آئی ہے اس سے مراد وہ تعویذات ہیں جو ناجائز الفاظ پر مشتمل ہوں جیسا کہ زمانہ جاہلیت کے تعویذات ہوتے تھے۔

(بہار شریعت، ۳/۴۱۹، حصہ: ۱۶)

③ بخاری، کتاب الاذان، باب وضوء الصبیان... الخ، ۱/۲۹۷، حدیث: ۸۵۷۷ ماخوذاً۔

④ فتاویٰ رضویہ، جز: الف، ۱/۴۸۸ ماخوذاً۔

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ط

کُتے کے متعلق شرعی احکام (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۳ صفحات) مکمل پڑھ لیجئے ان شاء اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرود پاک پڑھو کہ تمہارا دُرود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّد

کُتے کے لعاب کا شرعی حکم

سوال: کتا کبھی اپنے مالک کی ٹانگ چاٹ رہا ہوتا ہے اور کبھی پینٹ اور جوتا، تو کیا کتے کا تھوک لگنے سے کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں؟ (مگر ان شوریٰ کا سوال)

جواب: کتے کا تھوک ناپاک ہے۔ (۳) لہذا اگر کتا ہاتھ چاٹے اور اس کا تھوک ہاتھ پر لگ جائے تو ہاتھ ناپاک ہو جائے گا لہذا کتے کو اپنا ہاتھ وغیرہ چاٹنے نہ دیا جائے کہ بلا ضرورت پاک چیز کو ناپاک کر ڈالنا جائز نہیں ہے۔ (۴) البتہ اگر بے خبری میں کتے نے ہاتھ چاٹ لیا تو اب دھو کر پاک کر لیں۔

اگر واقعی ضرورت ہو تو کتا پالا جائے ورنہ نہیں

سوال: گھر کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی جو صورت ہے کیا اپنے طور پر اس کا تصور کر لینا کافی ہے یا یہ دیکھا جائے گا کہ واقعی اس طرح کے حالات ہیں جن میں کتا پالنے کی ضرورت ہوتی ہے؟ نیز کیا حفاظت کے لیے کتے کو گھر کے باہر ہی رکھنا

۱..... یہ رسالہ ۱۵ ازیمنہ الآخر ۱۴۴۰ھ مطابق 22 دسمبر 2018 کو عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبہ ”فیضانِ مدنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2..... معجم اوسط، باب الالف، من اسمہ احمد، ۱۱۶/۱، حدیث: ۳۶۵۔

3..... فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب السابع فی التجاسۃ... الخ، الفصل الثالث، ۱/۲۸۔

4..... فتاویٰ رضویہ، ۱/۱۰۷۳۔

ضروری ہے یا ضرور تاکہ گھر کے اندر بھی رکھ سکتے ہیں؟

جواب: (اس موقع پر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا: بہت سے لوگ اپنے طور پر گھر کی حفاظت کا تصور باندھ کر کتابال لیتے ہیں یہ دُرست نہیں ہے۔ ہاں! اگر واقعی علاقہ ایسا ہو کہ جہاں چوری چکاری ہوتی ہو اور چوکیدار کے ذریعے حفاظت نہ ہو پارہی ہو تو ایسی صورت میں کتابال رکھ سکتے ہیں۔ نیز اگر حفاظت کی صورت ہی یہی ہے کہ کتاب گھر کے اندر رہے گا تو ہی حفاظت ہو پائے گی ورنہ کسی طریقے سے کتے کو باہر ہی مار دیا جائے گا تو ایسی صورت میں کتے کو گھر کے اندر رکھا جاسکتا ہے۔

اب عموماً شوقیہ کتابال لاجاتا ہے

(امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: باہر ملکوں میں زیادہ چوریاں نہیں ہوتیں کیونکہ وہاں قانون پر سختی سے عمل ہے لہذا چور چوری کرنے سے پہلے 420 بار سوچتا ہے کہ اگر میں ہاتھ لگ گیا تو میرا کیا بنے گا؟ اور اگر واقعی میں چور پکڑا جائے تو وہ رشوت دے کر دوسرے دروازے سے نکل نہیں جاتا بلکہ سزا پاتا ہے تو چوریاں نہ ہونے کے باوجود بھی ان کے گھروں میں کتے ہوتے ہیں۔ جس طرح ہم بچوں سے کھیلتے ہیں تو وہ لوگ شام کو کتوں کو لے کر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ چونکہ وہاں بوڑھے والدین کے لیے اولاد کے پاس ٹائم نہیں ہوتا لہذا والدین اپنا بڑھاپا کتوں اور بیلوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے گزارتے ہیں بہر حال ان ممالک میں شوقیہ کتابال لاجاتا ہے اور شوقیہ کتابال ناشر عا جائز نہیں ہے۔

کتاب کپڑوں سے چھو جائے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جائیں گے؟

سوال: اگر کتے کا بدن کسی کے کپڑوں یا بدن سے لگ جائے تو کیا کپڑے اور بدن ناپاک ہو جائیں گے؟ (نگرانِ شوری کا سوال)

جواب: اگر کسی شخص کے کپڑوں یا بدن سے کتے کا بدن لگ گیا تو اُس کے کپڑے اور بدن ناپاک نہیں ہوں گے اگرچہ کتے کا بدن گیلیا ہی کیوں نہ لگا ہو۔^(۱) کیوں ہی کتے کے چھو جانے کے سبب وضو یا غسل کرنا بھی ضروری نہیں۔ یاد رہے کہ کتے کا تھوک اور پیشاب ناپاک ہے۔

گتے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟

سوال: گتے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟

جواب: بہارِ شریعت جلد اول صفحہ نمبر 344 پر مسئلہ نمبر 24 ہے: جس کا جو ٹھانپاک ہے اس کا پسینا اور لعاب (یعنی تھوک) بھی ناپاک ہے اور جس کا جو ٹھانپاک اس کا پسینا اور لعاب بھی پاک ہے اور جس کا جو ٹھانپاک اس کا لعاب اور پسینا بھی مکروہ ہے۔^(۱) چونکہ کتے کا تھوک ناپاک ہے تو اس کا جو ٹھانپاک بھی ناپاک ہے لہذا اگر پتیلی یا کٹورے سے کتے نے پانی پی لیا تو وہ پانی ناپاک ہو جائے گا۔ اسی طرح کتے کا پسینا بھی ناپاک ہے۔^(۲)

کتے کے پسینے کی پہچان کیسے ہوگی؟

سوال: اگر کسی کے کپڑوں یا بدن سے کتے نے رگڑ کھائی اور اُس کا بدن یا کپڑے گیلے ہو گئے تو اب یہ کیسے طے ہو گا کہ یہ کتے کا پسینا ہے یا کتے کا بدن پانی کے سبب گیلیا ہوا تھا؟

جواب: یہ قرینے سے پتہ چلے گا کہ کتے کا بدن پسینے کے سبب گیلیا ہوا یا پانی سے مثلاً گرمی کا موسم ہے اور کتا بھاگ دوڑ کر آیا ہے یا کتا مالک کے ساتھ ساتھ چل یا دوڑ رہا ہے اور اس کا بدن گیلیا ہو گیا تو بظاہر قرینے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پسینا ہے اور اس کا پسینا ناپاک ہے البتہ اگر بارش ہوئی یا کتا پانی سے گزرا اور اس کا بدن گیلیا ہو گیا تو اب بدن سے چھونے کے سبب ناپاک نہیں ہو گا۔

گتوں کی لڑائی کروانا کیسا؟

سوال: گتوں کی لڑائی کروانا کیسا ہے؟

جواب: کتے لڑانا ناجائز ہے^(۳) جو لوگ کتے لڑاتے ہیں وہ اس سے توبہ کریں۔

① بہارِ شریعت، ۱/ ۳۴۴، حصہ: ۲۔

② فتاویٰ ہندیہ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ۱/ ۲۴۱ ماخوذاً۔

③ مرآۃ المناجیح، ۵/ ۶۵۹، مخصّصاً۔

بلی پالنے اور اس کے لعاب کا شرعی حکم

سوال: کیا بلی پالنا جائز ہے؟ نیز جس طرح کتے کا لعاب ناپاک ہے تو کیا اسی طرح بلی کا لعاب بھی ناپاک ہے؟ (نگرانِ شوریٰ کا سوال)

جواب: بلی پالنا جائز ہے۔ صحابی رسول حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے چھوٹی سی بلی پالی ہوئی تھی جسے وہ اپنی قمیص کی آستین میں اپنے ساتھ رکھتے تھے اسی لیے ان کا نام ”ابو ہریرہ“ یعنی بلی والے پڑ گیا۔^(۱) ان کا اصل نام عَبْدُ الرَّحْمٰن ہے اور ابو ہریرہ ان کی کنیت ہے تو ان کے بلی پالنے سے بھی پتہ چلا کہ بلی پالنا جائز ہے۔

بلی کا جو ٹھاپاک ہے

بلی ایک گھریلو جانور ہے۔ ”اگر اس نے پانی میں منہ ڈالا تو پانی مکروہِ تنزیہی ہو گا یعنی اس پانی سے پچنا مناسب ہے ناپاک نہیں ہو گا۔ بلی نے جس پانی میں منہ ڈالا اگر اس پانی سے وضو کیا تو وضو ہو جائے گا اور اس پانی سے وضو کرنا جائز ہے۔“^(۲) حکمِ شریعت یہ ہے کہ پھاڑ کھانے والا جو جانور ہوتا ہے جیسے شیر چیتے وغیرہ ان کا لعاب اور تھوک ناپاک ہے۔^(۳) بلی بھی چوہے پھاڑ کر کھاتی ہے مگر چونکہ یہ گھروں میں پالی جاتی ہے اور لوگ اسے گھریلو جانور بولتے ہیں اس لیے علمائے اس کے جو ٹھے کو مکروہ لکھا ہے۔^(۴)

بلی کے جو ٹھے کے پاک ہونے کی وجہ

(اس موقع پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا: حدیثِ پاک میں ہے کہ یہ تم پر طواف (یعنی پھیرے لگانے) والی ہے۔^(۵) چونکہ بلی گھر میں آتی جاتی رہتی ہے اور اس سے بچنے میں مشکلات ہوتی ہیں

① اسد الغابۃ، حرف الہاء، ابو ہریرۃ، ۶/۳۷، رقم: ۶۳۱۹۔

② فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الطہارۃ، الباب الثالث فی المیاء، الفصل الثانی، ۱/۲۴ ماخوذاً۔

③ در مختار مع رد المحتار، کتاب الطہارۃ، باب المیاء، فصل فی البئر، ۱/۳۲۵۔

④ بہارِ شریعت میں ہے: اچھا پانی ہوتے ہوئے مکروہ پانی سے وضو و غسل مکروہ اور اگر اچھا پانی موجود نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

(بہارِ شریعت، ۱/۳۳۳، حصہ: ۲)

⑤ ترمذی، کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی سورہ الہرۃ، ۱/۱۵۰، حدیث: ۹۲۔

اس لیے اس کے لعاب کو پاک قرار دیا گیا۔

گتے کو روٹی ڈالنا کیسا؟

سوال: کتے کو روٹی ڈالنا کیسا ہے؟

جواب: کتا روٹی بھی کھاتا ہے لیکن زیادہ تر ہڈی کھاتا ہے بہر حال جو بھی اس کی غذا ہے وہ تو دینا پڑے گی بلکہ اگر آپ نے جائز طریقے پر کتا پیالا ہوا ہے تو اسے کھانا لازم ہے۔ اگر وہ 70 بار کھاتا ہے تو اسے 70 بار کھانا پڑے گا یہ ایک مبالغہ ہے یعنی جانور بار بار کھاتے رہتے ہیں۔ (اس موقع پر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا: اس حوالے سے حدیث پاک میں یہ بشارت بھی ہے کہ ”ہر تر جگر میں اجر ہے۔“ (۱)

(امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے ارشاد فرمایا: جو کتے باہر گھومتے پھرتے ہیں انہیں کھانا بھی جائز اور کارِ ثواب ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ ”ایک ظالم اور سخت گناہ گار آدمی تھا وہ ایک کنوئیں کے پاس سے گزرا تو اسے پانی پینے کی حاجت ہوئی، اس نے وہاں ایک کتا دیکھا جو بہت پیاسا تھا اور وہ پیاس کے سبب گیلی مٹی چاٹ رہا تھا، اُس گناہ گار شخص کو اس کتے پر بڑا ترس آیا اور اس نے اپنا موزہ کنویں میں ڈال کر کسی طرح پانی نکالا اور کتے کو پلا دیا۔ تو کتے پر یہ احسان کرنا اس کے کام آگیا اور مرنے کے بعد اس کی بخشش کر دی گئی۔ (۲) تو یوں عام کتوں کو بھی کھانا پلانا کارِ ثواب ہے۔

گتے کو پتھر مارنا کیسا؟

ہمارے یہاں گلیوں میں پھرنے والے کتوں کو عموماً بچے مارتے ہیں اور جب وہ بھونکتا ہے تو مزے لیتے ہیں تو بلاوجہ ان کتوں کو مارنا ظلم ہے۔ یاد رکھیے! جانور کی بددعا بھی مقبول ہے۔ (۳) اپنا یہ ذہن بنا لیجیے کہ نہ کتے کو مارنا ہے اور نہ ہی بلی اور چوہنی کو۔ اس لیے کہ چوہنی کو بھی بلاوجہ مارنا ناجائز و گناہ ہے۔ بچے اس بے چاری کو مارتے رہتے ہیں تو بچوں کو ایسا کرنے سے روکنا چاہیے۔

① بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، ۱۰۳/۴، حدیث: ۶۰۰۹۔

② بخاری، کتاب الادب، باب رحمة الناس والبهائم، ۱۰۳/۴، حدیث: ۶۰۰۹۔

③ مراۃ المناجیح، ۳/۳۰۰۔

سیکورٹی کے لیے کتابالا تو کیا فرشتے آئیں گے؟

سوال: اگر سیکورٹی کے لیے کتابالا تو کیا تب بھی فرشتے نہیں آئیں گے؟

جواب: اگر کتابا شوقیہ پالا ہے پھر تو گھر میں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے اور اگر شریعت نے کتے کو گھر میں رکھنا جائز کر دیا ہے مثلاً حفاظت کے لیے پالا تو اب وہ رحمت کے فرشتوں کے لیے رکاوٹ نہیں ہے۔^(۱) ایسے کتے کو کسی مجبوری کے سبب رات گھر میں بھی رکھ سکتے ہیں مثلاً اگر کتابا باہر رکھتے ہیں تو کوئی اسے مار دے گا یا قیمتی ہونے کے سبب چور اسے کسی ترکیب سے بے ہوش کر کے اٹھا کر لے جاسکتے ہیں۔ ساؤتھ افریقہ کے اسلامی بھائیوں نے بتایا تھا کہ ان کے یہاں چور Comode (گرسی نما جائے استنجا) چُر کر لے جاتے ہیں۔ Dog تو بہت مہنگے ہوتے ہیں۔ اب رات باہر رکھنے کی صورت میں اسے چور ترکیب سے اٹھا کر لے جائیں اور بیچ دیں تو یہ ممکن ہے۔

مُؤذی جانوروں کو قتل کرنا کیسا؟

سوال: اگر کتابا تکلیف دے تو اسے مارنا کیسا؟

جواب: بہار شریعت میں ہے: کسی نے نککھنا کتابال رکھا ہے یعنی کاٹ کھانے والا جو راہ گیروں کو کاٹ کھاتا ہے تو بستی والے ایسے کتے کو قتل کر ڈالیں، بلی اگر ایذا پہنچاتی ہے تو اسے تیز چھری سے دُخ کر ڈالیں، اسے ایذا دے کر نہ ماریں۔^(۲) مُؤذی جانوروں کو مارنے کے مختلف طریقے رائج ہیں جیسے لاٹھی مار کر قتل کر دیا، زہریلا کیپسول کھلا دیا مگر اس طرح وہ بہت تڑپ تڑپ کر مرتا ہے یہ مناسب نہیں اس کے بجائے اسے دُخ کر دیا جائے۔ بقر عید پر بڑے بڑے خطرناک جانور قابو کر لیے جاتے ہیں تو کتے کو بھی کسی ترکیب سے قابو کر کے دُخ کیا جاسکتا ہے۔ اگر بے ہوش کرنے سے بھی قابو کرنا ممکن ہو تو شرعی راہ نمائی لینے کے بعد ایسا کر کے دُخ کر دیا جائے مگر یہ یاد رہے کہ کتے کو کسی بھی طرح دُخ کرنے سے اس کا گوشت حلال نہیں ہو گا۔ نیز جو حلال جانور ہیں انہیں بے ہوش کر کے دُخ نہ کیا جائے کیونکہ اس طرح دُخ ہونے کے بعد وہ ہل چل نہیں کر سکے گا جس کی وجہ سے اس کا خون اچھی طرح نہیں نکل پائے گا۔

۱..... فتاویٰ رضویہ، ۲۲/۵۹۸۔

۲..... بہار شریعت، ۳/۶۵۵، حصہ ۱۶: اما خود۔

کیا خالی کاغذ کا بھی ادب ہے؟

سوال: کاغذ ہماری زندگیوں کا لازمی جز ہے۔ یہ مختلف کوالٹی اور سائز میں ہوتا ہے۔ اس کا استعمال صدیوں سے ہو رہا ہے۔ کاغذ ہماری تحریروں کو محفوظ کرتا ہے۔ جدید دور میں معلومات جمع کرنے کے نئے نئے طریقے آگئے ہیں لیکن اس کے باوجود کاغذ کی اہمیت کم نہیں ہوئی، حصولِ تعلیم کے لیے کاغذ کی بہت اہمیت ہے۔ کتابیں اور کاپیاں سب کاغذ کی ہوتی ہیں۔ اب کاغذ کا استعمال خریداری کے تھیلوں کے طور پر بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ ماحول دوست ہے اور ناکارہ ہونے کے بعد جلد زمین میں گھل جاتا ہے۔ کاغذ سے مختلف اقسام کی اشیاء بنائی جا رہی ہیں جیسے لفافے، مصنوعی فون، ڈیکوریشن کی اشیاء وغیرہ۔ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ سے عرض ہے کہ کیا خالی کاغذ کا بھی ادب ہونا چاہیے؟ نیز کیا کاغذ کے استعمال میں بھی اسراف ہو سکتا ہے؟

جواب: کاغذ اللہ پاک کی نعمت اور بہت ہی اہم چیز ہے۔ اس کے موجد کا تو علم نہیں کہ مسلمان ہے یا نہیں مگر جس نے بھی اسے ایجاد کیا اس نے اللہ پاک کی دی ہوئی عقل ہی سے کیا۔ اس میں دن بدن بہتری ہی آتی رہی ہے۔ چونکہ کاغذ پر اللہ پاک اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام اور شرعی مسائل لکھے جاتے ہیں اسی وجہ سے ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ کو رے کاغذ کا بھی بہت ادب کیا کرتے تھے حتیٰ کہ جو کاغذ لکھنے کے کام آسکتا اس کو بے وضو چھوتے تک نہیں تھے۔ ذرا اندازہ کیجیے جب ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِمْ بغیر لکھے کاغذ کا اس قدر احترام فرماتے تھے تو لکھے ہوئے کاغذ کا کس قدر احترام فرماتے ہوں گے۔ اے کاش! ہمیں بھی کاغذ کا ادب نصیب ہو جائے۔

کاغذ کی اہمیت اور ہماری ناقدری

اب اکثر لوگوں کا کاغذ کے ادب کے متعلق ذہن ہی نہیں ہے، کاغذ پر کوئی کچھ تحریر ہو یا نہ ہو سب ہی کو کچرے میں ڈال دیتے ہیں۔ جن اخبارات میں اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام اور دینی مضامین ہوتے ہیں مَعَاذَ اللہ وہ بھی کچرے میں پھینک دیئے جاتے ہیں، بعض اوقات تو ان اخبارات میں بچوں کا گند وغیرہ لپیٹ کر پھینکا جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہیے۔ نیز جب کاغذ اور اخبارات کی Recycling ہوتی ہے (تاکہ کاغذ دوبارہ استعمال میں آسکے

تو اس وقت بھی یہ کاغذات پاؤں تلے روندے جاتے ہیں حالانکہ اس بے ادبی سے بچنے کی کوشش کی جائے تو بچنا ممکن ہے لہذا ہر ایک کو حقیقی الامکان بچنے کی کوشش کرنی چاہیے کہ باادب بانصیب ہوتا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو کاغذ کا ادب کرنا نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قابل استعمال کاغذ ضائع کر دینا کیسا؟

یاد رہے! یہ تو اس کاغذ کی بات ہے جو قابل استعمال نہیں رہا اور نہ جو کاغذ ابھی کسی کام میں آسکتا ہے تو اسے یوں ضائع کرنے میں مسئلہ ہو گا اس لیے کہ کاغذ ایک مال ہے جو پیسوں سے خریدا اور بیچا جاتا ہے لہذا اسے ضائع کرنا گناہ ہے کیونکہ مال کا ضیاع حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔^(۱)

وقف کے کاغذ اور قلم کی احتیاط کیجیے

سوال: وقف کے اداروں کے کاغذ اور قلم کے استعمال میں کیا کوئی خاص احتیاط کرنی ہوگی؟^(۲)

جواب: جی ہاں! جو لوگ اداروں میں کام کرتے ہیں خصوصاً وقف کے اداروں میں تو انہیں کاغذ یا قلم کے استعمال میں بہت احتیاط کرنی ہوگی۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اپنے ادارے کے کاغذ اور قلم ذاتی استعمال کرنے کی اجازت ہے حتیٰ کہ بعض لوگ اپنے ادارے کا لیٹر پیڈ تک ذاتی کام کے لیے استعمال کر لیتے ہیں، اداروں کے فارم جس پر ایک طرف چھپائی ہوتی ہے اور دوسری طرف سے کورا ہوتا ہے اس کو پھاڑ کر در خواست لکھنے کے لیے استعمال کرتے ہیں ایسا کرنا دُرست نہیں۔ بعض لوگوں نے مجھ سے دُعا کروانے کے لیے دعوتِ اسلامی کے کسی فارم کو پھاڑ کر دُعا کی پُرچی لکھ کر دی تو میں نے ایسوں کو توبہ بھی کروائی اور تادان بھرنے اور دَارُ الْاِفْتَا اہلسنت سے رجوع کرنے کا بھی کہا کیونکہ یہ فارم ان کی ملکیت نہیں ہوتے لہذا یہ جس کام کے لیے دیئے گئے ہیں ان کو اسی کام میں استعمال کیا جائے نہ کہ اپنی دُعاؤں کی در خواستیں لکھنے کے لیے پھاڑ دیا جائے۔ اس طرح ایک آدھ بار میرے ساتھ ہوا تو میں نے سمجھا دیا اس کے علاوہ خُدا

① ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۳۵۱۔

② یہ سوال اور اس کے بعد والے تین سوالات شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیر اہل سنت و جماعت رحمہ اللہ نے عطا فرمودہ ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جانے کیا کیا کرتے ہوں گے۔ جس ادارے میں ہم کام کرتے ہیں ہم اس کے آئین ہیں اور ہم صرف یہاں سے ملنے والی تنخواہ کے مالک ہیں ادارے یا اس کی کسی چیز کے مالک نہیں ہیں، ہمیں اجازت نہیں کہ ادارے کا کاغذ یا قلم یا کوئی چیز اپنے گھر لے جائیں یا خلافِ عرفِ ذاتی استعمال کریں۔ اگر کسی نے ایسا کیا ہے تو وہ توبہ اور استغفار کر کے شرعی راہ نمائی لے اور جتنا نقصان کیا ہے اس کا توازن بھی ادا کرے۔

منجی ادارے کے کاغذ اور قلم میں احتیاط

سوال: کیا منجی اداروں کے کاغذ اور قلم کے استعمال میں بھی احتیاط کرنی ہوگی؟

جواب: جی ہاں! سیٹھ کی اجازت کے بغیر اس کی چیزوں میں تصرف نہیں کیا جاسکتا بلکہ اگر سیٹھ کا بیٹا بھی استعمال کی اجازت دے تب بھی کافی نہیں ہو گا جبکہ وہ سیٹھ کی جانب سے صراحتاً یا دلالتاً اجازت دینے کا مجاز (اجازت یافتہ) نہ ہو۔ اس لیے کہ وہ چیز سیٹھ کی ملکیت ہے اور اصل مالک سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اگر اس نے اجازت دے دی کہ تم کاغذ یا قلم کا ذاتی استعمال کر لیا کرو یا کوئی چھوٹی موٹی چیز اتنی قیمت تک کی لے جایا کرو تو صرف اجازت کے دائرے میں تصرف جائز ہو گا۔ یہ نہیں کہ اجازت تو ایک آدھ کاغذ یا ایک قلم کی ملی اور یہ پوری کاپی یا قلموں سے جیب بھر کر چلتا ہے۔

خادم کی اجازت سے مسجد کی چپلیں پہننا

سوال: کیا مسجد کے خادم کی اجازت سے وہاں رکھی چپلیں پہن سکتے ہیں؟

جواب: اگر مسجد کے خادم نے بھی اجازت دے دی تب بھی کسی کی چپل پہن کر استنج خانے جانے کی ہرگز اجازت نہیں۔ اگر کسی کی چپل چوری ہو جائیں تو اسے بھی دوسرے کی چپل پہن کر چلے جانے کی مطلقاً اجازت نہیں لہذا اپنی چپل سنبھال کر رکھی جائیں۔

مدرسے کے ڈیسک پر لکھنا کیسا؟

سوال: بعض طلباء مدرسے کی ڈیسکوں پر لکھتے ہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: وقف کی ڈیسکوں پر نہیں لکھ سکتے۔ بعض طلباء ڈیسکوں پر ایسا گاڑھا کر کے لکھتے ہیں جو مٹایا بھی نہیں جاسکتا حالانکہ

یہ مدرسے کی ڈیسک ہے۔ اگر طالب علم کے ابو نے بھی یہ ڈیسک دی ہوتی تب بھی اس پر لکھنے کی اجازت نہیں تھی کہ اس کے وقف ہو جانے کے بعد اس کے ابو بھی نہیں لکھ سکتے۔^(۱)

ادارے میں ذاتی قلم اور کاغذ رکھنا

سوال: جس کو خوف ہو کہ میں ادارے کا قلم یا کاغذ ذاتی کام میں استعمال کر لوں گا تو کیا وہ اپنی ٹیبل وغیرہ پر اپنی ذاتی اشیاء رکھ سکتا ہے تاکہ ذاتی کام کے لیے استعمال کی جاسکیں؟

جواب: جی ہاں! ایسا کرنا مناسب ہے مگر دیکھنے والوں کو بدگمانی سے بچانے کے لیے اس کی وضاحت کر دے کہ میں اپنے کام کے لیے ذاتی اشیاء کا ہی استعمال کرتا ہوں تاکہ دیکھنے والے کو بدگمانی نہ ہو کہ ناظم یا قاری صاحب مدرسے کا قلم استعمال کر رہے ہیں حالانکہ ہم نے تو مدنی مذاکرے میں اس کا الٹ سنا ہے۔

جامعۃ البدینہ میں وقف کی اشیاء میں احتیاط

جامعۃ البدینہ کے طلباء، ناظمین اور اساتذہ کو بھی وقف کی اشیاء کے معاملے میں احتیاط کرنی ہوگی۔ یاد رکھیے! ہم سب کو شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے چلنا ہے۔ اب میں دعوتِ اسلامی کا بڑا خادم بنا بیٹھا ہوں^(۲) تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ میں جو چاہوں دعوتِ اسلامی کے اموال میں تصرف کروں؟ نہیں ایسا ہرگز نہیں۔ وقف کی اشیاء کے استعمال میں سب کے لیے ایک دائرہ مقرر ہے اسی میں رہتے ہوئے ہم سب کو چلنا ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاۃ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آبِ زَمِ زَمِ کھڑے ہو کر پینے پر وضاحت کرنا

سوال: کیا آبِ زَمِ زَمِ کھڑے ہو کر پینے پر وضاحت کر دی جائے تاکہ کوئی بدگمانی نہ کرے؟^(۳)

① فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۵۱ ماخوذاً۔

② شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ بانی دعوتِ اسلامی ہیں، اس طرح کے الفاظ آپ نے عاجزی کے طور پر بیان فرمائے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

③ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: جی ہاں! میں جب ایسا کرتا ہوں تو ضرور تائب و ضاحت بھی کر دیتا ہوں کہ ”یہ آپ زَم زَم تھا اسی وجہ سے کھڑے ہو کر پیا ہے“ تاکہ کوئی یہ نہ سمجھ لے کہ دنیا کو سنتیں بتاتے ہیں اور خود کھڑے کھڑے پانی پیتے ہیں۔ یاد رہے کہ تہمت کی جگہ سے بچنا واجب ہے ^(۱) البتہ آپ زَم زَم کھڑے ہو کر پینا ضروری نہیں۔ اس کا ذکر ضمناً کر دیا اور نہ سادہ پانی بھی کھڑے کھڑے پینے سے بندہ گناہ گار نہیں ہو گا۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ اس نے پانی پینے کا ادب چھوڑا اور سنت کو ترک کیا لیکن اس وجہ سے یہ بے عمل نہیں کہلائے گا۔

کھڑے ہو کر پانی پینے والے سے حُسنِ ظن رکھنا

اگر کوئی کھڑے ہو کر پانی پیتا بھی ہے تو دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ بدگمانی نہ کرے حُسنِ ظن سے کام لے، ہو سکتا ہے اس کا کوئی عذر ہو مثلاً اسے بیٹھنے کی جگہ نہ ملی ہو یا بے چارے کو بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہو۔ ہمیں حُسنِ ظن کا جام کھڑے کھڑے اور لیٹے لیٹے دونوں طرح پینے کی اجازت ہے بلکہ تاکید ہے لہذا کسی کے بارے میں بھی بدگمانی کرنے کے بجائے حُسنِ ظن سے کام لیا جائے خصوصاً اس وقت کہ جب اس بات کے مختلف پہلو نکلتے ہوں کیونکہ مومن کے فعل کو حُسنِ ظن پر مَحْضُول کرنا واجب ہے یعنی مومن کی بات کے جتنے دُست پہلو نکلتے ہوں نکالے جائیں۔ ہمارے یہاں تو معاملہ ہی الٹا ہے بات سُن کر فوراً بدگمانی شروع کر دیتے ہیں۔

کیا نیاز صرف سفید چیز پر ہی ہو سکتی ہے؟

سوال: تہوار کے دنوں میں مٹھائی والوں کے پاس لوگ سفید رنگ کی مٹھائی زیادہ مانگتے ہیں، کیا نیاز صرف سفید رنگ کی چیز پر ہی ہو سکتی ہے؟

جواب: نیاز کے لیے کوئی رنگ مَحْضُوص نہیں بلکہ میں نے یہ بات خود پہلی مرتبہ سُنی ہے کہ نیاز سفید چیز پر ہی دی جائے گی۔ بہر حال سفید چیز کا ہونا ضروری نہیں ہے، نیاز یا فاتحہ سفید کلر کے علاوہ کسی بھی رنگ والی چیز پر بھی دی جاسکتی

① حدیث شریف میں ہے: اتَّقُوا مَوَاضِعَ الشُّہْمِ یعنی تہمت کے مواقع سے بچو۔ (کشف الخفاء، حرف الهمزة، ۱/۳۷، حدیث: ۸۸) نیز ایک اور روایت میں فرمایا گیا: مَنْ كَانَ يُدْ مِنْ بِلَهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَقِفَنَّ مَوَاقِفَ الشُّہْمِ یعنی جو شخص اللہ پاک اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ تہمت کے مواقع پر ہرگز کھڑا نہ ہو۔ (المقاصد الحسنیۃ، حرف المیم، ص ۴۲، حدیث: ۱۱۳۳)

ہے۔ آج کل تو سفید چیزوں کا رنگ مزید نکھارنے کے لیے ان میں طرح طرح کی اشیاء شامل کی جا رہی ہیں خصوصاً وہ اشیاء جو دودھ میں پکا کر بنائی جاتی ہیں کیونکہ دودھ خوب اچھی طرح پکنے کے بعد سفید نہیں رہتا بلکہ اس کے رنگ میں کچھ نہ کچھ تبدیلی آ جاتی ہے اور یہ چاکلیٹی کلر کی طرف مائل ہو جاتا ہے یوں ہی کھویا بھی سفید ہوتا ہے مگر اس کا کلر بھی کچھ نہ کچھ ماند پڑ جاتا ہے، دودھ کی طرح سفید کرنے کے لیے اس میں کلر شامل کرتے ہیں۔ ان چیزوں سے بچنے کی کوشش بھی کی جائے تو دیگر معاملات میں الجھ جائیں گے کیونکہ صرف ایک کلر کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ بھی بہت سے مسائل ہیں مثلاً خالص دودھ ہی کو لیجیے تو اس کا ملنا بھی دُشوار ہو گیا ہے اب تو حالات ایسے ہیں کہ عوام ڈبوں میں بھی دودھ خریدے تو اصل دودھ کے بجائے Tea Whitener ملتا ہے۔ دودھ نہیں ہوتا اگرچہ اس کی کمپنی قانون سے بچنے کے لیے ڈبے پر Tea Whitener لکھ دیتی ہیں مگر عوام اسے دودھ سمجھ کر ہی خرید رہے ہوتے ہیں۔ جہی کہا جاتا ہے: اگر جینے کی خواہش ہے تو کچھ پہچان پیدا کر۔

دعوتِ اسلامی کی پہلی درسی کتاب کون سی ہے؟

سوال: دعوتِ اسلامی میں جو سب سے پہلا درس ہوا، وہ مَدَنی درس حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کی کتاب مَكاشَفَةُ الْقُلُوب سے ہوا تھا اس کی کیا حکمت ہے؟ (حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے مزار پر انوار سے ایک زائر کا سوال)

جواب: اللہ پاک حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ کے مزار پر خوب خوب انوار و تَجَلِّیَّات کی بارش فرمائے۔ حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ ہمارے بہت بڑے محسن، پانچویں صدی کے مُجَدِّد، عالمِ دین، فقیہ اور اللہ پاک کے بہت بڑے ولی اور صوفی بزرگ تھے۔ جب دعوتِ اسلامی بنی تو درس کا مرحلہ بھی پیش آیا اس وقت سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کس کتاب سے درس دیا جائے جو عوام کے لیے اصلاحِ اعمال کا ذریعہ بنے، چونکہ اس وقت دعوتِ اسلامی نئی بنی تھی اور بڑے لیول پر کام کرنے کا کوئی تجربہ بھی نہیں تھا نہ ہی فیضانِ سنت لکھی گئی تھی۔ ایک اسلامی بھائی (اگرچہ اس وقت اسلامی بھائی کی اصطلاح بھی نہیں تھی انہوں) نے مشورہ دیا کہ مَكاشَفَةُ الْقُلُوب سے درس دیا جائے۔ اصل مَكاشَفَةُ الْقُلُوب تو عربی میں ہے لیکن ہم نے درس دینے کے لیے اس کے اُردو ترجمے کا انتخاب کیا اور یوں دعوتِ اسلامی کی یہ پہلی درسی کتاب ہوئی۔

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ پڑھنے سے ہچکیاں بندھ جاتی ہیں

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ واقعی بہت رقت انگیز کتاب ہے۔ اس میں بہت پیاری پیاری باتیں ہیں۔ اس میں موجود خوفِ خدا کی باریکیوں کا اندازہ اس بات سے کیجیے کہ ایک عمر رسیدہ مُبَدِّلِ جن کی داڑھی بھی سفید ہو گئی تھی انہوں نے پنجاب کے دورے پر مجھے بتایا کہ میں مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ سے درس نہیں دے پاتا۔ وجہ پوچھنے پر کہنے لگے: ”میں اس کتاب کو پڑھتا ہوں تو میری ہچکیاں بندھ جاتی ہیں۔“ اگر اب تک کسی نے مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ کا مطالعہ نہیں کیا ہے تو میرا مشورہ ہے کہ پہلی فرصت میں اس کتاب کو مکتبۃ المدینہ سے حاصل کر کے پڑھ لیجئے۔

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ کا کونسا ترجمہ بہتر ہے؟

مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ کے مکتبۃ المدینہ کے علاوہ بھی دیگر اردو تراجم ملتے ہیں مگر جو ترجمہ مکتبۃ المدینہ سے شائع ہوا ہے اس کا جواب نہیں۔ میرا غالب گمان ہے کہ یہ مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ کا بہترین ترجمہ ہے اور تمام تراجم پر فائق ہے۔ اس کے مترجم مفتی تقدس علی خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ ہیں جو ناصر خان اعلیٰ حضرت سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کے شاگرد بھی ہیں، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے ان کی زیارت کرنے کی سعادت بھی ملی ہے۔ پھر مکتبۃ المدینہ کے شائع ہونے والے ترجمے میں ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے مدنی علمائے کرام کَلَّمَہُمُ اللہ السَّلَام نے اس کتاب میں مذکور احادیثِ مبارکہ کی تخریج کا کام بھی کیا ہے یعنی مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ میں جو احادیثِ مبارکہ ذکر کی گئی ہیں ان کو اصل کتب سے تلاش کر کے ان کے حوالہ جات کو شامل کیا ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ کسی اور نے بھی اس انداز سے کام کر کے مُكَاشَفَةُ الْقُلُوبِ کا ترجمہ شائع کیا ہو۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَلٰی اِحْسَانِہِ یہ صرف دعوتِ اسلامی ہی کا کارنامہ ہے۔

قرآنِ پاک میں مور کا پرر کھنا کیسا؟

سوال: اکثر دیکھا ہے کہ قرآنِ پاک میں خوبصورتی کے لیے مور کے پر رکھے جاتے ہیں، یہ ارشاد فرمائیے کہ قرآنِ پاک میں مور کا پرر کھنا کیسا ہے؟ (مدینہ پور [ڈنیا پور ضلع لوہراں جنوبی پنجاب] سے سوال)

جواب: قرآنِ پاک میں مور کا پرر کھنے میں حرج نہیں کیونکہ اس میں بے ادبی کا تصور نہیں ہوتا۔ ہم بھی بچپن میں مور کے

چھوٹے چھوٹے پر قرآن کریم میں خوبصورتی کی نیت سے رکھتے تھے، البتہ اگر کوئی پورا بندل رکھے تو یہ الگ بات ہے۔

کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟

سوال: قبر میں عہد نامہ یا شجرہ شریف رکھنا یا قبر پر اذان دینا قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے؟ نیز یہ بات قرآن پاک کی کس آیت میں ہے کہ میت سب کچھ سنتی دیکھتی ہے؟

جواب: اردو میں سوال کرنا قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے؟ WhatsApp کے ذریعے اپنا سوال ریکارڈ کروانا قرآن پاک میں کہاں لکھا ہے؟ فون یا Message کر کے سوال کرنا قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے؟ ٹی وی چینل کے ذریعے جواب طلب کرنا قرآن کریم میں کہاں لکھا ہے؟ تو جو جواب ان سوالات کے ہوں گے وہی جوابات میرے ہوں گے۔^(۱)

قرآن کریم میں ہر شے کا بیان ہے لیکن...

قرآن کریم کی آیت کریمہ ہے: ﴿بَيْنَا وَبَيْنَهُمْ حُتُوبٌ﴾ (پ ۱۲، الححل: ۸۹) ترجمہ کنز الایمان: ”ہر چیز کا روشن بیان ہے۔“ اگرچہ قرآن کریم میں ہر چیز کا بیان ہے لیکن اس کے باوجود ہر ایک اپنے سوال کا جواب قرآن کریم سے نہیں نکال سکتا لہذا شیطانی وسوسوں میں آئے بغیر سوچنا چاہیے کہ اس طرح کے سوالات کا کیا حاصل ہے؟ اس قسم کے سوال کرنے والا ایڑی

①۔ قبر پر اذان دینے کا جواز یقینی ہے کیونکہ شریعت مطہرہ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور جس کام سے شرع مطہرہ منع نہ فرمائے اصلاً ممنوع نہیں ہو سکتا۔ نیز احادیث سے ثابت ہے کہ جب مُردے سے منکر نکیر سوالات کرتے ہیں تو شیطان مسلمان کو بہکانے کیلئے وہاں بھی پہنچتا ہے چنانچہ روایت میں ہے: ”جب مُردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے؟ شیطان اپنی طرف اشارہ کرتا ہے یعنی میں تیرا رب ہوں۔“ اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔ اور یہ امر بھی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ اذان دینے سے شیطان بھاگتا ہے چنانچہ صحیح مسلم میں ہے: ”شیطان جب اذان سنتا ہے اتنی دور بھاگتا ہے جیسے روح۔“ اور روحا مدینہ سے 36 میل کے فاصلہ پر ہے۔ (بیاد ی عقائد اور معولات اہل سنت، ص ۱۱۵) شجرہ یا عہد نامہ قبر میں رکھنا جائز ہے اور بہتر یہ ہے کہ میت کے منہ کے سامنے قبلہ کی جانب طاق کھود کر اس میں رکھیں بلکہ ”دُرِّ مختار“ میں کفن میں عہد نامہ لکھنے کو جائز کہا ہے اور فرمایا کہ اس سے مَغْفِرَت کی امید ہے۔ (بہار شریعت، ۱/ ۸۲۸) فتاویٰ رضویہ میں ہے: ”(شجرہ پلید) قبر میں طاق بنا کر (رکھیں) خواہ سرہانے کے نکیرین پائنتی کی طرف سے آتے ہیں اُن کے پیش نظر ہو، خواہ جانب قبلہ کہ میت کے پیش رو (یعنی سامنے) رہے اور اس کے سکون و اطمینان و اعانت جواب کا باعث ہو۔ (علامہ) شاہ عبدالعزیز صاحب رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ نے بھی رسالہ ”فیض عام“ میں شجرہ قبر میں رکھنے کو معمول بزرگان دین بتا کر سرہانے طاق میں رکھنا پسند کیا۔“ (فتاویٰ رضویہ، ۱۳۴/ ۹)

چوٹی کا زور لگا کر بھی قرآن کریم سے نماز کا طریقہ نہیں نکال سکے گا۔ ساری اُمتِ عشا کے چار رکعت فرض ادا کرتی ہے اس کی قرآن کریم میں کہاں صراحت آئی ہے؟ کبھی بھی نہیں بتا سکتا کہ صراحت کے ساتھ عشا کے چار فرض فجر کے دو فرض وغیرہ قرآن کریم میں مذکور ہیں بلکہ آج سب ہی اذان دیتے ہیں لیکن یہ اذان قرآن کریم میں کہاں ہے؟

نیز دُنیوی لحاظ سے بھی بہت سی باتیں ہیں جن کی قرآن کریم میں کوئی صراحت نہیں ہے مگر لوگ وہ کام بڑے شوق سے کرتے ہیں مثلاً بریانی، پرائٹھے اور پزوں کا تذکرہ قرآن کریم میں کہیں بھی نہیں ملے گا۔ قرآن کریم میں مُطْلَقاً ہے: ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا﴾ (پ: الاعراف: ۳۱) ترجمہ کنز الایمان: ”اور کھاؤ اور پیو اور خد سے نہ بڑھو۔“ لیکن یہ لذیذ کھانے کھاتے ہوئے کبھی بھی خیال نہیں آتا کہ یہ کہاں سے ثابت ہیں؟ بہر حال جو چیزیں حلال ہیں وہ کھائی جائیں گی اور جو حرام ہیں انہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ اسی طرح اُصول بنتے ہیں جن کی مدد سے مسائل کو حل کیا جاتا ہے۔

بعض باتیں احادیث سے ثابت ہوتی ہیں

بعض اوقات کوئی بات قرآن کریم میں صراحت کے ساتھ نہیں ہوتی تو وہ احادیثِ مبارکہ میں مذکور ہوتی ہے اور حدیث شریف پر عمل کرنے کا حکم بھی قرآن کریم میں ہی ہے: ﴿وَاطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ (پ: المائدہ: ۹۲) ترجمہ کنز الایمان: اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔

بعض باتوں کا ثبوت اقوالِ ائمہ سے ہوتا ہے

بعض باتیں احادیثِ مبارکہ میں بھی صراحتاً نہیں ملتیں تو اکابرِ علمائے خوب غور و خوض کے بعد وہ مسائل نکالتے ہیں۔ پھر ہم ان کے بیان کردہ مسئلے پر عمل کرتے ہوئے ان کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ اپنی عقل کے گھوڑے نہیں دوڑاتے۔ ہم نے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ کا دامن پکڑ لیا ہے اِنْ شَاءَ اللہ یہ ہمیں آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پیچھے پیچھے جنت میں لے جائیں گے۔

سوشل میڈیا پر شوئے چھوڑنا مہنگا پڑے گا

یاد رکھیے! شرعی احکام کے ثبوت کا ایک پورا سلسلہ اور سسٹم ہے۔ اسی سسٹم کو اُمت کے تمام اکابرینِ علمائے تسلیم کیا ہے لہذا جو بھی اس سے باہر نکلے گا وہ غلطی پر ہو گا۔ اس سسٹم کا ہونا بھی ضروری ہے کیونکہ اگر یہ نہ ہو تو ہر ایک اٹھ کر

کوئی نہ کوئی بات کہے گا کہ ایسا نہیں ایسا ہے۔ اب تو سوشل میڈیا کا دور ہے اس پر بھی بہت سے لوگ اپنی عقل کے گھوڑے دوڑا رہے ہیں اور ٹھوکریں کھا کھا کر گر رہے ہیں، اس گرنے سے بظاہر چوٹ نہیں لگتی لیکن وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ ٹھیک کر رہے ہیں۔ اس لیے کہ مرنے کے بعد معلوم ہو گا کہ کتنے 20 کے 100 ہوتے ہیں۔ اس طرح کے سوال ہی نہیں کرنے چاہئیں اور اگر سائل نے اپنی تشفی کے لیے پوچھا تھا تو اُمید ہے کہ کنفیوزن دور ہو گئی ہوگی۔

مسلمانوں کا کسی کام کو اچھا سمجھنا

سوال: اگر کسی بات کا ثبوت قرآن و احادیث سے صراحتاً نہ ملتا ہو تو پھر بھی اسے کرنا کیسا؟^(۱)

جواب: مسلمانوں کا کسی کام کو اچھا سمجھنا ہی اس کے اچھا ہونے کی دلیل ہے اگرچہ قرآن و احادیث میں اس کا صراحتاً بیان نہ ہو چنانچہ حضرت سیدنا عبد اللہ ابن مسعود رَضِیَ اللہ عَنْہُ فرماتے ہیں: فَبَا رَأَى الْمُسْلِمُونَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللَّهِ حَسَنٌ یعنی جس شے کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ کے یہاں بھی اچھی ہوتی ہے۔^(۲) اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین و ملت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: اہل علم و تقویٰ یعنی علما اور متقی پرہیزگار صالحین لوگ جس چیز کو اچھا سمجھیں وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہوتی ہے۔^(۳) لہذا حضرت عبد اللہ ابن مسعود رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے فرمان میں مسلمانوں سے علما اور صلحا مراد ہیں اگر یہ لوگ کسی چیز کو اچھا سمجھ کر کریں اور وہ شریعت سے نہ ٹکرائے تو وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی اچھی ہو گی، ورنہ عوام میں تو داڑھی منڈانا اور نمازیں نہ پڑھنا بھی رائج ہے کہ اب ایک فیصد مسلمان ہی نماز پڑھتے ہوں گے لہذا ان کا کسی کام پر جمع ہونا اس کے اچھے ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔

جھوٹی بات پر قرآن اٹھانا کیسا؟

سوال: اگر کسی انسان نے تین مرتبہ جھوٹی بات پر قرآن پاک اٹھایا تو اس کا کیا گناہ ہے؟ (SMS کے ذریعے سوال)

جواب: قرآن کریم کی قسم کھانا قسم ہے البتہ صرف قرآن کریم اٹھا کر یا اس پر ہاتھ رکھ کر کوئی بات کرنا قسم نہیں فتاویٰ

۱..... یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم تعالیٰہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

۲..... مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۱۶/۲ حدیث: ۳۶۰۰۔

۳..... فتاویٰ رضویہ، ۲۶/۵۱۵ ماخوذاً۔

رضویہ جلد 13 صفحہ 574 پر ہے: جھوٹی بات پر قرآن مجید کی قسم اٹھانا سخت عظیم گناہ کبیرہ ہے اور سچی بات پر قرآن عظیم کی قسم کھانے میں حرج نہیں اور ضرورت ہو تو اٹھا بھی سکتا ہے مگر یہ قسم کو بہت سخت کرتا ہے۔ بلا ضرورت خاصہ نہ چاہیے۔

غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا

سوال: اس شعر کا مطلب بیان فرمادیجئے:

کس گلستاں کو نہیں فصل بہاری سے نیاز

کون سے سلسلہ میں فیض نہ آیا تیرا (حدائقِ بخشش)

جواب: جتنے بھی طریقت کے سلسلے ہیں اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے ان کو گلستان سے تشبیہ دی ہے اور گلستان کو بہار کی ضرورت ہوتی ہے تو ان گلستانِ طریقت کو بہار ملنے کا ذریعہ میرے مُرشد غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه ہیں کیونکہ جو بھی ولی بنتا ہے ان کے دُرسے بھیک لے کر بتائے تو یوں ہر طریقت کا سلسلہ حضور غوثِ اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے فیض لیے ہوئے ہے۔

غوثِ پاک عربی تھے یا عجمی؟

سوال: حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عربی تھے یا عجمی؟ (ہند سے سوال)

جواب: حضور غوثِ پاک رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه عجمی تھے۔^(۱) یاد رہے! جو عربی نہ ہو وہ عجمی کہلاتا ہے جیسا کہ ہم لوگ عجمی ہیں۔

مچھلی کی سری کھانا کیسا؟

سوال: مچھلی کی سری کھانا کیسا ہے؟

جواب: مچھلی کی سری کھانا حلال ہے اور یہ آنکھوں کے لیے مفید ہے۔ اس حوالے سے ایک مدنی بہار بھی ہے چنانچہ جَامِعَةُ الْمَدِیْنَةِ کے ایک طالب علم کو نظر کی کمزوری کی وجہ سے ڈھائی یا ساڑھے تین نمبر کا چشمہ لگا ہوا تھا، انہوں نے مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ کا رسالہ ”مچھلی کے عجائبات“^(۲) پڑھا جس میں مچھلی کی سری کو اُبال کر اس کا پانی پینے کے فوائد لکھے ہوئے ہیں اس نے بھی مچھلی کی سری کو اُبال اُبال کر اس کا پانی پینا شروع کر دیا، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ اس کے چشمے کے

① بھجة الاسرار، ذکر فصول من كلامه مرشح... الخ، ص ۸۵ ماخوذاً

② یہ رسالہ امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کا ہی تحریر کردہ ہے۔ مَكْتَبَةُ الْمَدِیْنَةِ سے اسے حاصل فرما کر مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جو ڈھائی یا ساڑھے تین نمبر تھے وہ کم ہوتے ہوتے بالکل ہی ختم ہو گئے اور اس کی آنکھیں مکمل طور پر دُرست ہو گئیں۔
مچھلی کی سری کھانے سے عقل بھی بڑھتی ہے۔

ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھائی جائے؟

سوال: ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھانی چاہیے؟^(۱)

جواب: اگر ہفتے میں کم از کم ایک دو بار مچھلی کھائی جائے تو اچھا ہے۔ بعض لوگ مچھلی بالکل نہیں کھاتے حالانکہ اس کے بہت فوائد ہیں۔ بہت سے لوگ مچھلی تل کر کھاتے ہیں حالانکہ تل کر کھانے میں فوائد تو کیا ملیں گے الٹا نقصان ہو سکتا ہے کہ جس تیل میں تلتے ہیں وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے اور تلتے ہوئے اس میں فری ریڈیکلز پیدا ہوتے ہیں۔ اگر مچھلی کھانی ہو تو سب سے بہترین مچھلی وہ ہے جو کونکوں پر بھونی جاتی ہے جسے آج کل شاید گرل فیش کہا جاتا ہے، اگرچہ اس پر بھی تھوڑا سا تیل لگانا پڑتا ہے کہ بغیر تیل کے یہ بنتی ہی نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ تیل اور مصالحہ لگانا اس کے فوائد کو کم کر دے مگر یہ فائدہ مند ہوتی ہے چنانچہ مجھے کسی نے بتایا تھا کہ جس کو کولیسیٹرول ہوا اگر وہ کونکوں پر بھونی ہوئی مچھلی کھالے اور ابھی وہ اس کے معدے میں موجود ہو اور وہ اپنا کولیسیٹرول چیک کر وائے تو اس کا لیول کم آئے گا۔ مچھلی کے مزید فوائد جاننے کے لیے مکتبۃ النبیین سے ”مچھلی کے عجائبات“ نامی رسالہ حاصل کر کے اس کا مطالعہ کیجیے۔^(۲)

بکرے کی او جھڑی اور مرغی کے پنچے کھانا کیسا؟

سوال: بکرے کی او جھڑی اور مرغی کے پنچے کھانا کیسا؟

جواب: او جھڑی چاہے بکرے کی ہو یا بڑے جانور کی اسے کھانا مکروہ تحریمی، ناجائز اور گناہ ہے۔^(۳) مرغی کے پنچے جو غریبوں کے لیے پائے ہیں یہ کھانا جائز ہے مگر انہیں پکانے سے پہلے گرم پانی یا چونے سے اچھی طرح دھولیں۔ اچھی طرح دھلنے کے بعد اب چھلا لگے رہنے میں حرج نہیں۔ پنچوں سے ناخن بھی نکال دیجیے ورنہ ناخن سمیت پکانے کے سبب شاید

① یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

② یہ رسالہ امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم اعلیٰ کا اپنا تحریر کردہ ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

③ فتاویٰ رضویہ، ۲۰ / ۲۳۸۔

کھانے میں کراہیت آئے، اب پکے کے بعد اگر ضرورت ہو تو ان کے دو یا تین پیس کر لیں۔ بچوں کا شور با اچھا ہوتا ہے اور اس کے فوائد بھی ہیں اور اگر بچوں والا پلاؤ بنایا جائے تو وہ بھی بڑا لذیذ بنے گا۔ بچے غریب ہی کھا سکتے ہیں والد ار تو انہیں دیکھ کر تھو تھو کرے گا حالانکہ اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ زیادہ مَرُغَن غِذائیں کھانے والا والد ار بیمار ہونے کی صورت میں بچے بھی نہ کھا سکے۔ پہلے لوگ بچوں کو پھینک دیتے تھے اور شاید باہر ممالک میں اب بھی انہیں پھینک دیا جاتا ہے مگر ہمارے یہاں یہ مُفت نہیں بلکہ درجن کے حساب سے کہتے ہیں۔

اگر کوئی پیسے دینے میں ٹال مٹول کرے تو؟

سوال: اگر پیسے دینے میں قرضدار ٹال مٹول کرے تو پیسے لینے والے کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: بعض لوگوں کی یہ بُری عادت ہوتی ہے کہ قرض واپس نہیں لوٹاتے بہر حال اگر کوئی پیسے دینے میں ٹال مٹول کرے تو دیکھ لیا جائے کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے؟ اگر غریب ہے تو اس کو مہلت دینی چاہیے اور اگر وہ غریب نہیں ہے بلکہ پیسے کھا جانے کی نیت ہے، اس لیے ٹھہرا رہا ہے تو اب قرض دینے والا اپنا حق اس سے طلب کرتا رہے۔ لڑنے جھگڑنے کی ترغیب دینے سے تو ہم رہے۔ اپنا حق جائز طریقے سے وصول ہو جانے کی کوشش کرے مثلاً قانونی راستہ اختیار کرتے ہوئے کیس کیا جاسکتا ہے۔ جن لوگوں کی بڑی رقمیں پھنس جاتی ہیں تو وہ ایسا کرتے بھی ہیں۔

پیسے نکلوانے کے لیے بد معاشوں کا سہارا لینا کیسا؟

بعض لوگ پھنسی رَقم نکلوانے کے لیے بد معاش قسم کے لوگوں سے رابطے کرتے ہیں کہ بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔ ان سے عموماً اس قسم کا معاہدہ کیا جاتا ہے کہ رَقم نکلوانے کی صورت میں آدمی تمہاری آدمی ہماری۔ چنانچہ اب رَقم نکلوانے کے لیے ان لوگوں کی طرف سے دھمکیاں دینا، بچے اٹھانا، گولیاں چلانا یہ سب ہتھکنڈے آزمائے جاتے ہوں گے۔ ظاہر ہے کہ ایسا طریقہ اختیار کرنا ناجائز ہے۔

اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو؟

سوال: اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: صبر کرنا چاہیے۔

مدّت گزرنے سے مہر میں اضافہ نہیں ہوتا

سوال: اگر مہر ایک مدت کے بعد ادا کرے تو جو طے شدہ تھا وہی دینا ہو گا یا اضافہ کر کے دینا پڑے گا؟

جواب: مہر جو طے شدہ تھا وہی دینا ہو گا۔ مدت گزرنے کے سبب اس پر سود نہیں بنتا۔

اگر شوہر بے حس ہو تو بیوی کیا کرے؟

سوال: بے حس شوہر کے دل میں بیوی کا احساس کیسے پیدا کیا جائے؟

جواب: اگر بیوی اس کو پیار دے تو شوہر کی بے حسی ختم ہو سکتی ہے۔ اس لیے کہ بعض اوقات شوہر بے حس نہیں ہوتا بلکہ

بیوی دو قدم آگے ہوتی ہے مثلاً جیسے ہی شوہر گھر میں آئے گا تو بیوی پہلے بچوں کی شکایت کرے گی، پھر پوچھے گی فلاں چیز لائے

یا نہیں؟ اگر نہیں لایا تو اب کو سنے دے گی کہ روزیاد دلاتی ہوں لیکن آپ کو یاد ہی نہیں رہتا۔ اب جواب میں وہ بھی بھڑکے گا

اور گھر میں کُہرام مچ جائے گا۔ اس جھگڑے کی بنا پر فقط شوہر کو ہی بے حس نہیں کہہ سکتے۔ بیوی نے بھی بے حس کا مظاہرہ کیا

ہے۔ بیوی کو چاہیے کہ جب شوہر گھر آئے تو مسکرا کر اس کا استقبال کرے، چائے پانی یا جو بھی اس کی ضرورت ہے پیش کرے۔

اب اس کی حس اور بے حس کا پتا چلے گا؟ اور اگر واقعی میں وہ بے حس ہی تھا تو بیوی کے اچھے رویے سے باحس ہو جائے گا۔

اگر شوہر حقوق پورے نہ کرے تو؟

اگر شوہر بے حس ہے، شرابی کبابی یا جواری ہے، گھر میں لڑائی جھگڑا کرتا ہے تب بھی بیوی کو اس کا خیال نہ رکھنے کی

اجازت نہیں۔ بیوی کو چاہیے کہ شوہر کے حقوق ادا کرتی رہے اور شوہر کا رویہ اچھا ہونے کے لیے دُعا بھی کرتی رہے۔ اگر

بیوی اس کے ساتھ حسن سلوک کرے گی تو ہی گھر چلے گا ورنہ تو کچھ اور چل جائے گا جو کہ گھر کو برباد کرنے والا ہوتا ہے۔

شوہر گھر کا افسر ہوتا ہے

سوال: کیا شوہر کو بیوی کی ہر خواہش پوری کرنا لازمی ہے؟^(۱)

۱۔ یہ سوال شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیر اہل سنت دامت بركاتہم (علیہ السلام) کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: قرآن پاک میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿أَلَيْسَ لِلنِّسَاءِ﴾ (پ ۵، النساء: ۳۴) ترجمہ کنز الایمان: ”مرد افسر ہیں عورتوں پر۔“ تو مرد عورت پر حاکم ہے لہذا عورت کو مرد کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنی ہے۔ اس کے بجائے اگر عورت چاہے کہ شوہر میری مانے اور میرا فرمانبردار ہو تو یہ دُرست نہیں۔ جائز درخواستیں اور فرمائشیں مثلاً طرح طرح کے کھانوں، نیت نئے ڈیزائن کے کپڑوں وغیرہ وغیرہ کی طلب پوری کرنا شوہر پر واجب نہیں۔ واجب صرف نان نفقہ وغیرہ ہے البتہ اگر شوہر دیگر فرمائشیں بھی پوری کرتا ہے تو یہ بیوی پر احسان ہوگا۔ چونکہ یہ ثواب کا کام ہے لہذا شوہر کو حَقِّ اِلْمَکَانَ جائز خواہشات پوری کرنی چاہئیں۔

نصیب پر بھروسہ کر کے محنت نہ کرنا کیسا؟

سوال: کیا نصیب میں لکھا بھی محنت سے ملتا ہے؟

جواب: نصیب کا لکھا ہوا ہی ملتا ہے لیکن اس کے لیے محنت کرنی پڑتی ہے۔ مشہور بھی ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ اگر کوئی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر درخت کے نیچے بیٹھ جائے کہ پھل گرے اور منہ میں چلا جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کوئی بیٹھتا بھی نہیں ہے، بس یہ باتیں ہی ہیں۔ سوشل میڈیا پر لوگ ایسے شوشے چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر بے چارے کسی وسوسے کی بنا پر ایسا کریں تو ظاہر ہے کہ سوشل میڈیا سے وسوسے حل نہیں ہوں گے۔ اس کے لیے علما سے رجوع کرنا پڑے گا۔ بہر حال تقدیر کی قسمیں ہیں لیکن بندے کو تقدیر کے متعلق بحث نہیں کرنی چاہیے۔^(۱) کہ اس موضوع پر بحث کرنے میں Risk (یعنی خطرہ) ہوتا ہے۔

جانور کو غلطی سے مار دیا تو گناہ گار ہوگا؟

سوال: گاڑی چلاتے ہوئے اگر اچانک کوئی جانور روڈ پر آجائے اور گاڑی کے نیچے آ کر مر جائے تو کیا گاڑی چلانے والا گناہ گار ہوگا؟ (ذیرہ اسماعیل خان سے سوال)

۱..... نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ تم تقدیر کے بارے میں گفتگو نہ کیا کرو۔

(تاریخ بغداد، حروف الحاء، محمد بن الحسن الدوری، ۲/ ۱۸۵، الرقم: ۶۰۸)

جواب: (امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) اگر ایسا قصد انہیں کیا بلکہ اچانک کوئی جانور سامنے آکر مر گیا جیسے بلی اکثر سامنے آجاتی ہے تو اس میں وہ شخص گناہ گار نہیں ہوگا۔ لیکن جب کبھی ایسا ہو جائے اور دل پریشان ہو کہ یہ مجھ سے کیا ہو گیا؟ تو دل کی تسلی کے لیے راہِ خدا میں کچھ نہ کچھ صدقہ و خیرات کر دینا چاہیے۔

اگر جانور مارا گیا تو قانون کے مطابق عمل کیا جائے

(امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ نے فرمایا:) جس ملک میں یہ حادثہ ہوا وہاں کے قانون کے مطابق بھی عمل کیا جائے۔ دُنیا کا ایک ملک ہے جہاں کسی کی گاڑی سے ایکسیڈنٹ میں کوئی اونٹ مارا جائے تو اس کو بھاری جرمانہ ادا کرنا پڑتا ہے۔ شاید بندہ ایکسیڈنٹ میں مارا جائے تو اتنی رقم نہیں ہے جتنی اونٹ مارنے پر ہے حالانکہ یہ بات ظاہر ہے کہ اونٹ کو کوئی بھی گاڑی والا جان بوجھ کر نکر نہیں مارے گا کیونکہ اس سے اس کی اپنی گاڑی بھی Damage ہو جائے گی۔ اسی طرح انسان کو بھی کوئی جان بوجھ کر نہیں مارے گا البتہ کسی کے قتل کی سازش ہو تو وہ الگ بات ہے لیکن عام طور پر ایکسیڈنٹ جان بوجھ کر نہیں ہوتے۔ معمولی لاپرواہی کی وجہ سے ایسا ہو جاتا ہے جہاں اس کی سزائیں مقرر ہیں جیسے قتلِ خطا میں ہوتا ہے کہ جانور کا شکار کرنے کے لیے گولی چلائی اور وہ کسی بندے کو لگ گئی جس سے وہ ہلاک ہو گیا تو اگرچہ اس نے یہ قتل جان بوجھ کر نہیں کیا لیکن اس کے باوجود اس کی سزا مقرر ہے۔

ایک چکور جب ہماری گاڑی سے ٹکرایا تو...؟

اگر کوئی جانور غلطی سے بھی مارا جائے تو اس کا صدمہ ضرور ہوتا ہے جیسے ہم ایک بار پنجاب پاکستان کے دورے پر تھے، ہماری گاڑی کسی جنگل سے گزر رہی تھی کہ ایک چکور نامی پرندہ جو پاکستان کا قومی پرندہ ہے اور حلال بھی ہے۔^(۱) یہ زیادہ اڑان نہیں بھر سکتا تو یہ ٹھکرتا ہوا ہماری کار سے ٹکرایا۔ بے چارے کی چونچ پھنس گئی، ہم نے اتر کر دیکھا تو وہ دم توڑ چکا تھا۔ ظاہر ہے اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں تھا لیکن پھر بھی افسوس ہوا کہ یہ کیا ہو گیا؟ بہر حال روڈوں پر بلی کتے کچلے ہوئے پڑے ہوتے ہیں تو اس حوالے سے خوب احتیاط کرنی چاہیے۔

شادی شدہ اسلامی بہنیں بھی درسِ نظامی کر سکتی ہیں

سوال: کیا شادی شدہ اسلامی بہن درسِ نظامی کر سکتی ہے؟

جواب: شادی شدہ اسلامی بہنوں کو بالکل درسِ نظامی کرنا چاہیے۔ درسِ نظامی کرنے کے لیے شادی شدہ ہونا یا نہ ہونا شرط نہیں ہے۔

عورتوں کا گرم ٹوپی پہننا کیسا؟

سوال: سردیوں میں عورتیں گرم ٹوپی پہنتی ہیں، ان کا گرم ٹوپی پہننا کیسا ہے؟

جواب: اگر گرم ٹوپی پہننے سے مردوں سے مشابہت ہو رہی ہو تو پہننے کی اجازت نہیں ہے البتہ اگر لیڈیز ٹوپی ہو تو اسے پہننا عورتوں کے لیے ٹھیک ہے۔ (اس موقع پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا:) صرف مشابہت نہیں بلکہ مشابہت کے علاوہ اور چیزیں بھی دیکھی جائیں گی کہ نیک صالح عورت اس طرح کی ٹوپی پہن کر گھر میں رہے یہ الگ بات ہے اور باہر نکلنے کی الگ صورت ہوگی۔ مشابہت صرف مردوں سے ہی نہیں بلکہ فاسقہ فاجرہ عورتوں سے بھی نہیں ہونی چاہیے اور اس ٹوپی کے پہننے سے بے پردگی کی صورت بھی نہ بنے۔

منہ میں بدبو ہوتے ہوئے دُرودِ پاک پڑھنا کیسا؟

سوال: پان اور سگریٹ پیتے ہوئے ”صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب“ کہے جانے پر ”صَلَّی اللہُ عَلَی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ کہہ کر جواب دینا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: جب منہ میں بدبو ہو تو اس وقت دُرود شریف یا اللہ پاک کا ذکر یا اللہ پاک کا نام لینا مناسب نہیں البتہ اگر کسی نے اللہ پاک کا نام لے لیا یا دُرودِ پاک پڑھ لیا تو وہ گناہ گار نہیں ہو گا مگر بچنا اچھا ہے۔^(۱)



مسواک کے فائدے اور آداب

از: شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

مسواک اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت پیاری سنت ہے۔ اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ مسواک کی سنت پر عمل کرنا نہ صرف اجر و ثواب کے حصول کا ذریعہ ہے بلکہ اس کی بدولت دنیا کے متعدد فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں۔ آئیے! مسواک کے چند فوائد و آداب پڑھئے اور فوائد پانے اور آداب پر عمل کی نیت فرمائیے۔ دو فرامین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: (1) دو رکعت مسواک کر کے پڑھنا بغیر مسواک کی 70 رکعتوں سے افضل ہے (الترغیب والترہیب، 1/102، حدیث: 18) (2) مسواک کا استعمال اپنے لئے لازم کر لو کیونکہ یہ منہ کی صفائی اور رب تعالیٰ کی رضا کا سبب ہے (مسند امام احمد، 2/438، حدیث: 5849) ﴿﴾ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مسواک میں دس (10) خوبیاں ہیں: منہ صاف کرتی، منہ کو مضبوط بناتی ہے، بینائی بڑھاتی، بلغم دور کرتی ہے، منہ کی بدبو ختم کرتی، سنت کے موافق ہے، فرشتے خوش ہوتے ہیں، رب راضی ہوتا ہے، نکی بڑھاتی اور معدہ دُرست کرتی ہے۔ (معجم الجامع، 5/249، حدیث: 14867) ﴿﴾ حضرت سیدنا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چار چیزیں عقل بڑھاتی ہیں: فضول باتوں سے پرہیز، مسواک کا استعمال، نیک لوگوں کی صحبت اور اپنے علم پر عمل کرنا (حیاء لیوان، 2/166) مسواک سے متعلق چند آداب ﴿﴾ ہو سکے تو اپنے گرتے میں سینے پر دائیں بائیں دو جیب بنوائیے اور دل کی جانب (یعنی Left Side) جیب کے برابر میں مسواک رکھنے کیلئے ایک چھوٹی سی جیب بنوالیجئے۔ یوں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری پیاری سنت مسواک شریف گویا سینے اور دل سے لگی رہے گی ☆ مسواک کو کھڑا کر کے رکھنا سنت ہے۔ (مراۃ المناجیح، 1/372، غونا) ﴿﴾ اگر اسے کھڑا نہیں کرتے تو نہی نیچے گرا دیتے ہیں تو ایسا کرنے والے کے لئے جنون (یعنی پاگل پن) کا خطرہ ہے۔ تابعی بزرگ حضرت سیدنا سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جو مسواک کو زمین پر رکھے اور مجنون (یعنی پاگل) ہو جائے تو اپنے علاوہ کسی کو ملامت نہ کرے (مسواک کے فضائل، ص 30) ﴿﴾ جس طرح دینی کتاب کو زمین پر رکھنا آداب کے خلاف ہے اسی طرح مسواک کو بھی زمین پر نہ رکھا جائے ﴿﴾ مسواک کو اونچی جگہ جہاں مٹی کچر اور غیرہ نہ ہو لٹا کر رکھنے میں حرج نہیں ﴿﴾ مستعمل (یعنی استعمال شدہ، Used) مسواک کے ریشے نیز جب مسواک ناقابل استعمال ہو جائے تو اسے پھینک مت دیجئے کہ یہ آلہ ادائے سنت ہے ﴿﴾ کسی جگہ احتیاط سے رکھ دیجئے یا دفن کر دیجئے یا پتھر وغیرہ کسی بھاری چیز کے ساتھ باندھ کر سمندر میں ڈبو دیجئے۔ دعوت اسلامی کی مجلس تحفظِ اوراقِ مقدسہ کے تحت مختلف مقامات پر بوکس (Box) لگائے جاتے ہیں۔ ایک حل یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسواک کے ریشے یا مستعمل مسواک اس طرح کے کسی ڈبے وغیرہ میں ڈال دی جائے۔ اللہ کریم ہمیں ادائے سنت کی نیت سے مسواک کو اپنانے اور دوسروں کو اس کی ترغیب دلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بِحَاجَةِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رجب المرجب 1440/ مارچ 2019)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

بازوپرٹیٹو (Tattoo) بنانا کیسا؟ (۱)

شیطان لاکھ سستی دلائے یہ رسالہ (۲۵ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللہ معلومات کا انمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کتاب میں مجھ پر دُرود پاک لکھا تو جب تک میرا نام اس میں رہے گا

فرشتے اس کے لیے اِسْتِغْفَار (یعنی بخشش کی دُعا) کرتے رہیں گے۔ (۲)

صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!

بازوپرٹیٹو (Tattoo) و نقش و نگار بنانا کیسا؟

سوال: بازوپرٹیٹو (ٹو) (۳) بنانا کیسا ہے؟ نیز بازوپرٹیٹو اور نقش و نگار بنے ہوں تو کیا نماز ہو جاتی ہے؟

جواب: ہر طرح کا ٹیٹو بنانا ناجائز ہے اور اگر جاندار کی تصویر والا ٹیٹو بنوایا تو اس کے نظر آنے کی صورت میں نماز میں کراہیت بھی آئے گی البتہ اگر ٹیٹو کپڑوں کے نیچے چھپا ہوا ہے تو اب نماز میں کراہیت نہیں ہوگی۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ٹیٹو بنوانے والے اسے کھلا رکھتے ہیں تاکہ لوگ دیکھیں جیسے سونے یا کسی دھات کی چین پہننے والے مرد گریبان کھلا اور سینہ تان کر رکھتے ہیں تاکہ لوگ انہیں دیکھیں۔ اپنے طور پر خوش بھی ہوتے ہوں گے کہ ہم اچھے لگتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ وہ واقعی اچھے لگتے ہوں اس لیے کہ ہر ایک کے دیکھنے کا اپنا اپنا معیار ہوتا ہے۔ بعض لوگ تو ایسوں کو دیکھتے بھی نہیں ہوں گے۔

۱..... یہ رسالہ ۲۲ رَیْبَعُ الْاٰخِرِ ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 دسمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّةُ کے شعبے ”فیضانِ مَدَنی مذاکرہ“ نے مرتب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۲..... معجمِ اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۹۷، حدیث: ۱۸۳۵۔

۳..... وہ نیلا یا سرخ نشان جو بدن کے کسی حصے پر گدوایا جاتا ہے۔ (فیروز اللغات، ص ۴۶۴)

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے

قصر شاہی کا نظارہ کچھ نہیں

ٹیٹو بنوالینے والا اب توبہ کیسے کرے؟

سوال: اگر کسی نے ٹیٹو (Tattoo) بنوالیا پھر احساس ہوا کہ یہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے تو اب اس کی توبہ کا طریقہ کار کیا ہو گا؟ کیا آپریشن کے ذریعے اسے مٹانا ضروری ہے؟

جواب: اگر کسی نے ٹیٹو (Tattoo) بنوالیا تھا اور پھر اسے غلطی کا احساس ہوا تو اب وہ سچی توبہ کر لے۔ ٹیٹو کو آپریشن کروا کر یا گھرج کر مٹانا واجب نہیں، البتہ اسے چھپا کر رکھے، اگر کوئی دیکھ لے تو اسے بتادے کہ میں نے توبہ کر لی ہے۔ توبہ اس کے لیے کافی ہے، گھرج کر مٹانے کی صورت میں آزمائش ہو سکتی ہے جیسا کہ پرانی بات ہے کہ ایک اسلامی بھائی نئے نئے مدنی ماحول سے وابستہ ہوئے تھے۔ ان کے جسم پر ٹیٹو بنا ہوا تھا۔ انہیں کسی نے بتایا ہو گا کہ یہ گناہ کا کام ہے۔ انہوں نے جراح (یعنی زخموں اور پھوڑے پھینسیوں کا علاج کرنے والے) کے پاس جا کر اسے مٹوانے کی کوشش کی تو بے چارے آزمائش میں آگئے اور اسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ جب میں ان کی عیادت کے لیے گیا تو انہوں نے اپنی آپ بیتی (یعنی کہانی) بیان کی۔

بارش کے پانی کی طرح برف بھی برکت والی کہلائے گی؟

سوال: بارش کے پانی کو برکت والا پانی کہا جاتا ہے تو جن علاقوں میں برف باری ہوتی ہے کیا برف بھی برکت والی کہلائے گی؟

جواب: اس برف کو عرفاً اور قانوناً پانی نہیں کہتے بلکہ برف ہی کہتے ہیں۔ قدرتی برف کو Snow Falls کہتے ہیں اور جو Artificial (یعنی مصنوعی) برف ہوتی ہے جسے مشینوں کے ذریعے بنایا جاتا ہے جیسے فریج میں بنتی ہے اسے آئس کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں بارش کے پانی کو مبارک پانی فرمایا گیا ہے، فتاویٰ رضویہ شریف کی دوسری جلد میں یہ صراحت ہے کہ جو ازلے پڑتے ہیں چونکہ یہ بھی پگھل کر پانی ہو جاتے ہیں تو یہ بھی آسمانی پانی ہے۔^(۱)

پُرانے Spare Parts کو نیا کہہ کر بیچنا کیسا؟

سوال: آجکل مارکیٹ میں کسی بھی قسم کے دھوکے سے گریز نہیں کیا جاتا یہاں تک کہ پُرانے Spare Parts (یعنی

پُرزوں) کو نیا اور لوکل کو Genuine Parts (یعنی اصل پرزے) کہہ کر بیچ دیا جاتا ہے، ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: اگر پُرانے Spare Parts کو نیا، گھٹیا کو اعلیٰ اور دوسرے ملک کے Spare Parts کو اس ملک کا کہہ کر بیچا کہ جس ملک کا مشہور ہوتا ہے تو یہ سب دھوکا اور جھوٹ ہے اور ایسا کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ البتہ اگر بیچنے والے نے خریدنے والے پر یہ بات واضح کر دی ہو کہ میرے پاس نیا نہیں پُرانا Spare Parts ہے جسے لوگ نیا کر کے بیچتے ہیں اور یوں گاہک کو Spare Parts کی Condition (یعنی حالت) بتا دی تو اب خرید و فروخت میں کوئی گناہ نہیں ہے۔

علاج کے لیے گدھی کا دودھ یا شراب پینا کیسا؟

سوال: کسی کو کالی کھانسی ہو تو کہا جاتا ہے کہ اسے گدھی کا دودھ یا شراب پلائی جائے تو اس کی کھانسی دُور ہو جائے گی، اس حوالے سے شرعی راہ نمائی فرمادیجیے۔

جواب: یہ بات تو مشہور ہے کہ کالی کھانسی والے کو گدھی کا دودھ پلایا جائے تو اس کی کھانسی دُور ہو جاتی ہے مگر شراب کے بارے میں ابھی میں نے سوال میں سنا ہے۔ یاد رکھیے! گدھی کا دودھ اور شراب دونوں چیزیں حرام ہیں۔^(۱) کھانسی چاہے کالی ہو یا سفید انہیں استعمال نہیں کر سکتے۔

خالہ اور بھانجی کا بیک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟

سوال: خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے ساتھ بیک وقت نکاح کر سکتی ہیں؟

جواب: خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے ساتھ بیک وقت نکاح نہیں کر سکتیں۔ اسی طرح پھوپھی اور بھتیجی بھی ایک ساتھ

①..... گدھی کا دودھ (پینا) حرام ہے اور حرام شے سے علاج بھی حرام ہے۔ (حاشیۃ الشلبی علی تبیین الحقائق، کتاب الکراہیۃ، فصل فی البیع، ۷/ ۷۳) اور شراب کے بارے میں اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْمِرِ ۚ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِنَّهُمْ أَكْثَرُونَ ظُلْمًا﴾ (البقرہ: ۲۱۹) ترجمہ کنز الایمان: تم سے شراب اور جوئے کا حکم پوچھتے ہیں، تم فرمادو کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور لوگوں کے کچھ دُنیوی نفع بھی اور ان کا گناہ ان کے نفع سے بڑا ہے۔

نکاح میں نہیں رکھی جاسکتیں۔^(۱)

جلیبی والا تیل تین سے چار بار استعمال کرنا کیسا؟

سوال: بعض دکاندار جلیبی والا تیل بار بار استعمال کرتے ہیں حالانکہ یہ تین سے چار مرتبہ استعمال ہو جائے تو انسانی صحت کے لیے نقصان دہ ہوتا ہے تو ان کا ایسا کرنا کیسا ہے؟

جواب: ڈاکٹروں کی تحقیق یہ ہے کہ ایک بار جس تیل میں کوئی چیز مثلاً کباب سمو سے اور پکوڑے وغیرہ تیل لیے گئے تو وہ تیل اب کام کا نہ رہا اور نقصان دہ ہو گیا جبکہ جلیبی والے تو تین چار بار استعمال کرتے ہیں۔ اگر تیل کو دوبارہ استعمال کرنا ہو تو اس کے نقصانات کم کرنے کا یہ طریقہ بتایا گیا ہے کہ اس کو اچھی طرح چھان کر فریج میں رکھ دیجیے اور پھر استعمال کر لیجیے۔ بہر حال شرعی طور پر یہ نہیں کہا جائے گا کہ ایک طبی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے سارا تیل پھینک دیا جائے کیونکہ روزانہ ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روپے کا تیل اس طرح کا ہوتا ہو گا۔

امیر اہل سنت کی پسند کا معیار

سوال: آپ کی پسندیدہ مٹھائی کون سی ہے؟

جواب: حدیث پاک میں ہے: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ الْخُلُوعَ وَالْعُسْلَ الْعِنِي نَبِيَّ كَرِيمٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کو خلوا اور شہد پسند تھے۔^(۲) جو لوگ علمائے کرام رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِم پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ خلوا کھاتے ہیں انہیں ڈرنا چاہیے کہ سارے علمائے آقا و مولا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خلوا پسند تھا۔ اب خلوے میں سو جی کا خلوا، سوہن خلوا، گاجر کا خلوا اور سردی گرمی کے دیگر تمام خلوے شامل ہیں۔ بعض محدثین کرام رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِم نے اسے خلوا بھی پڑھا ہے جس کے معنی ہیں کوئی بھی میٹھی چیز تو یوں پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو میٹھی چیزیں پسند تھیں۔ اسی طرح شہد بھی میٹھا ہے اس میں شفا اور بڑے فوائد اور برکتیں بھی شامل ہیں تو یہ بھی ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو پسند تھا۔ نفس کو پسند ہونا

① بہار شریعت، ۲/۲۷، حصہ: ۷۔

② بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب الخلواء والعسل، ۵۳۶/۳، حدیث: ۵۳۳۱۔

نہ ہونا اور طبعی طور پر مُوافِق ہونا نہ ہونا اپنی جگہ پر ہے مگر جو میرے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پسند ہے وہ میری پسند ہے۔ یاد رکھیے! اپنی طبیعت کو بھی پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے، اب اگر شوگر والا یہ کہہ کر کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خلوا پسند تھا پیٹ بھر کر خلوا کھالے تو پھر وہ جو جلوہ دیکھے گا اُسے یاد رکھے گا لہذا اپنے آپ کو بھی دیکھنا ہے کہ میرا جسم اور وجود اس کی تجلی بھی برداشت کر سکے گا یا نہیں؟

میٹھے کی مختلف اقسام

سوال: میٹھے کی مختلف اقسام ہوتی ہیں تو ان میں سے آپ کو کونسی قسم پسند ہے؟

جواب: اگر میں بتا دوں گا تو میرے پاس مٹھائی کے ٹوکڑے کے ٹوکڑے آنا شروع ہو جائیں گے۔ میں بازاری مٹھائی سے بچتا ہوں کیونکہ میری عمر اب بڑھ چکی ہے۔ اگر کوئی کہے کہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مٹھائی پسند تھی تو اس سے کہا جائے کہ کیا صرف مٹھائی ہی پسند تھی یا کچھ اور بھی پسند تھا؟ دن میں ایک بار کھانا سنت ہے^(۱) جبکہ ہم دس بار کھائیں تب بھی ہمارا پیٹ نہیں بھرتا حالانکہ ایک بار کھانا بھی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عمل ہے۔ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو مٹھائی پسند تھی موجودہ مٹھائیوں کو اس کے تحت لینا ضروری نہیں ہے۔ آج کل مٹھائیوں میں ملاوٹیں ہوتی ہیں اور ان کی تیاری میں گلی سڑی چیزیں اور باسی دودھ استعمال ہوتا ہے جس کے باعث بسا اوقات مٹھائیوں میں زہر پیدا ہو جاتا ہے۔ کھویا اس میں نمایاں ہے کہ غالباً سب سے زیادہ نوڈ پوائزن کھوئے سے ہوتا ہے۔ مجھے مٹھائی نہ بھیجی جائے اور اگر کوئی بھیج دے تو پھر مجھے کھانے میں احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

چائے کے ذریعے سازش

میرے آقا زادے، سرکارِ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے شہزادے حضور مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی ہند کے شہر ”کوٹہ“ میں دعوت تھی، ظاہر ہے دعوت اپنے ہی لوگ کرتے ہیں لیکن وہاں کہیں سے کوئی چائے آئی جس میں کچھ ملایا گیا تھا، جسے سرکارِ مفتی اعظم ہند رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے نوش فرمایا

۱..... کنز العمال، کتاب الشمائل، الباب الثالث، فی شمائل متعلق بالاعادات... الخ، الجزء ۷، ۳۹/۲، حدیث: ۱۸۱۷۳۔

تو آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کا حافظ مُتاکثر ہو گیا اور آپ بھولنے لگے، یہاں تک کہ اگر آپ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کسی سے گفتگو فرماتے تو اُسے جاننے کے باوجود اس سے پوچھتے کہ آپ کا نام کیا ہے؟ یہ واقعہ مجھے مفتی اعظم ہند رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے ایک مرید نے بتایا جو خود اس دعوت میں شریک تھے۔

دینی اور دُنوی مشہور شخصیات کو محتاط رہنا چاہیے

دینی اور دُنوی مشہور شخصیات کو خطرات لاحق ہوتے ہیں لہذا ان کے لیے احتیاط اچھی ہے۔ گجراتی زبان کی کہاوٹ ہے ”چیتنا رسدا سکھی یعنی جو محتاط ہوتے ہیں وہ ہمیشہ سکھی رہتے ہیں۔“ میرے پاس لوگ شہد بھی بھیجتے ہیں ابھی بھی میرے پاس کسی نے شہد کی ایک بوتل بھیجی ہے اور ساتھ میں پُرچی پر یہ پیغام بھی لکھا ہوا تھا کہ ”اگر آپ کو یہ موافق ہو تو دوبارہ مجھے اطلاع دے دیجیے۔“ عام طور پر یہ ہوتا ہے کہ چیزیں لانے والوں کی پہچان تو ہوتی ہے مگر یہ پتا نہیں ہوتا کہ انہیں کس نے دی ہیں؟ عین ممکن ہے کہ پنجاب، بلوچستان، سندھ اور دیگر ممالک سے آنے والے اسلامی بھائیوں نے مجھ تک پہنچانے کیلئے انہیں دی ہوں تو یوں مجھ تک چیزیں ڈانڑیکٹ نہیں بلکہ واسطے کے ساتھ پہنچتی ہیں۔ اب اگر مجھ تک پہنچنے والی چیز صاف ستھری بھی تھی تو جب یہ کسی ذریعے سے پہنچی تو رُسکی ہو گئی لہذا مہربانی کر کے اس طرح کی چیزیں مجھے نہ بھیجا کریں کیونکہ آپ تو دودھ کے دھلے ہیں اور آپ کی طرف سے کوئی مسئلہ نہیں مگر جب مختلف ذرائع سے آپ کی بھیجی ہوئی چیز میرے پاس آئے گی تو ان کے پاس رُکے گی مثلاً فیضانِ مدینہ میں کسی کے پاس رُکے گی اور جتنا عرصہ کسی کے پاس رُکے گی تو نہ جانے کس کس کی اس پر نظر ہوگی کہ یہ چیز خاص فلاں کے لیے جارہی ہے تو یوں اس میں آزمائش ہو سکتی ہے۔ اب اس وضاحت کے بعد کسی کو مایوس بھی نہیں ہونا چاہیے کہ ہم نے یہ بھیجا تھا وہ بھیجا تھا اس کا کیا حشر ہوا ہوگا؟ کیونکہ میں نے یہ وضاحت پہلی بار نہیں کی بلکہ اس سے پہلے کئی بار اس طرح کی وضاحتیں کر چکا ہوں۔ مجھے آپ کی ان چیزوں کی نہیں بلکہ آپ کی ضرورت ہے۔ اگر آپ مدنی قافلوں کے مسافر بنیں اور 12 مدنی کاموں کی دھومیں مچائیں تو یوں سمجھ لیجیے کہ آپ مجھے مل گئے۔

میں بڑا امیر و کبیر ہوں شہِ دوسرا کا آسیر ہوں

وَرِ مصطفیٰ کا فقیر ہوں میرا رفعتوں پہ نصیب ہے

جماعت پانے کی صورت میں مال ضائع ہوتا ہو تو...؟

سوال: اگر ہم نے مال بھٹی یا اون کے اندر پکنے کے لیے ڈال دیا اور اسی دوران جماعت کا بھی ٹائم ہو گیا، اب اگر ہم جماعت سے نماز پڑھنے جاتے ہیں تو سارا مال جل جائے گا۔ اس صورت میں ہم نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے چلے جائیں یا پھر مال کو جلنے سے بچائیں؟ (ایک بیکری والے کا سوال)

جواب: مال بنانے والے کو یہ پتا ہوتا ہے کہ یہ بھٹی یا اون میں کتنی دیر میں پکتا ہے لہذا وہ اس وقت میں مال نہ ڈالے کہ نماز کے لیے جانے میں مال کے جل جانے کا اندیشہ ہو۔ دنیوی کاموں کے متعلق بھی تو پتا ہوتا ہے کہ فلاں وقت یہ کام کروں گا تو فلاں کام رہ جائے گا لہذا اسی اعتبار سے کاموں کے لیے اوقات کی تقسیم کاری کی جاتی ہے تو اسی طرح نماز باجماعت ادا کرنے کا بھی اہتمام ہونا چاہیے۔ باجماعت نماز پڑھنے کے بعد مال وغیرہ بھٹی یا اون میں ڈالا جائے۔ اگر کبھی اتفاقاً ایسا ہو گیا کہ مال بھٹی میں ہے اور جماعت کا وقت بھی ہو گیا، اب اگر باجماعت نماز کے لیے جاتا ہے تو واقعی مال کا نقصان ہو جائے گا اور اسے روکنے کی کوئی صورت نہ ہو تو یہ ترک جماعت کے اعذار میں سے ہے۔ لہذا اگر ہزاروں روپے کا نقصان ہو تا دکھائی دے رہا ہوں تو ایسی صورت میں جماعت ترک کی جاسکتی ہے۔ بہر حال جماعت ترک نہ کرنی پڑے اس کے لیے اوقات کار کا باقاعدہ نظام بنانا چاہیے۔

اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو پھر فرشتے کیوں مُقرر ہیں؟

سوال: جب اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو فرشتے کیوں مُقرر ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اللہ پاک دیکھ رہا ہے، یہ قرآن کریم سے ثابت ہے اور یہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ اگر کوئی یہ ذہن بنائے کہ اللہ پاک نہیں دیکھ رہا تو وہ مسلمان نہیں رہے گا۔ فرشتوں کو مُقرر کرنا یہ اللہ پاک کی مشیت (یعنی مرضی) ہے کہ نظام ایسے چل رہا ہے۔ اللہ پاک فرشتوں کا ہر گز ہر گز محتاج نہیں ہے۔

اللہ پاک کو ہمیشہ سے خبر ہے

اگر فرشتے اعمال نہ بھی لکھیں تب بھی اللہ پاک کو پتا ہے۔ فرشتے تو اس وقت لکھیں گے جب انہیں پتا چلے گا کہ یہ

عمل ہوا ہے لیکن اللہ پاک کو تو ہمیشہ سے خبر ہے کہ کون کیا کرے گا؟ آربوں کھربوں افراد کا اور تمام معاملات کا ہر پل بلکہ پل کے کروڑوں حصے کا بھی بلکہ میرے پاس بولنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں لیکن میرے رب کو وہ سب کچھ پتا ہے۔ تھوڑی دیر کے بعد میرا کیا ہو گا؟ میرے ذہن میں کیا بات آئے گی؟ میں نے کیا بولنا ہے؟ مجھ سے پہلے، فرشتوں سے پہلے اللہ پاک کو پتا ہے۔

اللہ پاک کے متعلق وسوسے آنے کا سبب

سوال: اللہ پاک کی ذات کے متعلق اس طرح کے وسوسے پہلے نہیں پائے جاتے تھے لیکن اب ایسے ذہن بنتے جا رہے ہیں تو اس کی عمومی وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟

جواب: اللہ پاک کی ذات کے متعلق وسوسے آنے کا سبب علم دین کی کمی، عاشقانِ رسول کی صحبت کا نہ ہونا ہے۔ سوشل میڈیا کا کردار بھی ہو سکتا ہے کہ ایسی سوچ رکھنے والے ذہریوں اور منکرین کی تحریریں پڑھنے، ان کی تقریریں اور کلپ سننے دیکھنے سے بھی ذہن برباد ہوتا ہو گا۔ سوشل میڈیا استعمال کرنے والے صرف دعوتِ اسلامی کی سوشل میڈیا کو جو ان کریں اور ان کے مدنی گلدستوں اور تحریرات سے فائدہ اٹھائیں، اللہ پاک کے کرم سے اس طرح کے وسوسے ذہن میں نہیں آئیں گے۔^(۱) فرشتوں کا لکھنا یہ بھی ایک کسوٹی (یعنی امتحان) ہے کہ کتنے لوگوں کا اس کے ذریعے ایمان پختہ ہوتا ہو گا اور کئی لوگوں کا ایمان برباد بھی ہوتا ہو گا تو ہر معاملے میں کسوٹیاں یعنی امتحانات ہیں۔

اللہ پاک کے بنائے ہوئے ظاہری اور غیبی عالمِ اسباب

(اس موقع پر امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک نے جس طرح ظاہر میں عالمِ اسباب بنایا ہے، اگر وہ چاہے تو بھوک ہی نہ لگے یا روٹی خود بخود تیار ہو کر ہمارے منہ میں داخل ہو جائے لیکن پورا ایک عالمِ اسباب ہے اسی طرح علما ارشاد فرماتے ہیں کہ غیب میں بھی اللہ پاک نے عالمِ اسباب بنایا ہے۔ بندے کی پیدائش ہوتی ہے تو ماں کے پیٹ میں فرشتہ اس کی تقدیر لکھتا ہے۔ اس میں روح چھونکتا ہے۔ اس کی صورت بناتا ہے۔ جب بچہ پیدا

ہوتا ہے تو فرشتے اس کی حفاظت کے لیے مقرر ہوتے ہیں۔ انتقال کے وقت فرشتے اس کی رُوح قبض کرتے ہیں۔ پھر قبر میں بھی فرشتے آتے ہیں حتیٰ کہ قیامت کے دن جنت میں لے جانے والے بھی فرشتے ہوں گے اور جنت میں داخل ہوں گے تو وہاں بھی فرشتے استقبال کریں گے۔ اسی طرح اللہ پاک نے عالم غیب میں اسباب کا سلسلہ رکھا ہوا ہے۔

کیا سفید بال آنا خوش نصیب ہونے کی علامت ہے؟

سوال: ہمارے یہاں بلوچستان میں یہ بات مشہور ہے کہ جس نوجوان کی داڑھی میں پہلے ایک سفید بال آتا ہے وہ بہت خوش نصیب ہوتا ہے لہذا اس بارے میں راہ نمائی فرمادیجیے۔ (کوئٹہ کے جامعۃ التبیین سے ایک طالب علم کا سوال)

جواب: جو سنت سمجھ کر اللہ پاک کی رضا کے لیے داڑھی رکھتا ہے وہ ہوتا ہی خوش نصیب ہے، ورنہ جو خوش نصیب نہیں ہوتا اس کو داڑھی رکھنا بھی کہاں نصیب ہوتا ہے۔ اب نوجوان داڑھی کہاں رکھتے ہیں کہ ان کی داڑھی میں سفید بال نظر آئیں؟ جہاں دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول یا اس جیسا ماحول ہے تو وہاں بعض نوجوان داڑھی رکھتے ہیں۔ جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا اور اس کے چہرے پر سفید بال آئیں تو ان سفید بالوں کے فضائل ہیں۔^(۱) اگر کسی کے اتفاق سے جوانی میں سفید بال نکل آئے تو یہ بڑھاپے میں سفید بال نکلنے کے بارے میں احادیث مبارکہ میں جو فضائل بیان ہوئے ہیں ان کا یہ مستحق ہو گا یا نہیں؟ اس بارے میں مجھے علم نہیں ہے۔

داڑھی سے سفید بال نکالنا کیسا؟

سوال: کسی نوجوان کی داڑھی میں سفید بال آجائیں تو کیا انہیں کاٹنے کی اجازت ہے؟

جواب: کسی بالغ شخص کی داڑھی میں سفید بال نکل آئے تو اب چاہے وہ جوان ہو یا بوڑھا، اگر وہ ان سفید بالوں کو زینت یعنی اچھا لگنے کے لیے نکالے گا تو حدیثِ پاک میں ہے کہ یہ سفید بال نیزہ بن کر قیامت کے دن آئیں گے اور اس شخص کو بھونکے

① رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: سفید بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ مسلمان کا نور ہے، جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا، اللہ پاک اس کی وجہ سے اس کے لیے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کرے گا۔ (ابوداؤد، کتاب الترجل، باب فی تفت الشیب، ۱۱۵/۲، حدیث: ۴۲۰۲) ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا: جو اسلام میں بوڑھا ہوا، یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا۔

(ترمذی، کتاب فضائل الجہاد، باب ما جاء فی فضل من شاب شیبۃ فی سبیل اللہ، ۳/۲۳، حدیث: ۱۶۴۰)

(یعنی گھونپے) جائیں گے۔ (۱) لہذا کبھی بھول کر بھی اس نیت سے سفید بال نہیں نکالنا چاہیے کہ یہ داڑھی میں اچھا نہیں لگ رہا۔ سفید بال آجانے سے بظاہر ایسا نہیں ہو تا کہ دیکھنے میں داڑھی ہی بڑی ہو جائے بلکہ جو سفید بال زینت کی وجہ سے نکالا جائے وہ آخرت کے لیے بربادی ہے۔ اگر کوئی اپنے آپ کو تنکا بھی چھپائے تو اس کی چیخ نکل جائے تو معاذ اللہ قیامت کا میدان اور پھر خد ا جانے وہ کیسا نوکیلا نیزہ ہو گا جو زینت کی وجہ سے سفید بال نکالنے والے کو بھونکا (یعنی گھونپا) جائے گا۔

ذِمَّہ داری قبول کرنے کے لیے اِسْتِخَارَہ کرنا کیسا؟

سوال: اگر کسی کو دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ذِمَّہ داری دی جائے اور وہ کہے کہ میں پہلے اِسْتِخَارَہ کروں گا پھر جواب دوں گا تو اس طرح کہنا کیسا؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سوال)

جواب: اگر کوئی دعوتِ اسلامی کی تنظیمی ذِمَّہ داری قبول کرنے کے لیے اِسْتِخَارَہ کرتا ہے تو شرعاً اس میں کوئی حرج نہیں ہے جبکہ اسے اِسْتِخَارَہ کرنا آتا ہو۔ (۲) یاد رکھیے! بعض نیک کام ایسے ہیں کہ ان کے لیے اِسْتِخَارَہ کرنے کی ممانعت ہے مثلاً نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں؟ اس بارے میں اِسْتِخَارَہ نہیں ہو سکتا کہ نماز پڑھنے سے متعلق حکمِ الہی موجود ہے۔ اسی طرح حج کروں یا نہ کروں؟ اس کے لیے بھی اِسْتِخَارَہ نہیں ہو سکتا البتہ کون سی تاریخ کو حج کے لیے سفر اختیار کروں؟ اس کے لیے اِسْتِخَارَہ ہو سکتا ہے۔ یوں ہی دین کی خدمت کروں یا نہ کروں؟ اس بارے میں بھی اِسْتِخَارَہ نہیں ہو سکتا البتہ کس انداز پر کروں؟ اس کے لیے اِسْتِخَارَہ کرنا ذُرست ہے۔

دین کی خدمت کرنے والوں کی عزت و عظمت

سوال: بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ جب وہ مدنی کاموں میں آگے بڑھتے ہیں تو انہیں بڑی عزت مل جاتی ہے، اس حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟

جواب: لوگ عزت پانے کے لیے ایکشن لڑتے اور بے چارے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ کرتے ہیں مگر اس کے

۱..... کنز العمال، کتاب الزینۃ والتجمل، الجزء: ۶، ۲۸۱/۳، حدیث: ۱۴۲۷۶۔

۲..... استخارے کا طریقہ جاننے کے لیے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی کتاب ”مدنی بیخِ سورہ“ کے صفحہ 280 تا 282 کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

باوجود انہیں جو عزت ملتی ہے اسے دُنیا جانتی ہے۔ اس کے برعکس دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام کرنے والوں کی جو شخصیت بنتی ہے وہ بھی دیکھی جاسکتی ہے کہ کوئی ہاتھ چُوم رہا ہوتا ہے تو کوئی گڑگڑا کر بچے کے لیے دُعا کا کہہ رہا ہوتا ہے اور لوگ انہیں اپنے گھروں پر بلاتے اور عزت و احترام کرتے ہیں تو یوں دین کی خدمت کرنے والوں کو دُنوی اعتبار سے بھی عزت ملتی ہے۔ اگرچہ دین کی خدمت اس لیے نہیں کرنی چاہیے کہ مجھے عزت ملے گی مگر یہ حقیقت ہے کہ لوگ عزت پانے کے لیے کثیر مال خرچ کرتے ہیں مگر پھر بھی یہ پتا نہیں ہوتا کہ عزت ملے گی یا نہیں؟ جبکہ دین کی خدمت کرنے والوں کو مَا شَاءَ اللہ بغیر کچھ خرچ کیے عزت ملتی ہے۔ پھر دُنوی شخصیات کی عزت کرنے میں اپنا مفاد پیش نظر ہوتا ہے کہ کسی کو نوکری چاہیے ہوتی ہے تو کسی کو اپنا کام نکلوانا ہوتا ہے، کسی نے اپنے دُشمن کو پٹوانا ہوتا ہے تو کوئی اس لیے عزت کرتا ہے تاکہ وہ حرام کام کرے تو اُسے Support (یعنی حمایت) رہے تو یوں بہت سارے مقاصد ہوتے ہیں جس کے باعث لوگ دُنوی شخصیات سے بنا کر رکھتے ہیں جبکہ دین کی خدمت کرنے والوں کی عزت کرنے میں اس طرح کے مفاد نہیں ہوتے بلکہ دل میں عقیدت ہوتی ہے۔ عزت کرنے والے کو معلوم ہوتا ہے کہ اگر میں اس دینی شخصیت کی عزت نہیں کروں گا تو مجھے کوئی مار نہیں ڈالے گا مگر وہ عزت کرنے پر مجبور ہوتا ہے کیونکہ اس کا دل اس دینی شخصیت کی طرف مائل ہوتا ہے۔^(۱) یاد رہے! جب دین کی خدمت دُنیا میں عزت دلاتی ہے تو آخرت میں کیونکر محروم کرے گی؟

قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل

سوال: برہنہ فِضانِ مدینہ میں دعوتِ اسلامی کے تمام دارِ اسلامیوں کا اجتماع جاری ہے۔ یہاں کے اور دُنیا بھر کے مسلمانوں کا بہت بڑا مسئلہ یہ ہے کہ انہیں دیکھ کر قرآنِ پاک پڑھنا نہیں آتا اور اس بات کا انہیں احساس بھی ہوتا

① حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ پاک کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو ندا کی جاتی (فرمایا جاتا) ہے کہ اللہ پاک فلاں بندے سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو۔ حضرت جبریل علیہ السلام اس سے محبت کرتے ہیں۔ پھر حضرت جبریل علیہ السلام آسمانی مخلوق میں نِزاکرتے (فرماتے) ہیں کہ اللہ پاک فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت کرو، چنانچہ آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر زمین والوں (کے دلوں) میں اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۳۸۲/۲، حدیث: ۳۲۰۹)

ہے مگر Problem (مسئلہ) یہ ہے کہ قرآن پاک پڑھانے والے نہیں ملتے۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی کاموں میں سے بہت اہم کام مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان ہے اور یہ دعوتِ اسلامی کی خصوصیت ہے۔ دُنیا بھر میں کوئی تنظیم اس طرح اسلامی بہنوں اور اسلامی بھائیوں کے لیے قرآنِ کریم دُرست پڑھانے اور شریعت کے ضروری احکام سکھانے کا انتظام کرتی ہو یہ میری معلومات میں نہیں ہے۔ یو کے، امریکہ اور دُنیا کے دیگر ممالک کے مسلمانوں میں قرآن پاک پڑھنے کا جذبہ ملتا ہے مگر انہیں پڑھانے والے نہیں ملتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ لاکھوں افراد دُنیا بھر میں موجود ہیں لیکن ہر ایک مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان نہیں پڑھاتا، بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی کو مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان پڑھانے کے لیے کہا جائے تو جواب ملتا ہے کہ مجھے مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان پڑھانا نہیں آتا اور جن کو پڑھانا آتا ہے وہ پڑھاتے نہیں ہیں لہذا آپ مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان پڑھانے اور اس میں پڑھنے کے حوالے سے ایسے مدنی پھول ارشاد فرما دیجیے کہ ہمارا مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان دُنیا بھر میں عام ہو جائے اور گلی گلی گھر گھر میں مَدْرَسَةُ الْبَدِیْنَةِ بالغان کی دھو میں مچ جائیں۔ (نگرانِ شوریٰ کا فیضانِ مدینہ برمنگھم، یو کے سے سوال)

جواب: قرآن پاک سیکھنے اور سکھانے والے کو حدیثِ پاک میں Best Man (یعنی سب سے اچھا آدمی) اور Best Person (یعنی بہترین شخص) فرمایا گیا ہے اس سے قرآن پاک سیکھنے اور سکھانے کی اہمیت سمجھی جاسکتی ہے۔ چنانچہ صاحبِ قرآنِ مبین، محبوبِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا۔^(۱) حضرت سیدنا عبد الرحمنؓ سلمی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ مسجد میں قرآنِ کریم پڑھایا کرتے تھے اور فرماتے کہ اسی حدیثِ مبارک نے مجھے یہاں بٹھار کھایا ہے۔^(۲) اے کاش! قرآن پاک پڑھنے اور پڑھانے کا ہمارا بھی ذہن بن جائے۔

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس شخص نے قرآن پاک سیکھا اور اس پر عمل کیا قرآن شریف اس کی شفاعت

①..... بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ، ۳/۴۱۰، حدیث: ۵۰۲۷۔

②..... فیض القدیر، حرف الخاء، ۳/۶۱۸، تحت الحدیث: ۳۹۸۳۔

کرے گا اور اسے جنت میں لے جائے گا۔^(۱) فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس شخص نے قرآن مجید کی ایک آیت یا دین کی کوئی سُنَّت سکھائی، قیامت کے دن اللہ پاک اس کے لیے ایسا ثواب تیار فرمائے گا کہ اس سے بہتر ثواب کسی کے لیے بھی نہیں ہو گا۔^(۲) اے عاشقانِ رسول! آپ نے دیکھا کہ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے کتنے فضائل ہیں اس کے علاوہ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کے فضائل پر مشتمل اور بھی بہت سی روایات ہیں۔

قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا ضروری ہے

قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی ضرورت بھی بہت ہے کہ نماز میں بھی قرآن پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی نماز میں بالکل ہی قرآن پاک نہ پڑھے تو نماز ہی نہ ہوگی۔ نماز میں کم از کم ایک آیت پڑھنا فرض ہے اور سورہ فاتحہ اور اس کے ساتھ ایک چھوٹی سُورت یا ایک آیت جو کم از کم تین چھوٹی آیات کے برابر ہو اتنا حصہ قرآن پڑھنا نماز میں واجب ہے۔^(۳) اگر کوئی قرآن کریم پڑھنا نہیں سیکھتا تو پھر اُس کے یہ فرض و واجب کیسے ادا ہوں گے؟ دیکھیے! ہم مختلف دُنوی کورسز کرتے ہیں جن کا Profit (یعنی نفع) صرف دُنیا کی حد تک ہے لیکن افسوس ہم قرآن کورس نہیں کرتے اور قرآن پاک پڑھنا نہیں سیکھتے کہ جس کا نفع دُنیا کے ساتھ ساتھ آخرت اور قبر میں بھی ہے اور یہ قرآن کریم ہمیں جنت میں لے جانے والا اور ہماری شفاعت فرمانے والا ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ وہ قرآن کریم سیکھنے کے بارے میں خود کو غیر تزلزلے اور دوسروں میں بھی اس کا احساس پیدا کرے۔

مَدْرَسَةُ الْبَيْتِ بِالْغَانِ كَاتِعَارِف اور تَرْغِيب

مَدْرَسَةُ الْبَيْتِ بِالْغَانِ دعوتِ اسلامی کے ۱۲ مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام ہے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہزار ہا ہزار

① معجم کبیر، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۱۰/۱۹۸، حدیث: ۱۰۴۵۰۔

② جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف المیم، ۷/۲۰۹، حدیث: ۲۲۲۵۲۔

③ فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۴ ماخوذاً۔

مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ قائم ہیں جہاں بالکل مفت قرآن کریم سکھایا جاتا ہے۔^(۱) مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ 45 منٹ کا ہوتا ہے اور عموماً عشا کی نماز کے بعد لگتا ہے مگر اب جہاں جیسے اسلامی بھائیوں کو موقع ملے وہ مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ میں پڑھا سکتے ہیں مثلاً نماز فجر اور ظہر کے بعد بھی مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ لگایا جاسکتا ہے۔ جو اسلامی بھائی مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ میں پڑھاتے ہیں انہیں پہلے پڑھانے کا طریقہ سیکھنا ہوتا ہے تاکہ وہ صحیح پڑھا سکیں ورنہ اگر صحیح پڑھانا نہیں آتا ہو گا تو کیا پڑھائیں گے؟ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اس کا کورس ہوتا ہے جس میں مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ پڑھانے کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔ مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ میں قرآن کریم کو مخارج سے پڑھانے کے ساتھ ساتھ کچھ دُعا میں بھی یاد کروائی جاتی ہیں اور نماز کے مسائل بھی سکھائے جاتے ہیں تو یوں 45 منٹ کا پورا ایک جَدول ہے۔ اب بھی کئی اسلامی بھائی ایسے ہیں جو مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ تو پڑھاتے ہیں لیکن وہ 45 منٹ کے جَدول سے آشنا نہیں ہوتے اور اپنے طور پر پڑھاتے ہیں۔ یاد رہے! مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ پڑھانا اسی صورت میں مَدَنی کام کہلائے گا جبکہ اُس انداز پر پڑھایا جائے جو مَدَنی مرکز نے دیا ہے ورنہ اپنے طور پر پڑھانا کارِ ثواب تو ہے مگر مَدَنی مرکز کے طریقہ کار کے مطابق پڑھانے میں فوائد زیادہ ہیں۔ یو کے ہو یا امریکہ ہر جگہ عاشقانِ رسول موجود ہیں لہذا ہر جگہ مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ میں اضافہ ہونا چاہیے اور اس نیت سے پڑھایا جائے کہ پڑھوں گا بھی اور پڑھاؤں گا بھی، سیکھوں گا بھی اور سکھاؤں گا بھی۔ یوں پڑھنے اور پڑھانے کا جذبہ مل گیا تو اِنْ شَاءَ اللہ ایسوں کی تعداد کم ہونا شروع ہو جائے گی جو کہتے ہیں ہمیں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنا نہیں آتا۔

یہی ہے آرزو تعلیمِ قرآن عام ہو جائے

تلاوت کرنا صبح و شام میرا کام ہو جائے

① ۲۰۲۴ء بمطابق ۱۰ دسمبر 2018ء تک کی کارکردگی کے مطابق ملک و بیرون ملک میں اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے

چوبیس ہزار (24000) مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ اور مَدْرَسَةُ الْمَدِينَةِ بِالْغَانِ قائم ہیں جن میں پڑھنے والے اور پڑھنے والیوں کی تعداد ایک

لاکھ پچاس ہزار ایک سو چوراسی (150184) ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذکرہ)

قربانی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا

یاد رکھیے! قربانی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، اگر آپ کہیں کہ بیٹھے بٹھائے سب کچھ ہو جائے تو نہیں ہو گا بلکہ اس کے لیے کوشش کرنی پڑے گی۔ یو کے میں جامعاتُ البَیِّنَاتِ اور مَدَارِیْسُ البَیِّنَاتِ قائم ہیں جن میں اُستاذہ کرام اور قاری صاحبان بھی ہیں جو مَدْرَسَةُ البَیِّنَاتِ بالغان پڑھاتے ہوں گے، اگر نہیں پڑھاتے تو پڑھائیں اور پڑھانے والوں کو تیار کریں، اگر اسی طرح کوشش کریں گے تو قطرے قطرے سے دریا بنے گا اور ہمارا مَدَنی کام بڑھتا چلا جائے گا۔ اس وقت (یعنی ۲۲ دَیْنِیْمُ الْاَحْیَ ۱۴۴۰ھ بمطابق 29 دسمبر 2018ء) برمنگھم کے اجتماع میں مَآشَاءُ اللہ بے شمار اسلامی بھائی جمع ہیں ان میں جذبے والے اسلامی بھائی بھی مل جائیں گے اور ایسے بھی ملیں گے کہ جو پڑھانے کے قابل ہوں گے، اسی طرح ان میں کچھ حُفَّاظ اور قاری صاحبان بھی ہوں گے اگر ان سب کو مَدْرَسَةُ البَیِّنَاتِ بالغان پڑھانے کے لیے تیار کیا جائے تو یہ ساتھ دیں گے کیونکہ یہ اُن کا اپنا کام ہے اور آخرت کی بھلائی کے سب طلبگار ہوتے ہیں۔ اگرچہ میں نے یہ ترغیب برمنگھم والوں کو دلائی ہے مگر پاکستان میں بھی ایسے لوگ مل جائیں گے کہ جو بے چارے دیکھ کر بھی قرآن پاک نہیں پڑھ سکتے لہذا یو کے کے ساتھ ساتھ دیگر ممالک کے اسلامی بھائی بھی قرآن پاک کی تعلیم کو عام کرنے کا عزم مُصَمَّم کریں اور ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ میرا یہ مقصد ہے کہ میں اب اِنْ شَاءَ اللہ قرآن مجید کی تعلیم عام کروں گا۔ یاد رکھیے! مَدْرَسَةُ البَیِّنَاتِ بالغان پڑھاتے ہوئے دعوتِ اسلامی کے ذمہ داران کو ساتھ لے کر چلیے کہ بل جُل کر چلیں گے تو اِنْ شَاءَ اللہ سب بہتر ہو جائے گا ورنہ شیطان کہیں ناچاقیاں نہ پیدا کر دے۔

اسکول ٹیچرز اور پروفیسرز بھی قرآن پاک پڑھائیں

سوال: کیا اسکول ٹیچرز اور پروفیسرز بھی مَدْرَسَةُ البَیِّنَاتِ بالغان پڑھائیں؟

جواب: بے شک دُنیوی یا دینی اعتبار سے جو جتنا بھی بڑا ہے اُسے قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا چاہیے جبکہ وہ دُرسٹ طریقے سے قرآن پاک پڑھانا جانتا ہو۔ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے معاملے میں کوئی دَرَجہ مُتَعَيَّن نہیں کہ فلاں دَرَجے کا آدمی ہو تو وہ پڑھائے گا، اس سے بڑے دَرَجے کا ہو تو اسے پڑھانے کی ضرورت نہیں بلکہ قرآن کریم سبھی کو

پڑھانا چاہیے۔ قرآن کریم میرے مصطفےٰ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذریعے ہمیں ملا اور ہم نے اسے پڑھا اور پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل بیان فرمائے اور ترغیبات بھی ارشاد فرمائیں ہیں۔

نیکی کی دعوت کے لیے کڑھنا بھی سعادت ہے

سوال: ہم نیکی کی دعوت دیتے ہیں اور درس و بیان کی سعادت بھی میسر آتی ہے، اس دوران ہم کسی کو نماز پڑھنے کا کہتے ہیں یا مَدَنی حلقے اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی دعوت دیتے ہیں یا اس کے علاوہ کوئی نیکی کی دعوت پیش کرتے ہیں تو سامنے والا غصے میں آجاتا ہے، اگر وہ نماز نہ پڑھے تو ہمیں بھی غصہ آجاتا ہے جس کی وجہ سے دل بہت اُداس و پریشان ہوتا ہے، ایسی صورت میں ہمارا کیا انداز ہونا چاہیے؟ آپ نے بھی نیکی کی دعوت دی ہے اس میں آپ کا کیا انداز ہوا کرتا تھا اس حوالے سے کچھ مَدَنی پھول عطا فرمادیجیے۔

جواب: مَا شَاءَ اللہ نیکی کی دعوت کے لیے کڑھنا اور لوگ دعوت قبول نہ کریں تو اس پر دل جلانا بڑی سعادت کی بات ہے۔ نیکی کی دعوت کے لیے ایسا ہی جذبہ ہونا چاہیے لیکن یہ دیکھ لیا جائے کہ سامنے والے کے ساتھ کیسا رویہ اختیار کرنا ہے؟ یہ نہ ہو کہ اس کو جھاڑنا شروع کر دیں کہ تم نماز نہیں پڑھتے، جہنم میں جانے والا کام کرتے ہو۔ اس انداز سے کام ہونے کے بجائے خراب ہو جائے گا اور اس کی دل آزاری بھی ہوگی کیونکہ یہ اَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ یعنی نیکی کی دعوت دینے کا طریقہ نہیں ہے۔ اس حوالے سے کون سختی کرے گا اور کس کے لیے نرمی سے پیش آنے کا حکم ہے اس کے اپنے اصول و قواعد ہیں مگر عام طور پر ہم جو نیکی کی دعوت دیتے ہیں اس میں صرف اور صرف نرمی ہی کرنی ہے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں

ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

پیار محبت اور نرمی سے کام چلایا جائے اور نیکی کی دعوت دینے سے ہر گز مایوس نہ ہوا جائے کیونکہ ہمارا کام مَنوانا نہیں بلکہ دعوت پہنچانا ہے، جب ہم نے نیکی کی دعوت پہنچادی ہمارا ثواب کھرا ہو گیا اب سامنے والا اس پر عمل نہیں کرتا پھر بھی ہمیں ثواب ملے گا مثلاً کسی بے نمازی کو 100 مرتبہ نماز کا کہا کہ نماز پڑھو اور وہ نہیں پڑھتا پھر بھی دعوت دینے

والے کو 100 مرتبہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ اگر وہ مایوس ہو کر اس کو دعوت دینا چھوڑ دے یا اس میں کمی کر دے مثلاً 100 کے بجائے 90 پر ہی خاموش ہو جائے تو اب اس کو 90 بار دعوت دینے کا ثواب ملے گا۔ اس وجہ سے ہمیں ہمیشہ نیکی کی دعوت دیتے رہنا چاہیے۔

نیکیوں کے معاملے میں حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں

رہی یہ بات کہ میں کس انداز سے نیکی کی دعوت دیتا ہوں وہ مدنی چینل پر دیکھا جاسکتا ہے۔ جیسے میں نے بر منگھم والوں کو تعلیم قرآن کے حوالے سے نیکی کی دعوت دی ہے میرا یہی انداز ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ مجھے بھی نیکی کی دعوت کے حوالے سے کچھ نہ کچھ کڑھن نصیب ہوئی ہے میں بھی اس حوالے سے کڑھتا تھا پھر اللہ پاک نے کرم فرمایا تو نیکی کی دعوت کا سلسلہ شروع ہوا اور اب تک وہ کڑھن ہے اور اِنْ شَاءَ اللہ یہ قبر میں بھی جدا نہیں ہوگی۔ آج کل حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں اگر ہم ایک کو لائن پر لانے میں کامیاب ہو بھی گئے تو شیطان 100 کو بہکا دیتا ہے، ہم تھوڑی اچھائی کرتے ہیں یہ بُرائی کے ہزار دروازے کھول دیتا ہے، یہاں (یعنی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ باب المدینہ کراچی میں مدنی مذاکرہ سننے والوں کی) بھیڑ تو بہت نظر آتی ہے مگر سارے اسلامی بھائی مدنی کام نہیں کرتے۔

نیت کو عملی جامہ پہنانا ہی کمال ہے

بر منگھم والوں کی ایک تعداد نے ہاتھ اٹھا کر اپنی نیتوں کا اظہار کیا ان کے ذمہ داران کی طرف سے اچھی اچھی نیتیں کرنے والوں کی لسٹ بھی آجائے گی لیکن پھر ہو سکتا ہے کہ یہی لوگ بیٹھ کر دلِ جلائیں کہ یار ہم نے تو 1200 نام دیئے اور پڑھنے والے 12 بھی نہیں ہیں۔ یہ بات میں اپنے تجربے کی بنیاد پر کر رہا ہوں ورنہ یہ بھی ممکن ہے کہ بر منگھم والے وعدے اور ارادے دونوں کے سچے ہوں۔ بہر حال ان میں سے جس نے جو نیت کی ہے وہ اس پر کاربند رہے تاکہ اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رہے۔ یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ لوگ ہاں تو بول دیتے ہیں مگر اس کو عملی جامہ نہیں پہناتے اگر واقعی یہ لوگ اپنا ذہن بنا لیں کہ ہمیں الیاس قادری کے لیے نہیں بلکہ اللہ پاک کی رضا کے لیے قرآن پڑھنا اور پڑھانا ہے تو بہت فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک میں شامل ہو جائیے

اسی طرح جو بے نمازی ہیں وہ نمازیں پڑھنے لگ جائیں جو ابھی یہاں (یعنی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں) حاضر ہیں اور جو مدنی چینل وغیرہ پر دیکھ سُن رہے ہیں چاہے وہ نمازی ہوں یا نہ ہوں سب ”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک چلائیں تو اِنْ شَاءَ اللہ بے نمازی ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملے گا۔ لیکن ہمارے اندر گویا مچھلی کا خون ہے کیونکہ وہ رُکا ہوا ہوتا ہے چلتا نہیں ہے جو خون چلتا ہے وہ گرم ہوتا ہے اگر ہمارے اندر گرم خون پیدا ہو جائے تو ”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“، ”قرآن پڑھو اور پڑھاؤ“ تحریک بامِ عروج پر ہوگی۔ جی ہاں! ہزاروں لاکھوں سننے والے اگر سب اپنا یہ ذہن بنالیں نیز اسلامی بہنیں بھی اپنے محارم پر انفرادی کوشش کرنا شروع کر دیں تو بے نمازی اچار میں ڈالنے کو بھی نہیں ملے گا بلکہ ہمیں تو بے نمازی اچار میں ڈالنے کے لیے چاہیے بھی نہیں۔ دُنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی بھی نہیں کھاتے حالانکہ بے نمازی کے ہاتھ کی روٹی پاک ہے اور اس کا کھانا بھی جائز ہے مگر اس بے نمازی کو چوٹ کرنے کے لیے کہ ہم تیرے ہاتھ کی روٹی نہیں کھائیں گے یہ بھی ایک اچھا انداز ہے، مگر ایسی بات وہی کرے جس کا کچھ رُعب و دُبدبہ بھی ہو تاکہ بے نمازی اسے بے تکا سا جواب نہ دے۔

اگر سب اسلامی بھائی عَزَمَ مُصْعَم کر لیں کہ ہمیں نمازی بنانے ہیں اور قرآن بھی پڑھانا ہے تو ہماری نماز اور تلاوت قرآن کی یہ مدنی تحریک کامیاب ہو سکتی ہے، ممکن ہے مساجد ہی کم پڑ جائیں اور ہمیں نئی مساجد تعمیر کروانا پڑیں۔ اگر ایسا ہوا تو ہم اِنْ شَاءَ اللہ مساجد تعمیر کروائیں گے، آپ لوگ مساجد بھرنے والے بنیں ہم اپنی مجلس خُدام المساجد کو مزید Active (یعنی فَعَال) کر دیں گے۔ اس تحریک کو مضبوط کرنے کے لیے یوں کوشش کریں کہ جب بھی نماز کے لیے جائیں تو جو بھی سامنے آئے اس کو پیار محبت سے مسجد کی طرف لے جائیں، اِس طرح مسجد بھر جائے گی، جب مسجد بھر جائے گی تو نماز پڑھنے میں مزید لُطف و سُورِ پیدا ہو گا کیونکہ جب مسجد خالی ہوتی ہے تو نمازی اُداس ہوتا ہے جیسا کہ رَحْمَتُ النَّبَاک میں مساجد بھر جاتی ہیں پھر عید کی نماز میں بھی خوب رَش ہوتا ہے مگر عید ہی کی ظہر میں کیا حالت ہوتی ہے کہ نمازی ہی نہیں ہوتے نہ جانے ان کو زمین نکل جاتی ہے یا آسمان کھا جاتا ہے۔

مسائل آنے پر حل تلاش کرنے پر غور کیجیے

(اس موقع پر نگرانِ شوریٰ نے فرمایا: اللہ پاک ہم سب کو وہ درد نصیب کرے جو امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا نیک اور نمازی بنانے کے متعلق ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر رہائشی بلڈنگ میں خدا نا خواستہ آگ لگ جائے تو فائر بریگیڈ کا عملہ نیچے کھڑے ہو کر یہ نہیں بولتا: I Can not do any thing یعنی میں کچھ نہیں کر سکتا بلکہ وہ یہ کہتا ہے: What can I do? یعنی میں کیا کر سکتا ہوں؟ تو یوں وہ ایک دو یا تینوں کو بچانا ممکن ہوتا ہے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح معاشرے میں جو بے عملی کی آگ لگی ہوئی ہے تو اگر دعوتِ اسلامی کے مَبْلَغِیْن امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے سُنّتوں بھرے، درد بھرے پیغام کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجالیں تو ان شاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ بہت کچھ تبدیلی نظر آئے گی۔ ہمیں کوئی Problem (مسئلہ) آئے تو ہم دیکھ کر تھک جاتے ہیں، ہم مسئلے کو لے کر بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنے کے بجائے Problem (مسئلہ) کا حل سوچنا چاہیے مثلاً جب آپ رَش میں پھنس جائیں یا بندگی میں آجائیں تو نکلنے کا راستہ سوچتے ہیں تو اسی طرح مسائل آنے پر ہمت ہارنے کے بجائے حل تلاش کرنے پر غور کرنا چاہیے۔

امیر اہل سنت نے خود کو مخالفت کی جھاڑیوں میں نہیں الجھایا

امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو اللہ پاک سلامت رکھے، ان کے راستے میں نہ جانے کتنی بندگیاں آئی ہوں گی، کتنے ایشوز آئے ہوں گے۔ آج دعوتِ اسلامی سے وابستگان دُنیا بھر میں لاکھوں لاکھ ہیں لیکن آج سے کوئی 30 سال پہلے اتنی تعداد نہیں تھی لیکن امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ منزل کی جانب بڑھتے گئے۔ مخالفت کا بھی سامنا ہوا مگر اللہ پاک امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کو سلامت رکھے کہ انہوں نے خود کو مخالفت کی جھاڑیوں میں نہیں الجھایا، اللہ پاک نے ان کی مدد کی، انہوں نے نہ صرف اپنے لیے راستہ نکالا بلکہ لاکھوں لاکھ مسلمانوں کے لیے بھی راستہ نکال کر دیا ہے۔ ان کا جذبہ، تقویٰ، پرہیزگاری اور کڑھن تھی کہ یہ کام میں نے کرنا ہے۔

مدنی تحریک سے فائدہ اٹھا کر مدنی کاموں کی دھومیں مچائیے

آج ہمارے پاس اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دُنیا بھر میں مساجد بنانے والی مجلس ہے۔ ہمارے پاس کورسز کروانے والے مَبْلَغِیْن

ہیں۔ ہمارے پاس تربیت کے لیے گھر گھر میں مدنی چینل موجود ہے۔ دیگر شعبہ جات اور مجالس ہیں۔ ہم نے اس مدنی تحریک سے فائدہ اٹھا کر ساری دنیا میں نیکی کی دعوت کی خوب دھو میں مچانی ہیں۔ جتنی مساجد اب ہیں اس سے ڈگنی، تگنی، مساجد بنانی ہیں اور اس کے لیے ہمیں دعوتِ اسلامی کو قوت دینی ہوگی۔ صرف سوچنے اور کڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا، کرنے سے کام ہوتا ہے لہذا اگر کڑھنے کے ساتھ ساتھ کام کرنے کا جذبہ بھی ہونا چاہیے۔ کام کرنے سے راستے کشادہ ہو جاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں مدنی کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اُمِّیْن بِحَاجَةِ النَّبِیِّ الْأُمِّیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دعوت میں کھانے کے آداب

سوال: ہم کہیں دعوت پر جاتے ہیں تو بعض اوقات کھانے سے پہلے پیٹ کے قفلِ مدینہ (یعنی بھوک سے کم کھانے) کی نیت بھی ہوتی ہے مگر میزبان زبردستی مزید کھانے کا تقاضا کرتا ہے اور از خود ہماری پلیٹ میں کھانا ڈال دیتا ہے ایسی صورت میں پیٹ کا قفلِ مدینہ کیسے لگایا جائے؟ نیز مزید کھانا کالنے کی وجہ سے اگر وہ کھانا بچ جائے اور ضائع ہو تو اس کا گناہ کس پر ہوگا؟

جواب: اگر واقعی کسی نے پیٹ کا قفلِ مدینہ لگایا ہے اور وہ گھر میں بھی کم کھاتا ہے تو دعوت میں ایسا معاملہ ہونے سے وہ آزمائش میں آجائے گا۔ اس کا حل یہ ہے کہ جب دعوت میں جائے تو خوب چچا چبا کر کھائے کہ اس طرح کھانے میں دیر ہوگی تو میزبان کی اس کی جانب توجہ نہیں جائے گی اور یہ بھی دیگر مہمانوں کے ساتھ ساتھ چلتا رہے گا اور میزبان کی طرف سے پلیٹ بھرے جانے کی آزمائش سے بھی محفوظ رہے گا۔

ہڈی والے گوشت میں غذائیت اور انرجی ہوتی ہے

مہمان اپنی پلیٹ میں بغیر ہڈی والی بوٹیاں ڈالنے کے بجائے ہڈی والی بوٹی ڈالے کہ اس طرح پلیٹ بھری ہوئی معلوم ہوگی اور ضمناً گوشت کی لذت بھی زیادہ آئے گی کیونکہ ہڈی سے لگی ہوئی بوٹی بغیر ہڈی والی بوٹی سے زیادہ لذیذ ہوتی ہے۔ اگر مہمان بیان کردہ طریقے کے مطابق ہڈی سے بوٹی نوچ نوچ کر کھائے گا تو اِنْ شَاءَ اللہ قفلِ مدینہ نہیں ٹوٹے گا۔ آج کل Boneless یعنی بغیر ہڈی کا گوشت چلا ہے لیکن اس میں خاص لذت نہیں ہوتی مجھے بھی یہ پسند نہیں ہے۔ اسے کوئی اپنا وقت بچانے کے لیے کھائے تو الگ بات ہے، مگر ہڈیوں میں غذائیت اور انرجی ہوتی ہے لہذا ہڈی والا گوشت ہی کھانا چاہیے۔

مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے

میزبان اپنے مہمان سے بار بار کھانے کا کہنے کے بجائے صرف تین بار مختلف مواقع پر کھانے کا کہے۔ چنانچہ حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بار بار کہنے سے ہو سکتا ہے وہ بے چارہ مُرُوّت میں زیادہ کھا لے اور پیٹ خراب ہونے کی وجہ سے آزمائش میں پڑ جائے۔^(۱) آج کل اپنے ہاتھ سے مہمان کی پلیٹ میں زبردستی ڈال دینے والا معاملہ بہت ہے۔ میرے ساتھ بھی بعض اوقات ایسا ہوتا ہے تو آزمائش ہو جاتی ہے لہذا مہمان کو یہ تو کہا جائے کہ اور کھا لیجیے مگر از خود اس کی پلیٹ میں کھانا نہ نکالا جائے۔^(۲)

اگر میزبان از خود مہمان کی پلیٹ میں کھانا نکالتا ہے تو اس سے مہمان کو یہ تکلیف بھی ہو سکتی ہے کہ وہ چاول نکالنا چاہتا تھا اور میزبان خوب مصالحوں والی برائی اس کی پلیٹ میں بھر دے اب مہمان اگر میزبان کے ”لیجیے، کھائیے“ والے مدنی پھول سن کر اس کا مان رکھتا ہے تو پیٹ کا مان جاتا ہے کیونکہ مصالحوں میں جا کر جو حال کرے گا اس کے الگ ہی مسائل ہوں گے اور اگر نہ کھائے تو میزبان اس کو کچھ نہ کچھ مدنی پھول دیتا رہے گا۔

مل کر کھانے میں دوسروں کا خیال کیجیے

میں کافی عرصے سے ایک بات نوٹ کر رہا ہوں، بعض اوقات اس کا اظہار بھی کیا ہے مگر عین موقع پر کہنا مناسب نہیں ہوتا کیونکہ سامنے والے کو شرمندگی ہوتی ہے۔ وہ یہ کہ جب چند افراد مل کر ایک تھال میں کھانا کھا رہے ہوتے ہیں اور کھانا کھلانے والوں میں سے کوئی ان کے تھال میں مزید کھانا ڈالنے کے لیے آتا ہے تو جس نے پہلے کھانا کھالیا ہوتا ہے اور اسے بھوک نہیں لگ رہی ہوتی تو وہ اسے منع کر دیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دیگر اسلامی بھائی مزید کھانے سے محروم ہو جاتے ہیں یا پھر وہ انہیں محروم کرنے کی سعی کرتا ہے۔ لہذا اگر چند افراد مل کر کھا رہے ہوں اور ان میں کوئی سیر ہو جائے تو تھال میں مزید ڈالنے سے منع کرنے کے بجائے صرف اپنے بارے میں کہہ دے کہ میں کھا چکا ہوں

۱..... احیاء العلوم، کتاب آداب الاکل، الباب الثانی، ۲/ ۹۔

۲..... میزبان کو چاہیے کہ مہمان سے وقتاً فوقتاً کہے کہ اور کھاؤ مگر اس پر اصرار نہ کرے کہ کہیں اصرار کی وجہ سے زیادہ نہ کھا جائے اور یہ اس کے لیے مُضر (یعنی نقصان دہ) ہو۔ (بہار شریعت، ۳/ ۳۹۴، حصہ: ۱۶)۔

مجھے مزید نہیں کھانا۔ یوں ہی بعض لوگوں کو دیکھا ہے کہ وہ مزید کھانے سے منع بھی کر دیتے ہیں لیکن جب تھال میں کھانا ڈال دیا جائے تو پھر سے کھانے میں شریک ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ دوسری تیسری مرتبہ بھی کھانے میں شریک رہتے ہیں یعنی کھاتے بھی رہتے ہیں اور منع بھی کرتے رہتے ہیں۔ ایسا نہ کیا جائے بلکہ ایک تھال میں کھانے والے باہمی مشورہ کریں اور ہر ایک دُست فیصلہ کرے، یہ نہیں کہ مُروّت میں منع بھی کرتے رہیں اور جب مزید کھانا آجائے تو کھاتے بھی رہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کسی کاپیٹ جلدی بھر جاتا ہے کسی کا دیر سے، کوئی صرف ایک روٹی کھا کر سیر ہو جائے گا کسی کی چار روٹیاں کھانے کے بعد بھی گنجائش باقی رہتی ہے، لہذا خود ہوشیار بننے کے بجائے دوسروں کی بھی رعایت کرنی چاہیے۔

لقمہ خوب چبا کر کھائیے

سوال: بعض اوقات کھانا ڈالنے والا خود ہی تھال میں کھانا ڈال کر چلا جاتا ہے پھر ساتھ کھانے والوں میں سے کوئی ایک دو لقمے کے بعد ہاتھ روک لیتا ہے تو تھال صاف کرنے کا مسئلہ ہو جاتا ہے ایسی صورتِ حال میں کیا کیا جائے؟

جواب: کھانے کے آداب میں سے ہے کہ سب اس انداز سے کھائیں کہ ایک ساتھ فارغ ہوں مگر آج کل تو جلدی جلدی کھا کر پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ جلدی کھانے میں اگر یہ نیت ہو کہ لوگوں پر کم کھانے اور پیٹ کا قفل مدینہ لگانے کا Impression (یعنی تاثر) پڑے تو یہ انداز بالکل دُست نہیں کیونکہ اس طرح جلد بازی میں کھانے والا کھانا نہیں بلکہ نگلتا ہے کم کھانا تو دور کی بات ہے۔ نگلنے والا جلدی فارغ ہو جاتا ہے اور جو واقعی چبا چبا کر کھا رہے ہوتے ہیں وہ کھاتے رہتے ہیں لہذا ہر نوالہ خوب اچھی طرح چبا کر ہی کھانا چاہیے۔ چھوٹے بچے جو ڈیڑھ دو سال کے ہوتے ہیں یہ لقمہ چبا نہیں سکتے انہیں بھی اگر بڑا نوالہ دیا جائے تو یہ بغیر چبائے نگل جاتے ہیں بلکہ چار چار سال کے بچوں کو بھی دیکھا ہے کہ ان کو چبانا نہیں آتا تو ایسے بچوں کو چھوٹا نوالہ نرم کر کے دینا چاہیے تاکہ یہ بغیر چبائے نگلیں بھی تو پیٹ میں آسانی رہے۔

کھانے والے کے چہرے کو نہ دیکھیے

اسی طرح کھانا کھانے والے کے چہرے کو بھی نہیں دیکھنا چاہیے کہ حدیثِ پاک میں منع فرمایا گیا ہے۔^(۱) مگر آج

کل تو نہ صرف کھانے والے کو دیکھتے ہیں بلکہ اس کے علاوہ بھی کچھ کر رہے ہوتے ہیں۔ جن کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا جاتا ہے اگر ان کی فہرست بنائی جائے تو ان مظلوموں میں شاید میرا نمبر سب سے پہلا ہو گا۔ جی ہاں! کھانا کھاتے کھاتے میرے لیے آزمائش ہو جاتی ہے کیونکہ اسلامی بھائی تو پیٹ بھر کر آتے ہیں اور مجھے یوں دیکھتے ہیں جیسے مرغی پانی مٹھ میں لے کر سر اٹھاتی ہے یہ بھی ایک نوالہ لے کر مجھے دیکھنے لگتے ہیں۔ جب کسی کو کھانا کھاتے وقت مسلسل دیکھا جائے گا تو اندازہ کیجیے کہ اس کو کس قدر کوفت ہوتی ہو گی کہ ہر طرف سے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ میری اس مظلومیت کا شاید ہی کسی کو اندازہ ہو سکے، منع کرنے کے باوجود بعض لوگ نہیں مانتے اور کن انکھوں سے دیکھ رہے ہوتے ہیں ان کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ اللہ کرے دل میں اتر جائے میری بات۔

اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟

سوال: اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟

جواب: یہاں کام کو مطلق بیان کیا گیا ہے نہ جانے کس کام کو نماز سے افضل کہا ہے تو مطلق سوال سے وضاحت نہیں ہو گی۔ البتہ ایمان نماز سے بڑھ کر ہے اس طور پر کہ خدا کے انکار سے بندہ کافر ہو جاتا ہے جبکہ نماز کی فرضیت کا اقرار کرتے ہوئے اسے ادا نہ کرنے سے بندہ کافر نہیں ہوتا۔

”قادری“ کسے کہتے ہیں؟

سوال: قادری کا کیا مطلب ہے؟

جواب: سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کا نام عبدُ القادر ^(۱) ہے تو جو شخص آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے سلسلے میں مرید ہو اسے

① بانی سلسلہ قادریہ، سردارِ اولیا، غوثِ الاعظم حضرت سید موصی الدین ابو محمد عبد القادر جیلانی حسینی حنبلی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کی ولادت 470 ہجری کو جیلان (ایران) میں ہوئی اور رَجَبِ الآخر 561 ہجری کو بغداد شریف (عراق) میں وصال فرمایا، آپ جید عالم وین، بہترین مدرس، پراثر واعظ، مصنف کتب، فقہا و محدثین کے اُستاد، شیعہ اہلسنن اور مؤثر ترین شخصیت کے مالک ہیں۔ آپ کا مزار مبارک دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے منبعِ انوار و تجلیات ہے۔ جہاں آپ کا عرس ہر سال 11 رَجَبِ الآخر کو منایا جاتا ہے۔

(ہجۃ الاسرار، ص ۱۷۱-طبقات امام شعرانی، جزء: ۱، ص ۱۷۸-مرآۃ الاسرار، ۵۶۳-۵۷۱)

آپ کے نام کی نسبت سے قادری کہا جاتا ہے۔

گِرامت کا انکار کرنا کیسا؟

سوال: گِرامت کا انکار کرنا کیسا؟

جواب: اولیائے گِرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِم کی گِرامت کا انکار کرنا گِرامت ہی ہے۔^(۱) ایسا شخص بد مذہب ہے۔

نقشِ نعلین سر پر لگانے میں احتیاط

سوال: جس کمرے میں نقشِ نعلین پاک ہو اس میں نماز پڑھنا کیسا؟

جواب: جس کمرے میں نقشِ نعلین پاک ہو اس میں نماز پڑھنے میں کوئی حَرَج نہیں بلکہ وہ تو بَرکت کی جگہ ہے شاید قبولیت کے بھی زیادہ قریب ہو۔ نعلین شریف ایک عمدہ شے ہے اس کی بَرکت سے دُعائیں قبول ہونے کی کئی حکایات بھی موجود ہیں۔ یہ بَرکات تو نقشِ نعلین پاک کے ہیں، جو اصل نعلین شریف ہیں ان کی بَرکتوں کے تو کیا کہنے! نقشِ نعلین شریف کو جیب میں بھی رکھا جاتا ہے اور بہت سے خوش نصیب اسے اپنے سر پر لگاتے ہیں، مگر نقشِ نعلین شریف سر یا عمائے شریف پر لگانے میں یہ خیال رکھا جائے کہ نماز میں سجدہ کرتے وقت زمین پر نہ لگے۔ نقشِ نعلین شریف نماز کے دوران جیب میں ہی تشریف فرما ہو تو مدینہ مدینہ۔

کیا قبر میں بھی حساب ہوگا؟

سوال: اگر دُنیا میں کوئی کسی کا حق مارتا ہے تو اس کا حساب کتاب قبر میں بھی ہو گا یا صرف قیامت کے دن ہوگا؟

جواب: قیامت کے دن حساب کتاب ہو گا اور حساب کتاب بھی صرف حلال کا ہو گا اور جو حرام ہے اس کا حساب نہیں بلکہ اس پر عذاب ہے۔ قبر میں بھی عذاب ہو سکتا ہے۔

مُنہ میں سُوار ہوتے ہوئے دُرود شریف پڑھنا کیسا؟

سوال: کیا مُنہ میں سُوار رکھ کر ذکر و دُرود کر سکتے ہیں؟

جواب: منہ میں نُسوار ہونے کی صورت میں ذکر و دُرود منع ہے کیونکہ اس میں بدبو ہوتی ہے اور بدبو بھی ایسی سخت کہ آدمی برداشت نہ کر سکے۔ اگر مسجد میں نُسوار کی بدبو کے ساتھ آگیا تو گناہ گار بھی ہو گا۔ ویسے بھی نُسوار بُری اور نقصان دہ چیز ہے لہذا اس سے بلکہ تمام بدبودار چیزوں کے استعمال سے بچنا چاہیے۔

نماز نہ پڑھنے والا کیا نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟

سوال: خود نماز نہ پڑھنا اور دوسروں کو نماز کا کہنا کیسا؟

جواب: بے نمازی کا کسی کو نماز کی دعوت دینا جائز ہے۔

کیا اللہ پاک بندوں کی توبہ کا انتظار کرتا ہے؟

سوال: کیا اللہ پاک اپنے بندوں کی توبہ کا انتظار کرتا ہے؟

جواب: (اس موقع پر امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا: لفظ انتظار تو یاد نہیں کہ کہیں حدیث پاک میں اس طرح کے الفاظ آئے ہوں البتہ اللہ پاک اپنے بندے کی توبہ سے خوش ہوتا ہے۔ (امیر اہل سنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا: اللہ پاک بندے کو مہلت عطا فرماتا ہے۔

سردی میں پائپ کے اندر پانی جمنے کا حل

سوال: ٹھنڈ کی وجہ سے پائپ میں پانی جم جاتا ہے، اس مشکل سے بچنے کے لیے ٹل تھوڑا سا کھلار کھا جاتا ہے تاکہ پانی گر تار ہے اور جے نہیں، ایسا کرنا کیسا؟

جواب: اگر پانی گرانے کے علاوہ کوئی اور حل ہو سکتا ہو تو وہ کیا جائے۔ (رکن ثوری نے بذریعہ Message فرمایا: جہاں سردی میں پانی جمتا ہے تو وہاں معمولی سائل کھلار کھنا پڑتا ہے لیکن پانی کے ضائع ہونے سے بچنے کے لیے ٹل کے نیچے بڑا برتن رکھا جاسکتا ہے۔



ضمنی فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
460	فرشتوں اور جنات کا انکار کرنا کیسا؟		اعتقادات
462	اولیائے کرام رَحْمَةُ اللهِ عَلَیْہِمْ سے مدد مانگنے کا ثبوت	27	گدو شریف کو ناپسند کرنا کب گُفَر ہے؟
463	اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب	98	”اللہ“ کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟
463	سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟	99	فلمیں گُفریات سیکھنے کا ذریعہ ہیں
464	عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اولیائے کیوں نہیں کر سکتے؟	195	کیا رُوح مَر جاتی ہے؟
464	اولیائے کرام وصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں	196	مُنْكَر نَکِیْر، مَلَکُ الْمَوْتِ اور مسئلہ حاضر و ناظر
	وُضُو وُغْسَل	209	نبی کریم عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاْلَسَّلَام کا علم غیب
13	وُضُو کے بارے میں وُضُو سے اور ان کا علاج	285	اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے
14	نماز میں وُضُو ٹوٹنے کے وُضُو سے	344	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاْلَسَّلَام کو مالک کوثر کہنا کیسا؟
17	غُسل خانے میں پیشاب نہ کریں	344	حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ ہے
18	پیشاب گاہ سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم	345	نبی رَحْمَتِ مالِک کو ثرو جَنّت ہیں
18	یاخانے کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم	347	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاْلَسَّلَام کا سایہ نہیں تھا
49	کھلی رکھی ہوئی بالٹی کے پانی سے وُضُو وُغْسَل کرنا کیسا؟	347	نورِ انبیتِ مصطفیٰ کا ثبوت
51	دورانِ وُضُو یا غُسل رُتِ خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟	348	نورِ انبیتِ مصطفیٰ بزبانِ صحابہ
51	مَعذُورِ شَرعی کے بارے میں حکم	349	نورِ انبیتِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ بزبانِ بزرگانِ دین
52	مُسْتَعْمِلِ پانی کو وُضُو وُغْسَل کے قابل بنانے کا طریقہ	349	نور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں
52	مُسْتَعْمِلِ پانی سے نَجاستِ زائل کرنا کیسا؟	350	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَاْلَسَّلَام کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟
54	اَعْضَاءِ وُضُو سے پانی کے قطراتِ مسجد میں نہ ٹپکائیں	361	فوتگی پر بولے جانے والے گُفریات
56	گتے کے رَس یا دودھ سے وُضُو نہ ہو گا	363	گُفر کی تائید بھی گُفر ہے
213	بیس پر وُضُو کرتے ہوئے ”یا قَاذِرُ“ پڑھنا کیسا؟	363	کُفرِ کب سے نکاح اور ایمان ختم ہو جاتا ہے
241	وُضُو میں مسواک کب مُسْتَحَب ہے؟	377	گُفریہ خیالات آنے سے گُفر نہیں ہو جاتا
478	نہند سے وُضُو کب ٹوٹتا ہے؟	430	فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟
	اذان	431	گیارہویں شریف کب سے سنائی جا رہی ہے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
242	بے نمازی کے لیے وعیدات	62	نابالغ کا اذان دینا کیسا؟
246	سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور اہانت کا حکم	70	اذان کی آواز کی گواہی
247	قضا نمازوں اور روزوں کا فدیہ ادا کرنے کا طریقہ	176	اذان دینے والی مرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟
292	فجر کی نماز دن کی نماز ہے	492	کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟
306	اعلیٰ حضرت اور پابندی نماز		نماز
308	نماز کے لیے خاص لباس کا اہتمام	62	نفل نماز فایده ہو جائے تو کیا کرے؟
309	نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اہتمام کیجیے	63	قضا نمازیں دے ہوں تو نوافل پڑھنا کیسا؟
309	اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز	88	نماز کا بیان
310	اپنی نماز درست کریں نماز آپ کو درست کر دے گی	88	تکبیر تحریمہ
311	اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اہتمام	88	قرأت
315	اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو۔۔۔؟	88	نایا کی حالت اور قرأت
407	جمعہ کی سنتوں میں کیا نیت کریں؟	90	نماز کی سنتیں
409	تیل لگے کپڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟	90	نمازی گوٹھا
412	حکمت عملی سے نماز کی دعوت دیجیے	91	سجدہ تلاوت
414	نماز کی نیت کیسے کی جائے؟	91	جمعہ کا بیان
421	تکبیر تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو تو؟	132	کپڑے نایاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟
437	قضا نمازوں کی ادائیگی کے مسائل	152	نماز میں داڑھی سے کھیلنا کیسا؟
439	میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہو گی؟	170	نماز تہجد ادا کرنے کا وقت
440	کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟	174	اگر کوئی قعدہ اولیٰ بھول جائے تو۔۔۔؟
520	”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک میں شامل ہو جائیے	175	یورین بیگ کے ساتھ نماز کا مسئلہ
525	اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟	193	بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟
527	نماز نہ پڑھنے والا کیا نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟	194	اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو۔۔۔؟
	جماعت	204	زکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح
19	امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہنا کیسا؟	205	ایک رکن میں تین بار کھانے کا شرعی حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
122	حالتِ احرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔؟	20	رُکوع میں تکبیر تحریم کہنے کے بارے میں حکم
123	حَرَمِیْن طَبَقِیْن کے کبوتروں کو اڑانا کیسا؟	20	جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ
124	حُجَّاب کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی احتیاطیں	62	نابالغ حافظ کے تراویح پڑھانے کا حکم
135	بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ	89	امامت
136	حُجَّابِ کرام سے سلام و دُعا پہنچانے سے متعلق پوچھنا	223	شافعی مذہب والے حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟
138	حُجَّابِ کرام سے بے جا سوالات کرنا	245	ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟
138	بھیر کی وجہ سے حج کون جانا کیسا؟	307	اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی
139	رَمَل کی تعریف اور اس کے احکام	416	باجماعت نماز پڑھنے کی نیت
140	عالِمِ دین کی راہ نمائی میں حج کرنا چاہیے	509	جماعت پانے کی صورت میں مالِ ضائع ہوتا ہو تو۔۔۔؟
141	اضطباع اور رَمَل سُنَّت ہے	نماز جنازہ	
142	عمرہ کرنے کے بعد حلق کروانا کیسا؟	209	ایک دن کے بچے کی نمازِ جنازہ
142	حلق کروانا کب واجب ہے؟	227	نمازِ جنازہ میں سلام کب پھیرا جائے؟
143	حلق کروانے میں احتیاط	411	جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضروری نہیں
143	کیا ہر سال حج کریں گے؟	441	اگر جنازے کو کندھانہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟
143	رَوْضَةُ الْجَنَّةِ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	حج و عمرہ	
145	رَمَل صرف مردوں کے لیے سُنَّت ہے	79	حج و عمرے کے لئے سوال کرنا کیسا؟
145	عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حکمت	83	احرام کی حالت میں مُرغی ذبح کرنا
148	حلق اور تَقْصِیر کی شرعی حیثیت	92	حج کا بیان
148	اسلامی بہنوں کا مُنہ چھپا کر نقلی طواف کرنا کیسا؟	115	حج کب فرض ہوا؟
148	عورتوں کے لیے طواف کی احتیاطیں	117	سفر حج سے متعلق خریداری میں بھاؤ کم کروانا کیسا؟
150	احتیاطاً صدقہ یا دم دینا کیسا؟	118	حُجَّاب کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟
151	بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟	119	حج پر جانے والی شخصیات کے لیے احتیاطیں
151	احرام باندھنے سے پہلے سر مُنڈوانا کیسا؟	119	سفر حج میں امیر اہل سنت کی احتیاطیں
151	دَم اور صدقہ کہاں ادا کیا جائے؟	120	طواف کے دوران سیلفی لینا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
126	کیا مسافر پر قربانی واجب ہے؟	151	کفارہ کس ملک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟
126	قربانی کے جانور کی عمر کا اعتبار ہے یا دانت ٹکانے کا؟	152	کیا حالتِ احرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟
127	جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟	161	اسلامی بہن کے حالتِ احرام میں بال گر گئے تو...؟
128	بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گھسا کر لانا کیسا؟	180	احرام میں سلا ہوا ہیملٹ باندھنا کیسا؟
128	کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے؟	180	احرام میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا؟
129	شکبے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟	181	جَدَّہ شریف جانے کیلئے احرام باندھنا ضروری نہیں
130	قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟	245	حج و عمرے میں نیا احرام ہونا ضروری نہیں
130	بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ	247	سادہ احرام بہتر ہے یا ذی اَن وَاَلَا؟
131	اجتماعی قربانی کی احتیاطیں	405	سفینے کے ذریعے سفر مدینہ
148	کیا آئی ابو کا عقیقہ کیا جاسکتا ہے؟	زکوٰۃ و صدقات	
167	قربانی کی استطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟	249	گوشت یا زندہ مرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟
249	گوشت یا زندہ مرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟	396	نابالغ بچے مدنی عطیات میں اپنا حصہ نہیں ملا سکتے
مسجد		397	ہاتھوں ہاتھ عطیات جمع کروانا زیادہ مفید ہے
143	رَوْضَةُ الْجَنَّةِ میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	397	راوڈھ میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا
182	مسجد بنانے کی فضیلت	401	صدقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اعلانیہ؟
209	مساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟	408	سید اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟
228	تبلیغ دین میں مساجد کا کردار	408	”صدقہ اللہ پاک کو قرض دینے کی طرح ہے“ ایسا کہنا کیسا؟
246	سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور امامت کا حکم	416	فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت
246	مساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	432	گیارہویں شریف کی نیت سے عطیات میں رقم ملانا کیسا؟
247	مسجد کی محراب بنانا کیسا؟	432	عطیات بکس میں کتنی رقم ڈالی جائے؟
253	مسجد میں دھونی دینے میں احتیاطیں	قربانی	
260	منبر کے تین زینے کیوں؟	82	نا سبھ بیٹے کے ذبیحہ کا حکم
261	خوفناک طوفان میں مسجد و نماز گاہ جانا	92	کیا گونا گونا گونہ ذبح کر سکتا ہے؟
329	مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلے	126	قربانی کس پر واجب ہے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
492	کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟	357	مسجد ضرار کیوں ڈھائی گئی؟
492	قرآن کریم میں ہر شے کا بیان ہے لیکن...	361	ایصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر
494	جھوٹی بات پر قرآن اٹھانا کیسا؟	373	مقررین مسجد میں چٹکا اٹھاتے ہوئے پہلے سمجھا دیں
513	قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل	411	مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟
515	قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا ضروری ہے	448	احترام مسجد کے متعلق 12 مدنی پھول
515	مَذَرَسَةُ النَّبِيِّ بِالْبَغْدَادِ کا تعارف اور ترغیب	450	مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟
517	اسکول ٹیچر ز اور پروفیسرز بھی قرآن پاک پڑھائیں	456	اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟
	علم و علما	487	خادم کی اجازت سے مسجد کی چیلیں پہننا
133	کاش ہر گھر میں عالمِ دین ہو!	497	اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو؟
140	عالمِ دین کی راہ نمائی میں حج کرنا چاہیے		قرآن
199	نوکری اور درسِ نظامی ایک ساتھ	27	قرآن پاک میں گدو شریف کا ذکر
200	دینی طلباء کی حوصلہ شکنی کرنا کیسا؟	88	ناپاک کی حالت اور قراءت
202	جنتی جنت میں علما کے محتاج ہوں گے	161	موبائل فون میں قرآن کریم ہو تو اسے زمین پر رکھنا کیسا؟
374	دینی مسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟	176	زدی کے بورے میں قرآن پاک ہو تو...؟
401	دینی مسائل توجہ سے سُنئے	238	قرآن پاک کا یاد ہو جانا معجزہ ہے
407	ہر عالم تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا	343	قرآن پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟
435	جنت کے احکام جاننے والے عالمِ دین	404	معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟
437	دَارُ الْاِفْتَاءِ سے رجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟	406	تفاسیر کو بے وضو چھونا کیسا؟
438	ہر وقت عالمِ دین سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے	407	کیا بغیر سجدہ قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟
451	کیا جنت میں علم میں اضافہ ہوگا؟	425	مَذَرَسَةُ النَّبِيِّ بِرَأْسِ الْبَغْدَادِ کا فیضان
501	شادی شدہ اسلامی بہنیں بھی درسِ نظامی کر سکتی ہیں	426	تاجر بھی مَذَرَسَةُ النَّبِيِّ بِالْبَغْدَادِ میں شرکت کریں
	نکاح و طلاق	429	قرآن پاک سے پیری مریڈ کی کا ثبوت
93	نکاح کا بیان	435	نمازِ عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟
95	طلاق کا بیان	491	قرآن پاک میں مور کا پر رکھنا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
188	والدین میں علیحدگی کی صورت میں اولاد کیا کرے؟	96	ظہار کا بیان
189	اگر والد ملنا جلنا چھوڑ دے تو اولاد کیا کرے؟	172	ماہِ مُحَرَّمِ النِّحَام میں نکاح کرنا کیسا؟
189	ناراضی کی حالت میں والدین کا انتقال ہو جائے تو...؟	377	بھتیجی سے نکاح کا شرعی حکم
204	”فلاں کام میں کر دوں گا بانی اللہ مالک ہے“ کہنا کیسا؟	377	شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شرعی حکم
222	جہیز کی نمائش کرنا کیسا؟	427	نکاح پڑھانے پر اجرت لینے کا شرعی حکم
234	کیا اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف کر سکتی ہیں؟	498	مَدّت گزرنے سے مہر میں اضافہ نہیں ہوتا
237	گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	505	خالہ اور بھانجی کا ایک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟
241	گیارہویں کا ختم دلانا کیسا؟	متفرق شرعی احکام	
261	چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا کیسا؟	42	عورتوں کا غیر مرد کو دیکھنا کیسا؟
262	تسبیح زبان سے پڑھنا افضل ہے یا دل میں؟	56	چھوٹے بچے کا پیشاب ناپاک ہے
263	داڑھی کا خط بنانا کیسا؟	56	کون سا پانی نابالغ کی ملکیت ہوتا ہے؟
265	مکڑی کو مارنا کیسا؟	57	نابالغ کس پانی کا مالک نہیں ہوتا؟
285	محفل میں کانا چھوسی کرنا کیسا؟	57	نابالغ سے پانی بھر وانا کیسا؟
322	سجاول دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟	58	نابالغ خوشی سے پانی بھر دے تو لینا کیسا؟
324	طلباء کا ایک دوسرے کی چیزیں استعمال کرنا کیسا؟	78	چھوٹے بچے کا تہیہ کرنا کیسا؟
334	والد کی برسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟	146	اسلامی بہنوں کو اینی ID بنانا کیسا؟
334	کسی کو رقم پڑی مل جائے تو وہ کیا کرے؟	147	مَدَنی مٹیوں کا ”شکریہ“ نام رکھنا کیسا؟
369	سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟	158	مدینہ طیبہ سے تبرکات لانا کیسا؟
371	اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟	159	”کاشان“ یا ”بسم اللہ“ نام رکھنا کیسا؟
378	دُرودِ پاک کی جگہ ”ص“ یا ”صلعم“ لکھنا کیسا؟	162	عوامی راستوں پر جمپ بنانا کیسا؟
404	نشان لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟	173	تعویذِ جہن کر بیٹ اَخْلَا جانا کیسا؟
405	مردوں کو دین میں سُرمہ لگانا کیسا؟	174	غیر معیاری (Low Quality) اشیاء بیچنا کیسا؟
410	خراب آچار بیچنا کیسا؟	178	مُحَرَّمِ النِّحَام میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟
427	آمد ازے سے بریانی بیچنا کیسا؟	185	کسی کو اپنا Autograph (یعنی دستخط) دینا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
366	جنت میں سرکار عَلَیْہِ السَّلَام کے پڑوسی	433	تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہو گا؟
384	انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذمہ داری پوری فرمادی	436	قبلے کی طرف پاؤں پھیلا کر کیا؟
384	سرکار عَلَیْہِ السَّلَام تشہد میں کیا الفاظ ادا فرماتے؟	445	چھپ کر گناہ کرنا کیا؟
426	حضورِ غوثِ پاک کی ولادت کب ہوئی؟	454	W.C کا رخ کس طرف رکھا جائے؟
	فضائل و ثواب	472	باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟
20	بِسْمِ اللہ شریف لکھنے کی فضیلت	481	لُتوں کی لڑائی کروانا کیا؟
45	خوفِ خدا سے لرزنے اور رونے کی فضیلت	484	مُؤذی جانوروں کو قتل کرنا کیا؟
65	پیلے رنگ کا جو تاپہنے کی فضیلت	501	عورتوں کا گرم ٹوپی پہننا کیا؟
69	بلند آواز سے ذکر کرنے کی فضیلت	501	منہ میں بدبو ہوتے ہوئے دُرود پاک پڑھنا کیا؟
74	تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت	503	بازو پر ٹیٹو (Tattoo) و نقش و نگار بنانا کیا؟
103	پودے لگانے کے فضائل	505	پُرانے Spare Parts کو نیا کہہ کر بیچنا کیا؟
182	مسجد بنانے کی فضیلت	511	داڑھی سے سفید بال نکالنا کیا؟
328	ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب	526	منہ میں سُور ہوتے ہوئے دُرود شریف پڑھنا کیا؟
330	ہدایت کی طرف بلانے کی فضیلت		تاریخ و سیرت و حیات
379	کتاب میں دُرود شریف لکھنے کی فضیلت	226	تذکرہ مولانا زوم
513	قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل	240	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف اور آمد
	موت، قبر، حشر	298	اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارف
166	عورتوں کا قبرستان جا کر قبروں کو لپیٹنا کیا؟	319	پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات و واقعات
195	کیا رُوح مَر جاتی ہے؟	325	حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے فضائل و مناقب
196	مُنْكَر نَکِیْر، مَلْکُ الْمَوْت اور مسئلہ حاضر و ناظر	326	آپ رَضِیَ اللہ عَنْہُ کے بدری ہونے کی وجوہات
227	مرنے کے بعد انسان کی رُوح کہاں رہتی ہے؟	351	پیارے آقا کی ولادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟
241	اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیا؟	354	کیا 12 رَیْبِیْعُ الْأَوَّل کے دن کام پر جاسکتے ہیں؟
266	قبر کو پکا کرنا کیا؟	364	نوح عَلَیْہِ السَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی
283	کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟	366	حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ کی سخاوت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
48	عورت کیلئے اپنے مُرشد کا جو ٹھکانا پینا کیسا؟	284	قبر پر سلام کرنے کا طریقہ
76	پیر و مُرشد کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں	292	قبر سے کیا مُراد ہے؟
203	بد عملی سے بیعت نہیں ٹوٹی	293	مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں
203	مَدَنی چینل کے ذریعے بیعت کرنا کیسا؟	364	موت تو ہر حال میں آتی ہی آتی ہے
228	دوپیروں کا مُرید ہونے والا کس کا مُرید کہلائے گا؟	370	قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے
228	ایک مُرید کے دو پیر نہیں ہو سکتے	370	قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟
325	سوال نہ کرنے پر بیعت	371	ماربل والی قبر بنانا کیسا؟
355	پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے	371	مزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟
375	بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دن ہونا ضروری نہیں	382	امیر اہل سنت کے بھائی کا حادثہ میں انتقال
375	آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟	392	پہلے کس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟
429	قرآن پاک سے پیری مُریدی کا ثبوت	394	بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ
429	زمانہ قدیم سے بیعت کا سلسلہ جاری ہے	395	قبرستان سے خوشبو آئی
430	عرب دنیا میں پیری مُریدی	418	ڈرگا ہوں پر جانا کیسا؟
466	پیر کامل کی خصوصیات	418	حدیث پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم
469	بیعت کے الفاظ پورے نہ دہرائے تو...؟	419	ذلیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں
495	غوث پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا	419	مزارات پر رحمتوں کی بَرَسات
525	”قادری“ کسے کہتے ہیں؟	420	مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں
	شعرو شاعری	420	والدین کی قبور پر جانا اور اولیاء کے مزارات پر...؟
243	”مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مطلب	421	کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟
276	دُعوتِ اسلامی کو محبتِ رسول لکھنا کیسا؟	456	کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟
365	میرے حضور کے لب پر اَنّا لَہا ہو گا	471	بچوں کو مزارات پر لے جائیے
376	ہے خَلِیلُ اللہ کو حاجتِ رسول اللہ کی	492	کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟
423	واہ کیا مَرتبہ اے غوث ہے بالاتیرا	526	کیا قبر میں بھی حساب ہو گا؟
451	کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام		طریقہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
291	تین دن راہِ خدا کیلئے اور 27 دن دنیا کیلئے کہنا کیسا؟	469	قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے
294	کسی کام میں نیت کرنا کب مفید ہوتا ہے؟	495	غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا
353	خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟	دلچسپ معلومات	
376	جنت میں رات ہو گی یادوں؟	22	امیر اہل سنت دامت برکاتہم اعلیٰ کی پسندیدہ شخصیت
413	کیا جنت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	64	سبز چیل پہننا کیسا؟
422	”منی پلانٹ“ نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟	66	چائے وغیرہ میں کبھی گر جائے تو کیا کریں؟
428	کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہو گا؟	101	پودے لگانا کیسا؟
441	لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کب کی جائے؟	103	اہلِ فارس کی طویل عمر ہونے کی وجہ
443	اُلٹی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	109	کون سے پودے لگانا زیادہ مفید ہیں؟
450	جنت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہو گی؟	110	ایصالِ ثواب کی نیت سے درخت لگانا کیسا؟
451	جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟	148	کیا اُمّی ابوکا حقیقہ کیا جاسکتا ہے؟
454	رات میں کنگھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟	153	کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے؟
477	بالوں کو رنگنا کیسا؟	159	کیا گرا ہوا نمک پلکوں سے اٹھانا پڑے گا؟
478	تعویذ کا رواج کب سے پڑا؟	179	ساداتِ کرام کی نسل کس سے چلی؟
کھانا پینا		183	قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت کسے ہو گی؟
24	کھانے سے قبل پانی پینے کی وجہ	183	کیا ناگس ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟
24	پھل، کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہئے	204	امامِ عالی مقام کا سرِ انور کہاں دفن ہے؟
25	سبزی کھانے میں حکمت	238	حجرِ اسود کس نے نصب کیا تھا؟
47	عورت کیلئے غیر ضروری کاجوٹھا کھانا پینا کیسا؟	254	کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟
48	عورت کیلئے اپنے غرضد کاجوٹھا کھانا پینا کیسا؟	259	قد کے اعتبار سے وزن کتنا ہونا چاہیے؟
48	میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟	261	کیا طوطے کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟
53	کیا مستعجل پانی پی سکتے ہیں؟	275	بارش ہونے کی پیش گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟
83	ہوٹل سے بغیر اجازت پانی پینا یا تھ دھونا کیسا؟	276	کیا جہنم میں عذاب پر مامور فرشتوں کو بھی تکلیف ہو گی؟
122	ٹھنڈا آبِ زم زم پینا کیسا؟	291	جنت میں جسم پر بال نہیں ہوں گے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
409	اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟	162	گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں
417	کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہوگا	163	نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے
433	روزی میں برکت کا نسخہ	176	اذان دینے والی مرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟
439	ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا کیسا؟	178	مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو معصیوب سمجھنا کیسا؟
441	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟	183	پھل کس وقت کھانے مناسب ہیں؟
454	کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟	228	مذنی مذکرے کے دوران آپ کیا پیتے ہیں؟
456	اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟	244	کیا کمزور دُبلے تلخ بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟
469	قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	269	جُوٹھا پانی پھینک دینا کیسا؟
488	آبِ زم زم کھڑے ہو کر پینے پر وضاحت کرنا	283	کیا میت کا کھانا کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے؟
489	کھڑے ہو کر پانی پینے والے سے حُسن ظن رکھنا	287	بغیر دعوت کے محفل یا ویسے میں شرکت کرنے کا حکم
495	مچھلی کی سری کھانا کیسا؟	289	گھریلو نیاز میں بھی بغیر دعوت کے نہ جایا جائے
496	ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھائی جائے؟	289	خاص محافل میں شرکت کرنے کی استثنائی صورت
496	بکرے کی او جھڑی اور مرغی کے پنجے کھانا کیسا؟	355	لنگر لٹاتے وقت بھی رزق کا احترام کیجیے
505	علاج کے لیے گدھی کا دودھ یا شراب پینا کیسا؟	387	انا جِ ضائع ہونے سے بچائیے
506	جلیبی والا تیل تین سے چار بار استعمال کرنا کیسا؟	388	کھانا پھینک دینے کا قانون
506	امیر اہل سنت کی پسند کا معیار	388	دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مرے
507	میٹھے کی مختلف اقسام	388	کھانا ضائع کرنے پر حساب نہیں عذاب ہے
507	چائے کے ذریعے سازش	389	مؤمن کے جُوٹھے میں شفا ہے
522	دعوت میں کھانے کے آداب	389	جُوٹھا کھانے سے شفا ملنے کی حکایت
522	ہڈی والے گوشت میں غذا ایت اور انرجی ہوتی ہے	390	مسلمان کا جُوٹھا کھانے پینے میں اجر و ثواب
523	مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے	390	جُوٹھا کھانے پینے میں تکیڈ اور غربت کا علاج
523	مل کر کھانے میں دوسروں کا خیال کیجیے	391	کھانے کے دوران گفتگو کا موضوع
524	لقمہ خوب چبا کر کھائیے	392	کھانے کو عیب نہ لگائیے
524	کھانے والے کے چہرے کو نہ دیکھیے	407	سکیڑا کھانا حرام ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
	مختلف طریقے		دُعا و وظائف
20	جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ	15	وَسْوَ سوں سے بچنے کے 10 دُعا ئف اور تہ اہیر
21	بِسْمِ اللّٰہِ شریف کو عمدہ شکل میں لکھنے کا طریقہ	38	کسی اُجَی بَی تہ پر نَظ ر پڑ جائے تو کیا پڑھیں؟
37	مُقَدَّ س اوراق عُہدے کرنے کا طریقہ	38	بُک اہ پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں
37	مُقَدَّ س اوراق دُفن کرنے کا طریقہ	42	مَرَض گناہ دُور کرنے کا وظیفہ
42	گناہوں سے بچنے کا طریقہ	58	وَسْوَ شیطان سے بچنے کا آسان ترین عمل
52	مُسْتَعِی ل پانی کو وَسْوَ غسل کے قابل بنانے کا طریقہ	73	پریشانی دُور کرنے کے اُوراد و وظائف
135	بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ	207	مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا
170	اچھے اخلاق اپنانے اور ان پر استقامت پانے کا طریقہ	212	بچوں کی حفاظت کا وظیفہ
205	ناپاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ	213	بڑوں کی حفاظت کا وظیفہ
235	کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ	219	مصیبتیں دُور کرنے کے وظائف
239	اچھی اور بُری دُنیا کی پہچان کا طریقہ	259	نارمل ڈیوری کا وظیفہ
246	مَساجد کو آباد کرنے کا طریقہ	282	توبہ پر استقامت کا وظیفہ
271	پیالہ اور دیگر برتن دھونے کا طریقہ	290	اَلْوَظِی فَةُ الْکَرِیْمَةِ پڑھنے کی ترغیب
279	سُرک پار کرنے کا طریقہ	372	حافظہ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا
281	توبہ پر استقامت کا طریقہ	425	اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کبنا افضل دُعا ہے
284	قبر پر سلام کرنے کا طریقہ		فوائد و برکات
328	مَدَنی کاموں پر استقامت پانے کا طریقہ	28	گد و شریف کی برکات
410	لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ	29	گد و شریف کے چند طِبِّی فَوائد
415	نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ	104	شجر کاری کے سائنسی فَوائد
434	ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ	105	شجر کاری کے معاشی اور معاشرتی فَوائد
474	بچوں کو سزا دینے کا طریقہ	230	اجتماعی اعتکاف کے فوائد و برکات
	معجزات و کرامات	255	بچوں کو دھوپ لگانے کے فَوائد
28	عجیب مُعْجَزَا	455	سفید مَرُغ کے فَوائد

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
44	چکر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا	238	قرآن پاک کا یاد ہو جانا مُعْجِزہ ہے
45	حضرت سیدنا غوث الاعظم رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہ کا خوفِ خدا	320	سات کبریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں
46	خودکشی کی کوشش کرنے والا نوجوان	320	پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا
60	امام رازی رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِہ اور شیطان	321	کبری نے آگے بڑھ کر سرمبارک پر بوسہ دیا
71	ڈٹو اور اسنو کر کا عادی صوم و صلوٰۃ کا پابند بن گیا	321	آپ کی برکت سے جنگل ہرا بھرا ہو جاتا
75	نئی زندگی مل گئی	347	سرکار عَلَیْہِہ السَّلَام کا سایہ نہیں تھا
191	مفتی اعظم ہند کے زہد و تقویٰ کے واقعات	378	واقعہ معراج عظیم ترین مُعْجِزہ ہے
215	عجرت ہی عجرت	424	غوثِ پاک کی کرامت
226	تذکرہ مولانا روم	457	مُعْجِزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے
265	محرورم تختہ غفلت پر مسکرا دیئے	526	کرامت کا انکار کرنا کیسا؟
302	اعلیٰ حضرت کی ذہانت کے چند واقعات	حکایات	
366	حضرت سیدنا طلحہ بن عبید اللہ کی سخاوت	17	سارے وسوسے جڑ سے کٹ گئے
383	خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی	27	جذبہ عشقِ رسول
389	جُٹھا کھانے سے شفا ملنے کی حکایت	35	مُتَبَذِّل کا غذا اٹھانے والے کیلئے انعام
452	تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی	36	شرابی کی بخشش کا راز
458	غوثِ پاک کے والد کے ”جنگی دوست“ لقب کی وجہ	36	باغ کا جھولا
471	بچوں کو بزرگانِ دین کے واقعات سنائیے	41	گناہوں پر جُری نوجوان سنتوں کا آئینہ دار بن گیا
472	والدین کی تعظیم پر بزرگانِ دین کے واقعات	43	اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے واقعات
507	چائے کے ذریعے سازش	43	حضرت سیدنا یحییٰ عَلَیْہِہ السَّلَام کا خوفِ خدا
❁	❁❁❁	44	حضرت سیدنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ اور خشیتِ الہی

تفصیلی فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
20	جماعت میں شریک ہونے کا طریقہ	1	یادداشت
20	بسم اللہ شریف لکھنے کی فضیلت	3	اس کتاب کو پڑھنے کی 15 نیتیں
21	بسم اللہ شریف کو عمدہ شکل میں لکھنے کا طریقہ	4	اجمالی فہرست
22	امیر اہل سنت دامت بركاتہم العالیہ کی پسندیدہ شخصیت	6	البدینۃ العلیہ
24	کھانے سے قبل پانی پینے کی وجہ	7	پہلے اسے پڑھ لیجئے
24	پھل، کھانا کھانے سے پہلے کھانا چاہئے	10	مذنی مذکرہ اور اس پر ہونے والے کام کی تفصیل
25	سبزی کھانے میں حکمت	13	وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج
25	”بیارے نبی“ کے 8 حروف کی نسبت سے مذکورہ حدیث پاک کے 8 فوائد	13	دُرود شریف کی فضیلت
26	مذکورہ حدیث پاک کی شرح	13	وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج
27	جذبہ عشق رسول	14	نماز میں وضو ٹوٹنے کے وسوسے
27	گدو شریف کو ناپسند کرنا کب کفر ہے؟	14	توجہ دینا ہے
27	قرآن پاک میں گدو شریف کا ذکر	15	یارِ رسول اللہ کے 10 حروف کی نسبت سے وسوسوں سے بچنے کے 10 وظائف اور تہ امیر
28	عجیب معجزہ	16	رومالی پر پانی چھڑکنا
28	گدو شریف کی بَرَکات	17	وسوسے کا عجیب علاج
29	گدو شریف کے چند طبی فوائد	17	غسل خانے میں پیشاب نہ کریں
31	مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب	17	سارے وسوسوں سے گت گئے
31	دُرود شریف کی فضیلت	18	پیشاب گاہ سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم
31	لکھائی والے دسترخوان سے اجتناب کی وجہ	18	پاخانے کے مقام سے خارج ہونے والی ہوا کا حکم
32	سڑکوں پر بکھرے ہوئے کاغذات کا حکم	19	امام سے پہلے تکبیر تحریمہ کہنا کیسا؟
32	راہ چلتے مقدس کاغذات کو پاؤں سے ٹھوکر مت ماریے!	20	رُکوع میں تکبیر تحریمہ کہنے کے بارے میں حکم

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
46	خودکشی کی کوشش کرنے والا نوجوان	33	قلم کے تراشے کا آداب
47	عورت کیلئے غیر مرد کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟	34	تختی کی لکھائی کا آداب
48	عورت کیلئے اپنے مرشد کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟	35	کاغذات و اخبارات کو استعمال میں لانا
48	میاں بیوی کے لئے ایک دوسرے کا جوٹھا کھانا پینا کیسا؟	35	مُتَبَدِّل کاغذ اٹھانے والے کیلئے انعام
49	پانی کے بارے میں اہم معلومات	36	شرابی کی بخشش کا راز
49	دُرود شریف کی فضیلت	36	باغ کا جھولا
49	کھلی رکھی ہوئی ہالٹی کے پانی سے وضو و غسل کرنا کیسا؟	37	مُقَدَّس اوراق ٹھنڈے کرنے کا طریقہ
50	مُسْتَعْمِل پانی کی تعریف	37	مُقَدَّس اوراق دَفَن کرنے کا طریقہ
50	”مدینہ“ کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے پانی کے	38	کسی اَجَنَبِیَّہ پر نظر پڑ جائے تو کیا پڑھیں؟
	مُسْتَعْمِل ہونے کی پانچ صورتیں	38	بگاہ پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں:
51	دوران وضو یا غسل ریح خارج ہو جائے تو کیا کیا جائے؟	40	آنکھوں کا نقلِ مدینہ
51	مَحْذُور شرعی کے بارے میں حکم	40	بد بگاہی کا عبرت ناک انجام
52	مُسْتَعْمِل پانی کو وضو و غسل کے قابل بنانے کا طریقہ	40	ایمان کی علوات
52	مُسْتَعْمِل پانی سے نجاست زائل کرنا کیسا؟	41	گناہوں پر جرمی نوجوان سنتوں کا آمینہ دار بن گیا
53	کیا مُسْتَعْمِل پانی پی سکتے ہیں؟	42	عورتوں کا غیر مرد کو دیکھنا کیسا؟
53	موٹھیں پست رکھئے!	42	مرضِ گناہ دور کرنے کا وظیفہ
54	موٹھیں کس قدر ہونی چاہئیں؟	42	گناہوں سے بچنے کا طریقہ
54	اعضائے وضو سے پانی کے قطرات مسجد میں نہ پڑائیں	43	اللہ پاک سے ڈرنے والوں کے واقعات
55	ایک قابلِ توجُّہ بات!	43	حضرت سیدنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا
56	گتے کے رَس یا دودھ سے وضو نہ ہوگا	44	حضرت سیدنا عمر رَضِیَ اللہ عَنْہُ اور خشیتِ الہی
56	چھوٹے بچے کا پیشاب ناپاک ہے	44	جگر تلکڑے تلکڑے ہو گیا
56	کون سا پانی نابالغ کی ملکیت ہوتا ہے؟	45	حضرت سیدنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ کا خوفِ خدا
57	نابالغ کس پانی کا مالک نہیں ہوتا؟	45	خوفِ خدا سے لرزنے اور رونے کی فضیلت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
71	ڈُبّو اور اسنو کر کا عادی صوم و صلوات کا پابند بن گیا	57	نابالغ سے پانی بھروانا کیسا؟
72	اعلیٰ حضرت رَضِیَہُ اللہُ عَلَیْہِ سے عقیدت	58	نابالغ خوشی سے پانی بھر دے تو لینا کیسا؟
73	پریشانی دُور کرنے کے اور او و وظائف	58	نابالغ کا تحفہ
74	تمام مسلمانوں کو دُعا میں شریک کرنے کی فضیلت	58	وَسُو سے شیطان سے بچنے کا آسان ترین عمل
74	”یَاقَی“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے 5 فرامینِ مصطفیٰ	59	وَسُو سے اور الہام میں فرق
75	مُسا فِر کی دُعا قبول ہوتی ہے	60	اللہ پاک کے بارے میں وَسُو سے
75	نئی زندگی مل گئی	60	امام رازی رَضِیَہُ اللہُ عَلَیْہِ اور شیطان
76	پیر و مرشد کے لیے دُعائے مَغْفِرَت کر سکتے ہیں	62	نابالغ کا اذان دینا کیسا؟
77	تمام صحابہ کرام رَضِیَہُ اللہُ عَنْہُمْ جُنتی ہیں	62	نابالغ حافظ کے تراویح پڑھانے کا حکم
78	چھوٹے بچے کا تیج کرنا کیسا؟	62	نفل نماز فاسد ہو جائے تو کیا کرے؟
79	حج و عمرے کے لئے سوال کرنا کیسا؟	63	قضا نمازیں دُتے ہوں تو نوا فل پڑھنا کیسا؟
79	صحابہ کرام رَضِیَہُ اللہُ عَنْہُمْ کا جذبہ عمل	64	ایک مدنی التجا
80	جنت کی ضمانت	64	سبز چپل پہننا کیسا؟
80	”یا عَفُو“ کے 5 حُرُوف کی نسبت سے سوال کرنے پر 5 عیدیں	65	پیلے رنگ کا جوتا پہننے کی فضیلت
81	مسکین کی تعریف	66	کالے موزے پہننا
81	پیشہ ور بھکاریوں کے بارے میں حکم	66	چائے وغیرہ میں مکھی اگر جائے تو کیا کریں؟
82	گداگری کی موجودہ صورت حال	69	بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت
82	نا سمجھ بچے کے ذبیحے کا حکم	69	دُرو و شریف کی فضیلت
83	احرام کی حالت میں مرغی ذبح کرنا	69	دُرخت کے نیچے کلمہ شریف پڑھنے کی حکمت
83	ہوٹل سے بغیر اجازت یا بی بیانا یا تھ دھونا کیسا؟	69	بلند آواز سے ذکر کرنے کی فضیلت
84	مالک کی اجازت کے بغیر پتھر اٹھانے کا حکم	70	اذان کی آواز کی گواہی
85	پُرانی قبض دُور کرنے کے چند آسان نسخے	70	ہر چیز تسبیح کرتی ہے
87	گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب	70	زمین کے حصوں کی آپس میں گفتگو

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
101	درخت لگانے سے ثواب کمانیے	87	دُرود شریف کی فضیلت
101	دُرود شریف کی فضیلت	87	معلومات سے کورا گونگا بہرا
101	پودے لگانا کیسا؟	88	نماز کا بیان
103	اہل فارس کی طویل عمر ہونے کی وجہ	88	تکبیر تحریمہ
103	پودے لگانے کے فضائل	88	قراءت
104	پودے لگانے کے بعد کی احتیاطیں	88	نایابی کی حالت اور قراءت
104	شجر کاری کے سائنسی فوائد	89	امامت
105	شجر کاری کے معاشی اور معاشرتی فوائد	90	نماز کی سنتیں
107	شجر کاری مہم کی اچھی اچھی نیتیں	90	نمازی گونگا
107	شجر کاری مہم اور اس کی احتیاطیں	91	سجدہ تلاوت
108	وقف کی جگہوں پر درخت لگانے کی احتیاطیں	91	جمعہ کا بیان
109	کون سے پودے لگانا زیادہ مفید ہیں؟	92	حج کا بیان
109	درخت لگانا ممکن نہ ہو تو؟	92	کیا گونگا وحج کر سکتا ہے؟
110	ایصالِ ثواب کی نیت سے درخت لگانا کیسا؟	92	سلام کا بیان
110	درخت اور پودے لگانے کی چند مزید احتیاطیں	93	عاشق رسول گونگا
114	دُعائے عطار	93	نکاح کا بیان
115	سفر حج کی احتیاطیں	95	طلاق کا بیان
115	دُرود شریف کی فضیلت	96	ظہار کا بیان
115	حج کب فرض ہوا؟	97	لعان کا بیان
116	اونٹوں اور گھوڑوں پر سفر کرنا	98	قسم کا بیان
117	سفر حج سے متعلق خریداری میں بھاد کم کروانا کیسا؟	98	عقیدے کا بیان
118	حُجَّاج کا اپنے خیموں میں دوسروں کو ٹھہرانا کیسا؟	98	”اللہ“ کا اشارہ گونگے بہرے کس طرح کریں؟
119	حج پر جانے والی شخصیات کے لیے احتیاطیں	99	فلمیں گُفریات سیکنے کا ذریعہ ہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
138	حُجَّاجِ کرام سے بے جا سوالات کرنا	119	سفر حج میں امیر اہل سنت کی احتیاطیں
138	بھیڑ کی وجہ سے حج کو نہ جانا کیسا؟	120	طواف کے دوران سیلفی لینا کیسا؟
139	رَمَل کی تعریف اور اس کے احکام	122	حالت احرام میں خود بخود بال جھڑ جائیں تو۔۔۔؟
140	عالِمِ دین کی راہ نمائی میں حج کرنا چاہیے	122	ٹھنڈا آب رَم میں پینا کیسا؟
141	اضطباع اور رَمَل سنت ہے	123	حَرَمَیْن طَیْبَیْن کے کبوتروں کو اڑانا کیسا؟
142	عمرہ کرنے کے بعد حلق کروانا کیسا؟	124	حُجَّاج کے لیے قربانی کا جانور خریدنے کی احتیاطیں
142	حلق کروانا کب واجب ہے؟	126	قربانی کس پر واجب ہے؟
143	حلق کروانے میں احتیاط	126	کیا مسافر پر قربانی واجب ہے؟
143	کیا ہر سال حج کریں گے؟	126	قربانی کے جانور کی عمر کا اعتبار ہے یا دانت نکالنے کا؟
143	رَوْضَةُ الْجَنَّة میں جانے کے لیے دوڑنا کیسا؟	127	جانور دو دانت کا ہے یا زیادہ کا یہ پہچان کیسے ہو؟
145	رَمَل صرف مردوں کے لیے سنت ہے	128	بڑے جانوروں کو چھوٹی گاڑیوں میں گھسا کر لانا کیسا؟
145	عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہ دینے میں حکمت	128	کون سے دن قربانی کرنا افضل ہے؟
146	اسلامی بہنوں کو اپنی ID بنانا کیسا؟	129	شکنجے میں جکڑ کر جانور ذبح کرنا کیسا؟
147	ذُحَا عَظْمَار	130	قربانی کے جانور کے بال اور اُون وغیرہ کاٹنا کیسا؟
147	مَدَنی مَنیوں کا ”شکریہ“ نام رکھنا کیسا؟	130	بے وضو یا بے نمازی کا ذبیحہ
148	کیا آئی ابو کا عقیدہ کیا جاسکتا ہے؟	131	اجتماعی قربانی کی احتیاطیں
148	حلق اور تقصیر کی شرعی حیثیت	132	کپڑے ناپاک ہو جاتے ہوں تو نماز کیسے ادا کریں؟
148	اسلامی بہنوں کا منہ چھپا کر نفلی طواف کرنا کیسا؟	132	جَنَّت طلب کرنے اور جہنم سے پناہ مانگنے کی اہمیت
148	عورتوں کے لیے طواف کی احتیاطیں	133	کاش ہر گھر میں عالمِ دین ہو!
149	أَهْلُ الْبُیُوتِ کا بے مثال پردہ	135	بارگاہ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ
150	احتیاطاً صدقہ یا دم دینا کیسا؟	135	دُرود شریف کی فضیلت
151	بال ٹوٹنے سے کب کفارہ لازم آتا ہے؟	135	بارگاہ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ
151	احرام باندھنے سے پہلے سر منڈوانا کیسا؟	136	حُجَّاجِ کرام سے سلام دونا پہنچانے سے متعلق پوچھنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
166	آپ کے والد صاحب کی قبر کہاں ہے؟	151	دم اور صدقہ کہاں ادا کیا جائے؟
166	عورتوں کا قبرستان جا کر قبروں کو لینا کیسا؟	151	کفارہ کس نلک کی کرنسی سے ادا کیا جائے؟
167	قربانی کی استطاعت نہ ہو تو حاجی کیا کرے؟	152	نماز میں واڑھی سے کھینا کیسا؟
169	چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل	152	کیا حالت احرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟
169	دُرود شریف کی فضیلت	152	مقروض پر قرض کے تقاضے میں نرمی کیجیے
169	چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل	153	کیا میاں بیوی جنت میں یکجا ہوں گے؟
170	نماز تہجد ادا کرنے کا وقت	155	تَعَزُّیَّت کا طریقہ
170	اچھے اخلاق اپنانے اور ان پر استقامت پانے کا طریقہ	155	دُرود شریف کی فضیلت
171	حُسنِ اخلاق سے متعلق احادیثِ مبارکہ	155	تَعَزُّیَّت کرنے کے مدنی پھول
172	کئی احکامِ شرع کی بنیاد چاند دیکھنے پر ہے	157	زبان کو احتیاط کے ساتھ چلائیے
172	مَدِیْنَةُ الْمَدِیْنَةِ اُمِّ الْکَلْبِ میں نکاح کرنا کیسا؟	158	مدینہ طیبہ سے تبرکات لانا کیسا؟
173	کنیت حاصل کرنے کا طریقہ	159	مَدِیْنَةُ مَنَکَر کے پودے لانا کیسا؟
173	تعویذ پہن کر بَیْتُ الْخَلَا جانا کیسا؟	159	”کاشان“ یا ”بِسْمِ اللّٰہِ“ نام رکھنا کیسا؟
174	غیر معیاری (Low Quality) اشیاء بیچنا کیسا؟	159	کیا گرا ہوا نمک پلوں سے اُٹھانا پڑے گا؟
174	اگر کوئی تعددِ اولیٰ بھول جائے تو...؟	160	اسلامی بہنوں کا WhatsApp استعمال کرنا کیسا؟
175	یورین بیگ کے ساتھ نماز کا مسئلہ	161	موبائل فون میں قرآن کریم ہو تو اسے زمین پر رکھنا کیسا؟
176	اذان دینے والی مرغی کا گوشت اور انڈے کھانا کیسا؟	161	اسلامی بہن کے حالتِ احرام میں بال گر گئے تو...؟
176	ردی کے بورے میں قرآن پاک ہو تو...؟	162	گوشت اور چاول کھانوں کے سردار ہیں
176	کسی کو جمائی لیتا دیکھ کر جمائی آنا	162	عوامی راستوں پر چمپ بنانا کیسا؟
177	گھن والی بیماری سے انبیا محفوظ ہوتے ہیں	163	نیاز کیجیے مگر کسی کو تکلیف نہ دیجیے
177	بوقتِ شہادت امامِ عالی مقام کی عمر مبارک	163	اسلام میں کسی کو ناحق تکلیف دینے کا تصور ہی نہیں
178	مُحَمَّدُ الْمَدِیْنَةِ اُمِّ الْکَلْبِ میں ننگے پاؤں رہنا کیسا؟	164	بلندی پر سجاوٹ وغیرہ کرنے میں بھی احتیاط
178	مچھلی نہ کھانا اور نیا کپڑا پہننے کو مَغِیُوب سمجھنا کیسا؟	164	روضہ اقدس کی زیارت سے بھی شفاعت نصیب ہوگی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
193	بچے کو کس عمر میں نماز سکھائی جائے؟	179	سسرال میں مُحَرَّمُ النِّحْرِ امر کا چاند دیکھنے میں خرچ نہیں
194	لڑکے اور لڑکی کے بالغ ہونے کی عمر	179	ساداتِ کرام کی نسل کس سے چلی؟
194	اگر بالغ اولاد نماز نہ پڑھے تو...؟	180	احرام میں سلا ہوا ہیلت باندھنا کیسا؟
194	بچوں کو سمجھانے کا ایک غلط انداز	180	احرام میں انگوٹھی، بنیان اور موزے پہننا کیسا؟
195	کیا زوجِ عمر جاتی ہے؟	181	جَدَّہ شریف جانے کیلئے احرام باندھنا ضروری نہیں
196	مُنْكَرٌ نَكِيرٌ، مَلَكُ الْمَوْتِ اور مسئلہ حاضر و ناظر	182	مسجد بنانے کی فضیلت
197	ذَيْنُ اللہ کے معنی	183	پھل کس وقت کھانے مناسب ہیں؟
197	اچھی اور بُری صحبت کا اثر	183	کیا ناگئیں ہلانا شیطان کا طریقہ ہے؟
199	امامتِ کبریٰ سے مراد؟	183	قیامت کے دن سب سے زیادہ حسرت کسے ہوگی؟
199	نو کری اور دَرسِ نظامی ایک ساتھ	184	فوت شدہ والدین کو کیسے راضی کیا جائے؟
200	وَعِیْ طَلْبَا کی حوصلہ شکنی کرنا کیسا؟	185	کسی کو اپنا Autograph (یعنی دستخط) دینا کیسا؟
202	جنتی جَنَّت میں غلام کے محتاج ہوں گے	187	ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟
203	بدِ عملی سے بیعت نہیں ٹوٹتی	187	دُرود شریف کی فضیلت
203	مَدَنی چینل کے ذریعے بیعت کرنا کیسا؟	187	ماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟
204	رُکوع میں پڑھی جانے والی تسبیح	188	والدین میں علیحدگی کی صورت میں اولاد کیا کرے؟
204	شمارک اور بلوویل مچھلیوں کا شرعی حکم	189	اگر والد ملنا جلنا چھوڑ دے تو اولاد کیا کرے؟
204	امامِ عالی مقام کا سرِ انور کہاں دفن ہے؟	189	ناراضی کی حالت میں والدین کا انتقال ہو جائے تو...؟
204	”فلاں کام میں کر دوں گا باقی اللہ مالک ہے“ کہنا کیسا؟	189	ماہِ مُحَرَّمُ النِّحْرِ امر میں بزرگانِ دین کے اعراس
205	ایک رُکن میں تین بار کھانے کا شرعی حکم	191	مُفْتِی اعظم ہند کے زہد و تقویٰ کے واقعات
205	نایاک شہد کو پاک کرنے کا طریقہ	191	مُحْطَا اَلْفَاظ میں تَعْوِیْتُ کیجیے
207	اپنی زوجہ سے اچھا سلوک کیجیے	192	نعمت ضائع ہوتے ہوئے دیکھنا گوارا نہیں
207	مصیبت کے وقت پڑھی جانے والی دُعا	192	پانی ضائع ہونے سے بچائیے
208	مُسْتَحْبِلِ پانی کا مسئلہ	193	عورتوں کو قبرستان جانے کی ممانعت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
223	مَدَنی ماحول سے وابستگی اور دین کا دفاع	208	نذر و نیاز پورا سال کرنا جائز ہے
224	ٹرکی کے بارے میں تاثرات	209	مساجد میں چپل رکھنے کی جگہ بنانا کیسا؟
225	میرے آقا کو کتنا صدمہ پہنچتا ہوگا!	209	ایک دن کے بچے کی نماز جنازہ
225	مَدِیْنَةُ مَنَوَّرَہ کا ادب و احترام	209	نبی کریم ﷺ وَالسَّلَامُ کا علم غیب
226	تذکرہ مولانا روم	211	اغواسے حفاظت کے اُوراد
227	نماز جنازہ میں سلام کب پھیرا جائے؟	211	دُروُد شریف کی فضیلت
227	مرنے کے بعد انسان کی رُوح کہاں رہتی ہے؟	211	اغواسے حفاظت کی احتیاطی تدابیر اور اُوراد و وظائف
228	دوپیروں کا خرید ہونے والا کس کا خرید کہلائے گا؟	212	بچوں کو تنہا چھوڑا جائے
228	ایک خرید کے دوپیر نہیں ہو سکتے	212	بچوں کی حفاظت کا وظیفہ
228	مَدَنی مذاکرے کے دوران آپ کیا پیتے ہیں؟	213	بڑوں کی حفاظت کا وظیفہ
228	تبلیغ دین میں مساجد کا کردار	213	بیسمن پر وضو کرتے ہوئے ”یا قَادِرُ“ پڑھنا کیسا؟
230	اجتماعی اعتکاف کے فوائد و برکات	214	W.C اور بیسن دونوں کو الگ الگ کیجیے
232	اپنے وقت کی قدر کیجیے	215	وضو کرنے اور نماز پڑھنے کا طریقہ سیکھیے
232	سارا سال رَمَضَانَ النِّبَارِک کا انتظار	215	عمرت، بنی عمرت
233	مُعْتَمَرِ اسلامی بھائی اور مَدَنی مرکز میں اعتکاف	216	نُزاع کی سختیاں
234	کیا اسلامی بہنیں اجتماعی اعتکاف کر سکتی ہیں؟	218	صبر کا ذہن کیسے بنایا جائے؟
234	اسلامی بہنوں کا معاشرے میں کردار	219	مصیبتیں دُور کرنے کے وظائف
235	اسلامی بہنوں کا گھر میں رہنے کا انداز	220	خوشی و غمی کے رسم و رواج
235	کھانے کو ضائع ہونے سے بچانے کا طریقہ	220	ہم رسم و رواج کے نہیں شریعت کے پابند ہیں
236	روزانہ کتنا دُروُد شریف پڑھنا چاہیے؟	221	پڑھے لکھے جاہل سے مراد
237	گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	222	جھیز کی نمائش کرنا کیسا؟
237	دُروُد شریف کی فضیلت	222	اپنے نفس کی تربیت کیسے کریں؟
237	گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟	223	شافعی مذہب والے حنفی امام کے پیچھے نماز پڑھ سکتے ہیں؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
252	”صفائی نصف ایمان ہے“ کی وضاحت	238	قرآن پاک کا یاد ہو جانا مُعْجَزَہ ہے
253	مسجد میں دھونی دینے میں احتیاطیں	238	حَجَرَ اسود کس نے نصب کیا تھا؟
254	کیا آخری وقت کی توبہ مقبول ہے؟	239	اچھی اور بُری دنیا کی پہچان کا طریقہ
255	بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد	240	حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا تعارف اور آمد
255	دُرود شریف کی فضیلت	241	اپنے لیے قبر تیار رکھنا کیسا؟
255	بچوں کو دھوپ لگانے کے فوائد	241	وضو میں مسواک کب مُسْتَحَب ہے؟
256	آپریشن کے ذریعے بچوں کی پیدائش میں اضافہ	241	گیارہویں کا ختم دلانا کیسا؟
257	ڈیوری کیس سے متعلق اعتشافات	242	بے نمازی کے لیے وعیدات
257	پیسیوں کی خاطر کسی کی جان تکلیف میں نہ ڈالیں	243	”مٹتے مٹتے نام ہو ہی جائے گا“ کا مطلب
258	بلا ضرورت آپریشن اور ٹیسٹ کے آخری اجازت	244	کیا کمزور و بلب پتہ بچے بھی بھوک سے کم کھانا کھائیں؟
259	بندہ رہے یا نہ رہے مگر اپنی جیب بھری رہے	245	ظہر اور عصر کی نماز میں قراءت آہستہ کیوں ہوتی ہے؟
259	نارمل ڈیوری کا وظیفہ	245	حج و عمرے میں نیا احرام ہونا ضروری نہیں
259	قد کے اعتبار سے وزن کتنا ہونا چاہیے؟	245	چند مَصْنُوعَاتِ آسمانے الہیہ
260	منبر کے تین زینے کیوں؟	246	سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور امامت کا حکم
261	چلتے پھرتے کلمہ شریف پڑھنا کیسا؟	246	مساجد کو آباد کرنے کا طریقہ
261	خوفناک طوفان میں مسجد و مزار کا بچ جانا	247	سادہ احرام بہتر ہے یا ڈیزائن والا؟
261	کیا طوطے کے سلام کا جواب دینا بھی واجب ہے؟	247	مسجد کی محراب بنانا کیسا؟
262	ثواب کے لیے نیت ضروری ہے	247	قضا نمازوں اور روزوں کا فائدہ ادا کرنے کا طریقہ
262	تَسْبِيحِ زبان سے پڑھنا افضل ہے یا دل میں؟	248	پاگل کتا کٹائے تو کیا احتیاطی تدابیر اختیار کی جائیں؟
262	میت کی تجہیز و تکفین وغیرہ کے آخری اجازت کا حکم	249	ہر غیر عالم جاہل نہیں ہوتا
263	نابالغ کے حصہ سے ایصالِ ثواب کا کھانا نہیں بنا سکتے	249	گوشت یا زندہ مرغ کو وار کر جنگل میں پھینکنا کیسا؟
263	داڑھی کا خط بنانا کیسا؟	250	کسی پر نفسیاتی اثر ڈالنا کیسا؟
264	داڑھی کا خط بنوانے میں غلطی نہ کیجیے	252	ناپاک کپڑے پاک کپڑوں کو بھی ناپاک کر دیں گے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
279	بچوں کو حادثات سے کس طرح بچایا جائے؟	265	کمڑی کو مارنا کیسا؟
281	توبہ پر استقامت کا طریقہ	265	مردمِ حق پر غصہ، غلغلہ پر مُسکرا دیئے
281	دُروُد شریف کی فضیلت	266	قبر کو پاؤں کرنا کیسا؟
281	توبہ پر استقامت کا طریقہ	266	گناہوں سے بچنے کے لیے گوشہ نشینی اختیار کرنے کا حکم
282	توبہ پر استقامت کا وظیفہ	267	اچھی بُری صحبت کے غیر محسوس اثرات
282	پتنگ بازی کا حکم اور اس کے نقصانات	269	جوٹھاپانی پھینک دینا کیسا؟
283	کیا نیت کا کھانا کھانے سے دل مُردہ ہو جاتا ہے؟	269	دُروُد شریف کی فضیلت
283	کیا گھر میں اچانک موت گناہ کے سبب ہوتی ہے؟	269	جوٹھاپانی پھینک دینا کیسا؟
284	قبر پر سلام کرنے کا طریقہ	270	امیرِ اہل سنت کا ہر قسم کے اسراف سے بچنے کا ذہن
285	اللہ پاک چاہے تو بندہ دُور کی آواز بھی سُن لیتا ہے	270	مُلکِ پاکستان اور دیگر ممالک میں پانی کا بحران
285	محفل میں کانا چھوسی کرنا کیسا؟	271	پیالہ اور دیگر برتن دھونے کا طریقہ
286	ایک صوتی پیغام کی وضاحت	271	گرم پانی لینے کیلئے ٹھنڈا پانی ضائع کرنے سے کیسے بچا جائے؟
287	بغیر دعوت کے محفل یا ویسے میں شرکت کرنے کا حکم	272	پانی ضائع کرنے والوں کو ممکنہ صورت میں سمجھائیے
289	گھریلو نیاز میں بھی بغیر دعوت کے نہ جایا جائے	272	مالی کس طرح پانی ضائع کرتا ہے؟
289	خاص محافل میں شرکت کرنے کی استثنائی صورت	273	گاڑی دھونے اور دیگر کاموں میں پانی کا اسراف
290	اَلْوَظِیْفَةُ اَلْکَرِیْمَةُ پڑھنے کی ترغیب	273	امیرِ اہل سنت کا پانی بچانے کا ذہن کیسے بنا؟
291	جنت میں جسم پر بال نہیں ہوں گے	274	واش روم میں پانی کا استعمال
291	تین دن راہِ خُدا کیلئے اور 27 دن دُنیا کیلئے کہنا کیسا؟	275	بارش ہونے کی پیش گوئیوں پر یقین کرنا کیسا؟
292	فجر کی نماز دن کی نماز ہے	276	کیا جہنم میں عذاب پر مامور فرشتوں کو بھی تکلیف ہوگی؟
292	مکروہ تحریمی اور حرام میں فرق	276	دعوتِ اسلامی کو محبت رُصول لکھنا کیسا؟
292	قبر سے کیا مُراد ہے؟	277	اُطرافِ گاؤں میں مَذْرَسَةُ اَلْہِدَیَّة کی ضرورت
293	مسلمانوں کی قبروں پر چلنا جائز نہیں	278	بچوں کے حادثات بڑھنے کی وجہ
294	کسی کام میں نیت کرنا کب مفید ہوتا ہے؟	279	سڑک پار کرنے کا طریقہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
313	اعلیٰ حضرت پر آنکھیں بند ہونے کا مطلب	297	سیرت اعلیٰ حضرت کی چند جھلکیاں
313	اعلیٰ حضرت کی سب سے آخری تحریر	297	دُرود شریف کی فضیلت
314	دعوتِ اسلامی اور بزرگانِ دین کے تذکرے	297	اعلیٰ حضرت کی پہچان کب اور کیسے ہوئی؟
315	اعلیٰ حضرت کی سب سے پہلی کتاب	298	اعلیٰ حضرت کا پہلا تعارف
315	اگر نماز کے وقت گاہک آجائے تو...؟	298	اعلیٰ حضرت کی معرفت کا بیج تناور درخت بن گیا
316	بچیوں کو پردے کی عادت کب سے ڈالیں؟	299	اعلیٰ حضرت سے متاثر رہنے پر استقامت پانے کا سبب
318	”فیضانِ امامِ اہلسنت“ پڑھنے کی ترغیب	300	اعلیٰ حضرت کی داڑھی والوں سے محبت
319	پیارے آقا کا پیارا بچپن	300	اعلیٰ حضرت کے ہی ہو کر کیسے رہ گئے؟
319	دُرود شریف کی فضیلت	301	آپ اعلیٰ حضرت کی کس خوبی سے متاثر ہوئے؟
319	پیارے آقا کے بچپن شریف کے حالات و واقعات	301	اعلیٰ حضرت کی باب المدینہ تشریف آوری
320	سات بکریاں بڑھتے بڑھتے 700 ہو گئیں	302	امیر اہل سنت کی بریلی شریف میں حاضری
320	پیارے آقا کا جلدی بڑھنا اور کلام فرمانا	302	اعلیٰ حضرت کی ذہانت کے چند واقعات
321	بکری نے آگے بڑھ کر سر مبارک پر بوسہ دیا	303	کُتب کے نام، جلد، صفحہ اور سطر تک یاد ہوتی
321	آپ کی برکت سے جنگل ہر ابھر اہو جاتا	303	اعلیٰ حضرت کا عشقِ رسول
322	سجوات دیکھنے کے لیے عورتوں کا نکلنا کیسا؟	304	اعلیٰ حضرت اور ساداتِ کرام کا ادب و احترام
322	بخشنِ ولادت منانے میں بے اعتدالیاں	306	اعلیٰ حضرت اور پابندی نماز
323	نیاز اور چندہ کرنے میں بے اعتدالیاں	307	اعلیٰ حضرت اور جماعت کی پابندی
324	طُبا کا ایک دوسرے کی چیزیں استعمال کرنا کیسا؟	308	نماز کے لیے خاص لباس کا اہتمام
324	دوسروں کی چیزیں استعمال نہ کرنے میں ہی عافیت ہے	309	نماز کے لیے رضوی جوڑے کا اہتمام کیجیے
325	سوال نہ کرنے پر بیعت	309	اعلیٰ حضرت کے نماز پڑھنے کا انداز
325	حضرت سعید بن زید رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے فضائل و مناقب	310	اپنی نماز دُرست کریں نماز آپ کو دُرست کر دے گی
326	آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کے بدری ہونے کی وجوہات	311	اعلیٰ حضرت کا سفر میں نماز کا اہتمام
327	حاجی مشتاق عطاری کی یاد	312	اعلیٰ حضرت پر اپنی آنکھیں بند ہیں

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
342	عوام پر سوشل میڈیا کی یلغار	328	مدنی کاموں پر استقامت پانے کا طریقہ
343	سوشل میڈیا کے لیے وقت مخصوص کرنا	328	ہر کلمے کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب
343	قرآن پاک کے بعد سب سے پہلی کتاب کون سی ہے؟	329	مسجد کی طرف چھوٹے چھوٹے قدم چلیے
344	سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مالک کوثر کہنا کیسا؟	330	نیکیوں میں دل نہ لگے تو کیا کریں؟
344	حقیقت میں ہر چیز کا مالک اللہ ہے	330	ہدایت کی طرف ہلانے کی فضیلت
345	مالک ہونے کے باوجود ہمارے تشریفات محذور ہیں	330	حافظہ کیسے مضبوط کیا جائے؟
345	نبی رحمت مالک کوثر و جنت ہیں	331	دُروود شریف پورا لکھیے
346	جُلوسِ میلاد کے لیے کتنے افراد ہونے چاہئیں؟	332	یومِ قفلِ مدینہ
347	سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سایہ نہیں تھا	332	انگریزی الفاظ استعمال کرنے کی وجہ
347	نورانیّتِ مصطفیٰ کا ثبوت	333	بیانات میں آسان الفاظ کے استعمال کا اہتمام کیجیے
348	نورانیّتِ مصطفیٰ بزبانِ صاحبہ	333	مُبدع کا مقصد عوام کو اپنی بات سمجھانا ہونا چاہیے
349	نورانیّتِ سید المرسلین بزبانِ بزرگانِ دین	334	والد کی برسی پر نیا لباس پہننا کیسا؟
349	نور اور بشر ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں	334	کسی کو رقم پڑی مل جائے تو وہ کیا کرے؟
350	سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بندہ کہنا کیسا؟	337	اندازِ گفتگو کیسا ہو؟
350	کیا مدنی مجھے بھی ہفتہ وار رسالے کی کارکردگی پیش کریں؟	337	دُروود شریف کی فضیلت
351	سامان توڑنے والے مزدور گناہ گار ہوں گے	337	اُبے بچے اور تو خراک والے انداز میں گفتگو کرنا
351	پیارے آقا کی ولادت کا وقت فجر سے پہلے تھا یا بعد؟	338	محتاج انداز میں گفتگو کرنا مفید ہوتا ہے
352	جانور پودا کھا جائیں تو پودا لگانے والا گناہ گار نہیں	338	مذہبی لوگوں کی حرکات و سکنات بغور دیکھی جاتی ہیں
352	جشنِ ولادت کے جھنڈے کب اتارے جائیں؟	339	بازاری گفتگو ختم کرنا کئی گناہوں کے خاتمے کا سبب ہے
352	کیا ہم جھنڈے گرنے کی وجہ سے گناہ گار ہوں گے؟	340	ہر غیر محتاط انداز سے بچنے کی کوشش کیجیے
353	خوشی کے موقع پر آنسو بہانا کیسا؟	340	دائیں بائیں اچھی طرح دیکھ کر روڈ پار کیجیے
354	کیا 12 ربیع الاول کے دن کام پر جاسکتے ہیں؟	341	جدید ٹیکنالوجی کے کثرتِ استعمال کے نقصانات
354	زلے کے باعث آنکھوں سے بہنے والے پانی کا حکم	341	سوشل میڈیا کے سبب ماہرین کی کمی کا سامنا

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
367	یمن کو ”یمن شریف“ کہنے کی وجہ	354	ہر مخالفت کا جواب مدنی کام ہے
367	گنڈے کی بجلی کے نقصانات	355	پیر کی گستاخی کرنے سے بیعت ٹوٹ جاتی ہے
368	بجلی کا بل تھوڑا ہو یا زیادہ اس کی ادا یگی کیجیے	355	لنگر لٹاتے وقت بھی رزق کا احترام کیجیے
369	اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ چرائیاں کیجیے	356	عشق رسول کی علامات
369	سڑکوں اور گلیوں میں گیٹ وغیرہ بنانا کیسا؟	357	لفظ ”سید“ کا درست تلفظ کیا ہے؟
369	عوام کی بھلائی پر مشتمل احکامات	357	مسجد ضرار کیوں ڈھائی گئی؟
370	قبر پر جھنڈے لگانے کے بجائے پودے لگائیے	359	انتقال پر صبر کا طریقہ
370	قبر پر پھول ڈالنا کیسا؟	359	دُرود شریف کی فضیلت
371	ماربل والی قبر بنانا کیسا؟	359	اجتماع میلاد کے چار شرک کی شہادت
371	مزارات پر گنبد بنانا یا جھنڈے لگانا کیسا؟	360	مَرَحومین کے لیے ایصالِ ثواب و دُعائے مَغْفِرَت
371	اللہ پاک کو God کہنا کیسا؟	360	مَرَحومین کے لَوَائِقِین سے تَعَزِیَّت
372	عمامہ شریف کس طرح باندھا جائے؟	361	ایصالِ ثواب کے لیے مدنی قافلے میں سفر
372	بر وباری کی تعریف	361	ایصالِ ثواب کے لیے مسجد کی تعمیر
372	حافظ تیز کرنے اور نہ بھولنے کی دُعا	361	فوتگی پر بولے جانے والے کُفریات
373	مُقَرَّرین مسجد میں چٹکناٹا نہ ہونے پہلے سمجھا دیں	362	امام حسین صبر و استقامت کے پہاڑ
373	دورانِ بیان آسان الفاظ استعمال کیجیے	363	اللہ پاک صبر والوں کے ساتھ ہے
374	دینی مسائل سیکھنے کی نیت سے اُردو بہتر کرنا کیسا؟	363	کُفر کی تائید بھی کُفر ہے
375	بیعت کے لیے بچے کی عمر 40 دن ہو نا ضروری نہیں	363	کُفر بننے سے نکاح اور ایمان ختم ہو جاتا ہے
375	آجکل کون سی بیعت ہوتی ہے؟	364	موت تو ہر حال میں آتی ہی آتی ہے
376	ہے خَلِیْلُ اللہ کو حاجت رَسُوْلُ اللہ کی	364	نوح عَلَیْہِ الصَّلٰوٰۃُ و السَّلَام نے 950 سال تبلیغ فرمائی
376	جَنّت میں رات ہو گی یا دن؟	365	میرے حضور کے لب پر اَنَا اَہَا ہو گا
377	کُفریہ خیالات آنے سے کُفر نہیں ہو جاتا	366	حضرت سَیِّدنا طحّہ بن عُبَیْدُ اللہ کی سخاوت
377	بھتیجی سے نکاح کا شرعی حکم	366	جَنّت میں سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوٰۃُ و السَّلَام کے پڑوسی

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
390	مسلمان کا جو ٹھا کھانے پینے میں اجر و ثواب	377	شادی سے منع کرنے والے کے بارے میں شرعی حکم
390	جو ٹھا کھانے پینے میں تکبر اور غرُبت کا علاج	378	واقعہ معراج عظیم ترین مُعْجِزہ ہے
391	کھانے کے دوران گفتگو کا موضوع	378	دُرُود پاک کی جگہ ”ص“ یا ”صلعم“ لکھنا کیسا؟
392	کھانے کو عیب نہ لگائیے	379	کتاب میں دُرُود شریف لکھنے کی فضیلت
392	پہلے کس مزار شریف پر حاضری دی جائے؟	379	جشنِ ولادت پر غیر سنجیدہ حرکات کرنے والے کون؟
392	نمایاں شخصیت کی طرف میلان زیادہ ہوتا ہے	380	تاریخ اور ایڈریس لکھنا نہ بھولیے
393	دینی شخصیات کا اخلاص	381	تاریخ نہ لکھنے کے سبب چٹکے
394	بعض شہروں میں مزارات کم اور زیادہ ہونے کی وجہ	381	شخصیات تک کوئی چیز پہنچانے کے مدنی پھول
395	قبرستان سے خوشبو آئی	382	امیر اہل سنت کے بھائی کا حادثے میں انتقال
395	تلمبہ میں جامعۃ النبیئینہ کا افتتاح	383	خود کو ہلاکت پر پیش کرنے کی شرعاً اجازت نہیں
396	ہر جامعۃ النبیئینہ خود کفیل ہونا چاہیے	383	خواہ مخواہ کی بہادری مہنگی پڑ گئی
396	نابالغ بچے مدنی عطیات میں اپنا حصہ نہیں ملا سکتے	384	انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام نے اپنی ذمہ داری پوری فرمادی
397	ہاتھوں ہاتھ عطیات جمع کروانا زیادہ مفید ہے	384	سرکار عَلَیْہِ السَّلَام تشہد میں کیا الفاظ ادا فرماتے؟
397	راہِ خدا میں دینے سے مال ضائع نہیں ہوتا	384	خالص پھولوں کا سہرا اجازت ہے
398	نیک کام کے لیے اٹھنے والے ہر قدم کے بدلے نیکیاں	385	جسے عشقِ مصطفیٰ میں رونما نہ آتا ہو وہ کیا کرے؟
398	لڑائی جھگڑے کی اصل وجہ بے صبری ہے	387	مسلمان کے جوٹھے میں شفا
399	بہومیہ میں کسی قسم کی شکایت نہ کرے	387	دُرُود شریف کی فضیلت
400	ساس بہو کے جھگڑے کا حل	387	انا ج ضائع ہونے سے بچائیے
400	مسلمان پر اچھا گمان رکھنا واجب ہے	388	کھانا چھینک دینے کا قانون
401	دینی مسائل کو جہ سے سُنئے	388	دُنیا میں کوئی بھوکا نہ مَرے
401	صدقہ پوشیدہ دینا چاہیے یا اعلانیہ؟	388	کھانا ضائع کرنے پر حساب نہیں عذاب ہے
402	نقلی عبادات دوسروں پر ظاہر نہ کیجیے	389	مؤمن کے جوٹھے میں شفا ہے
402	فرض عبادات اعلانیہ ادا کیجیے	389	جو ٹھا کھانے سے شفا ملنے کی حکایت

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
413	دُرود شریف کی فضیلت	403	اُمَمَہَاتُ النُّبُوْمِیْنِ کُن کو کہا جاتا ہے؟
413	کیا جَنَّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟	403	اُمَمَہَاتُ النُّبُوْمِیْنِ کی تعداد اور اسمائے مبارکہ
413	اچھی نیت کی عادت کیسے بنائی جائے؟	404	معلوم نہ ہو کہ آیاتِ سجدہ کتنی بار پڑھیں تو کیا کرے؟
414	نیت نہ کرنے کا نقصان	404	نشانی لگانے کے لیے کتاب کے صفحات موڑنا کیسا؟
414	نماز کی نیت کیسے کی جائے؟	405	مردوں کو دن میں سُرْمہ لگانا کیسا؟
414	نیت کے متعلق کچھ مَدَنی پھول	405	سفینے کے ذریعے سفرِ مدینہ
415	نیت کی حکمت اور اس کا طریقہ	406	امیر اہل سنت کی بغداد شریف کی حاضری
415	نقطہ نیت پر عمل کا اجر	406	تفاسیر کو بے وضو چھونا کیسا؟
415	اچھی نیتیں کرتے رہنا کیسا؟	407	کیکڑا کھانا حرام ہے
416	باجامعت نماز پڑھنے کی نیت	407	جمعہ کی سُنّتوں میں کیا نیت کریں؟
416	فرض روزے رکھنے اور زکوٰۃ دینے کی نیت	407	کیا بغیر سمجھ قرآن پڑھنے میں ثواب ہے؟
417	پڑوسیوں اور والدین کے ساتھ اچھے سلوک کی نیتیں	407	ہر عالمِ تفسیر کی قابلیت نہیں رکھتا
417	خلافِ شرع کاموں میں اطاعت نہیں	408	سید اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟
417	کافر کو کھانے پر بھی عذاب ہوگا	408	”صَدَقَ اللہُ یَاکَ کو قرض دینے کی طرح ہے“ ایسا کہنا کیسا؟
418	دُرگاہوں پر جانا کیسا؟	409	تیل لگے پکڑوں کے ساتھ نماز پڑھنا کیسا؟
418	حدیثِ پاک میں قبروں کی زیارت کا حکم	409	اچار خراب ہو جائے تو اس کا کیا کرنا چاہیے؟
419	ذلیوں کے قُرب میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں	410	خراب اچار بیٹنا کیسا؟
419	مزارات پر رحمتوں کی برسات	410	لیموں کا اچار بنانے کا طریقہ
420	مدینے میں بھی تو مزار کی زیارت کیلئے جاتے ہیں	411	شیخ سیدھے ہاتھ سے پڑھنا چاہیے
420	والدین کی قبور پر جانا اور اولیاء کے مزارات پر...؟	411	جنازے کے چلے جانے تک رُکنا ضروری نہیں
421	تکبیر تحریمہ کے وقت نیت حاضر نہ ہو تو؟	411	مسجد کے باہر 40 قدم تک تھوکنا کیسا؟
421	کیا نیک لوگوں کی رُوح بھی تکلیف سے نکلتی ہے؟	412	حکمتِ عملی سے نماز کی دعوت دیجیے
422	”مَنی پلانٹ“ نامی پودا چوری کر کے لگانا کیسا؟	413	کیا جَنَّت میں والدین بھی ساتھ ہوں گے؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
435	نماز عصر کے بعد تلاوت کرنا کیسا؟	422	غلط یا رنگ کرنا بھی حقوق عامہ تلف کرنا ہے
435	جنات کے احکام جاننے والے عالم دین	423	کیا آپ نے رَیْبُ الْعَیْشِ شریف کا چاند دیکھا؟
436	قبل کی طرف پاؤں پھیلانا کیسا؟	423	واہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالاتیرا
436	بیاری بسا اوقات مومن کیلئے رحمت ہوا کرتی ہے	424	غوث پاک کی کرامت
437	قضا نمازوں کی ادائیگی کے مسائل	425	اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہنا افضل دعا ہے
437	دَارُ الْاِفْتَاءِ سے رجوع کرنے کا ذہن کیسے بنے؟	425	مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ برائے بالغان کا فیضان
438	ہر وقت عالم دین سے مسئلہ پوچھنے کی ضرورت رہتی ہے	426	تاجر بھی مَدْرَسَةُ الْمَدِیْنَةِ بالغان میں شرکت کریں
439	میوزک والے آلات جیب میں ہوں تو نماز ہوگی؟	426	حضور غوث پاک کی ولادت کب ہوئی؟
439	ٹوٹے ہوئے برتنوں میں کھانا کیسا؟	427	نکاح پڑھانے پر اُجرت لینے کا شرعی حکم
440	کیا جمعہ نہ پڑھنے والا کافر ہے؟	427	اندازے سے برائی پیچنا کیسا؟
440	یومِ قتلِ مدینہ کا تعارف	428	سفر بغداد کا تذکرہ
440	رسالہ ”خاموش شہزادہ“ پڑھنا یا سننا	428	کیا جہنم میں سردی کا بھی عذاب ہوگا؟
441	لکھ کر یا اشارے سے گفتگو کب کی جائے؟	429	قرآن پاک سے پیری مریدی کا ثبوت
441	مدنی مرکز آنے والے وقت یہیں گزاریں	429	زمانہ قدیم سے بیعت کا سلسلہ جاری ہے
441	اگر جنازے کو کندھانہ دیا تو کیا ثواب ملے گا؟	430	عرب دنیا میں پیری مریدی
441	روٹی کے چار ٹکڑے کرنا کیسا؟	430	فرشتوں کو اللہ پاک کی بیٹیاں کہنا کیسا؟
443	اَلْحٰی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	431	کیا فرشتوں میں رسول ہوتے ہیں؟
443	دُرود شریف کی فضیلت	431	گیارہویں شریف کب سے منائی جا رہی ہے؟
443	اَلْحٰی جوتی سیدھی نہ کرنا کیسا؟	432	گیارہویں شریف کس نیت سے عَطِیَّات میں رقم ملانا کیسا؟
443	”اللہ دیکھ رہا ہے“ یہ تصور کیسے قائم ہو؟	432	عَطِیَّات بکس میں کتنی رقم ڈالی جائے؟
444	امام صاحب کا لحاظ و مروت	433	روزی میں برکت کا نسخہ
444	اُستاد، شخصیات اور والدین کا لحاظ و مروت	433	تاجر سے اگر آئل گر جائے تو کیا وہ گناہ گار ہوگا؟
444	بد رنگائی سے خود کو بچانے کا نسخہ	434	ناپاک کپڑوں کو پاک کرنے کا طریقہ

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
457	مُعْجِزے اور علاماتِ قیامت میں فرق ہے	445	فضولِ نظری کا بھی حساب ہے
457	جانوروں کے ساتھ بھلائی کیجیے	445	چھپ کر گناہ کرنا کیسا؟
458	جانوروں کے کمزور حافظے	446	”اللہ دیکھ رہا ہے“ نمایاں جگہ لکھ لیجیے
458	پر واند عشق میں نہیں مَرتا	446	کیا امام حسن بصری صحابی ہیں؟
458	غوثِ پاک کے والد کے ”جنگی دوست“ لقب کی وجہ	447	امام حسن بصری کی پیدائش
460	فرشتوں اور جنات کا انکار کرنا کیسا؟	447	مدنی قافلہ کی مَخْصُوص اصطلاح
460	فرشتے مختلف کاموں پر مامور ہوتے ہیں	448	احترامِ مسجد کے متعلق 12 مدنی پھول
462	اولیائے کرام رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہِم سے مدد مانگنے کا ثبوت	450	مسجد میں نعرے لگانا کیسا؟
463	اللہ پاک کے بندوں سے مدد مانگنے کی ترغیب	450	جَنّت میں سب سے بڑی نعمت کیا ہوگی؟
463	سواری خود بخود کیسے رُک گئی؟	451	جنتی آپس میں کس طرح ملاقات کریں گے؟
464	عام بندے مدد کر سکتے ہیں تو پھر اولیائے کیوں نہیں کر سکتے؟	451	کیا جَنّت میں علم میں اضافہ ہوگا؟
464	اولیائے کرام وصال کے بعد بھی مدد فرماتے ہیں	451	کانِ لعل کرامت پہ لاکھوں سلام
465	غوثِ پاک کا نام سُن کر کس کو کیا ہوتا ہے؟	452	روحانی کنکشن سائنسی کنکشن سے پاور فل ہے
466	سوچنے والے نہیں، ماننے والے بن جاؤ	452	تین میل دور سے چیونٹی کی آواز سُن لی
466	پیرِ کامل کی خصوصیات	453	آسمان کے چرچرانے کی آواز کا سننا
469	بیعت کے الفاظ پورے نہ دُہرائے تو...؟	453	ہر چیز اللہ پاک کا ذکر کرتی ہے
469	قسمیں دے دے کے کھلاتا ہے پلاتا ہے تجھے	454	رات میں نگلھی کرنا اور ناخن کاٹنا کیسا؟
469	بچوں کے دل میں اولیا کی محبت کیسے پیدا کی جائے؟	454	W.C کا رخ کس طرف رکھا جائے؟
470	گھر میں کثرت سے غوثِ پاک کا ذکر کیجیے	454	کھانا کھاتے وقت سلام کرنا کیسا؟
470	ہر ماہ گھر میں گیارہویں کا اہتمام کیجیے	455	بھکاری کے سلام کا جواب دینا واجب نہیں
471	مدنی چینل کے ذریعے بچوں کے دلوں میں اولیا کی محبت	455	سفید مَرغ کے فوائد
471	بچوں کو بزرگانِ دین کے واقعات سنائیے	456	کیا رُوح ہمیشہ زندہ رہتی ہے؟
471	بچوں کو مزارات پر لے جائیے	456	اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
482	بلی کے جوٹھے کے پاک ہونے کی وجہ	472	باپ کو مارنے پر کیا حکم ہے؟
483	گُتے کو روٹی ڈالنا کیسا؟	472	والدین کی تعظیم پر برزگانِ دین کے واقعات
483	گُتے کو پتھر مارنا کیسا؟	473	مار پٹائی سے گریز کیجیے
484	سیکورٹی کے لیے کتنا کالا تو کیا فرشتے آئیں گے؟	474	بچوں کو سزا دینے کا طریقہ
484	مُودِی جانوروں کو قتل کرنا کیسا؟	475	قیامت کے دن ظالم کا انجام
485	کیا غالی کاغذ کا بھی ادب ہے؟	475	ظلم کی سزا بسا اوقات دُنیا میں بھی مل جاتی ہے
485	کاغذ کی اہمیت اور ہماری ناقدری	476	بچوں کو مارنے والا اُستاد اچھا نہیں لگتا
486	قابلِ استعمال کاغذ ضائع کر دینا کیسا؟	476	مَدَنی مَنوں میں پڑھائی کا شوق کیسے پیدا کریں؟
486	وقف کے کاغذ اور قلم کی احتیاط کیجیے	477	آبِ رَمِ رَم میں ملاوٹ کی ہو تو بتا دینا بہتر ہے
487	نجی ادارے کے کاغذ اور قلم میں احتیاط	477	بالوں کو رنگنا کیسا؟
487	خادم کی اجازت سے مسجد کی چپلیں پہننا	478	تعویذ کا رواج کب سے پڑا؟
487	مدرسے کے ڈیسک پر لکھنا کیسا؟	478	غیندے وضو کب ٹوٹتا ہے؟
488	ادارے میں ذاتی قلم اور کاغذ رکھنا	479	گُتے کے متعلق شرعی احکام
488	جَامِعَةُ الْمَدِیْنَةِ میں وقف کی اشیاء میں احتیاط	479	دُرود شریف کی فضیلت
488	آبِ رَمِ رَم کھڑے ہو کر پینے پر وضاحت کرنا	479	گُتے کے لعاب کا شرعی حکم
489	کھڑے ہو کر پانی پینے والے سے حُسن ظن رکھنا	479	اگر واقعی ضرورت ہو تو کتنا پالا جائے ورنہ نہیں
489	کیا نیاز صرف سفید چیز ہی ہو سکتی ہے؟	480	اب عموماً شوقیہ کتنا پالا جاتا ہے
490	دُعوتِ اسلامی کی پہلی درسی کتاب کون سی ہے؟	480	کتنا کپڑوں سے چھو جائے تو کیا کیڑے ناپاک ہو جائیں گے؟
491	مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب پڑھنے سے ہچکیاں بندھ جاتی ہیں	481	گُتے کا پسینا پاک ہے یا ناپاک؟
491	مُكَاشَفَةُ الْقُلُوب کا کوئی سترجمہ بہتر ہے؟	481	کتے کے پسینے کی پہچان کیسے ہوگی؟
491	قرآن پاک میں مور کا پر رکھنا کیسا؟	481	گُتوں کی لڑائی کروانا کیسا؟
492	کیا قبر میں اذان دینا یا شجرہ رکھنا قرآن میں ہے؟	482	بلی پالنے اور اس کے لعاب کا شرعی حکم
492	قرآن کریم میں ہر شے کا بیان ہے لیکن...	482	بلی کا جوٹھا پاک ہے

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
501	منہ میں بند بُو ہوتے ہوئے دُرود پاک پڑھنا کیسا؟	493	بعض باتیں احادیث سے ثابت ہوتی ہیں
503	بازوپرٹٹو (Tattoo) بنانا کیسا؟	493	بعض باتوں کا ثبوت اقوالِ ائمہ سے ہوتا ہے
503	دُرود شریف کی فضیلت	493	سوشل میڈیا پر شوشے چھوڑنا مہنگا پڑے گا
503	بازوپرٹٹو (Tattoo) کو نقش و نگار بنانا کیسا؟	494	مسلمانوں کا کسی کام کو اچھا سمجھنا
504	ٹیٹو بنوا لینے والا اب تو بہ کیسے کرے؟	494	جھوٹی بات پر قرآن اٹھانا کیسا؟
504	بارش کے پانی کی طرح برف بھی برکت والی کہلائے گی؟	495	غوثِ پاک کا فیض تمام سلسلوں نے پایا
505	پُرانے Spare Parts کو نیا کہہ کر بیچنا کیسا؟	495	غوثِ پاک عربی تھے یا عجمی؟
505	علاج کے لیے گدھی کا دودھ یا شراب پینا کیسا؟	495	مچھلی کی سری کھانا کیسا؟
505	خالہ اور بھانجی کا بیک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟	496	ہفتے میں کتنی بار مچھلی کھائی جائے؟
506	جلپی والا تیل تین سے چار بار استعمال کرنا کیسا؟	496	بکرے کی او جھڑی اور مرغی کے پنجے کھانا کیسا؟
506	امیر اہل سنت کی پسند کا معیار	497	اگر کوئی پیسے دینے میں مال منول کرے تو؟
507	میٹھے کی مختلف اقسام	497	پیسے نکلوانے کے لیے بد معاشوں کا سہارا لینا کیسا؟
507	چائے کے ذریعے سازش	497	اگر مسجد میں جوتی چوری ہو جائے تو؟
508	دینی اور دُنوی مشہور شخصیات کو محتاط رہنا چاہیے	498	مدّت گزرنے سے مہر میں اضافہ نہیں ہوتا
509	جماعت پانے کی صورت میں مال ضائع ہوتا ہو تو...؟	498	اگر شوہر بے حس ہو تو بیوی کیا کرے؟
509	اللہ پاک دیکھ رہا ہے تو پھر فرشتے کیوں مقرر ہیں؟	498	اگر شوہر حقوق پورے نہ کرے تو؟
509	اللہ پاک کو ہمیشہ سے خبر ہے	498	شوہر گھر کا افسر ہوتا ہے
510	اللہ پاک کے متعلق وسوسے آنے کا سبب	499	نصیب پر بھروسہ کر کے محنت نہ کرنا کیسا؟
510	اللہ پاک کے بنائے ہوئے ظاہری اور غیبی عالمِ اسباب	499	جانور کو غلطی سے مار دیا تو گناہ گار ہو گا؟
511	کیا سفید بال آنا خوش نصیب ہونے کی علامت ہے؟	500	اگر جانور مارا گیا تو قانون کے مطابق عمل کیا جائے
511	داڑھی سے سفید بال نکالنا کیسا؟	500	ایک چکوری جب ہماری گاڑی سے ٹکرایا تو...؟
512	ذمہ داری قبول کرنے کے لیے استیخارہ کرنا کیسا؟	501	شادی شدہ اسلامی ہمیں بھی درسِ نظامی کر سکتی ہیں
512	دین کی خدمت کرنے والوں کی عزت و عظمت	501	عورتوں کا گرم ٹوپی پہننا کیسا؟

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
524	لقمہ خوب چبا کر کھائیے	513	قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے کے فضائل
524	کھانے والے کے چہرے کو نہ دیکھیے	515	قرآن کریم پڑھنا اور پڑھانا ضروری ہے
525	اپنے کسی کام کو نماز سے افضل کہنا کیسا؟	515	مَذَرُ سَةِ الْهَيْدِیْتِہ بِالْغَانِ کا تعارف اور ترغیب
525	”قادری“ کسے کہتے ہیں؟	517	قربانی کے بغیر کچھ نہیں ہوتا
526	کرامت کا انکار کرنا کیسا؟	517	اسکول ٹیچر ز اور پروفیسرز بھی قرآن پاک پڑھائیں
526	نقشِ نعلین سر پر لگانے میں احتیاط	518	نیکی کی دعوت کے لیے گڑھنا بھی سعادت ہے
526	کیا قبر میں بھی حساب ہو گا؟	519	نیکیوں کے معاملے میں حالات بہت ناگفتہ بہ ہیں
526	مُنہ میں سُوار ہوتے ہوئے دُرود شریف پڑھنا کیسا؟	519	نیت کو عملی جامہ پہنانا ہی کمال ہے
527	نماز نہ پڑھنے والا کیا نماز کی دعوت دے سکتا ہے؟	520	”نمازی بناؤ اور نمازی بڑھاؤ“ تحریک میں شامل ہو جائیے
527	کیا اللہ پاک بندوں کی توبہ کا انتظار کرتا ہے؟	521	مسائل آنے پر حل تلاش کرنے پر غور کیجیے
527	سردی میں پائپ کے اندر پانی جننے کا حل	521	امیر اہل سنت نے خود کو مخالفت کی جھاڑیوں میں نہیں الجھایا
528	ضمنی فہرست	521	بدنی تحریک سے فائدہ اٹھا کر بدنی کاموں کی دھومیں مچائیے
540	تفصیلی فہرست	522	دعوت میں کھانے کے آداب
560	ماخذ و مراجع	522	بڈی والے گوشت میں غذائیت اور انرجی ہوتی ہے
566	مجلس المدینۃ العلمیۃ اور اس کے تعاون سے دیگر	523	مہمان کے لیے میزبان کھانا نہ نکالے
	محاسن کی 545 کتب و رسائل	523	بل کر کھانے میں دوسروں کا خیال کیجیے
❀	❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀	❀	❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀ ❀

مُرشد کے ملفوظات کو سیکارف سمجھا جائے

حضرت سیدنا ابو العباس مرسی رَحْمَةُ اللہ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اے مُرید! تیرا مُرشد جو کلام (بیانات، تحریرات، ملفوظات یا کتابت کے ذریعے) تیرے دل میں بودے تو اُس کو بے شَر (یعنی بے فائدہ) ہرگز مت سمجھ، بعض اوقات اس کلام کا شَر (یعنی فائدہ) مُرشد کے انتقال کے بعد ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اس کی کھیتی اِنْ شَاءَ اللہ بَر باد نہیں ہوگی۔ پس اے بیٹے! ہر اس بات کو جو تو اپنے مُرشد سے سُنے اس کی خوب حفاظت کر اگرچہ اس بات کو سننے کے وقت تو اس کے فائدے کو نہ سمجھے۔ (آداب مُرشدِ کامل، ۶۴، مکتبۃ المدینۃ باب المدینۃ کراچی)

ماخذ و مراجع

قرآن مجید	کلام الہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
کتاب التفسیر		
تفسیر الطبری	امام ابو جعفر محمد بن جریر طبری، متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
التفسیر الکبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر الخازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بخاراوی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعة البیروتیہ مصر ۱۳۷۷ھ
الدراستور	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
روح البیان	مولیٰ الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت
تفسیر البغوی	امام ابو محمد حسین بن مسعود فراء بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
تفسیر نسفی	امام عبد اللہ بن احمد بن محمود نسفی، متوفی ۷۱۰ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۱ھ
المحرر الوجیز	قاضی ابو محمد عبد الحق بن غالب اندلسی، متوفی ۵۴۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
روح المعانی	ابو الفضل شہاب الدین آلوسی، متوفی ۱۲۷۰ھ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۱۴۲۰ھ
تفسیر تخریج العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
تفسیر نعیمی	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابوالصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۳۳۲ھ
کتاب الحدیث		
المستند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۲ھ
کتاب الآثار	امام محمد بن حسن شیبانی، متوفی ۱۸۹ھ	ملتان
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتب العربیہ بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۴۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۳ھ
سنن صغریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار المعرفہ بیروت
مصحف عبدالرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الجزء المفقود من المصحف عبدالرزاق	امام حافظ ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام، متوفی ۲۱۱ھ	مؤسسۃ الشرف لاہور
سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
دارقطنی	امام ابو الحسن علی بن عمرو قطنی، متوفی ۳۸۵ھ	ملتان

صعید ابن حبان	ابو حاتم محمد بن حبان نجفی الدارمی، متوفی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند الشافعیین	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسہ الرسالہ بیروت
سند امامی یعلیٰ	ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
حلیۃ الاولیاء	حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ
السنن الکبریٰ	امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند الفردوس	حافظ ابو شجاع شیرازی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۲۰۱۰ء
مشکاۃ المصابیح	امام محمد بن عبد الرحمن خطیب تیزی، متوفی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۴ھ
مصنف ابن ابی شیبہ	حافظ عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہ عسکری، متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت
جمع الجوامع	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
مجمع الزوائد	حافظ نور الدین علی بن ابی بکر ہمتی، متوفی ۸۰۷ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
المقاصد الحسنیۃ	علامہ شیخ محمد عبد الرحمن سخاوی، متوفی ۹۰۲ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمن بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۵ھ
کنز العمال	علامہ علی حقیق بن حسام الدین ہندی برہان پوری، متوفی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
کتب شروح الحدیث		
شرح النووی علی المسلم	امام محی الدین ابو زکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۷۶۷ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۰۱ھ
ارشاد الساری	علامہ شہاب الدین احمد قطانی، متوفی ۹۲۳ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۱ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرزاق منہاوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۲ھ
لمعات النبیح	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	دار النوادر بیروت ۱۴۳۵ھ
سبل السلام شرح بلوغ المرام	علامہ محمد بن اسماعیل صنعانی، متوفی ۱۱۸۲ھ	دار المعرفہ بیروت
مرآۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نجفی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
کتب الفقہ		
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاویٰ الہندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، و علمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
رد المحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
حاشیۃ الطحاوی	علامہ احمد بن محمد بن اسماعیل طحاوی، متوفی ۱۲۴۱ھ	کراچی
الاشیاء والنظائر	شیخ زین الدین بن ابراہیم الشہر یابن نجف، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت

خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبدالرشید بخاری، متوفی ۵۴۳ھ	کونینہ
نہر الفائق	علامہ سراج الدین عمر بن ابراہیم، متوفی ۱۰۰۵ھ	کراچی
فتح القدير	کمال الدین محمد بن عبدالواحد المعروف بابن ہمام، متوفی ۶۸۱ھ	کونینہ
تبیین الحقائق	عثمان بن علی الزلیحی، متوفی ۷۴۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
بحر الرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کونینہ
قرۃ عیون الاختیار حاشیۃ رد المحتار	عبد القادر بن مصطفیٰ رافعی، متوفی ۱۳۱۲ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۲۲۰ھ
لباب المناسک	شیخ رحیمۃ اللہ سندھی، متوفی ۱۰۱۴ھ	کراچی
جوہرۃ النیرۃ	علامہ ابو بکر بن علی حداد، متوفی ۸۰۰ھ	کراچی
غمن العیون البصائر	شیخ سعید احمد بن محمد حوی، متوفی ۱۰۹۸ھ	کراچی
الفتاوی الفقہیۃ الکبری	امام احمد بن حجر مکی بیہقی شافعی، متوفی ۹۷۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
حاشیۃ الشیخ علی تبیین الحقائق	شہاب الدین احمد شہابی، متوفی ۱۰۲۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
فتاویٰ بزازیۃ	محمد بن محمد البزاز، متوفی ۸۲۷ھ	دار الفکر بیروت
شروح الوفاۃ	علامہ صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود، متوفی ۷۷۷ھ	کراچی
فتاویٰ رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۲۲۷ھ
فتاویٰ امجدیہ	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ رضویہ کراچی
فتاویٰ مصطفویہ	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	شبیر برادرز لاہور
فتاویٰ فقیہ ملت	مفتی جلال الدین امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
فتاویٰ فیض الرسول	مفتی جلال الدین امجدی متوفی ۱۴۲۲ھ	شبیر برادرز لاہور
احکام شریعت	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
ملفوظات اعلیٰ حضرت	مفتی اعظم ہند محمد مصطفیٰ رضا خان، متوفی ۱۴۰۲ھ	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۰ھ
سنی بیہقی زیور	خلیل ملت حضرت علامہ مفتی خلیل خاں برکاتی، متوفی ۱۴۰۲ھ	فرید بک سنال لاہور
مال وراثت میں خیانت نہ کیجئے	مجلس افتاء	مکتبہ المدینہ کراچی
رفیق الحرمین	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبہ المدینہ کراچی
کتاب التصوف		
موسوعۃ امام ابن الدنیا	امام عبداللہ بن محمد ابو بکر بن ابی الدنیا، متوفی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریہ بیروت ۱۲۲۶ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم مترجم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
کشف المحجوب	علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش متوفی ۵۰۰ھ	نوائے وقت پرنٹرز لاہور
کیسے سعادت	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	انتشارات گنجینہ تہران

دارالسلام قاہرہ مصر، ۱۴۲۹ھ	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	التذکرہ
دار المعرفہ بیروت	امام ابن حجر العسقلانی، متوفی ۹۷۳ھ	الزواجر
دار الکتب العلمیہ بیروت	علامہ ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	الاستذکار
پشاور پاکستان	علامہ عبد الغنی نائلی، متوفی ۱۱۴۳ھ	الحدیقۃ الندیۃ
دار الکتب العربیہ بیروت	امام احمد بن محمد دینوری المعروف ابن السنی، متوفی ۳۶۴ھ	عمل الیوم واللیلۃ
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام خلف بن عبد المالک بن یحییٰ، متوفی ۵۷۸ھ	الفتیۃ الی رب العلمین
دار الفکر جدید قاہرہ مصر	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	الزہد
دار الفکر بیروت	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸۵۰ھ	مشتطوف
باب المدینہ کراچی	علامہ احمد شہاب الدین قلیوبی	کتاب القلیوبی
دار الکتب العلمیہ بیروت	ابو حفص عمر بن محمد سمر وردی شافعی، متوفی ۶۳۲ھ	عوارف المعارف
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام ابو القاسم عبد الکریم ہوازن قشیری، متوفی ۴۶۵ھ	رسالۃ قشیریہ
قادی روضی کتب خانہ لاہور	شیخ عبد القادر بن ابوصالح الجیلانی، متوفی ۵۶۱ھ	فتوح الغیب مترجم
دار الکتب العلمیہ بیروت	علامہ عبد الرحمن بن عبد السلام الصفوری الشافعی، متوفی ۸۹۴ھ	نزهۃ المجالس
مواقف وزارتہ الاعلام السوریۃ	علامہ احمد بن مبارک، متوفی ۱۱۵۵ھ	الابریز
الفیصل لاہور	مولانا جلال الدین رومی، متوفی ۶۷۲ھ	مثنوی مولوی معنوی
دار المعرفہ بیروت	امام عبد الوہاب بن احمد بن علی شہرانی، متوفی ۹۷۳ھ	تنبیہ المغترین
مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۵ھ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری روضی	فیضان سنت
کتب السیرۃ		
مکتبہ نور یہ روضیہ ۱۹۹۷ء	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مدارج النبوة
مکتبہ الحقیقۃ استنبول ترکی	مولانا عبد الرحمن جامی، متوفی ۸۹۸ھ	شواہد النبوة
المکتبۃ العصریہ بیروت	اسماعیل بن محمد بن الفضل التیمی الاصبہانی، متوفی ۵۳۵ھ	دلائل النبوة
دار الکتب العلمیہ بیروت	ابو الفرج نور الدین علی بن ابراہیم حلبی شافعی، متوفی ۱۰۴۴ھ	سیرۃ حلبیہ
مرکز المسند برکات رضا ہند ۱۴۲۳ھ	قاضی ابوالفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	الشفاب تعریف حقوق المصطفیٰ
دار الکتب العلمیہ بیروت	محمد بن عبد الباقی بن یوسف زر قانی، متوفی ۱۲۲۲ھ	شرح الزرقانی علی المواہب اللدیۃ
دار الکتب العلمیہ بیروت	امام ابو بکر احمد بن الحسن بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دلائل النبوة
دار الفکر بیروت	امام الحافظ عماد الدین ابن کثیر، متوفی ۷۷۴ھ	البدایۃ والنہایۃ
مرکز المسند برکات رضا ہند	قاضی ابوالفضل عیاض مالکی، متوفی ۵۴۴ھ	شفا
دار الکتب العلمیہ بیروت	علامہ ملا علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	شرح الشفا
دار الکتب العلمیہ بیروت	ابو القاسم عبد الرحمن بن عبد اللہ قسیمی، متوفی ۵۸۱ھ	الروض الانف
دار الکتب العلمیہ بیروت	شہاب الدین احمد بن محمد قسطلانی، متوفی ۹۲۳ھ	المواہب اللدیۃ
نوریہ روضیہ جلی کشنمر مرکز الاولیاء لاہور	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	جذب القلوب

سرور القلوب بذکر المحبوب	رئیس المتکلمین مولانا تقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	شہیر برادرز لاہور
سبل الہدی والرشاد	امام محمد بن یوسف صالحی شامی، متوفی ۹۲۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
مدارج النبوة	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	مکتبہ نوریہ رضویہ ۱۹۹۷ء
الکلام الاوضح فی تفسیر سورة الم نشرح	رئیس المتکلمین مولانا تقی علی خان، متوفی ۱۲۹۷ھ	شہیر برادرز لاہور
الاصابة	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
معرفة الصحابة	امام ابو نعیم احمد بن عبد اللہ، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
اسد الغابۃ	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
تاریخ مدینۃ دمشق	امام الحافظ ابی القاسم علی بن الحسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
الریاض النضرة	امام شیخ ابو جعفر احمد الشہیر الطبری، متوفی ۶۹۴ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
سیر اعلام النبلاء	امام شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دار الفکر بیروت
الفوائد البہیة	محمد عبدالحی لکھنوی، متوفی ۱۲۰۴ھ	کراچی
الطبقات الکبری	لابن سعد محمد بن سعد بن منیع الهاشمی البصری، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
طبقات امام شعرانی	امام ابوالموہب عبد الوہاب الشعرانی، متوفی ۹۷۳ھ	دار الفکر بیروت
الکامل لابن عدی	امام ابو احمد عبد اللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳۶۵ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
تذکرۃ الاولیاء	شیخ فرید الدین عطار، متوفی ۶۳۷ھ	انتشارات مجتہد تہران
مناب الامام الاعظم امی حنیفۃ	الموفق بن احمد الہکمی، متوفی ۵۶۸ھ	کونہ
سیرۃ ابن ہشام	ابو محمد عبد الملک بن ہشام بن ایوب حمیری معافری، متوفی ۲۱۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
وفاء الوفا	نور الدین علی بن احمد سمہودی، متوفی ۹۱۱ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
بہجة الاسرار	ابو الحسن نور علی بن یوسف، متوفی ۷۱۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
قلائد الجواهر	شیخ زین المرصفی الصیاد، متوفی	مطبعة الحمدیہ مصر
سیرت غوث المتکلمین	علامہ ضیاء اللہ قادری	قادری کتب خانہ سیالکوٹ
مرآة الاسرار	شیخ عبد الرحمن چشتی	الفضیل ناشران تاجران لاہور
انوار رضا	ادارہ ضیاء القرآن	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
جہان مفتی اعظم ہند	مرتبین	رضا اکیڈمی ممبئی
تذکرۃ مشائخ قادریہ رضویہ	مولانا عبد المجتبی رضوی	کشمیر انٹر نیشنل پبلشرز لاہور
سیرت اعلیٰ حضرت مع کرامات	علامہ حسنین رضا خان ریلوی	فیضان امام احمد رضا لاہور
امام احمد رضا اور رویدعات و منکرات	نیس اختر مصباحی	فرید بک اسٹال لاہور
الکتب المتفرقة		
تاریخ بغداد	حافظ ابو بکر احمد بن علی خطیب بغدادی، متوفی ۴۶۳ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۷ھ
تاریخ دمشق	امام ابو القاسم علی بن حسن شافعی، متوفی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت
اخبار مسکة	ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد الازرقی، متوفی ۲۵۰ھ	دار خضر بیروت

حیاتِ حیوان الکبریٰ	کمال الدین محمد بن موسیٰ دیمیری، متوفی ۸۰۸ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
گلستانِ سعدی	شیخ مشرف بن مصلح سعدی شیرازی متوفی ۶۹۳ھ	انتشارات عالمگیر ایران
تہذیب الاسماء واللغات	امام ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
فیروز اللغات	مولوی فیروز الدین	فیروز سنز لاہور
الوظیفۃ المکرمیۃ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
الجبائک فی اخبار الملائک	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
الدرة الثمينة	ابو عبد اللہ محمد بن محمود المعروف بابن التجار، متوفی ۶۴۳ھ	شرکتہ دارالارقم بن ابی الارقم بیروت
کشف النور عن اصحاب القبور	عارف باللہ سیدی عبد الغنی نابلسی حنفی، متوفی ۱۱۴۱ھ	پشاور
کتاب العظيمة	ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن جعفر بن حیان، متوفی ۳۹۶ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت
تاریخ نجد و حجاز	مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم بزاروی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
زیاراتِ شریک	افتخار احمد حافظ قادری	بغدادی ہاؤس راولپنڈی کینٹ
کتاب العقائد	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
سوانح کربلا	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
شام کربلا	خطیب پاکستان مولانا حافظ محمد شفیع اوکاڑوی	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
رسائل نصیہ	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الحقائق فی الحدائق	مولانا مفتی محمد فیض احمد اویسی، متوفی ۱۴۳۱ھ	مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور
غائب القرآن مع غرائب القرآن	مولانا عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبہ المدینہ کراچی
العقائد والمسائل (عربی و اردو)	مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی عبدالقیوم بزاروی	مکتبہ تنظیم المدارس لاہور
شجرہ قادریہ رضویہ ضیائیہ عطاریہ	المدینہ العلمیہ	مکتبہ المدینہ کراچی
فضائل دعا	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ المدینہ کراچی ۱۴۳۱ھ
لفزیہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری رضوی	مکتبہ المدینہ کراچی
خود کشی کا علاج	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری رضوی	مکتبہ المدینہ کراچی
چڑیا اور اندھاساتپ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطاری قادری رضوی	مکتبہ المدینہ کراچی
فتاویٰ اہل سنت	دارالافتاء اہل سنت	مکتبہ المدینہ کراچی
بنیادی عقائد اور معمولات اہل سنت	مفتی فضیل رضا قادری عطاری	مکتبہ المدینہ کراچی
ماہنامہ فیضانِ مدینہ	شعبہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ	مکتبہ المدینہ کراچی

مجلس المدینۃ العلمیۃ اور اس کے تعاون سے دیگر مجالس کی 545 کتب و رسائل

﴿شعبہ فیضانِ قرآن﴾

- 01... تفسیر صراط الجنان جلد اول (کل صفحات: 524)
- 02... تفسیر صراط الجنان جلد دوم (کل صفحات: 495)
- 03... تفسیر صراط الجنان جلد سوم (کل صفحات: 573)
- 04... تفسیر صراط الجنان جلد چہارم (کل صفحات: 592)
- 05... تفسیر صراط الجنان جلد پنجم (کل صفحات: 617)
- 06... تفسیر صراط الجنان جلد ششم (کل صفحات: 717)
- 07... تفسیر صراط الجنان جلد ہفتم (کل صفحات: 619)
- 08... تفسیر صراط الجنان جلد ہشتم (کل صفحات: 674)
- 09... تفسیر صراط الجنان جلد نہم (کل صفحات: 777)
- 10... تفسیر صراط الجنان جلد 10 (کل صفحات: 899)
- 11... معرفۃ القرآن جلد اول (پارہ 1 تا 5) (کل صفحات: 404)
- 12... معرفۃ القرآن جلد دوم (پارہ 6 تا 10) (کل صفحات: 376)
- 13... معرفۃ القرآن جلد سوم (پارہ 11 تا 15) (کل صفحات: 407)
- 14... معرفۃ القرآن جلد چہارم (پارہ 16 تا 20) (کل صفحات: 405)
- 15... معرفۃ القرآن جلد پنجم (پارہ 21 تا 25) (کل صفحات: 405)
- 16... آیۃ قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 1) (کل صفحات: 147)
- 17... آیۃ قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 2) (کل صفحات: 184)
- 18... ہدایت برائے اساتذہ کرام (حصہ 1) (کل صفحات: 103)
- 19... آیۃ قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 3) (کل صفحات: 251)
- 20... آیۃ قرآن سمجھتے ہیں (حصہ 4) (کل صفحات: 309)

﴿شعبہ فیضانِ حدیث﴾

- 01... فیضانِ ریاض الصالحین جلد اول (کل صفحات: 656)
- 02... فیضانِ ریاض الصالحین جلد دوم (کل صفحات: 688)
- 03... فیضانِ ریاض الصالحین جلد سوم (کل صفحات: 743)
- 04... فیضانِ ریاض الصالحین جلد چہارم (کل صفحات: 760)
- 05... فیضانِ ریاض الصالحین جلد پنجم (کل صفحات: 749)

﴿شعبہ کتبِ اعلیٰ حضرت﴾

اردو کتب:

- 01... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (زَادَ الْقَحِطَ وَ التَّوْبَاءَ بِدَعْوَةِ الْجَبَلَايَا وَمُؤَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْقَفِیۃِ الْقَاهِمِۃِ فِيْ احْکَامِ قُرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03... فضائل دعا (اَحْسَنُ النِّوَاعِ لِادَابِ الدُّعَاءِ مَعَ ذَلِیْلِ الْمَدْعَاءِ لِاَحْسَنِ النِّوَاعِ) (کل صفحات: 326)
- 04... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَائِلُ الْجِدْدِ فِيْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَةِ الْعِیْدِ) (کل صفحات: 55)
- 05... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْمَحْفُوظُ لِطَرِیحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06... ملفوظ المعروف بہ ملفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07... شریعت و طریقت (مَقَالٌ عَنِ بَیِّنَاتِ سُنَنِ رَسُوْلِهِ عَلَیْہِ السَّلَامُ) (کل صفحات: 57)
- 08... ولایت کا آسان راستہ (تَصْوِیْرُ شَيْخِ) (اَلْاِیْمَانُ فَاَوْفَوْا النِّوَابَةَ) (کل صفحات: 60)
- 09... معاشِ ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیرِ فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 10... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اَفْهَامُ الْحَقِیْقِیِّ) (کل صفحات: 100)
- 11... حقوقِ العباد کیسے معاف ہوں؟ (اَعْتَبِ اِنْ مَدَدَا) (کل صفحات: 47)
- 12... ثبوت ہلال کے طریقے (لُحُوقُ اِثْبَاتِ هِلَالِ) (کل صفحات: 63)
- 13... اولاد کے حقوق (مَشْغَلَةُ الْوِلْدَانِ) (کل صفحات: 31)
- 14... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)

- 15... اَلْوَيْظَةُ النِّكْمِيَّة (کل صفحات: 46)
16... کنز الایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات: 1185)
17... حدائق بخشش (کل صفحات: 446)
18... بیاض پاک جتۃ الاسلام (کل صفحات: 37)
19... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات: 200)
20... فیضان خطبات رضویہ (کل صفحات: 24)
21... ذوق نعت (کل صفحات: 319)
22... شفاعت کے متعلق 40 حدیثیں (کل صفحات: 27)

عربی کتب:

- 23... جَدُّ الْمُبْتَدَأِ عَلَى رَدِّ الْمُنْتَدَأِ (سات جلدیں) (کل صفحات: 4000)
24... اَلتَّغْلِيْقُ الرَّضَوِیُّ عَلَى صَحِيْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات: 458)
25... كِفْلُ الْفَقِيْهِ الْفَاقِمْ (کل صفحات: 74)
26... اَلْاِحْاٰثَاتُ الْمَبْتَدِئَةِ (کل صفحات: 62)
27... اَلْمَوْمُوْةُ الْقُبْرِیَّة (کل صفحات: 93)
28... اَلْفَضْلُ الْمُوْهَبِی (کل صفحات: 46)
29... تَنْبِيْهُنِ الْاِیْمَان (کل صفحات: 77)
30... اَجَلِی الْاِعْلَام (کل صفحات: 70)
31... اِقَامَةُ النِّیَامَةِ (کل صفحات: 60)
32... انوار البیان (کل صفحات: 93)
33... الفتاوی السخاویہ (کل صفحات: 135)

شعبہ تراجم کتب:

- 01... مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُ فِيْ حُكْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)
02... سایہ عرش کس کس کو ملے گا۔۔۔؟ (تَنْبِيْهُنِ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمَوْجِبَةِ لظَلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
03... نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرْةُ الْعُیُوْنِ وَمُفَرِّجُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْنِ) (کل صفحات: 142)
04... نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (اَلْبَوَاعِظُ فِي الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ) (کل صفحات: 54)
05... جنت میں لے جانے والے اعمال (اَلْمَشْوَرُ الْوَابِحُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ السَّالِحِ) (کل صفحات: 743)
06... امام اعظم رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ کی وصیتیں (وَصَايَا اِمَامٍ اَعْظَمَ عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ) (کل صفحات: 46)
07... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد ۱) (اَلذَّوَادِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْكِبَايِرِ) (کل صفحات: 853)
08... نیکی کی دعوت کے فضائل (اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (کل صفحات: 98)
09... فیضان مزارات اولیاء (كَشْفُ الثُّوْرِ عَنْ اَصْحَابِ الْقُبُوْرِ) (کل صفحات: 144)
10... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلْاُفْهَدُ وَقَضَرُ الْاَمْرِ) (کل صفحات: 85)
11... راہِ علم (تَعْلِيْمُ الْمُسْتَعْلَمِ صَرِيْقُ التَّعْلَمِ) (کل صفحات: 102)
12... عُیُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
13... عُیُوْنُ الْحِكَايَات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات: 413)
14... احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْاِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)
15... حکایتیں اور نصیحتیں (اَزْوَاجُ الْفَائِظِ) (کل صفحات: 649)
16... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمَذْكُوْرَةِ) (کل صفحات: 122)
17... شکر کے فضائل (اَلشُّكْرُ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ) (کل صفحات: 122)
18... حسن اخلاق (مِكَارِمُ الْاَخْلَاقِ) (کل صفحات: 102)
19... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوْعِ) (کل صفحات: 300)
20... آدابِ دین (اَلْاَدَبُ فِي الْبَیِّنِ) (کل صفحات: 63)
21... اصلاحِ اعمال جلد اول (اَلْحَدِيْقَةُ النَّدْوِيَّةُ شَرْحُ رِبَیْقَةِ الْمَحَدِّيَّةِ) (کل صفحات: 866)
22... جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلد دوم) (اَلذَّوَادِرُ عَنْ اِقْتِرَافِ الْكِبَايِرِ) (کل صفحات: 1012)
23... عاشقانِ حدیث کی حکایات (اَلرِّحْلَةُ فِي طَلَبِ الْحَدِيْثِ) (کل صفحات: 105)

- 24... شاہراہ اولیا (منہاج العارفین) (کل صفحات: 36)
- 25... بیٹے کو نصیحت (ایضاً الوُکد) (کل صفحات: 64)
- 26... اَلدُّعُوۃُ اِلَی الْفِکْرِ (کل صفحات: 148)
- 27... احیاء العلوم (جلد: 1) (احیاءُ علُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات: 1124)
- 28... احیاء العلوم (جلد: 2) (احیاءُ علُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات: 1400)
- 29... احیاء العلوم (جلد: 3) (احیاءُ علُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات: 1286)
- 30... احیاء العلوم (جلد: 4) (احیاءُ علُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات: 911)
- 31... احیاء العلوم (جلد: 5) (احیاءُ علُوْمِ الدِّیْن) (کل صفحات: 801)
- 32... قوت القلوب (اردو) جلد اول (کل صفحات: 826)
- 33... 76 کبیرہ گناہ (کل صفحات: 264)
- 34... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 1) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 896)
- 35... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 2) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 625)
- 36... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 3) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 580)
- 37... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 4) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 510)
- 38... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 5) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 571)
- 39... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 6) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 586)
- 40... اللہ والوں کی باتیں (جلد: 7) (حِلِیۃُ الْاَوْلیَیاءِ وَطَبَقَاتُ الْاَضَیْقِیاءِ) (کل صفحات: 531)
- 41... مختصر منہاج العابدین (تَنْبِیْہُ الْغَافِلِیْنَ مُخْتَصَرٌ مِنْہَاجِ الْعَابِدِیْنَ) (کل صفحات: 281)
- 42... قوت القلوب (مترجم جلد: 2) (کل صفحات: 784)
- 43... ایک چپ سو سکھ (حُسْنُ السُّنَّتِ فِی الصُّنَّتِ) (کل صفحات: 37)
- 44... شرح الصدور (مترجم) (کل صفحات: 586)
- 45... 152 رحمت بھری دکیات (کل صفحات: 326)
- 46... فیضانِ علم و علماء (فَضْلُ الْعِلْمِ وَالْعُلَمَآءِ) (کل صفحات: 38)
- 47... منہاج العابدین (کل صفحات: 496)
- 48... دین و دنیا کی نوکھی باتیں (جلد 1) (اَلنَّسْطَرُفِیْنِیْ کُلُّیْنِ مُسْتَظَرَفِیْنِ) (کل صفحات: 552)

﴿شعبہ درسی کتب﴾

- 01... مراحل الارواح مع حاشیہ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)
- 02... الاربعین النوویۃ فی الاحادیث النبویۃ (کل صفحات: 155)
- 03... اتقان الفراصة شرح دیوان الحباسہ (کل صفحات: 325)
- 04... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)
- 05... نور الایضاح مع حاشیہ النور والفضیاء (کل صفحات: 392)
- 06... شرح العقائد مع حاشیہ جمع الفوائد (کل صفحات: 384)
- 07... الفرح الکامل عن شرح مئة عامل (کل صفحات: 158)
- 08... عنایۃ النحوی شرح ہدایۃ النحو (کل صفحات: 280)
- 09... صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10... دروس البلاغة مع شبوس البلاغة (کل صفحات: 241)
- 11... مقدمة الشيخ مع التحفة البرضية (کل صفحات: 119)
- 12... زهرة النظر شرح نخبۃ الفکر (کل صفحات: 175)
- 13... نحو میر مع حاشیہ نحو میر (کل صفحات: 203)
- 14... تلخیص اصول الشاشی (کل صفحات: 144)
- 15... جامع ابواب الصرف (کل صفحات: 235)
- 16... نصاب اصول حدیث (کل صفحات: 95)
- 17... فیضان التَّجْوِیْدِ (کل صفحات: 112)
- 18... البحادثة العربیۃ (کل صفحات: 101)
- 19... تعریقات نحویۃ (کل صفحات: 45)
- 20... خاصیات ابواب (کل صفحات: 141)
- 21... شرح مئة عامل (کل صفحات: 44)
- 22... نصاب الصرف (کل صفحات: 343)
- 23... نصاب المنطق (کل صفحات: 168)
- 24... انوار الحدیث (کل صفحات: 466)

- 25... نصاب الادب (کل صفحات: 184)
 26... تفسیر الجلالین مع حاشیہ انوار الحرمین (کل صفحات: 364)
 27... خلفائے راشدین (کل صفحات: 341)
 28... قصیدہ بروہ مع شرح خرپوٹی (کل صفحات: 317)
 29... فیض الادب (مکمل حصہ اول، دوم) (کل صفحات: 228)
 30... منتخب الابواب من احیاء علوم الدین (عربی) (کل صفحات: 173)
 31... کانفیر مع شرح ناجیہ (کل صفحات: 252)
 32... الحق البین (کل صفحات: 128)
 33... تیسیر مصطلح الحدیث (کل صفحات: 188)
 34... شہرح الجامی مع حاشیہ الفہرہ النامی (کل صفحات: 419)
 35... شرح الفقہ الاکبر (کل صفحات: 213)
 36... خلاصۃ النحو (حصہ اول و دوم) (کل صفحات: 212)
 37... ریاض الصالحین (عربی) (کل صفحات: 108)
 38... البرقاعہ (کل صفحات: 91)
 39... منہ عامل (فارسی ترجمہ) (کل صفحات: 22)
 40... دیوان البتبی مع الحاشیہ الفیدۃ اتقان البتلقی (کل صفحات: 88)
 41... تلخیص البفتاح مع شرحہ الجدید تنویر البصباح (کل صفحات: 219)
 42... الانوار الرضویۃ فی القواعد التفسیریہ ماخوذة من الزلال الائق من بحر سبقة الآتی (کل صفحات: 67)
 43... دیوان الحساسة مع الحاشیہ الجدیدۃ؛ لیدۃ الفصاحة (کل صفحات: 206)
 44... مختصر المعانی (کل صفحات: 472)
 45... انشاء العربیہ (کل صفحات: 84)
 46... تفسیر سورۃ نور (کل صفحات: 135)
 47... تفسیر بیضاوی (کل صفحات: 392)
 48... شرح تہذیب (کل صفحات: 305)
 49... السراجیہ (کل صفحات: 114)
 50... الرشیدیہ مع الفریدیہ (کل صفحات: 127)
 51... الفوز الکبیر (کل صفحات: 165)
 52... طریقتہ جدیدہ حصہ 1, 2, 3 (کل صفحات: 210)
 53... مجموعۃ الازہار (کل صفحات: 129)
 54... المقامات العبدیۃ (کل صفحات: 128)
 55... التظبی (کل صفحات: 223)
 56... انوار الحرمین (جلد 3) (کل صفحات: 523)

شعبہ فیضان مدنی مذاکرہ

- 01... قسط 1: موضوع کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
 02... قسط 2: مقدس تحریرات کے آداب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
 03... قسط 3: پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)
 04... قسط 4: بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
 05... قسط 5: گونگے بہروں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 25)
 06... قسط 6: جنتیوں کی زبان (کل صفحات: 31)
 07... قسط 7: اصلاح امت میں دعوت اسلامی کا کردار (کل صفحات: 28)
 08... قسط 8: سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اندازِ تبلیغ دین (کل صفحات: 32)
 09... قسط 9: یقین کامل کی برکتیں (کل صفحات: 32)
 10... قسط 10: ولی اللہ کی پہچان (کل صفحات: 36)
 11... قسط 11: نام کیسے رکھے جائیں؟ (کل صفحات: 44)
 12... قسط 12: مساجد کے آداب (کل صفحات: 36)
 13... قسط 13: سادات کرام کی عظمت (کل صفحات: 30)
 14... قسط 14: تمام دنوں کا سردار (کل صفحات: 32)
 15... قسط 15: اپنے لیے کفن تیار رکھنا کیسا؟ (کل صفحات: 32)
 16... قسط 16: نیکیاں چھپاؤ (کل صفحات: 108)
 17... قسط 17: یتیم کسے کہتے ہیں؟ (کل صفحات: 28)
 18... قسط 18: تجدید ایمان و تجدید نکاح کا آسان طریقہ (کل صفحات: 27)
 19... قسط 19: حیرت انگیز حقیقت (کل صفحات: 32)
 20... قسط 20: قطب عالم کی عجیب کرامت (کل صفحات: 40)

- 21... قسط: 21 سفر مدینہ کے متعلق سوال جواب (کل صفحات: 37)
- 22... قسط: 22 نظر کی کمزوری کے اسباب مع علاج (کل صفحات: 30)
- 23... قسط: 23 شریر جنات کو بدی کی طاقت کہنا کیسا؟ (کل صفحات: 31)
- 24... قسط: 24 بچوں کی تربیت کب اور کیسے کی جائے؟ (کل صفحات: 32)
- 25... قسط: 25 انبیاء و اولیاء کو پکارنا کیسا؟ (کل صفحات: 41)
- 26... قسط: 26 تحفے میں کیا دینا چاہئے؟ (کل صفحات: 41)
- 27... قسط: 27 متنگدستی اور رزق میں بے برکتی کا سبب (کل صفحات: 37)
- 28... قسط: 28 حافظہ کمزور ہونے کی وجوہات (کل صفحات: 36)
- 29... قسط: 29 صلح کروانے کے فضائل (کل صفحات: 44)
- 30... قسط: 30 دل جیتنے کا نسخہ (کل صفحات: 42)
- 31... قسط: 31 جنت میں مردوں کو حوریں ملیں گی تو عورتوں کو کیا ملے گا؟ (کل صفحات: 31)
- 32... قسط: 32 نعت خوانی کے متعلق سوال جواب (کل صفحات: 36)
- 33... قسط: 33 برائی کا بدلہ اچھائی سے دیجئے (کل صفحات: 28)
- 34... قسط: 34 شیطان کے لئے زیادہ سخت کون؟ (کل صفحات: 31)
- 35... قسط: 35 انسان کو فرشتہ کہنا کیسا؟ (کل صفحات: 28)
- 36... قسط: 36 تبرکات کا ثبوت (کل صفحات: 30)
- 37... قسط: 37 سارے گھر والے نیک کیسے بنیں؟ (کل صفحات: 39)
- 38... چھٹیاں کیسے گزاریں؟ (کل صفحات: 28)
- 39... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 39) جمعہ کو عید ہو تو کیسا؟ (کل صفحات: 33)
- 40... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 40) دل کی سختی کے اسباب و علاج (کل صفحات: 28)
- 41... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 41) رفیقِ سفر کیسا ہو؟ (کل صفحات: 29)
- 42... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 42) درزیوں کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 83)
- 43... درخت لگائیے ثواب کمائیے (کل صفحات: 24)
- 44... ملفوظات (قسط: 7) سفر حج کی احتیاطیں (کل صفحات: 32)
- 45... ملفوظات امیر اہل سنت (قسط: 8) بارگاہِ رسالت میں سلام پہنچانے کا طریقہ (کل صفحات: 32)
- 46... ملفوظات امیر اہل سنت (قسط: 9) تعزیت کا طریقہ (کل صفحات: 23)
- 47... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 43) تنگ وقت میں نماز کا طریقہ (کل صفحات: 38)
- 48... فیضانِ مدنی مذاکرہ (قسط: 44) مسجد کی صفائی کی فضیلت (کل صفحات: 27)
- 49... ملفوظات امیر اہل سنت (قسط: 10) چہرہ خوبصورت بنانے کا عمل (کل صفحات: 28)
- 50... ملفوظات امیر اہل سنت (قسط: 11) اماں باپ لڑیں تو اولاد کیا کرے؟ (کل صفحات: 40)
- 51... ملفوظات امیر اہل سنت (قسط: 12) اغوا سے حفاظت کے اُوراد (کل صفحات: 45)
- 52... ملفوظات امیر اہل سنت (قسط: 13) گلاب کی پتیوں پر پاؤں رکھنا کیسا؟ (کل صفحات: 31)

﴿شعبہ تخریج﴾

- 01... صحابہ کرام رَضَوُا اللہُ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کا عشق رسول (کل صفحات: 274)
- 02... بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360)
- 03... بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات: 1304)
- 04... انہیات المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ (کل صفحات: 59)
- 05... عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 06... گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 07... بہار شریعت (سولہواں حصہ، کل صفحات: 312)
- 08... تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 09... اچھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
- 10... جنّتی زیور (کل صفحات: 679)
- 11... علم القرآن (کل صفحات: 244)
- 12... سوانحِ کربلا (کل صفحات: 192)
- 13... اربعینِ حنفیہ (کل صفحات: 112)
- 14... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)

- 15... منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)
 17... آمینہ قیامت (کل صفحات: 108)
 19... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249)
 21... کرامات صحابہ (کل صفحات: 346)
 23... سیرت مصطفیٰ (کل صفحات: 875)
 25... بہار شریعت جلد سوم (3) (کل صفحات: 1332)
 27... فیضانِ نماز (کل صفحات: 49)
 29... فیضانِ یسّ شریف مع دعائے نصف شعبان المعظم (کل صفحات: 20)
 31... سرمایہ آخرت (کل صفحات: 200)
 33... قانونِ شریعت (کل صفحات: 274)
 35... سلمانِ بخشش (کل صفحات: 231)
 16... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
 18... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
 20... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)
 22... اخلاق الصالحین (کل صفحات: 78)
 24... آمینہ عبرت (کل صفحات: 133)
 26... جنت کے طلبگاروں کے لئے مدنی گلدستہ (کل صفحات: 470)
 28... 19 دُرود و سلام (کل صفحات: 16)
 30... مکاشفۃ القلوب (کل صفحات: 692)
 32... سیرت رسولِ عربی (کل صفحات: 758)
 34... دلائل النبیات (کل صفحات: 319)
 36... قبالہ بخشش (کل صفحات: 384)

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

- 01... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جلد اول) (کل صفحات: 864)
 03... فیضانِ فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (جلد دوم) (کل صفحات: 856)
 05... حضرت عبدالرحمن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 132)
 07... حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 89)
 09... حضرت طلحہ بن عبید اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 56)
 02... فیضانِ امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 56)
 04... فیضانِ سعید بن زید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 32)
 06... حضرت ابو سعیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 60)
 08... فیضانِ صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 720)
 10... حضرت زبیر بن عوام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ (کل صفحات: 72)

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

- 01... بارگاہِ رسالت میں صحابیات کے نذرانے (کل صفحات: 48)
 03... فیضانِ بی بی ام سلیم (کل صفحات: 60)
 05... صحابیات اور پردہ (کل صفحات: 56)
 07... شانِ خاتونِ جنت (کل صفحات: 501)
 09... فیضانِ خدیجہ الکبریٰ (کل صفحات: 84)
 11... فیضانِ عائشہ صدیقہ (کل صفحات: 608)
 13... صحابیات اور شوقِ عبادت (کل صفحات: 76)
 02... فیضانِ حضرت آسیہ (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) (کل صفحات: 36)
 04... صحابیات اور نصیحتوں کے مدنی پھول (کل صفحات: 144)
 06... فیضانِ بی بی مریم (رَضِیَ اللہُ عَنْہَا) (کل صفحات: 91)
 08... صحابیات اور عشقِ رسول (کل صفحات: 64)
 10... فیضانِ امہات المؤمنین (کل صفحات: 367)
 12... صحابیات اور شوقِ علم دین (کل صفحات: 55)

﴿شعبہ اصلاحی کتب﴾

- 01... غوثِ پاک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات (کل صفحات: 106)
 03... فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات: 87)
 05... قبر میں آنے والا دوست (کل صفحات: 115)
 07... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49)
 02... تکبر (کل صفحات: 97)
 04... بدگمانی (کل صفحات: 57)
 06... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)
 08... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)

- 09... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32)
- 10... ریاکاری (کل صفحات: 170)
- 11... توہم جنات اور امیر اہلسنت (کل صفحات: 262)
- 12... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)
- 13... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124)
- 14... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)
- 15... احادیث مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66)
- 16... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
- 17... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63)
- 18... ٹی وی اور مومن (کل صفحات: 32)
- 19... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30)
- 20... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)
- 21... فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات: 120)
- 22... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)
- 23... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39)
- 24... خوفِ خدا (کل صفحات: 160)
- 25... تعارفِ امیر اہلسنت (کل صفحات: 100)
- 26... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- 27... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62)
- 28... نیک بننے اور بنانے کے طریقے (کل صفحات: 696)
- 29... فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات: 325)
- 30... فیائے صدقات (کل صفحات: 408)
- 31... جنت کی دوچابیاں (کل صفحات: 152)
- 32... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- 33... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)
- 34... حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز کی 425 حکایات (کل صفحات: 590)
- 35... حج و عمرہ کا مختصر طریقہ (کل صفحات: 48)
- 36... جلد بازی کے نقصانات (کل صفحات: 168)
- 37... قصیدہ برودہ سے روحانی علاج (کل صفحات: 22)
- 38... تذکرہ صدر الافاضل (کل صفحات: 25)
- 39... سننیں اور آداب (کل صفحات: 125)
- 40... بغض و کینہ (کل صفحات: 83)
- 41... اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 1) (سابقہ نام: مدنی نصاب برائے مدنی قاعدہ) (کل صفحات: 60)
- 42... اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 2) (سابقہ نام: مدنی نصاب برائے ناظرہ) (کل صفحات: 104)
- 43... اسلام کی بنیادی باتیں (حصہ 3) (کل صفحات: 352)
- 44... مزاراتِ اولیاء کی حکایات (کل صفحات: 48)
- 45... فیضانِ اسلام کورس حصہ اول (کل صفحات: 79)
- 46... فیضانِ اسلام کورس حصہ دوم (کل صفحات: 102)
- 47... محبوبِ عطار کی 122 حکایات (کل صفحات: 208)
- 48... بد شگون (کل صفحات: 128)
- 49... فیضانِ معراج (کل صفحات: 134)
- 50... نام رکھنے کے احکام (کل صفحات: 180)
- 51... جیسی کرنی ویسی بھرنی (کل صفحات: 110)
- 52... اعرابی کے سوالات عربی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جوابات (کل صفحات: 118)
- 53... وہ ہم میں سے نہیں (کل صفحات: 112)
- 54... بہتر کون؟ (کل صفحات: 139)
- 55... چندہ کرنے کی شرعی احتیاطیں (کل صفحات: 47)
- 56... آقا کا پیارا کون؟ (کل صفحات: 63)
- 57... تجہیز و تکفین کا طریقہ (کل صفحات: 358)
- 58... تکلیف نہ دیجئے (کل صفحات: 219)
- 59... نیکیاں برباد ہونے سے بچائیے (کل صفحات: 103)
- 60... اسلام کے بنیادی عقیدے (کل صفحات: 122)
- 61... حرص (کل صفحات: 232)
- 62... حسد (کل صفحات: 97)
- 63... حافظہ کیسے مضبوط ہو؟ (کل صفحات: 200)
- 64... دلچسپ معلومات سوال جواب (حصہ 1) (کل صفحات: 305)
- 65... نیکیاں برباد ہونے سے بچائیے (کل صفحات: 103)
- 66... آدابِ دعا (کل صفحات: 49)
- 67... دلچسپ معلومات سوال جواب (حصہ 2) (کل صفحات: 361)

- 67... تراویح کے فضائل و مسائل (کل صفحات: 69)
69... سورۃ یٰسّٰی شریف (کل صفحات: 16)
71... گناہوں کے عذابات (حصہ 2) (کل صفحات: 98)
73... آسان نیکیاں (کل صفحات: 192)
68... تذکرہ حائشین عطار (کل صفحات: 37)
70... گناہوں کے عذابات (حصہ 1) (کل صفحات: 95)
72... اصلاح کے مدنی پھول (کل صفحات: 372)

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

- 01... سرکارِ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کا پیغام عطار کے نام (کل صفحات: 49)
03... 25 کر سچین قیدیوں اور پادری کا قول اسلام (کل صفحات: 33)
05... تذکرہ امیر اہلسنت قطب سوم (سنت نکاح) (کل صفحات: 86)
07... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
09... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220)
11... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33)
13... تذکرہ امیر اہلسنت قطب (2) (کل صفحات: 48)
15... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33)
17... تذکرہ امیر اہلسنت قطب (1) (کل صفحات: 49)
19... تذکرہ امیر اہلسنت (قطب 4) (کل صفحات: 49)
21... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32)
23... معذور بچی مبالغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)
25... عطاری جن کا غنجل میت (کل صفحات: 24)
27... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32)
29... خوفناک خوابوں والا بچہ (کل صفحات: 32)
31... ساس بہو میں صلح کاراز (کل صفحات: 32)
33... فیضانِ امیر اہلسنت (کل صفحات: 101)
35... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32)
37... صلوة و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33)
39... میوزکل شو کا متوالا (کل صفحات: 32)
41... آنکھوں کا تارا (کل صفحات: 32)
43... بابرکت روٹی (کل صفحات: 32)
45... میں نیک کیسے بنا؟ (کل صفحات: 32)
47... بدکردار کی توبہ (کل صفحات: 32)
49... ناکام عاشق (کل صفحات: 32)
02... اصلاح کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
04... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
06... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
08... گونگا مبلغ (کل صفحات: 55)
10... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
12... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
14... غافل ورزی (کل صفحات: 36)
16... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
18... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 32)
20... میں حیا دار کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32)
22... بد نصیب دولہا (کل صفحات: 32)
24... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
26... ہیر و نیچی کی توبہ (کل صفحات: 32)
28... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
30... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
32... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
34... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
36... کر سچین کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 32)
38... کر سچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)
40... نورانی چہرے والے بزرگ (کل صفحات: 32)
42... ولی سے نسبت کی برکت (کل صفحات: 32)
44... اغوا شدہ بچوں کی واپسی (کل صفحات: 32)
46... شرابی، مؤذن کیسے بنا؟ (کل صفحات: 32)
48... خوش نصیبی کی کرائیں (کل صفحات: 32)
50... میں نے ویڈیو سینئر کیوں بند کیا؟ (کل صفحات: 32)

- 51... چنتی آنکھوں والے بزرگ (کل صفحات: 32)
- 52... علم و حکمت کے 125 مدنی پھول (تذکرہ امیر اہل سنت قسط 5) (کل صفحات: 102)
- 53... حقوق العباد کی احیائیں (تذکرہ امیر اہل سنت قسط 6) (کل صفحات: 47)
- 54... نادان عاشق (کل صفحات: 32)
- 55... سینما گھر کا شیرانی (کل صفحات: 32)
- 56... ڈانس رنٹ خوان بن گیا (کل صفحات: 32)
- 57... گلو کا کیسے سدھر؟ (کل صفحات: 32)
- 58... نشے بازی اصلاح کاراز (کل صفحات: 32)
- 59... کالے بچھو کا خوف (کل صفحات: 32)
- 60... ریک ڈانس کیسے سدھر؟ (کل صفحات: 32)
- 61... عجیب الحلقہ بچی (کل صفحات: 32)
- 62... شرابی کی توبہ (کل صفحات: 33)
- 63... قاتل امامت کے مصلے پر (کل صفحات: 32)
- 64... چند گھڑیوں کا سودا (کل صفحات: 32)
- 65... سینگوں والی دلہن (کل صفحات: 32)
- 66... بھانک حادثہ (کل صفحات: 30)
- 67... خوفناک بلا (کل صفحات: 33)
- 68... پراسرار کتاب (کل صفحات: 27)
- 69... شادی خانہ بربادی کے اسباب اور ان کا حل (کل صفحات: 16)
- 70... چمکدار کفن (کل صفحات: 32)
- 71... اسلحے کا سودا گر (کل صفحات: 32)
- 72... بھگتے باز سدھر گیا (کل صفحات: 32)
- 73... جرائم کی دنیا سے واپسی (کل صفحات: 32)
- 74... کینسر کا علاج (کل صفحات: 32)
- 75... اجنبی کا تحفہ (کل صفحات: 32)
- 76... رسائل مدنی بہار (کل صفحات: 368)
- 77... انوکھی کمائی (کل صفحات: 32)
- 78... بری سنگت کا وبال (کل صفحات: 32)
- 79... بد چلن کیسے تائب ہوا؟ (کل صفحات: 32)
- 80... عمامہ کے فضائل (کل صفحات: 517)
- 81... بد اطوار شخص عالم کیسے بنا؟ (کل صفحات: 32)
- 82... بھگتے الو کیسے سدھر؟ (کل صفحات: 32)
- 83... پانچ روپے کی برکت سے سات شادیاں؟ (کل صفحات: 32)
- 84... پائردار عطاری (کل صفحات: 32)
- 85... سنگری کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 86... مفلوج کی شفا یابی کاراز (کل صفحات: 32)
- 87... ڈانس رنٹ بن گیا سنتوں کا پیکر (کل صفحات: 32)
- 88... خوشبودار قبر (کل صفحات: 32)
- 89... والدین کے نافرمان کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 90... پیٹھے بول کی برکتیں (کل صفحات: 32)
- 91... غریب فائدے میں ہے (بیان 1) (کل صفحات: 30)
- 92... جوانی کیسے گزاریں؟ (بیان 2) (کل صفحات: 44)
- 93... اداکاری کا شوق کیسے ختم ہوا؟ (کل صفحات: 32)
- 94... ڈاکوؤں کی واپسی (کل صفحات: 32)
- 95... نجومی کا قبول اسلام (کل صفحات: 62)
- 96... مدنی ماحول کیسے ملا؟ (کل صفحات: 56)
- 97... تذکرہ امیر اہل سنت قسط 7 (پیکر شرم و حیا) (کل صفحات: 48)
- 98... بیٹے کی رہائی (کل صفحات: 32)
- 99... دلوں کا چین (کل صفحات: 32)
- 100... ڈرامہ ڈائریکٹر کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 101... حیرت انگیز گلوکار (کل صفحات: 32)
- 102... نور ہدایت (کل صفحات: 32)
- 103... جواری و شرابی کی توبہ (کل صفحات: 32)
- 104... اوباش دعوت اسلامی میں کیسے آیا؟ (کل صفحات: 32)
- 105... والدہ کا نافرمان امام کیسے بنا؟ (کل صفحات: 32)
- 106... سنت رسول کی محبت (کل صفحات: 32)
- 107... روحانی منظر (کل صفحات: 32)
- 108... راونٹ کا مسافر (کل صفحات: 32)
- 109... تذکرہ امیر اہل سنت قسط 8 فیضان مدنی مذکرہ (کل صفحات: 78)
- 110... اراکین شوری کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 218)

﴿ شعبہ اولیاء و علماء ﴾

- 1... فیضانِ داتا علی تجویری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 84)
- 2... فیضانِ میر مہر علی شاہ (کل صفحات: 33)
- 3... فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی (کل صفحات: 33)
- 4... فیضانِ حافظِ ملت (کل صفحات: 32)
- 5... فیضانِ سلطان بابو (کل صفحات: 32)
- 6... فیضانِ خواجہ غریب نواز (کل صفحات: 32)
- 7... فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان (کل صفحات: 62)
- 8... فیضانِ عثمان مروندی (کل صفحات: 43)
- 9... فیضانِ علامہ کاظمی (کل صفحات: 70)
- 10... فیضانِ بابا فرید گنج شکر (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 115)
- 11... فیضانِ بہاؤ الدین زکریا ملتانی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 74)
- 12... فیضانِ حضرت صابر پاک (کل صفحات: 53)
- 13... عطار کا پیارا (کل صفحات: 166)
- 14... فیضانِ مولانا محمد عبد السلام قادری (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 70)
- 15... فیضانِ بابا بلے شاہ (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 75)
- 16... فیضانِ مفتی احمد یار خان نعیمی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 71)
- 17... فیضانِ شمس العارفین (کل صفحات: 79)
- 18... فیضانِ پیر پٹھان (کل صفحات: 64)
- 19... فیضانِ امام غزالی (رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه) (کل صفحات: 103)

﴿ شعبہ بیانات و دعوتِ اسلامی ﴾

- 1... باطنی بیماریوں کی معلومات (کل صفحات: 352)
- 2... گلدستہ درود و سلام (کل صفحات: 660)
- 3... نجات دلانے والے اعمال کی معلومات (کل صفحات: 312)
- 4... بیانات و دعوتِ اسلامی (حصہ ۱) (کل صفحات: 560)
- 5... اسلامی شادی (کل صفحات: 202)

﴿ شعبہ مدنی کاموں کی تحریرات ﴾

- 01... مسجد درس (کل صفحات: 52)
- 02... ہفتہ وار مدنی مذاکرہ (کل صفحات: 72)
- 03... اسلامی بھنوں کے 8 مدنی کام (کل صفحات: 44)
- 04... ہفتہ وار اجتماع (کل صفحات: 80)
- 05... ہفتہ وار مدنی حلقہ (کل صفحات: 36)
- 06... انفرادی کوشش (کل صفحات: 48)

﴿ مجلس المدینۃ العلمیۃ کی معاونت سے دیگر مجالس کی کتب ﴾

﴿ مجلس افتاء ﴾

- 1... فتاویٰ اہلسنت احکام زکوٰۃ (کل صفحات: 612)
- 2... ویلنٹائن ڈے (قرآن وحدیث کی روشنی میں) (کل صفحات: 34)
- 3... مال وراثت میں خیانت مت کیجیے (کل صفحات: 42)
- 4... کرسی پر نماز پڑھنے کے احکام (کل صفحات: 34)
- 5... فتاویٰ اہل سنت (آخر حصہ) (12۳5)
- 13... عقیدہ آخرت (کل صفحات: 41)
- 14... فتاویٰ اہلسنت: احکام روزہ و اعکاف (کل صفحات: 34)
- 15... بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلسنت (کل صفحات: 135)
- 16... 27 واجبات حج اور تفصیلی احکام (کل صفحات: 205)

﴿ مرکزی مجلس شوریٰ ﴾

- 1... برائیوں کی ماں (کل صفحات: 112)
- 2... فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (کل صفحات: 56)
- 3... جامع شرائط پیر (کل صفحات: 87)
- 4... جنت کا راستہ (کل صفحات: 56)
- 5... کامل مرید (کل صفحات: 48)
- 6... متصد حیات (کل صفحات: 60)

- 7... موت کا تصور (کل صفحات: 44)
- 8... پیر پر اعتراض منع ہے (کل صفحات: 59)
- 9... پیارے مرشد (کل صفحات: 48)
- 10... صدرت کا انعام (کل صفحات: 60)
- 11... صحابی کی انفرادی کوشش (کل صفحات: 124)
- 12... ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (کل صفحات: 116)
- 13... سیرت ابو درداء (کل صفحات: 75)
- 14... سود اور اسکا علاج (کل صفحات: 92)
- 15... ایک آنکھ والا آدمی (کل صفحات: 48)
- 16... بیٹی کی پرورش (کل صفحات: 72)
- 17... گناہوں کی نحوست (کل صفحات: 112)
- 18... علم و علماء کی شان (کل صفحات: 51)
- 19... ایک زمانہ ایسا آئے گا (کل صفحات: 51)
- 20... علماء پر اعتراض منع ہے (کل صفحات: 34)
- 21... بیٹی کی وصیت (کل صفحات: 36)
- 22... یہ وقت بھی گزر جائے گا (کل صفحات: 39)
- 23... اللہ والوں کا انداز تجارت (کل صفحات: 68)
- 24... غیرت مند شوہر (کل صفحات: 47)
- 25... فیضان مرشد (کل صفحات: 46)
- 26... رسائل دعوت اسلامی (کل صفحات: 422)
- 27... احساس ذمہ داری (کل صفحات: 50)
- 28... وقف مدینہ (کل صفحات: 86)
- 29... تنظیمی کاموں کی تقسیم (کل صفحات: 50)
- 30... عشق رسول (کل صفحات: 54)
- 31... گستاخ رسول کا عملی بایکٹ (کل صفحات: 52)
- 32... شوہر کو کیا ہونا چاہئے؟ (کل صفحات: 47)
- 33... مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (کل صفحات: 73)
- 34... بارہ مدنی کام (کل صفحات: 72)
- 35... اجتماع سنت اعکاف کا جدول (کل صفحات: 195)
- 36... صدائے مدینہ (کل صفحات: 32)
- 37... چوک درس (کل صفحات: 36)
- 38... بعد فجر مدنی حلقہ (کل صفحات: 46)
- 39... مدرسہ المدینہ باغیان (کل صفحات: 72)
- 40... مدنی انعامات (کل صفحات: 72)
- 41... یوم تعطیل اعکاف (کل صفحات: 43)
- 42... مدنی قافلہ (کل صفحات: 80)
- 43... مدنی مرکز کی آباد کاری کیسے ہو؟ (کل صفحات: 64)

مناقشہ کی علامات

حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں کہ جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور خود کو مسلمان سمجھے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک شعبہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (1)... بات کرے تو جھوٹ بولے، (2)... وعہدہ کرے تو پورا نہ کرے، (3)... امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (4)... جھگڑا کرے تو گالی دے۔ (بخاری، کتاب الامان، باب علامة المنافق، ۱/۲۴، حدیث: ۳۳-۳۴، مسلم، کتاب الامان، باب بیان خصال المنافق، ص ۵۱، حدیث: ۱۱۰)

علم سے محروم رہنے والے

حضرت سیدنا ابوالعالیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دو قسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (1)... حصول علم میں حیا کرنے والا اور (2)... متکبر۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/۲۵۱، رقم: ۲۱۲۰)

نیک نمازی بننے کے لیے

ہر جمعرات بعد نماز مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں رضائے الہی کے لیے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ﴿سنتوں کی تربیت کے لیے مَدَنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ﴿روزانہ ”فکرِ مدینہ“ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا ہر سالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجیے۔

میرا مَدَنی مقصد: ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ اِنْ شَاءَ اللہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ”مَدَنی انعامات“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”مَدَنی قافلوں“ میں سفر کرتا ہے۔ اِنْ شَاءَ اللہ



ISBN 978-969-631-934-4



0125768



فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net